توضیح المسائل

سید موسی شبیری زنجانی

رساله توضیح المسائل

سید موسی شبیری زنجانی

مرکز فقهی امام محمد باقر علیه‌السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

باسمه تعالی

مسائلی که در این کتاب (توضیح المسائل) آمده است

مطابق فتاوای اینجانب می باشد. سیدموسی شبیری زنجانی

۵ رمضان مبارک ۱۴۳۸

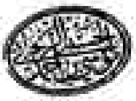

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَ لَعنَةُ اللهِ عَلَى أعدائِهِم أجمَعِينِ

اللّهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلى آبائِهِ فى هذِهِ السّاعَةِ وَ فى كُلِّ ساعَةٍ وَلِيّاً وَ حافِظاً وَ قائِداً وَ ناصِراً وَ دَليلاً وَ عَيْناً حَتّى تُسْكِنَهُ أرْضَكَ طَوْعاً وَ تُمَتِّعَهُ فيها طَويلاً۔

اس کتاب میں ذکر کئے گئے آداب اور مستحب امور کو ثواب کی امید سے انجام دینا سزاوار ہے

تقلید کے احکام

▪ اصول دین اور فروع دین میں تقلید ▪

مسئلہ 1۔ مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ اصول دین میں یقین رکھتا ہو، چاہے اس کوکسی دوسرے کے کہنے سے یقین حاصل ہوجائے، مگر فروع دین میں جسے یقین حاصل نہ ہو اس کے لئےضروری ہے کہ یا وہ خودمجتہد ہو کہ جو احکام الٰہی کو دلیل سے حاصل کرسکتا ہو یا کسی جامع الشرائط مجتہدکی تقلید کرے، یعنی دلیل مانگے بغیر اس کی بات کو قبول کرے اور اس پر عمل کرے یا احتیاط کے طور پر اس طرح اپنے فریضے پر عمل کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری کو ادا کردیا ہے، مثلا اگر کسی چیز کو کوئی بھی مجتہد واجب نہ سمجھتا ہو لیکن بعض مجتہدین اسے حرام سمجھتے ہوں اور دیگر بعض اسے حرام نہیں سمجھتے ہوں تو اس عمل کو انجام نہ دے اور اگر کوئی چیز کسی بھی مجتہد کے نزدیک حرام نہ ہو لیکن بعض مجتہدین کے ہاںواجب اور بعض کے ہاں واجب نہ ہو تو اس عمل کو انجام دے، پس جو شخص مجتہد نہ ہو اور احتیاط پر بھی عمل نہیں کرسکتا ہو اس پر کسی مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہے۔

▪ تقلید کا معنی اور مجتہد کے شرائط ▪

مسئلہ 2۔ تقلید عقیدے یا عمل میں کسی کی پیروی کو کہتے ہیں اور احکام دینی میں اس شخص کی تقلید کرنا ضروری ہے کہ جس میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جاتے ہوں:

1۔مرد ہو

2۔بالغ ہو

3۔عاقل ہو

4۔شیعہ اثنا عشری ہو

5۔حلال زادہ ہو

6۔عادل ہو، یعنی جھوٹ غیبت، تہمت، قتل، سود خوری، ترک نماز، ترک روزہ۔۔۔ جیسے کبیرہ گناہوں کو ملکہ نفسانی کی بناپر ترک کرتا ہو۔ ملکہ سے مراد ایسی نفسانی حالت ہے جو انسان کو گناہ چھوڑنے پر مجبور کرے۔ صغیرہ گناہوں پر اگر اصرار کیا جائے تو وہ بھی کبیرہ گناہوں میں شمار ہو جاتا ہے۔عدالت کی نشانی یہ ہے کہ ظاہر میں وہ اچھا شخص ہو یعنی اگر اس کے اہل محلہ، ہمسایہ یا ہم نشینوں

سے اس کی بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ کہیں کہ ہم نے اسے شریعت کے برخلاف فعل انجام دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔
7۔ مجتہد ہو
8۔اعلم ہو، یہ شرط اس صورت میں ہے کہ جب پیش آمدہ مسائل میں مجتہدین کے درمیان اختلاف کا احتمال ہو۔ اعلم مجتہد وہ ہے جو اپنے زمانے کے تمام مجتہدین کی نسبت حکم خدا کو بہتر سمجھتا ہو اور ضروری ہے کہ اس مجتہد کی دیگر مجتہدین سے برتری اس طرح ہو کہ عام اہل علم و فضل افراد اسے تشخیص دے سکیں، اگر کسی مجتہد میں ایسی واضح برتری نہ ہو تو درجہ اول کے کسی بھی مجتہد کی تقلید کی جاسکتی ہے۔
9۔ موثق ہو یعنی اس کی غلطی اور خطا متعارف حد سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دل میں دنیا کی لالچ ہو وہ عام طور پر موثق نہیں ہوتا کیونکہ دنیا کی شدید محبت تشخیص میں زیادہ غلطیوں کی باعث بنتی ہے۔
10۔زندہ ہو (اس کی تفصیل مسئلہ نمبر 10 میں آئیگی)۔

▪ مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے ▪

مسئلہ 3۔ مجتہد، اعلم اور تقلید کے دیگر تمام شرائط کے حامل کی شناخت تین طریقوں سے کی جاسکتی ہے:
1۔انسان خود اہل علم ہو، مجتہد، اعلم اور دیگر شرائط کے حامل کی شناخت کر سکتا ہو، جس پر اسے یقین یا اطمینان حاصل ہو سکے اور مجتہد و اعلم کی تشخیص کے لئے ضروری نہیں کہ انسان مجتہد ہو۔
2۔کسی طریقے سے خود انسان یا عام لوگوں کو اطمینان ہو جائے مثلا اہل علم کا ایسا گروہ جو مجتہد، اعلم اور جامع شرائط کی شناخت کر سکتا ہو، کسی کے جامع الشرائط ہونے کی تصدیق کرے اور ان کے کہنے سے خود انسان یا عام لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے۔
3۔دو ایسے عالم اور عادل مرد کسی جامع الشرائط مجتہد کی گواہی دیں جو مجتہد اور اعلم کی تشخیص کر سکتے ہوں اس شرط کے ساتھ کہ دیگر دو عالم اور عادل ان کی مخالفت نہ کریں اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر ایک عالم و عادل شخص گواہی دے تو ضروری ہے کہ احتیاط کیا جائے۔
اگر دو یا دو سے زیادہ عادل اور عالم مرد کسی کے جامع الشرائط ہونے کی گواہی دیں تو پھر تحقیق کرنا ضروری نہیں کہ کیا دو دوسرے عالم و عادل مردوں ان کے خلاف گواہی دیتے ہیں یا نہیں۔

▪ اعلم مجتہد کو نہ پہچاننے کی صورت میں مکلّف کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 4۔ اگر انسان کو پیش آمدہ اور موردِ ابتلاء مسائل میں مجتہدین کے درمیان اختلاف کا

احتمال ہو اور اسے یقین ہو کہ ان میں سے ایک اعلم ہے (یعنی الٰہی حکم کی پہچان میں دیگر مجتہدین پر واضح برتری رکھتا ہے) لیکن اعلم کی تشخیص نہ دے سکتا ہو تو ممکنہ صورت میں احتیاط کرنا ضروری ہے اور اگر احتیاط کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے شخص کی تقلید کرے جس کے اعلم ہونے کا گمان رکھتا ہو، اگر گمان بھی نہ رکھتا ہو تو جس کے اعلم ہونے کا احتمال ہو اس کی تقلید کر سکتا ہے۔

اور اگر اسے مجتہدین میں سے ایک کے اعلم ہونے کا یقین نہ ہو تو ضروری ہے کہ ایسے شخص کی تقلید کرے جس کے اعلم ہونے کا گمان رکھتا ہو اور احتیاط کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے اعلم ہونے کا احتمال ہو اور جانتا ہو کہ دوسرا اس سے اعلم نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اسی کی تقلید کرے اگرچہ گمان ہو کہ یہ سب مساوی ہیں اور اگر اعلم ہونے کے احتمال میں کوئی بھی دوسرے پر ترجیح نہ رکھتا ہو تو ان میں سے جس کی چاہے تقلید کر سکتا ہے۔

▪ مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے طریقے ▪

مسئلہ 5۔ مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں:

1۔ جس راہ سے بھی خود انسان یا عام لوگوں کو علم یا اطمینان ہو جائے۔ جیسے خود مجتہد سے سن لینا یا اس کی توضیح المسائل میں دیکھ لینا یا ایسے شخص سے سننا جس کے کہنے سے اطمینان ہو جائے اور اگر انسان خود مجتہد سے ایک فتوی سنے لیکن کسی وجہ سے (جیسے وہ فتوی مجتہد کے توضیح المسائل میں موجودہ فتویٰ کے برخلاف ہو) احتمال ہو کہ مجتہد نے اپنا فتویٰ بیان کرنے میں غلطی کی ہے تو مجتہد کے کہنے پر اعتماد نہیں کر سکتا اور اسی طرح جب تک مجتہد کی توضیح المسائل کے صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

2۔ دو عادل وضابط مردوں سے مجتہد کا فتویٰ سننا۔ ضابط سے مراد وہ شخص ہے جو نقل قول میں عام لوگوں سے زیادہ غلطی نہ کرتا ہو۔

▪ مجتہد کے فتویٰ میں تبدیلی کا احتمال ▪

مسئلہ 6۔ وہ موارد جس میں مکلّف دیگر افراد سے یا مجتہد کے نئے مبانی سے آگاہی کی بنیاد پر عقلائی احتمال ہو کہ مجتہد کا فتویٰ بدل چکا ہے اور اس کیلئے تحقیق کرنا حرج کا موجب نہ ہو (حرج والا کام وہ وہ ہے کہ جس میں اتنی مشقت ہو کہ ایسے عام لوگ اپنے امور میں برداشت نہ کرتے ہوں) تو اس پر تحقیق کرنا ضروری ہے، اور تحقیق کرتے وقت اگر اس کے لئے احتیاط ممکن ہے احتیاط کرے ورنہ سابقہ فتوے پر عمل کرے۔

▪ اعلم مجتہد کی تقلید سے روگردانی ▪

مسئلہ 7۔ اگر اعلم مجتہد کسی مسئلے میں فتویٰ دے تو اسی مجتہد مقلِّد اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا۔

یاد رہے ان موارد کے علاوہ جہاں مسئلہ بغیر قید کے ذکر ہوتا ہے وہ موارد بھی فتویٰ ہی ہیں جو "اقویٰ ہے، بنابر اقویٰ، اظہر ہے، بعید نہیں" جیسی عبارتیں استعمال ہوئی ہیں یہ بھی فتویٰ ہیں۔

اس توضیح المسائل میں بعض جگہوں پر احتیاط کا لفظ استعمال ہوا ہے، احتیاط کی تین قسمیں ہیں:

1۔ احتیاط مستحب: یہ اس جگہ ہے کہ جہاں احتیاط کے ساتھ استحباب یا مستحب کی قید ہو جیسے: مستحب ہے کہ نماز سے پہلے اذان و اقامت کہی جائے۔

احتیاط مستحب پر عمل کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

2۔ احتیاط مطلق: یہ اس جگہ ہے کہ جہاں احتیاط کے ساتھ کوئی قید نہ ہو جیسے: احتیاط کی بنا پر اس قلیل پانی سے اجتناب کیا جائے جو عین نجاست کے دور ہونے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کیلئے اس پر ڈالا جائے اور اس سے جدا ہو۔

احتیاط مطلق میں مقلد چاہے اس احتیاط پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے مجتہد (نسبی اعلمیت کا خیال رکھتے ہوئے) کے فتویٰ کے مطابق عمل کرے۔

محل اشکال کی تعبیر بھی احتیاط مطلق کے موارد میں استعمال کی جاتی ہے۔

▪ کئی مجتہدین کی تقلید ▪

مسئلہ 8۔ انسان ایسا نہیں کرسکتا کہ بعض مسائل میں ایک مجتہد اور دیگر بعض مسائل میں دوسرے مجتہد کی تقلید کرے، لیکن اگر ایک مجتہد احکام کے ایک باب میں۔ مثلا نماز کے باب میں۔ اعلم ہو اور دوسرا مجتہد دوسرے باب میں۔ مثلاً روزہ کے باب میں۔ اعلم ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے احکام میں پہلی مجتہد کی تقلید کرے اور روزہ کے احکام میں دوسرے مجتہد کی تقلید کرے۔

▪ مجتہد کو تبدیل کرنا ▪

مسئلہ 9۔ اگر انسان کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کرے تو دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا مگر یہ کہ دوسرا مجتہد پہلے مجتہد سے اعلم ہو۔ ایسی صورت میں اعلم مجتہد کے فتویٰ کی طرف عدول کرنا ضروری ہے۔

■ فوت شدہ مجتہد کی تقلید شروع کرنا/فوت شدہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا ■

مسئلہ 10۔ جس وقت انسان ممیز تھا اور اچھے برے کی تمیز رکھتا تھا اس وقت اس نے کسی ایسے مجتہد کو درک کیا ہو جس کی وہ تقلید کرسکتا تھا تو اس مجتہد کے مرنے کے بعد اس کی تقلید کرسکتا ہے چاہے اس مجتہد کی زندگی میں اس کی تقلید کی ہو یا نہ، جبکہ دیگر موارد میں احتیاط کی بناپر کسی بھی صورت میں مردہ مجتہد کے فتوے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔
لہذا جس مجتہد کی تقلید کرتا ہو وہ مجتہد فوت ہو جائے تو وہ مرنے کے بعد بھی زندہ مجتہد کا حکم رکھتا ہے، پس اگر وہ مجتہد اعلم ہو یا مساوی ہونے کی صورت میں اس نے اس کے فتاویٰ پر عمل کیا ہو- چاہے بعض فتاویٰ پر عمل ہی کیوں نہ ہو- تو تمام مسائل میں اس کی تقلید پر باقی رہنا لازم ہے اور اگر زندہ مجتہد اعلم ہو جائے تو اسکی تقلید کرنا ضروری ہو اور اگر مردہ مجتہد (کہ جو زندہ مجتہد کے مساوی ہے) کے فتویٰ پر عمل نہ کیا ہو تو جس کی چاہے تقلید کرے۔ اگر مجتہد کے فتوے پر مقلد کے عمل کرنے سے پہلے مجتہد فوت ہو جائے، اور انسان مساوی مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرلے تو دوبارہ فوت شدہ مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کرسکتا۔

■ ضروری اور مبتلابہ احکام کا سیکھنا ■

مسئلہ 11۔ جن مسائل کے متعلق انسان کو احتمال عقلائی ہو کہ ان کی ضرورت پڑے گی اور ان میں احتیاط بھی نہ کرسکتا ہو تو عمل سے پہلے ان مسائل کو سیکھنا ضروری ہے تاکہ عمل کے وقت اپنے شرعی فریضے کی مخالفت نہ کرے۔

■ کسی مسئلہ کے حکم سے ناواقفی اور مجتہد کے فتوی کا دستیاب نہ ہونا ■

مسئلہ 12۔ اگر غیر مجتہد کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے یا جامع شرائط مجتہد کی تقلید کرے۔ اگر مجتہد کے فتوے تک اس کو رسائی نہ ہو اور یہ عدمِ رسائی اس وجہ سے نہ ہو کہ مجتہد نے اپنی نظر کا اظہار نہ کیا ہو یا اظہار نہیں کرسکتا ہو اور دوسری طرف تاخیر واقع ہونے کے ساتھ ساتھ احتیاط پر عمل کرنا یا ممکن ہی نہ ہو یا باعث مشقت وحرج ہو تو ایسی صورت میں انسان شرائط کی رعایت کرتے ہوئے دیگر مجتہد کی تقلید کرے۔

■ فتویٰ کے نقل کرنے میں غلطی/فتویٰ میں تبدیلی سے دوسروں کو باخبر کرنا ■

مسئلہ 13۔ اگر کوئی شخص کسی کو مجتہد کا فتوا بتائے اور اس کا بتانا ہی سبب بنے کہ وہ شخص شرعی ذمہ داری کے برخلاف عمل کرے تو حرج نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ

غلطی کو دور کرے لیکن اگر اس مجتہد کا فتوا بدل جائے اور اس کا نہ جاننا سبب بنے کہ وہ شخص شرعی ذمہ داری کے برخلاف عمل کرے تو اگر مسئلہ بتانے والے کی خاموشی عرف میں مجتہد کے فتویٰ میں عدم تبدیلی پر دلالت کرتا ہو تو اس کے لئے ممکنہ اور حرج نہ ہونے کی صورت میں فتوا کی تبدیلی کی اطلاع دینا واجب ہے۔

■ تقلید کے بغیر اعمال بجالانا ■

مسئلہ 14۔ اگر کوئی شخص ایک مدت تک بغیر تقلید کے اعمال بجا لائے اس کے بعد کسی مجتہد کی تقلید کرے تو اگر وہ مجتہد اس کے گذشتہ اعمال کو صحیح قرار دے تو اس کے سابق اعمال صحیح ہیں اور اگر انہیں باطل سمجھے تو اس کے اعمال پر بطلان کا حکم ہے اور اگر مجتہدان اعمال کے متعلق صحت کے بارے میں احتیاط کرے تو مکلف احتیاط والے فریضے پر عمل کرے گا۔

طہارت کے احکام

مطلق اور مضاف پانی

▪ مطلق پانی ▪

مسئلہ 15۔ وہ پانی ہے کہ جسے بلاقید و شرط اور بغیر کسی چیز کی طرف نسبت دیئے پانی کہا جائے اگرچہ اسے کسی چیز کی طرف نسبت دے کر بھی پانی کہا جائے جیسے دریا کا پانی کہ جس میں مٹی ملی ہوئی ہو اگرچہ اسے مٹی والا پانی کہتے ہوں، اگر اس کے بارے میں لفظ پانی کو بلا قید و شرط اور بغیر نسبت کے استعمال کیا جائے تو وہ مطلق پانی ہے لیکن اگر اسے صرف مٹی والا پانی ہی کہا جائے تو وہ مطلق پانی نہیں ہے۔

مضاف پانی: وہ پانی ہے کہ جسے صرف کسی قید اور نسبت کے ساتھ پانی کہا جائے جیسے ہندوانہ کا پانی اور گلاب کا پانی۔

مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں

1۔ کُر پانی 2۔ قلیل پانی 3۔ جاری پانی 4۔ بارش کا پانی 5۔ کنویں کا پانی

1۔ کُر پانی

▪ کُر پانی کی تعریف ▪

مسئلہ 16۔ اس کا وزن بلا اشکال 1200 رطل عراقی ہے مگر اس کی مقدار کو آج کے اوزان میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے مشہور قول کی بنیاد پر کُر کی مقدار $377\frac{91}{217}$ (تقریبا 377/42) کلو گرام ہے لیکن ظاہراً کُر کی مقدار اس سے زیادہ ہے

بعض علماء کے ہاں اس کا مقدار تقریبا 462/77 جبکہ دیگر بعض کے ہاں 478/5 کیلو گرام سمجھا جاتا ہے۔
اس بناپر اگرپانی کاوزن 480 کلو گرام ہو تو تمام علما کے نزدیک یہ پانی کر ہوگا۔ پانی کے اس مقدار کا حجم مقطّر پانی میں چہار درجہ حرارت میں 0/48 مکعب میٹر، 100 درجہ حرارت میں تقریبا 0/5 مکعب میٹر اور تمام درجاتِ حرارت میں ان دونوں درجہ حرارتوں کے درمیان ہوگا اور غیر مقطّر پانی میں مذکورہ مقداروں سے کم ہوتا ہے[1]۔
شک کی صورت میں وہی پانی کر ہوگا جو ایسے برتن کو پُر کرے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر ایک ساڑھے تین بالشت ہو۔

▪ نجاست کا کر پانی سے ملنا ▪

مسئلہ 17۔ اگر کوئی عین نجاست -جیسے پیشاب یا خون یا ایسی چیز جو نجس ہوئی ہو جیسے لباس- کر پانی کے ساتھ لگ جائے تو اگر اس کے لگنے کی وجہ سے اس پانی کا بو رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو پانی نجس ہو جائے گا۔ اگرچہ پانی میں اس نجاست کی بو، رنگ، ذائقہ پیدا نہ بھی ہو بلکہ اس میں دیگر اوصاف پیدا ہوجائیں، اس بنا پر اگر کر پانی کا رنگ خون کی طرح سرخ نہ ہوا ہو بلکہ اس کے ساتھ خون کے ملنے کی وجہ سے پانی کا رنگ زرد ہوجائے تو نجس ہو جائے گا۔ اگر تینوں صفات میں سے کوئی بھی تبدیل نہ ہوجائے تو پانی نجس نہیں ہوگا۔

▪ نجاست کے علاوہ کسی اور وجہ سے کر پانی میں تغییر ▪

مسئلہ 18۔ اگر پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ نجاست کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے تبدیل ہوجائے تو نجس نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر نجس چیز پانی کے ساتھ نہ لگے بلکہ پانی کے قریب پڑی ہو اور قریب پڑنے کی وجہ سے ہی پانی میں تبدیلی آجائے تو نجس نہیں ہوگا۔

▪ کر پانی کے کچھ مقدار میں اوصاف کی تغییر ▪

مسئلہ 19۔ اگر عین نجاست -مثلا خون- کر سے زیادہ پانی کو جالگے اور اس کے ایک حصے کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل کرے تو پانی کا جو مقدار تبدیل نہیں ہوا اگر وہ کر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر غیر متاثر پانی کر یا کر سے زیادہ ہو تو صرف وہی

1۔ ہوا کی تیزی جیسے دیگر عوامل بھی کر پانی کے حجم پر تاثیر ڈالتی ہے، چونکہ حسبِ معمول ان کی تاثیر کم رہتی ہے اس لئے ہم نے ان کو ذکر نہیں کیا ہے۔

مقدار نجس ہوگی کہ جس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہوا ہے۔

▪ فوارے کا پانی ▪

مسئلہ 20۔ فوارے کا پانی اگر کر کے ساتھ اتصال رکھتا ہو تو نجس پانی کو پاک کردے گا لیکن اگر قطرہ قطرہ ہوکر نجس پانی پر گرے تو اسے پاک نہیں کرے گا مگر یہ کہ فوارے کے اوپر کوئی چیز لگا دیں جس کی وجہ سے فوارے کا پانی قطرہ ہونے سے پہلے نجس پانی کے ساتھ مل جائے اور احتیاط مستحب کی بناء پر فوارے کا پانی نجس پانی کے ساتھ مخلوط ہوجائے۔

▪ کر پانی کا غسالہ ▪

مسئلہ 21۔ اگر نجس چیز کو ایسی ٹونٹی کے نیچے دھوئی جائی جس کا اتصال کُر پانی کے ساتھ ہے تو جو پانی اس چیز سے نیچے گر رہا ہے اگر وہ کُر کے ساتھ متصل ہے اور اس چیز کے نجاست کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ بھی تبدیل نہ ہوا ہو تو وہ پاک ہے۔

▪ کر پانی کے ایک مقدار کا برف بننا اور نجاست کی سرایت ▪

مسئلہ 22۔ اگر کُر پانی کی کچھ مقدار برف بن جائے اور باقی پانی کر کی مقدار میں نہ ہو تو نجاست کے لگنے سے وہ پانی نجس ہو جائے گا اور برف کے جو مقدار پانی بنے گی وہ بھی نجس ہے۔

▪ پانی کے کر ہونے میں شک ▪

مسئلہ 23۔ جو پانی کُر کی مقدار تھا اگر انسان شک کرے کہ وہ کُر سے کم ہوا ہے یا نہیں تو اس کا حکم کُر پانی کا ہے یعنی نجس چیز کو پاک کردے گا اور اس کے ساتھ نجاست لگ جائے تو نجس نہیں ہوگا اور جو پانی کر سے کم تھا اگر انسان کو شک ہو جائے کہ وہ پانی کُر کی مقدار تک پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا حکم کر سے کم پانی کا ہوگا۔

▪ پانی کے کر ہونے کو ثابت کرنے کے طریقے ▪

مسئلہ 24۔ پانی کا کُر ہونا دو طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

اول: یہ کہ خود انسان بالعموم لوگوں کو اس کا یقین یا اطمینان ہو جائے چناچہ اگر کسی مورد میں عموما لوگ اطمینان نہ رکھتے ہوں اور انسان کو اس عمومی صورتحال کے برخلاف اطمینان حاصل ہو جائے تو یہ کافی نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ دو عادل مرد اس کی خبر دیں اور ایک عادل شخص کی بات کافی نہیں ہے۔

2۔ قلیل پانی

▪ قلیل پانی کی تعریف ▪

مسئلہ 25۔ قلیل پانی وہ پانی ہے کہ جو کُر، جاری، بارش اور کنویں کا پانی نہ ہو۔

▪ قلیل پانی کے ساتھ نجاست کا ملنا ▪

مسئلہ 26۔ اگر قلیل پانی نجس پانی پر گرے یا نجس چیز اس سے لگے تو قلیل پانی نجس ہو جاتا ہے لیکن اگر قلیل پانی زور کے ساتھ نجس چیز پر پڑے، اگرچہ نیچے سے اوپر کی طرف ھو تو جتنا پانی اس چیز کو لگے گا وہ نجس ہے اور جو نہیں لگے گا وہ پاک ہے

▪ قلیل پانی کا غسالہ ▪

مسئلہ 27۔ وہ قلیل پانی جسے عین نجاست کو دور کرنے کیلئے کسی چیز پر ڈالا جائے اور پھر اس سے جدا ہو تو وہ نجس ہے اسی طرح قلیل پانی کو اگر کسی نجس جگہ پر گرا دیا جائے تو نجس جگہ کو پاک نہیں کرتا (اُسی پانی کی طرح ہے جو کسی نجس چیز کو پہلی دفعہ دھونے میں استعمال کیا جائے) بلکہ احتیاط کے بنا پر جو قلیل پانی عین نجاست کے دور ہونے کے بعد نجس چیز کو پاک کرتا ہے (اسی پانی کی طرح ہے جو کسی نجس چیز کو دوسری دفعہ دھونے میں استعمال کیا جائے) سے اجتناب کیا جائے۔

لیکن جس پانی کے ساتھ پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو دھویا جائے وہ پانچ شرطوں کے ساتھ پاک ہے:

اول: یہ کہ نجاست کو لگنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو۔

دوم: کسی دوسری جگہ سے کوئی اور نجاست اسے نہ لگے۔

سوم: پیشاب یا پاخانہ کے ساتھ کوئی اور نجاست جیسے خون باہر نہ آئے۔

چہارم: اس پانی کے اندر پاخانہ کے ذرات نہ ہو۔

پنجم: نجاست پیشاب یا پاخانہ کے مقام کے اطراف میں معمول سے زیادہ حد تک نہ پھیلی ہو۔

3۔ جاری پانی

▪ جاری پانی کی تعریف ▪

مسئلہ 28۔ جاری پانی وہ پانی ہے کہ جو بہہ رہا ہو اور اس کا کوئی مرکز ہو (یعنی پانی کے کسی ذخیرے کے ساتھ متصل ہو) جیسے چشمہ کا پانی، دریا کا پانی، کنویں کا پانی جو کھالے وغیرہ میں بھتا ہو اور شہر کے اندر بچھے ہوئے پائپوں کا پانی۔

▪ جاری پانی کے ساتھ نجاست کا ملنا ▪

مسئلہ 29۔ جاری پانی اگرچہ کر سے کم ہو اگر اس کے ساتھ نجاست مل جائے تو جب تک اس نجاست کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو وہ پاک ہے۔

▪ جاری پانی کے کچھ مقدار کے اوصاف میں تغییر ▪

مسئلہ 30۔ اگر جاری پانی میں کوئی نجاست پڑ جائے تو نجاست کے ساتھ لگنے کی وجہ سے جتنے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہوا ہے وہ نجس ہے اور تبدیلی کے ختم ہونے سے پاک ہوجائے گا اور پانی کا جو حصہ ذخیرہ کی طرف ہے وہ پاک ہے اگر چہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہومگر جو پانی دوسری طرف ہے اگر وہ کر ہو یا تبدیل نہ ہونے والے پانی کے ذریعے ذخیرہ کے ساتھ یا کُر پانی کے ساتھ متصل ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔

▪ چشمہ کا نہ بہنے والا پانی ▪

مسئلہ 31۔ اس چشمے کا پانی کہ جو بہتانہ ہو لیکن اگر اس سے پانی نکالا جائے تو دوبارہ جوش مارنے لگتا ہے جاری پانی شمار ہوگا یعنی اگر اس میں نجاست پڑ جائے تو جب تک نجاست کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو پاک ہے اور اگر اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے تو تبدیلی کے ختم ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

▪ جاری پانی کے ساتھ متصل پانی ▪

مسئلہ 32۔ جو پانی نہر کے ساتھ کھڑا ہو اور جاری پانی کے ساتھ متصل ہو اگر نجاست کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ نجس نہیں ہوگا اور اگر تبدیل

ہو جائے تو تبدیلی کے ختم ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

▪ موسمی چشمہ پر جاری پانی کا حکم ▪

مسئلہ 33۔ وہ چشمہ جو مثلا سردیوں میں جوش مارتا ہے اور گرمیوں ٹھہر جاتا ہے اور جوش نہیں مارتا تو وہ صرف اس وقت جاری پانی شمار ہو گا جب جوش ماررہا ہوگا۔

▪ حمام کے چھوٹے حوض کا پانی ▪

مسئلہ 34۔ حمام کے چھوٹے حوض کا پانی اگر کُر سے کم ہے لیکن پانی اس ذخیرہ کے ساتھ متصل ہے جس کا پانی اس حوض کے پانی کے ساتھ مل کر کُر بن جاتا ہے تو اگر نجاست کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو ذائقہ تبدیل نہ ہو تو نجس نہیں ہوگا۔

▪ شہروں کے پائپ لائنوں کا پانی ▪

مسئلہ 35۔ شہروں کے پائپ لائنوں کا پانی جاری پانی ہے اور حمام اور غیر حمام کے پانی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

▪ حمام کا وہ پانی جو شہری پائپ لائن کے پانی سے متصل نہ ہو ▪

مسئلہ 36۔ جو حمام شہر کے پائپ لائن کے ساتھ متصل نہیں ہیں تو جو پانی ٹونٹیوں اور فواروں سے بہتا ہے اگر پائپوں اور ان کے ساتھ متصل حوض کے پانی کے ساتھ مل کر کُر کی حد تک پہنچ جائے تو کُر شمار ہوگا۔

4۔ بارش کا پانی

▪ بارش کے پانی سے پاک ہونے کے شرائط ▪

مسئلہ 37۔ جو چیز نجس ہو لیکن اس میں عین نجاست نہیں ہو اس کے جس حصے تک ایک دفعہ بارش کا پانی پہنچ جائے وہ پاک ہو جائے گی۔ لباس اور قالین وغیرہ کو نچوڑنا بھی ضروری نہیں ہے۔ بارش کا اتنا برسنا ضروری ہے کہ لوگ اسے بارش کہیں، فقط دوتین قطروں کا برسنا کافی نہیں ہے۔

▪ عین نجاست سے ملاقات کے بعد بارش کے پانی سے رطوبت ▪

مسئلہ 38۔ اگر بارش عین نجاست پر برسے اور وہاں سے ٹپکر کسی دوسری جگہ پر جا گرے تو اگر اس کے ساتھ عین نجا ست نہ ہو اور نجاست کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو اور ذائقہ بھی تبدیل نہ ہوا ہو تو پاک ہے۔

▪ بارش کے پانی کا نجاست سے ملاقات ▪

مسئلہ 39۔ اگر عمارت کی چھت پر عین نجاست ہو تو جب تک چھت کے اوپر بارش برس رہی ہے وہ پانی جو نجس چیز کو لگ کر چھت یا پرنالے سے نیچے بہہ رہا ہے پاک ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ جو پانی گر رہا ہے وہ بارش رکنے کے بعد نجس چیز کو لگا ہے تو نجس ہے۔

▪ بارش کے پانی سے نجس زمین کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 40۔ اگر نجس زمین پر بارش برس جائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور بارش برسنے کے دوران ہی اس نجس جگہ تک پہنچ جائے جو چھت کے نیچے ہے تو اسے بھی پاک کردے گا۔

▪ بارش کے پانی سے نجس مٹی کا کیچڑ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 41۔ اگر نجس مٹی بارش کی وجہ سے کیچڑ بن جائے تو پاک ہو جائے گی۔

▪ جمع پانی میں پڑی ہوئی نجس چیز پر بارش ▪

مسئلہ 42۔ اگر کسی جگہ پانی جمع ہو چاہے کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، جب تک اس پر بارش برس رہی ہو اس میں کسی نجس چیز کو دھوئیں اور نجاست کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اس پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو نجس چیز پاک ہو جائے گی۔

▪ نجس زمین پر پڑے پاک قالین پر بارش برسنا ▪

مسئلہ 43۔ اگر نجس زمین پر پڑے ہوئے پاک قالین پر بارش برسے اور زمین تک پہنچ جائے تو فرش نجس نہیں ہوگا بلکہ زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

5۔ کنویں کا پانی

■ کنویں کے پانی سے پاک کرنے کے شرائط ■

مسئلہ 44۔ اس کنویں کا پانی جو زمین سے پھوٹتا ہے، اگرچہ کُر سے کم ہی ہو، اگر اس کے ساتھ نجاست لگ جائے تو جب تک اس نجاست کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہوا ہو وہ پاک ہے لیکن مستحب ہے کہ بعض نجاسات کے گرنے سے پانی کا معین مقدار نکالی جائے اور اس مسئلہ کی وضاحت فقہ کے مفصل کتابوں میں موجود ہے۔

■ کنویں کے پانی سے نجاست کے صفات کا زائل ہونا ■

مسئلہ 45۔ اگر کنویں کے پانی میں کوئی نجاست گر جائے اور اس کا رنگ، بو یا ذائقہ کو تبدیل کردے تو اگر اس کنویں کے پانی کی تبدیلی ختم ہوجائے تو پاک ہو جائے گا لیکن احتیاط مستحب کی بنا پر اس پانی کے ساتھ مخلوط ہوجائے کہ جو کنویں سے پھوٹ رہا ہے۔

■ گڑھے میں جمع پانی کا نجاست سے ملاقات ■

مسئلہ 46۔ اگر گڑھے میں پانی جمع ہو جائے جو کُر سے کم ہو اور اس پر بارش بھی نہ برس رہی ہو تو جوں ہی اس کے ساتھ نجاست لگے گی وہ نجس ہو جائے گا۔

پانی کے احکام

■ مضاف پانی سے وضوو غسل، یا کسی نجس کو پاک کرنا ■

مسئلہ 47۔ مضاف پانی -جس کا معنا مسئلہ نمبر 15 میں گذر چکا ہے - نجس چیز کو پاک نہیں کرتا اور اس کے ساتھ وضو اور غسل بھی باطل ہے۔

■ مضاف پانی کا نجاست سے ملاقات ■

مسئلہ 48۔ مضاف پانی اور ہر دوسرے مائع چیز اگر کُر سے کم ہو تو اس میں ذرہ برابر نجاست گرنے سے نجس ہوجائے گی اور اگر کر مقدار بھی ہو تو بنابر احتیاط اس سے اجتناب کیا جائے

بہر حال اگر زور کے ساتھ کسی نجس چیز کو جا لگے تو جو مقدار نجس چیز کو لگے ہے وہ نجس ہو جائے گی لیکن جو مقدار نہیں لگی وہ پاک ہے مثلا اگر گلاب کے عرق کو گلاب دان سے نجس ہاتھ پر ڈالا جائے تو جو مقدار ہاتھ کو لگے ہے وہ نجس ہے اور جو نہیں لگی وہ پاک ہے۔

▪ نجس مضاف پانی کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 49۔ اگر نجس مضاف پانی کر یا جاری پانی سے اس طرح مل جائے کہ اسے پانی -بغیر کسی قید واضافہ کے- کہا جائے تو وہ پاک ہوجائے گا۔

▪ مطلق پانی کے مضاف اور مضاف پانی کے مطلق ہونے میں شک ▪

مسئلہ 50۔ جو پانی مطلق تھا اور معلوم نہیں ہے کہ مضاف ہو ا ہے یا نہیں تو وہ مطلق پانی کے حکم میں ہےیعنی نجس چیز کو پاک کرتا ہے اور اس کے ساتھ وضو اور غسل بھی صحیح ہے۔ جو پانی مضاف تھا اور معلوم نہیں ہے کہ مطلق ہوا ہے یا نہیں تو وہ مضاف پانی کے حکم میں ہے یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا اور اس کے ساتھ وضو اور غسل بھی باطل ہے۔

▪ پانی کے مطلق یا مضاف میں شک ▪

مسئلہ 51۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مطلق ہے یا مضاف، یہ بھی معلوم نہ ہو کہ پہلے مطلق تھا یا مضاف تو وہ نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے و ضو اور غسل بھی باطل ہے لیکن اگر وہ کُر یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے ساتھ نجاست لگ جائے تو اس پر پاک پانی کے احکام لاگو ہوں گے۔

▪ قریب میں پڑی ہوئی نجاست کی وجہ سے پانی کے صفات میں تبدیلی ▪

مسئلہ 52۔ جس پانی کے ساتھ عین نجاست (جیسے خون اور پیشاب ہے) مل جائے اور اس کے رنگ، بو یا ذائقۃ کو تبدیل کردے تو وہ نجس ہو جائے گا چاہے وہ کُر یا جاری پانی ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ اس نجاست کے وجہ سے تبدیل ہوجائے جو پانی سے باہر ہے اور پانی کے ساتھ ملی ہوئے نہیں ہے مثلا مردار کہ جو پانی کے قریب پڑا ہے پانی کی بو کو تبدیل کردے، تو پانی نجس نہیں ہوگا۔

▪ پانی سے نجاست کے اوصاف کا ختم ہونا ▪

مسئلہ 53۔ جس پانی میں عین نجاست (جیسے خون اور پیشاب ہے) گر جائے اور اس کے رنگ، بو یا ذائقہ کو تبدیل کردے اگر خود بخود اس کی تبدیلی ختم ہوجائے تو وہ پاک نہیں ہوگا لیکن اگر وہ کُر یا جاری پانی کے ساتھ متصل ہو جائے، اس پر بارش برس جائے، ہوا کی وجہ سے بارش اس کے اوپر پڑ جائے یا بارش برستے وقت اُس کا پانی پرنالے کے ذریعے اس کے اندر بہنے لگے اور یوں اس کی تبدیلی ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کُر، جاری پانی یا بارش کا پانی اس کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔

▪ قلیل پانی کے غسالہ کا حکم ▪

مسئلہ 54۔ اگر نجس چیز کو قلیل پانی میں دھویا جائے تو احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ اسے باہر نکالنے کے بعد جو پانی اس سے گرتا ہے اس سے اجتناب کیا جائے حتیٰ بناء بر احتیاط اس صورت میں بھی کہ فقط دھونے سے پاک ہوتا ہو۔ اگر قلیل کے علاوہ پانی میں دھویا جائے تو اس سے گرنے والا پانی پاک ہے۔

▪ پانی کے پاک یا نجس ہونے میں شک ▪

مسئلہ 55۔ جو پانی پاک تھا اور معلوم نہیں ہے کہ نجس ہوا ہے یا نہیں وہ پاک پانی کا حکم رکھتا ہے اور جو پانی نجس تھا اور معلوم نہیں ہے کہ پاک ہوا ہے یا نہیں تو وہ نجس پانی کا حکم رکھتا ہے اور جس پانی کے سابقہ حالت معلوم نہیں ہے وہ پاک پانی کا حکم رکھتا ہے۔

▪ کتے، سور اور کافر کا جوٹھا ▪

مسئلہ 56۔ کتے، سُور اور غیر اہل کتاب کافر کا جوٹھا نجس ہے اور اس کا کھانا حرام بلکہ احتیاط واجب کی بناپر اہل کتاب کے جھوٹے سے بھی اجتناب کرنا ضروری ہے اور حرام گوشت جانور وں کا جھوٹا پاک اس کا کھانا (سوائے بلی کے سلسلے میں) مکروہ ہے۔

بیت الخلاء کے احکام

قضاءِ حاجت وطہارت

▪ شرمگاہ کو چھپانے کا حکم ▪

مسئلہ 57۔ واجب ہے کہ انسان قضاء حاجت کے اوقات سمیت دیگر مواقع میں اپنی شرمگاہ کو تمام مکلف لوگوں سے چھپائے -چاہے ماں بہن کی طرح اس کے محرم ہی کیوں نہ ہو- اسی طرح اچھے بُرے کی تمیز رکھنے والے دیوانے اور بچوں سے بھی اپنی شرمگاہ کو چھپائے۔ لیکن میاں بیوی اور جو لوگ ان کے حکم میں ہیں کیلئے ایک دوسرے سے اپنی شرمگاہ کو چھپانا ضروری نہیں۔

▪ شرمگاہ کو چھپانے کا طریقہ ▪

مسئلہ 58۔ شرمگاہ کو کسی مخصوص چیز سے چھپانا ضروری نہیں، مثلا کوئی اگر شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے بھی چھپالے تو کافی ہے اور اسی طرح اگر تاریکی کے سبب یا کسی گڑھے یا گدلے پانی کے اندر چلے جانے کی وجہ سے شرمگاہ نظر نہ آئے تو بھی کافی ہے۔

▪ رفع حاجت کے دوران قبلہ کی رعایت ▪

مسئلہ 59۔ قضاء حاجت کے دوران ضروری ہے کہ انسان کے بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ رو بہ قبلہ اور پشت بہ قبلہ نہ ہو۔

▪ قبلہ کی رعایت کا صحیح طریقہ ▪

مسئلہ 60۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت انسان کے بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلہ سے موڑے تو کافی نہیں۔ اگر بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اپنی شرمگاہ کو رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ کرے۔

■ استبراء یا طہارت کے دوران قبلہ کی رعایت ■

مسئلہ 61۔ احتیاط مستحب ہے کہ انسان استبراء (جس کا بیان مسئلہ 74 میں آئے گا) کے وقت اور پیشاب اور پاخانے کے مقام کو دھوتے وقت اپنے بدن کے اگلے حصہ کو رو بہ قبلہ و پشت قبلہ نہ کرے۔

■ مجبوری کی حالت میں قبلہ کی رعایت ■

مسئلہ 62۔ اگر انسان نامحرم سے اپنی شرگاہ کو چھپانے جیسے وجوہات کی وجہ سے مجبور ہو کہ رفع حاجت کے وقت رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ ہوکر بیٹھے تو کوئی مانع نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کی بناپر اگر ممکن ہو تو پشت بہ قبلہ بیٹھے۔ اگر ایسی حالت کا سامنا کرنا پڑے جس میں یا تو نا محرم اس کی شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم کو دیکھے گا یا پھر اُسے روبہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنا پڑے گا تو اسے اختیار ہے کہ روبہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ بیٹھے اور نا محرم اسے دیکھے یا خود کو نامحرم سے چھپالے، اس صورت میں احتیاط کی بناپر اگر ممکن ہو تو پشت بہ قبلہ بیٹھے۔

■ بچے کو روبہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھانا ■

مسئلہ 63۔ احتیاط یہ ہے کہ بچے کو پیشاب یا پاخانہ کراتے وقت رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ بٹھائیں اگر بچہ خود بیٹھ جائے تو اسے روکنا واجب نہیں۔

■ وہ جگہیں جہاں رفع حاجت حرام ہے ■

مسئلہ 64۔ چار جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا حرام ہے:

اول: بند گلیوں میں مگر یہ کہ سب مالک راضی ہوں۔

دوم: کسی شخص کی ملکیت میں جہاں وہ قضاء حاجت پر راضی نہیں۔

سوم: ایسی جگہ میں جو خاص لوگوں کے لئے وقف ہے جیسے بعض مدارس کے بیت الخلاء۔

چہارم: مومنین کی قبروں پر اگر ان کی بے احترامی ہوتی ہو۔ اسی طرح ایسی جگہ پر بھی قضاءِ حاجت کرنا حرام ہے جہاں کسی مومن کی بی احترامی ہوتی ہو یا پیشاب یا پاخانہ کرنا مقدسات شریعت میں سے کسی ایک مقدّس کی ہتک حرمت کا سبب بنے۔

▪ فقط پانی سے مقامِ پاخانہ کو پاک کرنے کی صورتیں ▪

مسئلہ 65۔ تین صورتوں میں مقام پاخانہ فقط پانی سے پاک ہوتا ہے
اول: یہ کہ پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست (جیسے خون) باہر آئی ہو۔
دوم: یہ کہ باہر سے کوئی نجاست مقام پاخانہ کو لگی ہے۔
سوم: یہ کہ مقام پاخانہ کے اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہو گئی ہو۔
ان تین صورتوں کے علاوہ مقام پاخانہ کو پانی کے ساتھ بھی دھویا جاسکتا ہے، (مسئلہ 68 اور اس کے بعد والے مسائل میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق) کپڑے، پتھر اور ان جیسی دوسرے چیزوں کے ساتھ بھی پاک کیا جاسکتا ہے اگرچہ پانی کے ساتھ دھونا بہتر ہے۔

▪ مقامِ پیشاب کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 66۔ پیشاب کا مقام پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے پاک نہیں ہوتا، اگر پیشاب کے زائل ہونے کے بعد قلیل پانی کے علاوہ کسی اور پانی سے ایک مرتبہ دھویا جائے تو کافی ہے لیکن احتیاط کے بناء پر قلیل پانی کے ساتھ دو مرتبہ دھونا ضروری ہے جبکہ تین مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ کسی بھی صورت میں اگر پیشاب کے زائل ہونے کے بعد پانی نجس حصوں تک پہنچ جائے تو یہ ایک مرتبہ دھونا شمار ہوگا۔ ضروری نہیں ہے کہ پانی کو مقامِ پیشاب سے ہٹا کر اس پر دوبارہ جاری کیا جائے۔

▪ پانی سے مقامِ پاخانہ کو پاک کرنے کا حکم ▪

مسئلہ 67۔ اگر مقام پاخانہ کو پانی کے ساتھ دھویا جائے تو ضروری ہے کہ پاخانہ کے ذرات باقی نہ رہے لیکن اسکے رنگ اور بو کا باقی رہنا کوئی مانع نہیں اور اگر پہلی مرتبہ اس طرح دھویا جائے کہ پاخانہ کے ذرات باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

▪ مقامِ پاخانہ کو پانی کے بغیر پاک کرنا ▪

مسئلہ 68۔ پتھر، ڈھیلے، کپڑے، ٹشو پیپر جیسے اشیاء کے ساتھ مقام پاخانہ کو پاک کیا جا سکتا ہے لیکن احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ یہ خشک ہوں اور اگر ان میں تھوڑی سی تری ہو کہ جو مقامِ پاخانہ تک سرایت نہ کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ مقامِ پاخانہ کو پانی کے بغیر پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 69۔ احتیاط یہ ہے کہ ایسے پتھر اور کپڑے کے ساتھ پاخانہ کو صاف کرنا ہو جو تین عدد ہوں۔ اس بناپر ایسے پتھر کے ساتھ پاک کرنا جس کے تین طرفین ہیں خلاف احتیاط ہے، اسی طرح احتیاط کی بناپر تین مرتبہ پاک کیا جائے اگر چہ اس سے کم کے ساتھ بھی پاخانہ زائل ہو جائے۔ اگر تین عدد کے ساتھ بھی زائل نہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ عدد میں اتنا اضافہ کیا جائے کہ مقام پاخانہ مکمل طور پر صاف ہو جائے لیکن ایسے چھوٹے ذرات کا باقی رہ جانا کہ جو نظر نہیں آتے اشکال نہیں رکھتا۔

▪ ہڈیوں یا قابل احترام چیزوں سے مقام پاخانہ کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 70۔ مقام پاخانہ کو ایسی چیزوں کے ساتھ صاف کرنا جن کا احترام کرنا ضروری ہے جیسے وہ کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ یا معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام لکھا ہو، حرام ہے۔ اسی طرح احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ مقام پاخانہ کو ہڈی اور گوبر کے ساتھ پاک کرنے سے اجتناب کیا جائے لیکن اگر ان کے ساتھ پاک کیا جائے تو مقام پاخانہ پاک ہوجائے گا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے دوبارہ دوسری چیزوں کے ساتھ بھی پاک کیا جائے۔

▪ مقامِ پاخانہ کو پاک کرنے میں شک ▪

مسئلہ 71۔ اگر شک کرے کہ پیشاب و پاخانہ کے مقام کو پاک کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ اس کی عادت یہ رہی ہو کہ ہمیشہ پیشاب اور پاخانہ کے فوراً بعد اسکے مقام کو پاک کرتا ہو۔

▪ نماز انجام دینے کے بعد مقامِ پاخانہ کو پاک کرنے میں شک ▪

مسئلہ 72۔ اگر نماز کے بعد شک کرے کہ نماز سے پہلے پیشاب یا پاخانہ کے مقام کو پاک کیا تھا یا نہیں تو اگر مسئلہ کو جانتا تھا اور احتمال دے کہ نماز شروع کرتے وقت اس کی طرف متوجہ تھا تو اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور احتیاط کی بناء پر بعد والی نمازوں کے لئے طہارت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ باقی صورتوں میں جو نماز پڑھی ہو وہ باطل ہے۔

استبراء

استبراء کا طریقہ

مسئلہ 73۔ استبراءایک مستحب عمل ہے کہ جسے مرد حضرات پیشاب کرنے کے بعد اس کے باقی ماندہ قطروں کو خارج کرنے کے لئے انجام دیتے ہیں اور اس میں شرط ہے کہ پیشاب منقطع ہو جانے کے بعد انگلی کے ساتھ تین مرتبہ مقام پاخانہ سے لیکر آلہ تناسل کے جڑ تک کھینچے اور تین بار آلہ تناسل کے جڑ سے اس کے سرے تک کھینچے اور تین مرتبہ آلہ تناسل کے سرے کو دبائے۔ جبکہ استبراء کا بہتر طریقہ یہ ہےکہ پیشاب منقطع ہونے کے بعد بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ تین مرتبہ مقام پاخانہ سے آلہ تناسل کی جڑ تک کھینچے اور اسکے بعد انگوٹھے کو آلہ تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین مرتبہ آلہ تناسل کے سرے تک کھنچیں اور اس کے بعد تین مرتبہ آلہ تناسل کے سرے کو دبائیں۔

پاک رطوبتوں کا خارج ہونا

مسئلہ 74۔ عورت کے ساتھ کھیلنے کے نتیجہ میں جو پانی بعض اوقات خارج ہوتا ہے، نیز جو پانی بعض اوقات منی کے بعد باہر نکلتا ہے اور وہ پانی جو بعض اوقات پیشاب کرنے کے بعد نکلتا ہے، اگر نکلنے کے بعد اسے پیشاب نہ لگ جائے تو پاک ہے اور اگر پیشاب کے بعد استبراء کیا ہو اوراس کے بعد کوئی پانی نکل آئے جس کے متعلق انسان شک کرے کہ یہ پیشاب ہے یا ان تین قسموں میں سے ایک قسم کا پانی ہے تو وہ پاک ہے۔

رطوبت کے پاک یا نجس ہونے اور استبراء میں شک

مسئلہ 75۔ اگر کوئی رطوبت خارج ہو اور معلوم نہ ہو کہ یہ پاک ہے یا نہیں تو اگر استبراء نہ کیا ہو یا شک ہو کہ استبراءکیاتھا یا نہیں تو وہ رطوبت نجس ہے چنانچہ اگر اس نے وضو کیا ہو تو وہ بھی باطل ہو جائے گا لیکن اگر شک کرے کہ جو استبراء کیا تھا وہ درست تھا یا نہیں تو اگروہ مسئلہ جانتا تھا اور احتمال دے کہ استبراءکے وقت اس کی صحت کی شرائط کا خیال رکھنے کی طرف متوجہ تھا تو خارج ہونے والی رطوبت پاک ہے اور وضو کو بھی باطل نہیں کرے گی۔ اس صورت کے علاوہ دیگر صورتوں میں رطوبت بھی نجس ہوگی اور وضو کو

بھی باطل کردے گی۔

▪ نالی میں پیشاب کے نہ ہونے پر اطمینان کے بعد رطوبت کا حکم ▪

مسئلہ 76۔ جس شخص نے استبراء نہ کیا ہو یا شک ہو کہ استبراء کیا تھا یا نہیں تو اگر کسی وجہ سے- جیسے پیشاب کے بعد کچھ وقت گذر چکا ہو -اسے اطمینان ہو جائے کہ پیشاب کا کوئی قطرہ اس کی نالی میں باقی نہیں رہا پھر کوئی رطوبت دیکھے اور شک کرے کہ یہ پاک ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہے اور وضو کو بھی باطل نہیں کرے گی۔

▪ استبراء کے بعد رطوبت کے پیشاب یا منی ہونے میں شک ▪

مسئلہ 77۔ اگر انسان پیشاب کے بعد استبراء بھی کرے اور وضو بھی کرلے مگر وضو کے بعد کوئی رطوبت دیکھے جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ یہ پیشاب ہے یا منی تو واجب ہے کہ احتیاط کے طور پر غسل بھی کرے اور وضو بھی، لیکن اگر وضو سے پہلے کوئی رطوبت دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ یہ پیشاب ہے یا منی تو صرف وضو کرلینا کافی ہے۔

▪ عورت کے لئے استبراء کا حکم ▪

مسئلہ 78۔ عورت کےلیے پیشاب کے بعد استبراءنہیں ہوتا اور اگر کوئی رطوبت دیکھے اور شک کرے کہ یہ پاک ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے اور اس کے وضو اور غسل کو بھی باطل نہیں کرتی۔

رفع حاجت کے مستحبات اور مکروہات

▪ رفع حاجت کے مستحبات ▪

مسئلہ 79۔ مستحب ہے کہ رفع حاجت کیلئے ایسی جگہ بیٹھے جہاں اُسے کوئی نہ دیکھے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھے نیز رفع حاجت کے وقت سر کو ڈھانپنا اور بدن کے وزن کو بائیں پاؤں پر ڈالنا بھی مستحب ہے۔

▪ رفع حاجت کے مکروہات ▪

مسئلہ 80۔ رفع حاجت کے وقت سورج اور چاند کے سامنے بیٹھنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی ذریعے سے اپنی شرمگاہ کو چھپالے تو مکروہ نہیں ہے نیز رفع حاجت کے وقت ہوا کے رخ، گلیوں، سڑک سڑکوں، گھر کے دروازے اور پھل دار درخت کے نیچے بیٹھنا مکروہ ہے نیز رفع حاجت کے دوران کوئی چیز کھانا، زیادہ ٹھرنا، دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کرنا اور بات کرنا مکروہ ہے لیکن مجبوری کی حالت میں بات کرنے یا اللہ کا ذکر کرنا مکروہ نہیں۔

▪ پیشاب کرنے کے مکروہات ▪

مسئلہ 81۔ کھڑے ہو کر، سخت زمین پر، جانوروں کے بلوں میں اور پانی -خاص کر کھڑے پانی میں- میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

▪ پیشاب یا پاخانہ کو روکنا ▪

مسئلہ 82۔ پیشاب اور پاخانہ کو روکنا مکروہ ہے اور اگر بدن کے خرابی کا باعث ہو اور بنیادی واساسی ضرر رکھتا ہو تو حرام ہے۔

▪ پیشاب کرنے کے مستحب اوقات ▪

مسئلہ 83۔ مستحب ہے کہ انسان نماز سے پہلے، سونے سے پہلے، جماع سے پہلے اور منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے۔

نجاسات

▪ نجاسات کے اقسام ▪

مسئلہ 84۔ نجاسات گیارہ ہیں:

1۔پیشاب۔2۔پاخانہ۔3۔منی۔4۔مردار۔5۔خون۔6۔کتا۔7۔سور۔8۔کافر۔9۔شراب اور دیگر نشہ آور بہنے والی چیزیں۔10۔فقاع۔11۔نجاست خور جانوروں کا پیشاب، پاخانہ اور پسینہ۔

نجاسات کے اقسام

1۔2۔پیشاب و پاخانہ

▪ پیشاب اور پاخانہ کی نجاست کا معیار ▪

مسئلہ 85۔ انسان اور ہر حرام گوشت جانور۔ جو خون جہندہ رکھتا ہے۔ یعنی اگر اس کی رگ کاٹیں تو اس میں سے خون اچھل کر اور دھار مار کر نکلتا ہے - کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ جس حرام گوشت جانور کا خون اچھل کر نہیں نکلتا - جیسے حرام گوشت مچھلی - اس کے پیشاب و پاخانہ سے بھی اجتناب کیا جائے البتہ مچھر اور مکھی جیسے چھوٹے حیوانات کے جو گوشت نہیں رکھتے کا فضلہ پاک ہے۔

▪-پرندوں کا فضلہ ▪

مسئلہ 86۔ پرندوں کا فضلہ پاک ہے اگر چہ احتیاط مستحب اس میں ہے کہ حرام گوشت پرندوں کے فضلے سے بھی اجتناب کیا جائے۔

▪ نجاست کھانے والے حیوان کا پیشاب اور پاخانہ ▪

مسئلہ 87۔ نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اسی طرح اس جانور کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے جس نے سور کا دودھ پیا ہو جس سے اس کے بدن پر گوشت آیا ہو اور اس کی ہڈیاں سخت ہوئی ہوں { جیسا کہ مسئلہ 2641 میں آئے گا } اور نیز اس جانور کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے جس کے ساتھ کسی انسان نے بُرا فعل کیا ہو اور اُس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے جو اپنی ماں سے کسی انسان کی نزدیکی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔

3۔ منی

▪ منی کی نجاست کا معیار ▪

مسئلہ 88۔ انسان اور اس حیوان کا منی نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو۔

4۔ مردار

▪ مردار کی نجاست کا معیار ▪

مسئلہ 89۔ انسان اور ہر اس حیوان کا مردار نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو، چاہے وہ خود اپنی موت مرا ہو یا اسے شریعت کے بیان کرد طریقے کے خلاف ذبح کیا گیا ہو اور مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی اس لئے اگر پانی کے اندر ہی مرجائے تو بھی پاک ہے۔

▪ مردار کے بدن کے اعضاء ▪

مسئلہ 90۔ مردار کے بدن کے بعض اجزاء جیسے پشم، بال، اون، ہڈی اور دانت کہ جن میں روح نہیں ہوتی پاک ہیں۔

▪ زندہ چیز سے جدا ہوئے اعضاء کا حکم ▪

مسئلہ 91۔ اگر زندہ انسان یا خون جہندہ رکھنے والے زندہ حیوان کے بدن سے گوشت یا کوئی دوسری ایسی چیز جو روح رکھتا ہو جدا کرلی جائے تو وہ نجس ہے لیکن ہونٹوں اور بدن کے دیگر حصوں کی مختصر سی کھال جس کے گرنے کا وقت آچکا ہو اگر چہ اسے نوچ کر اتار دیا جائے پھر بھی پاک ہے اور اگر جلد کے گرنے کا وقت نہ آیا ہو پھر بھی اسے نوچ کر اتاردیا جائے تو بنابر احتیاط اس سے اجتناب کیا جائے۔

▪ مردہ پرندہ کے پیٹ میں انڈہ ▪

مسئلہ 92۔ وہ انڈا جو مرے ہوئے پرندے کے پیٹ سے نکلتا ہے اگر اس کے اوپر کی جلد موٹی ہو چکی ہو تو پاک ہے، فقط اس کے ظاہر کو پاک کرنا ضروری ہے۔

■ مردہ حیوان کے شیر دان میں موجود پنیر مایہ ■

مسئلہ 93۔ اگر بھیڑ یا بکری کا وہ بچہ مرجائے جو ابھی گھاس نہ کھاتا ہو تو ان کے شیر دان میں موجود پنیر بنانے ولا مادہ (پنیر مایہ) پاک ہے لیکن اس کے ظاہر کو پاک کرنا ضروری ہے۔

■ غیر مسلم ممالک کے مصنوعات اور درآمدات ■

مسئلہ 94۔ سیال دوائیں، عطر، گھی، پالش اور صابو ن اسلامی ممالک سے صادر کئے جاتے ہیں اگر انسان کو ان کی نجاست کا یقین نہ ہو تو وہ پاک ہیں۔

■ بازار میں موجود گوشت، چربی اور کھال کا حکم ■

مسئلہ 95۔ ایسے جانور کا گوشت، چربی اور کھال جن کے بارے میں احتمال ہو کہ اُسے شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہے مندرجہ ذیل چار صورتوں میں پاک ہیں اور اس کے گوشت اور چربی کو کھانا بھی جائز ہے۔

1۔ مسلمانوں کے بازار سے حاصل کیا گیا ہوا گرچہ کافر کے ہاتھ سے لیا گیا ہو۔

2۔ایسی سرزمین سے حاصل کیا گیا ہو جس پر مسلمانوں کی حکومت ہے۔ان دو صورتوں میں اگر غیر اسلامی بازار یا غیر اسلامی سرزمین سے درآمد کیا گیا ہو تو اگر احتمال ہو کہ ان کی طہارت و نجاست کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے تو پاک ہے ورنہ نجس ہے اسی طرح ان دو صورتوں کی بعض ذیلی صورتیں تفصیل رکھتی ہے جو بعد والے مسئلے میں بیان ہو گی۔

3۔ جس کے ہاتھ میں چیز ہے وہ اس کے پاک ہونے کی خبر دے اور ہم احتمال دیں کہ اس نے یہ خبر اپنی حس سے دی ہے البتہ اس تفصیل سے کہ جو بعد والے مسئلے میں آئے گی۔

4۔اگر دیکھیں کہ جو چیز اس کے ہاتھ میں ہے وہ اُسے ایسے کام میں استعال کرے گا جس میں اُس چیز کا پاک ہونا ضروری ہے مثلاً وہ دیکھے کہ مسلمان اُس لباس میں نماز پڑھتا ہے۔

ان چار صورتوں کے علاوہ مردار کے حکم میں ہے اور اُسے مردار کے تمام احکام شامل ہوں گے۔اس بنا پر یہ چمڑا نجس ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے نیز اُس گوشت اور چربی کا کھانا بھی حرام ہے اور اس کی خرید و فروش بھی باطل ہے۔

■ غیر شیعہ ممالک سے درآمد گوشت، چربی اور چمڑے کا حکم ■

مسئلہ 96۔ اگر گوشت، چربی اور چمڑا ایسی سر زمین سے حاصل کئے گئے ہوں جہاں کے باشندے شیعہ نظریہ کے بر خلاف مردار کی بعض اقسام کو پاک سمجھتے ہوں مثلا حنفی اور شافعی

مذہب کے پیروکاروں کی سرزمین سے جن کا نظریہ ہے کہ مردار کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے تو سابقہ مسئلے میں بیان شدہ پہلی اور دوسرے صورت میں ضروری ہے کہ پہنچانے والے سے پوچھا جائے کہ کیا یہ گوشت اور کھال ایسے جانور کے ہیں جسے شرعی طریقے پر ذبح کیا گیا ہے یا نہیں؟ جواب مثبت ہونے کی صورت میں گوشت اور کھال پر پاک ہونے کے احکامات جاری ہوتے ہیں نیز گوشت کو کھایا جاسکتا ہے اور کھال میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن صرف بیچنے والے کے کہنے سے دوسروں کو خبر نہیں دی جاسکتی کہ یہ گوشت یا کھال شرعی طریقے کے مطابق ذبح شدہ جانوروں کے ہیں۔ اسی طرح ایسی سرزمین میں جس کے ہاتھ میں گوشت یا کھال ہے اگر وہ کہے کہ یہ شرعی طریقے کے مطابق ذبح شدہ جانوروں کے ہیں تو صرف اس کے کہنے سے یہ مطلب دوسروں کو نہیں بتایا جاسکتا ہے اگر چہ اس گوشت اور کھال پر پاک ہونے کے احکام جاری کئے جاسکتے ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ یہ گوشت اور کھال ظاہری پاکیت رکھتے ہیں۔

5۔خون

▪ خون کی نجاست کا معیار ▪

مسئلہ 97۔ انسان اور ہر اس جانور کا خون نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہے ۔یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو اس سے خون اچھل کر نکلتا ہے۔ پس جو حیوان خون جہندہ نہیں رکھتا ۔جیسے مچھلی اور مچھر - اس کا خون پاک ہے۔

▪ ذبح کے بعد حیوان کے بدن میں خون ▪

مسئلہ 98۔ اگر حلال گوشت جانور کو شرعی طریقے کے مطابق ذبح کریں اور معمول کے مقدار میں اس کا خون نکل جائے تو جو خون اس کے بدن میں رہ جاتا ہے وہ پاک ہے لیکن اگر سانس لینے کی وجہ سے خون اس کے بدن میں واپس چلا جائے یا اس کا سر اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے معمول کے مقدار کا خون باہر نہ نکلے تو وہ خون نجس ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر اُس خون سے بھی اجتناب کیا جائے جو حلال گوشت جانوروں کے حرام اجزاء میں باقی رہ جاتا ہے۔

▪ انڈے میں موجود خون کا حکم ▪

مسئلہ 99۔ اگر مرغی کے انڈے میں خون کا ذرہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے لیکن اگر مثلا خون انڈے کی زردی میں ہو تو جب تک اس کے اوپر والی نازک جھلی پھٹ نہ جائے انڈے کی سفیدی پاک ہے۔

▪ دودھ دوہتے وقت خون کا آنا ▪

مسئلہ 100۔ جو خون بعض اوقات دودھ دوہتے وقت دکھائی دیتا ہے وہ نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کردیتا ہے۔

▪ مسوڑھوں سے نکلنے والے خون کا حکم ▪

مسئلہ 101۔ مسوڑھوں سے نکلنے والا خون اگر تھوک کے ساتھ مخلوط ہونے کے وجہ سے ختم ہوجائے تو پاک ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ اسے نِگلا نہ جائے۔

▪ ناخن کے نیچے جم جانے والا خون ▪

مسئلہ 102۔ جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا جلد کے نیچے جم جاتا ہے اگر اِس حالت میں ہو کہ اُسے خون نہ کہا جائے تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔ اس صورت میں اگر ناخن یا جلد میں سوراخ ہوجائے تو اگر زیادہ مشقت نہ ہو تو وضو یا غسل کے لئے اس خون کو باہر نکالا جائے جو نظر آرہا ہو اور اگر مشقت کا سبب بنے تو ضروری ہے کہ اس کے اطراف کو اس طرح سے دھویا جائے کہ اس کی نجاست زیاد نہ ہو نے پائے اور کپڑا یا اس جیسی کوئی دوسرے چیز اس کے اوپر رکھے کر وضو یا غسل کرتے وقت اس کپڑے پر گیلا ہاتھ پھیرے لیکن اگر کپڑا رکھنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کیا جائے۔

▪ خون کے جم جانے میں شک ▪

مسئلہ 103۔ اگر معلوم نہ ہو کہ جلد کے نیچے خون جم گیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے یہ حالت اختیار کرلی ہے تو پاک ہے۔

▪ کھانے میں خون گرنا ▪

مسئلہ 104۔ اگر اُبلتے وقت کھانے میں خون کا ذرہ گرجائے تو سارا کھانا بھی نجس ہو جائے گا اور برتن بھی۔ آگ اور ابلنا کھانے کو پاک نہیں کرتا۔

▪ زخم کے اطراف میں پیلاپن ▪

مسئلہ 105۔ زخم کے ٹھیک ہوتے وقت اس کے اطراف میں جو زردی وجود میں آتی ہے اگر معلوم نہ ہو کہ یہ خون سے مخلوط ہے تو پاک ہے۔

6۔7۔ کتااور سور

▪ کتےاور سور کی نجاست کا معیار ▪

مسئلہ 106۔ خشکی پر رہنے والا کتا اور سور اپنے بال، ناخن، ہڈی، پنجہ اور رطوبتوں سمیت نجس ہیں البتہ دریائی کتا اور سور پاک ہے۔

8۔کافر

▪ کافر کی تعریف ▪

مسئلہ 107۔ کافر -یعنی جو خدا کا منکر ہے یا خدا کے لئے شریک قرار دیتا ہے یا حضرت خاتم الانبیاء محمد بن عبداللہ کی رسالت کو نہیں مانتا - نجس ہے۔ اس کا انکار چاہے دل سے ہو یا زبان سے دونوں صورتوں میں موجب ِکفر ہے اور اسی طرح غالی (یعنی جو معصومین علیھم السلا م میں سے کسی کو خدا سمجھے یا کہے کہ اس میں خدانے حلول کیا ہوا ہے، خوارج اور ناصبی {یعنی اہلبیت علیھم السلام کی دشمنی کو اپنا دین قرار دیں) نجس ہیں نیز اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) اور زرتشتی احتیاط کے بناء پر نجس ہیں۔

ضروریات دین- جیسے نماز، روزہ ہیں کہ جنہیں تمام مسلمان دین اسلام کا جز سمجھتے ہیں- میں سے کسی ایک ضرورت کا بھی انکار کرنے والا کافر شمار ہو گا، اگر معلوم نہ ہو کہ اُس کا انکار شُبہہ کی وجہ سے ہے تو وہ شرعیت کی رو سے کافر شمار ہو گا۔

▪ کافر کے بدن کے اجزاء ▪

مسئلہ 108۔ کافر کی نجاست کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے تمام اجزاء حتی کہ ناخن اور اس کی رطوبتوں کو بھی شامل ہے۔

▪ بچوں پر اسلام یا کفر کا حکم ▪

مسئلہ 109۔ ممیز بچہ اگر کفر کا اظہار کرئے تو کافر اور اگر اسلام کا اظہار کر ئے تو مسلمان شمار ہوگا۔ غیر ممیز بچہ اور وہ ممیز بچہ کہ جو نہ کفر کا اظہار کرے اور نہ ہی اسلام کا، اگر اس کے ماں باپ اور قریب والے دادا، دادی، نانا اور نانی کافر ہوں تو بچہ نجس ہے لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو بچہ پاک ہوگا۔

▪ کسی کے اسلام میں شک ▪

مسئلہ 110۔ جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں تو اگر وہ پہلے کافر تھا تو نجس ہے، اگر پہلے مسلمان تھا تو پاک ہے اور مسلمان کے تمام احکام رکھتا ہے۔ اگر اس کی سابقہ حالت معلوم نہ ہو تو پاک ہے لیکن مسلمان کے دیگر احکام نہیں رکھتا مثلا مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ سرزمین اسلام میں رہتا ہو تو ظاہر ا اسلام کے تمام احکام اس پر جاری گے۔

▪ آئمہ معصومین کو گالیاں دینے والے کی نجاست ▪

مسئلہ 111۔ اگر کوئی شخص معصومین علیھم السلام میں سے کسی کو گالی دے (چاہیے دشمنی کی وجہ سے ہو یا نہ ہو) بنابر احتیاط نجس ہے۔

9۔ شراب

▪ مست کرنے والی اشیاء کی نجاست کا ملاک ▪

مسئلہ 112۔ شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کردے اگر خود بخود بہنے والی ہو تو نجس ہے اور اگر اس مائع چیز کی زیادہ مقدار مست کرنے والی ہو تو اس کی کم مقدار بھی نجس ہے

لیکن اگر بھنگ اور حشیش کی طرح بہنے والی نہ ہو چاہے اس میں کوئی چیز ڈالنے سے وہ بہنے والی بھی بن جائے تو بھی پاک ہے۔

▪ صنعتی الکحل ▪

مسئلہ 113۔ صنعتی الکحل جو دروازوں، میز اور کرسی وغیرہ کو رنگ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اگر انسان نہ جانتا ہو کہ یہ مست کرنے ولا ہے یا نہیں تو پاک ہے۔

▪ انگور کا ابلنا ▪

مسئلہ 114۔ اگر انگور اور انگور کا پانی خود بخود یا پکنے کے وجہ سے ابلنے لگے تو اس کا کھانا حرام ہے اور احتیاط کی بناء پر نجس ہے۔

▪ کھجور، مویز اور کشمش کا ابلنا ▪

مسئلہ 115۔ کھجور، مویز، کشمش اور ان کا پانی اگر ابلنے لگے تو پاک ہیں اور ان کا کھانا بھی حلال ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔

10۔ فقاع

▪ جو کی شراب ▪

مسئلہ 116۔ فقاع (جو کی شراب) -کہ جیسے جو سے نکالا جاتا ہے اور اسے جو کا پانی کہتے ہیں- نجس ہے لیکن وہ پانی جسے ڈاکٹروں کے کہنے پر جو سے نکالا جاتا ہے اور اسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں وہ پاک ہے۔

11۔ نجاست خور جانور کا پیشاب، پاخانہ اور پسینہ

▪ انسان کا فضلہ کھانے والے حیوان کا پیشاب، پاخانہ اور پسینہ ▪

مسئلہ 117۔ جس جانور کو انسان کے نجاست (اس کا پاخانہ) کھانے کے عادت ہو اس کا پیشاب،

پاخانہ اور پسینہ نجس ہے۔

حرام سے مجنب ہونے والے کا پسینہ

فعلِ حرام سے مجنب کا پسینہ

مسئلہ 118۔ حرام سے مجنب ہونے والے کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے، چاہے یہ پسینہ جنسی عمل کے دوران نکلے یا اس کے بعد نکلے، چاہے مرد کا ہو یا عورت کا، جنابت زنا کی وجہ سے ہو یا لواط کی وجہ سے، جانوروں کے ساتھ بد فعلی کرنے کے وجہ سے ہو یا استمناء کی وجہ سے۔

بیوی کے ساتھ حرام مباشرت کے نتیجہ میں پسینہ

مسئلہ 119۔ جن اوقات میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا حرام ہے مثلا ماہ رمضان کے دنوں میں۔ اگر اس وقت اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر اپنے پسینہ سے اجتناب کرے۔

تیمم کے بعد فعلِ حرام سے مجنب کا پسینہ

مسئلہ 120۔ اگر حرام سے مجنب ہونے والا شخص غسل کے بجائے تیمم کرئے اور تیمم کے بعد اسے پسینہ آئے تو بھی احتیاط مستحب کی بنا پر اُس پسینے سے اجتناب کرے۔

فعلِ حرام کے بعد فعلِ حلال سے مجنب کا پسینہ

مسئلہ 121۔ اگر کوئی شخص حرام سے مجنب ہونے کے بعد حلال سے مجنب ہوجائے یا حلال سے مجنب کے بعد حرام سے مجنب ہوجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے پسنے سے اجتناب کرے۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے

▪ کسی چیز کی نجاست کا اثبات ▪

مسئلہ 122۔ کسی چیز کا نجس ہو نا تین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔
اول: یہ کہ خود انسان کو یقین یا اطمینان ہو جائے یا عموماً لوگوں کو یقین یا اطمینان ہو جائے کہ فلاں چیز نجس ہے چنانچہ جہاں عموماً لوگوں کو نجاست کا اطمینان نہ ہوتا ہو اور انسان معمول سے ہٹ کر نجاست کا اطمینان رکھتا ہو تو اس چیز پر نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اگر شخصی اور نوعی اطمینان حاصل نہ ہو بلکہ کسی چیز کے نجس ہونے کا گمان رکھتا ہو تو بھی اس سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس بنا پر ایسے قہوہ خانوں اور ہوٹلوں میں کھانا کھانا جہاں لاپرواہ اور طہارت و نجاست کا خیال نہ رکھنے والے لوگ کھانا کھاتے ہوں تو جب تک اس کھانے کی نجاست کا شخصی یا نوعی اطمینان نہ ہو جائے اشکال نہیں رکھتا۔
دوم: یہ کہ جس شخص کے اختیار میں چیز ہے وہ خود کہے کہ یہ چیز نجس ہے مثلاً انسان کی بیوی، ملازم یا بیچنے والا کہے فلاں برتن یا کوئی دوسری چیز- جو اس کے اختیار میں ہے- نجس ہے۔
سوم: یہ کہ دو عادل مرد کہیں کہ فلاں چیز نجس ہے البتہ ایک عادل مرد کے کہنے سے نجاست ثابت نہیں ہوتی۔

▪ نجاست یا پاکیّت کے حکم میں شک / حکم کو جاننے کے باوجود کسی چیز کے نجس یا پاک ہونے میں شک ▪

مسئلہ 123۔ اگر مسئلے سے لا علمی کی وجہ سے کسی چیز کے نجس اور پاک ہونے کو نہ جانتا ہو مثلاً نہ جانتا ہو کہ چوہے کی مینگنی پاک ہے یا نجس تو ضروری ہے کہ مسئلہ پوچھے لیکن اگر جاننے کے باوجود کسی چیز کے بارے میں شک کرے کہ وہ پاک ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ یہ چوہے کا فضلہ ہے یا لوبیک کا، یا شک کرے کہ یہ چیز خون ہے یا نہیں، یا نہ جانتا ہو کہ یہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا تو پاک ہے اور تحقیق کرنا یا پوچھنا ضروری نہیں۔

▪ پاک چیز کی نجاست یا نجس چیز کی پاکیت میں شک ▪

مسئلہ 124۔ اگر نجس چیز کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ پاک ہوئی ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے اور اگر پاک چیز کے بارے میں شک کرے کہ نجس ہوئی ہے یا نہیں تو وہ پاک

ہے۔ اگر اس کے نجس یا پاک ہونے کو سمجھ سکتا ہو پھر بھی تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ غیر معین چیز کی نجاست پر یقین ▪

مسئلہ 125۔ اگر کوئی شخص دو یا چند چیزوں یا لباسوں - کہ جن کو استعمال کرتا ہو- میں سے ایک نجس ہونے کا علم رکھتا ہو لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کون سا نجس ہے تو ضروری ہے کہ ان دونوں یا ان سب سے اجتناب کرے البتہ اگر نہ جانتا ہو کہ جس لباس کو وہ عموما استعمال کرسکتا ہے وہ نجس ہے یا جس لباس کو وہ عموما استعمال نہیں کرسکتا وہ نجس ہےتو ضروری نہیں ہے کہ جس لباس کو وہ استعال کرسکتا ہے اس سے اجتناب کرے۔

پاک چیز کے نجس ہونے کا طریقہ

▪ نجاست کی سرایت ▪

مسئلہ 126۔ اگر پاک چیز نجس چیز کو لگ جائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اتنا تر ہو کہ ایک کے تری دوسری چیز تک سرایت کرجائے تو پاک چیز نجس ہو جائے گی لیکن اگر تری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز تک سرایت نہ کرے تو جو چیز پاک ہے وہ نجس نہیں ہوگی۔

▪ پاک چیز تک نجاست کی سرایت میں شک ▪

مسئلہ 127۔ اگر کوئی پاک چیز نجس چیز کو لگ جائے اور انسان شک کرے کہ یہ دونوں یا ان میں سے ایک تر تھی یا نہیں تو پاک چیز نجس نہیں ہوگی مگر دونوں طرفوں یا ایک طرف کی پہلی حالت یوں ہو کہ رطوبت کی سرایت ہوئی ہو۔

▪ مشتبہ نجس چیز کی رطوبت کا پاک چیز تک پہنچنا ▪

مسئلہ 128۔ جن دو چیزوں کے بارے میں انسان نہیں جانتا کہ ان میں سے کونسی پاک اور کونسی نجس ہے اگر پاک چیز تری کے ساتھ ان میں سے ایک کو لگ جائے تو نجس نہیں ہوگی۔

▪ تَر چیزوں کے ساتھ نجاست کی ملاقات ▪

مسئلہ 129۔ زمین، کپڑا اور ان جیسی دیگر اشیاء اگر تر ہوں تو جس حصے تک نجاست پہنچے وہ نجس ہوجائے گا اور باقی حصے پاک رہیں گے۔ یہی حکم کھیرے، خربوزہ اور ان جیسی دیگر اشیاء کے لئے بھی ہے۔

▪ مائع اشیاء کے ایک حصہ کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 130۔ اگر شیرہ اور گھی یا ان جیسی کوئی چیز ایسی حالت میں ہو کہ اگر اس میں سے کچھ مقدار نکالی جائے تو اس کے جگہ خالی نہ رہے تو جو نہی اس کے ایک حصے کے نجس ہونے سے وہ ساری کی ساری نجس شمار ہوگی۔ لیکن اگر اس طرح ہو کہ نکالتے وقت اس کی جگہ خالی رہے اگر چہ بعد میں پر بھی ہو جائے تو صرف وہی جگہ نجس ہوگی جہاں نجاست لگی ہو۔ مثال کے طور پر اگر اس میں چوہے کی مینگنی گر جائے تو جس جگہ گری ہے وہی نجس جبکہ باقی پاک ہے۔

▪ حشرات کے ذریعے نجاست کا منتقل ہونا ▪

مسئلہ 131۔ اگر مکھی یا اس جیسا کوئی اور جانور کسی ایسی نجس چیز پر بیٹھے جو تر ہو اور اس کے بعد پاک اور تر چیز پر بیٹھ جائے تو اگر انسان جانتا ہو کہ اس جانور کے ہمراہ نجاست تھی اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ پاک چیز پر بیٹھتے وقت اس سے نجاست ختم نہیں ہوئی تھی تو وہ چیز نجس ہوجائے گی۔ بلکہ اگر یقین یا اطمینان نہ بھی ہو تو بھی وہ نجس تصوّر ہوگی۔
اسی طرح اگر مچھر یا اس کے مانند دیگر حیوانات اس حالت میں ہو کہ اس کی تری منتقل ہوتی ہو تو اگر وہ کسی نجس چیز پر بیٹھنے کے بعد پاک چیز پر بیٹھے اور اگر ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کی تری سابقہ حالت میں تھی یا ختم ہوچکی تھی یا منتقل ہونے کی حد میں نہ تھی تو اِن صورتوں میں پاک چیز نجس شمار ہوگی۔

▪ بدن کے پسینہ رکھنے والے حصے کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 132۔ اگر جسم کا وہ حصہ جس پر پسینہ آیا ہے نجس ہوجائے اور وہ پسنیہ وہاں سے دوسرے حصوں تک پہنچ جائے تو جہاں جہاں بھی پسینہ لگے وہ نجس ہو جا ئے گا اور اگر پسینہ کسی دوسرے حصے پر نہ لگے تو بدن کے دیگر حصے پاک ہیں۔

■ بلغم کے ہمراہ خون کا آنا ■

مسئلہ 133۔ ناک یا گلے میں سے آنے والی گاڑھی بلغم میں اگر خون ہو تو جس حصہ میں خون ہو وہ نجس ہےاور باقی پاک ہے۔ پس اگر منہ یا ناک سے باہر کسی جگہ کو لگ جائے تو جس جگہ کے بارے میں انسان کو یقین ہے کہ اسے بلغم کا نجس حصہ لگا ہے وہ نجس ہے اور جس جگہ کے بارے میں شک ہو کہ اسے بلغم کا نجس حصہ لگا ہے یا نہیں وہ پاک ہے۔

■ برتن کے منہ کو نجس زمین پر رکھنا ■

مسئلہ 134۔ اگر لوٹے جیسا کوئی برتن کہ جس کے نیچے سوراخ ہو نجس زمین پر رکھا جائے اور اس سے پانی نکلنا شروع ہوجائےاور وہ پانی اس کے نیچے جمع ہوجائے، اس طرح کے نیچے والا پانی برتن کے پانی کے ساتھ ایک پانی شمار ہو تو برتن ولا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر برتن کا پانی بہ رہا ہو تو نجس نہیں ہو گا۔

■ کسی چیز کا بدن کے اندر نجاست سے ملنا ■

مسئلہ 135۔ اگر کوئی چیز جسم کے اندر داخل ہوجائے تو اگر یقین یا اطمینان ہو کہ عین نجاست کے ساتھ لگی ہے تو بنابر احتیاط نجس ہے ورنہ پاک ہے پس اگر امالہ (یعنی مائع دوائی کا داخل کرنا) کے اسباب یا اس کا پانی مقامِ پاخانہ کے اندار داخل کیا جائے اور یقین یا اطمینان ہو کہ پاخانے کے ساتھ لگی ہے لیکن باہر آنے کے بعد آلودہ نہ ہو یا سوئی، چاقو اور ان جیسی کوئی اور چیز بدن کے اندر چلی جائے اور یقین یا اطمینان ہو کہ خون کو لگی ہے لیکن باہر آنے کے بعد خون سے آلودہ نہ ہو تو احتیاط کی بناء پر وہ نجس ہے لیکن ناک اور منہ کا پانی غیرہ -جو بدن کے اندر ہے- اگر بدن کے اندر خون کو لگا ہو اور باہر آنے کے بعد خون سے آلودہ نہ ہو تو پاک ہے۔

نجاسات کے احکام

■ قرآن کے صفحات، حروف یا الفاظ کو نجس کرنا ■

مسئلہ 136۔ قرآن کے خط اور ورق کو نجس کرنا اگر قرآن کی بے احترامی کا سبب ہو تو بلا

اشکال حرام ہے اور اگر نجس ہوجائے تو ضروری ہے کہ اسے فورا پاک کیا جائے بلکہ بے احترامی نہ ہونے کی صورت میں بھی احتیاط کی بناء پر اسے نجس کرنا حرام ہے، اگر نجس ہوجائے تو پاک کرنا واجب ہے۔

▪ قرآن کے جلد کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 137۔ اگر قرآن کی جلد نجس ہوجائے تو اگر اس سے قرآن کے بے احترامی ہو تو اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

▪ نجس چیز پر قرآن کو رکھنا ▪

مسئلہ 138۔ قرآن کو عین نجاست جیسے خون اور مردار پر رکھنا اگر قرآن کے بے احترامی ہو تو حرام ہے اور اس کا وہاں سے اُٹھا لینا واجب ہے۔

▪ قرآن کو نجس سیاہی سے لکھنا ▪

مسئلہ 139۔ قرآن کو نجس روشنائی کے ساتھ لکھنا اگر چہ اس کا ایک حرف ہی کیوں نہ ہو قرآن کو نجس کرنے کا حکم رکھتا ہے۔

▪ کافر کو قرآن دینا یا اس سے لینا ▪

مسئلہ 140۔ اگر کافر کے ہاتھ میں قرآن دینا قرآن کی بے احترامی کا باعث ہو تو حرام ہے اور اس کے ہاتھ سے لے لینا واجب ہے۔

▪ بیت الخلاء میں قرآن کا گرنا ▪

مسئلہ 141۔ اگر قرآن کا ورق یا ایسی چیز جس کا احترام ضروری ہے -جیسے وہ کاغذ جس پر خدا یا معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام لکھا ہو- بیت الخلاء میں گر جائے تو اسے باہر نکالنا اور دھونا اگرچہ خرچ ہی کیوں نہ رکھتا ہو واجب ہے اور اگر اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت تک بیت الخلا میں نہ جائیں جب تک مذکورہ ورق کے ختم ہونے کا یقین نہ ہوجائے۔

نیز اگر خاکِ کربلا بیت الخلا میں گرجائے اور اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جب تک اس کے مکمل طور پر ختم ہو جانے کا یقین نہ ہو اس وقت تک بیت الخلا کو استعمال نہ کیا جائے۔

▪ نجس اور متنجس چیز کے کھانے پینے یا کھلانے پلانے کا مسئلہ ▪

مسئلہ 142۔ نجس یا متنجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے، اسی طرح کسی دوسرے کو کھلانا اگر ضرر کا موجب ہو۔ نیز نشہ آور چیز اور ایسی چیز کا کھلانا جس میں چوہے جیسا کوئی حیوان مرا ہو چاہے ضرر نہ بھی رکھتا ہو۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہر نجس اور متنجس چیزوں کو کھلانے سے اجتناب کیا جائے۔

بچے اور دیوانے کو مضر اور نشہ آور چیز کھلانا حرام ہے۔ اگر بچہ یا دیوانہ خود بخود کھانے لگے تو اس کے ولی اور سرپرست کے لئے ضروری ہے کہ اسے روکے اور ان دو صورتوں کے علاوہ ظاہرا نجس چیز کا کھلانا جائز ہے نیز ولی اور سرپرست کے لئے روکنا بھی ضروری نہیں۔

▪ نجس چیز کو بیچنا یا اجارہ پر دینا ▪

مسئلہ 143۔ اس نجس چیز کو بیچنا یا ادھار پر دینا کہ جسے پاک کیا جاسکتا ہے اگر دوسرے شخص کو اس کے نجس ہونے کے بارے میں کہہ دے تو اشکال نہیں رکھتا اگرچہ وہ کھانے پینے کی چیز ہی ہو۔

▪ کسی چیز کی نجاست کے بارے میں خبر دینا ▪

مسئلہ 144۔ اگر انسان دیکھے کہ کوئی شخص نجس چیز کہا رہا ہے یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو اسے بتانا ضروری نہیں ہے۔

▪ گھر یا قالین کی نجاست سے مہمان کو باخبر رکھنا ▪

مسئلہ 145۔ اگر کسی کے گھر یا فرش کی کوئی جگہ نجس ہو اور دیکھے کہ اس کے گھر آنے والے کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز رطوبت کے ساتھ اس نجس جگہ پر لگی ہے تو چار شرائط کے ساتھ انہیں بتانا ضروری ہے:

پہلی شرط: یہ کہ گھر کے مالک نے انہیں دعوت کی ہو یا مجلس جیسے کسی پروگرام میں عمومی دعوت ہو پس اگر کوئی شخص صاحب خانہ کی دعوت کے بغیر آیا ہو تو صاحب خانہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اسے اس کے بدن یا لباس کے نجس ہونے کی اطلاع دے۔

دوسری شرط: یہ کہ نجس جگہ یا چیز اس طرح ہو کہ افراد کے بدن یا لباس کا تری کی حالت میں اس کے ساتھ لگنا عادی اور معمول کا کام ہو مثلا جو تولیہ لیٹرین کے پاس رکھا جاتا ہے وہ نجس ہو تو صاحب خانہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کو ان کے بدن یا لباس کے نجس ہونے کی اطلاع دے لیکن اگر

کمرے کی دیوار کا کوئی حصہ کہ جسے عام طور پر گیلا ہاتھ نہیں لگتا نجس ہو اور دوسروں کا بدن یا لباس اسے لگ کر نجس ہو جائے تو انہیں بتانا ضروری نہیں ہے۔
تیسری شرط: یہ کہ نجاست کے بارے میں یہ خطرہ ہو کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں تک سرایت کرے گی۔
چوتھی شرط: اس چیز کا احتمال ہو کہ مہمان اس کے کہنے کا اثر لیں گے۔

▪ کھانے کی نجاست کا مہمانوں کو اطلاع دینا ▪

مسئلہ 146۔ اگر گھر کا مالک (میزبان) کھانا کھانے کے دوران سمجھ جائے کہ کھانا نجس ہے تو مہمانوں کو بتانا ضروری ہے لیکن اگر کوئی مہمان سمجھ جائے تو اس کے لئے دوسروں کا بتانا ضروری نہیں ہے لیکن اگر ان کے ساتھ اس کا رہن سہن ایسا ہو کہ اسے معلوم ہو کہ ان کے نجس ہونے کی وجہ سے اس کے اپنے گھر کی چیزیں نجس ہوجائیں گی۔ ان کی نجاست سے ایسے غفلت ہوگی کہ مثلا نجس چیز کے کھانے کا باعث ہوگی یا نجس لباس یا بدن میں نماز پڑھنے کا سبب ہوگی اور نماز کے وقت میں اپنی نماز کو پاک بدن یا پاک لباس کے ساتھ نہیں پڑھ سکے گا تو ضروری ہے کہ کھانے کے بعد انہیں بتائے۔

▪ اجارہ پر لی ہوئی چیز کو نجس کر کے واپس کرنا ▪

مسئلہ 147۔ اگر عاریہ کے طور پر لی ہوئی چیز نجس ہوجائے تو اگر اس کا مالک اسے ایسے کام میں استعمال کرتا ہو کہ جس میں طہارت کی شرط پائی جاتی ہے -جیسے کھانے پینے میں استعمال کئے جانے والے برتن- تو واجب ہے کہ اس کے نجس ہونے کے بارے میں اس کے مالک کو اطلاع دے لیکن لباس جیسی چیز کے نجس ہونے کی اطلاع دینا ضروری نہیں ہے اگرچہ جانتا ہو کہ اس کا مالک اس لباس میں نماز پڑھے گا۔

▪ بچوں کے بتانے پر اشیاء کی طہارت یا نجاست ▪

مسئلہ 148۔ اگر کوئی بچہ کہے کہ فلاں چیز نجس ہے یا اس نے فلاں چیز کو دھویا ہے اگر اس کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو تو اس کی بات کو قبول نہیں کیا جائے گا لیکن ممیز بچہ جو طہارت و نجاست کو جانتا ہوا گر معلوم ہو کہ اس نے فلان چیز دھویا ہے تو اسے پاک سمجھا جاسکتا ہے اگر چہ اطمینان نہ ہو کہ اس نے اسے ٹھیک طرح سے دھویا ہے۔ اگر ممیز بچہ ایسی چیز کے بارے میں -جو اس کے ہاتھ میں ہے -کہے کہ یہ نجس ہے اور اس کے کہنے

سے اطمینان حاصل نہ ہو تو بنابر احتیاط اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مطہرات

مطہرات کی تعریف اور اقسام

مسئلہ 149۔ بارہ چیزیں نجاست کو پاک کرتی ہیں جنہیں مطہرات کہتے ہیں:

1۔ پانی
2۔ زمین
3۔ سورج
4۔ استحالہ
5۔ انقلاب
6۔ انگور کے رس کا دو تہائی کا کم ہو جانا
7۔ انتقال
8۔ اسلام
9۔ تبعیت
10۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا
11۔ نجاست خور حیوان کا استبرا
12۔ ذبیحہ سے معمول کی حد تک خون کا نکل جانا۔

ان کے احکام تفصیل کے ساتھ آئندہ کے مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مطہرات کی قسمیں

1۔ پانی

▪ پانی سے پاک کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 150۔ پانی سے پاک کرنے کے لئے تمام موارد میں پانچ شرطیں ضروری ہیں:
اول: یہ کہ پانی مطلق ہو پس مضاف پانی۔ جیسے ہندوانے کا پانی یا گلاب کا عرق۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔
دوم: یہ کہ پانی پاک ہو۔
سوم: یہ کہ جس وقت نجس چیز کو دھویا جارہا ہو اس وقت وہ پانی مطلق ہونے سے خارج نہ ہو اور احوط کی بناء پر ضروری ہے کہ جس دھونے کے بعد مزید دھونا لازم نہیں اس میں نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہوا ہو۔اس کے علاوہ دھونے کے دیگر موارد میں تغییر مشکل نہیں رکھتی، مثلاً اگر کسی چیز کو کر یا قلیل پانی سے دھویا جائے اور اس میں دو دفعہ دھونا ضروری ہو پہلی دفعہ میں اگر چہ پانی میں تبدیلی آجائے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں ایسے پانی سے دھویا جائے جس میں تبدیلی نہ آئی ہو تو پاک ہے۔
چہارم: یہ کہ نجس چیز کو دھونے کے بعد اس میں عین نجاست باقی نہ رہے۔
پنجم: قلیل پانی کے ساتھ پاک کرنے کے لئے پانی کو نجس چیز پر ڈالیں۔ نجس چیز کو قلیل پانی میں داخل کرنے سے وہ پاک نہیں ہوگی لیکن قلیل کے علاوہ پانی کے دیگر اقسام کے ساتھ پاک کرنے کے لئے -جیسے کر یا جاری پانی ہے- نجس چیز کو پانی کے اندر داخل کر سکتے ہیں اور پائپ یا ٹونٹی جیسی چیز کے ذریعے پانی کو نجس چیز پر بھی ڈال سکتے ہیں۔
بعض موارد میں پانی سے پاک کرنے کے لئے اور شرائط بھی ضروری ہیں جو بعد والے مسائل میں بیان کیے جائیں گے۔

▪ پیشاب کے علاوہ کسی اور نجاست سے متنجس چیز کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 151۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی اور نجاست کے ساتھ نجس ہوئی ہو جیسے -خون یا منی -تو ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گی اور اس سلسلے میں قلیل، کُر اور جاری پانی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے لیکن اگر لباس اور فرش جیسی کسی چیز کو قلیل

پانی کے ساتھ دھویا جائے تو احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ اسے اتنا دبایا جائے کہ اس کا غسالہ نکل جائے اور قلیل پانی کے علاوہ دیگر پانی سے دھونے میں غسالہ نکالنا ضروری نہیں۔
(غسالہ وہ پانی ہے کہ جو دھوئی جانے والی چیز سے دھونے کے وقت اور اس کے بعد خود بخود یا نچھوڑنے اور دبانے سے نکلتا ہے)۔

▪ پیشاب سے نجس ہونے والی چیز کو قلیل پانی سے پاک کرنا ▪

مسئلہ 152۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے ساتھ نجس ہو جائے اور اسے قلیل پانی کے ساتھ پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ اسے دو مرتبہ دھویا جائے اس طرح کہ ایک مرتبہ اس پر پانی ڈالا جائے تو اس سے وہ پانی نکل جائے اور اگر اس چیز میں پیشاب باقی نہ رہا ہو تو دوسری مرتبہ اس پر پانی ڈالنے سے وہ چیز پاک ہوجائے گی لیکن لباس اور فرش جیسی چیز میں بنابر احتیاط ہر دفعہ دھونے کے بعد دبانا ضروری ہے تا کہ اس کا غسالہ نکل جائے۔

▪ پیشاب سے نجس فرش کو غیر قلیل پانی سے دھونا ▪

مسئلہ 153۔ اگر پیشاب کے ساتھ نجس ہونے والی چیز کو قلیل پانی کے علاوہ کسی اور پانی کے ساتھ -جیسے کُر اور جاری پانی- پاک کرنا چاہیں تو اگر ایک دفعہ اس کے تمام نجس جگھوں تک پانی پہنچادیا جائے تو وہ پاک ہوجائے گی، چاہے نجس چیز کو کُر یا جاری پانی کے اندر ڈبویا جائے یا پائپ اور ٹونٹی جیسے کسی چیز کے ساتھ پانی نجس چیز پر ڈالا جائے لیکن لباس اور فرش جیسی چیز کی جو پیشاب سے نجس ہوئی ہے کو کُر پانی سے پاک کرنے کے لئے بنابر احتیاط دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ جبکہ جاری پانی اور بارش کی پانی سے پاک کرنے لئے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ کسی بھی صورت میں جاری، کُر اور بارش کے پانی سے دھونے میں غسالے کا نکالنا ضروری نہیں۔

▪ شیر خوار بچے کے پیشاب سے نجس شدہ چیز کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 154۔ اگر کوئی چیز اس شیر خوار بچہ یا بچی کے پیشاب سے نجس ہوجائے جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو، اگر ایک مرتبہ اس کے اوپر اس طرح پانی ڈالیں کہ اس کی تمام نجس جگھوں تک پہنچائیں یا اس پر تھوڑا سا پانی ڈالیں اور پھر دبانے کے ساتھ پانی کو اس کی تمام نجس جگھوں تک پہنچادیں تو وہ پاک ہوجائے گیاور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزیدایک مرتبہ اور اس پر پانی ڈالا جائے، نیز لباس اور فرش جیسی چیزوں کو نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

▪ نجس برتنوں کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 155۔ پیالہ اور اس جیسے دیگر پینے کے نجس برتنوں کے اندرونی حصہ کو قلیل پانی کے ساتھ تین مرتبہ دھونا ضروری ہے لیکن کُر اور جاری پانی سے ایک مرتبہ کافی ہے۔ جس برتن کو کتے نے چاٹا ہو یا اس نے اس سے پانی یا کوئی اور بہنے والی چیز پی لی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اسے مٹی کے ساتھ مانجھا جائے اور بنابر احتیاط مٹی کا پاک ہونا ضروری ہے۔ پھر دو مرتبہ قلیل پانی کے ساتھ دھویا جائے، کر اور جاری پانی میں بھی مٹی کے ساتھ مانجھنے کے بعد بنابر احتیاط دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ برتن کے علاوہ کوئی اور چیز- جیسے انسان کا ہاتھ -کہ جسے کتے نے چاٹ لیا ہو یا اس چیز میں کتے کے منہ کا پانی گرا ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اس میں دھونے سے پہلے مٹی کے ساتھ مانجھا جائے۔

▪ تنگ دہانے والے برتن کو دھونا ▪

مسئلہ 156۔ جس برتن میں کتے نے منہ مارا ہے اگر اس کا دہانہ تنگ ہو تو ضروری ہے کہ اس میں مٹی اور کچھ پانی ڈالیں پھر کسی ذریعے سے -جیسے اس کے اندر لکڑی ڈال کر یا اسے زور سے ہلا کر- مٹی کو اس کے تمام حصوں تک پہنچائے پھر مذکورہ طریقے کے مطابق دھوئیں۔

▪ سور کا چاٹنے والا برتن دھونا ▪

مسئلہ 157۔ اگر سور پیالے اور اس جیسے دوسرے پینے کے کسی برتن کو چاٹ لے یا اس سے بہنے والی چیزیں پی لے یا اس میں صحرائی چوہا مرجائے تو ضروری ہے کہ اسے قلیل پانی کے ساتھ سات مرتبہ دھویا جائے اور قلیل پانی کے علاوہ کسی دوسرے پانی کے ساتھ بنابر احتیاط سات مرتبہ دھونا ضروری ہے، کسی بھی صورت میں اسے مٹی کے ساتھ مانجھنا ضروری نہیں ہے۔

▪ شراب کے ساتھ نجس ہونے والا برتن ▪

مسئلہ 158۔ پینے کا برتن کہ جو شراب کے ساتھ نجس ہوا ہو اسے تین مرتبہ دھونا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ اس مورد میں قلیل اور غیر قلیل پانی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

■ نجس مٹی سے بننے والا کوزہ ■

مسئلہ 159۔ وہ کوزہ جسے نجس مٹی کے ساتھ بنایا گیا ہے یا نجس پانی اس میں سرایت کرگیا ہے اگر اسے قلیل پانی کے علاوہ کسی اور پانی میں رکھ دیا جائے تو اس کی جس جگہ پانی پہنچ جائے گا پاک ہو جائے گی۔ اگر اس کے باطن کو پاک کرنا چاہیئے تو ضروری ہے کہ اس قدر غیر قلیل پانی کے اندر رہے کہ پانی پورے برتن کے اندر تک چلا جائے۔

■ قلیل پانی سے نجس پیالے کو پاک کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 160۔ نجس پیالے کو قلیل پانی کے ساتھ دو طرح سے پاک کیا جاسکتا ہے:

ایک یہ کہ اسے تین مرتبہ پُر کرکے خالی کریں۔

دوسرا یہ کہ تین دفعہ اس کے اندر کچھ پانی ڈالیں اور ہر دفعہ پانی کو اس کے اندر اس طرح گھمائیں کہ اس کی نجس جگہوں تک پہنچ جائے اور پھر باہر پھینک دیں۔

■ بڑے برتن کو قلیل پانی سے پاک کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 161۔ اگر پتیلا اور مٹکے جیسا بڑا برتن نجس ہوجائے تو اگر اسے تین مرتبہ قلیل پانی کے ساتھ پُر کر کے خالی کریں تو پاک ہوجائیگا اور اسی طرح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ اس کام کو انجام دیں۔ اگر اوپر سے اس کے اندر تین مرتبہ اس طرح پانی ڈالیں کہ اس کے تمام اطراف تک پہنچ جائے اور ہر دفعہ اس کی تہ میں جو پانی جمع ہوجائے اسے باہر نکال لیں۔ واجب ہے کہ دوسری اور تیسری مرتبہ میں پہلے اس برتن کو پاک کریں کہ جس کے ساتھ پانی کو نکالا جا رہاہے۔

■ پاک کرنے کی خاطر دھات یا پلاسٹیک کو پگھلانا ■

مسئلہ 162۔ اگر دھات یا پلاسٹیک جیسی نجس ٹھوس چیز کو پگھلادیں تو وہ ساری کی ساری نجس ہوجاتی ہے۔ اور اگر منجمد ہونے کے بعد اسے دھولیا جائے تو اس کا ظاہر پاک ہو جائے گا۔

■ نجس تنور کو پاک کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 163۔ اگر تنور پیشاب کے ساتھ نجس ہوجائے تو اگر اس میں اوپر کی طرف سے دو مرتبہ اسی طرح پانی ڈالیں کہ پانی اس کے تمام اطراف تک پہنچ جائے تو پاک ہو جائے گا

اور پیشاب کے علاوہ دیگر نجاست کے زائل ہونے کے بعد مذکورہ طریقے کے مطابق ایک دفعہ اس میں پانی ڈالیں تو کافی ہے اور بنابر احتیاط ہر مرتبہ کسی طرح سے پانی کو باہر نکال لیں، چاہے یہ طریقہ ہی کیوں نہ اپنایا جائے کہ اس کے نیچے ایک گڑھا کھودا جائے تا کہ پانی اس میں جمع ہوجائے اور پھر اسے باہر نکال لیا جائے۔

▪ نجس چٹائی کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 164۔ دھاگے سے بنی ہوئی نجس چٹائی کو نچوڑنا ضروری نہیں ہے اور پانی کا اس کے اندر تک پہنچ جانا کافی ہے۔

▪ گندم، چاول اور صابن جیسی چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 165۔ اگر گندم، چاول، صابن اور ان جیسی دیگر اشیاء کا ظاہر نجس ہوجائے تو کُر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہوجاتی ہے لیکن اگر اندر سے نجس ہوجائے تو اگر پانی اس کے اندر تک پہنچ جائے، چاہے پانی اس کے اندر تک پہنچتے وقت معلوم نہ بھی ہو کہ پانی مطلق ہونے سے خارج ہوا ہے یا نہیں تو پاک ہوجائے گی۔

▪ نجاست کا کسی چیز کے اندر تک سرایت میں شک ▪

مسئلہ 166۔ اگر انسان شک کرے کہ نجس پانی مثلا صابن کے اندر تک پہنچا ہے یا نہیں تو وہ اندر سے پاک ہے۔

▪ ظاہر نجس ہونے کی صورت میں چاول اور گوشت کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 167۔ اگر چاول اور گوشت و غیرہ کا ظاہر نجس ہوجائے اورایسے موارد میں ہوکہ جہاں ایک سے زیادہ مرتبہ دھونا ضروری نہ ہو تو اگر اسے پیالے جیسے برتن میں ڈال کر ایک مرتبہ اس پر پانی ڈالیں اور خالی کریں تو پاک ہوجائے گی۔

▪ رنگ شدہ نجس لباس کو پاک کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 168۔ وہ نجس لباس کے جسے نیل و غیرہ کے ساتھ رنگ کیا گیا ہے اگر اسے غیر قلیل پانی میں ڈبویا جائے اور قبل اس کے کہ پانی کپڑے کے رنگ کی وجہ سے مطلق ہونے سے خارج ہو تمام حصوں تک پہنچ جائے تو ایک مرتبہ دھونا شمار ہوجائیگا اگر چہ نچوڑتے وقت اس

سے رنگین یا مضاف پانی ہی کیوں باہر نہ نکلے۔

▪ دھونے کے بعد کسی رکاوٹ کو دیکھنا ▪

مسئلہ 169۔ اگر لباس کو غیر قلیل پانی کے ساتھ دھوئیں اور بطورِ مثال اس کے بعد اس میں کائی نظر آئے تو اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ یہ پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ نہیں بنی تو لباس پاک ہے۔

▪ دھونے کے بعد مٹی یا صابن کے ذرات کا وجود ▪

مسئلہ 170۔ کپڑے و غیرہ کو دھونے کے بعد اس میں مٹی یا صابن کے جو ذرات نظر آتے ہیں وہ پاک ہیں لیکن اگر نجس پانی ان کے اندر تک چلا گیا ہو تو ان کا ظاہر پاک اور اندر سے نجس ہیں۔

▪ دھونے کے بعد نجاست کے صفات کا باقی رہنا ▪

مسئلہ 171۔ کوئی بھی نجس چیز جب تک اس سے عین نجاست زائل نہ ہوجائے پاک نہیں ہوتی لیکن اگر اس میں نجاست کا رنگ، بو یا ذائقہ باقی رہ جائے تو اشکال نہیں رکھتا پس اگر لباس سے خون کو زائل کرنے کے بعد اسے دھو لیا جائے اور خون کا رنگ اس میں رہ جائے تو پاک ہے لیکن اگر بو، ذائقہ یا رنگ کے گاڑھا ہونے کی وجہ سے یقین یا احتمال ہو کہ نجاست کے ذرات اس چیز کے اندر رہ گئے ہیں تو ضروری ہے کہ اسے مزید دھوئیں یہاں تک کہ عین نجاست کے زائل ہونے کا اطمینان ہوجائے۔

▪ غیر قلیل پانی سے بدن کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 172۔ اگر بدن کے نجاست غیر قلیل پانی میں زائل ہوجائے تو بدن پاک ہوجاتا ہے۔ پانی سے باہر آنا اور دوبارہ پانی میں جانا ضروری نہیں ہے۔

▪ دانتوں کے درمیان رہ جانے والے نجس کھانے کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 173۔ نجس غذا کہ جو دانتوں کے درمیان رہ جاتی ہے اگر پانی کو منہ کے اندر گھمائیں اور پورے نجس غذا تک پہنچ جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے اور جہاں پر زیادہ مرتبہ دھونا ضروری ہوتا ہے وہاں پر ضروری ہے کہ پانی کو متعدد مرتبہ اس طرح گھمائیں کہ پانی پوری نجس غذا

تک پہنچ جائے۔

■ قلیل پانی سے نجس بالوں کو پاک کرنا ■

مسئلہ 174۔ اگر سر اور چہرے کے بالوں کو قلیل پانی کے ساتھ دھوئیں تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ انہیں نچوڑیں تاکہ اس کا غسالہ نکل جائے۔

■ بدن یا لباس قلیل پانی سے دھوتے وقت ارد گرد کے متصل جگہوں کا مسئلہ ■

مسئلہ 175۔ اگر بدن یا لباس کے کسی حصے کو قلیل پانی کے ساتھ دھوئیں تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اس جگہ کے ساتھ متصل اطراف کہ جو اس جگہ کو دھوتے وقت نجس ہو جاتے ہیں ان تک پاک پانی پہنچے۔ اسی طرح اگر پاک چیز کو نجس چیز کے پاس رکھیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ دھوتے وقت پاک چیز کے جو حصے نجس ہوگئے ہیں ان تک پاک پانی پہنچے۔ پس اگر ایک نجس انگلی کو پاک کرنے کے لئے انگلیوں پر پانی ڈالیں اور نجس پانی ان سب کو لگا ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ پاک پانی تمام انگلیوں تک پہنچے۔

■ نجس گوشت اور چربی کو پاک کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 176۔ گوشت اور چربی جو نجس ہوجائے تو اسے دیگر چیزوں کی طرح پاک کیا جائے گا اور اسی طرح اگر بدن یا لباس پر تھوڑی سی چکنائی ہو کہ جو پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ نہ ہو۔

■ چکنائی رکھنے والے برتن یا جسم کو پاک کرنا ■

مسئلہ 177۔ اگر برتن یا جسم نجس ہو اور پھر اس طرح چکنا ہوجائے کہ یہ چکنائی اس تک پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ ہو تو برتن یا جسم کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ چکنائی کو دور کریں تاکہ اس تک پانی پہنچ سکے۔

■ دھونے کے بعد عین نجاست کے باقی رہنے میں شک ■

مسئلہ 178۔ اگر کسی چیز کو دھوئے اور اس کے پاک ہونے کا یقین کرے اس کے بعد شک کرے کہ اس سے عین نجاست کو دور کیا تھا یا نہیں، چنانچہ اگر احتمال دے کہ دھوتے وقت عین نجاست کو دور کرنے کی طرف متوجہ تھا تو وہ چیز پاک ہے اور اگر ایسا احتمال نہ

دے تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ دھوئے۔

▪ ایسی نجس زمین کو پاک کرنا جس پر پانی نہ بہتا ہو ▪

مسئلہ 179۔ اگر ایسی زمین نجس ہوجائے جس پر پانی جاری نہیں ہوتا، اگر اسے قلیل پانی کے ساتھ پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ پانی کو تولیے وغیرہ کے ساتھ اٹھائیں۔ اس صورت کے علاوہ بنابر احتیاط زمین قلیل پانی کے ساتھ پاک نہیں ہوگی۔

▪ ریتلی اور باریک بجری والی زمین کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 180۔ ایسی زمین کہ جس کے اندر پانی چلا جاتا ہے - جیسے ریتلی یا باریک بجری والی زمین- اگر نجس ہوجائے تو قلیل پانی سے پاک ہوجاتی ہے لیکن ریت اور بجری کے نیچے والا حصہ بنابر احتیاط نجس رہے گا۔

▪ پتھروں اور اینٹوں سے بنے فرش کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 181۔ وہ زمین کہ جس پر پتھروں اور اینٹوں کا فرش لگا ہو اور وہ سخت زمین جس کے اندر پانی نہیں جاتا اگر نجس ہوجائے تو قلیل پانی کے ساتھ پاک ہوجاتی ہے لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی ڈالیں کہ بہنے لگے اور بنابر احتیاط تولیے و غیرہ کے ساتھ پانی کو اٹھالیں ورنہ جس جگہ پانی جمع ہوگا وہ نجس رہے گی۔

▪ نمک کے پتھر کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 182۔ اگر نمک کے پتھر اور اس جیسی دوسری چیز کا ظاہر نجس ہو جائے تو قلیل پانی کے ساتھ پاک ہو جاتا ہے۔

▪ پگھلی ہوئی نجس چینی کو قند بناکر پاک کرنا ▪

مسئلہ 183۔ اگر پگھلی ہوئی نجس چینی کو قند بنا کر کُر یا جاری پانی میں رکھ دیں تو اس کا ظاہر پاک ہوجائیگا لیکن اندر سے پاک نہیں ہوگی۔

2۔ زمین

▪ زمین کا کسی چیز کو پاک کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 184۔ زمین کا تین شرطوں کے ساتھ پاؤں اور جوتے کے تلوے کو جو چلنے کی وجہ سے نجس ہوجائے پاک کردیتی ہے۔

اول: یہ کہ پاک ہو

دوم: یہ کہ خشک ہو

سوم: یہ کہ عین نجس جیسے خون اورپیشاب یا متنجس جیسے گیلی مٹی جو نجس ہوئی ہوا گر پاؤں یا جوتے کے تلوے کو لگے ہوں تو یہ زائل ہو جائیں اور بنابر احتیاط چلنے کی وجہ سے زائل ہو۔

▪ پاک کرنے والی زمین ▪

مسئلہ 185۔ پاؤں اور جوتے کا نجس تلوا ایسی چیز پر چلنے سے پاک ہوجاتا ہے کہ جس کے ساتھ عام طور پر زمین پر فرش لگایا جاتا ہے جیسے اسفالٹ۔ لیکن پاوں اور جوتے کا تلوا ایسی چیز کے ساتھ کہ جو عام طور پر زمین پر فرش کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

▪ پاک کرنے کی خاطر زمین پر چلنے کی مقدار ▪

مسئلہ 186۔ پاؤں اور جوتے کے تلوے کے پاک ہونے کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھ کے پندرہ ذراع یا اسی کے مانند چلے اگر چہ اس سے کم مقدار کے ساتھ میں پاک ہوجائے (ہاتھ کا ذراع تقریبا آدھا میٹر ہوتا ہے)۔

▪ پاوں یا جوتے کے نجس تلوے کا خشک ہونا ▪

مسئلہ 187۔ ضروری نہیں ہے کہ پاؤں یا جوتے کا نجس تلوا تر ہو بلکہ اگر خ بھی شک ہو تو بھی چلنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

▪ پاوں یا جوتے کے اطراف کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 188۔ پیر اور جوتے کے نجس تلوے کے علاوہ اس کے اطراف کا کچھ حصہ کہ جو عام

طور پر کیچڑ سے آلودہ ہوجاتا ہے نیز پاک ہوجاتا ہے۔

▪ مصنوعی پَیر یا عصا کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 189۔ جو شخص ہاتھوں اور گھٹنوں کے ساتھ چلتا ہے اگر اس کے ہاتھ کا نچلا حصہ یا گھٹنہ چلنے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو چلنے سے پاک ہوجاتا ہے اور یہی حکم عصا اور مصنوعی پیروں کا نچلا حصہ اور چو پاؤں کے نَعل، گاڑی اور ٹانگے کا ٹائر اور ان جیسی دیگر چیزوں میں بھی جاری ہوتا ہے۔

▪ چلنے کے بعد نجاست کے چھوٹے چھوٹے ذرات کا وجود ▪

مسئلہ 190۔ اگر چلنے کے بعد نجاست کے بو، رنگ یا وہ چھوٹے چھوٹے ذرات کے جو نظر نہیں آتے پیر یا جوتے کے تلوے پر رہ جائیں تو اشکال نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنا چلے کہ یہ بھی زائل ہوجائیں۔

▪ جوتے کا اندرونی اور جوراب کا نچلا حصہ ▪

مسئلہ 191۔ چلنے سے جوتے کا اندرونی حصہ پاک نہیں ہوتا اور چلنے سے جوراب کے نچلے حصے کا پاک ہونا محلِ اشکال ہے۔

3۔ سورج

▪ سورج سے پاک کرنے کی شرائط ▪

مسئلہ 192۔ سورج، زمین، عمارت، عمارت میں لگی ہوئی چیزوں - جیسے دروازہ اور کھڑکی - اور اسی طرح دیوار میں لگی میخوں کو پانچ شرائط کے ساتھ پاک کرتا ہے:

اول: یہ کہ نجس چیز تر ہو پس اگر خشک ہو تو ضروری ہے کہ کسی طرح اسے تر کریں تاکہ اسے سورج خشک کرے۔

دوم: یہ کہ اس پر سورج کے چمکنے سے پہلے اس کی عین نجاست کو دور کریں یا یہ کہ اس پر سورج کا چمکنا عین نجاست کو دور کرے۔

سوم: یہ کہ سورج بغیر کسی رکاوٹ کے اس پر چمکے پس اگر پردے یا بادل وغیرہ کے پیچھے سے چمکے اور

نجس چیز کو خشک کر دے تو وہ چیز پاک نہیں ہو گی لیکن اگر بادل اتنا باریک ہو کہ سورج کے چمکنے سے رکاوٹ شمار نہ ہوتا اشکال نہیں رکھتا۔
چہارم: یہ کہ سورج تنہا طور پر اسے خشک کرے پس اگر بطور مثال نجس چیز ہوا اور سورج کی وجہ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہو گی لیکن اگر ہوا اتنی کم ہو کہ عرف میں اس خشک ہونے کے سورج کی طرف منسوب ہونے سے رکاوٹ نہ بنے تو اشکال نہیں رکھتا۔
پنجم: یہ کہ عمارت کے جس حصے کے اندر تک نجاست گئی ہے سورج اسے ایک ہی مرتبہ خشک کرے پس اگر ایک دفعہ زمین اور عمارت پر چمکے اور اسے اوپر سے خشک کرے اور پھر دوسری دفعہ اسے نیچے سے خشک کرے تو وہ صرف اوپر سے پاک ہو گی اور نیچے سے نجس رہے گی۔

▪ چٹائی، درخت اور پودوں کا سورج سے پاک نہ ہونا ▪

مسئلہ 193۔ سورج نجس چٹائی کو پاک نہیں کرتا اور اس درخت اور بوٹی کا سورج کے ذریعے پاک ہونا کہ جو زمین میں ہیں محل اشکال ہے۔

▪ سورج کے شرائط میں شک ▪

مسئلہ 194۔ اگر سورج نجس زمین پر چمکے اس کے بعد انسان شک کرے کہ آیا سورج کے اس پر چمکنے کے وقت یہ زمین تر تھی یا نہ یا اس کے تری سورج کی وجہ سے خشک ہوئی ہے یا نہ تو وہ زمین نجس ہے اسی طرح اگر شک ہو کہ عین نجاست زائل ہوئی ہے یا نہیں یا شک کرے کہ سورج کا اس پر چمکنا بغیر کسی رکاوٹ کے تھا یا نہیں۔

▪ دیوار کی دوسری طرف کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 195۔ اگر سورج نجس دیوار کی ایک طرف پر چمکے اور اس کی وجہ سے دیوار کی وہ طرف میں خشک ہوجائے کہ جس پر سورج نہیں چمکا تو بعید نہیں ہے کہ دونوں طرفیں پاک ہوجائیں۔

4۔استحالہ

▪ استحالہ کی تعریف ▪

مسئلہ 196۔ اگر نجس چیز کی جنس بدل جائے اور ایک پاک چیز کی شکل اختیار کرلے تو پاک ہوجاتی ہے -جیسے نجس لکڑی جل کر راکھ ہوجائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے-، لیکن اگر اس کی جنس تبدیل نہ ہو- مثلا نجس گندم کو آٹا بنادیں یا اس کی روٹی بنالیں - تو پاک نہیں ہوگی۔

▪ نجس مٹی سے بنایا گیا کوزہ اور نجس لکڑے سے بنایا گیا کوئلہ ▪

مسئلہ 197۔ مٹی کا کوزہ -اور اس جیسی دیگر اشیاء- جسے نجس مٹی سے بنایا گیا ہے نجس ہے اور بنابر احتیاط وہ کوئلہ جسے نجس لکڑے سے بنایا ہے نجس ہے۔

▪ استحالہ میں شک ▪

مسئلہ 198۔ وہ نجس چیز کہ جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اس کا استحالہ ہوا ہے یا نہیں بنابر احتیاط نجس ہے۔

5۔انقلاب

▪ شراب کا سرکہ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 199۔ اگر شراب خود بخود یا اس میں کوئی چیز ڈالنے سے۔ جیسے سرکہ یا نمک۔ سرکہ بن جائے تو پاک ہوجاتی ہے۔

▪ نجس انگور سے بنائی گئی شراب کا سرکہ ▪

مسئلہ 200۔ وہ شراب کہ جسے نجس انگور و غیرہ سے بنایا گیا ہے یا اسے کوئی اور نجاست لگ جائے سرکہ بننے سے پاک ہوجاتی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کی جائے۔

▪ نجس انگور کی شراب سے بنائے گئے سرکہ کی نجاست ▪

مسئلہ 201۔ وہ سرکہ کہ جسے نجس انگور، کشمش اور کھجور سے بنیا جائے بنابر احتیاط نجس ہے۔

▪ سرکہ بننے سے پہلے انگور کے ہمراہ اشیاء ▪

مسئلہ 202۔ اگر انگور، کشمش اور کھجور کا باریک بھوسہ ان میں ہوا اور سرکہ ڈال دیں تو کوئی مانع نہیں ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ جب تک کھجور، کشمش اور انگور سرکہ نہ بن جائیں اس میں کھیرا، بینگن اور ان جیسی کوئی اور چیز نہ ڈالیں۔

6۔ انگور کے رس کا دوتہائی کا کم ہونا

▪ ابلے ہوئے انگور کے رس کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 203۔ انگور کا رس آگ کی وجہ سے یا خود بخود جوش کھا جائے تو اس کا پینا حرام ہوجاتا ہے اور بنابر احتیاط وہ نجس ہوتا ہے جیسا کہ مسئلہ نمبر 114 میں گزرچکا ہے اور انگور کے جس رس کو آگ کی وجہ سے جوش آیا ہے اگر وہ آگ کی وجہ سے اس قدر جوش کھائے کہ اس کے دو تہائی حصہ کم ہوجائے تو وہ پاک ہے اور اس کا پینا حلال ہے لیکن اگر اس نے خود بخود جوش کھایا ہو تا بنابر احتیاط صرف سرکہ بننے سے پاک اور حلال ہوگا۔

▪ دوتہائی حصہ کم ہونے کے بعد انگور کا رس ▪

مسئلہ 204۔ اگر انگور کے رس کا دوتہائی حصہ خود بخود کم ہوجائے تو اگر اس کے باقی حصے کو جوش آجائے تو یہ حرام ہے اور بنابر احتیاط نجس ہے۔

▪ انگور کے رس کے ابلنے یا دوتہائی کم ہونے میں شک ▪

مسئلہ 205۔ انگور کے جس رس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اسے جوش آیا ہے یا نہیں تو اس سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے جوش آجائے تو جب تک یقین نہ ہو کہ یہ سرکہ بن گیا ہے یا اس کے دو تہائی حصہ کم ہوگیا ہے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

■ انگور کے گچھوں میں دانے ■

مسئلہ 206۔ اگر مثلا کچے انگوروں کے گچھے میں انگور کے ایک یا چند دانے ہواور اس گچھے سے لئے گئے پانی کو انگور کا رس نہ کہیں تو وہ جوش کھانے کے باوجود بھی پاک ہے اور اس کا پینا حلال ہے۔

■ ابلتے ہوئے چیز میں انگور کا گرنا ■

مسئلہ 207۔ اگر انگور کا ایک دانہ ایسی چیز میں گر جائے کہ جو جوش کھا رہا ہو اور وہ دانہ بھی جوش کھا ئے تو احتیاط یہ ہے کہ رس سے اجتناب کریں اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

■ کئی دیگوں میں شیرہ پکاتے وقت احتیاط ■

مسئلہ 208۔ اگر چند دیگوں میں شیرہ پکانا چاہیں تو جو کف گیر اس دیگ میں چلایا جائے کہ جسے جوش آچکا ہے اور اس کے دوتہائی کم نہیں ہوئے۔ اسے اس دیگ میں نہ چلائیں کہ جسے جوش نہیں آیا یا اگر جوش آیا ہے تو دوتہائی کم ہوگئے ہیں۔

■ انگور کے کچے (غورہ) یا پکے ہونے میں شک ■

مسئلہ 209۔ جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ انگور ہیں یا غورہ (کچے انگور) تو وہ جوش کھانے سے نجس نہیں ہوتی اور حرام بھی نہیں ہے۔

7۔انتقال

■ خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوان میں نجس خون کا منتقل ہونا ■

مسئلہ 210۔ اگر انسان کے بدن کا خون یا ایسے جانور کا خون کہ جو خون جہندہ رکھتا ہے یعنی ایسا جانور کہ اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو اس سے خون اُچھل کر نکلتا ہے ایسے جانور کے بدن میں چلاجائے کہ جس کا خون جہندہ نہیں ہے اور اس جانوار کا خون شمار ہونے لگے تو پاک ہوجاتا ہے اور اسے انتقال کہتے ہیں اور یہی حکم ہے دیگر نجاسات میں لیکن انسان کا جو خون جونک چوس لیتی ہے چونکہ اسے انسان کا خون کہا جاتا ہے اس لئے وہ نجس ہے۔

▪ بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کا خون ▪

مسئلہ 211۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس مچھر سے نکلا خون خود اسی سے چوسا ہوا خون ہے یا یہ مچھر کا خون ہے تو وہ پاک ہے اور اسی طرح ہے اگر اسے معلوم ہو کہ یہ خون اسی کا چوسا ہوا ہے البتہ مچھر کے بدن کا خون شمار ہوجائے لیکن اگر خون چوسنے اور مچھر کو مارنے کے درمیان فاصلہ اتنا کم ہو کہ اسے انسان کا خون کہا جائے یا معلوم نہ ہو کہ اسے مچھر کا خون کہتے ہیں یا انسان کا خون تو وہ نجس ہے۔

8۔اسلام

▪ کافر کا مسلمان ہونا ▪

مسئلہ 212۔ اگر کافر اعتقاد کے ساتھ شہادتین پڑھ لے یعنی خدا کی وحدانیت اور خاتم الانبیاء (ص) کی نبوت کی گواہی دے۔ چاہے جس زبان میں بھی ہو، تو وہ مسلمان ہوجاتا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد اس کا بدن، لعاب دہن، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہیں لیکن اگر مسلمان ہوتے وقت اس کے بدن پر کوئی عین نجاست لگی ہو تو ضروری ہے کہ اسے زائل کرے اور اس کی جگہ کو پاک کرے۔ لیکن اگر مسلمان ہونے سے پہلے عین نجاست زائل ہوچکی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی جگہ کو دھولے۔

▪ اسلام لانے کے بعد کافر کا لباس ▪

مسئلہ 213۔ جس وقت انسان کافر تھااور اس کا لباس رطوبت کے ساتھ اس کے بدن کو لگا ہو، مسلمان ہوتے وقت وہ لباس اس کے بدن پر نہ ہو تو نجس ہے بلکہ اگر اس کے بدن پر ہو پھر بھی بنابر احتیاط واجب اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

▪ کسی کے قلبی ایمان میں شک ▪

مسئلہ 214۔ اگر کافر شہادتین کو زبان پر جاری کرے لیکن معلوم نہ ہو کہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو پاک ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ دل سے مسلمان نہیں ہوا تو احتیاط کی بناپر نجس ہے۔

9۔ تبعیت

▪ تبعیت کی تعریف ▪

مسئلہ 215۔ تبعیت یہ ہے کہ ایک نجس چیز ایک اور نجس چیز کے پاک ہونے سے پاک ہوجائے۔

▪ کفار کے نابالغ بچوں کی تبعیت ▪

مسئلہ 216۔ کفار کے نابالغ بچے ماں، باپ یا داد، دادی میں سے کسی ایک کے مسلمان ہونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ ممیز ہو اور کفر کا اظہار کریں۔

▪ سرکہ بننے کے بعد شراب کے برتنوں کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 217۔ اگر شراب سرکہ بن جائے تو برتن کا اندورنی حصہ جو شراب کی وجہ سے نجس ہوا ہے پاک ہوجاتا ہے لیکن اگر برتن باہر سے شراب کے ساتھ آلودہ ہو اہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب سرکہ بن جانے کے بعد بھی اس سے اجتناب کریں۔

▪ انگور کا رس ابلتے وقت دو تہائی کم ہونا یا سرکہ بننے سے بعض چیزوں کی پاکیت ▪

مسئلہ 218۔ انگور کا رس اگر جوش کھائے اور قبل اس کے کہ اس کے دو تہائی حصے کم ہوں یا سرکہ بن کر کسی جگہ پر گر جائے تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اس جگہ کو دھولیں لیکن جس برتن میں انگور کے رس نے جوش کھایا ہے اس کا اندورنی حصہ اور دوسرے چیزیں جیسے کفگیر کہ جس کو انگور کے رس پکانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے اندر ہی ہوتا ہے تو انگور کے سرکہ بننے یا دو تہائی کم ہونے کے بعد پاک ہوجاتی ہیں۔

▪ غسل کے بعد میت کے بدن یا مربوط اشیاء کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 219۔ وہ تخت یا پتھر جس پر میت کو غسل دیتے ہیں، وہ کپڑا جس کے ساتھ میت کی شرمگا ہ کو ڈھا پنتے ہیں اور میت کو غسل دینے والے شخص کا ہاتھ، غسل مکمل ہونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں اسی طرح میت کی قمیص جو ایسی جگہ ہو جہاں عام طور پر قمیص کے نیچے سے غسل دیا جاتا ہے۔

■ غسالہ کے نکلنے کے بعد لباس یا برتن میں باقی رہنے والا پانی ■

مسئلہ 220۔ اگر لباس اور اس جیسی دیگر اشیاء کو قلیل پانی کے ساتھ اتنی دفعہ دھولیں جتنا ضروری ہے اور معمول کے مطابق نچوڑلیں تاکہ اس کے اوپر ڈالا گیا پانی نکل جائے تو جو پانی اس کے اندر رہ جائے وہ پاک ہے اس طرح وہ نجس برتن جسے قلیل پانی کے ساتھ دھویا جائے اس پر ڈالے گیا پانی کا اس سے جدا ہونے کے بعد وہ تھوڑا سا پانی جو اس کے اندر رہ جاتا ہے پاک ہے۔

10۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا

■ حیوان کے بدن یا انسان کے اندرونی حصے سے عین نجاست کی دوری ■

مسئلہ 221۔ اگر حیوان کا بدن عین نجاست سے جیسے خون یا متنجس جسے نجس پانی کے ساتھ آلودہ ہوجائے، اگر زائل ہوجائے تو اس کے زائل ہونے سے حیوان کا بدن پاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سے انسان کے بدن کا اندونی حصہ جیسے منہ اور ناک کا اندرونی حصہ اگر نجس ہوجائے۔ (مثلا مسوڑھوں سے خون نکل آئے اور لعاب دہن کے ذریعے سے خون زائل ہوجائے تو منہ کے اندونی حصے کو دھونا ضرورت نہیں ہے)

■ انسانی بدن میں لگانے جانے والے اعضاء کا پاک ہونا ■

مسئلہ 222۔ وہ اعضا جن کو انسان کے بدن کے اندر پیوند لگا یا جاتا ہے اور بدن کے دیگر اعضا کی مانند زندگی کی فعالیت رکھتے ہیں تو یہ بھی دیگر باطنی اعضا کی مانند عین نجاست کے زائل ہوجانے سے پاک ہو جائیں گے لیکن جو چیزیں زندگی والی فعالیت کی حامل نہیں ہیں جیسے مصنوعی دانت تو یہ بنابر احتیاط نجاست کے زائل ہونے سے پاک نہیں ہوگی اور اس کا دھونا ضروری ہے۔

■ منہ کے اندر یا دانتوں کے درمیاں کھانے کا نجس ہونا ■

مسئلہ 223۔ اگر غذا منہ کے اندر یا دانتوں کے درمیاں باقی رہ جائے اور منہ کے اندر خون آجائے تو اگر انسان نہ جانتا ہو کہ خون غذا کو لگا ہے تو وہ غذا پاک ہے اور اگر جانتا ہو کہ خون اسے لگا ہے تو بنابر احتیاط نجس ہے۔

▪ بدن کے ایسے اعضاء کا نجس ہونا جس کا ظاہر یا باطن معلوم نہ ہو ▪

مسئلہ 224۔ ہونٹوں اور پلکوں کا وہ حصہ کہ جو بند کرتے وقت ایک دوسرے کے اوپر آجاتا ہے نیز وہ جگہ جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا باطنی اگر نجس ہوجائے تو اسے دھونا ضروری ہے۔

▪ انسان کی آنکھ کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 225۔ انسان کے آنکھ اس کے باطنی اعضاء میں سے شمار ہوتی ہے اور عین نجاست کے زائل ہونے سے پاک ہوجاتی ہے۔

نجاست خور حیوان کا استبراء

▪ نجاست خور حیوان کے استبراء کا طریقہ ▪

مسئلہ 226۔ نجاست خور حیوان کا پیشاب، پاخانہ اور پسینہ نجس ہے جیسا کہ مسئلہ 117 میں گزر چکا ہے اور اگر پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ حیوان کا استبرا کیا جائے یعنی ایک مدت تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور اسے کوئی اور غذا دیا جائے۔ یہ مدت نجاست خور اونٹ کے لئے چالیس دن، گائے کے لئے دن، بھیڑ بکری کے لئے دس دن مرغابی کے لئے پانچ دن، گھریلو مرغ کے لئے تین دن اور دیگر حیوانوں میں اس حد تک ہے کہ اسے نجاست خور حیوان نہ کہا جائے۔ جن جانوروں کے لئے مدت ذکر کی گئی ہے اور اس مدت کے گزرنے کے بعد بھی ان سے نجاست خور کا عنوان زائل نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کو اس قدر نجاست کھانے سے روکیں کہ اس کے بعد اسے نجاست خور حیوان نہ کہا جائے۔ بھیڑ بکری اور دوسرے ایسے جانور جنھوں نے سور کا دودھ پیا ہے اور ابھی تک اس کی وجہ سے ان کے بدن پر گو شت نہ بنا ہو اور ان کی ہڈی مضبوط نہ ہوئی ہے ان کا استبرا یہ ہے کہ اسے سات دن تک بھیڑ یا کسی اور پاک حیوان کا دودھ پلایا جائےاور اگر وہ جانور دودھ پینے کا محتاج نہ ہوتو سات دن تک کوئی دوسری پاک غذا کھلایا جائے۔

12۔ذبح سے معمول کے مقدار خون نکل جاتا۔

▪ ذبح کرنے کے بعد حیوان کے بدن میں خون ▪

مسئلہ 227۔ شرعی طریقے کے مطابق ذبح ہونے کے بعد جو خون حیوان کے اندر رہ جاتا ہے تو اگر معمول کے مقدار کا خون باہر نکل گیا ہو تو پاک ہے جیسا کہ مسئلہ 98 میں گزر چکا ہے۔

▪ ذبح کرنے کے بعد حرام گوشت جانور کے بدن میں خون ▪

مسئلہ 228۔ سابقہ حکم حلال گوشت جانور کے ساتھ مختص ہے اور حرام گوشت جانور کے بارے میں جاری نہیں ہے بلکہ استحبابی احتیاط کے بناء پر حلال گوشت حیوان کے حرام اجزاء میں بھی جاری نہیں ہے۔

مسلمان کا غائب ہونا

▪ مسلمان کا غائب ہونے کی صورت میں اشیاء کے پاک ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 229۔ اگر مسلمان کا لباس یا بدن یا کوئی دوسری چیز جیسے برتن اور فرش کہ جو اس کے اختیار میں ہیں نجس ہوجائے اور وہ مسلمان غائب ہوجائے تو کہا گیا ہے کہ چھ شرائط کے ساتھ اس چیز کے پاک ہونے کا حکم لگا یا جائے گا۔

1۔ یہ کہ وہ مسلمان اس چیز کو نجس سمجھتا ہو کہ جس نے اس کے بدن یا لباس کو نجس کیا ہے مثلاً گر اس کا لباس رطوبت کے ساتھ کافر کے بدن کے ساتھ لگا ہو اور وہ مسلمان اسے نجس نہ سمجھتا ہو تو اس کے غائب ہونے کے بعد اس لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

2۔ یہ کہ وہ جانتا ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس چیز کے ساتھ لگا ہے۔

3۔ یہ کہ انسان دیکھے کہ وہ مسلمان اس چیز کو ایسے کام میں استعمال کرتا ہے کہ جس میں پاک ہونا شرط ہے۔ مثلاً دیکھے کہ اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

4۔ یہ کہ وہ مسلمان جانتا ہو کہ اس چیز کے ساتھ جو کام انجام دیتا ہے اس کی شرط پاک ہونا ہے۔ پس اگر بطور مثال نہ جانتا ہو کہ نماز کے لباس کا پاک ہونا ضروری ہے اور نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا۔

5۔ یہ کہ اس بات کا احتمال دے کہ مسلمان نے نجس ہونے والی چیز کو پانی سے پاک کیا ہو گا، پس اگر

یقین رکھتا ہو کہ اس نے پاک نہیں کیا ہے تو وہ چیز پاک نہیں سمجھی جائے گی۔ اگر اس مسلمان کی نظر میں پاک اور نجس فرق نہ رکھتا ہو تو بھی اس چیز کو پاک سمجھنا محل اشکال ہے۔

6۔ یہ کہ وہ مسلمان بالغ ہو۔

فقہائے عظام نے مذکور بالا شرائط کے ساتھ مسلمان کے غائب ہونے کو مطہرات میں سے قرار دیا ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر مسلمان کا غائب ہونا طہارت ثابت ہونے کے طریقوں میں سے نہیں ہے مگر یہ کہ اطمینان شخصی یا نوعی کا سبب ہو۔

طہارت ثابت ہونے کے طریقے

■ نجس چیز کو پاک کرنے کے طریقے ■

مسئلہ 230۔ نجس چیز کا پاک ہونا چند طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔

اول: یہ کہ خود انسان کو یقین یا اطمینان ہو جائے یا اس طرح ہو کہ عموماً لوگوں کو طہارت کا اطمینان ہو، انسان کو معمول کے مطابق بر خلاف اطمینان ہو جائے تو یہ کافی نہیں ہے اور وسواس رکھنے والا شخص کہ جسے معمول کے افراد کے بر خلاف نجس چیز کو پاک کرنے میں جلدی اطمینان نہیں ہوتا اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ خود اطمینان حاصل کرے بلکہ اگر معمول کے لوگوں کو اطمینان ہو جائے کافی ہے۔

دوم: دو عادل مرد اس کی خبر دیں اور ایک عادل مرد کا کہنا کافی نہیں ہے۔

سوم: یہ کہ جس شخص کے اختیار میں نجس چیز ہے وہ کہے یہ چیز پاک ہو گئی ہے۔

چہارم: کسی مسلمان نے نجس چیز کو پانی سے دھویا ہوا گرچہ معلوم نہ ہو کہ اس نے درست پاک کیا ہے یا نہ۔

برتنوں کے احکام

■ کتے، سور یا مردار کی کھال سے بنائے گئے برتن ■

مسئلہ 231۔ کتے، سور، یا مراد کی کھال سے بنائے گئے برتن یا غیر برتن سے کچھ پینا اور نیز اس

سے کوئی چیز کھانا۔ جب کسی رطوبت کی وجہ سے نجس ہوئی ہو۔ حرام ہے۔ اور اس سے وضو غسل اور ایسے کاموں میں استعمال نہ کریں کہ جن کو پاک چیز کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ کتے، سور اور مردار کی کھال -اگر چہ برتن نہ بھی ہو- سمیت دیگر تمام عین نجاستوں کو کسی بھی استعمال میں نہ لایا جائے۔

▪ سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال ▪

مسئلہ 232۔ سونا چاندی سے بنے ہوئے پیالے اور دیگر برتنوں میں کھانا پیانا حرام ہے بلکہ احتیاط ان برتنوں کے ہر قسم کے استعمال سے اجتناب میں ہے لہذا بنا بر احتیاط سونے اور چاندی کے پیالے سے کمرے کو سجانا وغیر ہ جائز نہیں ہے۔

▪ سونے اور چاندی کے برتنوں کو بنانا اور اس کی خرید وفروخت ▪

مسئلہ 233۔ سونے، چاندی کا پیالہ وغیرہ بنانا اور ان کے بنانے والے مزدور کے لئے مزدوری کے پیسے لینا اور ان کی حفاظت کرنا حرام نہیں اگر چہ احتیاط مستحب ان کاموں کے ترک کرنا میں ہے۔

▪ سونے اور چاندی کے برتنوں کی خرید وفروخت ▪

مسئلہ 234۔ سونے اور چاندی کے پیالے کی خرید وفروش اور وہ پیسے، معاوضہ جو بیچنے والا لیتا ہے حرام نہیں ہے، اسی طرح پینے کے برتن کے علاوہ دیگر برتن اگر چہ سونے اور چاندی کا بناہو کا استعمال مانع نہیں رکھتا اگر چہ احتیاط استحبابی ان تمام سے اجتناب کرنے میں ہے۔

▪ پیالے کا سونے اور چاندی سے بناہوا دستہ ▪

مسئلہ 235۔ پیالے کے ایسے دستہ کے استعمال میں کوئی ممانعت نہیں جو سونے اور چاندی سے بنا ہو۔

▪ وہ برتن جس پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھا یا گیا ہو ▪

مسئلہ 236۔ ایسے برتن کا استعمال جس پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھا یاگیا ہو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ سونے، چاندی اور دھات پر مشتمل برتن ▪

مسئلہ 237۔ اگر سونے یا چاندی کے ساتھ کوئی اور دھات ملا کر اس سے پیالے وغیرہ بنالیں تو اگر اس دھات کی مقدار اتنی زیادہ ہو کہ اس برتن کو سونے اور چاندی کا برتن نہ کہا جا ئے تو اس کے استعمال میں کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ سونے اور چاندی کے برتن سے کسی اور برتن میں کھانا ڈالنا ▪

مسئلہ 238۔ جو غذا سونے یا چاندی کے پیالے میں ہے اگر انسان اس نیّت سے کہ سونے یا چاندی کے پیالے میں کھانا کھانا حرام ہے اسے دوسرے پیالے میں ڈالے تو اگر دوسرے برتن میں کھانا کھانے کو عرف میں سونے اور چاندی کے برتن کا استعمال نہ کہا جائے تو مانع نہیں رکھتا۔

▪ سونے اور چاندی سے بننے والی اشیاء جو برتن کا حکم نہیں رکھتی ▪

مسئلہ 239۔ اگر حقے کا با دگیر، تلوار، چاقو کا غلاف اور قرآنی کریم کا فرم اگر سونے یا چاندی سے ہو تو اشکال نہیں۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ سونے یا چاندی کے عطر دان اور سرمہ دانی وغیرہ کو استعمال نہ کیا جائے۔

▪ مجبوری کی حالت میں سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال ▪

مسئلہ 240۔ مجبوری کے حالت میں سونے اور چاندی کے پیالے کا استعمال مثلا ان میں کھانا پینا مجبوری کی حالت میں ضرورت کی حد تک اشکال نہیں رکھتا لیکن اس سے زیادہ مقدار جائز نہیں ہے۔

▪ کسی برتن کے متعلق سونے اور چاندی ہونے میں شک ▪

مسئلہ 241۔ ایسے پیالے کا استعمال جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ سونے، چاندی کا بنا ہوا ہے یا کسی اور چیز کا بنا ہوا ہے تو اس کا استعمال اشکال نہیں رکھتا۔

وضو

وضو کرنے کا طریقہ

▪ وضو میں دھونے اور مسح کرنے کی جگہیں ▪

مسئلہ 242۔ وضو میں واجب ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کو دھوئیں اور سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے کا مسح کریں۔

▪ وضو میں چہرے کو دھونے کے حدود ▪

مسئلہ 243۔ لمبائی میں چہرے کو پیشانی کے اوپر اس جگہ سے لیکر کہ جہاں سے سر کے بال نکلتے ہیں تھوڑی کے آخر تک دھونا ضروری ہے اور چوڑائی میں ضروری ہے کہ جتنا حصہ درمیان والی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان آتا ہے اسے دھویا جائے اور اگر اس مقدار میں سے تھوڑا سا حصہ بھی نہ دھویا گیا ہو تو وضو باطل ہے۔

▪ معمول کے مطابق ہاتھ اور چہرہ نہ رکھنے والوں کا وضو ▪

مسئلہ 244۔ اگر کسی کے چہرہ اورہاتھ کا تناسب عام لوگوں کے چہروں اور ہاتھوں کے تناسب سے چھوٹا یا بڑا ہو توضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ عام لوگ اپنے چہرے کو کہاں تک دھو تے ہیں یہ بھی وہیں تک دھوئے نیز اگر اس کی پیشانی پر بال اُگے ہوئے ہوں یا اس کے سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو ضروری ہے کہ معمول کی حد تک اپنی پیشانی کو دھوئے۔

▪ اعضائے وضو تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا احتمال ▪

مسئلہ 245۔ اگر کسی کو احتمال ہو کہ اس کی آبرووں، آنکھوں اور ہونٹوں کے گوشوں میں میل یا کوئی دوسری چیز ہے کہ جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہے تو اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں صحیح ہو توضروری ہے کہ وضو سے پہلے تحقیق کرے تاکہ ہونے کی صورت میں اسے دور کیا جاسکے۔

▪ چہرے کی جلد تک پانی پہنچنا ▪

مسئلہ 246۔ اگر چہرے کی جلد بالوں کے درمیان سے نظر آتی ہو تو پانی کو جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کے ظاہر کو دھو لینا کافی ہے۔

▪ چہرے کی جلد نظر آنے میں شک ▪

مسئلہ 247۔ اگر شک کرے کہ چہرے کی جلد بالوں کے درمیان سے دیکھائی دیتی ہے یا نہیں توضروری ہے کہ بالوں کودھوئے اور پانی کو جلد تک پہنچائے۔

▪ ناک کے اندرونی حصہ، ہونٹوں اور آنکھوں کی کچھ مقدار کو دھونا ▪

مسئلہ 248۔ ناک کے اندرونی حصے، ہونٹوں اورآنکھوں کے اس حصے کودھونا واجب نہیں ہے جوبندہوتے وقت نظر نہیں آتا۔ ناک کے ظاہری حصے، ہونٹوں اورآنکھوں کے اس حصے کو دھوناواجب ہے جوبندہو تے وقت نظرآتا ہے۔

▪ وضومیں واجب مقدار کے دھونے میں شک ▪

مسئلہ 249۔ جو شخص نہیں جانتا تھا کہ اتنے مقدار تک دھوناضروری ہے اگرنہ جانتاہوکہ آج تک جووضو کئے ہیں ان میں اس مقدار تک دھویاتھایا نہیں، توجونمازاس وضو کے ساتھ پڑھی ہے اور نمازکا وقت بھی باقی ہے تو اسے نئے وضوکے ساتھ دوبارہ پڑھنی ہوگی اور بنابراحتیاط جن نمازوں کاوقت گزرچکا ہے ان کی بھی قضاکرے۔

▪ چہرےاورہاتھوں کونیچے سےاوپرکی طرف دھونا ▪

مسئلہ 250۔ ضروری ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کواوپر سے نیچے کی طرف دھوئے اوراگرنیچے سے اوپرکی طرف دھوئے تووضو باطل ہے۔

▪ دھونے کے بجائے وضوکے اعضاءپرگیلا ہاتھ پھیرنا ▪

مسئلہ 251۔ اگر ہاتھ کوترکرکے چہرے اورہاتھوں پرپھیردے تواگرہاتھ کی تری اتنی ہوکہ اسے چہرے اورہاتھوں کو دھونا کہاجائے توکافی ہے۔

▪ چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کی ترتیب ▪

مسئلہ 252۔ چہرے کودھونے کے بعد دائیں ہاتھ کواوراسکے بعد بائیں ہاتھ کو کہنی سے انگلیو ں کے سرے تک دھونا ضروری ہے۔

▪ وضو سے پہلے ہاتھوں کو دھونا اور اس پر اکتفاء کرنا ▪

مسئلہ 253۔ جس شخص نے چہرے کودھونےسےپہلے اپنے ہاتھوں کوکلائی تک دھویا ہے تووضوکرتے وقت اس پراکتفانہیں کرسکتا اورضروری ہے کہ دوبارہ انگلیوں کے سرے تک دھوئے اوراگر صرف کلائی تک دھوئے تواس کا وضوباطل ہے۔

▪ وضو میں اعضاء کو کتنی دفعہ دھویا جائے ▪

مسئلہ 254۔ وضومیں چہرےاورہاتھوں کوپہلی مرتبہ دھونا واجب دوسری مرتبہ دھوناجائز اوراس سے زیادہ حرام ہےاور یہ کہ کون سادھونا پہلی مرتبہ دھونا ہے اور کون سا دوسری اور کون ساتیسری مرتبہ دھوناہے تویہ عرف پر موقوف ہے اور وضوء کرنے والے انسان کی نیت اس میں دخل نہیں رکھتا، پس اگروضوکی نیت سے کسی عضوکودومرتبہ کامل طورپردھولےتو جس مقدار تو عرف میں جدید دھونا کہا جائے وہ حرام ہے۔

▪ سر کے مسح کا طریقہ ▪

مسئلہ 255۔ دونوں ہاتھوں کودھونےکے بعد ضروی ہے کہ سرکےاگلے حصے کا ہاتھ میں باقی رہ جانےوالی وضوکے پانی کی تری کے ساتھ مسح کرے اور مسح اوپرسے نیچے کی طرف کرے۔

▪ سر کے مسح کی ضروری مقدار ▪

مسئلہ 256۔ سرکے چار حصوں میں سے ایک حصہ کے جو پیشانی کے بالمقابل ہے وہ مسح کی جگہ ہے اور اس حصے کی جس جگہ پر بھی مسح کرےکافی ہےاور بنابر احتیاط چوڑائی میں تین ملی ہوئی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر مسح کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے برابرمسح کرے۔

■ سر کے بالوں کا مسح ■

مسئلہ 257۔ ضروری نہیں ہے کہ سر کا مسح سر کی جلد پر ہو بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر بھی صحیح ہے لیکن جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اتنے لمبے ہوں کہ اگر کنگھی کرے تو چہرے پر آجائے تو ضروری ہے کہ بالوں کے اس حصے پر مسح کرے کہ جو کنگھی کرنے کے بعد سر کے اگلے حصے میں رہتے ہوں یا سر کی مانگ نکال کر جلد پر مسح کرے اور جو بال چہرے پر آجاتے ہیں یا سر کے دیگر حصوں تک پہنچ جاتے ہیں اگر انہیں سر کے اگلے حصے پر اکٹھا کر کے ان پر مسح کرے یا سر کے دیگر حصوں کے ان بالوں پر مسح کرے کہ جو سر کے اگلے حصے پر آگئے ہیں تو باطل ہے۔

■ پاؤں کے مسح کا طریقہ ■

مسئلہ 258۔ سر کے مسح کے بعد ضروری ہے کہ وضو کے پانی کی جو تری ہاتھ میں رہ گئی ہے اس کے ساتھ پاؤں کے اوپر والے حصے کا کسی ایک انگلی کے سرے سے لیکر پاؤں کی اُبھری ہوئی جگہ تک مسح کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جوڑ تک کی جگہ کا بھی مسح کرے۔

■ پاؤں کے مسح کی مقدار ■

مسئلہ 259۔ احتیاط یہ ہے کہ پاؤں کا مسح چوڑائی میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ کے پورے اندرونی حصے کے ساتھ پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کا مسح کرے۔

■ مسح کے لئے پاؤں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ ■

مسئلہ 260۔ احتیاط یہ ہے کہ پاؤں کے مسح یا ہاتھ کو انگلیوں کے سرے پر رکھے اور پھر پاؤں کے اوپر کھینچے یا یہ کہ ہاتھ کو جوڑ پر رکھے اور پھر انگلیوں کے سرے تک کھینچے۔ نہ کہ پورے ہاتھ کو پاؤں کے اوپر رکھ کر تھوڑا سا کھینچ لے۔

■ مسح کرتے وقت سر یا پاؤں کی حرکت ■

مسئلہ 261۔ سر اور پاؤں کے مسح میں ضروری ہے کہ ہاتھ کو انکے اوپر کھینچے اور اگر ہاتھ کو روک کر رکھے اور سر یا پاؤں کو کھینچے تو وضو باطل ہے، لیکن اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت ہاتھ یا پاؤں تھوڑی سی حرکت کرے تو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ مسح کی جگہ کا تر ہونا ▪

مسئلہ 262۔ ضروری ہے کہ مسح کی جگہ خشک ہو اور اگراتنی تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پراثر نہ کرے تو مسح باطل ہے لیکن اگراس کی تری اتنی کم ہوکہ مسح کے بعداس پر جو تری دیکھائی دیتی ہے اسے ہتھیلی کی تری کہیں تواشکال نہیں ہے۔

▪ مسح کرتے وقت ہاتھوں کا خشک ہونا ▪

مسئلہ 263۔ اگر مسح کے لیے ہتھیلی پر تری نچ جائے توہاتھ کوباہر کے پانی کے ساتھ تر نہیں کیا جاسکتا بلکہ احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ اپنی داڑھی سے تری لے اور اسکے سا تھ مسح کرے اورداڑھی کے علاوہ کسی اور جگہ سے تری لیکر مسح کرنا محل اشکال ہے۔

▪ ہتھیلی کی تری کا مسح کے لئے کم پڑنا ▪

مسئلہ 264۔ اگر ہتھیلی کی تری صرف سرکے مسح کی مقدار میں ہو تواحتیاط یہ ہے کہ اس تری کے ساتھ سر کا مسح کرے اورپاؤں کے مسح کے لیےاپنی داڑھی سے تری لے۔

▪ جوراب اور جوتے پر مسح ▪

مسئلہ 265۔ جوراب اورجوتے کے اوپر مسح کرنا باطل ہے لیکن اگرشدید سردی یا چوراوردرندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یاجوراب کواتارنہ سکے توان پر مسح کرنا اشکال نہیں رکھتا اوراحتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم بھی کرےاوراگرجوتے کے اوپروالی حصہ نجس ہوتوبنابراحتیاط ضرورہے کہ اس پر کوئی پاک چیزرکھے اور اس کے اوپر مسح کرے اور تیمم بھی کرے۔

▪ مسح کی جگہ کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 266۔ اگرپیرکا اوپر والاحصہ نجس ہو اور مسح کے لئے اسے پاک نہ کرے توبنابراحتیاط ضروری ہے کہ اس پرکوئی پاک چیزرکھے اور اس چیزکے اوپر مسح کرے نیز تیمم بھی کرے۔

ارتماسی وضو

ارتماسی وضو کا طریقہ

مسئلہ 267۔ ارتماسی وضو یہ ہے کہ انسان وضو کی نیت سے چہرے اور ہاتھوں کو پانی میں ڈبوئے یا چہرے اور ہاتھ کو جو پانی کے اندر ہیں وضو کی نیت سے باہر نکالے یا ہاتھ کو پانی کے اندر اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کی نیت سے حرکت دے پہلی اور تیسری صورت میں اس ہاتھ کی تری کے ساتھ مسح کرنا محل اشکال ہے۔

اسی طرح اگر ہاتھ کو ڈبوتے وقت سے لیکر اسے باہر نکالنے تک وضو کی نیت سے ہو تو اس ہاتھ کی تری کے ساتھ مسح کرنا احتیاط کے خلاف ہے لہذا اگر بائیں ہاتھ کا ارتماسی وضو کرنا چاہے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ صرف اسے باہر نکالتے وقت وضو کی نیت کرے۔

ارتماسی وضو میں نیت

مسئلہ 268۔ ارتماسی وضو میں بھی ضروری ہے کہ چہرہ اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے جائیں پس اگر چہرے اور پاؤں کو پانی میں ڈبوتے وقت وضو کی نیت کرے تو ضروری ہے کہ چہرے کو پیشانی کی طرف سے اور ہاتھوں کو کہنی کی طرف سے پانی میں ڈبوئے اور اگر پانی سے باہر نکالتے وضو کی نیت کرے تو ضروری ہے کہ چہرے کو پیشانی کی طرف سے اور ہاتھوں کو کہنی کی طرف سے باہر نکالے۔

ارتماسی اور ترکیبی کو ملا کر وضو کرنا

مسئلہ 269۔ اگر بعض اعضا کا وضو ارتماسی اور بعض کا غیر ارتماسی کرے تو اشکال نہیں ہے

وضو کرتے وقت مستحب دعائیں

وہ دعائیں جو وضو کرتے وقت مستحب ہیں

مسئلہ 270۔ وضو کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ جب اس کی نظر پانی پر پڑے تو کہے:

بسم اللہ وباللہ والحمدللہ الذی جعل الماء طھورا ولم یجعلہ نجسا،

اور جب وضو سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو کہے: بسم اللہ وباللہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین،
اور کلی کرتے وقت کہے: اللھم لقنی حجتی یوم ا لقاک واطلق لسانی بذکرک، اور استنشاق یعنی ناکمیں پانی ڈالتے وقت کہے: اللھم لاتحرم علی ریح الجنتہ واجعلنی ممن یشم ریحھا وروحھا وطیبھا
چہرہ دھوتے وقت کہے: اللھم بیض وجھی یوم تسود الوجوہ ولاتسودوجھی یوم تبیض الوجوہ
دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت کہے: اللھم اعطنی کتابی بیمینی والخلد فی الجنان یساری وحاسبنی حسابا یسیرا
بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت کہے: اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولامن وراء ظھری ولاتجعلھا مغلولۃ الی عنقی واعوذ بک من مقطعات النیران
سر کا مسح کرتے وقت کہے: اللھم غشنی برحمتک وبرکاتک وعفوک
اور پاؤں کا مسح کرتے وقت کہے: اللھم ثبتنی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام واجعل سعیي فی ما یرضیک عنی یاذاالجلال والاکرام

وضو کے شرائط

وضو کے صحیح ہونے کے تیرہ شرائط ہیں۔

پانی کا پاک اور مطلق ہونا

پہلی شرط یہ کہ وضو کا پانی پاک ہو۔
دوسری شرط یہ کہ وضو کا پانی مطلق ہو۔

▪ نجس یا مضاف پانی سے وضو ▪

مسئلہ 271۔ نجس، مضاف پانی اور دیگر سیال چیزوں کے ساتھ وضو باطل ہے اگرچہ انسان پانی کے نجس ہونے یا اس کے مطلق نہ ہونے کو نہ جانتا ہو یا وہ بھول چکا ہو اور اگر ایسے وضو کے ساتھ نماز پڑھی ہو تو وہ نماز بھی باطل ہے۔

■ مٹی والے پانی سے وضو کرنا ■

مسئلہ 272۔ اگر مٹی والے مضاف پانی کے علاوہ وضو کے لیے کوئی اور پانی نہ ہو تو اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر وقت ہو تو ضروری ہے کہ اتنا صبر کرے کہ پانی صاف ہو جائے اور پھر وضو کرے یا کسی طریقے سے اسے صاف کرے۔

وضو کے پانی اور مکان کا مباح ہونا

تیسری شرط: وضو کا پانی اور جس فضا میں وضو کر رہا ہے مباح ہو۔ (اگر مباح پانی یا مکان نہ ہو تو اس کا وضو باطل ہے اور اسے تیمم کرنا ضروری ہے، اگر مباح پانی اور مکان ہونے کے باوجود غصبی پانی سے یا غصبی مکان میں وضو کرے تو اس کا وضو احتیاط کی بناء پر باطل ہے)۔

■ غصبی پانی سے یا غصبی جگہ میں وضو کرنا ■

مسئلہ 273۔ غصبی پانی اور ایسے پانی جس کے بارے میں معلوم نہیں ہے کہ اس کا مالک راضی ہے یا نہیں، سے وضو کرنا حرام اور بنا بر احتیاط باطل ہے لیکن اگر اس کا مالک پہلے سے راضی تھا اور معلوم نہ ہو کہ وہ اپنی رضامندی سے پلٹا ہے یا نہیں تو وضو کرنا جائز اور بلاشک صحیح ہے اور اگر وضو کا پانی چہرے اور ہاتھوں سے کسی غصبی جگہ پر گرے تو بنا بر احتیاط اس کا وضو باطل ہے۔

■ وقف شدہ جگہوں میں وضو کرنا ■

مسئلہ 274۔ کسی مدرسے کے ایسے حوض اور وضو خانے سے وضو کرنا جس کے بارے میں انسان نہ جانتا ہو کہ یہ حوض اور وضو خانہ لوگوں کے لیے وقف کیا گیا ہے یا صرف اس مدرسے کے طلاب کیلئے وقف ہے، اگر کسی ذریعے سے ثابت ہو جائے کہ سب کیلئے وقف کیا گیا ہے تو اشکال نہیں رکھتا۔ مثلاً عام طور پر لوگ وہاں پر وضو کرتے ہیں اسطرح کہ بالعموم لوگوں کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ یہ سب لوگوں کے لیے وقف کیا گیا ہے۔ اور اگر ثابت نہ ہو تو اگر شک خود وقف میں ہو تو وضو کرنا اشکال رکھتا ہے مثلا اگر انسان نہ جانتا ہو کہ وقف کی عبارت میں حسینی سادات کا نام ذکر کیا گیا ہے یا دوسرے سادات کا جبکہ وہ خود حسینی سادات سے ہو، نہ کہ موسوی سادات میں سے، تو وہ اس موقوفہ میں تصرف نہیں کر سکتا لیکن اگر وقف کی اصل عبارت واضح ہو اور شک کرے کہ وقف کرنے والے نے کسی اور خصوصیت کو بھی معتبر قرار

دیاہے یانہیں تووضو کرنے میں کوئی مانع نہیں، مثلاًاگر جانتاہوکہ تمام سادات کے لیےوقف ہے اور شک کرے کہ وقف کرنے والے نے موسوی ہونے کی بھی شرط لگائی ہے یانہیں تواس صورت میں اس پر حکم لگایاجائے گا کہ یہ تمام سادات کے لیے وقف ہے اوروضوکرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ ایسی مسجد میں وضو کرنا جس میں نماز پڑھنے کاارادہ نہ ہو ▪

مسئلہ 275۔ جو شخص کسی مسجد میں نمازنہیں پڑھنا چاہتا اگرنہ جانتاہو کہ اس مسجد کا حوض اور وضو خانہ سب لوگوں کے لیے وقف کیاگیاہے یاصرف ان لوگوں کے لیے جووہاں نمازپڑھتےہیں اگرکسی ذریعے سے ثابت ہوجائے کہ سب لوگوں کے لیے وقف کیاگیاہے تووضوکرنا اشکال نہیں رکھتا اور اس صورت کےعلاوہ اس مسئلہ میں وہی تفصیل ہے کہ جو سابقہ مسئلہ میں بیان کی گئی ہے۔

▪ سراؤں اور مسافر خانوں میں وضو کرنا ▪

مسئلہ 276۔ سراؤں، مسافرخانوں اوران جیسے دیگرمقامات کے حوض اور وضوخانےسےان لوگوں کاوضوکرنا جوان میں ٹھہرےہوئے نہ ہوں اس صورت میں بلااشکال ہےجب کسی ذریعے سے اس کا جوازثابت ہوجائے جیسے کہ بالعموم لوگوں کوجواز کا اطمئنان حاصل ہوجائے مثلا اس ذریعےسے کہ عام طورپرجولوگ ان جگہوں پر ٹھہرےہوئے نہیں ہیں وہ بھی ان میں وضوکریں۔

▪ بڑی نہروں میں وضو کرنا ▪

مسئلہ 277۔ بڑی نہروں سے وضوکرنا جائزاور صحیح ہے اگرچہ ان کا مالک ان سے وضوکرنے سے منع بھی کرے یایہ کہ انسان جانتاہو کہ وہ راضی نہیں ہے یا یہ کہ ان کامالک بچہ یامجنوں ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چندصورتوں میں وضونہ کیاجاے لیکن جائزنہیں ہے کہ غاصب غصبی پانی سے وضوکرے اسی طرح وہ لوگ کہ اس کے شمارہونے کی وجہ سے اس پانی میں تصرف کرتے ہیں جیسے غاصب کی بیوی، اس کے بچے اور اس کے مہمان، اگر یہ لوگ وضوکرے تووہ وضو گزشتہ تیسری شرط میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق باطل ہے۔

▪ بھول کر غصبی پانی سے وضو کرنا

مسئلہ 278۔ اگر بھول جائے کہ پانی غصبی ہے اوراس سے وضوکرلے تواس کا وضو صحیح ہے لیکن جس شخص نے خودپانی غصب کیاہے اگروہ اِسے غصبی ہونے کوبھول جائے اوروضو کرلے تواسکاوضو حرام اورتیسری شرط میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق باطل ہے۔

وضوکے پانی کی برتن کا مباح ہونا نیز سونااور چاندی کا نہ ہونا۔

چوتھی شرط: وضووالے پانی کا برتن مباح ہو۔
پانچویں شرط: وضوکے پانی کا برتن سونے یاچاندی کا نہ ہو۔

جو برتن جس کا استعمال کرنا حرام ہے اس میں پانی کے علاوہ اور پانی موجود نہ ہو، تو ایسے پانی سے وضو کرنا باطل ہے اور ضروری ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن اگر مباح پانی موجود ہواور پھر بھی حرام استعمال کے برتن میں پانی سے وضو کرے تو اس کا وضو احتیاط پر مبنی باطل ہے۔

▪ غصبی یاسونے اور چاندی کے برتن میں موجود پانی سے وضو ▪

مسئلہ 279۔ اگر وضوکاپانی غصبی یا سونے اور چاندی کے برتن میں ہواوراس کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہ ہو تواگر اسے جائز طریقے سے کسی دوسرے برتن میں ڈال سکتاہو توضروری ہے کہ اسے دوسرے برتن ڈالے اورپھر وضوکرے۔ اگرایسانہ کرسکے توضروری ہے کہ تیمم کرے اوردونوں صورتوں میں اگر اس نے معصیت کی ہےاور اس پانی لے کر وضو کرے تواس کا وضو گزشتہ تفصیل کے مطابق باطل ہے۔

▪ ایسے حوض میں وضو کرنا جس کا کچھ حصہ غصبی ہو ▪

مسئلہ 280۔ جس حوض کی مثلا ایک اینٹ یا ایک پتھر غصبی ہوتواگراس میں سے پانی لینا عرف کی نظرمیں اس اینٹ اورپتھر میں تصرف نہ ہو تواسے وضوکرنے میں کوئی اشکال نہیں اوراگرتصرف ہو اور وہ اس پانی سے وضو کرے تو اس کا وضو گزشتہ تفصیل کے مطابق باطل ہے۔

■ ایسی جگہ وضو کرنا جس کے وقفی ہونے کا احتمال ہو ■

مسئلہ 281۔ اگر کسی امام یا امامزادہ کے صحن میں کہ جو پہلے قبرستان رہا ہو کوئی حوض یا نہر بنائیں تو اگر انسان نہ جانتا ہو کہ صحن کی زمین کو قبرستان کے لیے وقف کیا گیا ہے تو اس حوض اور نہر سے وضو کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

وضو کے اعضاء کا پاک ہونا

چھٹی شرط: دھونے اور مسح کرنے کے وقت وضو کے اعضاء پاک ہوں۔

■ وضو مکمل ہونے سے پہلے اعضائے وضو کا نجس ہونا ■

مسئلہ 282۔ اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے جس عضو کو دھویا یا مسح کیا ہو نجس ہو جائے تو وضو صحیح ہے۔

■ اعضائے وضو کے علاوہ دیگر اعضاء کا نجس ہونا ■

مسئلہ 283۔ اگر وضو کے اعضاء کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو صحیح ہے لیکن اگر پیشاب اور پاخانے کے مقام کو پیشاب اور پاخانے سے پاک نہ کیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے اسے پاک کرے اور پھر وضو کرے۔

■ نجس عضو کو پاک کرنے میں وضو کے بعد شک کرنا ■

مسئلہ 284۔ اگر وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نجس ہو اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو سے پہلے اسے دھویا تھا یا نہیں تو اگر جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت اس جگہ کے پاک یا نجس ہونے کی طرف متوجہ نہیں تھا یا مسئلے کو بھی نہیں جانتا تھا تو وضو باطل ہے اور اگر مسئلہ کو جانتا تھا اور جانتا ہو کہ اس کی رعایت کرنے کی طرف متوجہ تھا یا شک کرے کہ متوجہ تھا یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے، ہر صورت میں جو جگہ نجس ہے بنا بر احتیاط اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

■ اعضائے وضو سے خون بہنے کی صورت میں وضو کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 285۔ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کوئی زخم ہو کہ جس کا خون مکمل طور پر رکتا نہ ہو اور پانی

اسکے لیے مضرنہ ہو توضروری ہے کہ اسے کریاجاری پانی کے اندرڈبوے اور اتنادباے کہ خون رک جاے پھربیان کردہ طریقے کے مطابق ارتماسی وضو کرے۔

وضواور نماز کے لئے وقت کافی ہو۔

ساتویں شرط: وقت وضواور نماز کے لیے کافی ہو

▪ وضو کے لئے وقت کا کافی نہ ہونا ▪

مسئلہ 286۔ اگروقت اتنا تنگ ہو کہ اگروضو کرے تواسے خوف ہے کہ پوری نماز یا اس کے بعض واجبات وقت کے بعد پڑھے جائیں گے توضروری ہے کہ تیمم کرے لیکن اگروضو اور تیمم کے لیے ایک جیسا وقت درکارہو توضروری ہے کہ وضو کرے۔

▪ وقت کی کمی کی وجہ سے تیمم کی جگہ پر وضو کرنا ▪

مسئلہ 287۔ جس شخص کے لیے ضروری ہے کہ نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے تیمم کرے اگرقربت کی نیت سے یاتلاوت قرآن جیسے کسی مستحب کام کے لیےوضوکرے تو صحیح ہے اگرچہ اس نے پوری نماز یا اس کاکچھ حصہ وقت کے اندر نہ پڑھنے کی وجہ سے گناہ کیا ہے۔

قربت کی نیت

آٹھویں شرط: قربت کی نیت سے یعنی فقط پروردگار عالم کے لیے وضو کرے اوراگر ٹھنڈا ہونے کے لیے یا کسی اورنیت سے وضو کرے تو باطل ہے۔

▪ وضو میں نیت کا طریقہ ▪

مسئلہ 288۔ ضروری نہیں ہے کہ وضو کی نیت زبان سے کہے یادل سے گزارے بلکہ ضروری ہے کہ پورے وضو میں متوجہ رہے کہ خداکے لیے وضو کررہاہےاس طرح کہ اگراس سے پوچھاجائے کہ توکیاکر رہاہے اورکس کے لیےکررہاہے؟ توکہے کہ خداکے لیے وضوکررہاہوں۔

وضو میں ترتیب کی رعایت

نویں شرط: وضو کو بیان شدہ ترتیب کے مطابق بجالایا جائے یعنی پہلے چہرہ پھر دایاں ہاتھ اور اسکے بعد بایاں ہاتھ دھوئے، اس کے بعد سر اور پھر پیروں کا مسح کرے۔ ضروری ہے کہ دائیں پاؤں سے پہلے بائیں پاؤں کا مسح نہ کرے اور بنابر احتیاط دونوں پاؤں کا ایک ساتھ بھی مسح نہ کرے اور اگر اس ترتیب سے وضو نہ کرے تو باطل ہے۔

پے درپے انجام دینا

دسویں شرط: وضو کے امور کو پے درپے انجام دے۔

▪ وضو کرتے وقت پہلی دھوئی ہوئی اعضاء کا خشک ہونا ▪

مسئلہ 289۔ اگر وضو کے امور کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ جب کسی جگہ کو دھونا چاہے یا مسح کرنا چاہے تو اس سے پہلے جتنی جگہیں دھوئی گئی ہیں یا مسح کیا گیا ہے سب کی تری خشک ہوجائے تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر صرف اُس جگہ کی تری خشک ہوئی ہو جو اِس جگہ سے پہلے ہے کہ جسے دھونا چاھتا ہے یا اس کا مسح کرنا چاھتا ہے ۔مثلا بائیں ہاتھ کو دھونا چاھتا ہے دائیں ہاتھ کی تری خشک ہوچکی ہو لیکن چہرہ تر ہو۔ تو اس کا وضو صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو کو باطل کرے اور پھر سے وضو کرے۔

▪ ہوا یا اس طرح کی دیگر اسباب کی وجہ سے پہلی دھوئی ہوئی اعضائے وضو کا خشک ہونا ▪

مسئلہ 290۔ اگر وضو کے امور کو پے درپے انجام دے لیکن، ہوا، گرمی، بدن کی زیادہ حرارت یا ان جیسی کسی اور وجہ سے تری خشک ہوجائے تو وضو صحیح ہے۔

▪ چلتے ہوئے وضو کرنا ▪

مسئلہ 291۔ وضو کرتے ہوئے چلنے میں اشکال نہیں ہے۔

وضو کے امور کو خود انجام دینا

گیارہویں شرط: وضو کرنے والا چہرے اور بازؤوں کے دھونے اور سر اور پیروں کے مسح کو خود انجام دے۔ اگر کوئی دوسرا اسے وضو کرائے یا چہرے اور ہاتھوں تک پانی کو پہنچانے اور سر اور پاؤں کے مسح میں اس کی مدد کرے تو وضو باطل ہے البتہ وضو کے مقدمات میں مدد کرنا مکروہ ہے لہذا اگر کوئی شخص انسان کی ہتھیلی میں پانی ڈالے اور انسان اس پانی کے ساتھ وضو کرے تو وہ باطل نہیں ہے۔

▪ وضو میں کسی کی مدد لینا اور کسی کو نائب مقرر کرنا ▪

مسئلہ 292۔ جو شخص تنہا وضو نہیں کرسکتا ضروری ہے کہ دوسروں کی مدد سے وضو کرے اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتا تو کسی کو نائب بنائے جو اسے وضو کرائے اور اگر وہ اجرت مانگے اور یہ دے سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے اجرت دے لیکن ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ مسح کرے، اگر نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا نائب اس کا ہاتھ پکڑ کر مسح والی جگہ پر پھیرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے ہاتھ سے رطوبت لیکر اس رطوبت کے ساتھ اس کے سر اور پیروں کا مسح کرے۔

▪ وضو کے لئے مدد لینے کی صورت میں فقط ضروری امور پر اکتفاء کرنا ▪

مسئلہ 293۔ وضو کے جن امور کو انسان تنہا انجام دے سکتا ہو اس میں کسی سے مدد نہ لے۔

پانی کا استعمال مانع نہ ہو

بارہویں شرط: پانی کا استعمال اس کیلئے کوئی مانع نہ رکھتا ہو۔

▪ پیاس کا خوف ہوتے ہوئے وضو کرنا ▪

مسئلہ 294۔ اگر کسی شخص کو خوف ہو کہ وضو کرے گا تو پیاسا رہ جائے گا تو وہ وضو کو ترک نہیں کرسکتا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم بھی کرے ہاں اگر خوف ہو کہ وضو کرنے سے کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے گا جس کا علاج مشکل ہے تو وضو نہ کرے اور ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر اس حد تک نہ پہنچے لیکن وضو اس کیلئے اس قدر مشقت کا باعث ہو کہ جسے بالعموم لوگ برداشت نہیں کرتے تو وضو کو چھوڑ کر تیمم کرسکتا ہے لیکن اگر مشقت

کو برداشت کرکے وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ اگر نہ جانتے ہوئے کہ وضو اس کیلئے شدید ضرر رکھتا ہے وضو کرے اور وضو کرنے کے بعد سمجھے کہ وضو اس کیلئے شدید ضرر رکھتا تھا تو اس کے وضو کا صحیح ہے

▪ کم پانی کا مضر نہ ہونا ▪

مسئلہ 295۔ اگر چہرے اور ہاتھوں تک اتنا تھوڑا سا پانی پہنچانا مضر نہ ہو کہ جس کے ساتھ وضو صحیح ہے لیکن اس سے زیادہ مقدار مضر ہو تو ضروری ہے کہ اسی تھوڑی مقدار کے ساتھ وضو کرے۔

اعضاءِ وضو پر کسی مانع کا نہ ہونا

تیرہویں شرط: وضو کے اعضا پر کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جو پانی کے پہنچنے سے مانع ہو۔ یہ چیز بعض اوقات وضو کے صحت کی شرط نہیں ہوتی بلکہ جبیرہ وضو والے کا فریضہ ہوتی ہے جیسا کہ وضوئے جبیرہ کے احکام والی فصل میں آئے گا۔

▪ اعضائے وضو پر لگی ہوئی چیز کے باقی رہنے میں شک ▪

مسئلہ 296۔ اگر جانتا ہو کہ وضو کے اعضا پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن شک کرے کہ یہ پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دور کرے یا پانی کو اس کے نیچے تک پہنچائے

اس چیز کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ کسی مانع کے موجود ہونے یا جو چیز وضو کے اعضا پر لگی ہوئی ہے اس کے مانع ہونے میں شک کا معیار عام لوگ ہیں اگر عام لوگ کسی جگہ شک نہ کرتے ہوں پھر بھی کسی کو اس میں شک ہو جائے تو وہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

▪ ناخن کے نیچے میل ▪

مسئلہ 297۔ اگر ناخن کے نیچے میل ہو تو وضو اشکال نہیں رکھتا لیکن اگر ناخن کاٹ دے اور جانتا ہو یا احتمال دے کہ یہ میل پانی کے جلد تک پہنچنے سے مانع ہے تو ضروری ہے کہ وضو کیلئے اس میل کو دور کرے نیز اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑا ہو تو ضروری ہے کہ جو میل معمول سے زائد مقدار کے نیچے ہے اسے دور کرے۔

▪ اعضائے وضو پر سوجن آنے کی صورت میں وضو کرنا ▪

مسئلہ 298۔ اگر جلنے یا کسی اور وجہ سے چہرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے اور پیروں کے اوپر سوجن آجائے تو اس کو اوپر سے دھولینا اور اس پر مسح کرلینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہوجائے تو پانی کو جلد کے نیچے تک پہنچانا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر اس کے ایک حصے کی جلد اکھڑ جائے تو ضروری نہیں ہے کہ پانی کو اس حصے کے نیچے پہنچایا جائے کہ جو اکھڑا نہیں ہے اگر اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن کے ساتھ چپک جاتی ہو اور کبھی اوپر اُٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ پانی کو اس حصے کے نیچے تک پہنچائے۔

▪ اعضائے وضو پر کسی رکاوٹ کی موجودگی میں شک ▪

مسئلہ 299۔ اگر انسان کو شک ہو کہ کیا اس کے وضو کے اعضا پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے یا نہیں تو اگر اسکا احتمال لوگوں کی نظر میں بجا ہو مثل گیلی مٹی کے ساتھ کام کرنے کے بعد شک کرے کہ مٹی ہاتھ پر لگی ہوئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کرے یا اتنا ہاتھ کو ملے کہ خود اس کو یا بالعموم لوگوں کو اطمینان ہوجائے کہ اگر تھی تو زائل ہوچکی ہے یا پانی اسکے نیچے پہنچ گیا ہے۔

▪ بدن پر میل کی موجودگی میں شک ▪

مسئلہ 300۔ جس جگہ کو دھونا یا اس کا مسح کرنا ضروری ہے اگر میل ہو لیکن اسکا میل پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع نہ ہو تو اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ہے اگر پلستر کرے اور صابن وغیرہ کے ساتھ دھونے کے بعد کوئی سفید سی چیز کہ جو پانی کے جلد تک پہنچنے سے مانع نہیں ہے ہاتھ پر رہ گئی ہو۔ لیکن اگر شک کرے کہ اس کے ہوتے ہوئے پانی بدن تک پہنچتا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دور کرے مگر یہ کہ اس کا شک معمول سے ہٹ کر ہو۔

▪ کسی جگہ پر رکاوٹ کا علم رکھنے کی صورت میں وہاں تک پانی پہنچانے میں شک ▪

مسئلہ 301۔ اگر وضو سے پہلے جانتا ہو کہ وضو کے بعض اعضا پر ایسی چیز ہے کہ جو پانی کے پہنچنے سے مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرتے وقت پانی کو اس جگہ تک پہنچایا تھا یا نہیں تو اگر اس بات کا احتمال دے کہ وضو کرتے وقت متوجہ تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

▪ وضو کے بعد رکاوٹ کے نیچے تک پانی پہنچنے میں شک ▪

مسئلہ 302۔ اگر وضو کے بعض اعضا پر ایسا مانع ہو کہ بعض اوقات پانی خود بخود اس کے نیچے پہنچ جاتا ہو جبکہ بعض اوقات نہیں پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ اس کے نیچے تک پانی پہنچتا تھا یا نہیں تو اگر جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت اس کے نیچے پانی کے پہنچنے کی طرف متوجہ نہیں تھا تو اس وضو پر اکتفا نہیں کر سکتا۔

▪ رکاوٹ کا علم حاصل ہونا مگر شک کرے کہ کیا وضو کرتے وقت رکاوٹ موجود تھی یا نہیں ▪

مسئلہ 303۔ اگر وضو کے بعد اعضاے وضو پر کوئی ایسی چیز دیکھے کہ جو پانی کے پہنچنے میں مانع ہو اور نہ جانتا ہو کہ یہ وضو کے وقت تھی یا اس کے بعد لگی ہے تو اس کا وضو صحیح ہے مگر یہ کہ جانتا ہو کہ وضو کے وقت اس مانع کی طرف متوجہ نہیں تھا تو اس صورت میں اس وضو پر اکتفا نہیں کر سکتا۔

▪ رکاوٹ کی موجودگی میں شک ▪

مسئلہ 304۔ اگر وضو کے بعد شک کرے کہ آیا وضو کے اعضا پر کوئی ایسی چیز تھی جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے یا نہیں چنانچہ اگر احتمال دے کہ وضو کرتے وقت متوجہ تھا تو اسکا وضو صحیح ہے۔

وضو کے احکام

▪ وضو میں کثیر الشک انسان کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 305۔ جو شخص وضو کے افعال یا شرائط - جیسے پانی کا پاک ہونا- میں زیادہ شک کرتا ہو چنانچہ اگر یہ وسوسے کی حد تک پہنچ جاے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

▪ وضو کے باطل ہونے میں شک ▪

مسئلہ 306۔ اگر شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ اس کا وضو باقی ہے لیکن اگر پیشاب کے بعد استبراء کیے بغیر وضو کر لیا ہو اور وضو کے بعد کوئی تری نکل آئے اور نہ جانتا ہو کہ یہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے۔

■ وضو انجام دینے میں شک ■

مسئلہ 307۔ اگر کسی کو شک ہو کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وضو کرے۔

■ ایسے شخص کی ذمہ داری جسے معلوم نہ ہو کہ حدث سے پہلے وضو کیا ہے یا حدث کے بعد ■

مسئلہ 308۔ جو شخص جانتا ہے کہ اس نے وضو کیا ہے اور ایک حدث بھی اس سے سرزد ہوا ہے مثلاً اس نے پیشاب بھی کیا ہے تو اگر نہ جانتا ہو کہ کون سا پہلے تھا تو اگر نماز سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور اگر نماز کے دوران بھی شک کرے تو اپنی اس نماز پر اکتفا نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو رجائی نیت سے مکمل کرے اور اس کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نماز کے بعد شک کرے تو اگر اس چیز کا احتمال دے کہ نماز شروع کرتے وقت متوجہ تھا تو اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ بعد والی نمازوں کیلئے وضو کرے اگر وضو کا وقت معلوم ہو اور حدث سرزد ہونے کا وقت معلوم نہ ہو تو تمام صورتوں میں اسکی نماز صحیح ہے اور اس پر صاحبِ وضو ہونے کا حکم لگایا جائے گا لہذا اگر جانتا ہے کہ ظہر کے وقت اس نے وضو کیا تھا اور نہیں جانتا کہ اس سے پہلے کوئی حدث سرزد ہوا تھا یا اس کے بعد، تو اس کی نماز صحیح ہے اور وضو کے تمام احکام کو جاری کر سکتا ہے۔

■ بعض اعضاء کے نہ دھونے یا مسح نہ کرنے پر یقین ■

مسئلہ 309۔ اگر وضو کے بعد یا اس کے دوران میں یقین کر لے کہ بعض جگہوں کو اس نے نہیں دھویا ہے یا ان کا مسح نہیں کیا تو اگر مدت طولانی ہونے کی وجہ سے اس سے پہلے کی تمام جگہوں کی تری خشک ہو چکی ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور اگر خشک نہیں ہوئیں یا ہوا اور گرمی وغیرہ کی وجہ سے خشک ہوئی ہوں تو ضروری ہے کہ جس جگہ کو بھول گیا ہے اور جو اس کے بعد ہے انہیں دھولے یا ان کا مسح کرے اور وضو کے دوران میں کسی جگہ کے دھونے یا مسح کرنے میں شک کرے تو بھی ضروری ہے کہ اسی حکم پر عمل کرے۔

■ نماز پڑھنے کے بعد وضو انجام دینے میں شک ■

مسئلہ 310۔ اگر نماز کے بعد شک کرے کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اگر احتمال دے کہ نماز شروع کرنے کی حالت میں اس بات کی طرف متوجہ تھا -اگرچہ اجمالا ہی کیوں نہ ہو- کہ وضو کرنا ضروری ہے تو اسکی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ دیگر نمازوں کیلئے وضو کرے۔

▪ نماز کے دوران وضو انجام دینے میں شک ▪

مسئلہ 311۔ اگرنماز کے دوران شک کرے کہ وضو کیا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ وضو کرےاور نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی نماز کو رجاکی نیت سے مکمل کرے اور پھر وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ نماز کے بعد وضو باطل ہونے کے وقت میں شک ▪

مسئلہ 312۔ اگرنماز کے بعد معلوم ہوجائے کہ اس کا وضو باطل ہواہے لیکن شک کرے کہ نماز سے پہلے باطل ہواتھا یااسکے بعد تو اگراحتمال دے کہ نماز کو شروع کرتے وقت نماز کی صحت کی شرائط کی طرف متوجہ تھا تواس نے جونمازپڑھی وہ صحیح ہے۔

▪ مبطون اور مسلوس کی نماز اور وضو ▪

مسئلہ 313۔ اگرانسان کوکوئی ایسی بیماری ہو کہ اسکا پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر نکلتا رہتاہو (کہ جسے مسلوس کہاجاتاہے) یاپاخانے کوروک نہ سکتا ہو (کہ جسے مبطون کہا جاتاہے) تو اگراسے یقین ہو کہ نمازکے اول وقت سے لیکر اس کے آخری وقت تک وضوکرکے نمازپڑھنے کی مہلت مل جائےگی توضروری ہے کہ جب مہلت ملے اس وقت نماز پڑھے اوراگر صرف نمازکے واجب کاموں کیلئےمہلت ملے توضروی ہے کہ مہلت کے وقت میں صرف نماز کے واجب کاموں کوانجام دے اور مستحب کاموں کو جیسے آذان واقامت، قنوت بلکہ سورہ — ترک کردے۔

▪ مسلوس کو نماز اور وضو کے لئے مہلت نہ ملنا ▪

مسئلہ 314۔ جس کا پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر گرتا رہتاہواوراسے وضواورنماز کیلئے مہلت نہیں ملتی تووہ اسی حالت میں نمازپڑھ سکتاہےاور اس کیفیت کے ساتھ پیشاب کا نکلنا اس کے وضو کو باطل نہیں کرتا بلکہ اس کا وضو معمول کےطورپرحدث سرزدہونے سے باطل ہوگاجیسے سونا یادیگرلوگوں کی طرح پیشاب اور پاخانہ کرناوغیرہ۔

▪ مبطون کو نماز اور وضو کے لئے مہلت نہ ملنا ▪

مسئلہ 315۔ جوشخص پاخانے کونہیں روک سکتا اوراسے وضواورنماز کیلئے بھی مہلت نہیں ملتی تو اگرنماز کے دوان ایک یا چند مرتبہ پاخانہ نکلتاہو اس طرح کہ ہربار پاخانہ نکلنے کے بعد

اس کیلئے وضوکرنا حرج کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی اپنے پاس رکھے اورہردفعہ پاخانہ خارج ہونے کے بعد نماز کے شرائط کا خیال رکھتے ہوئے -جیسے قبلہ رخ ہونا- فوراً وضوکرے اور جہاں سے نمازچھوڑی تھی وہیں سے جاری رکھے اوراگر یہ کام اس کیلئے حرج کاباعث ہوتواسی حالت کےساتھ نماز پڑھ سکتاہے اورصرف متعارف حدث اس کے وضوکو باطل کرے گا۔

▪ ریح خارج ہونے کی بیماری میں مبتلا شخص ▪

مسئلہ 316۔ اگرکسی کو ایسی بیماری ہو کہ وہ ریح کو خارج ہونے سے نہ روک سکتا ہو توریح کاخارج ہونےسے اس کاوضو باطل نہیں ہوگا اوراسی حالت کے ساتھ نمازپڑھ سکتا ہے۔

▪ وہ شخص جو ریح، پیشاب اور بول کو نہ روک سکتا ہو ▪

مسئلہ 317۔ جو شخص پیشاب یاریح کو خارج ہونے سےنہیں روک سکتا ضروری نہیں ہے کہ ہرنمازکیلئے وضوکرے اسی طرح وہ شخص کہ جو پاخانےکونہیں روک سکتا اورھردفعہ کے بعد اس کیلئے وضوکرناحرج کاباعث ہے لیکن اگر حرج کاباعث نہیں ہے توضروری ہے کہ ہرنمازکیلئے وضوکرے اورفوراً نمازمیں مشغول ہوجاےاوراگر پاخانہ خارج ہوجاے تومسئلہ نمبر 315 میں بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرے۔

▪ بھولے ہوئےاوراجزاءاور سجدہ سہوانجام دینے میں مطبون کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 318۔ بھولا ہواسجدہ اورتشہد اورنماز احتیاط کا وہی حکم ہے جو نمازکے اجزاکاہے لہذا جو شخص پاخانے کوخارج ہونےسےنہیں روک سکتااگربھولےہوئے سجدہ یا تشہد یانمازاحتیاط کے دوران پاخانہ خارج ہوجائے تواگراس کیلئے حرج نہ ہو توضروری ہے کہ وضوکرے اورباقی عمل کو انجام دے اور احتیاط کی بناپر سجدہ سہو میں بھی اسی طرح کرے۔

▪ بدن یالباس کے نجس ہونے میں مسلوس اور مبطون کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 319۔ جس شخص کا پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر گرتاہے ضروری ہے کہ نماز کیلئے کسی پاک تھیلی -کہ جس کے اندرروئی یاکوئی اور چیز رکھی ہوئی ہو تاکہ پیشاب کو دیگر جگہوں تک پہنچنے سے روکنے کے ذریعےاپنےآپ کو محفوظ رکھےاورضروری ہے کہ ہرنماز کیلئے پیشاب کے مقام کو کہ جو نجس ہوگیاہے پاک کرے اور تھیلی جوکہ نجس ہوگئی ہےاسے بھی پاک کرے یاتبدیل کرے لیکن اگرنماز ظہروعصر کواکٹھاپڑھے توضروری نہیں ہے کہ نماز عصر کیلئے پیشاب

کے مقام اور تھیلی کو پاک کرے اوراسی حالت کے ساتھ نماز عصر بھی پڑھ سکتاہےاوراسی طرح حکم اس شخص کے لئے بھی ہو جو نماز مغرب وعشاء کواکھٹاپڑھے۔ بہرحال جہاں تک ممکن ہو نجاست کوبدن کے دیگر حصوں تک سرایت کرنے سے روکے۔
نیز جو شخص پاخانے کو نہیں روک سکتا چنانچہ اگر ممکن ہو توضروری ہے کہ نماز کی مقدار تک پاخانے کو دیگر جگہوں تک پہنچنے سے روکے اور امکان ہو توہر نماز کیلیئے مقام پاخانہ کو پاک کرے اور اگر نماز کے دوران بھی پاخانہ خارج ہو جائے توبنابر احتیاط اگر مشقت نہ ہو تومقام پاخانہ کو پاک کرے۔

▪ نماز میں مسلوس اور مبطون کا پیشاب اور پاخانہ کو روکنا ▪

مسئلہ 320۔ جو شخص پیشاب، پاخانہ یا ریح کوخارج ہونے سے نہیں روک سکتا اگر ممکن ہوتوضروری ہے کہ نماز کی مقدار پیشاب، پاخانے یاریح کوخارج ہونے سے روکے اگرچہ اس کیلیئے کچھ خرچ کرناپڑے بلکہ اگرآسانی سے بیماری کاعلاج کیاجاسکے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپناعلاج کرائے۔

▪ بیماری سے چھٹکارا پانے کے بعد مسلوس اور مبطون کی نمازوں کا حکم ▪

مسئلہ 321۔ جو شخص پیشاب، یاپاخانہ یاریح کو جارج ہونے سے نہیں روک سکتا ضروری نہیں ہے کہ بیماری کے ٹھیک ہوجانے کے بعدان نمازوں کی قضا کرے جو اس نے بیماری کے وقت اپنے فریضے کے مطابق بجالائی تھی لیکن اگرنماز کےوقت کے دوران بیماری ٹھیک ہوجاے توضروری ہے کہ جونمازاس وقت میں پڑھی ہے اسکی قضاکرے۔

جن چیزوں کیلیئے وضو کرناضروری ہے

▪ چھ موارد میں وضو کی ضرورت ▪

مسئلہ 322۔ چھ چیزوں کیلیئے وضوکرناواجب ہے۔

1: نمازمیت کے علاوہ واجب نمازوں کیلیئے۔ مستحب نمازوں میں وضو صحت کی شرط ہے۔

2: بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کیلیئے اگرانکے اورواجب نماز کے درمیان کوئی حدث سرزد ہوجائے مثلا پیشاب کرلے اوراحتیاط یہ ہے کہ سجدہ سہو کیلیئے بھی وضوکرے۔

3: بیت اللہ کے واجب طواف کیلیئے، چاہے عمرے کاطواف ہو یاحج کا۔ عمرہ یاحج واجب ہو یامستحب۔

4: اگر نذر یا عہد کرے یا قسم کھائی ہو کہ وضو کرے گا یا اجارے شرط یا کسی دوسری چیز کی وجہ سے کہ جس کی اطاعت لازم ہے وضو واجب ہو گیا ہو۔
5: اگر نذر یا عہد کرے یا قسم کھائی ہو کہ اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن کے خط اور اس کی مثل کو کہ جسے وضو کے بغیر مس کرنا جائز نہیں ہے مس کرے گا یا اجارے یا شرط یا کسی اور ایسی چیز کی وجہ سے کہ جس کی اطاعت لازم ہے اس پر اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے خط وغیرہ کو لگانا لازم ہو گیا ہو۔
6: نجس ہو جانے والے قرآن کو پاک کرنے کیلئے یا اسے کوڑے کی جگہ وغیرہ سے نکالنے کیلئے اگر اپنے ہاتھ یا بدن کے کسی دوسرے حصے کو قرآن کے خط کے ساتھ مس کرنے پر مجبور ہو لیکن اگر وضو کی مقدار دیر ہونا قرآن کی بے احترامی شمار ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر تیمم کی مقدار دیر ہونا بھی قران کی بے احترامی ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کے بغیر قرآن کو کوڑے وغیرہ کی جگہ سے باہر نکالے یا اگر نجس ہے تو اسے پاک کرے۔

▪ وضو کے بغیر قرآن کے خط یا ترجمہ مس کرنا ▪

مسئلہ 323۔ جس شخص کا وضو نہیں ہے اس کا قرآن کے خط کو مس کرنا یعنی اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے خط کے ساتھ لگانا حرام ہے لیکن اگر فارسی یا کسی اور زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا گیا ہو تو اس ترجمہ کو مس کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

▪ بچے اور دیوانے کو قرآن کے خط سے روکنا ▪

مسئلہ 324۔ بچے اور دیوانے کو قرآن کے خط وغیرہ کو مس کرنے سے روکنا واجب نہیں ہے لیکن اگر اس کا مس کرنا قرآن اور اسکی مثل کی بے احترامی ہو تو اسے روکنا ضروری ہے۔

▪ بابرکت ناموں کو مس کرنا ▪

مسئلہ 325۔ جو شخص وضو نہیں رکھتا بنا بر احتیاط اس کے لئے خداوند متعال کا نام اور اس کے خاص صفات کو مس کرنا حرام ہے چاہے اسے جس زبان میں بھی لکھا گیا ہو سوائے ان پیسوں کے کہ جس پر خدا کا نام لکھا گیا ہے اسے ہاتھ لگانا اشکال نہیں رکھتا بلکہ بنا بر احتیاط مستحب پیغمبر اکرم (ص) ائمہ معصومین (ع) اور حضرت زہرا (ع) کے مبارک ناموں کو بھی وضو کے بغیر مس نہ کیا جائے۔

▪ نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا ▪

مسئلہ 326۔ انسان نماز کے وقت سے پہلے نماز کی نیت سے یا باطہارت رہنے کی نیت سے وضو یا غسل کر سکتا ہے، طہارت کو حاصل کرنا خود مستحب ہے اور انسان ہر وقت باطہارت ہونے کی نیت سے وضو یا غسل کر سکتا ہے۔

▪ واجب کی نیت سے وضو کرنا اس یقین کے ساتھ کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے ▪

مسئلہ 327۔ جس شخص کو یقین ہے کہ وضو کا وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب وضو کی نیت کرے اور وضو کے بعد پتا چلے کہ نماز کا وقت داخل نہیں ہوا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

▪ وضو کے مستحب ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 328۔ مستحب ہے کہ انسان نماز جنازہ، اھل قبور کی زیارت، مسجد اور معصومین (ع) کے حرم میں جانے، قرآن کو اپنے ساتھ رکھنے، اسے پڑھنے اور لکھنے، قرآن کے حاشیے کو چھونے اور سونے کیلئے وضو کرے نیز مستحب ہے کہ جو شخص باوضو ہے وہ دوبارہ وضو کرے اور اگر ان میں سے کسی کام کیلئے وضو کرے تو جس کام کو بھی وضو کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے انجام دے سکتا ہے مثلاً اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

وہ چیزیں جو وضو کو باطل کر دیتی ہیں۔

▪ وضو کو باطل کرنے والی چیزیں ▪

مسئلہ 329۔ سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:

1: پیشاب۔

2: پاخانہ۔

3: معدے اور آنت کی ہوا جو مقام پاخانہ سے خارج ہو۔

4: ایسی نیند جس کی وجہ سے آنکھ نہ دیکھے اور کان نہ سنے لیکن اگر آنکھ نہ دیکھے اور کان سنے تو وضو باطل نہیں ہوتا۔

5: وہ چیزیں جو عقل کو زائل کرے جیسے دیوانگی، مستی اور بیہوشی۔

6: عورتوں کا استحاضہ کہ جس کا بیان بعد میں آجائے گا۔
7: ایسا کام کہ جس کیلئے غسل کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے، جنابت اور حیض اور میت کو چھونے سے بنا بر احتیاط وضو باطل ہو جاتا ہے۔

جبیرہ وضو کے احکام

وہ چیز کہ جس سے زخم اور ٹوٹے ہوئے عضو کو باندھتے ہیں اور وہ دوا کہ جسے زخم وغیرہ کے اوپر لگاتے ہیں اسے "جبیرہ" کہا جاتا ہے۔

▪ وہ زخم جس کے لئے پانی مضر نہ ہو ▪

مسئلہ 330۔ اگر وضو کے کسی عضو پر زخم یا پھوڑا ہو یا وہ ٹوٹا ہوا ہو تو اگر وہ اوپر سے کھلا ہے اور اس کے اوپر پانی ڈالنا یا اس کا مسح کرنا مضر نہیں ہے تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق وضو کرے۔

▪ وہ زخم جس کے لئے پانی نقصان دہ ہو ▪

مسئلہ 331۔ اگر زخم، پھوڑا یا شکستگی چہرے اور ہاتھوں پر ہے اور اوپر سے کھلا ہے اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہے تو ضروری ہے کہ اس کے اطراف کو جس طرح کیفیت وضو میں بیان کیا گیا ہے اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے اور اگر زخم وغیرہ پاک ہو یا اسے پاک کر سکتا ہو اور گیلا ہاتھ پھیرنا مضر نہ ہو تو اس پر گیلا ہاتھ پھیرے اور اگر مضر ہے یا زخم نجس ہے اور اسے پاک نہیں کیا جا سکتا تو ضروری ہے کہ پاک کپڑا یا اس جیسی کوئی اور چیز زخم پر یوں رکھے کہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو اور پھر اس پر اوپر سے نیچے کی طرف گیلا ہاتھ پھیرے اور اگر یہ کام ممکن نہ ہو تو تیمم کرے اور بنا بر احتیاط مستحب وضو بھی کرے اس طرح کہ زخم والی جگہ کے علاوہ دیگر جگہوں کو دھوئے۔

▪ مسح کی جگہ پر زخم ▪

مسئلہ 332۔ اگر زخم، پھوڑا یا شکستگی سر کے اگلے حصے پر یا پاؤں کے اوپر ہو اور وہ اوپر سے کھلا

ہو تو اگر اس کا مسح نہ کرسکے اس طرح کہ مثلاً زخم نے مسح کی پوری جگہ کو گھیرا ہوا ہے یا یہ کہ صحیح وسالم جگہوں کے مسح پر بھی قادر نہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ پاک کپڑا یا اس کا مثل کوئی اور چیز اس طرح زخم کے اوپر رکھے کہ وہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو پھر پاتھ میں وضو کی باقیماندہ تری کے ساتھ اس کے اوپر مسح کرے اور بنا بر احتیاط مستحب تیمم بھی کرے اور اگر جبیرہ والا مسح ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر جن حصوں کا وضو ممکن ہو ان کا وضو بھی کرے۔

▪ جبیرہ ہونے کی صورت میں چہرہ اور ہاتھوں کو دھونا ▪

مسئلہ 333۔ اگر زخم، پھوڑا یا شکستگی چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اس کے اوپر جبیرہ ہو کہ جسے کھولا جا سکتا ہو تو اگر بغیر ضرر کے اس پر پانی جاری کرنا ممکن ہو اگرچہ اس پر تر ہاتھ پھیرنے کے ذریعہ سے ہی کیوں نہ ہو، تو ضروری ہے کہ یہ کام کرے اور اس صورت کے علاوہ اگر جلد پر تر ہاتھ پھیرنا مضر نہ ہو تو اس پر تر ہاتھ پھیرے اور اگر یہ کام مضر ہو تو ضروری ہے کہ جبیرہ پر تر ہاتھ پھیرے اور اگر جبیرہ نجس ہو یا اس پر تر ہاتھ نہیں پھیرا جا سکتا تو ضروری ہے کہ پاک کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز اس پر یوں رکھے کہ وہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو اور اس کے اوپر تر ہاتھ پھیرے۔

▪ جبیرہ ہونے کی صورت میں چہرہ اور ہاتھوں کو مسح کرنا ▪

مسئلہ 334۔ اگر زخم یا پھوڑا یا شکستگی سر کے اگلے حصے پر یا پاؤں کے اوپر ہو اور اس کے اوپر جبیرہ ہو تو اگر جبیرہ نے مسح کی پوری جگہ کو گھیرا ہوا نہ ہو اور ٹھیک جگہ پر مسح کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق وضو کرے نیز یہی حکم جاری ہے اگر اس نے مسح کی پوری جگہ کو گھیرا ہو ا ہو لیکن اسے کھول کر جلد کے اوپر مسح کر سکتا ہو۔ اگر جلد کے اوپر مسح نہ کر سکتا ہو تو اگر جبیرہ پاک ہو تو اس پر مسح کرے اور اگر جبیرہ نجس ہو یا اس پر گیلا ہاتھ نہ پھیرا جا سکتا ہو ۔مثلاً ایسی دوا ہے کہ جو ہاتھ پر لگ جاتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ پاک کپڑا یا اس جیسی کوئی اور چیز یوں اس کے اوپر رکھے کہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو اور اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

▪ اگر زخم پر پٹی ہو تو جبیرہ وضو کا طریقہ ▪

مسئلہ 335۔ اگر زخم کو کھولا نہ جاسکتا ہو لیکن زخم اور جو چیز اس کے اوپر رکھی گئی ہے پاک

ہو اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر بھی نہ ہو تو ضرور ی ہے کہ پانی کو اوپر سے نیچے کی طرف زخم تک پہنچائے اور اگر زخم یا جو چیز اس کے اوپر رکھی ہوئی ہے نجس ہو تو اگر اسے پاک کرنا اور پانی کو زخم تک پہنچانا ممکن ہو اور مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور وضو کے وقت پانی کو زخم تک پہنچائے اور اگر پانی زخم کیلئے مضر ہو یا پانی کو زخم تک پہنچانا ممکن نہ ہو یا زخم نجس ہو کہ اسے پاک کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو دھوئے اور اگر جبیرہ پاک ہے تو اس پر مسح کرےاور اگر جبیرہ نجس ہے یا اس پر گیلا ہاتھ نہ پھیرا جا سکتا ہو تو پاک کپڑا وغیرہ اس طرح اس کے اوپر رکھے کہ وہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو جائے پھر اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے اور بنا بر احتیاط مستحب وضو کرے۔

■ وضو کے تمام اعضاء یا ایک پورے عضو پر جبیرہ ■

مسئلہ 336۔ جبیرہ کے احکام میں فرق نہیں ہے کہ جبیرہ وضو کے تمام اعضاء کو گھیرے ہوئے ہو یا ایک پورے عضو کو گھیرے ہوئے ہو یا کسی ایک عضو کے کچھ حصے کو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر جبیرہ تمام اعضاء کو یا ایک پورے عضو کو گھیرے ہوئے ہو تو خواہ وہ دھونے والا عضو ہو یا مسح کرنے والا تو تیمم بھی کرے۔

■ ریشم یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے تیار شدہ جبیرہ ■

مسئلہ 337۔ لازم نہیں ہے کہ جبیرہ ایسی چیزوں میں سے ہو کہ جن میں نماز جائز ہے بلکہ اگر ریشم کا یا ایسے جانور کے اجزاء سے ہو کہ جس کے گوشت کا کھانا جائز نہیں ہے تو اس پر بھی مسح کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

■ جبیرہ رکھنے والے ہاتھ سے مسح کرنا ■

مسئلہ 338۔ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہے اور وضو کے وقت اس پر گیلا ہاتھ پھیرا ہے تو ضروری ہے کہ اسی تری کے ساتھ سر اور پیروں کا مسح کرے۔

■ پاؤں پر جبیرہ ہونے کی صورت میں مسح ■

مسئلہ 339۔ اگر جبیرہ نے چوڑائی میں پاوں کے اوپر والے پورے حصے کو گھیرا ہوا ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ اوپر والی طرف سے کھلا ہو تو ضروری ہے کہ جو

جگہیں کھلی ہیں ان کے اوپر اور جہاں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ کے اوپر مسح کرے۔

▪ وضو کے اعضاء پر متعدد جبیرہ ▪

مسئلہ 340۔ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کئی جبیرے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے درمیان والے حصوں کو دھوئے اور اگر جبیرہ سر پر یا پاوں کے اوپر ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے درمیانی حصوں کا مسح کرے اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ والے طریقے کے مطابق عمل کرے۔

▪ وہ جبیرہ جس نے معمول سے زیادہ زخم کے اطراف کو گھیرا ہو ▪

مسئلہ 341۔ اگر جبیرہ زخم کے اطراف کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور بڑے حصے کو اٹھانا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب ضروری ہے کہ جبیرہ والے طریقے کے مطابق عمل کرے اور تیمم بھی کرے اور اگر بڑے حصے کو اٹھانا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے اٹھائے اور جبیرہ والے طریقے کے مطابق عمل کرے۔

▪ زخم اور شکستگی کے علاوہ پانی کا مضر ہونا ▪

مسئلہ 342۔ اگر وضو کی جگہ پر زخم پھوڑا اور شکستگی نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے اس کیلئے پانی مضر ہے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

▪ وضو کے بعض اعضاء کی رگ کا کٹنا ▪

مسئلہ 343۔ اگر اعضائے وضو کی کسی جگہ کی رگ کٹی ہو اور اسے پاک نہیں کر سکتا ہو یا اس کیلئے پانی مضر ہو تو ضروری ہے کہ جبیرہ والے فریضے پر عمل کرے۔

▪ اعضائے وضو پر ایسی رکاوٹ جس کا اتارنا ممکن نہ ہو ▪

مسئلہ 344۔ اگر وضو یا غسل کی کسی جگہ پر کوئی چیز چپٹی ہوئی ہے کہ جسے اتارنا ممکن نہ ہو یا اسے اتارنا میں اتنی مشقت ہے کہ جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا تو ضروری ہے کہ تیمم کرے مگر یہ کہ وہ چیز تیمم والی جگہوں پر ہو تو اس صورت میں وہ وضو کرے اور احتیاط کے بناء پر ان جگہوں پر مسح کرے، ہر صورت میں اگر اس جگہ پر زخم وغیرہ ہو اور اس چیز کے اتارنے سے زخم کو نقصان پہنچتا ہو تو ضروری ہے کہ جبیرہ وضو کرے اور تیمم ضروری نہیں۔

▪ جبیرہ غسل کا طریقہ ▪
مسئلہ 345۔ غسل میت کے علاوہ غسل جبیرہ وضوئے جبیرہ کی مثل ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے ترتیبی انجام دیا جائے اور غسل میت میں غسل جبیرہ جائز نہیں ہے۔

▪ جبیرہ تیمم ▪
مسئلہ 346۔ جس شخص کا فریضہ تیمم ہے اگر س کے تیمم کی کسی جگہ پر زخم پھوڑا یا شکستگی ہو تو ضروری ہے کہ وضوئے جبیرہ کے طریقے کے مطابق تیمم جبیرہ کرے۔

▪ جبیرہ وضو کے ساتھ اوّلِ وقت میں نماز پڑھنا ▪
مسئلہ 347۔ جس شخص کے لیئے ضروری ہے کہ وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ کے ساتھ نماز پڑھے چنانچہ اگر جانتا ہو کہ آخری وقت تک اسکا عذر دور نہیں ہوگا تو اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہےاور اگر اسے آخری وقت تک عذر کے دور ہونے کی امید ہو تو یہ بھی کر سکتا ہے کہ صبر کرے اور آخری وقت میں نماز پڑھےاور یہ بھی کر سکتا ہے کہ رجا کی نیت سے اول وقت میں نماز پڑھ لے لیکن ہر صورت میں اگر اول وقت میں نماز پڑھے اور آخری وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ پلکوں کو چپکانے کی صورت میں انسان کی ذمہ داری ▪
مسئلہ 348۔ اگر انسان آنکھ کی بیماری کی وجہ سےاپنی پلکوں کو چپکا لے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور بنا بر احتیاط مستحب وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ بجا لائے۔

▪ تیمم یا جبیرہ وضو کے واجب ہونے میں شک ▪
مسئلہ 349۔ جو شخص نہیں جانتا کہ اسکا فریضہ تیمم ہےیا وضوئے جبیرہ تو اسکی لا علمی مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو ضروری ہے کہ اپنے مرجع تقلید کی طرف رجوع کرےیا دونوں فریضوں کو بجا لائےاور اگر اسکی لا علمی اس مورد کی خصوصیات کو نہ جاننے کی وجہ سےہو تو ضروری ہے کہ دونوں فریضے انجام دے۔

■ بعد میں آنے والی نمازوں کے لئے جبیرہ وضو کا کافی ہونا ■

مسئلہ 350۔ انسان جو نمازیں جبیرہ والے وضو کے ساتھ پڑھے اور آخری وقت تک اسکا عذر باقی رہے تو وہ صحیح ہیں اور اگر اس کا عذر بعد کی نمازوں کے وقت میں بھی چلتا رہے تو اس وضو کے ساتھ دیگر نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اسکا عذر دور ہو جائے تو اس وضو کے ساتھ دیگر نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔

غسل

غسل انجام دینے کا طریقہ

■ غسل اور اسے انجام دینے کا طریقہ ■

مسئلہ 351۔ غسل پورے بدن دھونے کو کہتے ہیں جو خاص شرائط اور اوقات میں اللہ کا تقرّب حاصل کرنے کے لئے انجام دیا جاتا ہے۔ غسل -چاہے واجب ہو یا مستحب- کو دو طرح سے انجام دیا جاسکتا ہے ترتیبی یا ارتماسی۔

غسل ترتیبی

■ ترتیبی غسل انجام دینے کا طریقہ ■

مسئلہ 352۔ غسل ترتیبی میں ضروری ہے کہ غسل کی نیت سے پہلے سر اور گردن کو اس کے بعد بدن کو دھوئے اور بہتر بلکہ احتیاط استحبابی کے مطابق پہلے بدن کے دائیں طرف اور اس کے بعد بائیں طرف کو دھوئے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سر سے پہلے بدن کو دھولے تو غسل باطل ہے۔

■ سر اور گردن سے پہلے بدن کو دھونا ■

مسئلہ 353۔ اگر بدن کو سر سے پہلے دھولے تو ضروری نہیں ہے کہ پورا غسل دوبارہ انجام دے بلکہ اگر بدن کو دوبارہ دھولے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

■ بدن کو دھونے میں یقین کا ضروری ہونا ■

مسئلہ 354۔ دونوں حصوں یعنی سر و گردن اور بدن میں اس بات کا یقین ضروری ہے کہ یہ حصہ مکمل طور پر دھل گیا ہے۔

■ بدن کے کسی جگہ کو نہ دھونے کی طرف متوجہ ہونا لیکن وہ جگہ معلوم نہ ہو ■

مسئلہ 355۔ اگر غسل کے بعد سمجھے کہ اس نے کسی جگہ کو نہیں دھویا اور معلوم نہ ہو کہ وہ جگہ بدن کی ہے یا سرو گردن کی تو بنابر احتیاط سر کے جس حصے کے بارے میں احتمال ہے کہ اسے نہیں دھویا ہے اسے دھوئے اور پھر دوبارہ پورے بدن کو دھوئے۔

■ غسل کے بعد بدن کے کچھ حصہ کے نہ دھونے کا علم ■

مسئلہ 356۔ اگر غسل کے بعد پتہ چلے کہ بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف کا ہے تو اسی حصے کو دھولینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف کا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس حصے کو دھونے کے بعد بائیں طرف کو دھوئے اور اگر پتہ چلے کہ سر و گردن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو ضروری ہے کہ اس حصے کو دھونے کے بعد دوبارہ بدن کو دھوئے۔

■ غسل کرتے وقت اعضاء کے دھونے میں شک ■

مسئلہ 357۔ اگر غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں یا بائیں طرف کے کسی حصے کو دھونے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس حصے کو دھوئے اور بنا بر احتیاط اگر سر و گردن کے کسی حصے کے دھونے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس حصے کو دھونے کے بعد بدن کو بھی دھوئے۔

غسل ارتماسی

غسل ارتماسی کا طریقہ ▪

مسئلہ 358۔ غسل ارتماسی میں ضروری ہے کہ پانی ایک ہی لمحے میں پوری بدن کو گھیرلے۔ پس اگر غسل ارتماسی کی نیت سے پانی کے اندر جائے تو اگر اس کا پاوں زمین پر ہو تو ضروری ہے کہ اسے زمین سے اٹھائے۔

غسل ارتماسی میں نیت کا وقت ▪

مسئلہ 359۔ غسل ارتماسی میں بنا بر احتیاط مستحب اس وقت نیت کرے جب بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور جس وقت یہ پانی کے اندر ہے اگر اس وقت غسل ارتماسی کی نیت سے بدن کو حرکت دے تاکہ نیا پانی بدن کو پہنچ جائے یا جس وقت خود پانی کی حرکت کی وجہ سے نیا پانی اس کے بدن تک پہنچے یہ غسل ارتماسی کی نیت رکھتا ہو تو کافی ہے اگرچہ احتیاط استحبابی کے خلاف ہو۔

غسل ارتماسی میں بدن کے بعض حصوں تک پانی نہ پہنچنا ▪

مسئلہ 360۔ اگر غسل ارتماسی کے بعد پتہ چلے کہ بدن کے کچھ حصے تک پانی نہیں پہنچا چاہیے وہ جگہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو تو بنا بر احتیاط مستحب دوبارہ غسل کرے لیکن بنا بر اقوی پورے سر و گردن یا اس کا کچھ حصہ کہ جس کے بارے میں جانتا ہے کہ اسے دھویا ہے اسے دوبارہ دھونا ضروری نہیں ہے۔

غسل ترتیبی کے لئے وقت میسر نہ ہونا ▪

مسئلہ 361۔ اگر غسل ترتیبی کے لیے وقت نہ ہو لیکن ارتماسی کے لیے وقت ہو تو ضروری ہے کہ غسل ارتماسی کرے۔

احرام کی حالت میں یا روزہ دار کا غسل ارتماسی ▪

مسئلہ 362۔ جس شخص نے کوئی معین واجب روزہ رکھا ہوا ہے جیسے ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ {اس تفصیل کے ساتھ کہ جو مسئلہ 1709 میں آئے گی} یا حج یا عمرے کے

لیے احرام باندھا ہوا ہے وہ غسل ارتماسی نہیں کرسکتا اور اگر بغیر کسی عذر کے غسل ارتماسی کرے تو بنا بر احتیاط اس کا غسل باطل ہے لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے جیسے بھول کر یا بغیر کوتاہی کے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے غسل ارتماسی کرے تو بلا شک اس کا غسل صحیح ہے۔

غسل کے احکام

▪ غسل کرتے وقت اعضاء کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 363۔ غسل ارتماسی یا ترتیبی میں غسل سے پہلے پورے بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر غسل کی نیت سے پانی کے اندر جانے یا پانی ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل انجام پا گیا ہے۔

▪ حرام سے مجنب کا گرم پانی سے غسل کرنا ▪

مسئلہ 364۔ جو شخص حرام سے مجنب ہوا ہے اگر گرم پانی سے غسل کرے تو اس کا غسل صحیح ہے اگرچہ اسے پسینہ آجائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔

▪ غسل میں بدن کے پورے ظاہری حصوں کو دھونا ▪

مسئلہ 365۔ غسل میں ضروری ہے کہ پورا بدن دھویا جائے حتی کہ سوئی کی نوک برابر بدن کا حصہ دھلے بغیر نہ رہے{البتہ ضروری ہے کہ شیطانی وسوسوں کی پرواہ نہ کی جائے} لیکن جسے باطن شمار کیا جاتا ہے جیسے ناک کا اندرونی حصہ تو اسے دھونا ضروری نہیں ہے۔

▪ ان جگہوں کو دھونا جن کے ظاہری یا باطنی ہونے میں شک ہو ▪

مسئلہ 366۔ جس جگہ کے بارے میں شک ہے کہ یہ بدن کا ظاہر ہے یا باطن چنانچہ اگر پہلے ظاہر تھا تو اسے دھونا ضروری ہے ورنہ واجب نہیں ہے۔

▪ کان کے سوراخ کو دھونا ▪

مسئلہ 367۔ اگر گوشوارہ وغیرہ کا سوراخ اتنا کھلا ہو کہ اس کا اندرونی حصہ ظاہر شمار ہو تو

ضروری ہے کہ اسے دھویا جائے اور اس صورت کے علاوہ اسے دھونا واجب نہیں ہے۔

▪ بدن پر رکاوٹ کے باوجود غسل کرنا ▪

مسئلہ 368۔ جو چیز پانی کے بدن تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے اسے دور کرناضروری ہے اور اگر قبل اس کے کہ اس کے دور ہونے کا یقین کرے غسل کرے تو اس غسل پر اکتفا نہیں کرسکتا لیکن اگر غسل کو رجاء کی نیت سے انجام دیا ہو اور غسل کے بعد مطمئن ہو جائے کہ رکاوٹ دور ہو گئی تھی تو اس کا غسل صحیح ہے۔

▪ غسل کرتے وقت رکاوٹ کی موجودگی میں شک ▪

مسئلہ 369۔ اگر غسل کرتے وقت شک کرے کہ پانی پہنچنے سے رکاوٹ بننے والی کوئی چیز بدن میں ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کرے تا کہ مطمئن ہو جائے کہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا شک لوگوں کی نظر میں صحیح نہ ہو تو اس صورت میں تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ غسل میں لمبے بالوں کا دھونا ▪

مسئلہ 370۔ غسل میں لمبے بالوں کا دھونا لازم نہیں ہے بلکہ اگر پانی کو اسطرح جلد پر ڈالے کہ بال تر نہ ہوں تو غسل صحیح ہے لیکن اگر جلد تک پانی کو پہنچانا بالوں کو دھوئے بغیر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ انہیں دھوئے تا کہ پانی بدن تک پہنچ سکے۔

▪ غسل کے صحیح ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 371۔ وہ تمام شرائط کہ جنہیں وضو کے صحیح ہونے کے لیے فتوے یا احتیاط {ہر قسم کے احتیاط} کی صورت میں بیان کیا گیا ہے اسی طرح غسل کے صحیح ہونے کے لیے بھی شرط ہیں لیکن غسل میں ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے نیز غسل ترتیبی میں ضروری نہیں ہے کہ سر و گردن کو دھونے کے بعد فورا بدن کو دھوئے پس اگر سر و گردن کو دھونے کے بعد ٹھہر جائے اور کافی زیادہ مدت کے بعد بدن کو دھوئے تو اشکال نہیں ہے بلکہ ضروری نہیں ہے کہ پورے سر و گردن یا بدن کو ایک ہی مرتبہ دھوئے پس جائز ہے کہ مثلا سر کو دھولے اور پھر کافی مدت کے بعد گردن کو دھوئے۔ لیکن جو شخص پیشاب یا پاخانے کو روکنے سے عاجز ہے اتنا وقت اس کا پیشاب یا پاخانہ نہیں نکلتا کہ جس

میں وہ غسل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے تو اگر وقت تنگ ہو اور غسل کے بعد وضو نہ کر سکتا ہو تولازم ہے کہ بغیر فاصلے کے فوراغسل کرے اور غسل کے بعد فورا نماز پڑھے اور اس صورت کے علاوہ ضروری نہیں ہے کہ فورا غسل کرے۔

▪ حمام والے کی رضایت معلوم نہ ہونے کی صورت میں غسل ▪

مسئلہ 372۔ جو شخص حمام کی اجرت کو حمام والے کی رضامندی معلوم کیے بغیر ادھار رکھنا چاہے اگرچہ بعد میں حمام والا راضی ہو بھی جائے، اگر جائز طریقے سے غسل نہ کر سکتا ہو تو اس کا غسل باطل ہے، لیکن اگر جائز طریقے سے وہ غسل کر سکتا ہو مثلا وہ حمام والے کو نقد پیسہ دے یا اس کی رضایت کے ساتھ غسل کرے تو اس کا غسل بنا بر احتیاط باطل ہے۔

▪ پانی کی اجرت نہ دینے کی نیت کی صورت میں غسل ▪

مسئلہ 373۔ اگر حمام والا حمام کی اجرت کے ادھار ہونے پر راضی ہو لیکن غسل کرنے والے کا ارادہ ہو کہ اسے غسل کے پیسے نہیں دیگا تو بنابر احتیاط اسکا غسل باطل ہے لیکن اگر اسکے پیسے حرام مال سے دینا چاہےتو بہت سارے موارد ہیں جن میں حمام والاا مال کے حرام ہونے کو نہیں جانتا چونکہ وہ راضی ہے کہ اسے ایسے پیسے ملیں جو ظاہر حکم شرع کے مطابق اسکے لیے حلال ہو تو اسکا غسل صحیح ہے لیکن اگر اس صورت میں بھی راضی نہ ہو تو بنا بر احتیاط اسکا غسل باطل ہے

▪ حمام والے کو وہ پیسے دینا جس کا خمس ادا نہ ہوا ہو ▪

مسئلہ 374۔ اگر حمام میں غسل کرے پھر حمام والے کو وہ پیسے دے جس کا خمس نہیں نکالا تو اگرچہ اس نے حرام کا ارتکاب کیا ہے لیکن ظاہرا اسکا غسل صحیح ہے۔

▪ حد سے زیادہ پانی کا استعمال کرنا اور حمام والے کے راضی ہونے میں شک ▪

مسئلہ 375۔ اگر کوئی شخص بدن کو دھوتے وقت معمول سے زیادہ پانی خرچ کرے اور پھر غسل سے پہلے شک کرے چونکہ اس نے زیادہ پانی خرچ کیا ہے کیا حمام والا اسکے غسل کرنے پر راضی ہے یا نہیں تو اس کا غسل اسی تفصیل کے ساتھ جو مسئلہ نمبر 372 میں بیان ہوا ہے کہ اس کا غسل باطل ہے۔

▪ غسل بجالانے یا اس کے صحیح ہونے میں شک ▪

مسئلہ 376۔ اگر شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے کہ نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل کے بعد شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں تو اگر اس چیز کا احتمال دے کہ غسل کرتے وقت وہ غسل کی صحت کے شرائط کی طرف متوجہ تھا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ غسل کے دوران حدث کا سرزد ہونا ▪

مسئلہ 377۔ اگر غسل کے اثنا میں اس سے حدث اصغر سر زد ہو جائے مثلا پیشاب نکل آئے تو اسکا غسل صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ غسل کے بعد وضو بھی کرےاور احتیاط مستحب ہے کہ غسل کو دوبارہ انجا م دے۔

▪ اس خیال سے غسل کرنا کہ وقت کی کمی نہیں ▪

مسئلہ 378۔ اگر وقت کم ہونے کی وجہ سے مکلف کا فریضہ تیمم ہولیکن اس خیال سے کہ غسل اور نماز کی مقدار وقت باقی ہے غسل کر لے تو اسکا غسل صحیح ہےچاہے خود غسل کے ساتھ قصد قربت کیا ہو یا طہارت کی نیت سے یا نماز کے لیے غسل کیا ہو۔

▪ نماز پڑھنے کے بعد غسل کے بجالانے میں شک ▪

مسئلہ 379۔ جو شخص مجنب ہے اگر نماز کے بعد شک کرے کہ اس نے غسل کیا تھا یا نہیں تو جو نمازیں پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہیں اور بنابر احتیاط ضروری ہے کہ بعد والی نمازوں کے لیے غسل کرے اور اگر نماز کے بعد اس سے حدث اصغر سر زد ہو ا ہو تو ضروری ہے کہ بعد والی نمازوں کے لیے وضو بھی کرے۔

▪ کئی غسل کے بجائے ایک غسل کرنا ▪

مسئلہ 380۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں وہ سب کی نیت سے ایک غسل بجا لا سکتا ہے بلکہ اگر کسی ایک خاص معین غسل کی نیت کرے تو ظاہرا دیگر غسلوں سے کفایت کرتا ہے پس اگر ان غسلوں کو الگ الگ انجام دینا چاہے تو پہلے غسل کے علاوہ باقی غسلوں کو ثواب کی نیت سے انجام دے۔

▪ بدن پر متبرک ناموں کی موجودگی کی صورت میں دھونے کا طریقہ ▪

مسئلہ 381۔ اگر جسم کے کسی حصے پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو چنانچہ اگر وضو یا غسل کو ترتیبی بجا لانا چاہے تو ضروری ہے کہ پانی کو اس طرح بدن پر ڈالے کہ اسکا ہاتھ اس تحریر پر نہ لگے اور بنا بر احتیاط یہی حکم جاری ہوتا ہے اگر جسم کے کسی حصے پر خدا تعالیٰ کا نام یا اسکی خاص صفات لکھی ہوئی ہوں بہر صورت احتیاط مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسے مٹا دے۔

▪ غسل کے بجالانے میں وضو کی عدم ضرورت ▪

مسئلہ 382۔ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہے وہ نماز کے لیے وضو نہیں کر سکتا البتہ اگر اس انجام شدہ غسل کی عدم صحت کا احتمال دے تو رجا کی نیت سے وضو کر سکتا ہے
دیگر واجب اغسال۔ غسل استحاضہ کے علاوہ۔ یا مستحب اغسال کہ جن کا استحباب ثابت ہو چکا ہے اور انکی تفصیل مسئلہ نمبر 539 میں آئے گی کے ساتھ بھی وضو کے بعد نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور نماز کے لیے ان غسلوں پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا کہ جنکے بارے میں ضروری ہے کہ انہیں رجا کی نیت سے انجام دیا جائے بلکہ ضروری ہے کہ وضو بھی کرے۔

واجب غسل

واجب غسل آٹھ ہیں:
1۔ غسل جنابت
2۔ غسل حیض
3۔ غسل نفاس
4۔ غسل استحاضہ
5۔ غسل مس میت
6۔ غسل میت
7۔ نماز آیات کی قضا کا غسل جس نے سورج اور چاند گرھن کے وقت جان بوجھ کر نماز آیات نہ پڑھی ہو اور پورے سورج اور چاند کو گرھن لگا ہو تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کے لیے غسل کر کے نماز پڑھے اور غسل کے بغیر یہ نماز قضا باطل ہے

8۔وہ غسل کہ جو نذر، قسم اور انکی مثل کی وجہ سے یا اجارے یا کسی اور ایسی چیز کی وجہ سے کہ جسکی اطاعت لازم ہے واجب ہوا ہو۔

1۔ غسل جنابت

جنابت کے احکام

▪ جنابت کے اسباب ▪

مسئلہ 383۔ دو چیزوں کی وجہ سے انسان مجنب ہو جاتا ہے اول: جماع، دو م: منی کا نکلنا۔ نیند میں نکلے یا بیداری میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ ہو یابغیر شہوت کے، اختیار کے ساتھ ہو یا بلا اختیار۔

▪ مشکوک تری اور منی کی نشانیاں ▪

مسئلہ 384۔ اگر صحت مند مرد سے کوئی تری خارج ہو اور نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز تو اگر شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلے اور اسکے نکلنے کے بعد بدن سست ہو جائے تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے اور اگر یہ تینوں یا ان میں سے بعض نشانیاں نہ ہوں تو یہ منی کا حکم نہیں رکھتی اور عورت میں اگر پانی کا اپنی جگہ سے جدا ہونا شہوت کی عروج کے ساتھ ہو اور پانی باہر نکل آئے تو وہ منی کا حکم رکھتا ہے اور دوسری دو علامتوں کا ہونا ضروری نہیں ہےاور اگر مریض پر شہوت کی حالت طاری ہواور کوئی پانی خارج ہو کہ جس کے بارے میں احتمال ہو کہ یہ منی ہے تو وہ منی کا حکم رکھتا ہےاگرچہ اس کا باہر نکلنا شہوت کے ساتھ نہ ہو اور دیگر دو نشانیاں بھی نہ ہوں۔

▪ بعض نشانیوں کی موجودگی میں شک ▪

مسئلہ 385۔ اگر صحتمند مرد سے کوئی پانی نکلے کہ جس میں کوئی ایک علامت ہو اور نہ جانتا ہو کہ اس میں دیگر دو نشانیاں ہیں یا نہیں تو وہ منی کے حکم میں ہے۔

■ غسل کے بعد مشکوک تری کا خارج ہونا ■

مسئلہ 386۔ مستحب ہے کہ انسان منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد کوئی تری نکل آئے کہ جسکے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو اگر منی نکلنے کے بعد اسکا فاصلہ اتنا کم ہو کہ احتمال دے کہ یہ رطوبت باقی ماندہ منی ہو تو یہ منی کا حکم رکھتی ہے لیکن اگر کسی وجہ سے -جیسے زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے- اطمینان رکھتا ہو کہ سابقہ منی سے کچھ باقی نہیں رہا اور احتمال دے کہ یہ مشکوک تری دوسری منی ہو تو یہ منی کا حکم نہیں رکھتی۔

اور اگر منی نکلنے کے بعد پیشاب نہ کیا ہو اور غسل کے بعد پیشاب کرے تو اگر احتمال دے کہ پیشاب کے ساتھ باقی ماندہ منی بھی نکلی ہو تو اس پر منی کا حکم لگے گا اور ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے مگر یہ کہ باقی ماندہ منی اسطرح پیشاب کے اندر ختم ہو جائے کہ مجموعی طور پر اس خارج ہونی والی رطوبت کو پیشاب کہیں تو اس صورت میں یہ منی کا حکم نہیں رکھتی۔

■ جنابت کے اسباب میں سے ایک جماع ■

مسئلہ 387۔ اگر انسان کسی عورت کے ساتھ جماع کرے اور ختنہ کی مقدار یا اس سے زیادہ داخل ہو جائے، چاہے اگلی شرمگاہ میں یا پچھلی شرگاہ میں، بالغ ہو یا نا بالغ یا ایک بالغ ہو اور دوسرا نا بالغ اگرچہ منی باہر نہ بھی نکلے دونوں مجنب ہو جاتے ہیں۔

■ دخول کی مقدار میں شک ■

مسئلہ 388۔ اگر شک کرے کہ ختنہ کی مقدار داخل ہوا ہے یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہے

■ جانوروں سے بد فعلی ■

مسئلہ 389۔ اگر-نعوذ باللہ- کسی حیوان کے ساتھ بد فعلی کرے اور منی نکل آئے تو صرف غسل کافی ہے اور اگر منی نہ نکلے تو اگر بد فعلی سے پہلے با وضو تھا تو غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ احتیاط استحبابی کے مطابق ہے۔ اگر با وضو نہیں تھا تو ضروری ہے کہ وہ وضو کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل بھی کرے اور یہی حکم ہے مرد یا لڑکے کے ساتھ بد فعلی کرنے کا۔

▪ منی کی حرکت بغیر اس کے کہ خارج ہو جائے ▪

مسئلہ 390۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ نکلے یا انسان شک کرے کہ منی باہر نکلی ہے یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہے۔

▪ غسل نہ کر سکنے کی صورت میں ہمبستری کرنا ▪

مسئلہ 391۔ جو شخص غسل نہیں کر سکتا لیکن تیمم کر سکتا ہے وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہے لیکن اگر نماز کے وقت میں با وضو ہو تو ضروری ہے کہ ہم بستری سے پہلے وضو کے ساتھ نماز پڑھے۔

▪ بغیر غسل کے نماز پڑھنے والا مجنب ▪

مسئلہ 392۔ اگر اپنے لباس میں منی دیکھے اور جان لے کہ یہ خود اسی کی ہے اور اسکے لیے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے اطمینان ہے کہ منی نکلنے کے بعد پڑھی ہیں ان کی قضا کرے لیکن جن نمازوں کے بارے میں احتمال دیتا ہے کہ انہیں اس منی کے نکلنے سے پہلے پڑھی ہے انکی قضا ضروری نہیں ہے۔

وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں

▪ مجنب پر پانچ حرام امور ▪

مسئلہ 393۔ پانچ چیزیں مجنب پر حرام ہیں:

اول: اپنے بدن کی کسی جگہ کو قرآن کے خط کے ساتھ لگانا اور بنا بر احتیاط خدا تعالی کے نام اور اس کے ساتھ خاص صفات کو لگانا، وہ جس زبان میں بھی ہوں حتی وہ کرنسی جس پہ خدا کا نام لکھا ہو۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنے بدن کے کسی حصے کو انبیاء، آئمہ اور حضرت زہرا کے ناموں کے ساتھ نہ لگائے۔

دوم: مسجد الحرام، مسجد نبوی، اور آئمہ کے حرم میں جانا یا ان میں ٹھہرنا اگرچہ ایک دروازے سے داخل اور دوسرے سے نکل جائے آئمہ کے حرم سے مراد وہ احاطہ کہ جس میں ضریح مقدس اور قبر مطہر ہے۔ نہ کہ سب رواق اور سب صحن۔

سوم: دیگر مساجد میں داخل ہونا یا ان میں ٹھہرنا مگر یہ کہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے۔

چہارم: مسجد میں کوئی چیز رکھنا
پنجم: واجب سجدے والی کسی آیت کا پڑھنا۔ یہ آیات چار صورتوں میں ہیں:
1: سورہ 32 الم تنزیل سجدہ آیت نمبر 15
2: سورہ 41 حم سجدہ فصلت آیت نمبر 37
3: سورہ 53 النجم آخری آیت
4: سورہ 96 اقراء (العلق) آخری آیت
بلکہ بنابر احتیاط سجدے والی سورتوں کی دیگر آیات یا ایک آیت کے کسی حصے کا پڑھنا بھی جائز نہیں ہے

وہ چیزیں جو مجنب کے لیے مکروہ ہیں

▪ مجنب کے لئے نو مکروہ چیزیں ▪

مسئلہ 394۔ نو چیزیں مجنب کے لیے مکروہ ہیں:
1۔2 کھانا اور پینا لیکن اگر وضو کرلے یا ہاتھوں کو دھولے تو مکروہ نہیں ہے۔
3: جن سورتوں میں واجب سجدے نہیں ہیں انکی سات سے زیادہ آیتوں کا پڑھنا۔
4: بدن کے کسی حصے کو قرآن کی جلد، حاشیے اور سطروں کے درمیان والی جگہوں کو لگانا۔
5: قرآن کو ساتھ رکھنا۔
6: سونا (مگر یہ کہ وضو کرلے اسی طرح اگر غسل کے لیے پانی نہ ہو اور غسل کے بدلے تیمم کرلے یا وضو کے لیے بھی پانی نہ ہو اور وضو کے بدلے تیمم کرلے)۔
7: مہندی وغیرہ کے ساتھ بالوں کو خضاب لگانا
8: جسم پر تیل ملنا۔
9: جماع کرنا محتلم ہونے کے بعد بھی؛ یعنی خواب میں منی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت کے احکام

▪ غسل جنابت کے واجب ہونے کے امور ▪

مسئلہ 395۔ غسل جنابت کے ذریعے طہارت حاصل کرنا بذات خود مستحب ہے اور واجب نماز پڑھنے اور اس جیسے دیگر کاموں کے لیے واجب ہو جاتا ہے۔ اور مستحب نماز میں یہ صرف اس کی صحت کی شرط ہے۔ اسی طرح بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کے لیے اگر نماز اور ان

کے درمیان کوئی ایسا کام سرزد ہوجائے کہ جس سے انسان مجنب ہو جاتا ہے تو غسل جنابت واجب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ سجدہ سہو کے لیے بھی غسل کرے البتہ نماز میت سجدہ شکر اور قرآن کے واجب سجدوں کے لیے غسل جنابت لازم نہیں ہے۔

▪ غسل میں وجوب یا استحباب کی نیت ▪

مسئلہ 396۔ ضروری نہیں ہے کہ انسان غسل کرتے وقت نیت بھی کرے کہ واجب یا مستحب غسل کر رہا ہے بلکہ اگر صرف قربت کی نیت سے یعنی خداوند عالم کے لیے غسل کرے تو کافی ہے۔

▪ نماز کا وقت ہونے کا سوچ کر وجوب کی نیت سے غسل کرنا ▪

مسئلہ 397۔ اگر یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور واجب غسل کی نیت کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت سے پہلے غسل کیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

2۔استحاضہ کا غسل

استحاضہ کی تعریف، خصوصیات اور اقسام

عورتوں کو جو خون آتے ہیں ان میں سے ایک استحاضہ ہے اور جب عورت خون استحاضہ دیکھے اس وقت اسے مستحاضہ کہتے ہیں۔

▪ استحاضہ خون کی صفات ▪

مسئلہ 398۔ زیادہ تر خون استحاضہ زرد یا ہلکا سرخ اور پتلا، ٹھنڈا اور پرانا ہوتا ہے، دباؤ اور جلن کے بغیر نکلتا ہے لیکن ممکن ہے بعض اوقات سیاہ یا گہرا سرخ، گرم تازہ اور گاڑھا ہو اور دباؤ اور جلن کے ساتھ نکلے۔

▪ استحاضہ کی اقسام ▪

مسئلہ 399۔ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں قلیلہ، متوسطہ اور کثیرہ

استحاضہ قلیلہ: یہ ہے کہ خون صرف اس روئی کے اوپر والے حصے کو آلودہ کرے کہ جسے عورت اپنی

شرمگاہ کے اندر رکھتی ہے اور اسکے اندر تک نہ جائے۔
استحاضہ متوسطہ: یہ ہے کہ خون روئی کے اندر تک چلا جائے لیکن روئی کے دوسری طرف سے بہنے نہ پائے خواہ روئی کی دوسری طرف سے باہر نکل کر رومال پٹی تک پہنچ جائے یا نہ پہنچے۔ ضروری نہیں ہے کہ خون پوری روئی کو گھیر لے بلکہ اگر اسکے ایک کونے کے اندر بھی چلا جائے تو کافی ہے۔
استحاضہ کثیرہ: یہ ہے کہ خون روئی کے دوسری طرف سے بہنے لگے۔

استحاضہ کے احکام

▪ مستحاضہ عورتوں کی مشترک ذمہ داریاں ▪

مسئلہ 400۔ استحاضہ کی تمام اقسام میں حاملہ عورت کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ استحاضہ کثیرہ والے کام انجام دے اور ہر مستحاضہ عورت پر واجب ہے کہ اگر اسکی شرمگاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہو تو اسے ہر نماز کے لیے دھوئے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ روئی اور اسی طرح پٹی اگر نجس ہوئی ہو تو اسے تبدیل کرے یا دھوئے۔

▪ مستحاضہ قلیلہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 401۔ استحاضہ قلیلہ میں ضروری ہے کہ عورت ہر نماز کے لیے ایک وضو کر لے۔

▪ مستحاضہ متوسطہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 402۔ استحاضہ متوسطہ میں بھی ظاہرا ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ والے کاموں کو انجام دے اور یہ کافی ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر خون پٹی کو نہ لگا ہو تو پہلی نماز کے لیے غسل کرے اور ہر دن کے لیے ایک غسل کافی ہے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر پہلی نماز کے لیے غسل نہ کرے تو بعد والی نماز کے لیے غسل کرے۔ اسی طرح۔۔۔، اور اگر خون پٹی کو لگا ہو تو نماز صبح کے لیے ایک غسل کرے او رظہر و عصر کی نماز کے لیے بھی ایک غسل کرے اور نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور نماز مغرب و عشاء کے لیے بھی ایک غسل کرے اور ان دو کے درمیان فاصلہ نہ ڈالے اور غسل اور وضو میں سے جسے بھی پہلے انجام دے کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلے وضو کر لے۔

■ مستحاضہ کثیرہ کی ذمہ داری ■

مسئلہ 403۔ اسحاضہ کثیرہ میں ضروری ہے کہ نماز صبح کے لیے ایک غسل کرے نماز ظہر و عصر کے لیے بھی اک غسل اور نماز مغرب و عشاء کے لیے بھی ایک غسل کرے اور نماز ظہر و عصر اور اسی طرح نماز مغرب و عشاء کے درمیان فاصلہ نہ ڈالے اور اگر فاصلہ ڈال دے تو بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ بعد والی نماز کے لیے دوبارہ غسل کرے بہر حال ہر نماز کے لیے ایک وضو کرے اور وضو یا غسل میں سے جسکو بھی پہلے انجام دے کوئی اشکال نہیں ہے لیکن مستحب ہے -بلکہ احتیاط استحابی کے مطابق - یہ ہے کہ پہلے وضو کرے۔

■ نماز کے وقت میں خونِ استحاضہ کے ختم ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کی ضرورت ■

مسئلہ 404۔ اگر خون استحاضہ نماز کے وقت سے پہلے آئے اور نماز کے وقت میں ختم ہو جائے تو اگر عورت نے اس خون کے لیے وضو اور غسل انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے وقت وضو اور غسل انجام دے۔

■ نماز کے بعد استحاضہ قلیلہ کا متوسطہ میں تبدیل ہونا ■

مسئلہ 405۔ اگر عورت کا استحاضہ قلیلہ نماز صبح کے بعد متوسطہ ہو جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ظہر و عصر کی نماز کے لیے غسل بھی کرے اور اگر ظہر و عصر کی نماز کے بعد متوسطہ ہو جائے تو بنا بر احتیاط مستحب مغرب و عشاء کی نماز کے لیے غسل بھی کرے۔

■ نماز کے بعد استحاضہ کا کثیرہ میں تبدیل ہونا ■

مسئلہ 406۔ اگر عورت کا استحاضہ قلیلہ یا متوسطہ نماز صبح کے بعد کثیرہ بن جائے تو ضروری ہے کہ ظہر و عصر کی نماز کے لیے ایک غسل اور مغرب و عشاء کی نماز کے لیے دوسرا غسل انجام دے اور اگر ظہر و عصر کی نماز کے بعد کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ مغرب و عشاء کی نماز کے لئے غسل کرے اور اگر نماز ظہر کے بعد اور نماز عصر سے پہلے کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز عصر کےلیے غسل کرے اور مغرب و عشاء کے لیے دوسرا غسل کرے اور اسی طرح سے اگر نماز مغرب کے بعد اور نماز عشاء سے پہلے کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز عشاء کے لیے غسل کرے اور تمام صورتوں میں ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

▪ غسلِ استحاضہ بجالانے کا وقت ▪

مسئلہ 407۔ مستحاضہ کثیرہ یا متوسطہ اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے نماز کے لیے غسل کرے تو اسکا غسل باطل ہے لیکن صبح کی آذان کے قریب جائز ہے رجا کی نیت سے غسل کر کے نماز تہجد پڑھے اگرچہ ضروری ہے کہ مستحاضہ کثیرہ طلوع فجر کے بعد نماز صبح کے لیے دوبارہ غسل کرے۔

▪ ہر نماز کے لئے مستحاضہ کا وضو کرنا ▪

مسئلہ 408۔ ضروری ہے کہ مستحاضہ قلیلہ، متوسطہ اور نیز مستحاضہ کثیرہ ہر نماز کے لئے-چاہے واجب ہو یا مستحب- وضو کرے۔ نیز جو نماز پڑھ چکی ہے اگر اسے احتیاطا دوبارہ پڑھنا چاہے یا جو نماز فرادی پڑھی ہے اسے دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ وہ تمام کام جو استحاضہ کے لیے ذکر کیے گئے ہیں انہیں انجام دے لیکن نماز احتیاط پڑھنے، بھولے ہوئے سجدے، بھولے ہوئے تشہد اور سجدہ سہو کے لیے اگر انہیں نماز کے بعدفورا بجا لائیں تو ضروری نہیں ہے کہ استحاضہ والے کام انجام دیں۔

▪ پاک ہونے کے بعد مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 409۔ خون رکنے کے بعد استحاضہ والی عورت صرف پہلی نماز کے لئے استحاضہ والے کام انجام دیگی اور بعد والی نمازوں کے لیے ضروری نہیں ہے۔

▪ استحاضہ کی قسم کا علم نہ ہونے کی صورت میں عورت کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 410۔ اگر عورت کو پتہ نہ چلے کہ اسکا استحاضہ کونسی قسم کا ہے تو جس وقت نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ روئی اپنی شرمگاہ کے اندر داخل کرے اور تھوڑا سا انتظار کرے اور پھر اسے باہر نکالے اور یہ سمجھ لینے کے بعد کہ اسکا استحاضہ کونسی قسم کا ہے اس قسم کے لیے جن کاموں کا حکم دیا گیا ہے انہیں انجام دے لیکن اگر جانتی ہو کہ جس وقت نماز پڑھنا چاہتی ہے اس وقت اسکا استحاضہ تبدیل نہیں ہو گا تو وقت کے داخل ہونے سے پہلے بھی اپنے بارے میں تحقیق کر سکتی ہے بہر صورت یہ بھی کر سکتی ہے کہ تحقیق کئے بغیر احتیاط کے مطابق عمل کرے۔

▪ تحقیق کے بغیر مستحاضہ عورت کی نماز ▪

مسئلہ 411۔ اگر مستحاضہ عورت قبل اسکے کہ اپنے بارے میں جانچ پڑتال کرے نماز میں مشغول ہو جائے تو اگر قربت کی نیت رکھتی تھی اور اپنے فریضے پر عمل کیا ہو مثلا اسکا استحاضہ قلیلہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے فریضے پر عمل کیا تھا تو اسکی نماز صحیح ہے اور اگر قربت کی نیت نہیں رکھتی تھی یا اسکا عمل اسکے فریضے کے مطابق نہیں تھا مثلا اسکا استحاضہ کثیرہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے فریضے کے مطابق عمل کیا تو اسکی نماز باطل ہے

▪ تحقیق نہ کر سکنے کی صورت میں مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 412۔ اگر مستحاضہ عورت اپنے بارے میں جانچ پڑتال نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ اسطرح عمل کرے کہ حتماًاپنے فریضے کو انجام دے دیا ہو مثلا اگر نہیں جانتی کہ اسکا استحاضہ قلیلہ ہے یا کثیرہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ کثیرہ والے کاموں کو انجام دے لیکن اگر جانتی ہو کہ پہلےان تینوں میں سے کونسی قسم تھی تو اس قسم کے فریضے پر عمل کر سکتی ہے۔

▪ استحاضہ کے شروع اور ختم ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 413۔ خون استحاضہ اپنے ظاہر ہونے کے پہلے مرحلے میں جب تک اندر ہے وضو یا غسل کے وجوب کا باعث نہیں بنتا اور اگر باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو جب تک باطن میں موجود ہے ضروری ہے کہ مستحاضہ کے فرائض پر عمل کرے۔

▪ دو نمازوں کے درمیان خون کا خارج نہ ہونا ▪

مسئلہ 414۔ مستحاضہ عورت اگر نماز کے بعد اپنی جانچ پڑتال کرے اور خون نہ دیکھے تو اگرچہ جانتی ہو کہ دوبارہ خون آ جائے گا اس سابقہ وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

▪ نماز اور غسل کے درمیان فاصلہ ڈالنا ▪

مسئلہ 415۔ مستحاضہ عورت اگر جانتی ہو کہ وضو یا غسل کے بعد خون باہر نہیں نکلا تو نماز کو اس وقت تک موخر کر سکتی ہے جب تک پاک رہتی ہے۔

▪ نماز کے آخری وقت میں مستحاضہ کا پاک ہونے پر یقین ▪

مسئلہ 416۔ اگر مستحاضہ عورت جانتی ہو کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے مکمل طور پر پاک ہو جائے گی یا نماز پڑھنے کی مقدار خون رک جائیگا تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ انتظار کرے اور اس وقت نماز پڑھے جب پاک ہو۔

▪ خون بند ہونے کی صورت میں نماز کو مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 417۔ اگر وضو اور غسل کے بعد خون بظاہر بند ہو جائے اور مستحاضہ جانتی ہو کہ اتنا وقت ہے کہ نماز کو موخر کردے اور پاک ہونے کے بعد وضو اور غسل کر کے نماز پڑھے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کو موخر کر دے اور جب مکمل طور پر پاک ہو جائے اس وقت دوبارہ وضو اور غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ وضو اور غسل بجا لائے بلکہ اس نے جو وضو اور غسل کر رکھا ہے اسکے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

▪ پاک ہونے کے بعد مستحاضہ کثیرہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 418۔ استحاضہ کثیرہ والی عورت جب مکمل پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ غسل کرے لیکن اگر جانتی ہو کہ جب سے پچھلی نماز کے لیے غسل میں مشغول ہوئی ہے باطن میں بھی خون نہیں آیا تو ضروری نہیں ہے کہ دوبار ہ غسل کرے۔

▪ مستحاضہ کا طہارت اور نماز کے درمیان وقفہ کرنا ▪

مسئلہ 419۔ استحاضہ قلیلہ اور متوسطہ والی عورت وضو کے بعد اور استحاضہ کثیرہ والی عورت غسل اور وضو کے بعد اگر انکا خون مکمل طور پر بند نہ ہوا ہوتو ضروری ہے کہ فورا نماز میں مشغول ہو جائیں لیکن آذان و اقامت کہنا اور نماز سے پہلے کی دعاوں کا پڑھنا کہ جن کا استحباب معتبر دلیل کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے اشکال نہیں رکھتا اور نماز میں بھی قنوت وغیرہ جیسے مستحب کام انجام دے سکتی ہیں اسی طرح کچھ تعقیبات کو بھی بجا لا سکتی ہیں اور پھر وقفے کے بعد والی نماز میں مشغول ہو جائیں اسطرح کہ کہا جائے انہوں نے دو نمازوں کو جمع کر دیا ہےتو ضروری نہیں کہ دوبارہ غسل کرے۔

▪ طہارت اور نماز کے درمیان خون نکل آنا ▪

مسئلہ 420۔ استحاضہ والی عورت جس کا خون مکمل طور پر بند نہیں ہوا، اگر غسل اور نماز یا وضو اور نماز کے درمیان وقفہ کرے اور اس وقفے کے دوران خون نکل آئے تو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل یا وضو کرے اور پھر بلا وقفہ نماز شروع کرے۔

▪ خون نہ روکنے کی صورت میں نماز کے لئے مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 421۔ اگر عورت کا خون استحاضہ جاری ہو اور رکتا نہ ہو تو اگر اسکے لیے شدید ضرر اور مشقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ غسل یا وضو کے بعد نماز مکمل ہونے تک خون کو نکلنے سے روکے اور اگر کوتاھی کرے اور خون نکل آئے تو اگر نماز پڑھ لی ہوضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور بنا بر احتیاط مستحب غسل اور وضو کو دوبارہ انجام دے۔

▪ غسل کرتے وقت خون نکل آنا ▪

مسئلہ 422۔ اگر غسل کرتے وقت خون بند نہ ہو تو غسل صحیح ہے لیکن اگر غسل کے دوران میں استحاضہ متوسط، کثیرہ ہو جائے تو احتیاط یہ ہے کہ غسل کو نئے سرے سے بجا لائے۔

▪ روزے کے دوران مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 423۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مستحاضہ جس دن روزے سے ہو جتنا ہو سکے خون کو نکلنے سے روکے۔

▪ روزہ دار کے لئے استحاضہ کے غسلوں کا حکم ▪

مسئلہ 424۔ اگر مستحاضہ عورت وہ غسل انجام نہ دے کہ جنہیں روزانہ کی نمازوں کے لئے یا پچھلی رات کی نمازوں کے لیے یا آئندہ شب کی نمازوں کے لیے انجام دینا ضروری ہے تو اسکا روزہ باطل نہیں ہو گا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کی قضا بھی بجا لائے۔

▪ نماز عصر کے بعد روزہ دار کا مستحاضہ ہونا ▪

مسئلہ 425۔ اگر نماز عصر کے بعد مستحاضہ ہو جائے اور غروب تک غسل نہ کرے تو اسکا روزہ صحیح ہے۔

▪ نماز سے پہلے اسحاضہ کا کثیرہ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 426۔ اگر عورت کا استحاضہ قلیلہ نماز سے پہلے کثیرہ ہو جائےتو ضروری ہے کہ کثیرہ والے کام -کہ جو بیان کیے جا چکے ہیں- انجام دے اور اگر استحاضہ متوسطہ، کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ استحاضہ کثیرہ والے کام انجام دے اور اگر استحاضہ متوسطہ کے لیے غسل کر چکی ہو تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ کثیرہ کے لیے دوبارہ غسل کرے۔

▪ نماز کے دوران استحاضہ کا کثیرہ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 427۔ اگر نماز کے اثنا میں استحاضہ قلیلہ کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر استحاضہ کثیرہ کے لیے غسل کرے اور ضروری ہے کہ وضو بھی کرے اور اسکے دیگر کام بھی انجام دے کر شروع سے نماز پڑھے، اگر غسل کے لیے وقت نہ ہو تو ایک تیمم غسل کے بدلے کرے اور اگر وضو کے لیے بھی وقت نہ ہو بنا بر احتیاط دوسرا تیمم کرےوضو کے بدلے کرے اور اگر تیمم کے لیے بھی وقت نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کو نہ توڑے اور اسے مکمل کرے لیکن ہر صورت میں ضروری ہے کہ اسکی قضا کرے۔

اسی طرح ہے اگر نماز کے اثنا میں استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے اور استحاضہ متوسطہ کے لیے غسل نہ کیا ہو۔اور اگر استحاضہ متوسطہ کے لیے غسل کیا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور استحاضہ کثیرہ کے لیے غسل کرے اور وضو کرے اور اس کے دیگر کاموں کو انجام دے اور اسی نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر نہ غسل کے لیے وقت ہو اور نہ وضو کے لیے تو دو تیمم کرے ایک غسل کے بدلے میں اور دوسرا وضو کے بدلے۔ اگر ان میں سے ایک کے لیے وقت نہ ہو تو اس کے بدلے میں تیمم کرے اور دوسرے کو بجا لائے لیکن اگر تیمم کے لیے بھی وقت نہ ہو تو دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہے اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کی قضا کرے۔

▪ نماز کے دوران خون کا رک جانا ▪

مسئلہ 428۔ اگر نماز کے اثناء میں خون روک جائےاور استحاضہ کا پتہ نہ چلے کہ باطن میں بھی بند ہوا ہے یا نہیں تو اگر نماز کے بعد سمجھ جائے کہ خون بند ہو گیا تھا تو ضروری ہے کہ وضو غسل اور نماز کو دوبارہ بجالائے۔

▪ استحاضہ کثیرہ کا متوسطہ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 429۔ اگر استحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ پہلی نماز کے لیے کثیرہ والے

اعمال انجام دے اور بعد کی نمازوں کے لیے متوسط والے کام بجالائے مثلا اگر نماز ظہر سے پہلے استحاضہ کثیرہ متوسط ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز ظہر کے لیے غسل اور وضو کرے اور نماز عصر، مغرب اور عشاء کے لیے فقط وضو کرے لیکن اگر نماز ظہر کے لیے غسل نہ کرے اور صرف نماز عصر کے لیے وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز عصر کے لیے غسل کرے اور اگر نماز عصر کے لیے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کے لیے غسل کرےاور اگر اس کے لیے بھی غسل نہ کرے اور صرف غسل اور نماز عشاء کے لیے وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز عشاء کے لیے غسل کرے۔

▪ خون روک جانے اور دوبارہ آنے کی صورت میں مستحاضہ کثیرہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 430۔ اگر ہر نماز سے پہلے استحاضہ کثیرہ والی عورت کا خون بند ہو کر دوبارہ آجائے تو ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک غسل انجام دے اور وضو بھی کرے۔

▪ استحاضہ کثیرہ کا قلیلہ میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 431۔ اگر استحاضہ کثیرہ قلیلہ ہو جائے تو ضروی ہے کہ پہلی نماز کے لیے کثیرہ والا فریضہ انجام دے اور بعد کی نمازوں کے لیے قلیلہ والا فریضہ بجا لائے۔

▪ اپنی ذمہ داری پر عمل نہ کرنے کی صورت میں مستحاضہ کی نماز ▪

مسئلہ 432۔ اگر مستحاضہ اپنے اوپر واجب کاموں میں سے کسی کام کو ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایسے کام کو ترک کرے کہ جواحتیاط کی وجہ سے اس کے لیے ضروری ہے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔

▪ استحاضہ کی حالت میں قرآن کو مس کرنا ▪

مسئلہ 433۔ جس مستحاضہ نے نماز کے لیے وضو یا غسل کیاہے بنا بر احتیاط اختیاری حالت میں اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن کے خط کے ساتھ نہیں لگا سکتی البتہ اضطراری حالت میں جائز ہے لیکن بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کے لئے جو غسل یا وضو والا فریضہ ہو اسے خط قرآن کے ساتھ بدن کو مس کرنے کے لیے بھی انجام دے۔

▪ مستحاضہ پر حرام امور ▪

مسئلہ 434۔ استحاضہ قلیلہ اور متوسطہ والی عورت کے لیے مساجد میں جانا، ان میں ٹھرنا، سجدے والی آیات اور سورتوں کی تلاوت کرنا جائز ہے اورا س کا شوہر اس کے ساتھ ہمبستری کرسکتا ہے۔ اور مستحاضہ کثیرہ اگر اپنے واجب غسل انجام دے تو اس کے لیے مسجد میں جانا اگرچہ گزرنے کے لیے نہ بھی ہو اور واجب سجدے والی سورت یا آیت کو پڑھنا حلال ہے اور اس کاشوہر اس کے ساتھ ہمبستری کرسکتا ہےاگرچہ دیگر کام کہ جو نماز کے لیے واجب ہیں جیسےپٹی کو تبدیل کرنا یا اسے دھونا، انجام نہ دیا ہو۔

▪ واجب سجدے والی سورتوں کوپڑھنے کے لئے مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 435۔ اگر مستحاضہ کثیرہ عورت جو تازہ استحاضہ ہوگئی ہو اور نماز کا وقت نہ ہوا ہو-کہ وہ غسل کرے-یا اس نے آخری نماز کے لئے غسل نہ کیا ہو لہذا اگر وہ واجب سجدے والی سورت کو پڑھنا چاہے یا مسجد جانا چاہے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ غسل کرے اور اسی طرح اگر اس کا شوہر اسکے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے۔

▪ مستحاضہ کی نمازِ آیات ▪

مسئلہ 436۔ نماز آیات مستحاضہ پر واجب ہے اور ضروری ہے کہ جو کام یومیہ نمازوں کے لیے بیان کئے گئے ہیں انہیں نماز آیات کے لیے بھی انجام دے۔

▪ نماز آیات کے لئے مستحاضہ کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 437۔ جب بھی یومیہ نمازوں کے وقت مستحاضہ پر نماز آیات واجب ہو جائے اگرچہ دونوں کو بغیر وقفے کے پے در پے انجام دینا چاہے پھر بھی ضروری ہے کہ نماز آیات کے لیے بھی تمام کام انجام دے کہ جو یومیہ نماز کے لیے واجب ہیں اور دونوں کو ایک غسل اور وضو کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی۔

▪ مستحاضہ کا قضا نمازیں پڑھنا ▪

مسئلہ 438۔ استحاضہ والی عورت قضاء نمازیں نہیں پڑھ سکتی مگر یہ کہ اس بات کا عقلائی احتمال دے کہ اگر نمازوں کو موخر کرے توپھر انہیں کبھی نہ پڑھ سکے گی تو اس صورت میں ضروری

ہے کہ جو کام ادا نماز کے کے لیے واجب ہیں انہیں ہر نماز بجا لائے۔

▪ خون کی نوعیت میں شک ▪

مسئلہ 439۔ اگر عورت جانتی ہو کہ اسے جو خون آ رہا ہے وہ زخم اور پھوڑے وغیرہ کا نہیں ہے اور شرعی لحاظ سے حیض اور نفاس کا حکم بھی نہیں رکھتی تو ضروری ہے کہ استحاضے والے فریضے پر عمل کرے بلکہ اگر اسے شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی اور خون تو اگر دوسرے خون کی علامتیں نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے کاموں کو انجام دے۔

3۔ غسل حیض

حیض کی تعریف اور خصوصیات:

خون حیض وہ خون ہے کہ جو عام طور پر ہر مہینے میں چند دن عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے اور خون حیض کے دیکھنے کے وقت عورت کو حائض کہتے ہیں۔

▪ حیض کے خون کی صفات ▪

مسئلہ 440۔ زیادہ تر خون حیض گرم اور تازہ ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ یا گہرا سرخ ہوتا ہے اور دباو اور جلن کے ساتھ نکلتا ہے۔ اگر خون میں کوئی ایک نشانی دیکھے مگر اسے معلوم نہ ہو کہ باقی نشانیاں بھی ہیں یا نہیں، تو اس کا حکم یہ ہے کہ باقی نشانیاں بھی رکھتا ہے۔

▪ یائسہ کی تعریف ▪

مسئلہ 441۔ قریشی عورتیں ساٹھ قمری سال مکمل ہونے کے بعد یائسہ ہو جاتی ہیں یعنی انہیں خون حیض نہیں آتا اور دیگر عورتیں پچاس قمری سال[1] مکمل ہونے کے بعد یائسہ ہوتی ہیں اس چیز کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سیدہ عورتیں قریش کی عورتوں کی ایک قسم ہے۔

1۔ قمری کے 60 سال عیسوی کے تقریبا 58 سال 78 دن بنتے ہیں، اسی طرح قمری کے پچاس سال عیسوی کے تقریبا 47 سال اور 178 دن بنتے ہیں۔

▪ نو سال سے پہلے اور یائسہ ہونے کے بعد دیکھا جانے والا خون ▪

مسئلہ 442۔ وہ خون کہ جو نو قمری سال مکمل ہونے سے پہلے لڑکی کو آتا ہے اور عورت کو یائسہ ہونے کے بعد آتا ہے وہ حیض نہیں ہوتا۔

▪ حمل اور بچے کو دودھ پلانے کے دوران حیض کا خون ▪

مسئلہ 443۔ حاملہ عورت اور بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کو حیض آسکتا ہے لیکن حاملہ عورت دو لحاظ سے دیگر عورتوں سے مختلف ہے۔

اول؛ وقتیہ اور عددیہ کی عادت رکھنے والی عورتیں اگر ایامِ عادت کے بعد خون دیکھے تو اگر اسکی عادت کے آخر سے لے کر بیس دن گزر چکے ہوں تو اس کے بعد وہ جو خون بھی دیکھے وہ حیض شمار نہیں ہوگا لیکن اگر بیس دن نہیں گزرے ہیں اور وہ خون دیکھے اور اس میں حیض کی علامات ہوں تو حیض اور اگر حیض کی علامات نہ ہو تو استحاضہ ہے لیکن دیگر عورتوں میں ایام حیض کے بعد جو خون آتا ہے وہ بطور کلی استحاضہ ہوتا ہے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ بیس دن گزرے ہوں یا نہ اور اس میں علامات ہوں یا نہ۔ جو خون عورت ایام عادت میں یا ان سے پہلے دیکھتی ہے اس کے لحاظ سے حاملہ اور دیگر عورتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا ہے۔

دوم؛ حاملہ عورت میں ضروری نہیں ہے کہ خون کا حیض شمار ہونے کے لئے تین دن تک جاری رہے۔

▪ نو سال کی تکمیل میں شک ہونے کی صورت میں خون دیکھنا ▪

مسئلہ 444۔ جس لڑکی کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے نو سال مکمل ہوئے ہیں یا نہیں اگر وہ ایسا خون دیکھے کہ جس میں حیض کی علامات نہیں ہیں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس میں حیض کی علامات ہوں تو وہ حیض ہے اور شرعاً یہ علامت ہے کہ اس کے نو سال مکمل ہو چکے ہیں۔

▪ یائسہ ہونے میں شک کی صورت میں خون دیکھنا ▪

مسئلہ 445۔ جس عورت کو شک ہے کہ وہ یائسہ ہوئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یائسہ نہ ہونے پر بنا رکھے اور جو عورت پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہے اور نہیں جانتی کہ قریش سے ہے یا نہیں تو اس عورت کا حکم رکھتی ہے جو ابھی تک پچاس سال سے نہیں گزری۔ اسی بناء پر ایران اور عراق جیسے علاقوں سے تعلق رکھنے والی عورت کو معلوم نہ ہو

کہ قریش سے ہے یا نہیں، اگر عمر کے پچاس سال بعد بھی خون دیکھے جو شرائط کے ساتھ ہو تو وہ حائضہ شمار ہوگی۔

■ حیض کی کم ترین اور زیادہ سے زیادہ مدت ■

مسئلہ 446۔ خون حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتی او اگر تین دن سے تھوڑا سا کم ہو تو وہ حیض نہیں ہے۔ {البتہ اگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے جیسے حاملہ ہونا یا دوا کھانا خون تین دن تک جاری نہ رہے تو دیگر شرائط کے ہونے کی صورت میں حیض ہے}اس مسئلہ میں دن سے مراد 24 گھنٹے کی مدت ہے، نہ رات کے مقابلے میں دن۔

■ پے در پے پہلے تین دن میں حیض کا نہ ہونا ■

مسئلہ 447۔ ضروری نہیں ہے کہ پہلے تین دن حیض پے در پے آئے لیکن ضروری ہے کہ پہلے تین دن ایک عشرے میں ہوں پس اگر ایک دن خون دیکھے اور پھر تین دن پاک رہے دوبارہ پھر ایک دن خون دیکھے اور چار دن پاک رہے اور اس کے بعد پھر ایک دن خون دیکھے تو یہ سب خون حیض ہیں اور اگر دو دن خون دیکھے اور سات دن پاک رہے اور پھر ایک دن خون دیکھے تو دونوں حیض ہیں لیکن اگر دو دن خون دیکھے اور آٹھ دن پاک رہےتو یہ خون حیض نہیں ہے اور پہلے تین دن کے علاوہ لازم نہیں ہے کہ جو خون دیکھا ہے وہ ایک ہی عشرے میں ہو بلکہ اگر اس کا فاصلہ آنے والے خون کے آخر سے دس دن سے کم تر ہو تو یہ اسی سابقہ حیض کا تسلسل ہے اس بنا پر اگر تین دن پے در پے خون آئے اور پھر پاک ہو جائےاس کے بعد بارہویں دن دوبارہ خون دیکھے تو یہ خون بھی حیض کا تسلسل ہے نیز اگر دود ن خون دیکھے اور پانچ دن پاک رہے اور پھر دوبارہ خون دو دن خون دیکھے اور پاک ہو جائے اور اٹھارویں دن پھر خون دیکھے تو اس نے جتنے خون دیکھے ہیں سب ایک حیض شمار ہوگا البتہ جن دنوں میں با فاصلہ یا بلا فاصلہ خون دیکھا ہے مجموعی طور پر وہ دس دنوں سے تجاوز نہ کرے۔ پس سات دن خون دیکھےاور تین دن پاک رہے پھر دوبارہ سات دن خون دیکھے تو ان تمام خونوں کو حیض نہیں قرار دیا جاسکتا۔

■ حیض کی ابتداء اور دوام کا معیار ■

مسئلہ 448۔ حیض کی ابتداء میں ضروری ہے کہ خون باہر آئے لیکن لازم نہیں ہے کہ پورے تین دنوں میں خون باہر آئے بلکہ اگر حیض کے تسلسل میں خون شرمگاہ کے اندر ہو

تو کافی ہےاور اگر تین دنوں کے اثناء میں مختصر سی مدت کے لیے پاک ہو جائے اور پاک ہونے کی مدت اتنی کم ہو کہ کہا جائے کہ پورے تین دن شرمگاہ کے اندر خون تھا تو بھی حیض ہے۔

▪ تین دن اور رات کو گننے کا طریقہ ▪

مسئلہ 449۔ ضروی ہے کہ تین شب و روز خون دیکھے پس اگر پہلے دن اذان صبح {یا طلوع آفتاب} سے لیکر تیسرے دن کے غروب تک خون دیکھے تو یہ حیض ہونے کے لیے کافی نہیں ہےاور ضروری ہے کہ چوتھے دن کی اذان صبح {یاطلوع آفتاب} تک بھی خون آئے یا باقیماندہ مقداردس دنوں کے اندر تکمیل ہو جائے اسی طرح اگر پہلے دن کے درمیان میں خون شروع ہو تو ضروری ہے کہ چوتھے دن کے اسی وقت تک خون آئے اور دوسری اور تیسری رات میں بھی خون منقطع نہ ہو یا دس دن کے دوران میں مکمل تین شب و روز کی مقدار خون دیکھے۔

▪ حیض کے دنوں کے درمیان پاک ہونا ▪

مسئلہ 450۔ جن دنوں میں عورت خون دیکھ رہی ہے اگر ان کے درمیان عورت ایک یا چند دنوں کے لیے پاک ہو جائے اس طرح کہ اس کے باطن میں بھی خون نہ ہو تو جن دنوں میں وہ پاک تھی ان دنوں میں حائض نہیں ہےاگرچہ جن دنوں میں اس نے خون دیکھا ہے اور جن دنوں میں یہ پاک رہی ہے سب کو ملا کر دس دنوں سے زیادہ نہ ہوں، اسی بنا پر بطور مثال اگر تین دن خون دیکھے اور پھر دو دن پاک ہو پھر دوبارہ چار دن خون دیکھے تو دو خونوں کی مدت میں حائض اور درمیان کے دو دنوں میں پاک ہے اور ضروری ہے کہ حیض کا غسل کرکے اپنی واجب عبادات کو بجالائے اور جو کام حائض پر حرام ہیں انہیں انجام دے سکتی ہے اور چونکہ اس نے پاک دنوں میں عبادات انجام دیئے ہیں توضروری نہیں ہے کہ انہیں دوبارہ انجام دے۔

▪ زخم اور حیض کے خون میں تردّد ▪

مسئلہ 451۔ اگر خون دیکھے کہ جو دس دنوں سے کمتر اور تین دن سے زیادہ ہو اور نہ جانتی ہو کہ یہ پھوڑے اورزخم کا خون ہے یا حیض کا تو اگر اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور عادت کے دنوں میں یا اس سے ایک دو دن قبل بھی نہ ہو تو اسے حیض قرار نہیں دے

سکتی سوائے بعض صورتوں کے جنہیں آیندہ مسائل میں بیان کیا جاے گا۔

■ حیض اور استحاضہ کے خون میں تردّد ■

مسئلہ 452۔ اگر خون دیکھے اور شک کرے کہ یہ حیض ہے یا استحاضہ تو اگر وہ ایام عادت یا اس سے ایک دو دن قبل ہو {اگرچہ اس میں حیض کی نشانیاں نہ ہوں} یا عادت سے پہلے دو دن سے زیادہ حیض کی علامات کے ساتھ ہو تو یہ خون حیض شمار ہوگا اور اگر عادت سے دو دن سے زیادہ پہلے ہو اور حیض کی علامات کے بغیر ہو تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے کام انجام دے اسی طرح ہے اگر شک کرے کہ یہ خون حیض یا استحاضہ کا ہے یا پھوڑے اور زخم کا خون۔ اور ایام عادت کے بعد خون دیکھنے کا حکم مسئلہ نمبر489 میں آئیگا۔

■ حیض، استحاضہ اور بکارت کے خون میں تردّد ■

مسئلہ 453۔ اگر خون دیکھے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ خون حیض کا ہے یا بکارت کا تو ضروری ہے کہ تحقیق کرے یعنی کچھ روئی شرمگاہ کے اندر ڈالے اور کچھ انتظار کرےاور پھر اسے باہر نکالے پس اگر صرف اس کے اطراف آلودہ ہوئے ہوں تو یہ بکارت کا خون ہے اور اگر پوری روئی پر خون لگا ہو تو یہ حیض ہے اور اگر شک کرے کہ یہ حیض کا خون ہے یا استحاضہ کا یا بکارت کا یا شک کرے کہ یہ حیض کا خون ہے یا زخم کا یا بکارت کا یا بالکل نہ جانتی ہو کہ یہ کونسا خون ہےتوبھی اگر شرمگاہ کے اندر رکھی جانے والی روئی کے صرف اطراف آلودہ ہوئے ہوں تو یہ بکارت کاخون ہے اور اگر پوری روئی پر لگا ہو اور اس میں حیض کی علامات ہوں تو یہ حیض کا خون ہے اور اگر اس میں حیض کی علامات نہ ہوں تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے اعمال انجام دے۔

■ خون کا تین دن تک جاری رہنے میں شک ■

مسئلہ 454۔ اگر عورت ایسا خون دیکھے کہ جو تین دن تک چلتا رہے تو اس پر حیض ہونے کاحکم لگے گا لیکن اسے شک ہے کہ خون تین دن تک جاری رہے گا یا منقطع ہو جائیگا توضروری ہے کہ اس چیز پر بنا رکھے کہ خون تین دن تک جاری رہے گا اور حیض ہےلیکن اگر خون بند ہو جائے اور نہ جانتی ہو کہ کیا دس دن مکمل ہونے سے پہلے دوبارہ خون آئیگا تو ضروری ہے کہ اس چیز پر بنا رکھے کہ دوبارہ خون نہیں آئیگا اور جو خون دیکھا ہے وہ حیض نہیں تھا اور اسی طرح ہے اگر خون بند نہ ہونے کے وقت جانتی ہو کہ یہ تین دن تک نہیں چلے

گا لیکن احتمال دے کہ دس دن مکمل ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائیگا۔

■ تین دن سے کم خون کا دس دن کے وقفے کے بعد دوبارہ نکلنا ■

مسئلہ 455۔ اگر تین دن سے کم خون دیکھے اور پہلے خون سے دس دن گزر جانے کے بعد حیض کے شرائط کے ساتھ خون دیکھے اور یہ دوسرا خون ایام عادت میں یا عادت سے ایک دو روز قبل ہو تو یہ دوسرا خون حیض ہے{اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ بھی ہوں} اسی طرح اگر عادت سے دو دن سے زیادہ پہلے ہو اور اس میں حیض کی علامات ہوں اور تینوں صورتوں میں پہلا خون حیض نہیں ہے اگرچہ وہ اس کی عادت کے دنوں میں ہواور اس میں حیض کی نشانیاں بھی ہوں۔

حائض کے احکام

■ وہ امور جو حائض پر حرام ہیں ■

مسئلہ 456۔ حائض اور جس عورت پر شرعی لحاظ سے حائض ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اس پر چند چیزیں حرام ہیں۔

اول: نماز جیسی وہ عبادات کہ جنہیں وضو، غسل یا تیمم کے ساتھ بجالانا ضروری ہے اور جس مدت میں حائض ہے یا شرعی لحاظ سے اس پر حائض ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اگران عبادات کو حتی کہ ثواب کی نیت سے بھی بجالائے تواس نے گناہ کیا ہے لیکن ان عبادات کو بجالانا کہ جن کے لیے وضو غسل اور تیمم ضروری نہیں ہے جیسے نماز میت تو کوئی مانع نہیں رکھتا۔

دوم: تمام وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں اور جنابت کے احکام میں گزر چکی ہیں۔

سوم: اگلی شرمگاہ میں جماع کرنا یہ مرد کے لیے بھی حرام ہے اور عورت کے لیے بھی، اگرچہ حشفہ کی مقدار داخل ہو اور منی بھی باہر نہ نکلے، اور پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا کلی طور پر شدید مکروہ ہے اور احتیاط استحبابی کے خلاف ہے اور حیض کی حالت میں احتیاط استحبابی اس کے ترک کرنے میں ہے۔

■ ایسے دنوں میں ہمبستری جن میں شرعاً عورت حائض ہو ■

مسئلہ 457۔ ان دنوں میں بھی ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے کہ جن میں عورت کا حیض یقینی نہیں ہے لیکن شرعاً ضروری ہے کہ اپنے لیے حیض قرار دے، پس وہ عورت جس کے لیے ضروری ہے اس فریضے کے مطابق کہ جسے بعد میں بیان کیا جائے گا اپنی کسی رشتہ

دار عورت کی عادت حیض قرار دے تو اس کا شوہر ان دنوں میں اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کرسکتا اور اسی طرح ان دنوں میں کہ جنہیں عورت شرعی طور پر اپنے لیے حیض قرار دے سکتی ہے (جیسے انتظار کے دن جن کی وضاحت مسئلہ نمبر487میں کی جائیگی) اگر عورت ان دنوں کوحیض قرار دے تو اس کاشوہر ان دنوں میں اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کرسکتا اور ضروری نہیں ہے کہ حیض قرار دینے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت لے اگرچہ احتیاط استحبابی اجازت لینے میں ہے۔

▪ حیض کی حالت میں ہمبستری کا کفارہ ▪

مسئلہ 458۔ اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں اگلی شرمگاہ کی طرف سے ہمبستری کرے توضروری ہے کہ استغفار کرے اور مستحب -بلکہ احتیاط مستحب کے مطابق -ہے کہ حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے کی صورت میں -چاہے اگلی شرمگاہ کی طرف سے ہو یا پچھلی شرمگاہ کی طرف سے -کفارہ دے اور اس کا کفارہ مسئلہ نمبر 460 مین بیان کیا جائے گا۔

▪ حیض کی حالت میں جماع کے علاوہ دیگر جنسی لذتیں اٹھانا ▪

مسئلہ 459۔ حائض بیوی کے ساتھ ہمبستری کے علاوہ اس سے دیگر جنسی لذتیں جیسے بوسہ لینا اور چھیڑنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن ناف سے زانو تک کے درمیانی حصے سے لذت حاصل کرنا احتیاط استحبابی کے خلاف ہے۔

▪ حیض کے دنوں میں ہمبستری کے کفارہ کی مقدار ▪

مسئلہ 460۔ حیض کی حالت میں ہمبستری کرنے کا کفارہ فقیر کو صدقہ دینا ہےاور اس کی ترتیب یوں ہے کہ اگر عورت کے حیض کے دنوں کو تین حصوں پر تقسیم کیا جائے تو اس کے پہلے حصے میں ہمبستری کرنے کا کفارہ ایک شرعی دینار ہے{سکہ دار سونے کے تقریباً22 چنے کے دانے[1]}اور دوسرے حصے میں آدھا دینار {تقریباً چنے کے گیارہ دانے} اور تیسرے حصے میں دینار کا چوتھا حصہ {چنے کے تقریباً ساڑھے پانچ دانے} مثلاً جس عورت کو چھ دن

1۔ شرعی دینار کے وزن کے بارے میں محققین کا نظریہ مختلف ہے مشہور نے اسے چنے کے اٹھارہ دانے قرار دیا ہے اور بعض محققین کے نزدیک چنے کے 21 دانوں سے زیادہ ہے اوپر بیان کی گئی مقدار بالا ترین مقدار کی بنیاد پر ہے کہ جو ذکر کی گئی ہے۔

حیض آتا ہے اگر اس کا شوہر پہلی اور دوسری رات یا دن میں اس کے ساتھ ہمبستری کرے تو یہ ایک دینار شرعی، تیسری یا چوتھی رات میں یا دن میں آدھا دینار اور پانچویں اور چھٹی رات یا دن میں دینار کا چوتھا حصہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ تیسرے حصے میں آدھا دینار دے اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ تینوں حصوں میں ایک دینار دے اور اگر کفارہ نہ دے سکے تو ایک مسکین کو صدقہ دے۔

▪ سونے کی قیمت کے حساب کا وقت ▪

مسئلہ 461۔ اگر سکہ دار سونا دینا ممکن نہ ہو تو اسکی قیمت دی جائے اور جس وقت فقیر کو دینا چاہتاہے اگر اس وقت کی سونے کی قیمت ہمبستری کے وقت کی قیمت سے مختلف ہو تو اس وقت کی قیمت کاحساب کرے جب فقیر کو دینا چاہتا ہے۔

▪ حیض کے تینوں قسموں میں ہمبستری ▪

مسئلہ 462۔ اگر کوئی شخص حیض کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے تینوں حصوں میں ہمبستری کرے تو تینوں کفارے کہ جو ایک دینار اور تین چوتھائی دینار {چنے کے تقریبا ساڑھے 37 دانے} بنتے ہیں کا کفارہ دے۔

▪ حیض کے ایام میں ہمبستری کا تکرار ▪

مسئلہ 463۔ اگر حائض بیوی کے ساتھ ایک ہی حیض میں-مثلا اس کے ابتداء کے ایک تہائی میں- چند مرتبہ مجامعت کرے تو بہتر یہ ہے کہ ہر مجامعت کی خاطر ایک کفارہ دے۔

▪ ہمبستری کے دوران حیض کی ابتداء ▪

مسئلہ 464۔ اگر ہمبستری کرتے وقت مرد کو پتہ چلے کہ بیوی حائض ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ فورا اس سے جدا ہو جائے اور اگر جدا نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

▪ حیض کے ایام میں وطی بہ شبھہ ▪

مسئلہ 465۔ اگر مرد کسی نامحرم حائض عورت کے ساتھ اس گمان سے ہمبستری کرے کہ یہ اس کی بیوی ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

▪ حکم کو نہ جاننے یا بھول جانے کی صورت میں ہمبستری کا کفارہ ▪

مسئلہ 466۔ اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا بھول کر اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت مین ہمبستری کرے تو اس کا کفارہ نہیں ہے۔

▪ اُس ہمبستری کا کفارہ کہ جس میں غلط گمان ہو کہ عورت حائض ہے ▪

مسئلہ 467۔ اگر مرد اس نظریہ سے کہ بیوي حیض کی حالت میں ہے اس کے ساتھ ہمبستری کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ حائض نہیں تھی تو کفارہ نہیں ہے۔

▪ حیض کی حالت میں عورت کو طلاق دینا ▪

مسئلہ 468۔ حیض کی حالت میں بیوی کو طلاق دینا ان شرائط کے ساتھ جو احکام طلاق میں بیان ہوں گی باطل ہے۔

▪ حیض کے بارے میں عورت کے قول کا اعتبار ▪

مسئلہ 469۔ اگر عورت کہے کہ میں حائضہ ہوں یا حیض سے پاک ہو گئی ہوں اور اس کی بات کے جھوٹ ہونے کا اطمینان نہ ہوتو ضروی ہے کہ اس کی بات کو قبول کیا جائے۔

▪ نماز کے دوران حائض ہونا ▪

مسئلہ 470۔ اگر عورت نماز کے دوران مین حائضہ ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے اور اسے جاری رکھنا حرام ہے۔

▪ دورانِ نماز حائض ہونے میں شک ▪

مسئلہ 471۔ اگر عورت نماز کے دوران میں شک کرے کہ حائض ہوئی ہے یا نہیں تو اسکی نماز صحیح ہے لیکن اگر نماز کے بعد سمجھے کہ نماز کے دوران میں حائض ہوئی ہے تو اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ باطل ہے، ہاں! اگر مغرب کی نماز میں دو رکعت کے بعد حائض ہو جائے تو نماز کو چھوڑ دے اور احتیاط یہ ہے کہ پاک ہونے کے بعد نماز مغرب کو جہاں سے حائض ہوئی تھی مکمل کرے اور قضا بھی کرے۔

▪ پاک ہونے کے بعد عورت کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 472۔ جب عورت خون حیض سے پاک ہوجائے تو واجب ہے کہ نماز اور دوسرے ایسے کاموں کہ جنہیں وضو یا غسل یا تیمم کے ساتھ بجالانا ضروری ہے ان کے لیے غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور وضو ضروری نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے یا اس کے بعد وضو کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرے۔

▪ غسل انجام دینے سے پہلے حائض عورت کے احکام ▪

مسئلہ 473۔ جب عورت خون حیض سے پاک ہوجائے تو اگرچہ اس نے غسل نہ بھی کیا ہو اس کی طلاق صحیح ہے اور اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ ہمبستری کرسکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہمبستری شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہو لیکن غسل سے پہلے ہمبستری شدید طور پر مکروہ ہے لیکن دیگر کام جو حیض کے وقت اس پر حرام تھے جیسے مسجد الحرام اور مسجد النبی میں داخل ہونا، نیز دیگر مساجد عبور کرنے کی صورت کے علاوہ اورقرآن کو چھونا، تو جب تک غسل نہ کرے اس پر حلال نہیں ہوں گے۔

▪ غسل اور وضو کے لئے پانی کا کافی نہ ہونا ▪

مسئلہ 474۔ اگر پانی وضو اور غسل کے لیے کافی نہ ہو اور اتنا ہو کہ اس کے ساتھ غسل کیا جاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو کے بدلے میں تیمم بھی کرے اور اگر صرف وضو کے لیے کافی ہو اور غسل کی مقدار میں نہ ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے میں تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے، اگر ان میں سے کسی کے لیے بھی پانی نہ ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے میں تیمم کرے اور بنا بر احتیاط مستحب دوسرا تیمم وضو کے بدلے کرے۔

▪ حائض پر نماز اور روزوں کی قضاء ▪

مسئلہ 475۔ وہ یومیہ نمازیں کہ جو حیض کی وجہ سے عورت سے چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا نہیں ہے لیکن وہ واجب روزے کہ جو حیض کی وجہ سے نہیں رکھے ان کی قضا ضروری ہے اور یومیہ کے علاوہ دیگر نمازوں کی قضا کہ جو دوسروں پر واجب ہے اس پر بھی واجب ہے۔

■ حیض کے احتمال کی صورت میں فوراً نماز پڑھنا ■

مسئلہ 476۔ جب بھی نماز کا وقت داخل ہو جائےاور یہ جانتی ہو کہ اگر نماز کے وقت کو موخر کرے تو حائض ہو جائے گی توضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے بلکہ احتیاط مستحب کی بناء پر اگر احتمال بھی دے تو فوراً نماز کو بجالائے۔

■ نماز کا وقت میں پڑھنے سے پہلے حیض کا شروع ہونا ■

مسئلہ 477۔ اگر عورت نماز میں دیر کردے اور اول وقت سے ایک نماز پڑھنے کی مقدار گزرجائے اور حائض ہوجائے چونکہ نماز کو وقت میں پڑھ سکتی تھی ۔تو اگرچہ اس طرح اس کے مقدمات جیسے وضو یا غسل یاتیمم کرنا یا بدن یا لباس کا پاک ہونا اور قبلے کی جہت پانے کو وقت سے پہلے انجام دے یا نماز کو بغیرحرج کے تیز پڑھے ۔تو اس نماز کی قضا واجب ہو گی اور نماز کی کیفیت میں ضروری ہے کہ اپنی حالت کا ملاحظہ کرے مثلاً جو عورت مسافر نہیں ہے اگر اول ظہر میں نماز نہ پڑھے تو اس کی قضا اس صورت میں واجب ہوگی جب اول ظہر سے چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت گزر جائے اور حائض ہو اور وقت سے پہلے نماز کے مقدمات کو انجام دے سکتی ہو اور وقت اتنا ہو کہ بغیر حرج کے تیز پڑھ کر نماز کو بجالاسکتی ہو اور جو عورت مسافر ہے اس کے لیے مذکورہ شرائط کے ساتھ دورکعت پڑھنے کا وقت گزرجانا کافی ہے۔

■ نماز کے آخری وقت میں پاک ہونا ■

مسئلہ 478۔ اگر عورت نماز کے آخری وقت میں خون سے پاک ہو جائے اور غسل کرنے اور نماز کی ایک رکعت یا س سے زیادہ پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے اور اگر پہلے سے مقدمات کو انجام دے کر اس وقت میں نماز پڑھ سکتی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ پاک ہونے کے بعد مقدمات کو انجام دینے کاوقت ہو اور اتنی مقدار کہ ان لوگوں کی نماز جو اضطرار اور عذر کی وجہ سے خاص طریقے پر پڑھتے ہیں ۔جیسے نجس لباس کے ساتھ یا بغیر لباس کے۔ پڑھے تو کافی ہے اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو نماز واجب نہیں ہے اور اگر پاک ہونے سے پہلے مقدمات کو حاصل کر کے پاک ہونے کے بعد آخری وقت میں اپنی نماز پڑھ سکتی تھی لیکن چونکہ اس نے مقدمات حاصل نہیں کئے تھے اس لئے اس وقت نماز۔حتیٰ کہ معذور افراد والی نماز۔نہیں پڑھ سکتی تو فی الحال اس پر نماز واجب نہیں ہے لیکن اس کی قضا واجب ہے۔

▪ غسل کے لئے وقت نہ ہونے کی صورت میں حائض عورت کی نماز ▪

مسئلہ 479۔ اگر حائض عورت وضو یا غسل کے لیے وقت نہیں رکھتی لیکن تیمم کے ساتھ وقت میں نماز پڑھ سکتی ہو تووہ نماز اس پر واجب نہیں ہے لیکن اگر وقت کی تنگی کے علاوہ کسی اور وجہ سے اس کافریضہ تیمم ہے مثلا یہ کہ پانی اس کے لیے مضر ہے تو ضروری ہے کہ تیمم کرکے وہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

▪ حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز کے وقت کی بقاء میں شک ▪

مسئلہ 480۔ اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کوشک ہو کہ نماز کے لئے وقت ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نماز پڑھے۔

▪ وقت نہ ہونے کا خیال کرتے ہوئے نماز کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 481۔ اگر اس خیال سے کہ ایک رکعت نماز ان خصوصیات کے ساتھ جو مسئلہ نمبر477 میں بیان کی گئی ہیں پڑھنے کا وقت نہیں ہے نماز نہ پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تھا تو اس نماز کی قضا ضروری ہے۔

▪ نماز کے اوقات میں حائض کے مستحبات ▪

مسئلہ 482۔ مستحب ہے کہ حائض عورت نماز کے وقت میں خود کو خون سے پاک کرے اور روئی اور پٹی کو تبدیل کرے اور وضو کرے ۔ اگر وضو نہیں کرسکتی تو تیمم کرے ۔اور اپنی نماز کی جگہ رو بقبلہ بیٹھ کر ذکر دعا اور صلوات پڑھے۔

▪ حیض کی حالت میں مکروہ امور ▪

مسئلہ 483۔ ان سورتوں کی تلاوت کرنا کہ جن میں واجب سجدہ نہیں ہے قرآن کو ہمراہ رکھنا، بدن کی کسی جگہ کو قرآن کی جلد، حاشیے اور اسکے خطوط کی درمیانی جگہ کے ساتھ مس کرنا، نیز مہندی وغیرہ کے ساتھ خضاب لگانا حائض کے لیے مکروہ ہے۔

حائض عورتوں کی اقسام

حائض عورتوں کی چھ اقسام

مسئلہ 484۔ حائض عورتوں کی چھ اقسام ہیں۔
اول: صاحب عادت وقتیہ وعددیہ: یہ وہ عورت ہے کہ جو مسلسل دو ماہ معین وقت خون دیکھے اور اس کے حیض کے دنوں کی تعداد بھی دونوں مہینوں میں ایک ہو مثلا مسلسل دو ماہ یکم سے سات تاریخ تک حیض دیکھے۔
دوم: صاحب عادت وقتیہ: یہ وہ عورت ہے کہ جو مسلسل دو ماہ معین وقت سے حیض دیکھے لیکن دونوں مہینوں میں اسکے حیض کے دنوں کی تعداد ایک جیسی نہ ہو مثلا مسلسل دو ماہ پہلے تاریخ سے خون دیکھے لیکن پہلے مہینے چھ تاریخ کو اور دوسرے مہینے سات تاریخ کو خون سے پاک ہو۔
سوم: صاحب عادت عددیہ: یہ وہ عورت ہے کہ جس کے حیض کے دنوں کی تعداد مسلسل دو ماہ ایک جیسی ہو لیکن ان دو خونوں کے آنے کا وقت ایک نہ ہو مثلاپہلے مہینے میں یکم سے ساتویں دن کے آخر تک اور دوسرے مہینے ساتویں سے تیرہویں دن کے آخر تک خون دیکھے۔
چہارم: مبتدئہ: یہ وہ عورت ہے کہ جس نے پہلی مرتبہ خون دیکھا ہو۔
پنجم: مضطربہ: یہ وہ عورت ہے کہ جس نے کئی ماہ خون دیکھا لیکن اس کی کوئی معین عادت نہ ہو یا اس کی عادت ختم ہو گئی ہو اور نئی نہ بنی ہو۔
ششم: ناسیہ: یہ وہ عورت ہے کہ جو اپنی عادت کو بھول چکی ہو۔
ان میں سے ہر ایک کے اپنے احکام ہیں کہ جنہیں آئندہ آنے والے مسائل میں بیان کیا جائے گا۔

1: صاحب عادت وقتیہ وعددیہ

وقتیہ اور عددیہ کی عادت رکھنے والی عورتوں کی اقسام

مسئلہ 485۔ جو عورتیں عادت وقتیہ و عددیہ رکھتی ہیں ان کے تین گروہ ہیں:
اول: وہ عورت جو مسلسل دو ماہ معین وقت سے خون دیکھے اور معین وقت میں پاک ہو جائے مثلا مسلسل دو ماہ پہلی تاریخ سے خون دیکھے اور سات تاریخ کو پاک ہو جائے اس عورت کی عادت یکم سے لیکر ساتویں تک ہے۔
دوم: وہ عورت جو خون حیض سے پاک نہیں ہوتی لیکن مسلسل دو ماہ میں چند معین دن - جیسے یکم سے ساتویں تک - جو خون دیکھتی ہے اس میں حیض کی علامات پائی جاتی ہیں یعنی گہرا سرخ، گرم اور فشار

کے ساتھ ہے اور باقی خون میں استحاضہ کی علامات ہیں یعنی زرد یا ہلکا سرخ ہے اس کی عادت یکم سے سات تاریخ تک ہو گی۔

سوم: وہ عورت جو دو ماہ مسلسل معین وقت سے پہلے دیکھے اور پاک ہو جائے اور پھر دوبارہ خون دیکھے اور یہ دونوں خون مجموعی طور پر- پاکیزگی والے وقت کو شمار کئے بغیر- دو مہینوں میں ایک جیسے ہوں اور حیض کی شرائط بھی رکھتے ہوں {یعنی ہر مہینے میں آنے والا خون مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ اور خون کے پہلے تین دن ایک عشرے میں ہوں اور درمیان میں پاک ہونے کی مدت دس دن سے کم ہو}، اور ضروری نہیں ہے کہ درمیان میں جن دنوں پاک تھی وہ ایک جتنے ہوں مثلاً اگر پہلے مہینے یکم سے تیسری تاریخ تک خون حیض دیکھے اور پانچ دن پاک ہو پھر دوبارہ چار دن خون دیکھے اور دوسرے مہینے پہلی اور دوسری تاریخ کو خون دیکھنے کے بعد آٹھ سے کم دن پاک ہو پھر دوبارہ پانچ دن خون دیکھے تو اس کی عادت سات دن ہے کہ جو اول ماہ سے بغیر وقفے کے شمار کئے جائیں گے۔

اسی طرح اگر دو ماہ میں سے ایک معین وقت {مثلاً اول ماہ} سے چند روز {مثلاً سات دن} بطور متصل خون دیکھے اور دوسرے مہینے اسی وقت سے چند دن خون دیکھے اور پھر دس دن سے کمتر مدت کے لیے پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے نیز دونوں مہینوں میں آنے والا خون حیض کے شرائط رکھتا ہو اور ایک جتنا بھی ہو تو اس کی عادت وہی مقدار {مثلاً سات دن} ہے کہ جسے بطور متصل اسی معین وقت کے اول- مثلاً اول ماہ- سے شمار کیا جائیگا۔

▪ وقتیہ اور عددیہ کی عادت رکھنے والی عورت کا حکم ▪

مسئلہ 486۔ عادت وقتیہ و عددیہ کی تمام اقسام میں اگر عورت خون دیکھے اور اس کا آغاز عادت کے وقت میں یا ایک دو روز قبل ہو -اگرچہ یہ خون زرد رنگ کا ہو- تو ضروری ہے کہ خون کے آغاز سے اپنی عادت کے دنوں کی تعداد کے مطابق حائض احکام پر عمل کرے اور اگر خون جاری رہے تو مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے {جیسا کہ بعد والے مسئلے میں بیان کیا جائے گا}، اگر خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو استحاضہ ہے مگر جب عادت حیض کی علامات کے ساتھ مشخص ہوئی ہو {گذشتہ مسئلہ کی دوسری صورت} تو اس صورت میں اگر دس دن کے بعد خون دیکھے کہ جب حیض کی علامات رکھتا ہو اور جو خون عادت کے وقت میں یا اس سے ایک دو دن قبل دیکھا ہے وہ حیض کے علامات نہ رکھتا ہو تو علامات والا خون حیض ہے۔ اور جو خون عادت کے دنوں میں آیا ہے وہ حیض نہیں ہے اس بنا پر تمام واجب عبادات کہ جنہیں اس وقت میں ترک کیا ہے ان کی قضا ضروری ہے۔
کلی طور پر جہاں عادت حیض کی علامات کے ساتھ مشخص ہوئی ہو اگر دو خون دیکھے جن میں سے ہر ایک

تنہا طور پر حیض بن سکتا ہو اور دونوں حیض نہ بن سکتے ہوں اور ان میں سے ایک بغیر علامات کے لیکن حیض کے وقت میں یا دو دن قبل ہو اور دوسرا حیض کے وقت کے علاوہ لیکن حیض کی علامات کے ساتھ ہو تو حیض کی علامات والا خون حیض ہے اور عادت کے وقت آنے والا خون استحاضہ ہے عادت کی دیگر اقسام کے بر خلاف کہ جن میں عادت کے وقت آنے والا خون حیض ہے۔

آنے والے بعض مسائل کہ جن میں عادت کے وقت میں آنے والے خون کے ساتھ حیض ہونے کی علامات والے خون کے حیض ہونے پر مقدم شمار کیا گیا ہے تو ان میں عادت کی معمول والی اقسام مراد ہیں کہ جو حیض کی علامات کے ساتھ مشخص نہیں ہوتیں۔

▪ استظہار ▪

مسئلہ 487۔ گذشتہ مسئلہ اور آنے والے مسائل میں استظہار سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو حائض قرار دے، حائض کے احکام پر عمل کرے، عبادات کو ترک کرے اور حائض کے محرمات سے اجتناب کرے۔ جس عورت کی عادت ٹھیک ہو اور عدد کے لحاظ سے اس میں کسی قسم کی گڑ بڑ نہ ہو اس کے بارے میں استظہار جائز نہیں ہے اس کے غیر میں دس دن تک استظہار مستحب ہے چاہے استظہار کے دنوں میں خون حیض کی علامات والا ہو یا نہ ہو، خون دس دن سے تجاوز کرجائے یا نہ، شروع سے جانتی ہو کہ دس دن سے تجاوز کر جائے گا یا نہ جانتی ہو۔

ایامِ استظہار حیض کی طرح ہیں اور استظہار کے دنوں میں ترک کردہ یومیہ نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

▪ عادت کے دنوں سے پہلے خون دیکھنا ▪

مسئلہ 488۔ جو عورت عادت وقتیہ و عددیہ رکھتی ہے اگر خون دیکھے اور اس کا آغاز دو سے زیادہ دن عادت سے پہلے ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

الف: اگر خون سیاہ یا گہرے سرخ رنگ کا ہو تو حیض ہے

ب: اگر خون زرد یا ہلکے سرخ رنگ کا ہو تو استحاضہ ہے

ج: اگر آغاز میں زرد یا ہلکے سرخ رنگ کا ہو اور عادت سے پہلے سیاہ یا گہرے سرخ رنگ کا ہو جائے اور حیض والے رنگ کے ساتھ دس روز کے اندر تین دن تک جاری رہے یا رنگ تبدیل ہونے کے بعد عادت کے دنوں کے ساتھ متصل ہو جائے اور تین دن کو مکمل کردے {اگرچہ عادت کے دنوں میں حیض کا رنگ نہ رکھتا ہو} ان دو حالتوں میں جب سے رنگ تبدیل ہوا ہے حیض شمار ہو گا اور جو

نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضا نہیں ہے۔
د: اگر آغاز میں زرد یا ہلکے سرخ رنگ کا ہو اور اسی رنگ کے ساتھ عادت کے دنوں کے ساتھ متصل ہو جائے تو عادت کے پہلے دن سے حیض شمار ہو گا اگرچہ خون کا رنگ زرد یا ہلکا سرخ ہی رہے لیکن اگر دس دن کے اندر تین دن تک جاری نہ رہے تو معلوم ہو جائیگا کہ یہ خون حیض نہیں تھا اور ضروری ہے کہ جن واجب عبادات کو ترک کیا ہے انکی قضا کرے۔
ھ: اگر آغاز میں زرد یا ہلکے سرخ رنگ کا ہو اور اس کے بعد جب گہرے سرخ یا سیاہ رنگ کا ہو یا عادت کے دنوں تک پہنچ گیا ہو اس وقت تین دنوں سے کم جاری رہے تو تین دن کی مقدار کو اپنی عادت قرار دے گی اور پاک ہونے کے بعد نماز اور دیگر واجب عبادات جنہیں ان تین دنوں کے دوران بجا نہیں لائی کی قضا کرے گی، {تین دنوں کو معین کرنے کے لیے جو خون حیض کی علامات رکھتا ہے یا عادت کے دنوں میں آتا ہے اسے حیض قرار دے گی اور احتیاط کی بنا پر تین دنوں سے کم پڑنے والی مقدار کو اگر ممکن ہو تو بعد والے خون سے مکمل کرے گی} اور دیگر جن دنوں مین خون آتا ہو ضروری ہے کہ ان میں مستحاضہ کے فرائض پر عمل کرے۔
دیگر جن صورتوں میں حیض ہونے کا حکم لگایا گیا ہے ان میں اپنی عادت کے دنون کی تعداد کے مطابق حیض قرار دے اس کے بعد جب سے حیض ہونے کا حکم لگایا گیا ہے مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اس کے بعد استحاضہ ہے۔

▪ عادت کے دنوں کے بعد خون دیکھنا ▪

مسئلہ 489۔ جو عورت عادتِ عددیہ و وقتیہ رکھتی ہے اگر عادت کے تمام ایام گزرنے کے بعد اسے خون آنے لگ جائے تو وہ استحاضہ ہے اگرچہ حیض کی علامات کے ساتھ ہو مگر یہ کہ اس کی عادت خون کے علامات کے ذریعے مشخص ہوئی ہو {مسئلہ نمبر485 کی دوسری صورت} کہ عادت کے دنوں کے بعد بھی حیض کے علامات والا خون دیکھے تو وہ حیض ہے۔

▪ دو خون کے درمیان پاک رہنا جو عادت کے دنوں سے پہلے شروع ہوا ہو اور دس دن سے تجاوز کرے ▪

مسئلہ 490۔ جو عورت عادتِ وقتیہ و عددیہ رکھتی ہے اگر عادت سے کچھ مدت قبل حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھنے کے بعد دس سے کم دن میں پاک ہوجائے اور پھر دوبارہ خون دیکھے اور جتنے دن خون دیکھا ہے وہ مل کر -جن دنوں درمیان میں پاک رہی ہے ان کو شامل کئے بغیر- دس دنوں سے زیادہ ہوں مثلا پانچ دن حیض دیکھے پھر پانچ دن پاک ہو اور

دوبارہ پانچ سے زیادہ دن خون دیکھے تو جب سے خون دیکھ رہی ہے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے گی اور اگر پہلا خون عادت سے کم ہو تو اسے دوسرے خون کے ساتھ مکمل کرے گی اور اس کے بعد مستحب ہے کہ دس دنوں تک استظہار کرے اور اس کے بعد آنے والا خون استحاضہ ہے۔

▪ عادت کے ایام میں خون دیکھنا پھر پاک ہونا، پھر دوبارہ خون دیکھنا ▪

مسئلہ 491۔ جو عورت عادتِ وقتیہ و عددیہ رکھتی ہے اگر عادت کے زمانے میں یا اس سے ایک دو دن قبل خون دیکھنا شروع کرے اور دس دن سے کم مدت میں پاک ہو جائے اور پھر دوبارہ خون دیکھے تو پہلے خون کے آغاز سے عادت کے دنوں کے برابر حیض ہے اور اگر عادت سے کم ہو تو دوسرے خون کے ساتھ مکمل کرے اور اگر وہ خون جاری رہے تو مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اس کے بعد استحاضہ ہے۔

▪ عادت اور اس کے بعد کے دنوں میں بغیر وقفے کے دس دن سے زیادہ خون دیکھنا ▪

مسئلہ 492۔ جو عورت عادتِ وقتیہ و عددیہ رکھتی ہے اگر عادت کے دن یا اس سے ایک دو دن قبل خون دیکھنا شروع کرے اور بغیر وقفے کے دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو جب سے خون دیکھا ہے اس کے پہلے دن سے لیکر اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے گی اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس کے بعد مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور دس دنوں کے بعد باقی خون استحاضہ ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات ہوں، مگر یہ کہ اس کی عادت حیض کی علامات کے ذریعے مشخص ہوئی ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ خون حیض کو علامات والے خون میں قرار دے -جیسا کہ مسئلہ نمبر 486 میں گزر چکا ہے- اور جو عورت عادت سے دو سے زیادہ دن قبل حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو خون کے پہلے دن سے اس کی عادت کے دنوں کے تعداد کے برابر حیض ہے اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اس کے بعد استحاضہ ہے۔

2: صاحب عادت وقتیہ

▪ وقتیہ عادت رکھنے والی عورتوں کی اقسام ▪

مسئلہ 493۔ جو عورتیں عادت وقتیہ رکھتی ہیں ان کے تین گروہ ہیں۔

اول: جو عورت دو ماہ سے معین وقت پر پے در پے خون دیکھے اور چند دنوں کے بعد پاک ہو جائے لیکن دونوں مہینوں میں اس کے دنوں کی تعداد ایک جیسی نہ ہو مثلا دو ماہ پے در پے پہلی تاریخ سے خون دیکھے لیکن پہلے مہینے چھ تاریخ کو اور دوسرے مہینے سات تاریخ کو خون سے پاک ہو اس عورت کے لیے ضروری ہے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت قرار دے۔

دوم: جو عورت خون سے پاک نہیں ہوتی لیکن دو ماہ سے پے در پے معین وقت سے اس کا خون کم از کم تین دن گہرا سرخ یا سیاہ ہے اور باقی خون ہلکا سرخ یا زرد ہے اور جن دنوں میں اس کا خون گہرا سرخ یا سیاہ ہے ان کی مقدار دونوں مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو مثلا پہلے مہینے پہلی سے سات تاریخ تک اور دوسرے مہینے پہلی سے چھ تاریخ تک اس کا خون حیض کے رنگ کا اور باقی دنوں استحاضہ کے رنگ کا ہے تو یہ عورت ضروری ہے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت قرار دے۔

سوم: جو عورت دو ماہ سے پے در پے معین وقت {مثلاً پہلی تاریخ} سے خون حیض دیکھے اور دس دن سے کم مدت میں پاک ہو اور دوبارہ خون دیکھے، مجموعی طور پر یہ خون- درمیان میں پاک رہنے والے وقت کا حساب کیئے بغیر- دو ماہ میں ایک جتنا نہ ہو اور دونوں مہینوں میں خون حیض کے شرائط رکھتا ہو {یعنی تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور اس کے پہلے تین دن ایک ہی عشرے کے اندر ہوں} تو یہ عورت بھی اس معین وقت {مثلاً پہلی تاریخ} کو اپنی عادت قرار دے گی۔

اسی طرح اگر ایک ماہ معین وقت {مثلاً پہلی تاریخ} سے بغیر وقفے کے چند دن خون دیکھے اور دوسرے ماہ اسی وقت سے چند دن خون دیکھے پھر دس دن سے کم مدت میں پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے، مجموعی طور پر دونوں خون حیض کے شرائط رکھتے ہوں اور اس کی مقدار پہلے مہینے کے ساتھ یکساں نہ ہو اس صورت میں بھی ضروری ہے کہ اس معین وقت {مثلاً پہلی تاریخ} کو اپنی عادت قرار دے۔

▪ وقتیہ کی عادت رکھنے والی عورت کا حکم ▪

مسئلہ 494۔ جو عورت عادتِ وقتیہ رکھتی ہے اگر عادت کے زمانے میں یا عادت سے ایک دو روز قبل {حیض کی علامات کے ساتھ یا حیض کی علامات کے بغیر} یا چند روز قبل حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ حائض کے احکام کے پر عمل کرے اور اگر بعد میں پتا چلے کہ حیض نہیں تھا مثلا یہ کہ تین دن سے کم ہو تو ضروری ہے کہ جو واجب عبادات بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے اور اگر ایسا خون اپنی عادت کے دنوں میں یا ایک دو روز قبل اور دوسرا خون عادت کے دنوں کے علاوہ دیکھے اور ہر ایک تنہا طور پر حیض بن سکتا ہو لیکن دونوں کو حیض قرار نہ دے سکتی تو جو خون عادت کے زمانے میں یا ایک دو روز قبل ہے اسے حیض قرار دے گی اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور جو خون عادت کے

زمانے کے علاوہ ہے اسے استحاضہ قرار دے گی اگرچہ اس میں حیض کی علامات ہوں مگر یہ کہ اس کی عادت حیض کی علامات کے ذریعے مشخص ہوئی ہو{سابقہ مسئلہ کی دوسری صورت} تو اس صورت مین علامات والا خون حیض اور جس میں علامات نہیں ہیں وہ استحاضہ ہے۔

▪ وقتیہ کی عادت رکھنے والی عورت کے حیض کی مقدار ▪

مسئلہ 495۔ جو عورت عادتِ وقتیہ رکھتی ہے تو اپنے حیض کے مقدار کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے حیض کے علامات اور پھر اپنی رشتہ داروں میں سے کسی کی عادت کی طرف توجہ کرے اس بناپر اگر خون دیکھے کہ جو حیض کے علامات رکھتا ہو تو اگر اس میں حیض کے شرائط بھی ہوں (یعنی تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو) تو اس خون کو حیض قرار دے گی اور اگر اپنے حیض کے مقدار کو علامات حیض کے ذریعے مشخص نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ اپنی رشتہ داروں میں سے کسی کی عادت کو جب وہ اس کے ہم سن تھی حیض قرار دے وہ رشتہ دار باپ کی طرف سے ہو یا ماں، زندہ ہو یا فوت ہوچکی ہو۔ اس کے بعد مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور ان دس دنوں کے بعد استحاضہ ہے۔

▪ اپنی عادت کو معیار دینے کی صورت میں حیض کی ابتداء کا وقت ▪

مسئلہ 496۔ جو عورت عادتِ وقتیہ رکھتی ہے اور اپنی کسی رشتہ دار کی عادت کی تعداد کو حیض قرار دیتی ہے ضروری ہے کہ ہر مہینے میں جو دن اس کی عادت کا اول تھا اسے اپنے حیض کا اول قرار دے مثل جو عورت ہر ماہ پہلی تاریخ سے حیض دیکھتی تھی اور کبھی چھ تاریخ کو اور کبھی سات کو پاک ہوتی رہی ہے چنانچہ ایک ماہ یکم سے بارہ تاریخ تک خون دیکھے اور اس کی کسی رشتہ دار کی عادت سات دن ہو تو مہینے کے پہلے سات دنوں کو حیض قرار دے گی اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اس کے بعد مستحاضہ ہے۔

▪ عادت کے دنوں کو معین نہ کرسکنے کی صورت میں ان کی تعداد ▪

مسئلہ 497۔ جو عورت حیض کی علامات کے ذریعے اپنے حیض کو معین نہیں کرسکتی اور اس کی کوئی ایک رشتہ دار بھی عادت نہ رکھتی ہو یایہ ان تک دسترسی نہ رکھتی ہو تو یہ چھ یا سات دنوں کو حیض قرار دے گی اور بنابر احتیاط خون کے اول سے قرار دے اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اس کے بعد مستحاضہ ہے۔

3۔صاحب عادت عددیہ

▪ عددیہ کی عادت رکھنے والی عورتوں کی اقسام ▪

مسئلہ 498۔ جو عورتیں عادت عددیہ رکھتی ہیں ان کے تین گروہ ہیں:
اول: وہ عورت کہ جس کے حیض کے دنوں کی مقدار دوماہ پے درپے ایک جتنی ہو لیکن اس کے خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو تو اس صورت میں جتنے دن اس نے خون دیکھا ہے وہ اس کی عادت کی تعداد ہوگی مثلاً اگر پہلی ماہ یکم سے پانچ تاریخ تک خون دیکھے اور دوسری ماہ گیارہ سے پندرہ تاریخ تک خون دیکھے تو اس کی عادت پانچ دن ہوگی۔
دوم: جو عورت خون سے پاک نہیں ہوتی لیکن جو خون دیکھتی ہے اس میں سے دوماہ پے درپے چند روز حیض کی علامات۔گہرے سُرخی یا سیاہی۔اور باقی استحاضہ کی علامات۔ہلکی سرخی یا زردی۔رکھتا ہے اور جن دنوں میں خون حیض کی علامات رکھتا ہے ان کے تعداد دونوں مہینوں میں برابر ہو لیکن اس کا وقت ایک نہیں ہے تو اس صورت میں جتنے دن اس کا خون حیض کی علامات رکھتا ہے وہ اس کی عادت کے دنوں کی مقدار ہوگی مثلاً اگر ایک ماہ یکم سے پانچویں دن کے آخر تک اور بعد والے مہینے میں گیارہ سے پندرہویں روز کے آخر تک اس کا خون حیض کی علامات اور باقی استحاضہ کی علامات رکھتا ہو تو اس کی عادت کے دنوں کے مقدار پانچ ہوگی۔
سوم: جو عورت دوماہ پے درپے خون حیض دیکھے اور پھر دس دن سے کم مدت میں پاک رہے پھر دوبارہ خون دیکھے اور دو مہینوں میں خون دیکھنے کا وقت مختلف ہو اور جو خون اس نے دیکھا ہے وہ مجموعی طور پر۔جس عرصے میں پاک تھی اس کا حساب کئے بغیر۔دو مہینوں میں برابر ہو اور ہر مہینے میں حیض کے شرائط رکھتا ہو (یعنی تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور خون کے پہلے تین دن دس دن کے اندر ہوں) تو اس صورت میں ہر مہینے میں مجموعی طور پر جتنے دن اسے خون آیا ہے وہ اس کی عادت کے دنوں کی تعداد شمار ہوگی اور ضروری نہیں ہے کہ جتنے دن درمیان میں پاک رہی ہے ان کی مقدار دونوں مہینوں میں برابر ہو مثلاً اگر پہلے مہینے یکم سے تین تاریخ تک خون دیکھے اور دو دن پاک رہے اور پھر تین دن خون دیکھے اور دوسرے مہینے گیارہ اور بارہ تاریخ کو خون دیکھے پھر چار دن پاک رہے پھر چار دن خون دیکھے تو اس کی عادت چھ دن ہے۔
اسی طرح ہے اگر ایک ماہ بغیر وقفے کے کچھ عرصہ خون دیکھے اور دوسرے ماہ اتنا ہی عرصہ لیکن وقفے کے ساتھ خون دیکھے اور خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو۔

▪ عددیہ رکھنے والی عورت کا حکم ▪

مسئلہ 499۔ جو عورت عادت عددیہ رکھتی ہے اگر اپنی عادت کے دنوں کی تعداد سے زیادہ ایک ہی طرح کا خون دیکھے تو اگر یہ سارا خون زرد یا ہلکے سرخ رنگ کا ہو تو استحاضہ ہے اور اگر سارا خون گہرا سرخ یا سیاہ ہو تو اپنی عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر حیض قرار دے گی اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور باقی کو استحاضہ قرار دے گی اور احتیاط کی بناپر حیض کے مقدار کو خون کے پہلے دنوں سے قرار دے۔

اگر یہ خون ایک طرح کا نہیں ہے بلکہ چند دن اس میں حیض کی علامات ہیں اور چند دن استحاضہ کی علامات ہیں تو جتنے دن خون حیض کی علامات رکھتا ہے اگر ان کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر ہے تو ضروری ہے کہ انہیں دنوں کو حیض قرار دے اور مستحب ہے کہ اس کے بعد دس دن تک استظہار کرے اور باقی خون استحاضہ ہے، اگر حیض کی علامات والا خون عادت کے دنوں سے زیادہ ہے تو حیض کی علامات والے خون میں سے صرف عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر حیض قرار دے گی (اور بنابر احتیاط اس تعداد کو پہلے دنوں سے قرار دے) اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے (اگرچہ خون کا رنگ زرد ہو) اور باقی کو استحاضہ قرار دے گی۔ اگر حیض کی علامات والے خون کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کی تعداد سے کم ہو لیکن کم از کم تین دن ہو تو اس تعداد کو حیض قرار دے گی اور دوسرے خون سے بھی اتنی مقدار کو حیض قرار دے گی کہ اس کی عادت کے برابر ہو جائے (اور بنابر احتیاط اگر ممکن ہو تو ایام عادت کی تعداد کو مکمل کرنے والے دنوں کو بعد میں قرار دے)۔ اگر تین دن سے بھی کم ہو تو تین دن تک حائض کے احکام کے مطابق عمل کرے اور پاک ہونے کے بعد نماز اور دیگر واجب عبادات جنہیں ان تین دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے (بنابر احتیاط تین روز کو مکمل کرنے والے دنوں کو بعد میں قرار دے) اور باقی ایام میں مستحاضہ ہے۔

4۔5 مبتدئہ اور مضطربہ

▪ مبتدئہ اور مضطربہ کی تعریف ▪

مسئلہ 500۔ مبتدئہ یعنی وہ عورت کہ جو پہلی دفعہ خون دیکھ رہی ہے اور مضطربہ یعنی وہ عورت کہ جس نے ایک سے زیادہ دفعہ خون دیکھا ہے لیکن اس کی کوئی معین عادت نہیں بنی نہ وقت میں اور نہ تعداد میں یا اس کی عادت ختم ہوگئی ہے اور نئی عادت نہیں ہیں۔ یہ دونوں حیض اور استحاضہ کے احکام کے لحاظ سے ایک جیسے ہیں سوائے اس حکم کے کہ جو

مسئلہ 504 کے ذیل میں آئے گا۔

▪ مضطربہ اور مبتدئہ کا حکم ▪

مسئلہ 501۔ مبتدئہ اور مضطربہ اگر حیض کے علامات والا خون دیکھیں تو ضروری ہے کہ حائض کے فرائض پر عمل کریں اور اگر بعد میں معلوم ہوجائے کہ وہ خون حیض نہیں تھا (مثلا دس دن کے اندر تین دن تک جاری نہ رہے) تو ضروری ہے کہ جن واجب عبادات کو ترک کیا ہے ان کی قضا کرے اور اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو ضروری ہے کہ مستحاضہ کے احکام پر عمل کریں۔

▪ مبتدیہ اور مضطربہ کو حیض یا حیض کی نشانی رکھنے والا خون آنا ▪

مسئلہ 502۔ مبتدئہ یا مضطربہ اگر چند روز خون دیکھے تو اگر اس میں حیض والی صفات نہ ہوں تو وہ استحاضہ ہے اور اگر اس میں حیض کی علامات ہوں اور تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو یہ سارے کا سارا حیض ہے لیکن اگر حیض کی علامات والا خون دس دن سے زیادہ چلتا رہے تو اپنی کسی ہم سن رشتہ دار کی عادت کی تعداد کو حیض قرار دے گی اور اگر اس کی کوئی بھی رشتہ دار حیض کی عادت نہ رکھتی ہو یا یہ ان تک دسترسی نہ رکھتی ہو تو چھ یا سات دنوں کو حیض قرار دے گی (اور بنابر احتیاط اس تعداد کو خون کے شروع سے قرار دے) اور دونوں صورتوں میں (بعض رشتہ داروں کے عادت کی طرف رجوع کرنا یا چھ یا سات دن کو حیض قرار دینا) مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے (جیسا کہ مسئلہ نمبر 487 میں گزرچکا ہے) اور اس کے بعد ضروری ہے کہ مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے۔

▪ حیض کی بعض نشانیاں رکھنے والے خون دیکھنا ▪

مسئلہ 503۔ مبتدئہ یا مضطربہ اگر خون دیکھے کہ جس کا کچھ حصہ حیض کے علامات رکھتا ہو اور کچھ حصہ نہ رکھتا ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

الف: حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں حیض کی علامات والے خون کو حیض اور جس میں حیض کی علامات نہیں ہیں اسے استحاضہ قرار دے گی۔

ب: حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم ہو تو ضروری ہے کہ علامات والے اس خون اور تین دن کو مکمل کرنے والے خون کو کہ جس میں حیض کی علامات نہیں ہے حیض قرار دے اور پاک ہونے کے بعد نماز اور دیگر واجب عبادات کہ جنہیں ترک کیا ہے ان کی قضا کرے (اور بنابر احتیاط اگر ممکن ہو

تو تین دنوں کی کمی کو حیض کی علامات والے خون کے بعد آنے والے خون کے ساتھ پورا کرے)اور تین دن کے بعد آنے والے خون کو استحاضہ قرار دے گی۔

ج: حیض کی علامات والا خون دس دن سے زیادہ ہو،اس صورت میں اپنے حیض کی تعداد کی تعیین کے لئے اپنی کسی ہمسن رشتہ دار کی عادت کے طرف رجوع کرے گی اور اگر ان میں سے کوئی بھی عادت نہ رکھتی ہو یا یہ ان تک دسترسی نہ رکھتی ہو تو علامات والے خون کے چھ یا سات دنوں کو حیض قرار دے گی (اور بنا بر احتیاط اس تعداد کو علامات والے خون کی ابتداء سے قرار دے)اور دونوں صورتوں میں بعد والے خون کو استحاضہ قرار دے گی البتہ اس مسئلے کی تمام صورتوں میں مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے (جیسا کہ مسئلہ 487 میں گذر چکا ہے)

▪ دس دن سے کم دن کے وقفہ کے ساتھ دو خون دیکھنا ▪

مسئلہ 504۔ مبتدئہ یا مضطربہ اگر حیض کی علامات والے خون کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون دیکھے کہ جس میں حیض کی علامات ہوں مثلا پانچ دن سیاہ رنگ کا خون پھر نو دن زرد رنگ کا اور اسکے بعد چند دن سیاہ رنگ کا خون دیکھے تو اگر حیض کی علامات والا خون مل کر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو حیض کی علامات والا سارا خون حیض ہے اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے (جیسا کہ مسئلہ نمبر 487میں گزر چکا ہے) اور اگر علامات والا خون مل کر دس دن سے زیادہ ہو تو اپنی کسی ہمسن رشتہ دار کی عادت کے برابر دنوں کو حیض قرار دے گی (اور بنا بر احتیاط اس تعداد کو خون کی ابتدا سے قرار دے) اور دس دن کے بعد مستحاضہ ہے۔

اس چیز کی یاد دیہانی کرانا ضروری ہے کہ اس مسئلہ کی تمام صورتوں میں اگر مضطربہ حیض کے دنوں کی کچھ تعداد یا وقت کے بارے میں اطمینان رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ اسکی رعایت کرے،اس بنا پر اگر زیادہ تر اس کا حیض منظم نہ ہو لیکن آخری سالوں میں کبھی بھی اسکی عادت مثلاً آٹھ دن سے کم نہیں ہوئی تو اس صورت میں اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اپنی عادت کو اس تعداد سے کمتر قرار نہ دے اگرچہ اسکی تمام رشتہ دار خواتین کی عادت اس سے کم ہو۔اسی طرح اگر اسکی عادت کی ابتدا وقت کے لحاظ سے معین نہ ہو اور بعض اوقات مہینہ شروع ہونے سے چند روز قبل خون دیکھتی ہو اور کبھی مہینے کے شروع سے۔ لیکن موجودہ سالوں میں ہمیشہ مہینے کے پہلے تین دن خون دیکھتی ہے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ مہینے کے پہلے تین دن آنیوالے خون کو حیض قرار دے اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں۔

6۔ناسیہ

▪ ناسیہ کی اقسام ▪

مسئلہ 505۔ ناسیہ یعنی وہ عورت جو کہ عادت رکھتی ہو لیکن اپنی عادت کو بھول چکی ہوا گر یہ وقت اور عادت دونوں کے لحاظ سے عادت رکھتی تھی اور اپنی عادت کو بھول بیٹھے تو مسئلہ کی تین صورتیں ہیں۔

اول: صرف اپنی وقت والی عادت کو فراموش کرے تواس کا حکم اس عورت والا ہے جو عادت عددیہ رکھتی ہو۔

دوم: صرف اپنی عددوالی عادت کو بھولی ہوتواس کا حکم اس عورت والا ہے جو عادت وقتیہ رکھتی ہو۔

سوم: اپنی دونوں قسم کی عادت کو بھول جائے تو یہ مضطربہ کے حکم میں ہے۔اسی طرح اگر صرف وقت یا صرف عدد کے لحاظ سے عادت رکھتی تھی اور پھر اسے فراموش کر بیٹھے تو یہ بھی مضطربہ کے حکم میں ہے۔

البتہ اگر اسے اپنی عادت کا کچھ حصہ یاد ہو مثلاً اسے اطمینان ہے کہ اسکی عادت آٹھ دن سے کم نہیں ہے لیکن اسے احتمال ہو کہ نو یا دس دن ہے تو اس صورت میں اگر ممکن ہوا پنے ایام حیض کو اس مقدار سے کم قرار نہ دے کہ جو اسے یاد ہے۔

اسی طرح اگر ناسیہ کو اپنی عادت کا کچھ وقت یاد ہو مثلاً جانتی ہو کہ حالیہ سالوں میں ہمیشہ مہینے کے پہلے تین دن حائض تھی لیکن اسے اپنے حیض کی ابتدا اور انتہا کا وقت یاد نہ ہو تو ضروری ہے کہ جو وقت یاد ہے اس میں خون کو حیض قرار دے اگرچہ اسمیں حیض کی علامات نہ ہوں۔

حیض کے متفرقہ مسائل

▪ وقتیہ عادت بھولنے والی عورت کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 506۔ جو عورت صرف عادت عددیہ رکھتی ہے یا عادت وقتیہ بھی رکھتی ہے اور اسے فراموش کر چکی ہے اگر مضطربہ اور مبتدیہ کی طرح خون دیکھے کہ جو حیض کی علامات رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ حائض کے فرائض پر عمل کرے اور اگر بعد میں معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ نماز اور دیگر واجب عبادات کہ جنہیں وہ بجا نہیں لائی انکی قضا کرے اور اگر ایسا خون دیکھے کہ جو حیض کی علامات نہیں رکھتا تو ضروری ہے کہ استحاضہ کے فرائض پر عمل کرے۔

▪ عادت کی تبدیلی کا معیار ▪

مسئلہ 507۔ جو عورت حیض کی عادت رکھتی ہے چاہے حیض کے وقت کی عادت رکھتی ہو یا اسکے عدد کی یا دونوں کی، اگر دو ماہ پے درپے اپنی عادت کے بر خلاف خون دیکھے کہ جس کا وقت یا اس کے دنوں کی تعداد یا اس کا وقت اور دنوں کی تعداد دونوں ایک ہوں تو اسکی عادت اس طرف پلٹ جائے گی کہ جو اس نے ان دو مہینوں میں دیکھا ہے مثلا اگر یکم سے سات تاریخ تک خون دیکھتی تھی اور پاک ہو جاتی تھی تو اگر دو ماہ پے در پے گیارہ سے سترہ تاریخ تک خون دیکھے اور پاک ہو جائے تو گیارہ سے سترہ تاریخ تک اسکی عادت ہو گی۔

▪ حیض کے دنوں میں ایک مہینے سے مراد ▪

مسئلہ 508۔ ایک ماہ سے مراد خون دیکھنے کی ابتدا سے لے کر تیس دن تک ہے نہ مہینے کے اول سے آخر تک یا جس دن خون دیکھتی ہے اس سے لے کر اگلے مہینے کے اسی دن تک۔

▪ ایک ماہ میں دوبارہ خون دیکھنا ▪

مسئلہ 509۔ جو عورت عام طور پر مہینے میں ایک مرتبہ خون یکھتی ہے اگر ایک مہینے میں دو مرتبہ خون دیکھےاور وہ خون حیض کی علامات رکھتا ہو چنانچہ جتنے دن درمیان میں پاک رہی ہو وہ دس دن سے کم نہ ہوں تو ضروری ہے کہ دونوں کو حیض قرار دے، ہاں جو عورت عادت وقتیہ رکھتی ہے اور اسکی عادت حیض کی علامات کے ساتھ مشخص نہ ہوئی ہو تو عادت کے بعد جو خون دیکھے گی اگرچہ اس میں حیض کی علامات ہوں اور دس دن کا فاصلہ بھی ہو چکا ہو حیض نہیں ہے۔

▪ حیض کی نشانی کے ساتھ دو خون کے درمیان استحاضہ کی نشانی رکھنے والے خون کا دس دن تک آنا ▪

مسئلہ 510۔ اگر تین یا تین سے زیادہ ایسا خون دیکھے جو حیض کی علامات رکھتا ہے، اس کے بعد دس دن یا اس سے زیادہ استحاضہ کی علامات کے ساتھ خون دیکھے اور پھر دوبارہ تین دن یا اس سے زیادہ حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ پہلا اور آخری خون جو کہ حیض کی علامات رکھتا ہے اسے حیض قرار دے، ہاں جو عورت عادت وقتیہ رکھتی ہے اور اسکی عادت حیض کی علامات کے ساتھ مشخص نہ ہوئی ہو تو ایام عادت کے بعد آنے والا

خون حیض نہیں ہے۔

■ باطن میں خون کی عدم موجودگی کے علم کے ساتھ خون کا دس دن سے زیادہ روک جانا ■

مسئلہ 511۔ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور جانتی ہو کہ باطن میں خون نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات کے لیے غسل کرے اگرچہ اسے یقین ہو کہ دس دن سے پہلے دوبارہ خون آجائے گا۔

■ باطن میں خون کی موجودگی کے احتمال کے ساتھ خون کا دس دن سے زیادہ روک جانا ■

مسئلہ 512۔ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائےاور احتمال دے کہ باطن میں خون ہے تو ضروری ہے کہ کچھ روئی شرمگاہ کے اندر ڈالے اور کچھ انتظار کے بعد اسے باہر نکالے اگر وہ پاک ہو تو غسل کرے اور اپنی عباداﺕ ت کو انجام دےاور اگر پاک نہ ہو تو اگر حیض کے دنوں کی تعداد کے لحاظ سے عادت رکھتی ہوتو ایام عادت کی تعداد کو حیض قرار ے اور مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور اگر عادت نہیں رکھتی تو اسکی کئی اقسام اور تفاصیل ہیں کہ جو مبتدیہ مضطربہ اور ناسیہ کے مسائل میں گزر چکی ہیں۔

■ اپنے آپ کو حیض پر قرار دینے کی صورت میں عبادات کو ترک کرنا ■

مسئلہ 513۔ اگر چند دنوں کو حیض قرار دے اور اور عبادت نہ کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ واجب نماز اور روزے کو جنہیں ان ایام میں بجانہیں لائی ان کی قضا کرے اور چند دن اس گمان سے کہ حیض نہیں ہے عبادت کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ حیض تھا تو وہ عبادتیں باطل ہیں۔

4۔ غسل نفاس

■ نفاس کے خون کی تعریف ■

مسئلہ 514۔ جس وقت سے بچے کا پہلا حصہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے عورت جو بھی خون دیکھتی ہے اگر دس سے پہلے یا دس دن پر آکر بند ہو جائے تو وہ خون نفاس ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں۔

▪ بچے کی ولادت سے پہلے خون دیکھنا ▪

مسئلہ 515۔ عورت جو خون بچے کا پہلا حصہ باہر نکلنے سے پہلے دیکھتی ہے وہ نفاس نہیں ہے۔

▪ ولادت اور نفاس کے وقت بچے کی خلقت کا نامکمل ہونا ▪

مسئلہ 516۔ ضروری نہیں ہے کہ بچے کی خلقت مکمل ہو بلکہ اگر نامکمل ہو تو بھی اگر جننا صدق کرے تو دس دن تک جو خون دیکھے گی وہ نفاس ہے۔

▪ نفاس کی کم ترین اور زیادہ سے زیادہ مدت ▪

مسئلہ 517۔ ممکن ہے خون نفاس صرف ایک لحظہ آئے لیکن دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

▪ سقط اور جننے میں شک ▪

مسئلہ 518۔ جب بھی شک کرے کہ کچھ سقط ہوا ہے یا نہیں یا جانتی ہو کہ کچھ سقط ہوا ہے لیکن شک کرے کہ اس پر جننا صدق کرتا ہے یا نہیں تو تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے اور جو خون نکلے گا شرعی لحاظ سے وہ نفاس نہیں ہے۔

▪ نفاس کے خون کا حکم ▪

مسئلہ 519۔ جو کام حائض پر حرام ہیں وہ نفساء پر بھی حرام ہیں لہذا مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخل ہونا اور ان میں ٹھہرنا نیز دیگر مساجد میں -سوائے عبور کی حالت- اور بدن کے کسی حصہ کے ساتھ خط قرآن کو چھونا جو حائض پر حرام ہے نفساء پر بھی حرام ہے اور جو چیز حائض پر واجب، مستحب اور مکروہ ہے وہ نفساء پر بھی واجب مستحب اور مکروہ ہے۔

▪ نفاس کی حالت میں ہمبستری یا طلاق ▪

مسئلہ 520۔ جو عورت نفاس کی حالت میں ہے اسے طلاق دینا باطل ہے اور اس کے ساتھ ہمبستری کرنا حرام ہے اور اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ ہمبستری کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ احکام حیض میں بیان کردہ طریقے کے مطابق کفارہ دے۔

▪ نفاس سے پاک ہوتے وقت عورت کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 521۔ جب عورت خون نفاس سے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات بجالائے اور اگر دوبارہ خون دیکھے تو جتنے دن خون دیکھا ہے اگر یہ سب مل کر دس دن یا اس سے کم ہو تو یہ سارا خون نفاس ہے اور جتنے دن درمیان میں پاک رہی ہے ان میں پاک ہے اور ان میں اس نے جو عبادات انجام دی ہیں وہ صحیح ہیں۔

▪ نفاس سے پاک ہونے میں شک ▪

مسئلہ 522۔ اگر عورت خون نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال دے کہ باطن میں خون ہے تو ضروری ہے کہ حائض کی طرح کچھ روئی شرمگاہ کے اندر ڈالے اور تھوڑا انتظار کرے پس اگر پاک ہو تو اپنی عبادتوں کے لیے غسل کرے۔

▪ وقتیہ اور عددیہ کی عادت رکھنے والی عورت کے نفاس کی مدت ▪

مسئلہ 523۔ اگر نفاس والی عورت حیض میں عادت وقتیہ و عددیہ رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر نفاس قرار دے اور اس کے بعد مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے (یعنی احتیاطا اپنے آپ کو نفساء شمار کرے چنانچہ اس جیسی صورت مسئلہ نمبر 487 میں گزر چکی ہے) اور جن دنوں خون کو نفاس قرار دیا ہے اگر ان کے بعد بھی خون جاری رہے تو دس دن تک استحاضہ ہے اور اس کے بعد اگر خون میں حیض کی علامات ہوں یا خون عادت کے دنوں میں یا ان سے ایک دو روز قبل ہو تو حیض ہے ورنہ یہ بھی استحاضہ ہے۔

▪ عددیہ کی عادت رکھنے والی عورت کے نفاس کی مدت ▪

مسئلہ 524۔ اگر نفاس والی عورت حیض میں عادت عددیہ رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ اپنی عادت کے دنوں کی مقدار کے برابر نفاس قرار دے اور اس کے بعد مستحب ہے کہ دس دن تک استظہار کرے اور جن دنوں کو نفاس قرار دیا ہے اگر ان کے بعد بھی خون جاری رہے تو دس دن تک استحاضہ ہے اور اس کے بعد اگر خون حیض کی علامات رکھتا ہو تو حیض ورنہ یہ بھی استحاضہ ہے۔

▪ وقتیہ عادت رکھنے والی عورت کے نفاس کی مدت ▪

مسئلہ 525۔ اگر نفاس والی عورت حیض میں عادت وقتیہ رکھتی ہو تو دس دن تک جو خون دیکھے گی وہ نفاس ہے اور اس کے بعد دوسرے دس دنوں میں استحاضہ ہے اور اس کے بعد اگر خون میں حیض کی علامات ہوں یا خون عادت کے دنوں میں یا ان سے دو روز قبل ہو تو حیض ہے ورنہ یہ بھی استحاضہ ہے۔

▪ عادت کو کھو بیٹھنے والی یا ناسیہ عورت کے نفاس کی مدت ▪

مسئلہ 526۔ جو عورت حیض میں عادت نہیں رکھتی یا اپنی عادت کو فراموش کر چکی ہے پیدائش کے بعد دس دن تک جو خون دیکھے گی وہ نفاس ہے اور اس کے بعد دس دن تک استحاضہ اور اس کے بعد اگر خون میں حیض کی علامات ہوں تو حیض ورنہ استحاضہ ہے۔

5۔ غسل مس میت

▪ غسل مس میت کے وجوب کی شرائط ▪

مسئلہ 527۔ اگر کوئی شخص انسان کے مردے کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے مس کرے یعنی اپنے بدن کے کسی حصے کو اس کے ساتھ لگائے تو ضروری ہے کہ غسل مس میت کرے، خواہ نیند کی حالت میں مس کرے یا بیداری کی حالت میں، اپنے اختیار کے ساتھ مس کرے یا بلا اختیار حتی کہ اگر اس کا ناخن اور ہڈی میت کے نا خن اور ہڈی کے ساتھ لگ جاے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ غسل کرے، لیکن اگر مردہ جانور کو چھوے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

▪ پورے بدن کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے میت کو چھونا ▪

مسئلہ 528۔ جب مردے کا پورا بدن ٹھنڈا نہیں ہو، ا سے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتاا گرچہ اس حصے کو چھوئے جو ٹھنڈا ہو چکا ہے۔

▪ بالوں کا میت کے بدن سے مس ہونا یا میت کے بالوں کا کسی کے بدن سے مس ہونا ▪

مسئلہ 529۔ اگر اپنے بالوں کو میت کے بال یا بدن کے ساتھ مس کرے یا اپنے بدن کو میت کے باریک بالوں کے ساتھ لگائے تو احتیاط یہ ہے کہ غسل کرے۔

▪ مردہ یا سقط شدہ بچے کو چھونا ▪

مسئلہ 530۔ مردہ بچے کو حتیٰ کہ سقط شدہ بچے کو کہ جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں، چھونے سے غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے، بلکہ بنا بر احتیاط مستحب چار ماہ سے کم عمر کے سقط شدہ بچے کو چھونے سے بھی غسل کرے اور اگر چار ماہ کا بچہ مرا ہوا پیدا ہو اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو چکا ہو تو بنا بر احتیاط اس کی ماں غسل مس میت کرے۔

▪ ماں کے فوت ہونے کے بعد پیدا ہونے والے بچے کا غسل مس میت ▪

مسئلہ 531۔ جو بچہ ماں کے فوت ہونے اور اس کے بدن کے ٹھنڈا ہوجانے کے بعد پیدا ہوتا ہے بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرے اور اگر اس وقت غسل کرے جب ممیز تھا تو اس کا غسل صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بالغ ہونے کے بعد دوبارہ غسل کرے۔

▪ میت کے غسلوں کا مکمل ہونے سے پہلے مس میت ▪

مسئلہ 532۔ اگر کوئی ایسی میت کو چھوے کہ جس کے تین غسل پوری طرح مکمل ہو چکے ہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا تیسرا غسل مکمل ہونے سے پہلے اس کے کسی حصے کو مس کرے تو ضروری ہے کہ غسل مس میت کرے اگرچہ اس حصے کا تیسرا غسل مکمل ہو چکا ہو۔

▪ دیوانہ یا نابالغ بچے کی مس میت ▪

مسئلہ 533۔ اگر دیوانہ یا نابالغ بچہ میت کو چھولے تو جب دیوانہ عاقل اور بچہ بالغ ہو جائے تو ضروری ہے کہ غسل مس میت کرے اور اگر بچہ اس وقت غسل کرے جب وہ ممیز ہے تو اس کا غسل صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بالغ ہونے کے بعد دوبارہ غسل کرے۔

■ زندہ یا مردہ بدن سے جدا ہونے والے عضو کو چھونا ■

مسئلہ 534۔ اگر زندہ کے بدن سے یا اس میت کے بدن سے کہ جسے غسل نہیں دیا گیا کوئی ہڈی والا حصہ جدا ہو جاے اور ٹھنڈا ہونے کے بعد، اور قبل اس کے کہ اس جدا ہونے والے حصے کو غسل دیا جائے انسان اسے چھولے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ انسان غسل مس میت کرےلیکن اگر جدا ہونے والے حصے میں ہڈی نہ ہو تو اسے چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوتا۔

■ جدا ہونے والی ہڈی یا دانت کو چھونا ■

مسئلہ 535۔ اس ہڈی کو چھونے سے کہ جس پر گوشت نہیں ہے اور اسے غسل نہیں دیا گیا خواہ مردے سے جدا ہو ئی ہو یا زندہ سے بنا بر احتیاط غسل کرنا ضروری ہے اور یہی حکم ہے مردے سے جدا ہونے والے دانتوں کو چھونے کا اگر انہیں غسل نہ دیا گیا ہو لیکن ان دانتوں کو چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا کہ جو زندہ سے جدا ہوے ہیں اور ان کے ساتھ گوشت نہیں ہے یا بہت کم گوشت ہے۔

■ غسل مس میت کو بجالانے کا طریقہ ■

مسئلہ 536۔ ضروری ہے کہ غسل مس میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دیا جاے لیکن جس شخص نے غسل مس میت کیا ہے اگر نماز پڑھنا چاہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔

■ کئی میتوں کو چھونے کا غسل ■

مسئلہ 537۔ اگر چند میتوں کو یا ایک میت کو چند دفعہ چھوے تو ایک غسل کافی ہے۔

■ میت کو چھونے والے کے لئے شرعی احکام ■

مسئلہ 538۔ جس شخص نے میت کو چھونے کے بعد غسل نہیں کیا اس کے لیے مسجد میں ہونا -اگرچہ عبور کرنے کے بغیر -، بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا اور واجب سجدے والی سورتوں -حتی کہ سجدے والی آیات کو پڑھنا- کوئی مانع نہیں رکھتا لیکن نماز وغیرہ کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔

6۔ غسل میت

غسل میت واجب غسلوں میں سے ایک ہے اور اس کے مسائل میت کے احکام کے مسائل میں آئیں گے۔

مستحب غسلوں کا ذکر

▪ وہ غسل جن کا استحباب ثابت ہے ▪

مسئلہ 539۔ شریعت مقدسہ میں کئی غسل مستحب ہیں اور ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ غسل جمعہ: اس کا اول وقت روز جمعہ طلوع فجر کے بعد ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے ظہر کے قریب انجام دیا جائے اور اگر ظہر تک انجام نہ دے تو مستحب ہے کہ ظہر کے بعد غروب تک بجالائے اور بنا بر احتیاط اس میں ادا اور قضا کی نیت نہ کرے اور اگر روز جمعہ غسل نہ کرے تو مستحب ہے کہ ہفتے کی صبح سے غروب تک اس کی قضا بجالائے اور اگر کسی کو علم ہو کہ روز جمعہ اسے پانی نہیں ملے گا تو وہ جمعرات کے دن رجا کی نیت سے غسل انجام دے سکتا ہے اور مستحب ہے کہ انسان غسل جمعہ کرتے وقت یہ پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و ان محمد عبده و رسوله اللهم صل على محمد و آل محمد و اجعلني من التوابين و اجعلني من المتطهرين؛

2۔ ماہ رمضان کی پہلی، سترہویں، انسویں، اکیسویں، تئیسویں اور چوبیسویں رات کا غسل اور تئیسویں کی رات کے آخری حصے میں ایک دوسرا غسل بھی مستحب ہے۔

3۔ عید فطر اور عید قربان کے دن کا غسل، اس کا وقت اذان صبح کے بعد ہے۔ اگر ظہر کے بعد سے لے کر غروب تک غسل کرنا چاہے تو بہتر ہے کہ رجا کی نیت سے انجام دیں اور مستحب ہے کہ اسے نماز عید سے پہلے بجالائیں۔

4۔ عید فطر کی رات کا غسل، اس کا وقت اول مغرب سے صبح کی آذان تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے رات کے شروع حصے میں انجام دیا جائے۔

5۔ ذی الحج کے آٹھویں اور نویں روز کا غسل، نویں کے دن بہتر یہ ہے کہ اسے سورج کے زوال کے وقت بجالائے۔

6۔ اس شخص کا غسل کہ جس نے اپنے بدن کو ایسی میت کے بدن کے ساتھ لگایا ہو کہ جسے غسل دیا جاچکا ہو۔

7۔ نماز حاجت کے لئے غسل۔
8۔ غسل احرام: احتیاط استحبابی مؤکد غسل احرام کو انجام دینے میں ہے (اس کے احکام کی تفصیل مناسک حج میں ذکر کی گئی ہے)۔
9۔ مکہ مکرمہ کے حرم میں داخل ہونے کا غسل، چاہے حرم میں داخل ہونے سے پہلے انجام دے چاہے داخل ہونے کے بعد یا مکہ میں انجام دے۔
10۔ مکہ مکرمہ کے شہر میں داخل ہونے کا غسل۔
11۔ خانہ کعبہ کے زیارت کا غسل۔
12۔ خانہ خدا کے طواف کا غسل۔
13۔ کعبہ داخل ہونے کا غسل۔
14۔ نحر، ذبح اور حلق کیلئے غسل۔
15۔ حرم مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا غسل۔
16۔ شہر مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا غسل۔
17۔ مسجد نبوی میں داخل ہونے کا غسل۔
18۔ پیغمبر اکرمؐ کا قبر مطہر سے وداع کرنے کا غسل۔
19۔ مخالف کے ساتھ مباہلہ کرنے کا غسل۔
20۔ نومولود کو غسل دینا۔
21۔ استخارے کیلئے غسل۔
22۔ طلب بارش کیلئے غسل۔
23۔ غسل توبہ۔
24۔ سید الشھداء (ع) کی زیارت کا غسل اگرچہ دور سے ہو۔
25۔ حضرت سید الشھدا (ع) کی زیارت سے وداع کا غسل۔

وہ غسل جو ثواب کی امید سے بجالائے جاسکتے ہیں

مسئلہ 540۔ فقہاء نے مستحب اغسال کے بیان میں بہت سارے غسل نقل فرمائے ہیں ان میں سے چند غسل یہ ہیں:
1۔ ماہ رمضان کے تمام طاق راتوں کا غسل، اس کے آخر کے عشرے کی تمام راتوں کا غسل، اس کی پندرہویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات کا غسل۔
2۔ چوبیس ذی الحج کے دن کا غسل۔

3۔ عید نوروز کے دن کا غسل، پندرہ شعبان کا غسل، نو اور سترہ ربیع الاول کا غسل، رجب کے اول، وسط اور آخر کا غسل، پچیس ذیعقدہ کے دن کا غسل اور بابرکت عید غدیر کا غسل۔
4۔ اس عورت کا غسل کہ جس نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی ہو۔
5۔ اس شخص کا غسل کہ جو نشے کی حالت میں سویا ہو۔
6۔ اس شخص کا غسل جو تختہ دار پر لٹکے ہوئے کو دیکھنے کیلئے جائے اور اسے دیکھ بھی لے لیکن اگر اتفاق سے یا مجبوراً نظر پڑ جائے یا مثلاً گواہی دینے کیلئے گیا ہو تو غسل مستحب نہیں ہے۔
7۔ اس شخص کا غسل جس نے مینڈک کو مارا ہے۔
8۔ غم واندوہ کو دور کرنے کی خاطر نماز کے لئے غسل۔
9۔ معصومین (ع) کی زیارت کیلئے غسل دور سے ہو یا نزدیک سے۔

ان غسلوں کا استحباب ثابت نہیں ہے اور انہیں رجا کی نیت سے انجام دیا جا سکتا ہے۔

▪ وضو سے کفایت کرنے والے اغسال ▪

مسئلہ 541۔ جن اغسال کا جواز معتبر دلیل کے ساتھ ثابت ہے جیسے واجب غسل اور وہ غسل جنہیں مسئلہ 539 میں بیان کیا گیا ہے انسان ان کے ساتھ نماز اور جیسے دیگر کام کو جن کے لئے وضو ضروری ہے انجام دے سکتا ہے۔
لیکن جن اغسال کا استحباب ثابت نہیں ہے اور انہیں رجا کی نیت سے انجام دیا جاتا ہے نیز دوسرے کو غسل دینا جیسے میت کو غسل دینا یہ وضو سے کفایت نہیں کرتا۔

▪ کئی مستحب اغسال سے کفایت کرنا والا غسل ▪

مسئلہ 542۔ اگر کسی پر چند غسل مستحب ہوئے اور سب کی نیت سے ایک غسل بجا لائے تو کافی ہے۔

تیمم

تیمم کے وارد

سات موردمیں وضواور غسل کے بدلے تیمم کرنالازم یاجائز ہے

پہلامورد: وضویاغسل کی مقدار پانی کانہ ہونا

▪ پانی کے حصول کے لئے ضروری مقدار تک تلاش ▪

مسئلہ 543۔ اگر انسان آبادی میں ہو تو ضروری ہے کہ وضو اور غسل کیلئے پانی کو اس قدر تلاش کرے کہ اس کے ملنے سے ناامید ہوجائے اور اگر اول وقت میں پانی کو تلاش کئے بغیر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے مگر یہ کہ قصد قربت رکھتا ہو اور معلوم ہوجائے کہ اگر تلاش کرتا تو بھی پانی نہ ملتا۔ اگر بیابان میں ہو تو اگر کسی وجہ سے جیسے زمین کا ناہموار ہونے یا درختوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس میں چلنا دشوار ہو تو ضروری ہے کہ پرانے زمانے میں جو کمان کے ساتھ تیر پھینکتے تھے[1] تو جہاں تک وہ تیر جائے اسی کے برابر پورے دائرے میں پانی تلاش کرے اور اگر تلاش کرنا دشوار نہ ہو تو دو پتھر پھینکنے کی مقدارکے برابر دائرے میں پانی تلاش کرے۔

▪ چلنے میں بعض اطراف کاآسان اور بعض کادشوار ہونا ▪

مسئلہ 544۔ اگر بعض اطراف میں چلنا آسان ہو اور بعض میں دشوار تو ضروری ہے کہ جن اطراف میں چلنا آسان ہے ان میں دو پتر پھینکنے اور جن اطراف میں چلنا دشوار ہے ان میں ایک پتر پھینکنے کی مقدار کے برابر دائرے میں تلاش کرے۔

1۔۔علامہ محمد تقی مجلسی (قدس سرہ) کتاب "من لایحضر الفقیہ" کے فارسی ترجمے "لوامع صاحبقرانی (ج1ص694) پر فرماتے ہیں کہ تیر پھینکنے کی مقدار اندازاًدوسوقدم تک نہیں پہنچتی

▪ اطراف میں پانی نہ ہونے کا اطمینان

مسئلہ 545۔ جس طرف پانی کے نہ ہونے کا اطمینان ہو تواس جہت پانی تلاش کرنا ضروری نہیں اور اگر یہ اطمینان تمام اطراف کے متعلق ہو تو سرے سے پانی تلاش کرنا ہی ضروری نہیں ہے۔

▪ مذکورہ سے زیادہ دور جگہ سے پانی کا مہیا کرنا

مسئلہ 546۔ جس شخص کی نماز کا وقت تنگ نہیں ہے اور پانی حاصل کرنے کیلئے وقت رکھتا ہے تو اگر اسے اطمینان ہو کہ جتنے فاصلے تک پانی کو تلاش کرنا لازم ہے اس سے دور پانی ہے تو ضروری ہے کہ پانی حاصل کرنے کیلئے وہاں تک جائے لیکن اگر اطمینان نہ ہو تو اس جگہ تک جانا ضروری نہیں ہے۔

▪ پانی کی تلاش میں دیگر افراد کے کہنے پر اعتماد

مسئلہ 547۔ ضروری نہیں ہے کہ پانی تلاش کرنے کیلئے انسان خود جائے، اگر ایسا شخص کہ جس کی بات پر اطمینان ہو وہ پانی تلاش کرے اور انسان مطمئن ہو کہ اگر خود جائے تو بھی پانی نہیں ملے گا تو کافی ہے۔

▪ ذاتی ساز و سامان اور آس پاس کی چیزوں میں تلاش

مسئلہ 548۔ اگر احتمال دے کہ اس کے اپنے سفر کے سامان میں یا گھر میں یا قافلے میں پانی ہے تو ضروری ہے کہ اس قدر جستجو کرے کہ اسے پانی کے نہ ہونے کا اطمینان ہوجائے یا پانی کے ملنے سے ناامید ہوجائے۔

▪ نماز کے وقت سے پہلے پانی کی تلاش

مسئلہ 549۔ اگر نماز کے وقت سے پانی کو تلاش کرے اور پانی نہ ملے اور نماز کے وقت تک اسی جگہ پر ہو چنانچہ اگر پانی کا احتمال دے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کے جستجو میں جائے۔

▪ ہر نماز کے لئے تلاش کا تکرار ▪

مسئلہ 550۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد پانی تلاش کرے اور پانی نہ ملے اور دوسری نماز کے وقت تک اسی جگہ رہے چنانچہ احتمال دے کہ پانی مل جائے گا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے

▪ وہ موارد جن میں تلاش واجب نہیں ▪

مسئلہ 551۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہے، اسی طرح اگر چور یا درندے کا خوف ہو یا پانی کو تلاش کرنا اس قدر دشوار ہو کہ اسے بالعموم برداشت نہ کیا جاتا ہو تو تلاش کرنا ضروری نہیں ہے اور اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

▪ پانی کو تلاش کئے بغیر تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 552۔ اگر کسی شخص کو پانی ملنے کا احتمال ہو اور اسے تلاش کرنے کے لئے نہ جائے اور وسیع وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے پانی کی تلاش میں نہ نکلے تو وسیع وقت میں تیمم کے ساتھ جو نماز پڑھے گا تو وہ اپنی نماز پر اکتفاء نہیں کرے گا اور اسے دوبارہ پڑھے گا۔ ہر صورت میں اگر قربت کی نیت سے تیمم کر کے نماز پڑھی ہو اور بعد میں پتا چلے کہ اگر جستجو کرتا تو بھی پانی نہ ملتا تو اس کی نماز صحیح ہے نیز اگر پانی کو تلاش کرنے کیلئے نہ جائے اور جس وقت اسے خوف ہے کہ اگر نماز کو مؤخر کرے تو نماز قضا ہوجائیگی اور تیمم کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے، ضروری نہیں ہے کہ اسے دوبارہ وضو کے ساتھ پڑھے اگر چہ پانی کو تلاش نہ کرنے کی وجہ سے اس نے گناہ کیا ہے۔

▪ تلاش واجب نہ ہونے کی صورت میں اوّلِ وقت میں تیمم کے ساتھ نماز ▪

مسئلہ 553۔ اگر کسی وجہ سے-جیسے چور اور درندے کا خوف-پانی کو تلاش کرنا واجب نہ ہو تو اول وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر یا وقت کے بعد پانی مل جائے تو بھی دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر چہ احتیاط استحبابی کے مطابق ہے۔ لیکن اگر یقین رکھتا ہو کہ پانی نہیں ملے گا اور وسیع وقت میں پانی کو تلاش کئے بغیر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد وقت کے اندر پانی مل جائے اور پتا چل جائے کہ اگر تلاش کرتا تو پانی مل جاتا تو ضروری ہے کہ اس نے جو نماز پڑھی ہے اسے

دوبارہ پڑھے اور اگر وقت کے اندر نہ پڑھے تو اس کی قضا کرے۔

▪ نماز پڑھنے کے بعد پانی ملنا ▪

مسئلہ 554۔ اگر تلاش کے باوجود پانی نہ ملے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد پانی مل جائے یا سمجھ جائے کہ جہاں اس نے تلاش کیا تھا وہاں پانی تھا تو اس کی نماز صحیح ہے خواہ وقت سے پہلے تلاش کیا ہو یا وقت کے اندر اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی نماز کو دوبارہ پڑھے خاص طور پر اگر وقت کے علاوہ جستجو کی ہو۔

▪ وقت کی تنگی کے خوف سے پانی تلاش کئے بغیر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 555۔ اگر کوئی شخص وقت کی تنگی کے خوف سے جستجو کئے بغیر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد سمجھے کہ جستجو کیلئے وقت تھا تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزرچکا ہو تو قضا کرے۔

▪ پانی نہ ملنے کا یقین رکھنے کی صورت میں نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو برقرار رکھنا ▪

مسئلہ 556۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو رکھتا ہو اور جانتا ہو یا احتمالِ عقلائی دے کہ اگر وضو کو باطل کردے تو اس کیلئے پانی حاصل کرنا ممکن نہیں ہوگا یا وضو نہیں کرسکے گا چنانچہ اگر اپنے وضو کی حفاظت کر سکتا ہو تو اسے باطل نہ کرے اور اگر اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر کرنا چاہے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ پہلے نماز پڑھے۔

▪ پانی نہ ملنے کا یقین یا احتمال رکھتے ہوئے نماز کے وقت سے پہلے وضو توڑنا ▪

مسئلہ 557۔ اگر نماز کے وقت سے پہلے وضو رکھتا ہو اور جانتا ہو یا احتمال عقلائی دے کہ وضو کو باطل کرنے کی صورت میں اس کیلئے پانی حاصل کرنا ممکن نہیں ہوگا چنانچہ اگر اپنے وضو کی حفاظت کرسکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے باطل نہ کرے لیکن بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ فقط وضو یا غسل کی مقدار میں موجود پانی کو گرانا ▪

مسئلہ 558۔ جس شخص کے پاس صرف وضو یا غسل کی مقدار میں پانی ہو اور جانتا ہو یا احتمال عقلائی دے کہ اسے گرا دینے کی صورت میں پانی نہیں ملے گا چنانچہ نماز کا وقت داخل

ہوجائے تو اسے گرانا حرام ہے بلکہ نماز کے وقت سے پہلے بھی اسے گرانا جائز نہیں۔

▪ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد پانی کو گرانے یا وضو توڑنے کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 559۔ جو شخص جانتا ہے یا احتمال عقلائی دیتا ہے کہ اسے پانی نہیں ملے گا اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اپنے وضو کو باطل کردے یا جو پانی اس کے پاس تھا اسے گرا دے تو اس نے گناہ کیا لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا کرے۔

دوسرا مورد: پانی تک دسترسی نہ رکھنا

▪ پانی تک دسترسی نہ رکھنا یا پانی کے استعمال کا ناممکن ہونا ▪

مسئلہ 560۔ اگر بڑھاپے، ناتوانی، چور اور جانور کے خوف یا ان جیسی کسی اور وجہ سے یا کنویں سے پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے پانی تک دسترسی نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے، اسی طرح ہے اگر پانی حاصل کرنا یا اسے استعمال کرنا اس قدر مشقت رکھتا ہو کہ اسے لوگ برداشت نہیں کرتے لیکن آخری صورت میں اگر تیمم نہ کرے اور وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

▪ بھاری قیمت پر پانی مہیا کرنا ▪

مسئلہ 561۔ اگر کنویں سے پانی نکالنے کیلئے ڈول اور اسی جیسے آلات کی ضرورت ہو اور انہیں خریدنے یا کرائے پر لینے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ انہیں حاصل کرے اگر چہ انکی قیمت معمول سے کئی گنا زیادہ ہو۔ اسی طرح ہے اگر پانی کو اس کی قیمت سے کئی گنا زیادہ مہنگا بیچیں لیکن اگر پانی کا حصول اس کیلئے ناقابل برداشت مشقت رکھتا ہو یا اس کی حیثیت کی ہتک کا باعث ہو تو واجب نہیں ہے۔

▪ پانی مہیا کرنے کے لئے قرض لینا ▪

مسئلہ 562۔ اگر پانی کے حصول کیلئے قرض لینے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ قرض لے لیکن

جو شخص اپنا قرض ادا نہ سکتا ہو اس پر قرض لینا واجب نہیں ہے۔

▪ پانی مہیا کرنے کے لئے کنواں کھودنا ▪

مسئلہ 563۔ اگر کنواں کھودنے میں ناقابل برداشت مشقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے حصول کے لئے کنواں کھودے۔

▪ کسی کی طرف سے عطا کردہ پانی کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 564۔ اگر کسی کو کچھ پانی عطا کیا جائے تو ضروری ہے کہ اسے قبول کرے مگر یہ کہ اس میں ناقابل برداشت احسان ہو یا حیثیت کی ہتک کا باعث ہو۔

تیسرا مورد: پانی کے استعمال سے نقصان کا خوف

▪ وضو کے مضر ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 565۔ اگر پانی کے استعمال سے اپنی جان کا خوف ہو یا اس بات کا ڈر ہو کہ اس کے استعمال سے اس میں کوئی بیماری یا عیب پیدا ہوجائے گا یا اس کی بیماری لمبی ہوجائیگی یا شدت پکڑ جائے گی یا اس کا علاج مشکل ہوجائے گا تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔ لیکن اگر گرم پانی اس کیلئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ گرم پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرے۔

▪ پانی استعمال کرنے سے ضرر کا احتمال ▪

مسئلہ 566۔ اس چیز کا یقین کرنا ضروری نہیں ہے کہ پانی اس کیلئے مضر ہے بلکہ اگر ضرر کا احتمال ہو اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بجا ہو اور اس احتمال کی وجہ سے اس کے اندر خوف پیدا ہوجائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

▪ پانی کے استعمال کا آنکھ کے لئے نقصان دہ ہونے کا خوف ▪

مسئلہ 567۔ جو شخص آنکھ کے درد میں مبتلا ہے اور پانی کے استعمال اسے اپنی آنکھ کے بارے میں ڈر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

▪ پانی کے مضر ہونے کا احتمال دیتے ہوئے تیمم کرنا ▪

مسئلہ 568۔ اگر ضرر کے خوف یا یقین کی وجہ سے تیمم کرے اور نماز سے پہلے سمجھ جائے کہ پانی اس کیلئے مضر نہیں ہے تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر نماز کے بعد وقت کے اندر سمجھ جائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے لیکن اگر وقت گزرنے کے بعد سمجھے تو قضا ضروری نہیں ہے۔

▪ پانی کا مضر نہ ہونے کا خیال کرتے ہوئے وضو اور غسل بجالانا جبکہ پانی کا مضر ہونا بعد میں معلوم ہو جائے ▪

مسئلہ 569۔ جس شخص کا خیال یہ ہے کہ پانی اس کیلئے مضر نہیں ہے اگر غسل یا وضو کرنے کے بعد سمجھے کہ پانی اس کیلئے مضر تھا تو اس کا وضو اور غسل صحیح ہے۔

چوتھا مورد: پینے کے لئے پانی کی اشد ضرورت

▪ پینے کے لئے پانی کی ضرورت کی صورت میں تیمم کے موارد ▪

مسئلہ 570۔ اگر پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لینے سے پینے کا پانی اپنے یا کسی اور کے لئے کم پڑے تو تین صورتوں میں جائز یا ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

1۔ اگر پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لے تو خود-اسی وقت یا بعد میں-ایسی پیاس کا شکار ہو جائے گا جو اس کی موت یا ایسی بیماری کا سبب بنے گی کہ جس کا علاج کرنا دشوار ہے، اس صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر پیاس کو برداشت کرنا اس کیلئے بہت زیادہ مشقت رکھتا ہو تو تیمم کر سکتا ہے لیکن تیمم کرنا ضروری نہیں ہے۔

2۔ اگر پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لے تو ایسی چیز کہ جسے بچانا اس پر واجب ہے کو بچا نہیں سکے گا اس صورت میں بھی تیمم کرنا ضروری ہے۔

3۔ یہ کہ اپنے غیر کے بارے میں خوف رکھتا ہو چاہے وہ انسان ہو یا کوئی حیوان اور اس کی موت یا بیماری یا بے قراری اس کیلئے ناقابل برداشت مشقت کا باعث ہو تو اس صورت میں تیمم کر سکتا ہے۔

ان تین صورتوں کے علاوہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

■ وضو اور پینے کے لئے پاک اور نجس پانی کا موجود ہونا ■

مسئلہ 571۔ وضو یا غسل کیلئے اس کے پاس جو پاک پانی ہے اگر اس کے علاوہ پینے کی مقدار میں نجس پانی بھی رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ پاک پانی کو پینے کے لئے رکھے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

پانچواں مورد: بدن یا لباس کو پاک کرنے کیلئے پانی کی ضرورت

■ وضو اور طہارت کی مقدار میں پانی کا نہ ہونا ■

مسئلہ 572۔ جس شخص کا بدن یا لباس نجس ہے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی ہے کہ اگر اس کے ساتھ وضو یا غسل کر لے تو بدن یا لباس کو پاک کرنے کیلئے پانی نہیں بچے گا تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ بدن یا لباس کو پانی کے ساتھ پاک کرےاور تیمم کے ساتھ نماز پڑھے لیکن اگر ایسی چیز بھی نہ ہو کہ جس پر تیمم کرے تو ضروری ہے کہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کرے۔

چھٹا مورد: پانی یا اس کے برتن کا حرام ہونا

■ جس کے پاس صرف غصبی پانی یا غصبی برتن ہو ■

مسئلہ 573۔ اگر ایسا پانی یا برتن کہ جس کا استعمال کرنا حرام ہواور اس کے علاوہ کوئی دوسرا پانی یا برتن نہ رکھتا ہو مثلا پانی یا اس کا برتن غصبی ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا پانی اور برتن نہ ہو تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرے۔

ساتواں مورد: نماز کے وقت کا تنگ ہونا

■ وقت کے تنگ ہونے کا معیار ■

مسئلہ 574۔ جب بھی نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو پورے نماز یا اس

کے کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھا جائے گا تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

■ وقت کی تنگی تک نماز کو جان بوجھ کر مؤخر کرنا ■

مسئلہ 575۔ اگر جان بوجھ کر نماز میں اتنی دیر کرے کہ وضو یا غسل کیلئے وقت نہ بچے تو اس نے گناہ کیا ہے لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے۔

■ وقت کی تنگی میں شک ■

مسئلہ 576۔ جس شخص کو شک ہے کہ اگر وضو یا غسل کرے تو نماز کیلئے وقت بچے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ تیمم کرے۔

■ وقت کی تنگی کی صورت میں بعد کی نمازوں کے لئے تیمم پر اکتفاء ■

مسئلہ 577۔ جس شخص نے وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا ہے اگر نماز کے بعد وضو کرسکے تو اس کا تیمم باطل ہوجائے گا، اس بنا پر اگر بعد والی نمازوں میں اس کا فریضہ تیمم کرنا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ تیمم کرے اور سابقہ تیمم پر اکتفا نہیں کرسکتا۔

■ نماز کے دوران پانی کا ضائع ہونے کی صورت میں وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم پر اکتفاء ■

مسئلہ 578۔ جس شخص کے پاس پانی ہو، اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کے ساتھ نماز میں مشغول ہوجائے اور نماز کے اثنا میں وہ پانی ضائع ہوجائے تو اس تیمم کے ساتھ ان دیگر نمازوں کو بھی پڑھ سکتا ہے کہ جنہیں تیمم کے ساتھ بجا لایا جاسکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد کی نمازوں کیلئے دوبارہ تیمم کرے۔

■ مستحبات کئے بغیر وضو اور نماز کے لئے وقت کا میسّر ہونا ■

مسئلہ 579۔ اگر انسان کے پاس اتنا وقت ہو کہ جس میں وضو یا غسل کرے اور نماز کو مستحبی کاموں جیسے اقامت اور قنوت بلکہ سورہ کے بغیر پڑھ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرے اور نماز کو مستحبی کاموں کے بغیر بجا لائے۔

وہ چیزیں کہ جن پر تیمم کرنا صحیح ہے

▪ وہ چیزیں جن پر اختیاری حالت میں تیمم کیا جاسکتا ہے ▪

مسئلہ 580۔ اختیاری صورت میں ضروری ہے کہ تیمم خاک یا ان چیزوں پر کیا جائے کہ جو زمین سے ہوں اور پسی ہوئی ہوں جیسے پسا ہوا پتھر، پسا ہوا پلستر۔ نیز اختیاری صورت میں پکے ہوئے چونے، پلستر اور اینٹ جنہیں پیسا گیا ہے پر تیمم کرنا جائز ہے۔

▪ وہ چیزیں جن پر اضطراری حالت میں تیمم کیا جاسکتا ہے ▪

مسئلہ 581۔ اگر مٹی اور اس جیسی دوسری چیز نہ ملے تو ضروری ہے کہ چیزوں پر پڑے ہوئی گرد و غبار پر تیمم کرے اور اگر وہ بھی نہ ملے تو ضروری ہے کہ گیلی مٹی پر تیمم کرے۔ اگر گیلی مٹی بھی نہ ملے تو احتیاط مستحب کی بنا پر بغیر تیمم کے نماز پڑھے لیکن ضروری ہے کہ بعد میں نماز کی قضا کرے۔

▪ پتھر اور اس جیسی دیگر اشیاء پر تیمم ▪

مسئلہ 582۔ پتھر اور ہر ایسی چیز کہ جس پر ہاتھ مارنے سے کچھ بھی ہاتھ پر نہیں لگتا، اختیاری اور غیر اختیاری حالت میں ایسی چیزوں پر تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ جس شخص کے پاس صرف پتھر ہے بنا بر احتیاط مستحب اس پر تیمم کر کے نماز پڑھے لیکن ضروری ہے کہ بعد میں نماز کی قضا کرے۔ پلستر اور چونے کے پتھر کا حکم دیگر پتھروں والا ہے نیز عقیق جیسے جواہر پر تیمم کرنا اگرچہ پسا ہوا ہو پھر بھی جائز نہیں۔

▪ خاک کے مہیا ہونے کے امکان کی صورت میں گرد و غبار یا گیلی مٹی پر تیمم ▪

مسئلہ 583۔ اگر فرش و غیرہ کو ہلا کر خاک حاصل کرسکتا ہو تو غبار کے ساتھ تیمم باطل ہے اور اگر گیلی مٹی کو خشک کر کے خاک تیار کرسکے تو گیلی مٹی کے ساتھ تیمم باطل ہے۔

▪ برف ہونے کی صورت میں تیمم ▪

مسئلہ 584۔ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو بلکہ صرف برف ہو، اگر ممکن ہو تو ضروری کہ اسے پانی بنائے اور پھر پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے

کہ تیمم کرے لیکن اگر ایسی چیز بھی نہ ہو کہ جس پر تیمم کرنا صحیح ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر برف کے ساتھ وضو یا غسل کے اعضا کو تر کرے اور نماز پڑھے اور وقت کے بعد نماز کی قضا بھی کرے اور اگر برف کے ساتھ اعضا کو تر کرنا بھی ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط مستحب برف پر تیمم کرکے وقت میں نماز پڑھنا ضروری ہے اور وقت کے بعد اپنی نماز کی قضا کرے۔

■ خاک کا ایسی چیز کے مخلوط ہونا جس پر تیمم کرنا صحیح نہ ہو ■

مسئلہ 585۔ اگر خاک میں کوئی ایسی چیز ملی ہو کہ جس پر تیمم باطل ہے جیسے بھوسا تو اس پر تیمم نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ چیز اتنی کم ہو کہ خاک میں کالعدم شمار ہو تو اس خاک پر تیمم کرنا صحیح ہے۔

■ ایسی چیز خریدنا جس پر تیمم کرنا جائز ہو ■

مسئلہ 586۔ اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس پر تیمم کرے تو اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ خرید کر یا کسی اور طریقے سے اسے حاصل کرے۔

■ گیلی مٹی کی دیوار پر تیمم ■

مسئلہ 587۔ گیلی مٹی کی ایسی دیوار پر تیمم کرنا صحیح ہے کہ جس پر ہاتھ مارنے سے ہاتھ پر مٹی لگ جاتی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خشک مٹی کے ہوتے ہوئے گیلی مٹی پر تیمم نہ کرے۔

■ تیمم کے لئے پاک چیز کا نہ ملنا ■

مسئلہ 588۔ اگر ایسی پاک چیز نہ ہو کہ جس پر تیمم صحیح ہے تو بنا بر احتیاط کسی نجس چیز پر تیمم کر کے نماز پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بھی کرے۔

■ ایسی چیز پر تیمم کرنا جس پر انسان تیمم کرنا صحیح سمجھتا ہو ■

مسئلہ 589۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ فلاں چیز پر تیمم کرنا صحیح ہے اور اس پر تیمم کرے، اس کے بعد پتا چلے کہ اس پر تیمم باطل ہے تو ضروری ہے کہ اس تیمم کے ساتھ جو نمازیں پڑھی ہیں انہیں دوبارہ پڑھے۔

▪ مکان یا جس چیز پر تیمم کیا جاتا ہے کا غصبی ہونا ▪

مسئلہ 590۔ جس چیز پر انسان تیمم کر رہا ہے بنا بر احتیاط وہ غصبی نہ ہو، اسی طرح جس چیز پر تیمم کر رہا ہے اس صورت میں کہ تیمم غصبی چیز میں تصرف شمار ہو، بنا بر احتیاط مستحب غصبی نہ ہو۔ پس اگر غصبی خاک پر تیمم کرے یا اپنی مٹی کو اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی ملکیت میں رکھے اور پھر اس پر تیمم کرے تو بنا بر احتیاط اس کا تیمم باطل ہے۔

▪ غصبی فضاء میں تیمم ▪

مسئلہ 591۔ غصبی فضا میں تیمم بنا بر احتیاط مستحب باطل ہے۔

▪ غصب کو بھولنے یا اس سے غافل رہنے کی صورت میں تیمم ▪

مسئلہ 592۔ اگر غصب کی وجہ سے تیمم باطل ہو تو عذر۔جیسے فراموشی اور غفلت۔ کی صورت میں صحیح ہے لیکن خود غاصب کی فراموشی اور غفلت عذر نہیں ہے لھذا اسی بنا پر بنا بر احتیاط اس کا تیمم باطل ہے نیز جو شخص مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے غصبی چیز پر تیمم کرے تو اگر اس نے مسئلہ کو نہ جاننے میں کوتاھی نہ کی ہو تو اس کا تیمم صحیح ہے۔

▪ غصبی جگہ پر قیدی انسان ▪

مسئلہ 593۔ جو شخص کسی غصبی جگہ میں قید ہے اگر اس کا پانی اور مٹی دونوں غصبی ہیں تو ضروری ہے کہ تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

▪ ایسی چیز پر گرد و غبار جس پر تیمم ہوتا ہو ▪

مسئلہ 594۔ ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ جس چیز پر تیمم کر رھا ہے اس پر گرد و غبار ہو کہ جو ہاتھوں پر رہ جائے اور ہاتھوں کو مارنے کے بعد مستحب ہے کہ انہیں جھٹک دے تا کہ اضافی گرد و غبار جھڑ جائے۔

▪ وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا مکروہ ہے ▪

مسئلہ 595۔ نشیت (کھوکھلی) والی زمین، سڑک کی مٹی اور شورزدہ زمین کہ جس کے اوپر نمک کی تہ نہ ہو، پر تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر اس پر نمک کی تہ جمی ہو تو باطل ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے میں تیمم کرنا

▪ تیمم کے واجبات ▪

مسئلہ 596۔ وضو یا غسل کے بدلے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

اول: نیت

دوم: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کسی ایسی چیز پر کہ جس پر تیمم صحیح ہے مارنا یا رکھنا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا مارے۔

سوم: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پیشانی اور اس کی دونوں طرفوں پر، سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے ابروؤں اور ناک کے اوپر تک پھیرنا اور احتیاطاً ضروری ہے کہ آبروؤں پر بھی ہاتھوں کو پھیرا جائے۔

چہارم: بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرنا اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرنا۔

▪ تیمم میں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کی تعداد ▪

مسئلہ 597۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم کو-چاہے وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے- اس ترتیب کے ساتھ بجا لائے:

ایک مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور ایک مرتبہ پھر انہیں زمین پر مارے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ دو مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور پھر دو مرتبہ زمین پر مارے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

تیمم کے احکام

▪ پوری پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر مسح ▪

مسئلہ 598۔ اگر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کے تھوڑے سے حصے کا بھی مسح نہ کرے تو تیمم باطل ہے، خواہ جان بوجھ کر مسح نہ کرے یا مسئلے کو نہ جانتا ہو یا بھول چکا ہو لیکن زیادہ دقت بھی ضروری نہیں ہے اور اتنا کافی ہے کہ کہا جائے کہ پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کا

مسح ہوگیا ہے۔

▪ انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ▪

مسئلہ 599۔ انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں۔

▪ اوپر سے نیچے کی طرف مسح / تیمم کے امور کو پے در پے انجام دینا ▪

مسئلہ 600۔ بنا بر احتیاط پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کا اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرے اور ضروری ہے کہ اس کے کاموں کو پے در پے بجا لائے، اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ کرے کہ نہ کہا جائے کہ اس نے ایک کام انجام دیا ہے تو تیمم باطل ہے۔

▪ تیمم کی قسم کو معین کرنا ▪

مسئلہ 601۔ اگر انسان کیلئے دو قسم کا تیمم کرنا ضروری ہو مثلا پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے نیز اس نے جو نذر کی ہے اس کی وجہ سے ضروری ہے کہ وضو کی جگہ تیمم کرے تو ضروری ہے کہ نیت کرتے وقت معین کرے کہ غسل کے بدلے تیمم کر رہا ہے یا وضو کے بدلے لیکن اگر اس پر ایک تیمم واجب ہو تو اس کی نوعیت کو معین کرنا ضروری نہیں۔

▪ تیمم کے اعضاء اور ہتھیلیوں کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 602۔ تیمم میں بنا بر احتیاط استحبابی اگر ممکن ہو تو پیشانی، ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پشت پاک ہو۔

▪ اعضائے تیمم میں رکاوٹ کا وجود ▪

مسئلہ 603۔ ضروري ہے کہ انسان تیمم کیلئے ہاتھ سے انگوٹھی اتار دے اور اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلا ان پر کوئی چیز لگی ہو تو ضروری ہے کہ اسے دور کرے۔

▪ پیشانی اور ہاتھوں کے پشت پر زخم کی صورت میں تیمم ▪

مسئلہ 604۔ اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت پر زخم ہو اور کپڑا یا کوئی دوسری چیز کہ جو اس

کے اوپر باندھی ہوئی ہے اسے کھول نہ سکے تو ضروری ہے کہ ہاتھ کو اس کے اوپر پھیرے نیز اگر ہتھیلی پر زخم ہو اور کپڑا یا کوئی دوسری چیز کہ جو اس کے اوپر باندھی ہوئی ہے کھول نہ سکے تو ضروری ہے کہ ہاتھ کو اس کپڑے سمیت اس چیز پر مارے جس پر تیمم صحیح ہے اور پھر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

▪ تیمم کے اعضاء پر بالوں کا وجود ▪

مسئلہ 605۔ اگر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر بال ہوں تو اشکال نہیں ہے لیکن اگر سر کے بال پیشانی پر آئے ہوئے ہوں تو ضروری ہے کہ انہیں پیچھے ہٹائے۔

▪ تیمم کے اعضاء پر رکاوٹ کا احتمال ▪

مسئلہ 606۔ اگر اس چیز کا احتمال دے کہ پیشانی اور ہتھیلیوں یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ ہے چنانچہ اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں بجا ہو تو ضروری ہے کہ تحقیق کرے یہاں تک کہ رکاوٹ کے نہ ہونے کا یقین یا اطمینان ہوجائے۔

▪ تیمم کے لئے نائب بنانے کی صورت میں تیمم کا طریقہ ▪

مسئلہ 607۔ جس شخص کا فریضہ تیمم ہے اور تیمم نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ نائب بنائے اور ضروری ہے کہ نائب خود اس کے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اسے تیمم کرائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نائب اپنے ہاتھوں کو ایسی چیز پر مارے کہ جس پر تیمم صحیح ہے اور پھر اس کے پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

▪ تیمم کے دوران بعض اعضاء کے مسح میں شک ▪

مسئلہ 608۔ اگر تیمم کے اثنا میں شک کرے کہ اس نے کسی حصے کو بھولا ہے یا نہیں، چنانچہ اگر اس کا محل نہ گزرا ہو تو ضروی ہے کہ اس حصے کو بجا لائے بلکہ بنا بر احتیاط اگر اس کے محل سے گزرچکا ہو تو بھی ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور اس حصے کو بجا لائے۔

▪ بائیں ہاتھ کے مسح کے بعد تیمم کے صحیح ہونے میں شک ▪

مسئلہ 609۔ اگر بائیں ہاتھ کے مسح کے بعد شک کرے کہ درست تیمم کیا ہے یا نہیں تو اگر مسئلے کو جانتا تھا اور احتمال دیتا ہے کہ عمل کرتے وقت متوجہ تھا تو اس کا تیمم صحیح ہے

اور اگر اس کا شک بائیں ہاتھ کے مسح کے بارے میں ہو تو لازم ہے کہ اس کا مسح کرے مگر یہ کہ ایسے عمل کو شروع کرچکا ہو کہ جس کی شرط طھارت ہو یا موالات (پے در پے انجام دینا) ختم ہوگیا ہو۔

▪ نماز کے وقت سے پہلے تیمم بجالانا ▪

مسئلہ 610۔ جس شخص کا فریضہ تیمم ہے اگر نماز کے وقت سے پہلے کسی دوسرے مستحب یا واجب کام کیلئے تیمم کرے تو اسی تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے لیکن بنا بر احتیاط مستحب خود نماز کیلئے وقت سے پہلے تیمم نہ کرے۔

▪ تیمم کے ساتھ اول وقت میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 611۔ جس شخص کا فریضہ تیمم ہے اگر اطمینان رکھتا ہو کہ آخری وقت تک اس کا عذر برقرار رہے گا تو وسیع وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا لیکن اگر اتفاقاً وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر ختم ہوجائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے لیکن اگر اطمینان رکھتا ہو کہ آخری وقت تک اس کا عذر ختم ہوجائےگا تو ضروری ہے کہ انتظار کرے اور وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے نیز اگر عذر کے دور ہوجانے کی امید رکھتا ہو تو بھی ضروری ہے کہ انتظار کرے اور وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے یا تنگ وقت میں تیمم کے ساتھ نماز بجا لائے البتہ وقت تنگ ہونے سے پہلے رجا کی نیت سے تیمم کے ساتھ نماز تیمم پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اگر اس کا عذر زائل نہ ہوجائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ قضا نمازوں اور طہارت کے ساتھ مشروط امور کے لئے تیمم بجالانا ▪

مسئلہ 612۔ جو شخص وضو یا غسل نہیں کرسکتا وہ اپنی قضا نمازوں کو تیمم کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا مگر یہ کہ عقلائی احتمال دے کہ اگر موخر کرے تو عمر کے آخر تک وضو یا غسل کے ساتھ قضا نمازوں کو نہیں بجا لائے گا۔ قرآنی کے خط کو چھونا، مسجدالحرام اور مسجد نبوی میں موجود ہونا نیز دیگر مساجد میں داخل ہونا یا ٹھہرنا اگر چہ عبور کی حالت میں نہ ہو، ظاھراً تیمم کے ساتھ جائز ہے اور احتیاط مستحب ترک میں ہے۔

▪ تیمم کے ساتھ مستحب نمازیں پڑھنا ▪

مسئلہ 613۔ جو شخص وضو یا غسل نہیں کرسکتا اس کیلئے یومیہ نوافل جیسی مستحب نمازوں کو کہ جن کا وقت معین ہے تیمم کے ساتھ پڑھنا جائز ہے لیکن اگر احتمال دے کہ ان کے آخری وقت تک اس کا عذر زائل ہوجائے گا تو انہیں جلدی نہ پڑھے مگر یہ کہ انہیں رجا کی نیت سے انجام دے اور آخری وقت تک اس کا عذر زائل نہ ہو۔

▪ غسل جبیرہ اور تیمم کو بجالانے میں احتیاط اور اس کے بعد حدث کا سرزد ہونا ▪

مسئلہ 614۔ جس شخص نے احتیاطاً غسل جبیرہ بھی کیا ہے اور تیمم بھی اگر تیمم کے بعد اس سے حدث اصغر سرزد ہوجائے مثلا پیشاب کر لے تو ضروری ہے کہ نماز اور اس جیسے دوسرے کام کیلئے وضو کرے اور بنا بر احتیاط مستحب تیمم بھی کرے۔

▪ عذر ختم ہونے کے بعد تیمم کا حکم ▪

مسئلہ 615۔ اگر پانی نہ ہونے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے تیمم کرے تو عذر زائل ہونے کے بعد اس کا تیمم باطل ہوجائے گا۔

▪ تیمم کو باطل کرنے والی چیزیں ▪

مسئلہ 616۔ جو چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں وہ وضو کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کردیتی ہیں اور جو چیزیں غسل کو باطل کرتی ہیں وہ غسل کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں۔

▪ کئی اغسال کے بدلے میں ایک تیمم ▪

مسئلہ 617۔ جو شخص غسل نہیں کرسکتا اگر اس پر چند غسل واجب ہوں اس کیلئے جائز ہے کہ ان تمام کے بدلے ایک تیمم کر لے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے بدلے ایک تیمم کرے۔

▪ تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا اور نماز کے وقت میں ہی عذر کا ختم ہونا ▪

مسئلہ 618۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے اول وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور وقت

گزرنے سے پہلے اس کا عذر زائل ہوجائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز پڑھے اگر چہ اطمینان رکھتا تھا کہ اس کا عذر آخری وقت تک باقی رہے گا مگر بعض صورتوں میں کہ جو مسئلہ 553اور554 میں گزرچکی ہیں۔ اور اگر احتمال دیتا تھا کہ اس کا عذر زائل ہوجائے گا اور اول وقت میں رجاء قربت کے نیت سے تیمم کے ساتھ نماز پڑھی ہو اور اس کا عذر آخری وقت تک باقی رہے تو پڑھی ہوئی یہ نماز صحیح ہے۔

▪ غسل کے بدلے میں تیمم کے ساتھ وضو کا واجب نہ ہونا ▪

مسئلہ 619۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دیگر اغسال کے بدلے میں بھی ضروری نہیں، خواہ واجب ہو یا مستحب البتہ اگر ان کا استحباب ثابت ہوچکا ہو، تیمم کرے تو وضو سے کفایت کرتا ہے مگر اس تیمم میں -کہ جو غسل استحاضہ کے بدلے میں ہو- بنابر احتیاط واجب ضروری ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وضو نہ کرے تو دوسرا تیمم وضو کے بدلے کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل جنابت کے علاوہ دیگر غسلوں میں وضو بھی کرے اور اگر نہ کر سکے تو دوسرا تیمم وضو کے بدلے کرے۔

▪ غسل کے بدلے میں تیمم کے بعد وضو کو باطل کرنے والی چیزیں ▪

مسئلہ 620۔ اگر غسل کے بدلے تیمم کرے اور اس کے بعد کوئی ایسا کام انجام دے جو وضو کو باطل کردیتا ہے تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل کے بدلے میں بھی تیمم کرے اور اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو وضو کے بدلے تیمم کرے گا اور بنا بر احتیاط مستحب غسل جنابت کے علاوہ دیگر غسلوں میں ایک دوسرا تیمم غسل کے بدلے کرے۔

▪ عذر ختم ہونے تک تیمم کا کافی ہونا ▪

مسئلہ 621۔ جس شخص کا فریضہ تیمم ہے اگر کسی کام کیلئے تیمم کرے تو جب تک اس کا وضو اور عذر باقی ہے اس وقت تک ان کاموں کو انجام دے سکتا ہے کہ جنہیں وضو یا غسل کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے حتی کہ اگر اس کا عذر وقت کی تنگی ہو۔

▪ وضو اور غسل کے بدلے دو تیمم کا کافی ہونا ▪

مسئلہ 622۔ جس شخص کا فریضہ یہ ہے کہ وضو کے بدلے اور غسل کے بدلے تیمم کرے تو یہی دو تیمم کافی ہیں اور مزید کوئی تیمم لازم نہیں۔

▪ جان بوجھ کر عذر بنانے کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 623۔ جن موارد میں انسان وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اس نے اپنے اختیار کے ساتھ ایسا کام کیا کہ اب تیمم کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہے تو بہتر ہے کہ اپنی نماز کو وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ پڑھے، مندرجہ ذیل موارد کی طرح:

1: پانی استعمال سے خوف رکھے اور پھر جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کرے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

2: جانتا تھا یا احتمال دیتا تھا کہ پانی نہیں ملے گا اور پھر جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کرے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

3: جان بوجھ کر پانی کے تلاش میں نہ جائے اور پھر آخری کے وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کے بعد پتا چلے یا احتمال دے کہ اگر تلاش کرتا تو پانی مل جاتا۔

4: پانی رکھتا ہو اور جان بوجھ کر نماز کو مؤخر کرے یہاں تک کہ پانی ضائع ہو جائے پھر آخری وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

5: جانتا تھا یا احتمال دیتا تھا کہ پانی نہیں ملے گا اور پھر جو پانی اس کے پاس تھا اسے گرا دے۔

میت کے احکام

محتضر کے احکام

▪ محتضر کو قبلہ رخ کرنا ▪

مسئلہ 624۔ جو مسلمان محتضر ہے یعنی جان کنی کی حالت میں ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، بنا بر احتیاط مستحب اگر ممکن ہو اسے اس طرح پشت پر لٹائیں کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں۔

▪ میت کو قبلہ رخ کرنا ▪

مسئلہ 625۔ ضروری ہے کہ مسلمان کے فوت ہونے کے بعد اس کا جنازہ اٹھانے تک سابقہ مسئلہ میں بیان کردہ طریقے کے مطابق اسے قبلہ رخ لٹائیں۔ اسی طر بنا بر احتیاط مستحب غسل دیتے وقت بھی اسے قبلہ رخ لٹائیں یہاں تک کہ اس کا غسل مکمل ہو جائے لیکن غسل مکمل ہونے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اسے اس حالت میں لٹائیں جیسے نماز جنازہ کے وقت لٹاتے ہیں۔

▪ محتضر کو قبلہ رخ کرنے کے لئے ولی کی اجازت ▪

مسئلہ 626۔ ہر مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ محتضر مسلمان کو قبلہ کی طرف لٹائیں، یہ کام احتیاط استحبابی کے مطابق ہے نیزاحتیاط استحبابی کی بنا پر محتضر کے ولی سے اجازت لے۔

▪ محتضر کی تلقین ▪

مسئلہ 627۔ جو شخص جان کنی کی حالت میں ہو مستحب ہے کہ اسے شھادتین، بارہ اماموں کی امامت کا اقرار اور دیگر تمام عقاید حقہ کی اسطرح تلقین کرائیں کہ وہ سمجھ جائیں نیز مستحب ہے کہ موت واقع ہونے تک ان مذکورہ چیزوں کا تکرار کرتے رہیں۔

محتضر کو دعا کی تلقین

مسئلہ 628۔ مستحب ہے کہ یہ دعا اس طرح تلقین کرائیں کہ وہ سمجھ جائے:

اللهم اغفر لي الكثير من معاصيك و اقبل مني اليسير من طاعتك يا من يقبل اليسير و يعفو عن الكثير اقبل مني اليسير واعف عني الكثير انك انت العفو الغفور اللهم ارحمني فانك رحيم۔

محتضر کو اس کی نماز کی جگہ لے جانا

مسئلہ 629۔ جس شخص کی جان مشکل سے نکل رہی ہے اگر بے آرام نہ ہو تو مستحب ہے کہ اسے اُس جگہ لے جائیں جہاں وہ نماز پڑھتا تھا۔

وہ آیات اور سورتیں جو محتضر کے لئے پڑھی جاتی ہیں

مسئلہ 630۔ مستحب ہے کہ محتضر کو سکونت بخشنے کے لئے اس کے سرہانے سورہ یٰسین، صافات، اور احزاب اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں "ھم فیھا خالدون" تک، سورہ اعراف کی آیت نمبر 54 اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات بلکہ جتنا ممکن ہو قرآن پڑھیں۔

جان کنی کی حالت میں مکروہ امور

مسئلہ 631۔ محتضر کو اکیلا چھوڑنا، اس کے پیٹ پر کوئی چیز رکھنا، مجنب اور حایض کا اس کے پاس رہنا اور اسی طرح اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا، رونا اور عورتوں کو اس کے پاس تنہا چھوڑنا مکروہ ہے۔

موت کے بعد کے احکام

موت کے بعد مستحبات

مسئلہ 632۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھوں، لبوں اور ٹھوڑی کو باندھ دیں، اس کے ہاتھ پاؤں کو لمبا کردیں اور اس پر کپڑا ڈال دیں اور اگر رات کے وقت مرا ہو تو جس جگہ وہ مرا ہے وہاں چراغ روشن کریں، اس کے جنازے میں شرکت کے لیے مؤمنین کو

اطلاع دیں اور اس کی تدفین میں جلدی کریں لیکن اگر اس کی موت کا یقین نہ ہو تو ضروری ہے کہ انتظار کریں یہاں تک کہ اس کی موت کے متعلق معلوم ہو جائے نیز اگر میت حاملہ عورت ہو اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی تدفین کو اتنا مؤخر کریں کہ اس کے پیٹ کو چاک کرکے بچے کو باھر نکال لیں اور پھر اس کے پیٹ کو سی دیں۔

تجہیز میت

▪ مسلمان میت کی تجہیز کا واجب ہونا ▪

مسئلہ 633۔ مسلمان کی میت کو ۔اگرچہ وہ بارہ امامی شیعہ نہ بھی ہو۔ غسل و کفن دینا، اس پر نماز پڑھنا اور اسے دفن کرنا ہر مکلف پر و اجب ہے اور اگر بعض افراد انجام دیں تو یہ واجب دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو سب گنہگار ہوں گے۔

▪ میت کی تجہیز کا واجب کفائی ہونا ▪

مسئلہ 634۔ اگر کوئی شخص میت کے کاموں میں مشغول ہوجاے تو دوسروں پر اقدام کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ کام ادھورا چھوڑ دے تو ضروری ہے کہ دیگر لوگ اسے مکمل کریں۔

▪ دیگر افراد کے ذریعے انجام پانے والے تجہیز کے امور میں شک یا گمان ▪

مسئلہ 635۔ اگر انسان اطمینان کرے کہ کوئی دوسرا میت کے کاموں میں مشغول ہوگیا ہے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ میت کے کاموں کے سلسلے میں قدم اٹھائے لیکن اگر اسے شک ہو یا اطمینان کے بجائے صرف گمان ہو تو اقدام کرنا ضروری ہے۔

▪ میت کی تجہیز کو صحیح طور پر انجام دینے کا علم نہ رکھنا ▪

مسئلہ 636۔ اگر پتہ چلے کہ میت کا غسل یا کفن یا نماز یا دفن باطل انجام دیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ انجام دے لیکن اگر باطل ہونے کا گمان ہو یا شک ہو کہ صحیح تھا یا نہیں تو اقدام کرنا ضروری نہیں۔

▪ میت کی تجہیز کے لئے ولی کی رضامندی ▪

مسئلہ 637۔ میت کے غسل، کفن، نماز اور دفن کے لیے ولی کی رضا مندی حاصل کرنا ضروری ہے۔

▪ میت کا ولی ▪

مسئلہ 638۔ میت کا ولی طبقاتِ وراثت کی ترتیب کے مطابق اس کے نسبی رشتہ دار ہیں اور ہر طبقے میں مردوں کو عورتوں پر تقدم حاصل ہے۔ متعدد ہونے کی صورت میں بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ سب سے اجازت لیں۔ البتہ عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اور شوہر کے بعد اس کے نسبی رشتہ دار ہیں۔

▪ میت کی طرف سے ولی یا وصی ہونے کا دعویٰ ▪

مسئلہ 639۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں میت کا ولی ہوں یا میت کے ولی نے مجھے اجازت دی ہے کہ میت کا غسل، کفن اور دفن انجام دوں یا کہے کہ میں میت کی تجہیز کے امور میں اس کا وصی ہوں تو اگر اس کی بات پر اطمینان ہو یا میت اس کے اختیار میں ہو یا دو عادل مرد اُس کی بات پر گواہی دیں تو اس کی بات کو قبول کرنا ضروری ہے۔

▪ میت کا ولی کے علاوہ کسی اور شخص کو تجہیز کے امور کو انجام دینے پر وصی بنانا ▪

مسئلہ 640۔ اگر میت اپنے غسل، کفن، دفن اور نماز کے لیے ولی کے علاوہ کسی اور کو معین کرے تو احتیاط یہ ہے کہ ولی اور وہ شخص دونوں اجازت دیں اور میت نے جسے ان کاموں کے کے لیے معین کیا ہو وہ اس وصیت کو رد کر سکتا ہے، لیکن اگر اسے رد نہ کرے یا اس کا رد کرنا وصیت کرنے والے تک نہ پہنچے یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے مرنے کے بعد وصی اس پر عمل کرے مگر یہ کہ وصیت کرنے والے کو کسی ذریعے سے معلوم ہو کہ وصی اُس کی وصیت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔

غسل میت کے احکام

■ میت کے اغسال ■

مسئلہ 641۔ واجب ہے کہ میت کو تین غسل دیئے جائیں:

پہلا: اس پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔

دوسرا: اس پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو۔

تیسرا: خالص پانی سے۔

■ سدر اور کافور کی مقدار ■

مسئلہ 642۔ ضروری ہے کہ بیری کے پتے اور کافور اتنا زیادہ نہ ہو کہ جس سے پانی مضاف ہو جائے اور اتنا کم بھی نہ ہو کہ اسے یہ نہ کہا جائے کہ پانی میں بیری کے پتے اور کافور ملا ہوا ہے۔

■ ضروری مقدار میں سدر اور کافور کی عدم دستیابی ■

مسئلہ 643۔ اگر ضرورت کی مقدار میں بیری کے پتے اور کافور نہ ملے تو بنا بر احتیاط مستحب جتنا ملتا ہے اسی کو پانی میں ڈالیں۔

■ احرام کی حالت میں مرنے والے کو غسل دینا ■

مسئلہ 644۔ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نہیں دیا جا سکتا اور اس کی جگہ ضروری ہے کہ خالص پانی کے ساتھ غسل دیا جائے مگر یہ کہ حج کے احرام میں ہو اور حلق، تقصیر یا صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو یا عمرہ مفردہ کے احرام میں ہو اور حلق یا تقصیر کر چکا ہو۔

■ سدر اور کافور کا نہ ملنا یا اس کے استعمال کا جائز نہ ہونا ■

مسئلہ 645۔ اگر بیری کے پتے اور کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ ملے یا اس کا استعمال کرنا جائز نہ ہو مثلاً یہ کہ غصبی ہو تو ضروری ہے کہ جو بھی ممکن نہیں ہے اس کی جگہ خالص پانی کے ساتھ غسل دے اور بنا بر احتیاط مستحب ایک تیمم بھی کرائیں۔

▪ غسل دینے والے کی شرائط ▪

مسئلہ 646۔ جو شخص میت کو غسل دے رہا ہے ضروری ہے کہ وہ بارہ امامی مسلمان، عاقل اور بالغ یا ممیز ہو اور غسل کو درست انجام دے سکتا ہو لیکن اگر میت مسلمان ہو مگر بارہ امامی نہ ہو، اگر اسے اس کا ہم مذہب اس کے مذہب کے مطابق غسل دے تو بارہ امامی سے شرعی ذمہ داری ساقط ہے۔

▪ غسلِ میت میں قربت کی نیت ▪

مسئلہ 647۔ جو شخص میت کو غسل دے رہا ہے ضروری ہے کہ قصد قربت رکھتا ہو یعنی غسل کو خدا کے لیے انجام دے۔

▪ مسلمان بچے، کافر اور دیوانے کو غسل دینا ▪

مسئلہ 648۔ مسلمان کے بچے کو غسل دینا واجب ہے اگرچہ وہ زنا سے پیدا ہوا ہو اور کافر اور اس کے بچوں کو۔شرعی طریقے کے مطابق۔ غسل و کفن دینا اور انہیں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جو شخص بچپن سے دیوانہ ہو اور دیوانگی کی حالت میں ہی بالغ ہوا ہو تو اگر اس کا ماں یاباپ یا دادا یا دادی یا نانا یا نانی مسلمان ہو یا کسی اور وجہ سے مسلمان کے حکم میں ہو تو اسے غسل دینا ضروری ہے اس صورت کے علاوہ اسے غسل دینا جائز نہیں ہے۔

▪ سقط شدہ بچے کو غسل دینا ▪

مسئلہ 649۔ سقط شدہ بچہ اگر چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسے غسل دینا ضروری ہے اور اگر چار ماہ کا نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں۔

▪ جنس مخالف کا میت کو غسل دینا ▪

مسئلہ 650۔ حرام ہے کہ مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل دے لیکن بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر بھی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں شوہراپنی بیوی کو او ر بیوی اپنے شوہر کو غسل نہ دے۔

■ جنس مخالف کا تین سال سے کم بچے کو غسل دینا ■

مسئلہ 651۔ مرد ایسی بچی کو غسل دے سکتا ہے جس کی عمر تین سال سے زیادہ نہیں اور عورت بھی ایسے بچے کو غسل دے سکتی ہے جس کی عمر تین سال سے زیادہ نہ ہو۔

■ غسل میت کے لئے ہم جنس کا پیدا نہ ہونا ■

مسئلہ 652۔ اگر مرد کی میت کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ملے تو جو عورتیں اس کے ساتھ نسبی رشتہ داری رکھتی ہیں اور اس کی محرم ہیں جیسے ماں، بہن، پھوپھی اور خالہ یا شادی کی وجہ سے اس کی محرم بن گئی ہیں جیسے بہو اور ساس یا دودھ پینے کی وجہ سے اس کی محرم ہو گئی ہیں وہ اسے غسل دیں گی اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ غسل دیتے وقت لباس یا بدن کو ڈھانپنے والی کوئی اور چیز اس کے اوپر ڈالی گئی ہو نیز اگر عورت کی میت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہ ملے تو وہ مردہ جو اس کے ساتھ نسبی رشتہ داری کی وجہ اس کے محرم ہیں یا شادی یا دودھ پینے کی وجہ سے اس کے محرم بن گئے ہیں اسے غسل دیں گے اور بنا بر احتیاط اسے لباس کے ساتھ غسل دیں۔

■ غسل دیتے وقت میت کے بدن کا برہنہ ہونا ■

مسئلہ 653۔ اگر میت اور اسے غسل دینے والا دونوں مرد یا دونوں عورتیں ہوں تو بہتر یہ ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ میت کے دیگر حصہ برہنہ ہوں۔

■ غسل دیتے وقت میت کی شرمگاہ کو دیکھنا ■

مسئلہ 654۔ میت کی شرمگاہ کو دیکھنا حرام ہے اور جو شخص اسے غسل دے رہا ہے اگر وہ اسے دیکھے تو اگرچہ اس نے گناہ کیا ہے لیکن غسل باطل نہیں ہوگا۔ جبکہ میاں بیوی اور جو لوگ ان کے حکم میں ہیں ان کے لیے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا جائز ہے اگرچہ احتیاط مستحب اسے ترک کرنے میں ہے۔

■ غسل سے پہلے میت کے بدن کا نجس ہونا ■

مسئلہ 655۔ اگر میت کے بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو غسل کے لیے اس کے اوپر جو پانی ڈالا جا رہا ہے اگر اس کے ساتھ پاک ہو جائے تو غسل صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس

جگہ کو غسل دینے سے پہلے پاک کر لے بلکہ بہتر یہ ہے کہ غسل شروع کرنے سے پہلے اس کا پورا بدن دیگر نجاستوں کے لحاظ سے پاک ہو۔

▪ غسل میت اور غسل جنابت میں فرق ▪

مسئلہ 656۔ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اس فرق کے ساتھ کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو میت کو غسل ارتماسی نہ دے اور میت کے غسل ترتیبی میں ضروری ہے کہ دائیں طرف کو بائیں طر ف سے پہلے دھوئیں نیز اگر ممکن ہو تو بنا بر احتیاط مستحب میت کے بدن کے تین حصوں میں سے ہر حصے کو پانی میں نہ ڈبوئیں بلکہ پانی کو اس پر ڈالیں۔

▪ مجنب اور حائض کے لئے غسل میت کی کفایت ▪

مسئلہ 657۔ جو کوئی حیض یا جنابت کی حالت میں مرا ہو ضروری نہیں ہے کہ اسے غسل حیض یا غسل جنابت دیا جائے بلکہ اس کے لیے وہی غسل میت کافی ہے۔

▪ غسل میت اور اس کے مقدمات کے لئے اجرت لینا ▪

مسئلہ 658۔ میت کو غسل دینے کی اجرت لیناحرام ہے اور اگر کوئی شخص اجرت کی خاطر میت کو غسل دے تو وہ غسل باطل ہے لیکن غسل کے ابتدائی کاموں پر اجرت لیناحرام نہیں۔

▪ میت کا غسل جبیرہ/غسل کے بدلے میں تیمم ▪

مسئلہ 659۔ غسل میت میں غسل جبیرہ جائزنہیں اور اگر پانی نہ ملے یا اس کے استعمال سے کوئی مانع ہوتو ضروری ہے کہ میت کو ایک تیمم کرائیں اور بنا بر احتیاط مستحب ہر غسل کے بدلےمیت کو ایک تیمم کرائیں اور پہلے تیمم کے علاوہ دیگر تیمم رجاء کی نیت سے انجام دیں۔ جو شخص میت کو تین تیمم دے رہاہے اگر ان میں سے کسی ایک بھی ما فی الذمہ کی نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ اس تیمم کو انجام دے رہا ہوں اس لیے کہ شرعی فریضے پر عمل ہو جائے تو بلا اشکال چوتھا تیمم ضروری نہیں ہے۔

▪ میت کو تیمم دینے کا طریقہ ▪

مسئلہ 660۔ جو شخص میت کو تیمم دے رہا ہے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر میت کے چہرے اور اس کے ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور اگر ممکن ہو تو احتیاط مستحب

یہ ہے کہ میت کے ہاتھوں کے ساتھ بھی اسے تیمم کرائیں۔

کفن کے احکام

▪ کفن کے حصے ▪

مسئلہ 661۔ ضروری ہے کہ میت کو تین کپڑوں کہ جنھیں لنگ، قمیص اور چادر کہتے ہیں کے ساتھ کفن دیا جائے۔

▪ کفن کے ہر حصے کی مقدار ▪

مسئلہ 662۔ ضروری ہے کہ لنگ ناف سے زانو تک بدن کے تمام اطراف کو ڈھانپ لے اور بہتر یہ ہے کہ سینے سے لیکر پاوں کے اوپر والے حصے تک ہواور ضروری ہے کہ قمیص کندھوں کے اوپر والے حصے سے آدھی پنڈلی تک پورے بدن کو چھپالے اور بہتر یہ ہے کہ پاوں کے اوپر والے حصے تک ہو اور ضروری ہے کہ چادر کی لمبائی اتنی ہو کہ اس کے دو سروں کو باندھنا ممکن ہو نیز اس کی چوڑائی اتنی ہو کہ اس کا ایک طرف دوسرے طرف کے اوپر آجائے۔

▪ واجب اور مستحب کفن کی مقدار ▪

مسئلہ 663۔ لنگ کی وہ مقدار جو ناف سے زانو تک بدن کو چھپاتی ہے اور قمیص کی وہ مقدار جو کندھوں سے آدھی پنڈلی تک بدن کو چھپاتی ہے کفن کی واجب مقدار ہے اور اس سے زیادہ مقدار کہ جو سابقہ مسئلہ میں بیان کی گئی ہے وہ کفن کی مستحب مقدار ہے البتہ کفن کی وہ مقدار جس سے کمتر میت کی شان کے مطابق نہ ہو وہ کفن کی واجب مقدار میں داخل ہے۔

▪ وارثوں کے حصے سے کفن کی مستحب اور احتیاطی مقدار لینا ▪

مسئلہ 664۔ احتیاط یہ ہے کہ کفن کی مستحب یا احتیاطی مقدار اس وارث کے حصے سے نہ لی جائے کہ جس کے لیے کسی وجہ سے جیسے عدم بلوغ، جنون یا افلاس اپنے اموال میں تصرف کرنا منع ہو، اسی طرح بنا بر احتیاط اس مقدار میں دیگر ورثاء کی رضامندی بھی حاصل کی جائے۔

▪ کفن کے معاملے میں میت کی وصیت ▪

مسئلہ 665۔ اگر کسی نے وصیت کی ہو کہ اسے کفن دینے میں اس کی مستحب مقدار کی رعایت بھی کی جائے یا وصیت کی ہو کہ کفن کی مستحب مقدار کہ جسے سابقہ دو مسئلوں میں بیان کیا گیا ہے کو اس کے مال کے تیسرے حصے سے لیں یا اس نے وصیت کی ہو کہ مال کے تیسرے حصے کو خود اس پر خرچ کریں لیکن اس کے مصرف کو معین نہ کیا ہو یا اس کے مصرف کی صرف کچھ مقدار کو معین کیا ہو تو کفن کی مستحب مقدار کو اس کے مال کے تیسرے حصے سے لے سکتے ہیں۔

▪ میت کے سال مال سے کفن کی قیمت لینا ▪

مسئلہ 666۔ اگر میت نے وصیت نہ کی ہو کہ کفن کو اس کے مال کے تیسرے حصے سے نکالا جائے اور اسے اصل مال سے لینا چاہیں تو احتیاط یہ ہے کہ کفن کی واجب مقدار کو میت کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ممکنہ حد تک سستی ترین قیمت کے ساتھ تیار کریں لیکن ایسے ورثاء کہ جن کے لیے تصرف کرنا ممنوع نہیں ہے اسے اپنے حصے سے لینے کی اجازت دے دیں تو جس مقدار کی انھوں نے اجازت دی اسے ان کے حصے سے لیا جاسکتا ہے۔

▪ عورت کا کفن ▪

مسئلہ 667۔ عورت کا کفن شوہر کے ذمہ ہے اگرچہ عورت صاحبِ مال ہو، اسی طرح اگر عورت کو احکام طلاق میں بیان کی تفصیل کے مطابق طلاق رجعی دی جائے اور عدت کے زمانے میں عورت فوت ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا شوہر اس کا کفن دے اور اگر شوہر کے لیے کسی وجہ سے (جیسے نابالغی، دیوانگی اور سفاھیت) اموال میں تصرف کرنا منع ہو تو ضروری ہے کہ شوہر کا ولی و سرپرست اس کے مال سے عورت کا کفن دے۔

▪ میت کو کفن دینے میں رشتہ داروں کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 668۔ میت کا کفن اس کے رشتہ داروں پر واجب نہیں ہے اگرچہ زندگی میں اس کے مخارج ان پر واجب ہوں۔

▪ کفن کا باریک ہونا ▪

مسئلہ 669۔ ضروری ہے کہ میت کے کفن کے تین کپڑوں میں سے ہر ایک اتنا باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے سے میت کا بدن نظر آئے۔

▪ غصبی کفن ▪

مسئلہ 670۔ غصبی چیز کے ساتھ کفن دینا جائز نہیں ہے اگرچہ کوئی دوسری چیز نہ بھی ملے، اگر میت کا کفن غصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہوتو ضروری ہے کہ اسے میت کے بدن سے اتارا جائے اگرچہ اسے دفن ہی کر چکے ہوں، لیکن اگر اس کام سے میت کی توہین ہوتی ہو تو میت کی قبر کو کھولنا جائز نہیں ہے بلکہ میت کے مال میں سے اس کے مالک کو کفن کا عوض دیا جائے گا اور اگر میت کا شوہر ہو تو شوہر کے مال میں سے دیا جائے گا۔

▪ نجس کفن/ریشمی کفن/سونے کی تاروں سے تیار شدہ کفن ▪

مسئلہ 671۔ اختیاری حالت میں میت کو نجس چیز-جیسے خون جہندہ رکھنے والے مردار کی کھال اور وہ کپڑا جسے کتے اور سور کے بالوں سے بنایا گیا ہے اور وہ کپڑا جو نجس ہو گیا ہو- کے ساتھ کفن دینا جائز نہیں لیکن مجبوری کی حالت میں اشکال نہیں رکھتا اسی طرح میت کو ایسے کپڑے میں کفن دینا کہ جس میں ریشم غیر ریشم کے برابر یا اس سے زیادہ استعمال کیا گیا ہو اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے اور بنا بر احتیاط مستحب اختیار ی حالت میں اس کپڑے کے ساتھ کفن نہ دیں کہ جسے سونے کی تاروں سے بنایا گیا ہے۔

▪ کفن کے ساتھ ایسا کپڑا جو جانور کے اجزاء سے تیار ہوا ہو ▪

مسئلہ 672۔ بنا بر احتیاط مستحب ایسے کپڑے کے ساتھ کفن نہ دیں کہ جسے حرام گوشت جانور کے بالوں، پشم یا حلال گوشت جانور کی جلد سے تیار کیا گیا ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ کہ حلال گوشت جانور کے بالوں اور پشم سے بنے ہوئے لباس میں بھی کفن نہ دیں۔

▪ کفن کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 673۔ اگر میت کا کفن خود میت کی نجاست یا کسی دوسرے نجاست کی وجہ سے نجس ہو جائے تو اگر نجس حصے کو دھونے یا اسے کاٹنے سے کفن واجب مقدار سے خارج نہیں ہو تا تو

ضروری ہے کہ اسے دھوئیں یا کاٹیں یا تبدیل کریں اگرچہ میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو، مگر یہ کہ میت کو دفن کرنے اور اس پر مٹی ڈالنے کے بعد کفن نجس ہوا ہو تو اس صورت میں میت کے کفن کو پاک کرنے کے لیے قبر کھولنا جائز نہیں ہے۔

■ احرام کی حالت میں مرنے والے کو کفن دینے کا طریقہ ■

مسئلہ 674۔ جس شخص نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا گر فوت ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے دیگر لوگوں کی طرح غسل دیا جائے اور اس کے سر اور چہرے کو ڈھانپنا اشکال نہیں رکھتا۔

■ صحت کی حالت میں کفن، سدر اور کافور کا انتظام کرنا ■

مسئلہ 675۔ مستحب ہے کہ انسان اپنی صحت کی حالت میں اپنے کفن، بیری کے پتوں اور کافور کا انتظام کرے۔

حنوط کے احکام

■ حنوط کی تعریف اور اس کے شرائط ■

مسئلہ 676۔ غسل کے بعد واجب ہے کہ میت کو حنوط کریں یعنی اس کی پیشانی، ہتھیلیوں، گھٹنوں کے سرے اور پیروں کے انگوٹھوں کے سرے پر کافور ملیں اور مستحب ہے کہ ناک کی نوک پر بھی کافور ملیں، ضروری ہے کہ کافور پسا ہوا اور تازہ ہو اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو ختم ہو گئی ہو تو کافی نہیں ہے۔

■ حنوط میں ترتیب کا خیال رکھنا ■

مسئلہ 677۔ حنوط کرنے میں ترتیب کا خیال رکھنا لازم نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ کافور سب سے پہلے میت کی پیشانی پر ملیں۔

▪ کفن کرتے وقت یا کفن کے بعد حنوط ▪

مسئلہ 678۔ بہتر ہے کہ میت کو کفن سے پہلے حنوط کریں اگرچہ کفن پہنانے کے دوران اور اس کے بعد بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ احرام کی حالت میں مرنے والے کا حنوط ▪

مسئلہ 679۔ جس شخص نے حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھا ہوا ہے اگر فوت ہو جائے تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ حج کے احرام میں حلق یا تقصیر اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بعد، یا عمرہ مفردہ حلق یا تقصیر کے بعد فوت ہوا ہو۔

▪ وفات کی عدت میں عورت کا حنوط ▪

مسئلہ 680۔ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور ابھی تک اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو اگرچہ اس کے لیے اپنے آپ کو خوشبو لگانا حرام ہے لیکن اگر فوت ہو جائے تو اسے حنوط کرنا واجب ہے۔

▪ عطریات سے میت کو خوشبو لگانا ▪

مسئلہ 681۔ احتیاط یہ ہے کہ میت کو مشک، عنبر، عود اور دیگر عطریات کے ساتھ خوشبو نہ لگائیں اور انہیں کافور کے ساتھ مخلوط نہ کریں۔

▪ خاک شفاء کے ساتھ کافور کو مخلوط کرنا ▪

مسئلہ 682۔ مستحب ہے کہ کافور کے ساتھ تھوڑی سی خاک شفاء مخلوط کریں لیکن ضروری ہے کہ یہ کافور ان جگہوں پر نہ لگائیں جہاں بے احترامی ہوتی ہو، اور یہ بھی ضروری ہے کہ خاک شفاء اتنی زیادہ نہ ہو کہ جب کافور کے ساتھ ملے تو پھر اسے کافور نہ کہا جائے۔

▪ حنوط کے لئے کافور کا دستیاب نہ ہونا ▪

مسئلہ 683۔ اگر کافور نہ ملے یا صرف غسل کی مقدار میں ہو تو حنوط کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر غسل سے بچ جائے لیکن سات اعضاء کیلیے کافی نہ ہو تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ پہلے پیشانی پر اور اگر بچ جائے تو دیگر جگہوں پر لگائیں۔

■ قبر کے اندر دو ترو تازہ لکڑیاں رکھنا ■

مسئلہ 684۔ مستحب ہے کہ میت کے ہمراہ قبر میں دو ترو تازہ لکڑیاں رکھی جائیں۔

نماز میت

نماز میت کے احکام

■ وہ لوگ جن کی نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے ■

مسئلہ 685۔ مسلمان اور مسلمان کا وہ بچہ جو مسلمان کے حکم میں ہے اور اس کی عمر کے چھ سال مکمل ہو چکے ہیں اس کی میت پر نماز پڑھنا واجب ہے۔

■ کم سن بچے یا مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ ■

مسئلہ 686۔ جس بچے کی عمر کے چھ سال مکمل نہیں ہوئے اس کی میت پر رجاء کی نیت سے نماز پڑھنا کوئی مانع نہیں رکھتا اور جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہے اس میت کی نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

■ غسل و کفن پر نماز میت کو مقدم کرنا ■

مسئلہ 687۔ ضروری ہے کہ نماز میت غسل یا تیمم، حنوط کرنے اور کفن دینے کے بعد پڑھی جائے۔ اگر ان سے پہلے یا ان کے درمیان پڑھیں تو کافی نہیں ہے اگرچہ یہ فراموشی یا مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے ہو۔

■ نماز میت کے لئے طہارت کی شرط کا نہ ہونا ■

مسئلہ 688۔ جو شخص نماز میت پڑھنا چاہتا ہے ضروری نہیں ہے کہ وہ وضو، غسل یا تیمم کیئے ہوئے ہواور اس کا بدن اور لباس پاک ہو اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کی رعایت کرے کہ جو دیگر نمازوں میں ضروری ہیں۔

▪ نماز کے لئے میت کو قبلہ کی طرف رکھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 689۔ جو شخص میت پر نماز پڑھ رہا ہے ضروری ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو نیز ضروری ہے کہ میت کو اس کے بالمقابل پشت پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا سر نمازی کے دائیں طرف اور اس کے پاوں نمازی کی بائیں جانب ہوں۔

▪ نماز میت کی جگہ کے شرائط ▪

مسئلہ 690۔ میت پر نماز پڑھنے والے کی جگہ کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ احتیاط کے بناء پر عصبی جگہ نہ ہو اور ضروری ہے کہ میت کی جگہ سے اونچی یا نیچی نہ ہو لیکن تھوڑی سی بلندی اور پستی اشکال نہیں رکھتی۔

▪ میت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کا فاصلہ ▪

مسئلہ 691۔ ضروری ہے کہ نمازی میت سے دور نہ ہو لیکن جو شخص نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے اگر میت سے دور ہو تو صفوں کے آپس میں متصل ہونے کی صورت میں اشکال نہیں رکھتا۔

▪ میت کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 692۔ ضروری ہے کہ نمازی میت کے بالمقابل کھڑا ہو لیکن اگر نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور صف میت کی دوطرفوں سے آگے تک ہو تو جو لوگ میت کے بالمقابل نہیں ہیں ان کی نماز اشکال نہیں رکھتی۔

▪ میت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان رکاوٹ کا وجود ▪

مسئلہ 693۔ بنا بر احتیاط میت اور نمازی کے درمیان پردہ دیوار یا ان جیسی کوئی اور چیز حائل نہ ہو لیکن اگر میت تابوت یا اس طرح کی دیگر چیزوں میں ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ نماز کے دوران میت کے شرمگاہ کو چھپانا ▪

مسئلہ 694۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ میت کی شرمگاہ ڈھکی ہوئی ہو اور اگر اسے کفن دینا ممکن نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اس کی شرمگاہ کو چھپائیں اگرچہ تختے اور اینٹ وغیرہ کے

ساتھ ہی ہو۔

■ نماز میں میت کی تعیین، قیام اور قصد قربت کا لازمی ہونا ■

مسئلہ 695۔ ضروری ہے کہ انسان نماز میت کھڑے ہو کر اور قربت کی نیت سے پڑھے اور نیت کرتے وقت میت کو معین کرے مثلاً نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہوں اس میت پر قربۃ الی اللہ۔

■ بیٹھ کر نماز میت پڑھنا ■

مسئلہ 696۔ اگر ایسا کوئی شخص نہ ہو کہ جو کھڑے ہو کر نماز میت پڑھ سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بعد اور دفن سے پہلے کوئی ایسا شخص مل جائے جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو نمازِ میت کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

■ نماز کے لئے میت کی طرف سے کسی خاص شخص کی وصیت کرنا ■

مسئلہ 697۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ فلاں معین شخص اس پر نماز پڑھے تو بنا بر احتیاط وہ شخص میت کے ولی سے اجازت لے اور میت کا ولی بھی اُسے اجازت دے دے۔

■ ایک ہی میت پر کئی بار نماز پڑھنا ■

مسئلہ 698۔ میت پر چند دفعہ نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر میت اہل علم و تقویٰ ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

■ میت کو بغیر نماز کے دفن کرنا ■

مسئلہ 699۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا کسی اور عذر کی وجہ سے میت کو نماز کے بغیر دفن کردیں یا دفن کے بعد معلوم ہو کہ اس پر جو نماز پڑھی گئی وہ باطل تھی تو جب تک اس کا بدن متفرق نہیں ہوا ہے واجب ہے کہ انہی شرائط کے ساتھ جو میت کی نماز کے لئے بیان ہوئی ہیں اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے۔

نماز میت کا طریقہ

▪ نماز میت پڑھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 700۔ نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نمازی اس ترتیب کے ساتھ پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے۔ نیت اور پہلی تکبیر کے بعد یوں کہے "أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلّاَاللهُ وأَنَّ محمَّداً رَسُولُ اللهِ"،
دوسری تکبیر کے بعد یوں کہے "أَللّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ"،
تیسری تکبیر کے بعد یوں کہے "أَللّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنينَ والْمُؤْمِناتِ"،
اور پھر چوتھی تکبیر کے بعد یوں کہے "أَللّهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا المَيِّتِ"
اور اگر میت عورت کی ہو تو "أَللّهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ المَيِّتِ"،
اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ دے۔
بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد یہ پڑھے:
"أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلّاَاللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بالحَقِّ بشيراً ونَذيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ"۔
اور دوسری تکبیر کے بعد یہ پڑھے:
"أَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمّدٍوآلِ مُحَمّدٍ وبارِكْ عَلى مُحَمّدٍ وآلِ مُحَمّدٍ، وارْحَمْ محمَّداً وآلَ محمَّد، كَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وبارَكْتَ و رَحِمْتَ عَلى إِبْراهيمَ وآلِ إِبْراهيمَ، إِنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ، وصَلِّ عَلى جَميعِ الْأَنبياءِ والْمُرْسَلينَ، والشُّهداءِ والصِّدِّيقينَ، وجَميعِ عِبادِ اللهِ الصَّالحين"۔
اور تیسری تکبیر کے بعد یہ پڑھے:
"اللّهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْمنينَ والْمُؤْمناتِ والمُسْلِمِينَ والمُسْلِماتِ، الْأَحياءِ مِنهم والْأَمْواتِ، تابِعِ اللّهُمَّ بَيْنَنَا وبَيْنهمْ بالخَيْراتِ، إِنَّكَ مُجيبُ الدَّعَواتِ، إِنَّكَ على كُلِّ شيءٍ قَديرٌ"۔
اور چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہو تو یہ پڑھے:
"اللّهُمَّ إِن هذا عَبْدُكَ وابْنُ عَبْدِكَ وابْنُ أَمَتِكَ، نَزَلَ بِكَ وأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِه، اللّهمَّ إِنّا لانَعْلَمُ مِنه إِلّا خَيْراً وأَنْتَ أَعْلَمُ بِه مِنّا، اللّهُمَّ إِن كانَ مُحْسِناً فَزِدْ في إِحْسانه، وإِنْ كان مُسِيئاً فَتَجاوَزْ عنه واغْفِرْ له، اللّهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ في أَعْلى عِلِّيِّين، واخْلُفْ على أَهْلِهِ في الغابِرِينَ، وارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمين"
اور اگر میت عورت ہو تو یہ پڑھے:
"اللّهُمَّ إِنَّ هذه أَمَتُكَ وابْنَةُ عَبْدِكَ وابْنَةُ أَمَتِكَ، نَزَلَتْ بِكَ وأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِه، اللّهمَّ إِنّا

لا نَعْلَمُ مِنها إلّاخَيْراً وأَنْتَ أَعْلَمُ بِها مِنّا، اللّهُمَّ إن كانَتْ مُحْسِنةً فَزِدْ في إحْسانِها، وإنْ كانت مُسِيئةً فَتَجاوَزْ عنها واغْفِرْ لها، اللّهُمَّ اجْعَلْها عِنْدَكَ في أعْلى عِلِّيّين، واخْلُفْ على أهْلِها في الغابِرِينَ، وارْحَمْها بِرَحْمَتِكَ يا أرْحَمَ الرّاحِمينَ"۔

▪ تکبیروں اور دعاؤں کو پے در پے پڑھنا ▪

مسئلہ 701۔ ضروری ہے کہ تکبیروں اور دعاؤں کو اس طرح پے در پے پڑھے کہ نماز اپنی صورت سے خارج نہ ہو۔

▪ نماز میت پڑھنے میں ماموین کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 702۔ جو شخص نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے ضروری ہے کہ تکبیروں اور دعاؤں کو بھی پڑھے۔

نماز میت کے مستحبات

مسئلہ 703۔ نماز میت کے مستحبات: نماز میت میں چند چیزیں مستحب ہیں:

1۔ میت پر نماز پڑھنے والا وضو غسل یا تیمم کے ساتھ ہو اور احتیاط یہ ہے کہ تیمم اس صورت میں کرے جب وضو اور غسل ممکن نہ ہو یا اسے خوف ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو نماز میں شامل نہیں ہو سکے گا۔

2۔ اگر میت مرد ہو تو امام جماعت یا جو شخص فرادیٰ نماز پڑھ رہا ہے میت کے وسط کے بالمقابل کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سینے کے بالمقابل کھڑا ہو۔

3۔ ننگے پاؤں نماز پڑھے۔

4۔ ہر تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کرے۔

5۔ میت کے ساتھ اس کا فاصلہ اتنا کم ہو کہ اگر ہوا اس کے لباس کو ہلائے تو وہ جنازے کو لگے۔

6۔ نماز میت کو جماعت کے ساتھ پڑھے۔

7۔ امام جماعت تکبیروں اور دعاؤں کو اونچی آواز سے پڑھے اور جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں وہ آہستہ پڑھیں۔

8۔ جماعت میں ماموم اگرچہ ایک شخص ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو۔

9۔ نماز میں میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرے۔

10۔ نماز سے پہلے تین مرتبہ "الصلاۃ" کہے۔
11۔ نماز اس جگہ پڑھیں جہاں نماز میت کے لئے لوگ زیادہ تر جاتے ہوں۔
12۔ حیض والی عورت اگر جماعت کے ساتھ نماز میت پڑھے تو ایک صف میں اکیلی کھڑی ہو۔

▪ مسجد میں نمازِ میت پڑھنا ▪

مسئلہ 704۔ مساجد میں نماز میت پڑھنا مکروہ ہے البتہ مسجد الحرام میں مکروہ نہیں۔

میت کی تدفین

دفن کے احکام

▪ میت کی تدفین اہم ترین امر ▪

مسئلہ 705۔ واجب ہے میت کو زمین میں اس طرح دفن کریں کہ اس کی بدبوء باہر نہ آئے اور درندے بھی اس کے بدن کو باہر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خوف ہو کہ جانور اس کے بدن کو باہر نکال لے گا تو ضروری ہے کہ قبر کو اینٹ وغیرہ کے ساتھ مضبوط کریں۔

▪ زمین میں میت کی تدفین کا ناممکن ہونے کی صورت کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 706۔ اگر میت زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کے بجائے اسے عمارت یا تابوت میں رکھ دیں۔

▪ قبر میں میت کو رکھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 707۔ ضروری ہے کہ میت کو قبر میں دائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلے کی طرف ہو۔

▪ کشتی مرنے والے کی تدفین ▪

مسئلہ 708۔ اگر کوئی شخص کِشتی میں مرجائے تو اگر اس کا بدن خراب نہ ہوتا ہو اور اس کے کِشتی کے اندر رہنے سے بھی کوئی مانع نہ ہو تو ضروری ہے کہ اتنا انتظار کرے کہ خشکی تک پہنچ جائے او ر اسے زمین میں دفن کریں ورنہ اسے کشتی میں ہی غسل دیں اور حنوط کریں اور کفن پہنائیں اور نماز میت پڑھنے کے بعد بنابر احتیاط اگر ممکن ہو تو اسے کسی مٹکے میں ڈالیں اور اس کا منہ بند کرے اسے سمندر میں پھینک دیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو اس کے پیروں میں کوئی بھاری چیز باندھ کر اسے سمندر میں پھینک دیں اور اگر ممکن ہو تو ایسی جگہ پھینکیں جہاں فوراً جانوروں کی خوراک نہ بن جائے۔

▪ دشمن سے نبش قبر کا خوف ▪

مسئلہ 709۔ اگر خوف ہوکہ دشمن میت کی قبر کھول کر اس کے بدن کو باہر نکال لے گا اور اس کی ناک، کان اور دیگر اعضا کاٹے گا تو اگر ممکن ہو - جیسا پچھلے مسئلے میں کہا گیا ہے -ضروری ہے کہ اسے سمندر میں پھینکیں۔

▪ دریا میں پھینکنے اور قبر کو مضبوط کرنے کے اخراجات ▪

مسئلہ 710۔ سمندر میں پھینکنے کے اور میت کی قبر کو مضبوط کرنا اگر ضروری ہو تو اِن کاموں کے اخراجات میت کے اصل مال سے نکالیں گے۔

▪ پیٹ میں بچہ رکھنے والی غیر مسلم عورت کو دفن کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 711۔ اگر کافر عورت فوت ہوجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرچکا ہو یا ابھی اس کے بدن میں روح داخل نہ ہوئی ہو اور اس کے زندہ رہنے کا امکان نہ ہو تو اگر بچے پر اسلام کا حکم لگایا گیا ہو - کیونکہ اس کا باپ یا دادا یا دادی مسلمان ہے - تو ضروری ہے کہ عورت کو قبر میں بائیں پہلو پر قبلہ کی طرف پشت کرکے اس طرح لٹائیں کہ بچے کا چہرہ قبلے کی طرف ہو۔

▪ مسلمان کو کافروں اور کافر کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ▪

مسئلہ 712۔ مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں اور کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

▪ مسلمان کی ایسی جگہ تدفین جہاں اس کی بے حرمتی ہو ▪

مسئلہ 713۔ مسلمان کو ایسی جگہ دفن کرنا جہاں اس کی بے احترامی ہو -مثلا جس جگہ کوڑا اور گندگی پھینکتے ہوں- جائز نہیں ہے۔

▪ غصبی اور اس جیسے دیگر جگہوں میں دفن کرنا ▪

مسئلہ 714۔ میت کو غصبی جگہ میں اور ایسی جگہ میں دفن کرنا جو دفن کے علاوہ چیزوں کے لئے وقف کی گئی ہے -جیسے مسجد اور امام بارگاہ اور دینی مدرسہ - جائز نہیں ہے

▪ میت کو کسی اور مردے کی قبر میں دفن کرنا ▪

مسئلہ 715۔ میت کو کسی اورمردے کی قبر میں دفن کرنا بنابر احتیاط جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ قبر بوسیدہ ہوچکی ہو اور پہلی میت بلکل ختم ہو چکی ہو۔

▪ زندہ یا مردہ بدن سے جدا ہونے والے اجزاء کی تدفین ▪

مسئلہ 716۔ جو چیز میت سے جدا ہوئی ہے اگر چہ بال، ناخن اور دانت ہی ہو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اسے اس کے ہمراہ دفن کیا جائے اسی طرح جو ٹکڑا زندہ سے جدا ہوتا ہے بنابر احتیاط اس کا بھی دفن ہونا ضروری ہے لیکن جو ناخن اور دانت زندگی میں انسان سے جدا ہو جاتے ہیں انہیں دفن کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

▪ کنویں میں مرنے والی کی تدفین ▪

مسئلہ 717۔ اگر کوئی شخص کنویں میں مرجائے اور اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ کنویں کا منہ بند کردیا جائے اور اسی کنویں کو اس کی قبر قرار دی جائے۔

▪ ماں کے پیٹ سے مردہ بچے کو نکالنا ▪

مسئلہ 718۔ اگر بچہ ماں کے رحم میں مرجائے اور اس کا ماں کے پیٹ میں رہنا ماں کے لئے خطرناک ہو تو ضروری ہے کہ جو طریقہ ماں کے لئے سب سے زیادہ آسان ہو اس کے ذریعے اسے باہر نکالیں اور اگر بچے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر مجبور ہوں تو اس میں بھی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اسے باہر نکالنا عورت کی شرمگاہ کو دیکھنے یا اسے چھونے پر موقوف ہو تو ضروری

ہے کہ اگر اس کا شوہر طب سے آشنا ہے تو بچے کو اس کے شوہر کے ذریعے باہر نکالے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو طب سے آشنا عورت اسے باہر نکالےاور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو محرم مرد جو طب کو جانتا ہو وہ اسے باہر نکالے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو طب سے آگاہی رکھنے والا نا محرم مرد بچے کو باہر نکالے اوراگر وہ بھی نہ ملے تو طبابت سے نا آشنا شخص بھی بچے کو باہر نکال سکتا ہے۔

▪ فوت شدہ ماں کے پیٹ سے زندہ بچہ نکالنا ▪

مسئلہ 719۔ اگر ماں فوت ہوجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو یا اس کے بارے میں زندگی کی نعمت کو پانے کا احتمال ہو اگرچہ اس کے زندہ رہنے یا جنین کے زندگی پانے کا احتمال کم ہو تو ضروری ہے کہ جو ترتیب گذشتہ مسئلے میں بیان کی گئی ہے اس کے مطابق جو طریقہ بچے کے زندہ رہنے کیلئے زیادہ فائدہ مند ہو اس کے ذریعے بچے کو ماں کے پیٹ سے نکال کر پیٹ کو سی دیں۔

دفن کے مستحبات

▪ دفن میں مستحب امور ▪

مسئلہ 720۔ مستحب ہے کہ قبر کو متوسط انسان کے قد کے برابر کھودیں اور میت کو نزدیک ترین قبرستان میں دفن کریں مگر یہ کہ اس سے دور والا قبر ستان کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلا اچھے لوگ وہاں دفن ہوئے ہوں یا اہلِ قبور کیلئے فاتحہ پڑھنے لوگ زیادہ تر وہاں جاتے ہوں۔

نیز مستحب ہے کہ جنازے کو قبر سے چند قدم کے فاصلے پر رکھیں اور تین دفعہ تھوڑا تھوڑا کرکے قبر کے نزدیک لے جائیں اور ہر مرتبہ زمین پر رکھیں پھر اٹھائیں اور چوتھی مرتبہ قبر میں اتاریں اور اگر میت مرد ہے تو تیسری مرتبہ اس طرح زمین پر رکھیں کہ اس کا سر قبر کی نچلی طرف ہو اور چوتھی مرتبہ سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں اور اگر عورت ہے تو تیسری مرتبہ قبر کی قبلے والی طرف میں رکھیں اور چوڑائی کی صورت میں قبر میں اتاریں اور قبر میں داخل کرتے وقت قبر پر کوئی چادر تان دیں۔

نیز مستحب ہے کہ جنازے کو آرام کے ساتھ تابوت سے اٹھائیں اور قبر میں اتاریں، دفن سے پہلے اور دفن کے موقعہ پر جن دعائوں کا حکم دیا گیا ہے ان دعائوں کو پڑھیں اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس کے کفن کے بند کھول دیں اور میت کے چہرے کو خاک پر رکھیں اور اس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ سا بنادیں اور میت

کے پیچھے کچی اینٹ یا ڈھیلا رکھ دیں تاکہ میت پیچھے کی طرف نہ پلٹ جائے۔

اور قبر کو بند کرنے سے پہلے داھنا ہاتھ میت کے دائیں شانے پر رکھیں اور بائیں ہاتھ کو مضبوطی کے ساتھ میت کے بائیں شانے پر رکھیں اور منہ کو اس کے کان کے قریب لے جائیں اور اسے شدت سے حرکت دیں اور اگر میت مرد ہو تو تین مرتبہ کہیں 'اسمع افهم یا فلان بن فلان۔فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں مثلاً اگر میت کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام علی ہو تو تین مرتبہ کہے اسمع افهم یا محمد بن علی۔

اس کے بعد کہے: هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذى فارَقْتَنا عَلَيْهِ مِنْ شَهادَةِ اَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رسُولُهُ وَ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خاتَمُ الْمُرْسَلينَ وَ اَنَّ عَلِيّاً اَميرُ الْمُؤْمِنينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيّينَ وَ اِمامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طاعَتَهُ عَلَى الْعالَمينَ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِي وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِي وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالقآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنينَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعينَ وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدىً اَبْرار

اور اس کے بعد کہے: يا فُلانَ بْنَ فُلانٍ- فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے والد کا نام لے- اِذا اَتاكَ الْمَلَكانِ الْمُقَرَّبانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ تَبارَكَ وَ تعالى وَ سَئَلاكَ عَنْ رَبِّكَ وَ عَنْ نَبِيِّكَ وَ عَنْ دينِكَ وَ عَنْ كِتابِكَ وَ عَنْ قِبْلَتِكَ وَ عَنْ اَئِمَّتِكَ فَلا تَخَفْ وَ قُلْ فى جَوابِهِما: اَللّٰهُ جَلَّ جَلالُهُ رَبّى وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَبِيّى وَالْاَسْلامُ دينى وَ الْقُرآنُ كِتابى وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتى وَ اَميرُالْمُؤْمِنينَ عَلِيُّ بْنُ اَبيطالِبٍ اِمامى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِي الْمُجْتَبى اِمامى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِي الشَّهيدُ بِكَرْبَلاءَ اِمامى وَ عَلِيُّ زَيْنُ الْعابِدينَ اِمامى وَ مُحَمَّدٌ باقِرُ عِلْمِ النَّبِيّينَ اِمامى وَ جَعْفَرٌ الصّادِقُ اِمامى وَ مُوسَى الْكاظِمُ اِمامى وَ عَلِيُّ الرِّضا اِمامى وَ مُحَمَّدٌ الْجَوادُ اِمامى وَ عَلِيُّ الْهادى اِمامى وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمامى وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمامى هؤُلاءِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعينَ اَئِمَّتى وَ سادَتى وَقادَتى وَ شُفَعآئى بِهِمْ اَتَوَلّى وَ مِنْ اَعْدآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِى الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ،

پھر کہے: ثُمَّ اعْلَمْ يا فُلانَ بْنَ فُلانٍ-فلان بن فلان کی جگہ اس کے باپ کا نام لے-اَنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَ تَعالى نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نِعْمَ الرَّسُولُ وَ اَنَّ اَميرَ الْمُؤْمِنينَ عَلِيَّ بْنَ اَبى طالِبٍ وَ اَوْلادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ ما جاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقٌّ وَ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ سُؤالَ مُنْكَرٍ وَ نَكيرٍ فِى الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَ الصِّراطَ حَقٌّ وَالْميزانَ حَقٌّ وَ تَطائُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَ النّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لارَيْبَ فيها وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُور

پھر کہے: اَفَهِمْتَ يا فُلان- فلان کی جگہ میت کا نام لیں-ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثّابِتِ هَداكَ اللّٰهُ اِلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَوْلِيائِكَ فى مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ

پھر کہے: اَللّٰهُـمَّ جـافِ الأَرْضَ عَـنْ جَنْبَيْـهِ وَاصْعَـدْ بِرُوحِـهِ اِلَيْـكَ وَلَقِّـهِ مِنْـكَ بُرْهـاناً اَللّٰهُـمَّ عَفْـوَكَ عَفْـوَكَ

اگر میت عورت ہو تو اس دعا کا کچھ حصہ بدل جائے گا اس ترتیب کے ساتھ۔

اسمعی افہمی یا فلانـہ بن فلان - فلانـہ کی جگہ میت کا نام اور فلان کی جگہ میت کے باپ کا نام- اور اس کے بعد کہے: ھـل انـت علی العھـد الـذی فارقتنـا۔۔۔ ائمتـک ائمـہ ھـدی ابرا ر یا فلانـہ بن فلان اور فلانہ کی جگہ میت کا نام اور فلان کی جگہ میت کے باپ کا نام لے او کہے: إذا أتاكِ المـلكانِ المقـرَّبانِ رَسُـولَيْنِ مـن عِنْـدِ اللهِ تَبـارَكَ وتَعـالى وسـألاكِ عَـنْ رَبِّـكِ وعـن نبيِّـكِ وعَـنْ دينـكِ وعَـنْ كتابِـكِ وعَـنْ قِبْلَتِـكِ وعَـنْ أئمَّتِـكِ فلا تَخـافي ولا تَحْـزَني وقـولي في جوابِهِمـا۔۔۔ ثمّ اعلمي يا فُلانَـةَ ابْنَـةَ فُلانٍ"- فلانہ کی جگہ میت کا نام اور فلان کی جگہ میت کے باپ کا نام لے- اور کہے: "افْهَمْـتِ يافُلانَـة"- فلان کی جگہ میت کا نام لے- اور اس کے بعد کہے: "ثَبَّتَـكِ اللهُ بالقَـوْلِ الثّابت وهـداكِ اللهُ إلى صِراطٍ مُسْـتقيمٍ، عَـرَّفَ اللهُ بَيْنَـكِ وبَيْنَ أوليائِـكِ في مُسْتَقَرٍّمِنْ رحْمَتِـهِ۔ اور پھر کہے: اللّهـمَّ جـافِ الأَرْضَ عَـنْ جَنْبَيْهـا واصْعَـدْ بروحِهـا إلَيْـكَ، ولَقِّنهـا مِنْـكَ بُرْهـاناً، اللّهُـمَّ عَفْـوَكَ عَفْـوَكَ۔

▪ دفن کرنے والے کے لئے مستحبات ▪

مسئلہ 721۔ مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اتار رہا ہے وہ با طہارت اور سر و پا برہنہ ہو اور میت کے پاوں کی طرف سے قبر سے باہر نکلے اور میت کے نسبی رشتہ داروں کے علاوہ دیگر حاضرین ہاتھوں کی پشت کے ساتھ قبر پر مٹی ڈالیں اور کہیں، انا للہ و انا الیـہ راجعون، اور اگر میت عورت ہو تو جو شخص اس کا محرم ہے وہ اسے قبر میں اتارے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو اس کے رشتہ دار اسے قبر میں اتاریں۔

▪ میت کی قبر سے مرتبط مستحبات ▪

مسئلہ 722۔ مستحب ہے قبر مربع یا مربع مستطیل کی صورت میں بنائیں اور چار انگلیوں کے برابر زمین سے اونچا رکھیں اور اس کے اوپر کوئی نشانی رکھ دیں تاکہ وہ مشتبہ نہ ہو جائے اور قبر کے اوپر پانی چھڑکیں اور پانی چھڑکنے کے بعد حاضرین اپنے ہاتھوں کو قبر پر رکھیں اور انگلیوں کو کھول کر انہیں خاک کے اندر تک لے جائے اور سات مرتبہ سورہ مبارکہ انا انزلنـا پڑھیں اور میت کیلئے طلب بخشش کریں اور یہ دعا پڑھیں:

اللّهـمَّ جـافِ الأَرْضَ عَـنْ جَنْبَيْـه، وَأَصْعِـدْ إلَيْـكَ روحَـهُ، ولَقّـنه مِنْـكَ رضـواناً، و أَسْـكِنْ قَبْرَهُ مِـنْ رَحْمَتِـكَ مـا تُغْنيـه بـهِ عَـنْ رَحْمَـةِ مَـنْ سِـواك۔

اور اگر میت عورت ہو تو دعا کو اس طرح پڑھے: اَللّٰھُمَّ جافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھا، وَأَصْعِدْ إِلَیْكَ روحَھا، ولَقِّنها مِنْكَ رِضواناً، وأَسْكِنْ قَبْرَھا مِنْ رَحْمَتِكَ ما تُغْنِیھا بِهِ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِواكَ۔

▪ میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین ▪

مسئلہ 723۔ جنازے کی تشیع کرنے والوں کے جانے کے بعد مستحب ہے کہ میت کا ولی یا جسے ولی نے اجازت دی ہے میت کو ان دعاؤں کی تلقین کرے کہ جن کا حکم دیا گیا ہے۔

▪ میت کے خانوادہ کے ساتھ پیش آنے میں اسلامی آداب ▪

مسئلہ 724۔ دفن کے بعد مستحب ہے کہ صاحبان عزا کو تعزیت پیش کریں لیکن اگر اتنی مدت گذر چکی ہو کہ تعزیت پیش کرنے کی وجہ سے انہیں مصیبت یاد آجائے گی تو اسے ترک کردینا بہتر ہے نیز مستحب ہے کہ تین دن تک میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھی دیں اور ان کے پاس ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ہے۔

▪ میت کے رشتہ داروں کے لئے بعض مستحبات ▪

مسئلہ 725۔ مستحب ہے کہ انسان اپنے رشتہ داروں اور بالخصوص اولاد کی موت پر صبر کرے اور جب بھی میت کو یاد کرے تو انا للہ و انا الیہ راجعون کہے اور میت کیلئے قرآن پڑھے اور ماں باپ کی قبر پر پروردگار سے طلب حاجت کرے اور قبر کو محکم بنائے تاکہ جلدی خراب نہ ہو۔

▪ کسی کی موت پر چہرے اور بدن کو نوچنا ▪

مسئلہ 726۔ احتیاط مستحب کی بنا پر انسان کسی کی موت پر اپنے چہرے، اور بدن کو نہ نوچے اور خود کو طمانچے نہ مارے اور نقصان نہ پہنچائے بلکہ اگر اس سے بدن کے بنیادی اعضاء میں نقص پیدا ہوجائے تو حرام ہے۔

▪ کسی کی موت پر گریبان چاک کرنا ▪

مسئلہ 727۔ بنابر احتیاط مستحب انسان کسی کی موت پر گریبان چاک نہ کرے خاص طور پر والدین کے علاوہ کسی کی موت پر۔

▪ چہرے کو نوچنے اور گریبان پارہ کرنے کا کفارہ ▪

مسئلہ 728۔ اگر عورت میت کے سوگ میں اپنے چہرے کو نوچے اور اسے لہو لہاں کردے یا اپنے بالوں کو نوچے تو بنابر احتیاط مستحب ایک غلام کو آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا دے یا انہیں لباس دے اور اسی طرح ہے اگر مرد اپنی بیوی یا بچے کی موت پر اپنا گریبان یااپنے کپڑے پھاڑے۔

▪ کسی کی موت پر بلند آواز سے رونا ▪

مسئلہ 729۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان میت پر روتے وقت آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

نماز وحشت

▪ نماز وحشت پڑھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 730۔ مستحب ہے قبر کی پہلی رات میت کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک مرتبہ آیہ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھیں اور نماز کے سلام کے بعد کہیں:

اللّهمّ صَلِّ علی محمَّدٍ وآلِ محمّدٍ، وابْعَثْ ثوابَها إلی قَبْرِ فُلانٍ۔اور لفظِ فلان کی جگہ میت کا نام لیں۔

▪ نماز وحشت پڑھنے کا وقت ▪

مسئلہ 731۔ قبر کی پہلی رات کسی بھی وقت نماز وحشت پڑھی جاسکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصے میں نماز عشا کے بعد پڑھی جائے۔

▪ تدفین کی تاخیر ہونے کی صورت میں نمازِ وحشت ▪

مسئلہ 732۔ اگر میت کو کسی دور کے شہر لے جانا چاہیں یا کسی اور وجہ سے اس کے دفن میں تاخیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز وحشت کو بھی قبر کے پہلی رات تک موخر کریں۔

قبر کھولنے کے احکام

▪ میت کی قبر کو نبش کرنا ▪

مسئلہ 733۔ مسلمان کی قبر کا نبش یعنی اسے کھولنا حرام ہے -اگر چہ وہ بچہ یا دیوانہ ہی ہو- لیکن اگر اس کا پورا گوشت اور ہڈیاں مٹی بن گئی ہوں تو اشکال نہیں ہے۔

▪ امامزادوں اور علماء کی قبروں کو نبش کرنا ▪

مسئلہ 734۔ ایسی قبر کو کھولنا جو مسلمان کی ہتک حرمت کا باعث ہو جیسے امام زادے، شھدا، علما اور صلحا اگر چہ اس پر سالھا سال گزر چکے ہوں حرام ہے۔

▪ وہ موارد جن میں قبر کو نبش کرنا جائز ہے ▪

مسئلہ 735۔ قبر کو کھولنا اگر میت کی بے حرمتی کا باعث نہ ہو تو کچھ موارد میں اُسے کھولنا حرام نہیں:

1: یہ کہ میت کو غصبی زمین میں دفن کیا گیا ہو اور زمین کا مالک میت کے وہاں رہنے پر راضی نہ ہو۔
2: یہ کہ کفن یا میت کے ساتھ دفن ہونے والی کوئی اور چیز غصبی ہو اور اس کا مالک اس کے قبر میں رہنے پر راضی نہ ہو اور اسی طرح ہے اگر خود میت کے مال میں سے کوئی چیز جو اس کے ورثا کو ملی ہے اس کے ساتھ دفن ہو جائے اور ورثا اس چیز کے قبر میں رہنے پر راضی نہ ہوں کہ وہ چیز قبر میں رہے، لیکن اگر میت نے وصیت کی ہو کہ قرآن، دعا یا انگوٹھی وغیرہ کو اس کے ساتھ دفن کریں تو جن موارد میں وصیت نافذ ہے ان میں انہیں باہر نکالنے کیلئے قبر کو نہیں کھول سکتے۔
3: یہ کہ میت بغیر غسل، بغیر کفن یا بغیر حنوط کے دفن ہو گئی ہو یا پتا چلے کہ میت کا غسل یا تیمم باطل یا غیر شرعی طریقے سے کفن دیا گیا تھا یا میت کو قبر میں قبلہ رخ نہیں لٹایا گیا تھا۔
4: یہ کہ کسی حق کا ثابت ہونا میت کا بدن دیکھنے پر موقوف ہو۔
5: یہ کہ میت کو ایسی جگہ دفن کیا ہو جہاں اس کی بے احترامی ہوئی ہو جیسے کافروں کے قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں گندگی اور کوڑا کرکٹ پھینکتے ہو۔
6: یہ کہ کسی ایسے شرعی مقصد کیلئے کہ جس کی اہمیت قبر کھولنے سے کم نہیں ہے قبر کھولیں مثلا یہ کہ دفن شدہ حاملہ عورت کے پیٹ سے زندہ بچے کو نکالنا مقصود ہو۔
7: اس چیز کا خوف ہو کہ درندہ میت کے بدن کو چیر پھاڑ دے گا یا اسے سیلاب بہا لے جائے گا یا دشمن

اسے باہر نکال لے گا۔
8: یہ کہ میت کا کوئی حصہ جو اس کے ساتھ دفن نہیں ہوا اسے دفن کرنا مقصود ہو لیکن احتیاط مستحب ہے کہ بدن کے اُس حصے کو اِس طرح قبر میں رکھیں کہ میت کا بدن دیکھا نہ جائے۔
9: یہ کہ میت کو مشرف اور مقدس مقامات کی طرف منتقل کرنا مقصود ہو، خاص طور پر اگر اس نے وصیت کی ہو۔

نماز کے احکام

نماز سب سے اہم دینی عمل ہے اگر یہ بارگاہ خداوند میں قبول ہوگئی تو دیگر عبادات بھی قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ قبول نہ ہوئی تو دیگر عبادات بھی قبول نہیں ہوں گی۔ جس طرح انسان دن رات میں پانچ مرتبہ پانی کے نہر میں نہائے تو اس کے بدن پر میل باقی نہیں رہتی اسی طرح پنجگانہ نمازیں بھی انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہیں۔

سزاوار ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے اور جو شخص نماز کو ہلکا شمار کرے وہ اس شخص کے طرح ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے: جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے ہلکا شمار کرے وہ آخرت کے عذاب کا مستحق ہے۔

ایک دن آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع و سجود کو کامل طور پر بجا نہیں لا رہا تھا، آپؐ نے فرمایا: اگر یہ مرد دنیا سے چلا جائے اور اس کی نماز کی یہی عالم ہو تو میرے دین پر نہیں مرا۔

پس انسان کیلئے اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جلد بازی اور سرعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے اور نماز کے حالت میں خدا کی یاد ہو اور خضوع و خشوع کے ساتھ ہو، نیز متوجہ ہو کہ خدا کے ساتھ ہم کلام ہے اور پروردگار عالم کے بزرگی اور عظمت کے مقابلے میں اپنے آپ کو انتہائی پست اور ناچیز سمجھے۔ اگر انسان نماز پڑھتے وقت مکمل طور پر اس چیز کی طرف توجہ رکھے تو اپنے سے بے خبر ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز کی حالت میں امیر المؤمنین علیہ اسلام کے مبارک پاؤں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپ کو پتا بھی نہیں چلا۔

نیز ضروری ہے کہ نماز گزار توبہ اور استغفار کرے اور جو گناہ نماز کے قبول ہونے میں مانع ہیں مثلا حسد، تکبر، غیبت، حرام خوری، نشہ آور چیزوں کا پینا اور خمس و زکات نہ دینا بلکہ ہر گناہ کو ترک کرے۔

اسی طرح سزاوار ہے کہ جو کام نماز کے ثواب میں کمی کا باعث بنتے ہیں انجام نہ دے مثلا غنودگی کی حالت میں اور پیشاب روک کر نماز کیلئے کھڑا نہ ہو اور نماز پڑھتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے اور جو کام نماز کے ثواب میں اضافے کا سبب بنتے ہیں انہیں نجام دے مثلا ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھا پہنے، پاکیزہ لباس پہنے، کنگھی اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

نماز کی اقسام

واجب نمازیں

واجب نمازیں چھ قسم کی ہیں:

1:روزانہ کی نمازیں

2:نماز آیات

3:نماز میت

4:اللہ کے گھر کی واجب طواف کی نماز

5:باپ کی قضا نماز کہ جو بڑے بیٹے پر واجب ہے

6:وہ نماز کہ جو اجارے، شرط، نذر، عھد، قسم اور ایسی چیز کی وجہ سے کہ جس کی اطاعت لازم ہے انسان پر واجب ہوئی ہے۔ نماز جمعہ روزانہ کی نمازوں میں سے ہے۔

روزانہ کے واجب نمازیں

روزانہ کے واجب نمازیں پانچ ہیں: ظہر و عصر ہر ایک چار رکعت، مغرب تین رکعت، عشا چار رکعت، صبح دو رکعت

■ مسافر کی نماز ■

مسئلہ 736۔ ضروری ہے کہ سفر میں چار رکعتی نماز کو ان شرائط کے ساتھ کہ جنھیں بیان کیا جائے گا دو رکعت پڑھی جائے۔

روزانہ کی نمازوں کا وقت

نماز ظہر و عصر کا وقت

▪ شرعی ظہر ▪

مسئلہ 737۔ اگر لکڑے یا اس جیسی چیز کو (کہ جسے شاخص کہتے ہیں) ہموار زمین میں سیدھا گاڑیں تو صبح کے وقت جب سورج نکلے گا تو اس کا سایہ مغرب کی طرف ہوگا اور جیسے جیسے سورج اوپر آتا جائے گا یہ سایہ کم ہوتا جائے گا اور ہمارے شہروں میں اول ظہر شرعی[1] کے وقت کمی کے آخری درجے تک پہنچ جائے گا۔ اور جب ظہر گزر جائے تو اس کا سایہ مشرق کی طرف پلٹ جاتا ہے اور جیسے جیسے سورج مغرب کی طرف جائے سایہ مغرب کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ اس بنا پر جب سایہ کی کمی کے آخری درجے تک پہنچنے کے بعد دوبارہ بڑھنے لگے تو معلوم ہوگا ظہر شرعی ہوگئی ہے لیکن مکہ جیسے بعض شہروں میں جہاں بعض اوقات ظہر کے وقت سایہ بالکل ختم ہوجاتا ہے ان میں جب سایہ دوبارہ ظاہر ہونے لگے اس وقت معلوم ہوگا کہ ظہر شرعی ہوگئی ہے۔

▪ ظہر اور عصر کا مخصوص اور مشترک وقت ▪

مسئلہ 738۔ نماز ظہر و عصر میں سے ہر ایک کا ایک مخصوص وقت ہے اور ایک مشترک:

نماز ظہر کا مخصوص وقت ظہر کے اول سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ظہر سے نماز پڑھنے کی مقدار میں وقت گزر جائے۔ اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے پوری نمازِ عصر کو اِس وقت میں پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے۔

نماز عصر کا مخصوص وقت تب ہے کہ جب مغرب میں فقط نماز عصر پڑھنے کی مقدار وقت باقی ہو اور اگر کسی نے اس وقت تک نماز ظہر نہ پڑھی ہو تو اس کی نماز ظہر قضا ہوگئی ہے اور ضروری ہے کہ نماز عصر پڑھے۔

نماز ظہر کے مخصوص وقت اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے درمیان ظہر و عصر کا مشترک وقت ہے

1۔ ظہر شرعی کا مطلب ہے آدھے دن کا گزر جانا مثلاً اگر دن بارہ گھنٹے کا ہو تو طلوع آفتاب سے چھ گھنٹے گزرنے کے بعد ظہر شرعی ہے اور اگر دن سترہ گھنٹے کا ہو تو طلوع آفتاب سے ساڑھے چھ گھنٹے گزرنے کے بعد ظہر شرعی ہے اور ہمیشہ بارہ بجے ظہر شرعی نہیں ہے بلکہ سال کے بعض دنوں میں ایران کے وسطی شہروں۔ جیسے قم اور تہران ہے۔ میں ظہر شرعی بارہ بجے سے چند منٹ پہلے اور اور بعض دنوں میں بارہ بجے سے چند منٹ بعد ہوتی ہے اور مشرقی شہروں میں ظہر جلدی اور مغربی شہروں میں دیر سے ہوتی ہے۔

اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس وقت میں پوری نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز بنا بر احتیاط باطل ہے۔

▪ مشترک اور مخصوص وقت میں مسافر اور غیرِ مسافر میں فرق ▪

مسئلہ 739۔ مخصوص اور مشترک وقت کہ جس کا معنی سابقہ مسئلہ میں بیان ہوچکا ہے افراد کیلئے فرق کرتا ہے مثلاً اگر مسافر کیلئے اول ظہر سے دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت گزر جائے تو نماز ظہر کا مخصوص وقت ختم ہے اور مشترک وقت شروع ہوچکا ہے اور جو شخص مسافر نہیں ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ چار رکعت پڑھنے کا وقت گزر جائے۔

▪ ظہر سے پہلے عصر کی نماز بھول کر پڑھنا اور نماز کے دوران متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 740۔ اگر مشترک وقت میں یا ظہر کے مخصوص وقت میں بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر میں مشغول ہوجائے اور نماز کے اثنا میں سمجھے کہ اس نے غلطی کی ہے تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹائے لیکن اگر اس کی نماز قصر ہے اور ظہر کے مخصوص وقت میں نماز کے دوران اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس نماز کو ۔کہ جس کا توڑنا احتیاط استحبابی کے خلاف ہے۔ نماز ظہر کی نیت سے مکمل کرے اور اس کے بعد دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ بجا لائے۔

▪ ظہر سے پہلے عصر کی نماز بھول کر پڑھنا اور نماز کے بعد متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 741۔ اگر بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر میں مشغول ہوجائے اور نماز کے بعد اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس نماز کو نماز ظہر قرار دے اور اس کے بعد نماز عصر پڑھے اور ظاہراً یہاں فرق نہیں کہ ظہر کے مخصوص وقت میں غلطی ہوئی ہو یا مشترک وقت میں۔ اور بنابر احتیاط مستحب دوسری نماز میں نماز عصر کی مخصوص نیت نہ کرے بلکہ اسے مافی الذمہ کی نیت سے بجا لائے لیکن اگر اس کی نماز قصر ہے اور نماز عصر کے مختص وقت میں متوجہ ہوجائے تو نماز ظہر کو پڑھے اس کے بعد ضروری ہے کہ نماز عصر کو بجا لائے اور اگر مشترک وقت میں متوجہ ہو تو اس کے بعد دو رکعت نماز مافی الذمہ کی نیت سے بجا لائے اور ظہر یا عصر کی مخصوص نیت نہ کرے۔

■ امام علیہ السلام کے حضور اور غیبت کے زمانے میں جمعہ کی نماز ■

مسئلہ 742۔ امام علیہ السلام کے حضور کے زمانہ میں واجب ہے کہ انسان جمعہ والے دن ظہر کی بجائے دو رکعت نماز جمعہ پڑھے لیکن آپؑ کی غیبت کے زمانے میں معتبر شرائط کے ساتھ نماز جمعہ میں حاضر ہونے کے امکان کے ساتھ دوسرے مجتہد -اعلمیت کی شرط کی رعایت کرتے ہوئے- کی تقلید کرے۔

■ نماز جمعہ کا وقت ■

مسئلہ 743۔ نماز جمعہ کا وقت اول ظہر سے ایک گھنٹے تک ہے اور گھنٹے سے مراد دن کے $\frac{1}{12}$ ہے اس بنا پر مختلف موسموں میں وقت تبدیل ہوگا۔

نماز مغرب و عشا کا وقت

■ مغرب کا وقت ■

مسئلہ 744۔ مغرب اس وقت ہوتی ہے کہ جب مشرق کی سرخی کہ جو غروب آفتاب کے وقت وجود میں آتی ہے ختم ہو جائے۔

■ مغرب اور عشاء کا مخصوص اور مشترک وقت ■

مسئلہ 745۔ نماز مغرب اور عشا میں سے ہر ایک کا اپنا مخصوص وقت ہے اور مشترک وقت بھی

نماز مغرب کا مخصوص وقت: اول مغرب سے اس وقت تک کہ مغرب سے تین رکعات پڑھنے کی مقدار گزر جائے چنانچہ اگر کوئی شخص مسافر ہو اور بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے پورے نماز عشا اس وقت میں پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے۔

نماز عشا کا مخصوص وقت عذر نہ رکھنے والے افراد کیلئے اس وقت ہے کہ آدھی رات میں صرف نماز عشا پڑھنے کا وقت باقی ہو پس اگر کوئی شخص عذر کے بغیر اس وقت تک مغرب اور عشاء کی نماز نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھے پھر مغرب کی نماز پڑھے۔

نماز مغرب کے مخصوص وقت اور نماز عشا کے مخصوص وقت کے درمیان نماز مغرب و عشا کا مشترک وقت ہے چنانچہ اگر کوئی شخص اس وقت میں غلطی سے نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھ لے اور نماز کے

بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ نماز مغرب کو اس کے بعد بجالائے لیکن اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے۔

▪ مغرب سے پہلے عشاء کی نماز بھول کر پڑھنا اور نماز کے دوران متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 746۔ اگر نماز مغرب سے پہلے بھول کر نماز عشا میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران سمجھ جائے کہ اس نے غلطی کی ہے تو اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز مغرب کی طرف پلٹائے اور نماز کو مکمل کرکے اس کے بعد نماز عشا پڑھے - اور اگر اس کا کچھ حصہ مغرب کے مخصوص وقت میں پڑھا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز عشا سے پہلے نماز مغرب کا اعادہ کرے- اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں چلا گیا ہو تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور پھر نماز مغرب پڑھنے کے بعد نماز عشا کا اعادہ کرے۔

▪ عذر نہ رکھنے والے افراد کے لئے مغرب اور عشاء کا آخری وقت ▪

مسئلہ 747۔ عذر نہ رکھنے والے افراد کیلئے نماز مغرب کا آخری وقت یہ ہے کہ آدھی رات سے صرف نماز عشا پڑھنے کا وقت باقی رہ گیا ہو اور عذر نہ رکھنے والے افراد کیلئے نماز عشا کا آخری وقت آدھی رات ہے اور ضروری ہے کہ رات کا حساب اولِ غروب سے طلوع فجر تک کیا جائے نہ اول طلوع آفتاب تک[1]۔

▪ عذر رکھنے والے افراد کے لئے مغرب اور عشاء کا آخری وقت ▪

مسئلہ 748۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے جیسے نیند، فراموشی یا حائض ہونا، نماز مغرب و عشا کو آدھی رات تک نہ پڑھے تو اس کی نماز قضا نہیں ہوئی اور ضروری ہے کہ اسے اذان صبح تک پڑھ لے اور اس میں ادا کی نیت کرسکتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو ادا اور قضا کی نیت کے بغیر بجا لائے اور اگر نافرمانی کی وجہ سے نماز مغرب و عشا کی آدھی رات تک نہ پڑھے تو اس کی نماز قضا ہوگئی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اذان صبح سے پہلے تک ادا اور قضا کی نیت کے بغیر اس نماز کو بجا لائے اور جو شخص عذر شرعی کے بغیر نماز عشا سے پہلے سوجائے اور آدھی رات تک بیدار نہ ہو بنا بر احتیاط واجب اس کیلئے ضروری

1۔۔ اس بنا بر ایران کے علاقوں میں مثلاً ظہر شرعی سے گیارہ گھنٹے اور بیس منٹ یا تھوڑا زیادہ بعد نماز مغرب و عشا کا آخری اختیاری وقت ہے۔

ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے۔

نماز صبح کا وقت

▪ صبح کی نماز کا وقت ▪

مسئلہ 749۔ اذان صبح کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر کی جانب حرکت کرتی ہے اسے فجر اول یا فجر کاذب کہتے ہیں اور جب یہ سفیدی پھیل جائے تو فجر دوم یا فجر صادق اور نماز صبح کا اول وقت ہے، البتہ روشن راتوں میں کہ جن میں چاند کی وجہ سے آسمان میں روشنی ہوتی ہے نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ احتیاط کرے اور آسمان کے روشن ہونے تک نماز کو مؤخر کرے۔

نماز صبح کا آخری وقت وہ ہے کہ جب سورج طلوع کرتا ہے۔

نماز کے وقت کے احکام

▪ وقت کے دخول کو ثابت کرنے کے طریقے ▪

مسئلہ 750۔ انسان اس وقت نماز میں مشغول ہوسکتا ہے جب خود اسے یا بالعموم لوگوں کو وقت کے داخل ہونے کا اطمینان ہوجائے یا دو عادل مرد وقت کے داخل ہونے کی خبر دیں جبکہ ایک عادل شخص کا خبر دینا کافی نہیں ہے۔

▪ وقت کے تعین کا غیر ممکن ہونا ▪

مسئلہ 751۔ اگر کسی مانع کی وجہ سے جیسے بادل یا غبار، نماز کے اول وقت میں وقت کے داخل ہونے کا شخصی یا نوعی اطمینان حاصل نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز میں اتنی دیر کرے کہ شخصی یا نوعی اطمینان حاصل ہوجائے یا دو عادل مرد وقت کے داخل ہونے کی خبر دے دیں، خاص طور پر ان موارد میں کہ جہاں وقت کو پہچاننے کے سلسلے میں کوئی ذاتی یا شخصی رکاوٹ ہو مثلا نابینا ہونے یا جیل میں ہونے کی وجہ سے نماز کے اول وقت میں وقت کے داخل ہونے کا اطمینان حاصل نہ کرسکے۔

▪ شرعی حجت رکھتے ہوئے وقت سے پہلے پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ بجا لانا ▪

مسئلہ 752۔ اگر گذشتہ طریقوں میں سے کسی طریقے سے انسان کیلئے ثابت ہوجائے کہ نماز کا وقت ہوچکا ہے اور پھر نماز کے دوران پتا چلے کہ ابھی تک وقت داخل نہیں ہوا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح ہے اگر نماز کے بعد پتا چلے کہ پوری نماز وقت سے پہلے پڑھی ہے لیکن اگر نماز کے دوران میں پتا چلے کہ وقت داخل ہوگیا ہے یا نماز کے بعد پتا چلے کہ نماز کے اثنا میں وقت داخل ہوگیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ وقت کے داخل ہونے کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 753۔ اگر انسان اس چیز کی طرف متوجہ نہ ہو کہ نماز میں مشغول ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وقت کا داخل ہونا ثابت ہو تو اگر نماز کے دوران میں یا اس کے بعد پتا چلے کہ اس نے جتنی نماز پڑھی ہے وہ وقت میں تھی تو اس کی نماز صحیح ورنہ باطل ہے۔

▪ نماز کے دوران وقت کے دخول میں شک ▪

مسئلہ 754۔ اگر وقت کے داخل ہونے کا اطمینان کر لے اور نماز میں مشغول ہوجائے، پھر نماز کے اثناء میں شک کرے کہ وقت داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر نماز کے اثناء میں وقت کے داخل ہونے کا اطمینان رکھتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اگر چہ اسے اطمینان ہو کہ اس نے نماز کو وقت سے پہلے شروع کیا ہے جیسا کہ گزرچکا ہے۔

▪ وقت کی تنگی میں مستحبات کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 755۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر نماز کے بعض مستحب کام جیسے اذان اور قنوت -بلکہ سورہ- بجا لائے تو اسے خوف ہے کہ نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھا جائے گا تو ضروری ہے کہ اس مستحب کام کو انجام نہ دے اور اگر اسے انجام دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اگر چہ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

▪ ایک رکعت کا وقت رکھنے والے شخص کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 756۔ جس شخص کے پاس ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر عذر کے بغیر نماز میں اس وقت تک تاخیر کرے تو اس نے گناہ کیا ہے

لیکن ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور ان دونوں صورتوں میں بنا بر احتیاط مستحب ادا اور قضا کی نیت نہ کرے۔

▪ غیرِ مسافر کا نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 757۔ جو شخص مسافر نہیں، اگر اپنی نمازِ ظہر و عصر میں سورج کے غروب کے قریب تک تاخیر کرے تو مسئلہ کی تین صورتیں ہیں:

اول: اس کے پاس پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ ظہر و عصر کی نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھے۔

دوم: اتنی مقدار میں وقت نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت ہو تو اس صورت میں اس کی نماز ظہر قضا ہو گئی ہے اور ضروری ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے عصر کی نماز کو بجالائے۔

سوم: ایک رکعت کیلئے بھی وقت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں نماز ظہر و عصر دونوں قضا ہو گئی ہیں۔

اگر غیر مسافر نماز مغرب و عشا بھی آدھی رات کے قریب تک تاخیر کرے اور پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ نمازِ مغرب و عشا کو ترتیب کے ساتھ پڑھے ورنہ اگر تاخیر بغیر عذر کی ہو تو دو صورتیں ہیں:

اول: پانچ رکعت پڑھنے کا وقت نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کیلئے وقت ہو اس صورت میں ضروت ہے کہ فوراً نماز عشا کو بجالائے اور اس کے بعد نماز مغرب کی قضا کرے اور بنا بر احتیاط مستحب نماز مغرب کو طلوع فجر سے پہلے پڑھ لے اور اس میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔

دوم: ایک رکعت کیلئے بھی وقت نہ ہو تو اس صورت میں مغرب و عشا کی نمازیں قضاء ہو گئی ہیں اور بناء بر احتیاط مستحب دونوں نمازوں کو طلوع فجر سے پہلے ادا یا قضا کی نیت کے بغیر بجالائے۔

اور اگر تاخیر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو تین صورتیں ہیں:

اول: چار رکعت کی وقت ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ نمازِ مغرب و عشا کو ترتیب کے ساتھ بجا لائے اور بنا بر احتیاط مستحب نماز مغرب کو طلوع فجر سے پہلے ادا یا قضا کی نیت نہ کے بغیر بجالائے۔

دوم: یہ کہ چار رکعت کا وقت نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت ہو اس صورت میں ضروری ہے کہ مغرب کی نماز پڑھے اور طلوع فجر سے پہلے عشاء کی نماز کو بجالائے اور بنا بر احتیاط مستحب مغرب کی نماز کا اس سے پہلے ادا یا قضا کی نیت کے بغیر اعادہ کرے، نیز عشاء کی نماز میں بھی ادا یا قضاء کی نیت نہ کرے۔

سوم: یہ کہ ایک رکعت کا بھی وقت نہ ہو تو اس صورت میں مغرب وعشا کی نمازوں کو طلوع فجر سے پہلے پہلے بجالائیں اور احتیاط مستحب کی بناء بر ادا یا قضاء کی نیت نہ کرے۔

کسی عذر کے ساتھ طلوع فجر کے قریب تک مغرب وعشا میں تاخیر کی تین صورتیں ہیں:
اول: یہ کہ پانچ رکعت کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز مغرب وعشا کو ترتیب کے ساتھ پڑھے اور بنا بر احتیاط مستحب ان میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
دوم: اتنا وقت نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کیلئے وقت ہو تو اِس صورت میں اُس کی نماز مغرب قضا ہو گئی ہے اور ضروری ہے کہ اس وقت میں نماز عشا کو بجالائے اور بنا بر احتیاط مستحب ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
سوم: ایک رکعت کا بھی وقت نہ ہو تو نماز مغرب وعشا دونوں قضا ہو گئی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ عذر کے بغیر طلوع فجر کے قریب تک نماز مغرب وعشا میں تاخیر کی بھی اسی طرح تین صورتیں ہیں اور ہر صورت کا حکم اس طرح ہے کہ بغیر عذر کے آدھی رات تک نماز مغرب وعشا میں تاخیر کرنے سے یہ دونوں نمازیں قضا ہو جائیں گی- جیسا کہ گزر چکا ہے- لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عذر کے ساتھ تاخیر کی تین صورتیں کا حکم یہاں پر جاری کرے اور ہر صورت میں نماز میں ادا کی نیت نہیں کر سکتا

▪ مسافر کا نماز کے وقت کو مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 758۔ جو شخص مسافر ہے اگر اپنی نماز ظہر و عصر میں غروب آفتاب کے قریب تک تاخیر کرے تو مسئلہ کی تین صورتیں ہیں:
اول: تین رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو اس صورت میں نماز ظہر وعصر کو ترتیب کے ساتھ پڑھے گا۔
دوم: اتنا وقت نہیں ہے لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کیلئے وقت ہے اس صورت میں اس کی نماز ظہر قضا ہو گئی ہے اور ضروری ہے کہ نماز عصر کو بجالائے۔
سوم: ایک رکعت کا بھی وقت نہ ہو تو اس صورت میں نماز ظہر وعصر دونوں قضا ہو گئی ہیں۔
اگر مسافر نماز مغرب وعشا میں آدھی رات کے قریب تک تاخیر کرے اور چار رکعت پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز مغرب وعشا کو ترتیب کے ساتھ پڑھے۔

اس صورت کے علاوہ اگر تاخیر کسی عذر کے بغیر ہو تو تین صورتیں ہیں:
اول: تین رکعات پڑھنے کا وقت ہو اس صورت میں پہلے نماز عشا پڑھے اور اس کے بعد فوراً نماز

مغرب پڑھے گا اور بنا بر احتیاط مستحب اس میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
دوم: اتنا وقت بھی نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کیلئے وقت ہو اس صورت میں ضروری ہے کہ نماز عشا کو بجالائے اور اس کے بعد نماز مغرب کی قضا کرے اور بنا بر احتیاط مستحب نماز مغرب کو طلوع فجر سے پہلے بجالائے اور اس میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
سوم: ایک رکعت کیلئے بھی وقت نہ ہو تو اس صورت میں نماز مغرب و عشا قضا ہو چکی ہیں اور بنا بر احتیاط مستحب ضروری ہے ان دونوں کو طلوع فجر سے پہلے بجالائے اور ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔

اور اگر عذر کے ساتھ اس وقت تک تاخیر کرے کہ چار رکعت سے کم کا وقت ہو تو مسئلہ کی دو صورتیں ہیں:
اول: یہ کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت ہے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ نماز مغرب کو بجالائے اور طلوع فجر سے پہلے نماز عشا کو بھی پڑھ لے اور بنا بر احتیاط مستحب اس سے پہلے نماز مغرب کا ادا یا قضا کی نیت کے بغیر اعادہ کرے اور نماز عشا میں بھی ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
دوم: ایک رکعت کیلئے بھی وقت نہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ نماز مغرب و عشا کو طلوع فجر سے پہلے بجالائے اور بنا بر احتیاط مستحب ان میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔

اگر مسافر عذر کی وجہ سے طلوع فجر کے نزدیک تک نماز مغرب و عشا میں تاخیر کرے تو تین صورتیں ہیں:
اول: یہ کہ چار رکعات کیلئے وقت ہو تو ضروری ہے کہ نماز مغرب و عشا کو ترتیب کے ساتھ پڑھے اور بنا بر احتیاط مستحب ان میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔
دوم: اتنا وقت نہ ہو لیکن ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت ہو تو اس صورت میں اس کی نماز مغرب قضا ہو چکی ہے اور ضروری ہے کہ اس وقت میں نماز عشا کو بجالائے اور بنا بر احتیاط مستحب ادا یا قضا کی نیت نہ کرے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز مغرب کو قضا کرنے کے بعد دوبارہ نماز عشا کی قضا کرے۔
سوم: ایک رکعت کیلئے بھی وقت نہ ہو تو نماز مغرب و عشا دونوں قضا ہو گئی ہیں۔
اور بنا بر احتیاط مستحب طلوع فجر کے قریب تک بغیر عذر کے تاخیر کا حکم وہی ہے جو عذر کے ساتھ تاخیر کا حکم ہے لیکن نماز میں ادا یا قضا کی نیت نہیں کر سکتا۔

▪ اوّلِ وقت میں نماز ▪

مسئلہ 759۔ مستحب ہے کہ انسان اول وقت میں نماز پڑھے اور اس بارے میں بہت تاکید کی گئی ہے اور اول وقت کے جتنا زیادہ قریب ہو اتنا بہتر ہے مگر یہ کہ کسی وجہ سے تاخیر کرنا بہتر ہو مثلاً جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے انتظار کرے۔

▪ طہارت کرنے سے معذور شخص کا اولِ وقت میں نماز ▪

مسئلہ 760۔ جب انسان کوئی عذر رکھتا ہو کہ جس کی وجہ سے اگر نماز کو اول وقت میں پڑھنا چاہیے تو مجبور ہے کہ تیمم کے ساتھ یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اگر جانتا ہو کہ اس کا عذر آخری وقت تک باقی رہے گا تو اول وقت نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اس کے اعتقاد کے برخلاف اس کا عذر وقت کے اندر زائل ہوجائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر عذر کے ختم ہونے کا احتمال دیتا ہے تو عذر کی زائل ہونے تک انتظار کرسکتا ہے۔ اور اگر اپنے عذر کے زائل ہونے سے نا امید ہوجائے تو اپنے فریضے کے مطابق نماز پڑھے گا۔ اس سے پہلے رجا کی نیت سے مثلا تیمم کرے یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر اس کا عذر آخری وقت تک باقی رہے تو اس کی نماز صحیح ہے ورنہ ضروری ہے کہ اس کا اعادہ کرے۔

▪ مبتلابہ مسائل کو نہ جاننے کی صورت میں نماز کا حکم ▪

مسئلہ 761۔ جو شخص نماز کے مسائل اور شک و سہو کے احکام سے واقف نہیں ہے اور احتمال دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی نماز میں پیش آئے اور نماز کو باطل کردے تو وہ اول وقت میں یقینی نیت کے ساتھ نماز شروع نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ یا اول وقت میں رجا کی نیت سے نماز شروع کرے یا ان کو سیکھنے کیلئے نماز کو اول وقت سے مؤخر کرے لیکن اگر اطمینان رکھتا ہے کہ نماز کو بطور صحیح مکمل کردے گا تو اول وقت بھی قطعی نیت کے ساتھ نماز میں مشغول ہوسکتا ہے اور ہر صورت میں اگر نماز کے دوران میں ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم اسے معلوم نہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم نہیں جانتا تو جائز ہے کہ جن دو طرفوں کا احتمال ہے ان میں سے کسی کے مطابق عمل کرے اور نماز کو مکمل کرے لیکن ضروری ہے کہ نماز کے بعد مسئلہ پوچھ لے۔ پس اگر اس کی نماز باطل ہو تو دوبارہ پڑھے اور اگر صحیح ہو تو اعادہ لازم نہیں ہے۔

■ نماز کا کسی فوری واجب کے ساتھ ٹکراو ■

مسئلہ 762۔ اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور قرض خواہ اپنے قرض کا کہ جس کا وقت آچکا ہے مطالبہ کر رہا ہو چنانچہ اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اپنا قرض ادا کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی دوسرا ایسا واجب کام پیش آجائے کہ جسے فوراً انجام دینا ضروری ہے مثلا دیکھے کہ مسجد نجس ہے تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے اور دونوں صورتوں میں اگر پہلے نماز پڑھ لے تو اس نے گناہ کیا لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

نماز کی ترتیب سے وابستہ مسائل

■ نمازوں کے مابین ترتیب ضروری ہے ■

مسئلہ 763۔ ضروری ہے کہ انسان نماز عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشا کو نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اگرجانتے ہوئے بھی جان بوجھ کر نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے یا نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو نماز باطل ہے۔

■ نماز کے دوران نیت کو تبدیل کرنا ■

مسئلہ 764۔ اگر نماز ظہر کی نیت سے نماز شروع کرے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ نماز ظہر تو پڑھ چکا ہے تو نیت کو نماز عصر کی طرف نہیں پلٹا سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نماز عصر کو علیحدہ طور پر پڑھے، اسی طرح نماز مغرب و عشا میں بھی۔

■ نماز عصر کے دوران نماز ظہر کے نہ پڑھنے کی اطمینان ■

مسئلہ 765۔ اگر نماز عصر کے دوران اطمینان ہوجائے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹائےاور نماز کو مکمل کرے۔ لہذا اگر نیت کو ظہر کی نماز کی طرف پلٹانے کے بعد اسے یاد آئے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو اگر اس نے واجب اجزا میں سے کوئی بھی ظہر کی نیت سے انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز عصر کی طرف پلٹا ئے اور نماز کو مکمل کرے اور اگر ذکر خدا اور قرآن جیسے بعض واجب اجزا کو پڑھ چکا ہو تو بنا بر احتیاط ان اجزا کو قصد قربت کے ساتھ اور وجوب یا استحباب کی نیت کے

بغیر دوبارہ بجا لائے اور نماز کو مکمل کرے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ نماز کو رجاءً اور عصر کی نیت سے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے۔

▪ نماز عشاء پڑھتے وقت نماز مغرب کے نہ پڑھنے پر اطمینان ▪

مسئلہ 766۔ اگر نماز عشا کے دوران اطمینان ہوجائے کہ اس نے نماز مغرب نہیں پڑھی ہے تو اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہو تو نیت کو نماز مغرب کی طرف پلٹا ئے اور نماز کو مکمل کرے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع کے بعد ہو تو نماز کو خراب کرسکتا ہے اور نماز مغرب و عشا کو پڑھے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو عشا کی نیت سے اور رجاء مکمل کرے، ہر حالت میں نماز مغرب و عشا کو پڑھنا ضروری ہے۔

▪ نماز عصر کے دوران ظہر کی نماز پڑھنے میں شک ▪

مسئلہ 767۔ اگر نماز عصر کے دوران شک کرے کہ نماز ظہر پڑھی ہے یا نہیں تو بعید نہیں ہے کہ نماز کو عصر کی نیت سے مکمل کرسکتا ہے اور نماز ظہر کے پڑھنے کی ضروری نہیں اگر چہ وقت کے وسیع ہونے کی صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مافی الذمہ کی نیت سے مکمل کرے اور اس کے بعد رجا کے قصد سے چار رکعت (یا دو رکعت اگر مسافر ہو) ظہر یا عصر کی نیت کے بغیر بجا لائے۔

▪ نماز عشاء پڑھتے وقت نماز مغرب کے پڑھنے میں شک ▪

مسئلہ 768۔ اگر نماز عشا کے دوران شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں تو بعید نہیں ہے کہ اپنی نماز کو عشا کی نیت سے مکمل کرسکتا ہو اور نماز مغرب کے پڑھنے کی ضروری نہ ہو اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وسیع وقت میں شک کرے تو اس نماز کو مکمل کرنے کے بعد نماز مغرب و عشا کو رجا کی نیت سے بجا لائے۔

▪ احتیاط نماز سے ماقبل کی نماز کی طرف پلٹنا ▪

مسئلہ 769۔ اگر انسان ایسی نماز کہ جس کے صحیح ہونے پر شرعی حجت رکھتا ہو، کو احتیاطاً دوبارہ پڑھنا چاہے اور نماز کے دوران میں یاد آجائے کہ جس نماز کو اس سے پہلے پڑھنا ضروری تھا وہ نہیں پڑھی تو نیت کو اُس نماز کی طرف نہیں پلٹا سکتا مثلا جس وقت نماز عصر کو احتیاطاً پڑھ رہا ہے اگر یاد آجائے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے تو نیت کو نماز ظہر کی طرف نہیں پلٹا سکتا۔

ہاں! جو نماز پہلے پڑھی ہے وہ شرعی حجت کے مطابق باطل ہو اور وہ دوبارہ نماز پڑھنا شروع کرے، سابقہ نماز کا نہ پڑھنا اسے یاد آئے تو اس کے بعدنیت کو اُس نماز کی طرف پلٹا دے۔

▪ قضاء سے ادا اور مستحب سے دیگر نماز کی طرف پلٹنا ▪

مسئلہ 770۔ نماز قضا سے ادا کی طرف اور نماز مستحب سے نماز واجب کی طرف یا کسی دوسری نماز مستحب کی طرف نیت پلٹانا جائز نہیں ہے۔

▪ ادا نماز سے قضاء کی طرف پلٹنا ▪

مسئلہ 771۔ ادا نماز کے دوران میں انسان اپنی نیت کو قضا نماز کی طرف پلٹا سکتا ہے اس تفصیل کے مطابق کہ جو نماز قضا کے فصل میں (مسئلہ1394) آئے گی۔

مستحب نمازیں

مستحب نمازوں کی اقسام

▪ روازانہ کی نفل نمازیں ▪

مسئلہ 772۔ مستحب نمازیں بہت ہیں جنہیں نافلہ کہتے ہیں اور مستحب نمازوں میں سے شب و روز کے نوافل پڑھنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے اور یہ روز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعات ہیں، آٹھ رکعت ظہر کے نوافل، آٹھ رکعت عصر کے، چار رکعت مغرب کے نوافل، دو رکعت عشا کے نوافل، گیارہ رکعت نافلِ شب (تہجد) اور دو رکعت نماز صبح کے نوافل ہیں۔ چونکہ نافلہ عشا کی دو رکعات کو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ بیٹھ کر پڑھا جائے اس لئےایک رکعت شمار کیا جاتا ہے، اور جمعہ کے دن ظہر و عصر کی سولہ رکعات پر چار رکعت کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

نافلہ وتر اور بعض دیگر نوافل کہ جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں کے علاوہ باقی تمام نافلہ نمازیں دو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

▪ تہجد کی نماز ▪

مسئلہ 773۔ نافلہ شب کی گیارہ رکعات میں سے آٹھ رکعات نافلہ شب کی نیت سے، دو رکعت نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھی جاتی ہیں[1] اور نافلۂ شب کے آداب اور مستحبات دعاؤں کا کتابوں میں مکمل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

▪ نفل نماز کو بیٹھ کر پڑھنا ▪

مسئلہ 774۔ نافلہ نمازوں کو بیٹھ کر پڑھا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ بیٹھ کر پڑھی گئی دو رکعت نماز کو ایک رکعت شمار کرے مثلاً جو شخص نافلہ ظہر جو آٹھ رکعات ہیں، کو بیٹھ کر پڑھنا چاھتا ہے بہتر ہے سولہ رکعات پڑھے اور اگر نماز وتر کو بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو بیٹھ کر ایک رکعتی دو نمازیں پڑھے۔

▪ سفر میں نفل نمازوں کو پڑھنا ▪

مسئلہ 775۔ شب و روز کے نوافل مسافر کے لئے بھی مستحب ہیں لیکن ظہر و عصر کے نوافل سفر میں ساقط ہوجاتے ہیں اور بنا بر احتیاط عشا کے نوافل رجا کی نیت سے پڑھے جائیں۔

یومیہ نوافل کے اوقات

▪ ظہر کی نفل نماز کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 776۔ نماز ظہر کے نوافل نماز ظہر سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اور ان کا وقتِ فضیلت اول ظہر سے اس وقت تک ہے کہ جب ظہر کے بعد ظاہر ہونے والا شاخص کا سایہ اس کے $\frac{2}{7}$ کی مقدار ہوجائے مثلا اگر شاخص کی لمبائی سات بالشت ہو تو جب ظہر کے بعد ظاہر ہونے والے سائے کی مقدار دو بالشت ہوجائے تو یہ نافلہ ظہر کی فضیلت کا آخری وقت ہے۔

1۔ متاخرین فقہاء کے ہاں یہی مشہور ہے لیکن متقدم اور متاخر کچھ فقہاء کے ہاں وتر کی نماز تین رکعت ہے، جیسا کہ اکثر روایات سے اس کے متعلق استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں مرحوم آیت اللہ سید مھدی روحانی کے لکھے ہوئے رسالہ کی طرف رجوع کریں۔

▪ عصر کی نفل نماز کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 777۔ نماز عصر کے نوافل نماز عصر سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اور ان وقت فضیلت اس وقت تک ہے کہ جب شاخص کا ظہر کے بعد ظاہر ہونے والا سایہ اس کے $\frac{4}{7}$ کی مقدار ہوجائے اور اگر ظہر یا عصر کے نوافل کو ان کی فضیلت کے وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے نوافل کو نماز ظہر کے بعد اور عصر کے نوافل کو نماز عصر کے بعد پڑھے اور بنا بر احتیاط مستحب ادا اور قضا کی نیت نہ کرے۔

▪ مغرب کی نفل نماز کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 778۔ مغرب کے نوافل نماز مغرب کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور ان کی فضیلت کا وقت مغرب کی سرخی جو سورج کے غروب کے بعد آسمان میں ظاہر ہوتی ہےکے زائل ہوجانے تک ہے۔

▪ عشاء کی نفل نماز کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 779۔ نافلہ عشا کا وقت نماز عشا کے مکمل ہوجانے کے بعد آدھی رات تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ نماز عشا کے بعد بغیر وقفے کے پڑھے جائیں۔

▪ صبح کی نفل نماز کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 780۔ صبح کے نوافل نماز صبح سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اور ان کی فضیلت کا وقت فجر اول کے بعد سے مشرقی سرخی کے ظاہر ہوجانے تک ہے اور فجر اول کی علامت نماز صبح کے وقت میں بیان ہوچکی ہیں اور نافلہ صبح کو نافلہ شب کے فوراً بعد پڑھنا بھی جائز ہے۔

▪ تہجد کا وقت اور اس کی فضیلت کا وقت ▪

مسئلہ 781۔ نافلہ شب کا وقت آدھی رات سے اذان صبح تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ اذان صبح کے قریب پڑھے جائیں۔

▪ رات کی ابتداء میں تہجد پڑھنا ▪

مسئلہ 782۔ مسافر اور وہ شخص جس کیلئے نافلہ شب کو آدھی رات کے بعد پڑھنا مشکل ہے وہ

رات کے شروع حصہ میں پڑھ سکتے ہیں۔

نمازغفیلہ

▪ نمازغفیلہ کا وقت اوراس کے پڑھنے کا حکم ▪

مسئلہ 783۔ مستحب نمازوں میں سے ایک-بنابر مشہور- نماز غفیلہ ہے جو نماز مغرب و عشا کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اور بنا بر احتیاط اس کا وقت مغربی سرخی کے زائل ہونے سے پہلے تک ہے۔

نمازغفیلہ کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کی بجائے ضروری ہے کہ یہ آیت پڑھیں:

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ[1]

اوردوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کی بجائے یہ آیت پڑھیں۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ[2]

اوراس کے قنوت میں یہ پڑھیں:

اللهم انی اسالک بمفاتح الغیب التی لا یعلمها الا انت ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تفعل بی کذا وکذا

اورکذا و کذا کی بجائے اپنی حاجات کو بیان کرں اوراس کے بعد کہیں:

اللهم انت ولی نعمتی والقادر علی طلبتی تعلم حاجتی فاسالک بحق محمد وآل محمد[3] لما قضیتها لی

1۔انبیاء 78-88

2۔مائدہ 59

3۔یہاں پر "علیہ السلام" یا "علیہم السلام" کہنا ثابت نہیں ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو وہ رجاء کی نیت سے پڑھے۔

احکام قبلہ

▪ قبلہ سے مراد ▪

مسئلہ 784۔ خانہ کعبہ-کہ جو مکہ معظمہ میں ہے-اور آسمان تک اس کا مقابل قبلہ ہے اور ضروری ہے کہ نماز قبلہ رخ پڑھی جائے اور اگر اس طرح کھڑا ہو کہ کہا جائے کہ قبلہ رخ نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے اور دیگر کام جیسے حیوانوں کو ذبح کرنا کہ جنہیں قبلہ رخ انجام دینا ضروری ہے میں بھی اسی طرح ہے۔

▪ نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا ▪

مسئلہ 785۔ واجب نماز میں -کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر-ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو نیز اس طرح ہو کہ کہا جائے کہ قبلہ رخ نماز پڑھ رہا ہے۔

▪ پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ کی طرف ہونا ▪

مسئلہ 786۔ اگر نمازی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

▪ لیٹ کر نماز پڑھتے وقت قبلہ رخ ہونے کا طریقہ ▪

مسئلہ 787۔ جو شخص بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں دائیں پہلو پر اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ بائیں پہلو پر اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ اس طرح چت لیٹے کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں۔

▪ نماز احتیاط، سجدہ سہو اور بھولے ہوئے تشہد میں قبلہ کی رعایت کرنا ▪

مسئلہ 788۔ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدہ اور تشہد کو قبلہ رخ بجا لانا ضروری ہے اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ سجدہ سہو کو بھی قبلہ کی طرف بجا لائے۔

■ چلتے ہوئے مستحب نماز پڑھنا اور قبلہ کی رعایت ■

مسئلہ 789۔ مستحب نماز چلتے ہوئے اور سواری پر پڑھی جاسکتی ہے اور اگر انسان ان دو حالتوں میں مستحب نماز پڑھنا چاھتا ہے اس کیلئے قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں۔

■ قبلہ کو معلوم کرنے میں نمازی کی ذمہ داری ■

مسئلہ 790۔ جو شخص نماز پڑھنا چاہےاس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قبلے کو معلوم کرنے کیلئے کوشش کرے تا کہ یقین یا جو چیز اس کے حکم میں ہے حاصل ہوجائے کہ قبلہ کس طرف ہے اور اگر یہ نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی مسجد کے محراب یا ان کے قبروں یا دیگر راستوں سے حاصل ہونے والے گمان پر عمل کرے یہاں تک کہ اگر فاسق یا کافر-کہ جو سائنسی اصولوں کے بنیاد پر قبلے کو پہچانتا ہے-کہ کہنے پر گمان حاصل ہوجائے تو کافی ہے۔

■ قوی گمان کے حصول کا ممکن ہونے کی صورت میں غیر قوی گمان پر اکتفاء کرنا ■

مسئلہ 791۔ جو شخص قبلے کا گمان رکھتا ہے اگر اس سے زیادہ قوی گمان حاصل کرسکتا ہو تو اپنے اس گمان پر عمل نہیں کرسکتا مثلا اگر مہمان کو میزبان کے کہنے پر قبلہ کا گمان حاصل ہوجائے لیکن کسی اور ذریعے سے زیادہ قوی گمان حاصل کرسکتا ہو تووہ میزبان کی بات پر عمل نہیں کرسکتا۔

■ کسی جہت پر بھی گمان نہ ہونے کی صورت میں نمازی کی ذمہ داری ■

مسئلہ 792۔ اگر قبلہ معلوم کرنے کیلئے کوئی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کے با وجود کسی طرف کا گمان حاصل نہیں ہوجائےاور آخری وقت تک قبلہ پیدا ہونے سے ناامید ہوجائے تو کسی ایک طرف کہ جہاں قبلہ ہونے کا احتمال ہےنماز پڑھ لینا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت وسیع ہو تو چاروں طرف چار نمازیں پڑھے۔

■ دو اطراف میں سے کسی ایک طرف قبلہ ہونے کا یقین یا گمان ■

مسئلہ 793۔ اگر یقین یا گمان رکھتا ہو کہ ان دو طرفوں میں سے ایک طرف قبلہ ہے اور کوئی ایسا ذریعہ نہ ہو کہ جس سے قبلے کا تعین کرسکے تو ضروری ہے کہ دونوں طرف نماز پڑھے۔

▪ کئی اطراف میں دو نمازوں کو پے در پے پڑھنا ▪

مسئلہ 794۔ جو شخص کئی طرفوں میں نماز پڑھنا چاہے، اگر دو نمازیں پڑھنا چاہے جیسے ظہر اور عصر ہے کہ جن میں سے ایک کے بعد دوسری پڑھنا ضروری ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلی نماز کو کئی اطراف میں پڑھنے کے بعد دوسری نماز شروع کرے۔

▪ ان موارد میں قبلہ کا علم نہ ہونا جن میں قبلہ ضروری ہے ▪

مسئلہ 795۔ اگر نماز کے علاوہ کوئی ایسا کام کرنا چاہے کہ جس کے لئے قبلے رخ ہونا ضروری ہے مثلا جانور کو ذبح کرنا چاہے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ اس کام میں تاخیر کرے اور یقین یا جو چیز یقین کے حکم میں ہے کے ساتھ اسے قبلہ رخ انجام دے اور اگر ممکن نہ ہو مثلا جانور تلف ہونے کے قریب ہو تو ضروری ہے کہ اپنے گمان پر عمل کرے اور اگر گمان بھی ممکن نہ ہو تو جس طرف قبلہ ہونے کا احتمال ہو اس طرف انجام دے سکتا ہے۔

نماز میں بدن کو ڈھانپنا

▪ نماز میں مردوں کا لباس ▪

مسئلہ 796۔ مرد کیلئے ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں اگرچہ کوئی اسے نہ دیکھے اپنی دونوں شرمگاہوں کو ڈھانپے اور بہتر یہ ہے کہ ناف سے زانو تک کو ڈھانپے۔

▪ نماز میں عورتوں کا لباس ▪

مسئلہ 797۔ عورت کیلئے ضروری ہے کہ نماز کے وقت اپنے پورے بدن حتی کہ سر اور بالوں کو بھی ڈھانپے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پیروں کے تلووں کو بھی ڈھانپے لیکن چہرے کا جو حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے اور کلائی تک ہاتھوں اور ٹخنوں تک پیروں کے اوپر والے حصے کو ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔

▪ نماز احتیاط، سجدہ سہو اور بھولے ہوئے تشہد میں بدن کو ڈھانپنا ▪

مسئلہ 798۔ جس وقت انسان نماز احتیاط پڑھتا ہے یا بھولے ہوئے سجدہ یا تشہد کی قضا بجا

لاتا ہے تو ضروری ہے کہ اپنے آپ کو نماز کی طرح ڈھانپے اور احتیاط یہ ہے کہ سجدہ سہو کو بجا لاتے وقت بھی اپنے آپ کو ڈھانپے۔

▪ نماز میں ضروری لباس کا جان بوجھ کر رعایت نہ کرنا ▪

مسئلہ 799۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز میں لازم اور ضروری ڈھانپنے کی رعایت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے خواہ نماز میں ڈھانپنے کے حکم کو جانتا ہو یا اس میں شک رکھتا ہو بلکہ بنا بر احتیاط مسئلہ سے غفلت یا اس میں غلطی کی صورت میں بھی اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نہ ڈھانپنے کی طرف نماز میں یا نماز کے بعد متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 800۔ اگر کوئی شخص نماز کے دوران سمجھے کہ اس نے لازمی حصے کو نہیں ڈھانپا ہے تو ضروری ہے کہ خود کو ڈھانپے اور اس کی نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ سمجھنے کے بعد اپنے آپ کو ڈھانپنے بغیر نماز کے کاموں کو انجام نہ دے اسی طرح اگر نماز کے بعد سمجھے کہ نماز کے دوران اس نے لازمی حصے کو ڈھانپا ہو انہیں تھا تو بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ ایسا لباس پہننا جو نماز کی بعض حالات میں بدن کو نہ ڈھانپے ▪

مسئلہ 801۔ اگر قیام کی حالت میں اس کا لباس اسے ڈھانپتا ہو لیکن ممکن ہے کسی دوسرے حالت میں جیسے رکوع اور سجود کی حالت میں نہ ڈھانپے تو جس وقت ممکن ہے اس کا لباس اسے نہ ڈھانپے اگر کسی ذریعے سے اپنے آپ کو ڈھانپ لے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسے لباس میں نماز نہ پڑھے۔

▪ گھاس اور درخت کے پتوں سے بدن کو ڈھانپنا ▪

مسئلہ 802۔ جس وقت انسان کے پاس لباس نہ ہو تو نماز میں گھاس اور درخت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ سکتا ہے لیکن بنا بر احتیاط جس وقت لباس رکھتا ہو اس وقت اپنے آپ کو گھاس اور درخت کے پتوں سے نہ ڈھانپے۔

▪ بدن کو مٹی اور دیگر اس جیسی اشیاء سے ڈھانپنا ▪

مسئلہ 803۔ بنا بر احتیاط اگر انسان کے پاس فقط کیچڑ، مٹی یا کیچڑآلود پانی و غیرہ ہو تو دو

نمازیں پڑھے:

ایک نماز میں اپنے آپ کو کیچڑ وغیرہ سے ڈھانپے اور دوسرے نماز میں اسے شخص کی طرح عمل کرے کہ جس کے پاس نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو جیسا کہ مسئلہ 805 میں آئے گا۔

■ ضروری لباس نہ ہونے کی صورت میں اول وقت میں نماز پڑھنا ■

مسئلہ 804۔ اگر نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو اگر آخری وقت تک کسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو تو اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اتفاق سے آخری وقت تک مل جائے تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اور اگر ملنے کا احتمال دیتا ہو تو اپنی نماز کو مؤخر کرسکتا ہےاور آخری وقت میں اپنے فریضے کے مطابق عمل کرے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ اس سے پہلے رجا کی نیت سے نماز پڑھ لے، اگر آخری وقت تک اس کا عذر باقی رہا تو پڑھی ہوئی نماز صحیح ہے ورنہ ضروری ہے کہ اس کا اعادہ کرے۔

■ برہنہ حالت میں نماز پڑھنے کا طریقہ ■

مسئلہ 805۔ جو شخص نماز پڑھنا چاھتا ہے اگر اسے خود کو ڈھانپنے کیلئے درخت کے پتے، گھاس، کیچڑ اور مٹی و غیرہ بھی نہ ملیں اور آخری وقت تک بھی اسے کوئی ایسی چیز نہ ملے کہ جس سے خود کو ڈھانپ سکے تو اگر اس چیز کا احتمال دے کہ جس سے اپنے شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے وہ اسے دیکھے گا تو ضروری ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر پیچھے سے کوئی دیکھتا ہے تو رکوع و سجود کو اشارہ کے ساتھ بجا لائے اور اگرکوئی اسے پیچھے سے نہیں دیکھتا تو رکوع اور سجود کو معمول کے مطابق بجا لائے، اور اگراس چیز کا بالکل بھی احتمال نہ دے کہ جس سے اپنی شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے وہ اسے دیکھے گا تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کو اشارے کے ساتھ بجا لائے۔

نمازی کے لباس کے شرائط

■ نمازی کے لباس کے چھ شرائط ■

مسئلہ 806۔ نمازی کے لباس کے چھ شرائط ہیں:

اول: پاک ہو۔

دوم: بنابر احتیاط مباح ہو۔
سوم: مردار کے اجزا کا نہ ہو۔
چہارم: حرام گوشت حیوان سے نہ ہو۔
پنجم: اگر نمازی مرد ہے تو اس کا لباس سونے کے تاروں سے بنا ہوا نہ ہو۔
ششم: خالص پشم کا نہ ہو۔
ان کی تفصیل آئندہ کے مسائل میں بیان کی جائے گی۔

پہلی شرط: ضروری ہے کہ نمازی کا لباس پاک ہو

▪ جان بوجھ کر نجس لباس میں پڑھنا ▪

مسئلہ 807۔ اگر کوئی شخص جانتے ہوئے، جان بوجھ کر اور اپنے اختیار سے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ مسئلہ نہ جاننے کی صورت میں نجس لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 808۔ جس کسی کو شک ہے کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز باطل ہے یا نہیں اگر مسئلہ کے بارے میں تحقیق کئے بغیر توجہ اور اختیار کے ساتھ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے بلکہ بنا بر احتیاط اگر تحقیق بھی کی ہو اور اس کا شک زائل نہ ہوا ہو یا بالکل مسئلہ سے غافل ہو یا مسئلہ کو غلط سمجھا ہو اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نجاسات کے احکام نہ جانتے ہوئے نجس لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 809۔ اگر کوئی شخص شرعی مسئلہ سے آگاہی نہ رکھنے کی وجہ سے کسی چیز کے نجس ہونے کو نہ جانتا ہو بلکہ اس میں شک رکھتا ہو یا اس سے غافل ہو یا اس کے پاک ہونے کا علم رکھتا ہو تو یہ اس شخص کی مانند ہے کہ جسے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز کے باطل ہونے کا علم نہ ہو اور اس کا حکم سابقہ مسئلہ میں گزر چکا ہے۔

▪ نجاست کا علم نہ رکھتے ہوئے نجس لباس یا نجس بدن سے نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 810۔ اگر کوئی شخص شرعی مسئلہ سے آگاہی رکھتے ہوئے نہ جانتا ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد پتا چلے کہ نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت ہو تو اسے دوبارہ پڑھے لیکن اگر نماز شروع کرتے وقت اپنے بدن یا لباس کی طہارت میں شک رکھتا ہو بلکہ جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا تو ان حالات میں اس کی نماز باطل ہے مگر یہ کہ اس کی پاک ہونے کے بارے میں مطلع ہوجائے۔

▪ لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جانا ▪

مسئلہ 811۔ اگر بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے دوران یا اس کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے بلکہ اگر وقت گزر بھی چکا ہو تو بھی بنا بر احتیاط نماز کی قضا کرے۔

▪ نماز کے دوران لباس یا بدن کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 812۔ جو شخص وسیع وقت میں نماز پڑھ رہا ہے اگر نماز کے دوران اس کا بدن یا لباس نجس ہوجائے اور قبل اس کے کہ نجاست کے ساتھ نماز کی کوئی چیز پڑھے متوجہ ہوجائے کہ نجس ہوچکا ہے یا سمجھ جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا تو اگر بدن یا لباس کو پاک کرنے یا لباس کو تبدیل کرنے یا اسے اتارنے سے نماز خراب نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران بدن یا لباس کو پاک کرے یا لباس کو تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپا ہوا ہے تو لباس کو اتار دے لیکن اگر اس طرح ہو کہ بدن یا لباس کو پاک کرنے یا لباس کو تبدیل کرنے یا اسے اتارنے سے نماز خراب ہوجاتی ہو یا اگر لباس کو اتارے تو برہنہ ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر پاک بدن اور لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

▪ وقت کی تنگی میں نماز کے دوران لباس کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 813۔ جو شخص تنگ وقت میں نماز پڑھ رہا ہے اگر نماز کے دوران اس کا لباس نجس ہوجائے اور قبل اس کے کہ نماز کی کوئی چیز نجاست کے ساتھ پڑھے سمجھ جائے کہ نجس ہوچکا ہے یا پتا چلے کہ اس کا لباس نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا تو اگر لباس کو پاک کرنے، تبدیل کرنے یا اتار دینے سے نماز خراب نہ

ہوتی ہو اور لباس کو اتار سکتا ہو ضروری ہے کہ لباس کو پاک کرے یا تبدیل کرے یا اگر کسی دوسرے چیز نے اس کی شرمگاہ کو چھپایا ہوا ہے تو لباس کو اتار کر نماز کو مکمل کرے لیکن اگر کسی دوسرے چیز نے اس کا شرمگاہ کو نہ دھانپا ہواور لباس کو بھی پاک نہ کرسکتا ہویا تبدیل نہ کرسکتا ہو تو اگر اس کا لباس منی سے نجس ہوا ہے اور وہ اسے اتار سکتا ہو تو لباس کو اتار دے اور مسئلہ نمبر805میں برھنہ افراد کیلئے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرے اور اگر لباس منی کے علاوہ کسی اور نجاست کے ساتھ نجس ہوا ہے یا سردی جیسی کسی وجہ سےلباس کو نہ اتار سکا ہو تو ضروری ہے کہ اسی لباس میں نماز پڑھے لیکن پاک لباس کے ساتھ نماز کی قضاء پڑھنا ضروری ہے۔

▪ وقت کی تنگی میں نماز کے دوران بدن کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 814۔ جو شخص تنگ وقت میں نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز کے دوران اس کا بدن نجس ہوجائے تو اگر بدن کو پاک کرنے سے نماز خراب نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور اگر اس سے نماز خراب ہوتی ہو یا وہ اس چیز کا باعث ہو کہ نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد واقع ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں نماز کو مکمل کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ لباس یابدن کے نجس ہونے میں شک رکھتے ہوئے نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 815۔ جو شخص اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے میں شک رکھتا ہے اگر نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد متوجہ ہو، کہ نماز کے وقت اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزرچکا ہو تو اس کی قضا کرے۔

▪ پاک ہونے کا یقین کرتے ہوئے نجس لباس میں پڑھنا ▪

مسئلہ 816۔ اگر لباس کو دھوئے اور اس کے پاک ہونے کا یقین کر لے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے پھر نماز کے بعد پتا چلے کہ پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ پاک ہونے کا یقین کرتے ہوئے نجس خون کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 817۔ اگر اپنے بدن یا لباس پر خون دیکھے اور یقین کر لے کہ یہ نجس خون میں سے نہیں ہے مثلا یقین کرے کہ یہ مچھر کا خون ہے تو اگر نماز کے بعد پتا چلے کہ یہ ایسے خون

میں سے تھا کہ جن کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ بدن یا لباس پر عفو خون کا یقین کرتے ہوئے نماز پڑھنا جبکہ اس کے برخلاف معلوم ہو جائے ▪

مسئلہ 818۔ اگر یقین کر لے کہ اس کے بدن یا لباس پر ایسا نجس خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلا یقین کر لے کہ یہ زخم اور پھوڑے کا خون ہے تو اگر نماز کے بعد پتا چلے کہ یہ ایسا خون تھا کہ جس کے ساتھ نماز باطل ہوتی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ بدن یا لباس کا بھولے ہوئے نجاست کے ساتھ لگ جانا ▪

مسئلہ 819۔ اگر کسی چیز کے نجس ہونے کو بھول جائے اور اس کا بدن یا لباس تری کی حالت میں اس کے ساتھ لگ جائے اور فراموشی کی حالت میں نماز پڑھ لے پھر نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے مگر یہ کہ بدن کے نجاست کی وجہ سے اس کا وضو یا غسل باطل ہوئے ہوں تو اس کے نتیجے میں نماز بھی باطل ہوگی۔

▪ لباس اور بدن کو پاک کرنے کے لئے پانی کا نہ ہونا ▪

مسئلہ 820۔ اگر کسی کے پاس ایک لباس ہے اگر اس کا بدن یا لباس نجس ہوجائے اور اس کے پاس ان میں سے ایک کو پاک کرنے کیلئے پانی موجود ہو تو ضروری ہے کہ اپنے بدن کو پاک کرے اور پانی کے استعمال کے بعد اگر اس کا لباس منی سے نجس ہوا ہو اور اسے اتار سکتا ہو تو مسئلہ805میں برہنہ افراد کیلئے جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے اور اگر غیر منی کے ساتھ نجس ہو ہو یا سردی جیسی کسی وجہ سےاسے اتار نہ سکتا ہو تو نجس لباس میں نماز پڑھے۔

▪ دو نجس جگہوں کو پاک کرنے کے لئے پانی کا کم پڑنا ▪

مسئلہ 821۔ اگر لباس یا بدن دو جگہ سے نجس ہو اور صرف ایک جگہ کو پاک کرنے کیلئے پانی ہو تو ضروری ہے کہ شدید تر نجاست کو پاک کرے مثلا اگر ایک بیشاب کے ساتھ نجس ہوا ہو کہ جسے قلیل پانی سے پاک کرنے کیلئے دو دفعہ دھونا ضروری ہوتا ہے اور دوسرا خون کے ساتھ نجس ہوا ہو کہ جسے ایک دفعہ دھو لینا کافی ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ جو جگہ بیشاب کے ساتھ نجس ہوئی ہے اسے پاک کرے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو مکمل طور پر دور نہ کرسکتا ہو لیکن اسے کم کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے کم کرے۔

▪ کسی ایک لباس کے نجس ہونے کا علم ▪

مسئلہ 822۔ جس شخص کے پاس دو لباس ہیں اگر جانتا ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کونسا نجس ہے چنانچہ اگر وقت ہو تو ضروری ہے کہ دو میں سے ہر لباس کے ساتھ نماز پڑھے مثلا اگر نماز ظہر و عصر پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ہرلباس کے ساتھ ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر پڑھے یا ایک کو پاک کر کے اس میں نماز پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ہو تو اگر ایک کی نجاست کا احتمال زیادہ ہو یا اس کی نجاست زیادہ یا شدید تر ہو (مثلا بیشاب کے ساتھ نجس ہوا ہے کہ جسے دو مرتبہ دھونا ضروری ہے، نہ کہ خون کے ساتھ کہ جسے پاک کرنے کیلئے ایک مرتبہ دھونا کافی ہوتا ہے) تو ضروری ہے کہ دوسرے لباس میں نماز پڑھے اور اگر تمام جہات سے دونوں لباس ایک جیسے ہوں تو ان میں سے جس کے ساتھ نماز پڑھ لے کافی ہے۔

دوسری شرط، احتیاط مستحب کی بناپر نمازی کالباس مباح ہو

▪ غصب کے حرام ہونے کا علم رکھتے ہوئے غصبی لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 823۔ جو شخص جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے اگر کسی عذر کے بغیر غصبی لباس میں یا اس لباس میں کہ جس کا دھاگہ، بٹن یا کوئی اور چیز غصبی ہے نماز پڑھے تو اس نے معصیت کی ہے بلکہ اگر نمازی کی حرکت کے ساتھ لباس حرکت کرے تو بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نماز کے بطلان کو نہ جانتے ہوئے غصبی لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 824۔ جو شخص جانتا ہے کہ غصبی لباس کا پہننا حرام ہے لیکن نہیں جانتا کہ اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے تو یہ اُس شخص کی طرح ہے جو جانتا ہو کہ غصبی لباس نماز کو باطل کردیتا ہے۔

▪ غصب کو نہ جانتے ہوئے یا بھولنے کی صورت میں غصبی لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 825۔ اگر نہ جانتا ہو کہ اس کا لباس غصبی ہے یا بھول جائے اور اس لباس میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر خود غاصب ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نماز کے دوران لباس کے غصبی ہونے کی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 826۔ اگر نہ جانتا ہوں یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے اور نماز کے دوران سمجھ جائے تو اگر نماز کے شرائط جیسے شرمگاہ کو چھپانا ختم ہوئے بغیر غصبی لباس کو اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے اتارے ورنہ اگر کم از کم ایک رکعت کا وقت رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر غیر غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اگر اتنا بھی وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں لباس کو اتار دے اور برھنہ افراد کے طریقہ (کہ جو مسئلہ 805میں گزرچکا ہے) کے مطابق نماز کو مکمل کرے۔

▪ مجبوری کی حالات میں غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 827۔ اگر کوئی شخص اپنی جان کو بچانے کیلئے غصبی لباس میں نماز پڑھے یا مثلا اس لئے کہ چور غصبی لباس نہ لے جائے اس میں نماز پڑھ تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر صورت یہ ہو کہ اگر غاصب لباس کو غصب نہ کرتا تواس لباس میں نماز نہ پڑھنا پڑتاتو بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے۔

▪ ایسے پیسوں سے خریدے ہوئے لباس میں نماز پڑھنا جس کا خمس ادانہ کیا گیا ہو ▪

مسئلہ 828۔ اگر خود اسی پیسے کے ساتھ کہ جس کا خمس نہیں دیا لباس خریدے تو جب تک حاکم شرع انجام شدہ معاملہ کی اجازت نہ دے تولباس بیچنے والے کی ملکیت میں باقی رہے گا پس اگر بیچنے والے کی رضامندی کے بغیر اس میں نماز پڑھے تو بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے۔

تیسری شرط: نمازی کالباس مردار کے اجزاسے نہ ہو

▪ مردار کے اجزاءسے تیار کئے گئے لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 829۔ ضروری ہے کہ نمازی کا لباس ایسے مردہ حیوان کے اجزاء کا نہ ہو جو خون جھندہ رکھتا ہے (یعنی وہ حیوان کہ جس کی رگ کاٹی جائے تو اس کا خون اچھل کر نکلتا ہے) بلکہ اگر ایسے مردہ حیوان کہ جو مچھلی اور سانپ کی طرح خون جھندہ نہیں رکھتا، کے اجزا سے لباس تیار کریں تو ضروری ہے کہ اس لباس میں نماز نہ پڑھے۔

▪ مردار کے روح رکھنے والے اجزاء کا نمازی کے ہمراہ ہونا ▪

مسئلہ 830۔ اگر مردار کی کوئی ایسی چیز کہ جس میں روح ہوتی ہے جیسے گوشت اور جلد، نمازی کے ہمراہ ہو اگر چہ وہ لباس نہ ہو اگراس کے بدن یا لباس کے ساتھ چمٹی ہوئی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ مردار کے روح نہ رکھنے والے اجزاء کا نمازی کے ہمراہ ہونا ▪

مسئلہ 831۔ اگر حلال گوشت مردار کی کوئی ایسی چیز کہ جس میں روح نہ ہو جیسے بال اور پشم، نمازی کے ہمراہ ہو یا ان سے تیار کیا گیا ہو اورایسے لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چوتھی شرط۔ نمازی کا لباس حرام گوشت حیوان سے نہ ہو

▪ حرام گوشت حیوان کے اجزاء کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 832۔ ضروری ہے کہ نمازی کا لباس حرام گوشت حیوان سے نہ ہو بلکہ اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال نمازی کے لباس پر لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ حرام گوشت حیوان کی تری کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 833۔ اگر پاک حرام گوشت جانورجیسے بلی، کے منہ یا ناک کا پانی یا کوئی اور رطوبت نمازی کے بدن یا لباس پر لگی ہوئی ہو تو اگر تر ہو تو نماز باطل ہے اور اگر خشک ہو کر زائل ہوگئی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ مسلمان کے بال، پسینہ یا رطوبت کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 834۔ اگر کسی مسلمان کا بال، پسینہ یا لعاب دھن نمازی کے بدن یا لباس پر ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔ اسی طرح ہے اگر اس کے همراہ موتی، موم اور شھد ہو۔

▪ ایسے لباس میں نماز پڑھنا جس کا حرام گوشت سے ہونے کا احتمال ہو ▪

مسئلہ 835۔ اگر شک رکھتا ہو کہ لباس حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا ہے یا حلال گوشت جانور کے اجزا سے، تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے اور فرق نہیں ہے کہ وہ لباس اسلامی ممالک میں تیار کیا گیا ہو یا غیر اسلامی ممالک میں۔

▪ صدف میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 836۔ صدف میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن احتیاط استحبابی کے خلاف ہے مگر یہ کہ جانتا ہو کہ یہ حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنی ہوئی ہے تو اس میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

▪ کھال یا گلہری کی جلد میں نماز ▪

مسئلہ 837۔ نماز میں خالص کھال کی جلد اور اسی طرح گلہری کی کوئی چیز پہننا اشکال نہیں رکھتا لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گلہری کی جلد کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

▪ مسئلہ نہ جاننے یا بھول جانے کی صورت میں حرام گوشت سے تیار کئے گئے لباس میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 838۔ اگر شرعی مسئلہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے ایسے لباس میں نماز پڑھے کہ جس کے بارے میں یہ غفلت رکھتا ہے کہ یہ حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا ہے یا سمجھتا ہے کہ حرام گوشت جانور کے اجزا سے نہیں بنایا گیا تو بنا بر احتیاط مستحب اس نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن اگر بھول کر ایسے لباس میں نماز پڑھے جو حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا ہے تو ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

پانچویں شرط: مرد نمازی کا لباس سونے کا نہ ہو

▪ مردوں کے لئے سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس کا پہننا ▪

مسئلہ 839۔ مردوں کے لئے سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس کا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز باطل ہے لیکن عورت کیلئے نماز میں اور غیر نماز میں اشکال نہیں رکھتا۔

▪ نماز میں سونا پہننا ▪

مسئلہ 840۔ سونا پہننا جیسے گلے میں سونے کی زنجیر پہننا، یاسونے کی انگوٹھی پہننا، کلائی پر سونے کی گھڑی باندھنا اور سونے کی عینک لگانا مرد کیلئے حرام اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے لیکن عورت کیلئے نماز اور غیر نماز میں اشکال نہیں رکھتا۔

▪ مسئلہ نہ جاننے یا بھول جانے کی صورت میں سونا پہن کر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 841۔ اگر مرد نہ جانتا ہو یا شک رکھتا ہو کہ لباس یا انگوٹھی سونے کی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے دوبارہ پڑھے لیکن اگر بھول جائے کہ اس کا لباس یا انگوٹھی سونے کی ہے تو ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزرچکا ہے تو قضا کرے۔

چھٹی شرط: نمازی کالباس خالص ریشم کانہ ہو

▪ نماز اور غیر نماز میں ریشم کالباس پہننا ▪

مسئلہ 842۔ ضروری ہے کہ نمازی کا لباس چاہے وہ عورت ہو حتی کہ ٹوپی اور اس کاازار بند خالص ریشم کا نہ ہو۔ غیر نماز میں بھی مرد کیلئے اس کا پہننا حرام ہے۔

▪ ریشمی استر کے ساتھ لباس ▪

مسئلہ 843۔ اگر پورا استر یا اس کا کچھ حصہ خالص ریشم کا ہو تو مرد کیلئے اس کا پہننا حرام اور اس میں نماز باطل ہے۔

▪ لباس کے ریشمی ہونے کا احتمال ▪

مسئلہ 844۔ جس لباس کے بارے میں انسان نہیں جانتا کہ خالص ریشم کا بنا ہوا ہے یا کسی دوسری چیز کا تو اس کا پہننا جائز ہے اور اس میں نمازاشکال نہیں رکھتی۔

■ نماز میں ریشمی رومال کا پاس ہونا ■

مسئلہ 845۔ ریشمی رومال یا اس طرح کی دیگر اشیاء اگر مرد کی جیب میں ہو تو اشکال نہیں رکھتا اور نماز کو بھی باطل نہیں کرتا۔

■ عورت کے لئے ریشمی لباس کا پہننا ■

مسئلہ 846۔ عورت کیلئے نماز کے علاوہ دیگر حالات میں خالص ریشمی لباس پہننا اشکال نہیں رکھتا لیکن اس میں نماز نہ پڑھے۔

نمازی کے لباس کے احکام

■ مجبوری کی حالت میں شرائط نہ رکھنے والے لباس کو پہننا ■

مسئلہ 847۔ مجبوری کی حالت میں غصبی، خالص ریشمی اور سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس کا پہننا جائز ہے نیز جس کے پاس ان کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو اور لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو اس کی نماز کوئی اشکال نہیں رکھتی۔

■ لباس کا غصبی ہونے یا مردار کے اجزاء سے تیار ہونے میں منحصر ہونا ■

مسئلہ 848۔ اگر غصبی لباس اور مردار کے اجزاء سے تیار کردہ لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو اور لباس پہننے پر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ 805 میں برہنہ افراد کیلئے بیان شدہ طریقے کے مطابق نماز پڑھے۔

■ شرائط نہ رکھنے والے لباس میں لباس کا منحصر ہونا ■

مسئلہ 849۔ اگرخالص ریشمی یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے تیار شدہ لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو تو اگر لباس پہننے پر مجبور ہو تو اسی لباس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ برہنہ افراد کیلئے جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق نماز بجا لائے۔

■ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے لباس میں لباس کا منحصر ہونا ■

مسئلہ 850۔ اگر مرد کے پاس سونے کے تاروں سے بنے ہوئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو تو اگر لباس پہننے پر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ برہنہ افراد کیلئے بیان کردہ طریقے کے مطابق نماز پڑھے۔

■ نماز کے لئے لباس کو کرایہ پر لینا یا خریدنا ■

مسئلہ 851۔ اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس کے ساتھ نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھپاسکے تو ضروری ہے کہ اسے حاصل کرے چاہے کرایہ پر لینا پڑے یا خریدنا پڑے لیکن اگر اسے حاصل کرنے میں اتنی مشقت ہو کہ بالعموم قابل برداشت نہ ہو یا اس سے اس کی حیثیت زیرِ سوال آتی ہو تو ضروری نہیں ہے بلکہ برہنہ افراد کیلئے بیان شدہ طریقے کے مطابق نماز پڑھ سکتا ہے۔

■ نماز کے لئے لباس کو عاریہ کرنا ■

مسئلہ 852۔ جس شخص کے پاس لباس نہیں، اگر کوئی دوسرا اسے لباس عطا کرے یا بطور عاریہ دے دے تو اگر اسے قبول کرنا اسے کیلئے ناقابل برداشت مشقت نہ رکھتا ہو اور اس سے اس کی حیثیت بھی زیرِ سوال نہ آتی ہو تو ضروری ہے کہ اسے قبول کرے بلکہ عاریہ کرنا یا مانگنا ناقابل برداشت مشقت نہ رکھتا ہواور اس کی حیثیت بھی زیر سوال نہ آتی ہو تو ضروری ہے کہ جس کے پاس لباس ہے اس سے مانگے یا عاریہ پر لے۔

■ شہرت کا لباس ■

مسئلہ 853۔ ایسے لباس کا پہننا کہ جس کا کپڑا، رنگ یا سلائی کا ماڈل پہننے والے کے لئے معمول کا نہ ہو مثلا اہلِ علم عام حالات میں فوجی لباس پہنے تو اگر اس سے اس کی ھتک حرمت ہوتی ہو تو حرام ہے ورنہ سخت مکروہ ہے اور احتیاط استحبابی اسے ترک کرنے میں ہے لیکن تمام صورتوں میں اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہے۔

■ مرد کا زنانہ لباس یا عورت کا مردانہ لباس کو پہننا ■

مسئلہ 854۔ اگر مرد کا زنانہ لباس اور عورت کا مردانہ لباس کو اپنا لباس قرار دینا جائز نہیں

لیکن اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مرد زنانہ لباس اور عورت مردانہ لباس بالکل بھی نہ پہنے، خاص طور پر نماز پڑھتے وقت۔

▪ لیٹ کر نماز پڑھنا جبکہ اس کا لحاف شرائط نہ رکھتا ہو ▪

مسئلہ 855۔ جس شخص کیلئے لیٹ کر نماز پڑھنا ضروری ہے اگر اس کا لحاف حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا ہو تو اس میں نماز صحیح نہیں ہے اگر چہ برہنہ نہ ہو اور اگر نجس ہو یا خالص ریشم کا ہو تو اگر اس پر پہننا صدق کرے تو اس میں نماز باطل ہے لیکن فقط اسے اپنے اوپر لینے میں کوئی عیب نہیں ہے اور یہ نماز کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور اگر اس کا گدّا نجس ہو یا خالص ریشم کا ہو تو اشکال نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس کے کسی حصے کو اپنے اوپر لپیٹے ہوئے ہو کہ جسے عرف میں پہننا کہا جائے تو اس صورت میں یہ لحاف والا حکم رکھتا ہے اور اس کا گدّا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہوتو اگر کہا جائے کہ وہ گدّی میں نماز پڑھ رہا ہے تو جائز نہیں۔

وہ موارد کہ جہاں نمازی کے بدن اور لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے

▪ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز کے صحیح ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 856۔ تین صورتوں میں کہ جن کی تفصیل بعد میں بیان کی جائیگی اگر نمازی کا بدن یا لباس نجس ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

اول: یہ کہ زخم، چوٹ یا پھوڑا جو اس کے بدن پر ہو اس کی وجہ سے اس کا بدن یا لباس خون سے آلودہ ہو۔

دوم: یہ کہ اس کا بدن یا لباس درہم سے کم مقدار میں خون سے آلودہ ہو (چونکہ سابقہ زمان میں مروجہ درہم کا قطر کم از کم 23 ملی میٹر تھا لذا ضروری ہے کہ اس کی مقدار درہم سے کم ہو)۔

سوم: یہ کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہے۔

▪ نجس لباس میں نماز کے صحیح ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 857۔ دو صورتوں میں اگر نمازی کا صرف لباس نجس ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

اول: یہ کہ اس چھوٹا لباس جسے جوراب اور چھوٹا رومال نجس ہو جائے۔

دوم: یہ کہ اس عورت کا لباس نجس ہو جو بچے یا بچی کی نرس ہے ان دو صورتوں کے احکام کی تفصیل بعد کے مسائل میں بیان کی جائیگی۔

▪ زخم، چوٹ یا پھوڑے کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 858۔ اگر نمازی کے بدن یا لباس پر زخم، چوٹ یا پھوڑے کا خون لگا ہو جب تک وہ زخم، چوٹ یا پھوڑا ٹھیک نہیں ہوجاتا اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح ہے اگر خون کے ساتھ نکلنے والی پیپ یا وہ دوا کہ جو زخم کے اوپر رکھی ہوئی ہے اور نجس ہوجائے، اس کے بدن یا لباس پر لگی ہو۔

▪ بدن کے دیگر حصوں یا لباس تک زخم کا خون منتقل ہونے کی صورت میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 859۔ اگر بدن یا لباس کی وہ جگہ کہ جو زخم سے فاصلے پر ہے درہم یا اس سے زیادہ مقدار میں اس زخم کی وجہ سے نجس ہوجائے تو اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا لیکن اگر بدن یا لباس کی وہ مقدار کہ جو عام طور پر زخم کی وجہ سے آلودہ ہوجاتی ہے اس کی وجہ سے نجس ہوجائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی مانع نہیں ہے

▪ جسم کے داخلی خون کا لباس یا بدن تک سرایت کرنا ▪

مسئلہ 860۔ اگر ایسے زخم کا خون جو منہ اور ناک و غیرہ کے اندر ہے بدن یا لباس پر لگ جائے تو ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھےاور بواسیر کا خون اگر اس کے دانے باہر نہ ہوں تو اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے لیکن اگر دانے باہر ہوں تو نماز پڑھ سکتا ہے۔

▪ ایسے خون کے ساتھ نماز پڑھنا جس کے متعلق زخم کے خون کا احتمال ہو ▪

مسئلہ 861۔ جس شخص کے بدن پر زخم ہے اگر اپنے بدن یا لباس پر خون دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ یہ زخم کا خون ہے یا کوئی دوسرا خون تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

▪ بدن کے متعدد زخموں کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 862۔ اگر بدن پر کئی زخم ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوں کہ مل کر ایک زخم شمار ہوجائے تو جب تک سب ٹھیک نہیں ہوجاتے ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا اشکال نہیں

رکھتا لیکن اگر ایک دوسرے سے اتنے دور ہوں کہ ہر ایک الگ زخم شمار ہوتا ہو تو جو زخم بھی ٹھیک ہوجائے ضروری ہے کہ نماز کیلئے اپنے بدن اور لباس کو اس کے خون سے پاک کرے۔

▪ زخم کے علاوہ دیگر خون کے ساتھ نماز ▪

مسئلہ 863۔ اگر نمازی کے بدن یا لباس پر سوئی کی نوک برابر حیض، نفاس، استحاضہ، کتے، سور، کافر، مردار یا حرام گوشت جانور کا خون لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے لیکن دیگر خون جیسے انسان یا حلال گوشت جانور کا خون اگر چہ بدن یا لباس کی کئی جگہوں پر لگا ہو مل کر درھم سے کم ہو یا انسان کے اپنے زخم یا پھوڑے کا خون ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا۔

▪ بغیر استر کے لباس کی دوسری طرف تک خون کی سرایت ▪

مسئلہ 864۔ جو لباس استر کے بغیر ہے اگر اس پر خون لگے اور اس کی دوسری طرف پہنچ جائے تو ایک خون شمار ہوگا لیکن اگر دوسرے طرف پر علیحدہ سے خون لگے تو اگر یہ ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملیں تو ضروری ہے کہ ہر ایک کو الگ خون شمار کیا جائے پس اگر لباس کی اگلی اور پچھلی طرف لگا ہوا خون مل کر درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے اور اگر ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں تو بھی بنا بر احتیاط مستحب ان کا یہی حکم ہے۔

▪ استر دار لباس کی دوسری طرف تک خون کی سرایت ▪

مسئلہ 865۔ اگر استر والے لباس پر خون گرے اور اس کے استر تک پہنچ جائے یا استر پر گرے اور اوپر کے لباس پر بھی لگ جائے تو ضروری ہے کہ ہر ایک کو الگ شمار کیا جائے پس اگر لباس اور استر پر لگا ہوا خون مل کر درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درہم کا مقدار یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

▪ درھم سے کمتر خون تک رطوبت کا پہنچ جانا ▪

مسئلہ 866۔ اگر بدن یا لباس کا خون درہم سے کم ہو اور اس کے ساتھ کوئی رطوبت لگ جائے چنانچہ اگر خون اور اس کے ساتھ لگنے والی رطوبت درہم کی مقدار یا اس سے زیادہ ہو یا اطراف کو بھی آلودہ کردے تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے لیکن اگر رطوبت اور خون

درہم کی مقدار تک نہ ہو اور اطراف کو بھی آلودہ نہ کرے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا ظاہراً صحیح ہے اور احتیاط استحبابی اس کے ترک کرنے میں ہے۔

▪ بدن یا لباس کی نجاست کا خون کے ساتھ برخورد کرنا بغیر اس کے کہ اس خون سے آلودہ ہو ▪

مسئلہ 867۔ اگر بدن یا لباس پر خون نہ ہو لیکن خون کے ساتھ لگنے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو اگرچہ نجس ہونے والی جگہ کی مقدر درہم سے کم بھی ہو تب اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

▪ درھم سے کمتر خون کے ساتھ کسی اور نجاست کا لگ جانا ▪

مسئلہ 868۔ اگر بدن یا لباس پر لگا ہوا خون درہم سے کم ہو اور اس کے ساتھ کوئی اور نجاست لگ جائے مثلا اس پر پیشاب کا ایک قطرہ گر جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

▪ نماز گزار کے دیگر پہننے کی اشیاء جیسے جوراب کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 869۔ اگر نمازی کا چھوٹا لباس۔ جیسے چھوٹا رومال اور جوراب۔ کہ جس کے ساتھ شرمگاہ کو نہیں چھپایا جاسکتا نجس ہوجائے تو اگر یہ خالص ریشم، مردار اور حرام گوشت جانور کے اجزا سے نہ بنا ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے نیز اگر نجس انگوٹھی یا نجس عینک کے ساتھ نماز پڑھے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ دورانِ نماز نجس چیز کو ساتھ رکھنا ▪

مسئلہ 870۔ رومال، چابی اور چاقو جیسی نجس چیز کا نمازی کے ہمراہ ہونا جائز ہے اور بعید نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کا نجس لباس جو نماز کے ہمراہ ہے نماز کو ضرر نہ پہنچائے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسی تمام چیزوں سے اجتناب کرے خاص طور پر اگر کوئی مردار کے اجزا سے بنی ہو ہاں اگر اس طرح ہو کہ یہ کہا جائے کہ اس نے نجس چیز کے ساتھ نماز پڑھی ہے مثلا نجس لباس کو اپنی کمر پر باندھ لے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

▪ بچے کی نگہداشت کرنے والی عورت کے لباس کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 871۔ اگر بچہ یا بچی کی نگہداشت کرنے والی عورت کے پاس صرف ایک لباس ہو چنانچہ

یہ دوسرا لباس نہ خرید سکے یا کرائے پر یا بطور عاریہ نہ لے سکے تو اگر شب و روز میں ایک مرتبہ اپنے لباس کو دھولے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ اگلے دن تک اس کا لباس بچے یا بچی کے پیشاب سے نجس بھی ہوجائے اور جس وقت چاہے اپنے لباس کو دھو سکتی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ غروب کے نزدیک نماز ظہر و عصر کیلئے اپنے لباس کو دھوئے تاکہ اپنی چار نمازیں پاک لباس کے ساتھ یا کم نجاست والے لباس کے ساتھ پڑھ سکے۔
نیز اگر اس کے پاس ایک سے زیادہ لباس ہے لیکن سب کو پہننے پر مجبور ہے تو شب و روز میں انہی سب لباسوں کو ایک دفعہ دھولینا کافی ہے۔

▪ بچی کی نگہداشت کرنے والی عورت کے لباس کا نجس ہونا ▪

مسئلہ 872۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ بچی کی نگہداشت کرنے والی عورت کا لباس اگر بچی کے پیشاب کی وجہ سے نجس ہوجائے تو اسے دھولے اور دن میں ایک مرتبہ دھونے پر اکتفا نہ کرے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں

▪ نماز گزار کے لباس کے مستحبات ▪

مسئلہ 873۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں:
عمامہ پہننا، تحت الحنک بنانا، عبا، سفید لباس، اور پاکیزہ ترین لباس پہننا نیز خوشبو کو استعمال کرنا اور ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

وہ چیزیں کہ جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں

▪ نمازی کے لباس کے مکروہات ▪

مسئلہ 874۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں:
سیاہ، میلا اور تنگ لباس پہننا، شراب خور کا لباس پہننا اور ایسے شخص کا لباس پہننا کہ جو نجاست سے اجتناب

نہیں کرتا اور ایسا لباس پہننا کہ جس پر ذی روح کی تصویر نقش ہوئی ہو نیز جو اگر ایک لباس پہننا ہوا ہے اس کے بٹنوں کا کھلا ہونا اور اسی طرح پہنے ہوئے تمام کپڑوں کے بٹنوں کا کھلا ہونا اس طرح کہ بدن کا کچھ حصہ برہنہ ہو اور ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہننا کہ جس پر ذی روح کی تصویر نقش ہوئی ہو۔

نماز پڑھنے کی جگہ

نماز کی جگہ کے شرائط

نماز پڑھنے کی جگہ کے چند شرائط ہیں

پہلی شرط: بنا بر احتیاط مستحب مباح ہو

▪ غصبی جگہ میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 875۔ غصبی جگہ میں نماز پڑھنا حرام ہے اور جو شخص غصبی ملک میں نماز پڑھتا ہے۔اگرچہ فرش اور تخت وغیرہ پر ہو۔ بنابر احتیاط مستحب اس کی نماز باطل ہے بلکہ بنا بر احتیاط غصبی چھت کے نیچے اور غصبی خیمہ میں بھی نماز صحیح نہیں ہے اور اگر غصبی خیمے میں نماز پڑھنا اس کی حرکت کا باعث ہو تو بلاشک اس کا حکم غصبی جگہ میں نماز پڑھنے کا ہے۔

▪ ایسی ملک میں نماز پڑھنا کہ جس کی منفعت کسی اور کی ہے ▪

مسئلہ 876۔ ایسی ملک میں نماز پڑھنا کہ جس کی منفعت کسی اور کی ہے صاحب منفعت کی اجازت کے بغیر حرام اور بنابر احتیاط باطل ہے مثلا اگر کرائے کے گھر میں اس کا مالک یا کوئی اور کرایہ دار کی اجازت کے بغیر نماز پڑھے تو احتیاط کے بناء پر اس کی نماز باطل ہے اور اسی طرح ایسی ملک میں نماز پڑھنا کہ جس میں کسی دوسرے کے حق کی وجہ سے تصرف کرنا جائز نہیں ہے احتیاط کے بنا پر باطل ہے مثلا اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا $\frac{1}{3}$ مشاع فلاں مصرف میں خرچ کریں تو اگر اس کی وصیت پر عمل نہ کیا گیا ہو تو احتیاط کی بناء پر جائز نہیں ہے کہ اس کی ملک میں نماز پڑھی جائے اور احتیاط کی بناء پر یہ نماز

طابل ہے۔

■ دیگر افراد کی جگہ میں نماز پڑھنا ■

مسئلہ 877۔ جو شخص کسی جگہ بیٹھا ہے مسجد ہو یا نہ ہو اگر کوئی دوسرا اس کی جگہ کو غصب کرلے اور پھر وہاں نماز پڑھے تو یہ حرام ہے اور بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے۔

■ کسی عذر کی وجہ سے غصبی جگہ میں نماز پڑھنا ■

مسئلہ 878۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے غصبی جگہ میں نماز پڑھے تو بلاشک اس کی نماز صحیح ہے مثلا اگر اس نے تقصیر نہ کی ہو اور جس جگہ کے بارے میں شک رکھتا ہے کہ یہ غصبی ہے یا نہیں یا اس کے غصبی ہونے سے غافل ہے یا غلطی سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اسے مباح سمجھتا ہو یا اس کے غصبی ہونے کو بھول جائے اور وہاں نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے اور جس شخص نے خود کسی جگہ کو غصب کیا ہے اگر بھول جائے اور وہاں اسی جگہ میں نماز پڑھے تو اس کی فراموشی عذر نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس کی نماز باطل ہے۔

■ غصبی جگہ میں اس صورت میں نماز پڑھنا کہ نمازی ایسی جگہ میں نماز باطل ہونے کا علم نہ رکھتا ہو ■

مسئلہ 879۔ اگر جانتا ہو کہ فلاں جگہ غصبی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ میں نماز باطل ہوتی ہے اور اس جگہ نماز پڑھ لے تو احتیاط یہ ہے کہ اس کی نماز باطل ہے۔

■ غصبی سواری پر نماز پڑھنا ■

مسئلہ 880۔ کوئی شخص مجبور ہے کہ واجب نماز سوار ہوکر پڑھے تو اگر سواری کا جانور، اس کی زین یا بغل غصبی ہو تو بنابراحتیاط اس کی نماز باطل ہے اور اسی طرح یہی حکم ہے کہ اگر اس جانور پر مستحب نماز پڑھنا چاہے۔

■ مشترک ملکیت میں شریک کی رضایت کے بغیر نماز پڑھنا ■

مسئلہ 881۔ جو شخص کسی ملک میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہے اگر اس کا حصہ جدا نہ ہو تو اپنے شریک کی رضا مندی کے بغیر اس ملک میں تصرف نہیں کرسکتا اور اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

▪ ایسی جگہ میں نماز پڑھنا کہ جو خمس کے پیسوں سے خریدی گئی ہو ▪

مسئلہ 882۔ اگر خود ان پیسوں کے ساتھ کہ جن کا خمس نہیں دیا کوئی ملک خریدے تو جب تک حاکم شرع اس معاملے کی اجازت نہ دے اس ملک میں تصرف کرنا حرام ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس میں اس کی نماز بھی باطل ہے۔

▪ نماز پڑھنے کے لیے مالک کی رضایت کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 883۔ اگر صاحب ملک زبان سے نماز پڑھنے کی اجازت نہ دے اور انسان جانتا ہو کہ دل سے راضی نہیں ہے تو اس کی ملک میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے اور اگر شک رکھتا ہو کہ دل سے راضی ہے یا نہیں تو بلاشک اس کی نماز صحیح ہے اسی طرح یہی حکم ہے کہ اگر اس نے اجازت دی ہو اور انسان جانتا ہو کہ دل سے راضی ہے اور اگر اجازت نہ دے اور انسان شک رکھتا ہو کہ دل سے راضی ہے یا نہیں تو اس ملک میں نماز پڑھنا حرام اور بنا بر احتیاط باطل ہے۔

▪ ایسے میت کی ملک میں نماز پڑھنا کہ جس پر خمس یا زکات واجب ہے ▪

مسئلہ 884۔ جو میت خمس یا زکات کی مقروض ہے اس کی ملک میں تصرف کرنا حرام ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس میں نماز باطل ہے لیکن اگر اس کا قرض دے دیں یا اس کے ادا کرنے کے ضامن بن جائیں اس طرح کہ میت کے ذمے سے قرض ساقط ہوجائے تو بلاشک اس کی ملک میں تصرف کرنا اور نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا۔

▪ ایسے میت کی ملک میں نماز پڑھنا جو لوگوں کا مقروض ہو ▪

مسئلہ 885۔ جو میت لوگوں کا مقروض ہے اس کی ملکیت میں تصرف کرنا حرام ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس میں نماز باطل ہے لیکن اگر اس کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت اٹھالیں یا قرض خواہ یا دوسرے لوگ کہ جن کے ہاتھ میں قرض کا اختیار ہے راضی ہوں تو اس کی ملکیت میں تصرف کرنا اور نماز پڑھنا مانع نہیں رکھتا۔

▪ ایسے میت کی ملک میں نماز پڑھنا کہ جس کا وارث دیوانہ یا چھوٹا ہو ▪

مسئلہ 886۔ اگر میت مقروض نہ ہو لیکن اس کے بعض وارث صغیر، دیوانے یا غائب ہوں

تو ان کے ولی و سرپرست کی رضامندی کے بغیر اس کی ملکیت میں تصرف حرام اور بنابر احتیاط اس میں نماز باطل ہے۔

▪ مسافر خانہ اور حمام میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 887۔ مسافر خانہ، حمام اور ان جیسی دیگر جگہیں کہ جو آنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہیں اور مالک کی رضا مندی کا اطمینان نوعی ہے ان میں نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا لیکن ان جیسی جگہوں کے غیر میں اس صورت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جب مالک کی رضامندی معلوم ہو اگرچہ اس کی باتوں کے لازم سے یہ معنا سمجھا جائے جیسے کسی کو اپنی ملکیت میں بیٹھنے اور پڑھنے کی اجازت دے تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ نماز پڑھنے پر بھی راضی ہے اور اگر مالک کی رضامندی معلوم کئے بغیر نماز پڑھے تو احتیاط یہ ہے کہ اس کی نماز باطل ہے۔

▪ بہت ہی وسیع زمین میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 888۔ ایسی بہت ہی وسیع زمین میں نماز پڑھنا کہ جہاں سے نماز کے وقت دوسری جگہ جانا زیادہ تر لوگوں کیلئے مشکل ہے جائز اور صحیح ہے اگرچہ اس کے مالک نے اس جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہو یا انسان جانتا ہو کہ وہ راضی نہیں ہے یا اس کا مالک چھوٹا یا مجنون ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چند صورتوں میں اسی جگہ نماز نہ پڑھیں لیکن غاصب غصبی جگہ میں نماز نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہت وسیع ہو اور بنا بر احتیاط اس کی نماز باطل ہے اسی طرح وہ لوگ کہ جو اس کے حساب میں اس جگہ میں تصرف کرتے ہیں جیسے غاصب کی بیوی، بچے اور مہمان۔

دوسری شرط: استقرار ہے

دوسری شرط استقرار ہے یعنی ضروری ہے کہ نمازی کی جگہ ہل نہ رہی ہو۔

▪ مجبوری کی حالت میں آمدورفت کے وسائل میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 889۔ اگر نمازی وقت کے تنگ ہونے یا کسی اور وجہ سے ایسی جگہ میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو کہ جو ہل رہی ہے جیسے کار، کشتی او ر ریل گاڑی تو جتنا ممکن ہو ضروری ہے کہ اسقرار اور قبلہ کی رعایت کرے اور اگر ذریعہ حمل و نقل قبلہ سے دوسری جانب حرکت کر

رہا ہو تو قبلہ کی طرف پلٹ جائے۔

▪ وسائل نقلیہ میں حرکت کے بغیر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 890۔ جب کار، کشتی، ریل گاڑی وغیرہ ہل نہ رہی ہوں اس وقت نماز کے دیگر شرائط کا خیال کرتے ہوئے ان میں نماز پڑھنے سے کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ گندم اور جو پر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 891۔ گندم اور جو وغیرہ کا ڈھیر کہ جس پر انسان ہلتا رہتا ہے۔ اس پر نماز باطل ہے۔

▪ ایسی جگی نماز پڑھنا کہ جہاں نمازی کو یہ اطمینان نہ ہو کہ نماز مکمل کرے گا ▪

مسئلہ 892۔ احتیاط مستحب کی بنا پر ایسی جگہ نماز پڑھے کہ جہاں نماز کو مکمل کرلینے کا اطمینان ہو اور جس جگہ باد و باران اور زیادہ بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے اطمینان نہ رکھتا ہو کہ نماز کو مکمل کرسکے گا تو اس جگہ نماز نہ پڑھے لیکن اگر علم بھی رکھتا ہو کہ نماز کو مکمل نہیں کرسکے گا چنانچہ قصدِ قربت رکھتا ہو اور اتفاقاً نماز کو مکمل کرلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

تیسری شرط: بنابر احتیاط ایسی جگہ نماز پڑھے کہ جہاں توقف مباح ہو

تیسری شرط یہ کہ بنابر احتیاط ایسی جگہ نماز نہ پڑھے کہ جہاں ٹھہرنا حرام ہے مثلاً ایسی چھت کے نیچے کہ جو گرنے کے قریب ہے۔

▪ نامحرم مرد اور عورت کا خلوت میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 893۔ نا محرم مرد اور عورت کا ایسی جگہ ہونا کہ جہاں کوئی نہیں ہے اور کوئی آ بھی نہیں سکتا اگر معصیت میں مبتلا ہونے کا احتمال دیں تو حرام ہے بلکہ اگر ایسا احتمال نہ دیں تو بھی بنابر احتیاط حرام ہے بہرحال اس جگہ ان کی نماز بنابر احتیاط باطل ہے۔ اور اگر نماز میں مشغول ہو اور اس کا کوئی نامحرم آجائے تو بھی یہی حکم جاری ہوگا

▪ حرام محفل میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 894۔ لہو و لعب کی ایسی مجالس میں ٹھہرنا کہ جو معمولا طرب انگیز ہو، جہاں گایا جا رہا

ہو یا گٹار وغیرہ بجایا جا رہا ہو، چنانچہ یہ معصیت اور گناہ کی تائید شمار ہوتی ہے یہ حرام اور بنابر احتیاط اس میں نماز باطل ہے

چوتھی شرط: بنابراحتیاط جس چیز نمازی نماز پڑھتا ہے وہ مباح ہو

یعنی چوتھی شرط یہ ہے کہ بنابراحتیاط ایسی چیز پر نماز نہ پڑھے کہ جس پر کھڑا ہونا اور بیٹھنا حرام ہے جیسے وہ فرش کہ جس پر خدا تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے۔

پانچویں شرط: معصومین علیہم السلام کی قبور سے آگے نہ ہو۔

▪ معصومین علیہم السلام کے قبور مطہرہ سے اگے نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 895۔ لازمی ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) اور ائمہ معصومین (ع) کی قبور سے آگے نماز نہ پڑھے اور اگر اس کام سے ہتک ہوتی ہو تو حرام بھی ہے اور اگر اس کے اور قبر مطہر کے درمیان دیوار جیسی کوئی چیز ہو تو نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا۔ لیکن قبر کے صندوق، ضریح مطہر اور قبر پر جو کپڑا ڈالا ہوا ہے اس کا فاصلہ کافی نہیں ہے۔

چھٹی شرط: نمازی کی جگہ میں سرایت کرنے والی کوئی نجاست نہ ہو۔

▪ نجس جگہ میں نماز پڑھنا/ محل سجدہ کا نجس نہ ہونا ▪

مسئلہ 896۔ نمازی کی جگہ اگر نجس ہے تو اس طرح تر نہ ہو کہ اس کی تری نمازی کے لباس یا بدن کو لگ جائے اور اسے اس طرح نجس کر دے کہ اس میں نماز نہ پڑھ سکے لیکن اگر وہ جگہ نجس ہو جہاں پیشانی رکھتا ہے تو نماز باطل ہے اگرچہ وہ خشک بھی ہو تو نماز باطل ہے ہاں اگر سجدہ گاہ کا صرف ایک حصہ نجس ہو تو اگر اس کی نجاست نمازی کے بدن کو نہ لگے تو نماز اشکال نہیں رکھتی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نمازی کی جگہ بالکل نجس نہ ہو۔

ساتویں شرط: پیشانی اور پاؤں کی جگہ کا ہم سطح ہو

ساتویں شرط یعنی نمازی کی پیشانی رکھنے کی جگہ، اس کے پاؤں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ہو اور اس مسئلہ کی تفصیل سجدے کے احکام میں آئے گی۔

آٹھویں شرط: بنابر براحتیاط مستحب عورت مرد کے برابر یا اس سے آگے کھڑی نہ ہو۔

▪ عورت کا مرد کے برابر یا اس سے آگے نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 897۔ مکہ مکرمہ کے علاوہ اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے کنار میں نماز پڑھیں یا عورت مرد سے آگے نماز پڑھے تو شائستہ ہے کہ ان کے درمیان دس ذراع سے زیادہ فاصلہ ہو اور چونکہ متعارف زراع آپس میں فرق رکھتی ہیں اس لئے سب سے بڑے متعارف زراع کو مدنظر رکھیں اور اس سے کم فاصلے میں نماز پڑھنا مکروہ ہےاور اگر فاصلہ ایک بالشت سے کم ہو تو کراہت زیادہ ہے اور یہ مسئلہ مسجد الحرام اور اس کے نزدیک والے اطراف -کہ جہاں نمازیوں کا رش ہوتا ہے- میں جاری نہیں ہوتا اور عورتیں مردوں کے ساتھ بلکہ ان سے آگے نماز پڑھ سکتی ہیں اور اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور مکہ کے دیگر مقامات میں فاصلے کا خیال رکھنا شائستہ ہے۔

▪ عورت کا مرد کے برابر یا اس سے اگے کھڑے ہونے کی صورت میں نماز کا حکم ▪

مسئلہ 898۔ عورت مناسب فاصلے کی رعایت کئے بغیر مرد کے برابر میں یا اس سے آگے کھڑی ہو اور اکٹھے نماز شروع کریں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھیں اور اگر ایک دوسرے کے بعد نماز کیلئے کھڑا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد والا دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ کسی حائل چیز کے صورت میں نماز میں مرد اور عورت کے درمیان فاصلے کی رعایت کا لازمی نہ ہونا ▪

مسئلہ 899۔ اگر مرد و عورت کے درمیان دیوار، پردہ یا کوئی اور چیز ہو کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں یا ان میں سے ایک جگہ اتنی اونچی ہو کہ اسے نہ کہیں کہ عوت مرد سے آگے

یا اس کے برابر کھڑی ہے تو بلاشک دونوں کی نماز صحیح ہے۔

نویں شرط: بنابر احتیاط مستحب کعبہ کی چھت یا کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھے

▪ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 900۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیاری حالت میں خانہ کعبہ کی چھت پر واجب یا مستحب نماز نہ پڑھیں لیکن مجبوری کی صورت میں بلاشک کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 901۔ اختیاری حالت میں خانہ کعبہ کے اندر واجب نماز پڑھنا مکروہ ہے اور احتیاط استحبابی اس کے ترک کرنے میں ہے اور خانہ کعبہ کے اندر مستحب نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا۔ بلکہ مستحب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر ہر رکن کے بالمقابل دو رکعت نماز پڑھیں۔

وہ مقامات کہ جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

▪ مسجد میں نماز پڑھنا/بہترین مساجد ▪

مسئلہ 902۔ شرع مقدس اسلام میں مسجد میں نماز پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اور تمام مساجد سے بہتر مسجد الحرام ہے اور اس کے بعد مسجد نبوی پھر مسجد کوفہ اس کے بعد مسجد بیت المقدس، مسجد بیت المقدس کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد اور اس کے بعد محلے کی مسجد اور محلے کی مسجد کے بعد بازار کی مسجد ہے۔

▪ خواتین کے لیے بہترین نماز کی جگہ ▪

مسئلہ 903۔ عورتوں کیلئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے اور ایک حدیث شریف امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے:

"خیر مساجد نساءکم البیوت"

▪ ائمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 904۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنا مستحب بلکہ مسجد سے بہتر ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم مطہر میں نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

▪ اس مسجد کی طرف جانا کہ جس میں نمازی نہ ہو / ھمسایہ مسجد کی نماز ▪

مسئلہ 905۔ مسجد میں زیادہ جانا اور اس مسجد میں جانا جہاں نمازی نہیں ہوتے مستحب ہے اور مسجد کے ہمسائے کیلئے بغیر کسی عذر کے غیر مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

▪ ایسے شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جو مسجد نہیں جاتا ▪

مسئلہ 906۔ جو شخص مسجد میں حاضر نہیں ہوتا مستحب ہے کہ انسان اس کے ساتھ کھانا نہ کھائے، کاموں میں اس کے ساتھ مشورہ نہ کرے، اس کا ہمسایہ نہ بنے، اس سے رشتہ نہ لے اور اسے رشتہ نہ دے۔

وہ مقامات کہ جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

▪ چند جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ▪

مسئلہ 907۔ چند جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ درجہ ذیل ہیں

1۔ حمام
2۔ نمکدار زمین
3۔ انسان کے سامنے
4۔ اس دروازے کے سامنے جو کھلا ہے
5۔ سڑک اور گلی کوچے میں اگر رفت و آمد کرنے والوں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر مزاحمت ہو تو حرام ہے اور بنابر احتیاط نماز باطل ہے۔
6۔ آگ اور چراغ کے سامنے
7۔ باورچی خانے میں اور ہر اس جگہ میں جہاں آگ کی بھٹی ہو
8۔ کنویں اور پیشاب والے گڑھے کے سامنے

9۔ تصویر اور ذی روح چیز کے مجسمے کے سامنے مگر یہ کہ اس پر پردہ ڈال دیں۔
10۔ ایسے کمرے میں کہ جس میں مجنب ہو
11۔ ایسی جگہ جہاں تصویر ہو اگرچہ وہ نمازی کے سامنے نہ ہو
12۔ قبر کے سامنے
13۔ قبر کے اوپر
14۔ دو قبروں کے درمیان
15۔ قبرستان میں

▪ لوگ گزرنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی کراہت کو ختم کرنا ▪

مسئلہ 908۔ اگر انسان ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو کہ جہاں لوگ اس کے سامنے سے گزر رہے ہوں یا کوئی اس کے روبرو ہو تو مستحب ہے کہ اپنے آگے کوئی چیز رکھ لے اور اگر عصا، تسبیح یا رسی ہو تو بھی کافی ہے۔

احکام مسجد

▪ مسجد کی زمین اور دیوار کو نجس کرنا ▪

مسئلہ 909۔ مسجد کی زمین، اوپر نیچے سے چھت اور اندر کی طرف سے دیوار کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو پتا چلے کہ وہ نجس ہوگئی ہے ضروری ہے کہ فوراً اس کی نجاست کو زائل کرے اور احتیاط یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کو باہر سے بھی نجس نہ کرے اور اگر نجس ہوجائے تو اس کی نجاست کو دور کریں۔

▪ مسجد کو پاک کرنے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 910۔ اگر مسجد کو پاک نہ کرسکے یا مدد کی ضرورت ہو اور مدد نہ ملے تو اس کے لیے مسجد کو پاک کرنا واجب نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ جس شخص کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ مسجد کو پاک کر دے گا اسے اطلاع دے۔

▪ مسجد کو پاک کرنے کی غرض سے کھودنا اور ویران کرنا ▪

مسئلہ 911۔ اگر مسجد کی ایسی جگہ نجس ہوجائے کہ جسے کھودے یا گرائے بغیر پاک کرنا ممکن نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اس جگہ کو کھودیں یا گرائیں اور کھودی ہوئی جگہ کو پر کرنا یا گرائی ہوئی جگہ کو بنانا اس شخص پر لازم ہے کہ جس نے مسجد کو نجس کیا ہے اور کسی دوسرے پر لازم نہیں ہے۔

▪ ایسی جگہ کو نجس کرنا کہ جہاں پہلے مسجد تھی ▪

مسئلہ 912۔ اگر مسجد کو غصب کرلیں اور اس کی جگہ گھر وغیرہ بنالیں اور عرفی لحاظ سے اسے دوبارہ مسجد کی حالت میں پلٹانا ممکن نہ ہو یا اس طرح ویران ہوجائے کہ اس میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو بنابر احتیاط مستحب اسے نجس نہ کریں اور اگر نجس ہوجائے تو اسے پاک کریں۔

▪ ائمہ معصومین ع کے حرم کو نجس کرنا ▪

مسئلہ 913۔ ائمہ (ع) کے حرم کو نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہوجائے چنانچہ اس کا نجس رہنا بے احترامی ہو تو اسے پاک کرنا واجب ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر بے احترامی نہ ہو تو بھی اسے پاک کریں۔

▪ مسجد کی فرش یا چٹائی کو پاک کرنا ▪

مسئلہ 914۔ اگر مسجد کا قالین یا چٹائی نجس ہوجائے تو اسے دھونا ضروری ہے لیکن اگر دھونے سے خراب ہوجاتی ہو اور نجس جگہ کو کاٹنا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیں۔

▪ عین نجس یا متنجس کو مسجد میں لے جانا ▪

مسئلہ 915۔ عین نجاست یا متنجس چیز کو مسجد میں لے جانا اگر مسجد کے نجس ہوجانے کا سبب ہو یا اس کی بے احترامی کا باعث ہو تو حرام ہے اور اس صورت کے علاوہ بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے مسجد میں نہ لے جائیں۔

▪ مسجد سے مجلس عزا کا استفادہ کرنا ▪

مسئلہ 916۔ اگر مسجد کو مجلس کیلئے تیار کریں مثلاً ٹینٹ لگائیں، اس میں سیاہی لگائیں اور اس

میں چائے کا سامان لے جائیں تو اگر یہ کام مسجد کو نقصان نہ پہنچائیں اور نماز پڑھنے میں رکاوٹ نہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔

▪ مسجد میں سونے کا استعمال اور ذی روح کی تصویر کشی کرنا ▪

مسئلہ 917۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کو سونے کے ساتھ یا انسان اور حیوان جیسی ذی روح چیز کی تصویر لگا کر مزین نہ کریں۔

▪ مسجد کی تبدیلی اور فروخت خراب ہونے کی صورت میں ▪

مسئلہ 918۔ اگر مسجد کھنڈر بن جائے تو بھی اسے بیچ نہیں سکتے یا ملک یا سڑک میں داخل نہیں کرسکتے۔

▪ مسجد کے دروازے اور کھڑکیاں فروخت کرنا ▪

مسئلہ 919۔ مسجد کے دروازے، کھڑکیاں اور دیگر چیزوں کا بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد ویران ہو جائے تو ضروری ہے کہ انہیں اسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور اگر اس مسجد کے کام نہ آئیں تو ضروری ہے کہ کسی دوسری مسجد میں خرچ ہوں لیکن اگر دوسری مساجد کے بھی کام نہ آئیں تو یہ کرسکتے ہیں کہ انہیں بیچ دیں اور اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ ان کی رقم ایسے مصرف میں خرچ کرُن جو وقف کرنے والے کے مقصد کے زیادہ نزدیک ہے۔

▪ مسجد کی مرمت اور تعمیر ▪

مسئلہ 920۔ مسجد بنانا اور جو مسجد گرنے کی قریب ہے اس کی مرمت کرنا مستحب ہے اور اگر مسجد کی حالت اتنی خراب ہوجائے کہ اسے مرمت کرنا ممکن نہ ہو تو اسے گرا کر دوبارہ بناسکتے ہیں بلکہ جو مسجد نہیں گری لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر اسے گرا کر زیادہ بڑی بناسکتے ہیں۔

▪ مسجد سے مربوط مستحب امور ▪

مسئلہ 921۔ مسجد کی صفائی کرنا اور اس کے چراغ کو جلانا مستحب ہے اور جو شخص مسجد جانا چاہتا ہے مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو خوشبو لگائے، پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنے، اپنے جوتے کے تلوے پر نظر مار لے کہ کہیں اس پر نجاست نہ لگی ہو اور مسجد میں داخل ہوتے وقت

پہلے داہنا پیر اور نکلتے وقت پہلے بایاں پیر رکھے اور اسی طرح مستحب ہے کہ سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے بعد میں مسجد سے جائے۔

▪ مسجد کی نماز تحیت اور احترام ▪

مسئلہ 922۔ جب انسان مسجد میں داخل ہوتا ہے تو مستحب ہے کہ مسجد کے احترام و تحتیت کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے اور اگر کوئی دوسری واجب یا مستحب نماز پڑھے تو بھی کافی ہے۔

▪ مسجد میں مکروہ کام انجام دینا ▪

مسئلہ 923۔ مسجد میں سونا اگر انسان مجبور نہ ہو، دنیاوی کاموں کے بارے میں بات کرنا، خرید و فروش کرنا، صنعت گری میں مشغول ہونا، ایسے شعر پڑھنا کہ جن میں نصیحت وغیرہ نہ ہو مکروہ ہے نیز مکروہ ہے کہ مسجد میں تھوک، ناک کی غلاظت یا بلغم پھینکے، گمشدہ چیز کو تلاش کرے اور اپنی آواز کو بلند کرے لیکن اذان کیلئے اواز بلند کرنا کوئی مانع نہیں رکھتا۔

▪ مسجد میں بعض افراد کی موجودگی کا مکروہ ہونا ▪

مسئلہ 924۔ بچے اور دیوانے کو مسجد میں آنے دینا مکروہ ہے اور جس شخص نے پیاز اور لہسن وغیرہ کھایا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے منہ کی بدبو لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہے اس کیلئے مسجد جانا مکروہ ہے۔

اذان واقامت

▪ اذان اور اقامت کے استحباب کے موارد ▪

مسئلہ 925۔ مرد اور عورت کیلئے مستحب ہے کہ روزانہ کی واجب نمازوں سے پہلے اذان و اقامت کہیں اور مرد کیلئے اس پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور مغرب اور صبح کی نماز میں اس کی زیادہ تاکید کی گئی ہے اور احتیاط استحبابی اس میں ہے کہ نمازوں میں اقامت کو ترک نہ کیا جائے اور دیگر واجب یا مستحب نمازوں کیلئے جائز نہیں ہے لیکن یومیہ نمازوں کے علاوہ دیگر واجب نمازوں سے پہلے جیسے نماز آیات ہے- اگر جماعت کے ساتھ پڑھی جا رہی ہوں- مستحب

ہے کہ تین مرتبہ "الصلوۃ" کہیں۔

▪ نومولود کے کان میں اذان اور اقامت کہنا ▪

مسئلہ 926۔ مستحب ہے کہ بچے کی ولادت کے پہلے دن یا اس کی ناف گرنے سے پہلے اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں۔

▪ اذان اور اقامت کے جملے ▪

مسئلہ 927۔ اذان میں اٹھارہ جملے ہیں۔

"اللہ اکبر" چار مرتبہ۔ "اشھد ان لا الہ الااللّٰہ"۔ "اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ"۔ "حی علی الصلوۃ"۔ "حی علی الفلاح"۔ "حی علی خیر العمل"۔ "اللّٰہ اکبر"۔ "لاالہ الا اللّٰہ"۔ ہر ایک دو مرتبہ اور اقامت کے سترہ جملے ہیں یعنی اذان کے شروع میں دو مرتبہ "اللّٰہ اکبر" اور اس کے آخر سے ایک مرتبہ "لا الہ الا اللّٰہ" کم ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ "حی علی خیر العمل" کے بعد دو مرتبہ "قد قامت الصلوۃ" کا اضافہ کرے۔

▪ اذان اور اقامت میں شہادت ثالثہ کہنا ▪

مسئلہ 928۔ فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ ولایت حضرت امیر المؤمنین ع کی شہادت یعنی "اشھد ان علیا ولی اللّٰہ" اذان و اقامت کا جز نہیں ہے البتہ امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام کی ولایت ایمان کے ارکان میں سے ہے بلکہ ارکان اسلام میں سے ہے اور اس کے بغیر اسلام ظاہری اسلام سے زیادہ کچھ نہیں اور معنا سے خالی ایک سانچہ ہے اور اچھا ہے کہ "اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ" کے بعد برکت پانے کی نیت سے امیر المومنین علیہ السلام کی بلافصل امامت و ولایت اور دیگر ائمہ معصومین (ع) کی امامت و ولایت کی اس طرح گواہی دی جائے کہ عرف میں اذان و اقامت کے اجزا میں سے شمار نہ ہو۔

▪ اذان اور اقامت کے جملوں میں فاصلہ رکھنا ▪

مسئلہ 929۔ ضروری ہے کہ اذان و اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ کرے کہ یہ جو انجام دے رہا ہے عرف بھی اسے ایک عمل نہ کہیں تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ شروع سے پڑھے۔

■ اذان اور اقامت میں غنا

مسئلہ 930۔ اگر اذان و اقامت میں اپنی آواز کو گلے میں پھیرے تو اگر یہ غنا بن جائے یعنی لہو و لعب اور کھیل تماشے کی محفلوں میں رائج گانے کی طرح اذان و اقامت کہے تو حرام ہے اور اگر غنا نہ بنے تو مکروہ ہے۔

■ ایسی نماز میں میں اذان کا ساقط ہونا کہ جو دوسری نماز کے بعد پڑھی جارہی ہو ■

مسئلہ 931۔ اگر انسان نماز ظہر کے بعد بغیر فاصلے کے یا تھوڑے فاصلے ساتھ نماز عصر پڑھے یا نماز مغرب کے بعد بغیر فاصلے کے یا تھوڑے فاصلے کے ساتھ نماز عشا پڑھے تو دوسری نماز کی اذان ساقط ہوجاتی ہے اسی طرح اگر کئی قضا نمازیں پے در پے پڑھے تو دوسری اور بعد والی نمازوں کی اذان ساقط ہے۔

■ دو نمازوں کو جمع کرنے کے لازمی یا استحبابی موارد میں اذان کہنا ■

مسئلہ 932۔ مندرجہ ذیل موارد میں دوسری اور پہلی نماز کے درمیان فاصلہ نہ کرنا مستحب یا لازم ہے۔

1۔روز جمعہ کی نماز عصر

2۔روزہ عرفہ - کہ نوذی الحج کا روز ہے - کی نماز عصر

3۔ عید قربان کی رات کی نماز عشا اس شخص کیلئے جو مشعر الحرام میں ہو

4۔اس شخص کی نماز عصر اور عشاء کہ جو پیشاب و پاخانہ کو روک نہیں سکتا۔

ان موارد میں اگر دو نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ کرے تو دوسری نماز کی اذان ساقط ہے اور اگر اس طریقے پر عمل نہ کرے اور دو نمازوں کے درمیان زیادہ فاصلہ ڈال دے تو اذان ساقط نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ دیگر موارد میں اگر دو نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ ڈالے یا تھوڑا سا فاصلہ ڈالے تو دوسری نماز کی اذان ساقط ہے اور نوافل کا پڑھنا فاصلہ شمار ہوتا ہے اس بنا پر نوافل پڑھنے کی صورت میں اذان ساقط نہیں ہے۔

■ مأمومین کے لیے اذان اور اقامت ■

مسئلہ 933۔ جو شخص کسی نماز جماعت میں حاضر ہوتا ہے وہ اپنی نماز کیلئے اذان و اقامت نہیں کہہ سکتا۔

■ جماعت کی صف منتشر ہونے سے پہلے اذان اور اقامت کہنا ■

مسئلہ 934۔ اگر مسجد میں کچھ لوگ نماز جماعت میں مشغول ہوں یا ان کی نماز ابھی ابھی مکمل ہوئی ہو اور صفیں باقی ہوں تو اگر انسان مسجد میں فرادیٰ یا دوسری جماعت کے ساتھ کہ جو منعقد ہو رہی ہے نماز پڑھنا چاہے تو اپنی نماز کیلئے اذان و اقامت نہیں کہیں یہ حکم مسجد کے علاوہ کسی اور مورد میں جاری نہیں ہے۔

■ مأمومین کا تعقیبات میں مشغول ہوتے وقت اذان و اقامت کہنا ■

مسئلہ 935۔ جب تک نماز جماعت میں حاضر تمام افراد متفرق نہ ہوجائیں اور تعقیبات نماز میں مشغول ہوں اذان و اقامت ساقط ہے پس اگر کچھ لوگ متفرق ہوچکے ہوں اور کچھ باقی ہوں اور تسبیح وغیرہ میں مشغول ہوں تو اذان و اقامت ساقط ہے لیکن اگر تعقیبات نماز میں مشغول نہ ہوں تو ساقط نہیں ہے اور اگر شک رکھتا ہو کہ جماعت متفرق ہوئی یا نہیں تو اذان و اقامت ساقط ہے۔

■ نماز جماعت کی صحت اور درست ہونے میں شک کی صورت میں اذان اور اقامت کا ساقط ہونا ■

مسئلہ 936۔ اگر نماز جماعت کی بیرونی خصوصیات سے لاعلمی کی وجہ سے نہ جانتا ہو کہ نماز جماعت صحیح تھی یا نہیں تو اذان و اقامت ساقط ہے لیکن اگر مسئلہ کے حکم کے بارے میں شک کی وجہ سے نہ جانتا ہو کہ نماز جماعت صحیح تھی یا نہیں مثلا سورہ کے واجب ہونے اور واجب نہ ہونے کے بارے میں شک رکھتا ہے نتیجتاً بغیر سورہ کے پڑھی جانے والی نماز جماعت کے بارے میں شک کرتا ہے صحیح ہے یا نہیں تو اس صورت میں اذان و اقامت ساقط نہیں ہے۔

■ کسی دوسرے شخص سے اذان یا اقامت سنتے وقت اسے دہرانا ■

مسئلہ 937۔ جو شخص کسی دوسرے کی اذان و اقامت سن رہا ہے اس کیلئے مستحب ہے کہ جس حصے کو سن رہا ہے اسے آہستہ آواز میں دہرائے۔

■ دوسروں کی اذان اور اقامت پر اکتفا کرنا ■

مسئلہ 938۔ جس شخص کے قریب اذان و اقامت کہی گئی ہے مثلا اس کے ہمسائے نے اذان

و اقامت کہی ہے یا جو شخص اذان و اقامت کہہ رہا ہے یہ اس کے پاس سے گزرا ہو تو اگر اس اذان و اقامت اور اس نماز کے درمیان جو پڑھ رہا ہے زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنی نماز کیلئے اذان و اقامت نہ کہے چاہیے اس نے دوسرے کی اذان و اقامت سنی ہو یا نہ اور چاہے اس نے اس کے ساتھ اذان واقامت کہی ہو یا نہ اگرچہ بہتر ہے کہ اگر اس نے نہ سنی ہو تو رجا کی نیت سے اذان و اقامت کہے اور اس مسئلہ میں لازم نہیں ہے اذان و اقامت مرد نے کہی ہو پس اگر عورت نے بھی کہی ہو تو اذان و اقامت ساقط ہے۔

▪ عورت کا نماز جماعت کے لیے اذان یا اقامت کہنا ▪

مسئلہ 939۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز جماعت میں اذان و اقامت مرد کہے مگر عورتوں کی نماز جماعت میں اگر اس میں عورت اذان و اقامت کہے تو بلا شک کافی ہے۔

▪ اقامت کے صحیح ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 940۔ ضروری ہے کہ اقامت اذان کے بعد اور کھڑے ہوکر کہی جائے اور ضروری ہے کہ اقامت کہتے وقت حدث سے طہارت رکھتا ہو یعنی وضو، غسل یا تیمم کے ساتھ ہو اور اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک نہ ہو تو اقامت باطل ہے۔

▪ اذان اور اقامت میں ترتیب اور موالات ▪

مسئلہ 941۔ اگر اذان و اقامت کے کلمات کو ترتیب کے بغیر کہے مثلا "حی علی الفلاح" کو "حی علی الصلوۃ" سے پہلے کہے تو اذان و اقامت صحیح نہیں ہے اور چاہے تو دوبارہ شروع سے کہے اور یہ نہیں کرسکتا ہے کہ جہاں سے ترتیب خراب ہوئی ہے وہاں سے مرتب طور پر پڑھے مگر یہ کہ ترتیب خراب ہونے کی وجہ سے اذان و اقامت کے جملے پے در پے نہ رہے ہوں تو ضروری ہے کہ شروع سے پڑھے۔

▪ اذان، اقامت اور نماز کے مابین فاصلہ رکھنا ▪

مسئلہ 942۔ ضروری ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ کرے کہ اس نے جو اذان کہی ہے اسے اس اقامت کی اذان شمار نہ کیا جائے تو کافی نہیں ہے اور مستحب ہے کہ دوبارہ اذان کہے نیز ضروری ہے کہ اذان واقامت اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور اگر ان کے اور نماز کے درمیان اتنا فاصلہ کرے کہ

انہیں اس نماز کی اذان و اقامت شمار نہ کیا جائے تو کافی نہیں ہے اور مستحب ہے کہ اس نماز کیلئے دوبارہ اذان و اقامت کہے۔

■ اذان اور اقامت صحیح عربی زبان میں دینا ■

مسئلہ 943۔ ضروری ہے کہ اذان و اقامت صحیح عربی میں کہی جائے پس اگر غلط عربی میں کہے یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف کہے مثلاً ان کا فارسی ترجمہ کہے تو صحیح نہیں ہے۔

■ وقت نماز سے پہلے اذان اور اقامت دینا ■

مسئلہ 944۔ ضروری ہے کہ اذان و اقامت نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کہی جائے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر وقت سے پہلے کہے تو باطل ہے۔

■ اذان کہنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 945۔ اگر اقامت کہنے سے پہلے شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اذان کہے لیکن اگر اقامت کہنے میں مشغول ہوجائے اور شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں تو اذان کہنا لازم نہیں ہے۔

■ اجزائے اذان اور اقامت میں شک کرنا ■

مسئلہ 946۔ اگر اذان و اقامت کے دوران کوئی جملہ کہنے سے پہلے شک کرے وہ جملہ کہا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ جملہ کہے لیکن جس وقت اذان و اقامت کا کوئی جملہ کہہ رہا ہے اگر شک کرے کہ اس سے پہلے والا جملہ کہا ہے یا نہیں تو اس کا کہنا لازم نہیں ہے۔

■ اذان کے مستحبات ■

مسئلہ 947۔ مستحب ہے کہ انسان اذان و اقامت کہتے وقت قبلہ رُخ کھڑا ہو اور باوضو یا باغسل ہو اور اپنے ہاتھ کانوں پر رکھے اور آواز کو بلند کرے اور کھینچے اور اذان کے جملوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ کرے اور ان کے درمیان بات نہ کرے۔

■ اقامت کے مستحبات ■

مسئلہ 948۔ مستحب ہے کہ انسان اقامت کہتے وقت قبلہ رخ کھڑا ہو اور اس کا بدن آرام کے

ساتھ ہو اور اسے بھی بلند آواز سے لیکن اذان سے کچھ آہستہ کہے اور اقامت کے دوران بات نہ کرے اور اس کے جملوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملائے لیکن اذان کے جملوں کے درمیان جتنا فاصلہ کرتا ہے اتنا اقامت کے جملوں کے درمیان نہ کرے۔

▪ اذان اور اقامت کے درمیان مستحبات ▪

مسئلہ 949۔ مستحب ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان ایک قدم اٹھائے یا تھوڑا سا بیٹھے یا سجدہ کرے یا ذکر کہے یا دعا پڑھے یا تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے لیکن نماز صبح کی اذان و اقامت کے درمیان بات کرنا اور نماز مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

▪ مؤذن سے مربوط مستحبات ▪

مسئلہ 950۔ مستحب ہے کہ جس شخص کو اذان کہنے کیلئے متعین کرتے ہیں وہ عادل اور وقت کی پہچان رکھنے والا ہو اور اس کی آواز بلند ہو اور کسی اونچی جگہ اذان کہے۔

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات گیارہ ہیں

1۔نیت
2۔قیام یعنی کھڑا ہونا
3۔ تکبیرۃ الاحرام یعنی نماز کے شروع میں "اللہ اکبر" کہنا
4۔رکوع
5۔سجدہ
6۔قرائت
7۔رکوع و سجود کا ذکر
8۔تشہد
9۔سلام
10۔ترتیب

11۔موالات یعنی نماز کے اجزا کا پے در پے ہونا

▪ نماز کے رکن اور غیر رکن کی تعریف ▪

مسئلہ 951۔ نماز کے بعض واجبات رکن ہیں یعنی اگر انسان انہیں بجا نہ لائے -جان بوجھ کر یا غلطی سے- تو نماز باطل ہوجاتی ہے اور بعض دوسرے رکن نہیں ہیں یعنی اگر غلطی سے رہ جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

نماز کے رکن پانچ ہیں:

1۔نیت

2۔ تکبیرۃ الاحرام (اس وضاحت کے ساتھ کہ جو مسئلہ نمبر 957 میں آئے گی)

3۔قیام متصل بہ رکوع یعنی کھڑے ہونے کی حالت سے رکوع میں جانا

4۔رکوع

5۔ سجدہ

واجبات کو جان بوجھ کر زیادہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے اور بھول کر زیادہ کرنے کے سلسلے میں تفصیلات ہیں کہ جو مسئلہ 1118 نیز مسئلہ 1273 اور اس کے بعد کے مسائل میں آئیں گی۔

نیت

▪ نیت کا طریقہ ▪

مسئلہ 952۔ ضروری ہے کہ انسان نماز کی نیت سے یعنی فقط خداوند عالم کیلئے بجا لائے اور لازم نہیں ہے کہ نیت کو دل سے گزارے یا زبان پر جاری کرے مثلا کہے چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ

▪ نیت میں نماز کو معین کرنا ▪

مسئلہ 953۔ نماز کی نیت میں ضروری ہے کہ جو نماز پڑھ رہا ہے اسے معین کرے اگرچہ اجمال کے طور پر ہی ہو پس اگر نماز ظہر میں یوں نیت کرے "جو مجھ پر پہلے واجب ہوئی ہے اسے بجا لاتا ہوں" تو صحیح ہے لیکن اگر صرف یہ نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں اور بطور اجمال میں معین نہ کرے کہ یہ ظہر کی ہے یا عصر کی ہے تو اس کی نماز باطل

ہے نیز جس شخص پر مثلا نماز ظہر کی قضا واجب ہے اگر نماز ظہر کے وقت میں وہ قضا نماز یا نماز ظہر پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ جو نماز پڑھ رہا ہے نیت میں اسے معین کرے۔

▪ نماز کے اخر تک نیت پر باقی رہنا ▪

مسئلہ 954۔ ضروری ہے کہ انسان نماز کے شروع سے آخر تک اپنی نیت پر باقی ہو پس اگر نماز کے دوران میں اس قدر غافل ہوجائے کہ اگر اس سے پوچھیں کیا کر رہا ہے؟ تو اسے سمجھ نہ آئے کہ کیا کہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نماز میں ریا ▪

مسئلہ 955۔ ضروری ہے کہ انسان صرف خداوند عالم کیلئے نماز پڑھے اور جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھے تو نہ صرف یہ کہ گناہ گار ہے اس کی نماز بھی باطل ہے خواہ صرف لوگوں کیلئے ہو یا خدا اور لوگ دونوں کو مدنظر رکھے۔

▪ نماز کے بعض حصے کو غیر خدا کے لیے بجالانا ▪

مسئلہ 956۔ اگر نماز کا ایک حصہ خداوند عالم کیلئے انجام نہ دے چنانچہ اگر لوگوں کو دکھانے کیلئے ہو تو نہ صرف یہ کہ یہ گناہ گار ہے اس کی نماز بھی باطل ہے خواہ وہ حصہ واجب ہو جیسے سجدہ یا مستحب ہو جیسے قنوت اور اگر کسی مباح مقصد کیلئے ہو جیسے کسی دوسرے تک کوئی مطلب پہنچانا ہو تو وہ حصہ باطل ہے پس اگر اس حصے کو جان بوجھ کر زیادہ کیا تو اس کی نماز باطل ہے اور اس صورت کے علاوہ وہی حصہ باطل ہوگا پس اگر اس حصے کو دوبارہ پڑھے یا وہ حصہ مستحب ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

اور اگر پوری نماز خدا کیلئے بجالائے لیکن لوگوں کو دکھانے کیلئے کسی مخصوص جگہ میں جیسے مسجد یا مخصوص وقت میں جیسے اول وقت اور یا مخصوص طریقے سے جیسے باجماعت نماز پڑھے تو نہ صرف یہ کہ گناہ گار ہے اس کی نماز بھی باطل ہے لیکن اگر کسی مباح کام کی خاطر ہو مثلاً اس لئے کہ مسجد ٹھنڈی ہے یا اول وقت میں موسم ٹھنڈا ہے یا حمد و سورہ نہ پڑھنے کیلئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

اسی طرح اگر نماز خدا کیلئے بجالائے لیکن دوسرے کو کوئی بات سمجھانے کیلئے بلند آواز سے پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

▪ تکبیرۃ الاحرام ▪

مسئلہ 957۔ ہر نماز کے شروع میں "اللہ اکبر" کہنا واجب ہے اور بعض صورتوں میں رکن ہے اس طرح کہ اگر اسے بھول جائے اور رکوع سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو تو اس نے رکن کو ترک نہیں کیا اور اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور ضروری ہے کہ "اللہ" کے حروف اور "اکبر" کے حروف پے در پے کہے نیز ضروری ہے کہ یہ دو کلمے صحیح عربی میں کہے جائیں اور اگر غلط عربی میں کہے یا مثلاً اس کا فارسی ترجمہ کہے تو صحیح نہیں ہے۔

▪ اقامت یا اسی جیسی چیز کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کا متصل ہونا ▪

مسئلہ 958۔ کہ نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز کے ساتھ -کہ جسے اس سے پہلے پڑھ رہا ہے جیسے اقامت یا وہ دعا جو تکبیر سے پہلے پڑھتا ہے- نہ ملائے یعنی "اللہ اکبر" کے ہمزہ کو پہلے کے ساتھ ملانے کی وجہ سے ساقط نہ کرے۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کا اپنے مابعد کلمے کے ساتھ متصل کرنا ▪

مسئلہ 959۔ نمازی نماز کے "اللہ اکبر" کو اس کے بعد پڑھی جانے والی چیز -جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم- کے ساتھ ملا سکتا ہے اور اس صورت میں احتیاط مستحب کی بنا پر "اکبر کی "را" کو پیش دے۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت جسم کا آرام سے ہونا یعنی ساکن رہنا ▪

مسئلہ 960۔ ضروری ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت سر اور بدن آرام کے ساتھ ہو اور اگر جان بوجھ کر اس حالت میں کہ اس کا سر اور بدن حرکت کر رہا ہے تکبیرہ الاحرام کہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ نماز کے اذکار کو آرام سے پڑھنا ▪

مسئلہ 961۔ ضروری ہے کہ تکبیر، حمد، سورہ، ذکر اور دعا کو اس طرح پڑھے کہ اسے خود

سنے اور اگر بہرا ہونے یا قوت سماعت کم ہونے یا زیادہ شور کی وجہ سے نہیں سن سکتا تو ضروری ہے کہ اس طرح پڑھے کہ اگر معمولی لوگ اس طرح پڑھیں اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنی آواز سنیں۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کو پڑھنے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 962۔ اگر کوئی شخص بیماری یا گونگا ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر "اللہ اکبر" نہیں کہہ سکتا تو ضروری ہے کہ جیسے کہہ سکتا ہے کہے اور اگر بالکل نہیں کہہ سکتا تو ضروری ہے کہ اپنے دل میں گزارے اور تکبیر کیلئے اشارہ کرے اور اگر زبان کو بھی حرکت دے سکتا ہو تو دے۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے کی دعا ▪

مسئلہ 963۔ مستحب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام سے پہلے یہ کہے:

يَا مُحْسِنُ قَدْ أَتَاکَ الْمُسِيءُ وَ قَدْ أَمَرْتَ الْمُحْسِنَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِيءِ وَ أَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ أَنَا الْمُسِيءُ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي

یعنی اے خدا جو اپنے بندوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے گناہ گار بندہ تیرے دروازے پر آیا ہے اور تو نے حکم دیا ہے کہ نیکو کار گناہ گار سے در گزر کرے تو نیکی کرنے والا ہے اور میں گناہ گار ہوں محمد و آل محمد کے واسطے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما اور ان برائیوں سے در گزر فرما کہ جنہیں تو جانتا ہے جو مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو بلند کرنا ▪

مسئلہ 964۔ مستحب ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر اور نماز کے درمیان کی تکبیریں کہتے وقت کانوں کے برابر تک اپنے ہاتھوں کو بلند کرے۔

▪ تکبیرۃ الاحرام کہنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 965۔ اگر شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں تو اگر قرائت کی کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہوچکا ہو تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر کچھ نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ تکبیر کہے۔

■ تکبیرۃ الاحرام کو صحیح پڑھنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 966۔ تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ اسے صحیح کہا ہے یا نہیں خواہ کسی چیز میں مشغول ہوا ہو یا نہ، تو اس کی تکبیرۃ الاحرام پر بطلان کا حکم لگے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ کرے لیکن یہ بھی کرسکتا ہے کہ اسے قطع کرکے دوبارہ پڑھے۔

قیام (کھڑا ہونا)

■ رکوع سے متصل قیام ■

مسئلہ 967۔ رکوع سے پہلے والا قیام کہ جسے "قیام متصل با رکوع" کہتے ہیں رکن ہے اور اس سے مراد کھڑے ہونے کی حالت سے رکوع میں جانا ہے اور لازم نہیں ہے کہ قرائت مکمل کرنے کے بعد تھوڑا انتظار کرے اور پھر رکوع میں جائے۔

■ نماز میں واجب قیام ■

مسئلہ 968۔ تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام خود تکبیرۃ الاحرام کی طرح واجب ہے اور ظاہراً رکن نہیں ہے اور حمد و سورہ پڑھتے وقت قیام اور رکوع کے بعد قیام واجب ہے لیکن بلا شک رکن نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اسے بھول کر چھوڑ دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

■ نماز گزار کا رکوع بھولنے کی صورت میں وظیفہ ■

مسئلہ 969۔ اگر رکوع بھول جائے اور حمد سورہ کے بعد بیٹھ جائے اور پھر یاد آجائے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ کھڑا ہوا کر رکوع میں جائے اور اگر کھڑا ہوئے بغیر خم ہونے کی حالت میں رکوع کی طرف پلٹ آئے تو کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور کھڑے ہونے کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر یہ کام نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ قیام کے دوران بدن کو حرکت یا ٹیک لگانا ▪

مسئلہ 970۔ جب تکبیرۃ الاحرام یا قرائت کیلئے کھڑا ہے اس وقت ضروری ہے کہ اپنے سر اور بدن کو حرکت نہ دے اور کسی طرف نہ جھکے اور بنا بر احتیاط اختیاری حالت میں کسی جگہ کے ساتھ ٹیک نہ لگائے لیکن اگر مجبوری کی وجہ سے ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ نماز میں بدن کا سہوا حرکت میں ہونا ▪

مسئلہ 971۔ اگر قیام کے وقت بھول کر اپنے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھکے یا کسی جگہ کے ساتھ ٹیک لگائے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ قیام کے دوران دونوں پاوں کا زمین پر ہونا ▪

مسئلہ 972۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قیام کے وقت دونوں پیر زمین پر ہوں لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ بدن کا وزن دونوں پیروں پر ہو اور اگر ایک پیر پر ہو تو بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ معمول کے طور پر کھڑا ہونا ▪

مسئلہ 973۔ جو شخص صحیح طور پر کھڑا ہوسکتا ہے اگر پیروں کو اتنا زیادہ کھولے کہ اسے کھڑا ہونا نہ کہا جائے تو نماز باطل ہے۔

▪ قرائت اور ذکر پڑھتے وقت بدن کا باآرام ہونا ▪

مسئلہ 974۔ جس وقت انسان نماز میں کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہے حتی کہ نماز کے مستحب ذکر کہتے وقت (کہ جو نماز کے مخصوص ذکر کی نیت سے پڑھے جاتے ہیں) ضروری ہے کہ سر اور بدن با آرام ہو اور اگر تھوڑا سا آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو تھوڑا سا دائیں یا بائیں حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز کا کوئی ذکر نہ پڑھے لیکن "بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد" کھڑے ہوتے ہوئے پڑھا جاتا ہے۔

▪ بدن کی حرکت کی حالت میں ذکر پڑھنا ▪

مسئلہ 975۔ اگر جان بوجھ کر بدن کی حرکت کی حالت میں ذکر پڑھے مثلا رکوع میں جاتے وقت یا سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے تو اگر اسے اس مخصوص ذکر کی نیت سے کہے

کہ جس کا نماز میں حکم دیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر اس نیت سے نہ کہے بلکہ صرف کوئی ذکر کرنا چاہتا ہو تو نماز صحیح ہے۔

نماز کے دوران ہاتھ اور انگلیوں کی حرکت

مسئلہ 976۔ حمد، سورہ اور تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت ہاتھ اور انگلیوں کو حرکت دینا اشکال نہیں رکھتا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں بھی حرکت نہ دے۔

نماز میں حرکت غیر اختیاری

مسئلہ 977۔ اگر حمد و سورہ یا تسبیحات پڑھتے وقت بے اختیار تھوڑی سی حرکت کرے اس طرح کہ بدن عام آرام کی حالت سے خارج ہوجائے تو بدن کے آرام پکڑنے کے بعد جو چیز حرکت کی حالت میں پڑھی ہے اسے قربت مطلقہ کی نیت سے دوبارہ پڑھے۔

نماز کے دوران کھڑے ہونے کی قدرت نہ رکھنا

مسئلہ 978۔ اگر نماز کے اثناء میں کھڑا ہونے سے عاجز ہوجائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہوجائے تو ضروری ہے کہ لیٹ جائے (البتہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس کی ناتوانی نماز کے آخری وقت تک رہے) لیکن جب تک بدن آرام نہ پکڑے واجب ذکر بلکہ مستحب ذکر کی کوئی چیز بھی وارد ہونے کی نیت سے نہیں پڑھ سکتا۔

قیام اور کھڑے ہونے پر قدرت نہ رکھنے والے شخص کا وظیفہ

مسئلہ 979۔ جب تک انسان کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے (اگرچہ کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر یا بدن کے حرکت کرنے کے ساتھ) وہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا مثلا جس شخص کا بدن کھڑے ہونے کی حالت میں حرکت کرتا ہے یا مجبور ہے کہ کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگائے یا اپنے بدن کو تھوڑا سا ٹیڑھا کرے ضروری ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو کھڑے ہوکر نماز پڑھے لیکن اگر کسی طرح سے بھی کھڑا نہ ہوسکتا ہو تو ضروری ہے کہ سیدھا بیٹھے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔

بیٹھنے کی قدرت نہ رکھنے والے شخص کا وظیفہ

مسئلہ 980۔ جب تک انسان کیلئے بیٹھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور اگر سیدھا

نہ بیٹھ سکتا ہو تو جیسے ممکن ہو بیٹھے اور اگر کسی طرح سے بھی نہ بیٹھ سکتا ہو تو بنا بر احتیاط جس طرح قبلہ کے احکام (مسئلہ 787) میں کہا جا چکا ہے دائیں پہلو پر لیٹے اور اگر یہ نہ کرسکے تو بنا بر احتیاط بائیں پہلو پر لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بنابر احتیاط چت لیٹے۔

▪ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز میں رکوع ▪

مسئلہ 981۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر قرائت کے بعد کھڑا ہوسکے اور کھڑا ہوکر رکوع بجالائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور کھڑے ہونے کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ رکوع بھی بیٹھ کر بجالائے۔

▪ نماز میں بیٹھنے یا کھڑے ہونے کی توانائی کی مقدار ▪

مسئلہ 982۔ جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہےاگر نماز کے دوران بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے بیٹھ کر پڑھے نیز اگر کھڑا ہوسکتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کھڑے ہوکر پڑھ سکتا ہو کھڑے ہوکر پڑھے لیکن ضروری ہے کہ جب تک بدن آرام نہ پکڑے کوئی چیز نہ پڑھے جیسا کہ مسئلہ 978 میں گزر چکا ہے۔

▪ نماز میں کھڑے ہونے کی توانائی ▪

مسئلہ 983۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر نماز کے دوران کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ جتنا ہوسکے کھڑے ہوکر پڑھے لیکن ضروری ہے کہ جب تک بدن آرام نہ پکڑ لے کوئی چیز نہ پڑھے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

▪ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت بیماری اور ضرر کا خوف ▪

مسئلہ 984۔ جو شخص کھڑا ہوسکتا ہے اگر اسے خوف ہو کہ کھڑا ہونے کی وجہ سے مریض ہوجائے گا یا اس کے بدن کو نقصان پہنچے گا تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بھی خوف ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

▪ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہونے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر ہونا ▪

مسئلہ 985۔ اگر انسان اول وقت میں اس اعتقاد سے کہ آخری وقت تک کھڑا ہونے سے عاجز ہے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لے لیکن وقت کے اندر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر

قادر ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر احتمال دیتا تھا کہ آخری وقت تک قدرت حاصل کرلے گا اور اس سے پہلے ہی رجا کی نیت سے اپنی حالت کے مطابق بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لے چنانچہ اگر اس کا عذر آخری وقت تک باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے اور اگر باقی رہے تو اس کی نماز صحیح ہے بلکہ اگر اس یقین کے ساتھ کہ آخری وقت تک قدرت حاصل کرلے گا اول وقت میں قربت کی نیت سے ۔مثلا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لے اور اتفاق ایسا ہو کہ آخری وقت تک قدرت حاصل نہ ہو تو پڑھی گئی نماز صحیح ہے۔

▪ قیام کے مستحبات ▪

مسئلہ 986۔ مستحب ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں بدن کو سیدھا رکھے، کندھوں کو نیچے کی طرف چھوڑ دے، اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے، انگلیوں کو ملا کر رکھے، سجدے کی جگہ پر نگاہ رکھے، بدن کا وزن مساوی طور پر دونوں پیروں پر ڈالے، خضوع و خشوع کے ساتھ ہو اور پیروں کو آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد ہے تو پیروں کے درمیان تین کھلی انگلیوں سے ایک بالشت تک فاصلہ کرے اور اگر عورت ہے تو اپنے پیروں کو آپس میں ملا کر رکھے۔

قرائت

▪ پہلی اور دوسری رکعت میں حمد اور سورہ پڑھنا ▪

مسئلہ 987۔ واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں ضروری ہے کہ انسان پہلے سورہ حمد پڑھے پھر مستحب موکد ہے کہ ایک پورا سورہ پڑھے بلکہ سور کا پڑھنا احتیاط استحبابی کے مطابق بھی ہے۔

▪ اضطراری یا وقت کم ہونے کی صورت میں سورہ کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 988۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا انسان مجبور ہو کہ سورہ نہ پڑھے مثلا خوف ہو کہ اگر سورہ پڑھے تو چور، درندہ یا کوئی دوسری چیز اسے نقصان پہنچائے گی تو بلا شک سورہ پڑھنا لازم نہیں ہے بلکہ اگر بدن کو بنیادی ضرر اور نقصان پہنچانے کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔

▪ حمد سے پہلے سورہ کو پڑھنا ▪

مسئلہ 989۔ اگر جان بوجھ کر سورہ کو حمد سے پہلے پڑھے تو نماز باطل ہے اور اگر غلطی سے سورہ کو حمد سے پہلے پڑھے اور اس کے دوران میں یاد آجائے تو ضروری ہے کہ سورہ کو چھوڑ کر حمد پڑھے اور حمد کے بعد مستحب ہے کہ سورہ کو دوبارہ پڑھے۔

▪ حمد کو بھولنا اور اسی حمد کا رکوع کے بعد یاد آنا ▪

مسئلہ 990۔ اگر حمد کو بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد سمجھے تو نماز صحیح ہے۔

▪ حمد کو فراموش کرنا اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آنا ▪

مسئلہ 991۔ اگر رکوع کیلئے جھکنے سے پہلے سمجھ جائے کہ حمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پڑھے نیز اگر جھکے لیکن رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے سمجھ جائے کہ حمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور حمد پڑھے۔

▪ نماز میں سجدہ والی آیت یا سورہ پڑھنا ▪

مسئلہ 992۔ واجب نمازوں میں آیات سجدہ -کہ جن کا تذکرہ مسئلہ نمبر 361 میں ہوچکا ہے- میں سے کوئی آیت نہیں پڑھ سکتا بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جن سوروں میں سجدے والی آیت ہے انہیں بھی شروع نہ کرے۔

▪ سجدے کے سورہ کو نماز میں شروع کرنا ▪

مسئلہ 993۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر ایسا سورہ شروع کرے جس میں سجدے والی آیت ہے تو یہ کرسکتا ہے کہ اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ اسی سورہ کو جاری رکھے لیکن سجدہ والی آیت نہ پڑھے اور اگر سورہ باقی ہو تو باقی حصے کو پڑھے اور رکوع میں جائے اور اگر سجدہ والی آیت پڑھے تو ضروری ہے کہ سجدہ کرے اور اٹھے اور حمد پڑھے پھر رکوع میں جائے اور نماز کو مکمل کرے اور اگر جان بوجھ کر سجدے والی آیت پڑھی ہو اور نماز میں سجدہ کرے تو اپنی نماز دوبارہ پڑھے لیکن اگر بھول کر سجدہ والی آیت پڑھے اور سجدہ کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے لیکن اگر سجدہ والی آیت پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو نماز باطل نہیں ہوگی اگرچہ جان بوجھ کر سجدہ نہ کرنے کی

صورت میں گناہ گار ہے۔

▪ نماز میں آیت سجدہ کو سننا ▪

مسئلہ 994۔ اگر نماز کے دوران سجدے والی آیت کو سنے - خواہ جان بوجھ کر یا بھول کر۔ تو لازم ہے کہ سجدہ کرے اور اگر رکوع سے پہلے ہو تو اٹھے اور حمد پڑھنے کے بعد رکوع کرے اور نماز کو جاری کرے اور اگر سجدہ نہ کرے تو اس نے گناہ کیا لیکن نماز صحیح ہے اور اگر اس نے جان بوجھ کر سجدے والی آیت کو سنا ہو اور نماز میں سجدہ کرے تو اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔ اور اگر بھول کر سنی ہو تو دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہے اور اگر امام جماعت سجدے والی آیت پڑھے تو امام اور اقتدا کرنے والوں کیلئے سجدہ کرنا ضروری ہے اگرچہ انہوں نے سجدے والی آیت نہ سنی ہو اور اگر رکوع سے پہلے ہو تو اٹھیں اور حمد پڑھنے کے بعد رکوع کریں اور نماز کو مکمل کریں اور اگر سجدہ نہ کریں تو ان کی نماز صحیح ہے اگرچہ جان بوجھ کر ایسا کرنے کی صورت میں انہوں نے گناہ کیا ہے۔

▪ مستحب نمازوں میں سورہ پڑھنا ▪

مسئلہ 995۔ مستحب نماز میں بلا شک سورہ پڑھنا لازم نہیں ہے اگرچہ وہ نماز نذر وغیرہ کی وجہ سے واجب ہوگئی ہو لیکن بعض مستحب نمازیں - جیسے نماز وحشت ہے۔ کہ جن میں مخصوص سورہ ہے اگر اس نماز کے طریقے کے مطابق عمل کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ وہی سورہ پڑھے۔

▪ نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھنا ▪

مسئلہ 996۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز ظہر میں میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقین پڑھے اور اگر ان میں سے کسی میں مشغول ہوجائے تو اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا۔

▪ سورہ توحید اور کافرون سے ان دو سورتوں کے علاوہ کی طرف پلٹنا ▪

مسئلہ 997۔ اگر حمد کے بعد سورہ "قل ہو اللہ احد" یا سورہ "قل یا ایھا الکافرون" پڑھنے میں مشغول ہوجائے تو اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا لیکن نماز جمعہ اور روز جمعہ نماز ظہر میں اگر بھول کر سورہ جمعہ اور منافقین کے بجائے ان دو میں سے کوئی سورہ پڑھے تو اسے چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھ سکتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نصف سے

گزرنے کے بعد نہ چھوڑے۔

▪ جمعہ کے دن ظہر میں سورہ توحید اور کافرون پڑھنا ▪

مسئلہ 998۔ اگر نماز جمعہ میں یا جمعہ والے دن نماز ظہر میں جان بوجھ کر سورہ "قل ھو اللہ احد" یا سورہ "قل یا ایھا الکافرون" پڑھے اگرچہ نصف تک پہنچا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھے۔

▪ ایک سورہ کو شروع کرنے کے بعد اسے چھوڑنا ▪

مسئلہ 999۔ اگر نماز میں سورہ "قل ھو اللہ احد" اور سورہ "قل یا ایھا الکافرون" کے علاوہ کوئی دوسرا سورہ پڑھے جب تک نصف تک نہ پہنچے بلا شک اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے اور بنابر احتیاط مستحب نصف سے دو تہائی کے درمیان ترک نہ کرے اور دو تہائی تک پہنچے کے بعد اسے چھوڑ کر دوسرے سورہ کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

▪ کسی سورہ کے باقی حصے کو فراموش کی صورت میں دوسرے سورے کی پلٹنا ▪

مسئلہ 1000۔ اگر سورہ کا کچھ حصہ بھول جائے یا کسی وجہ سے -جیسے وقت کی تنگی- اسے مکمل نہ کرسکے تو اس سورہ کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے اگرچہ دو تہائی سے گزر چکا ہو یا جو سورہ پڑھ رہا ہے وہ "قل ھو اللہ احد" یا "قل یا ایھا الکافرون" ہو۔

▪ مرد اور خواتین کا حمد اور سورہ کو بلند یا آہستہ پڑھنا ▪

مسئلہ 1001۔ مرد پرواجب ہے کہ صبح، مغرب اور عشا کی نمازوں میں حمد و سورہ کو بلند آواز میں پڑھے اور مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز ظہر و عصر کی حمد و سورہ کو آہستہ پڑھیں البتہ مستحب ہے کہ مرد حضرات جمعہ والے دن نماز ظہر کی حمد و سورہ اور ظہر و عصر کی تمام نمازوں میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو بلند آواز سے پڑھیں۔

▪ حمد اور سورہ کے تمام حروف کو بلند پڑھنا ▪

مسئلہ 1002۔ ضروری ہے کہ صبح، مغرب اور عشا کی نمازوں میں مرد خیال رکھے کہ حمد وسورہ کے تمام کلمات حتی کہ ان کا آخری حرف بھی بلند آواز سے پڑھے۔

خواتین کا حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا

مسئلہ 1003۔ عورت صبح، مغرب اور عشا کی نمازوں میں حمد و سورہ کو بلند بھی پڑھ سکتی ہے اور آہستہ بھی لیکن اگر نا محرم اس کی آواز کو سنے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ آہستہ پڑھے۔

مخفی پڑھنے والی نماز میں بلند آواز سے پڑھنا یا اس کے بر عکس پڑھنا

مسئلہ 1004۔ اگر جان بوجھ کر یا مسئلہ میں شک کی حالت میں جہاں نماز کو بلند آواز میں پڑھنا ضروری ہے وہاں آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا ضروری ہے وہاں بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو صحیح ہے اور اگر حمد و سورہ پڑھنے کے اثنا میں بھی سمجھ جائے کہ بھول گیا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ جتنا حصہ پڑھا ہے اسے دوبارہ پڑھے۔

معمول سے زیادہ بلند آواز میں قرائت کرنا

مسئلہ 1005۔ اگر کوئی شخص حمد و سورہ پڑھتے وقت اپنی آواز کو اتنا بلند کرے کہ اسے قرائت نہ کہا جائے تو نماز باطل ہے۔

صحیح پڑھنے کی قدرت نہ رکھنے والے شخص کا وظیفہ

مسئلہ 1006۔ انسان کیلئے ضروری ہے کہ نماز سیکھے تاکہ غلط نہ پڑھے اور جو شخص کسی طرح سے بھی صحیح نماز نہیں سیکھ سکتا اس کیلئے ضروری ہے کہ جیسے بھی پڑھ سکتا ہو پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

نماز کے اذکار اور قرائت کو یاد کرنا

مسئلہ 1007۔ جو شخص حمد یا نماز کے دیگر واجبات کو اچھی طرح نہیں جانتا لیکن سیکھ سکتا ہو چنانچہ اگر وقت وسیع ہو تو ضروری ہے سیکھے اور اگر وقت تنگ ہو تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ اپنی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

نماز سکھانے کی اجرت لینا

مسئلہ 1008۔ واجبات نماز سکھانے کیلئے اجرت لینا بنا بر احتیاط حرام ہے لیکن اس کے مستحبات

سکھانے کیلئے اشکال نہیں رکھتا۔

▪ نماز کے حروف یا کلمہ کو غلط پڑھنا یا سکے صحیح پڑھنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1009۔ اگر حمد کا کوئی کلمہ نہ جانتا ہو یا شک رکھتا ہو یا جان بوجھ کر اسے نہ کہے یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف کہے مثلاً "ض" کی جگہ "ظ" کہے یا جہاں حرکت کے بغیر پڑھنا ضروری ہے حرکت دے یا شدّ نہ پڑھے تو نماز باطل ہے۔

▪ نماز کے کلمات کو غلط پڑھنا اس اعتقاد سے کہ درست پڑھ رہا ہے ▪

مسئلہ 1010۔ اگر انسان کسی کلمے کو صحیح سمجھتا ہو اور نماز بھی اسی طرح پڑھے اور بعد میں سمجھے کہ غلط پڑھ ہے تو لازم نہیں ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے۔

▪ جہل کی صورت کسی کلمہ کو تکرار کرنا یا اس کے صحیح تلفظ میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1011۔ اگر کسی لفظ کی زیر یا زبر کو نہ جانتا ہو یا مثلاً نہ جانتا ہو کہ فلاں لفظ "س" کے ساتھ ہے یا "ص" کے ساتھ تو ضروری ہے کہ سیکھے اور اگر دو یا اس سے زیادہ طریقے سے پڑھے مثلاً "اهدنا الصراط المستقيم" میں لفظ "مستقيم" کو ایک بار سین کے ساتھ اور ایک بار صاد کے ساتھ پڑھے تو نماز باطل ہے مگر یہ کہ دو لفظ دونوں طرح سے صحیح عربی ہو اور ان میں سے ایک کو ذکر کی نیت سے کہے۔

▪ مامز میں مد کی رعایت کرنا ▪

مسئلہ 1012۔ بنابر احتیاط مستحب اگر کسی لفظ میں "واو" ساکن ہو اور اس کلمے میں واو سے پہلے والا حرف پیش رکھتا ہو اور اس لفظ میں واو کے بعد والا لفظ ہمزہ ہو ۔جیسے لفظ "سوء" ہے۔ تو واو کو مدّ کے ساتھ پڑھے یعنی اسے کھینچ کر پڑھے اسی طرح اگر کسی لفظ میں الف ہو اور اس کلمے میں الف کے بعد والا حرف ہمزہ ہو ۔جیسے لفظ "جاء" ہے۔ تو اس الف کو کھینچ کر پڑھے نیز اگر کسی لفظ میں "یاء" ساکن ہو اور اس کلمے میں "یاء" سے پہلا حرف زیر رکھتا ہو اور اس کلمے میں "یاء" کے بعد والا حرف ہمزہ ہو ۔جیسے "جیء" تو "یاء" کو مدّ کے ساتھ پڑھے۔

اور اگر اس کلمے میں "واو"، "الف" اور "یاء" کے بعد ہمزے کی بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی زیر،

زبر اور پیش نہ رکھتا ہو تو بھی بنابر احتیاط مستحب ان تین حرفوں کو مدّ کے ساتھ پڑھے مثلاً "ولا الضالین" میں الف کے بعد لام ساکن ہے اس کے الف کو مد کے ساتھ پڑھے اور اگر اس طریقے کے مطابق عمل نہ کرے تو بنابر احتیاط مستحب نماز کو مکمل کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔

■ حرکت کے ساتھ وقف کرنا اور سکون کے ساتھ وصل کرنا ■

مسئلہ 1013۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز میں وقف با حرکت اور وصل با سکون نہ کرے اور وقف با حرکت کا معنا یہ ہے کہ لفظ کے آخر کی حرکت بولے اور اس لفظ اور اس کے بعد والے لفظ کے درمیان فاصلہ کرے مثلاً "الرحمن الرحیم" کہے اور "الرحیم" کی میم کو زیر دے پھر تھوڑا سا وقفہ کرے اور کہے "مالک یوم الدین" اور وصل یا سکون کا معنا یہ ہے کہ ایک الفظ کے آخر کی حرکت نہ پڑھے اور اس لفظ کو بعد والے لفظ کے ساتھ ملا دے مثلاً "الرحمن الرحیم" پڑھے اور "الرحیم" کی میم کو زیر نہ دے اور اس کے بعد فوراً "مالک یوم الدین" کہے۔

■ تیسری اور چوتھی رکعت کا ذکر ■

مسئلہ 1014۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف ایک حمد بھی پڑھ سکتا ہے اور ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ بھی پڑھ سکتا ہے یعنی ایک مرتبہ کہے "سبحان اللّٰہ و الحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر" اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ کہے۔ اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ ایک رکعت میں حمد اور دوسری میں تسبیحات اربعہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔

■ وقت کم ہونے کی صورت میں تسبیحات اربعہ ■

مسئلہ 1015۔ تنگ وقت میں ضروری ہے کہ تسبیحات اربعہ ایک مرتبہ پڑھے۔

■ تسبیحات اربعہ کو آہستہ پڑھنا ■

مسئلہ 1016۔ مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں حمد اور تسبیحات کو آہستہ پڑھیں۔

▪ تیسری اور چوتھی رکعت میں حمد کی بسم اللہ کو اہستہ پڑھنا ▪

مسئلہ 1017۔ اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں حمد پڑھے تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو آہستہ پڑھے۔

▪ تسبیحات اربعہ کو پڑھنے کی قدرت نہ رکھنے والے شخص کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1018۔ جو شخص تسبیحات نہیں سیکھ سکتا یا انہیں درست طور پر نہیں پڑھ سکتا ضروری ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں حمد پڑھے۔

▪ پہلی اور دوسری رکعت میں تسبیحات پڑھنا ▪

مسئلہ 1019۔ اگر اس خیال سے کہ یہ نماز کی آخری دو رکعتیں ہیں اس کی پہلی دو رکعتوں میں تسبیحات پڑھے تو اگر رکوع سے پہلے سمجھ جائے تو ضروری ہے حمد پڑھے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد سمجھے تو نماز صحیح ہے۔

▪ حمد کو آخری دو رکعتوں میں اس نیت کے ساتھ پڑھنا کہ پہلی دو رکعتیں ہیں یا اسکے برعکس ▪

مسئلہ 1020۔ اگر نماز کی آخری دو رکعتوں میں اس خیال سے کہ پہلی دو رکعتیں ہیں حمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اس خیال سے کہ آخری دو رکعتیں ہیں حمد پڑھے تو رکوع سے پہلے سمجھے یا اس کے بعد نماز صحیح ہے۔

▪ قصد کے بغیر تیسری اور چوتھی رکعتوں میں حمد یا تسبیحات پڑھنا ▪

مسئلہ 1021۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں حمد پڑھنا چاہتا ہو لیکن زبان پر تسبیحات آجائیں یا تسبیحات پڑھنا چاہتا ہو لیکن اگر اس کی عادت اسی چیز کو پڑھنا ہو جو اس کی زبان پر آئی ہے تو اسی کو مکمل کرے گا اور اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ تیسری رکعت میں سہواً حمد کو پڑھنا ▪

مسئلہ 1022۔ جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ پڑھنا ہے اگر بغیر ارادے کے اس کی زبان پر حمد آجائے تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ کر دوبارہ حمد یا تسبیحات پڑھے لیکن اگر اپنی عادت سے غفلت کرتے ہوئے فریضے کی ادائیگی کی نیت سے

حمد پڑھے تو اسے مکمل کرسکتا ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

■ تسبیحات اربعہ کے بعد استغفار کا استحباب ■

مسئلہ 1023۔ مستحب ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد استغفار کرے مثلا کہے "استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" یا کہے "اللھم اغفرلی" اور جو شخص استغفار کہنے میں مشغول ہے اگر شک کرے کہ حمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں چنانچہ اگر خاص ذکر نیت سے استغفار کیا ہو تو لازم نہیں ہے کہ حمد یا تسبیحات پڑھے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مطلق ذکر کی نیت سے حمد یا تسبیحات کو دوبارہ پڑھے۔ خاص طور پر اگر اس کی عادت وہ استغفار پڑھنا نہ ہو اور اگر اس نیت سے کہ نماز کی ہر جگہ میں استغفار کرنا مستحب ہے استغفار کیا ہو تو لازم ہے کہ حمد یا تسبیحات پڑھے نیز اگر نمازی نے استغفار نہ کیا ہو اور رکوع کیلئے جھکنے سے پہلے شک کرے کہ حمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ حمد یا تسبیحات پڑھے۔

■ رکوع کی حالت تسبیحات یا حمد پڑھنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 1024۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ حمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر رکوع کیلئے جھکے اور رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے شک کرے چنانچہ اگر اس نے استغفار نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ پلٹے اور حمد یا تسبیحات پڑھے اور اگر استغفار کیا ہو تو مسئلے کا حکم اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو سابقہ مسئلے میں گزری ہے۔

■ نماز میں آیت یا کسی کلمہ کو صحیح پڑھنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 1025۔ جب بھی شک کرے کہ کوئی آیت یا لفظ پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ اگر ایسی چیز میں مشغول نہ ہوا ہو جو اس کے بعد ہے تو ضروری ہے کہ اس آیت یا لفظ کو صحیح طور پر پڑھے اور اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد شک کرے کہ حمد کا فلاں لفظ صحیح طور پر پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر رکوع سے پہلے ہو لیکن ایسی چیز میں مشغول ہوچکا ہو جو اس کے بعد ہے مثلا سورہ پڑھتے وقت شک کرے کہ حمد کو صحیح طور پر پڑھا ہے یا نہیں یا "اھدنا الصراط المستقیم" پڑھتے وقت شک کرے کہ "ایاک نعبد و ایاک نستعین" کو صحیح طور پر پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس پڑھے ہوئے حصے کو

مطلق قربت کی نیت سے دوبارہ صحیح طور پر پڑھے اور اگر کئی مرتبہ شک کرے تو بھی اس کی ذمہ داری یہی ہے لیکن اگر وسواس کی حد تک پہنچ جائے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ممکن ہو کہ اپنے وسواس پر عمل نہ کرے اور اس کے باوجود مسئلے کو جانتے ہوئے یا اس میں شک کی صورت میں اس حصے کا تکرار کرے تو ضروری ہے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔

■ قرائت کے مستحبات ■

مسئلہ 1026۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد سے پہلے کہے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" اور مردوں کیلئے مستحب ہے کہ نماز ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو بلند آواز سے پڑھیں اور مستحب ہے کہ نمازی حمد و سورہ کو واضح کر کے پڑھے اور ہر آیت کے آخر میں وقف کرے یعنی اسے بعد والی آیت کے ساتھ نہ ملائے اور حمد و سورہ پڑھتے وقت آیت کے معنا کی طرف توجہ رکھے اور اگر نماز، جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو امام کی حمد مکمل ہونے کے بعد اور اگر تنہا پڑھ رہا ہو تو اپنی حمد مکمل کرنے کے بعد کہے "الحمد للہ رب العالمین" اور سورہ "قل ھو اللہ احد" پڑھنے کے بعد ایک، دو یا تین مرتبہ کہے "کذالک اللہ ربی" یا تین مرتبہ کہے "کذالک اللہ ربنا" اور سورہ پڑھنے کے بعد تھوڑا ٹھہرے اور اس کے بعد رکوع سے پہلے والی تکبیر کہے یا قنوت پڑھے۔

■ سورہ قدر اور سورہ توحید پڑھنے کا مستحب ہونا ■

مسئلہ 1027۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں سورہ "انا انزلناہ" اور دوسری رکعت میں سورہ "قل ھو اللہ احد" پڑھے۔

■ یومیہ نمازوں میں سورہ توحید کو ترک کی کراہت ■

مسئلہ 1028۔ مکروہ ہے کہ انسان شب و روز کی تمام نمازوں میں سورہ "قل ھو اللہ احد" نہ پڑھے۔

■ سورہ توحید کو ایک سانس میں پڑھنا ■

مسئلہ 1029۔ سورہ "قل ھو اللہ احد" کو ایک سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔

■ دونوں رکعتوں میں ایک سورہ کا تکرار ■

مسئلہ 1030۔ جو سورہ پہلی رکعت میں پڑھا ہے اسے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر دونوں رکعتوں میں سورہ "قل ھو اللہ احد" پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔

رکوع

■ رکوع کی تعریف ■

مسئلہ 1031۔ ہر رکعت میں قرائت کے بعد ضروری ہے کہ خضوع کی نیت سے اتنا جھکے کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ سکے اس کام کو رکوع کہتے ہیں۔

■ رکوع میں اپنے گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا ■

مسئلہ 1032۔ اگر رکوع کی حد تک جھکے لیکن اپنے ہاتھ گھٹنوں پر نہ رکھے تو اشکال نہیں ہے۔

■ معمول سے ہٹ کر رکوع انجام دینا ■

مسئلہ 1033۔ اگر معمول سے ہٹ کر رکوع بجالائے مثلا دائیں یا بائیں جھکے تو اگرچہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پھر بھی بنابر احتیاط صحیح نہیں ہے۔

■ قصد خضوع کے بغیر جھکنا ■

مسئلہ 1034۔ ضروری ہے کہ جھکنا خضوع کی نیت سے ہو پس اگر کسی دوسرے کام کی نیت سے -جیسے کسی جانور کو مارنے کیلئے- جھکے تو اسے رکوع شمار نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہوجائے اور پھر دوبارہ رکوع کیلئے جھکے اور اس عمل سے رکوع زیادہ نہیں ہوتا ہے نماز باطل نہیں ہوگی۔

■ معمول کے مطابق جسم نہ رکھنے والے شخص کا رکوع ■

مسئلہ 1035۔ جس شخص کے ہاتھ اور گھٹنے دوسروں کے ہاتھ اور گھٹنوں سے مختلف ہیں مثلا ہاتھ بہت لمبے ہیں کہ اگر تھوڑا سا جھک جائے تو گھٹنوں تک پہنچ جاتے ہیں یا اس کے گھٹنے

دوسرے لوگوں کے گھٹنوں سے زیادہ نیچے ہوں اس لئے ہاتھوں کو گھٹنوں تک پہنچانے کیلئے زیادہ جھکنا پڑتا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کی حد تک جھکے۔

▪ بیٹھ کر پڑھے جانے والی نماز کا رکوع ▪

مسئلہ 1036۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کرتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ اتنا جھکے جتنا کھڑے ہو کر رکوع کرتا تو اپنی کمر کو جھکاتا۔

▪ رکوع کا ذکر ▪

مسئلہ 1037۔ ضروری ہے کہ اختیاری حالت میں تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم و بحمدہ" یا اتنی مقدار کوئی دوسرا ذکر کہے لیکن رکوع میں "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" نہ کہے اور تنگ وقت میں اور مجبوری کی حالت میں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنا کافی ہے۔

▪ ذکر رکوع کو صحیح پڑھنا ▪

مسئلہ 1038۔ ضروری ہے کہ رکوع کا ذکر مسلسل اور صحیح عربی میں کہا جائے اور مستحب ہے کہ اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کہیں۔

▪ رکوع میں بدن اور سر کا آرام اور سکون سے ہونا ▪

مسئلہ 1039۔ رکوع کے وجود میں آنے کیلئے ضروری ہے کہ جھکنے کے بعد سر اور بدن آرام پکڑ لیں اور اس کے واجب ذکر کے وقت بھی ضروری ہے کہ سر اور بدن سکون کے ساتھ ہوں یا مستحب ذکر ہو تو اگر اسے اس ذکر کی نیت سے کہے جس کا رکوع میں حکم دیا گیا ہے تو اس میں بھی سر اور بدن کا سکون کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

▪ ذکر رکوع کے دوران غیر اختیاری حرکت ▪

مسئلہ 1040۔ اگر رکوع کا واجب ذکر کہتے وقت بے اختیار اتنا ہلے سر یا بدن سکون کی حالت سے خارج ہوجائے تو رجا کی نیت سے ذکر کو مکمل کرے اور پھر آرام پکڑنے بعد دوبارہ کہے لیکن اگر تھوڑا سا ہلے کہ جس سے سرا اور بدن سکون کی حالت سے خارج نہ ہو یا ہاتھوں اور انگلیوں کو حرکت دے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ بدن ساکن ہونے سے پہلے رکوع کا ذکر پڑھنا ▪

مسئلہ 1041۔ اگر قبل اس کے کہ رکوع کی حد تک جھکے اور سر اور بدن آرام پکڑے جان بوجھ کر رکوع کا ذکر کہے تو نماز باطل ہے۔

▪ رکوع کے ذکر مکمل ہونے پہلے سے رکوع اٹھ جانا ▪

مسئلہ 1042۔ اگر واجب ذکر مکمل ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اٹھالے تو نماز باطل ہے۔

▪ ذکر رکوع مکمل ہونے سے پہلے سہوا رکوع سے بلند ہونا ▪

مسئلہ 1043۔ قبل اس کے کہ رکوع کی حد تک جھکے اور سر و بدن آرام پکڑے بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سر اٹھالے تو ضروری ہے کہ دوبارہ رکوع کرے لیکن اگر رکوع کی حد تک جھکے لیکن واجب ذکر مکمل کرنے سے پہلے بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سر اٹھالے چنانچہ اگر رکوع کی حالت سے خارج ہونے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ بدن کے سکون کی حالت میں ذکر کہے اور اگر رکوع کی حالت سے خارج ہونے کے بعد متوجہ ہو تو نماز صحیح ہے۔

▪ رکوع میں ٹھہرے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1044۔ اگر ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کی مقدار رکوع میں نہ ٹھہر سکتا ہو تو کچھ مقدار رکوع میں جاتے ہوئے یا رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے اور جتنا ممکن ہو رکوع کی حالت میں کہے

▪ رکوع میں بدن آرام پکڑنے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1045۔ اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکوع میں آرام نہ پکڑے تو نماز صحیح ہے۔ لیکن لازمی ہے کہ حالت رکوع سے خارج ہونے پہلے واجب ذکر پڑھے۔

▪ رکوع کی حد تک جھکنے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1046۔ اگر کوئی شخص رکوع کی واجب مقدار تک جھک نہیں سکتا، اگر ممکن ہو تو

ضروری ہے کہ کسی چیز کی مدد سے یا ٹیک لگا کر رکوع کرے اور اگر کسی طرح سے بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ رکوع کیلئے سر کے ساتھ اشارہ کرے اور کافی ہے۔
اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جتنا جھک سکے جھکے اور اگر سر کے ساتھ اشارہ نہ کرسکے تو رکوع کی نیت سے آنکھیں بند کرے اور ضروری ہے کہ رکوع کا ذکر کہے اور رکوع کی نیت سے آنکھیں کھولے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو رکوع کے ذکر کی نیت سے ذکر کہے اور آخری دونوں صورتوں میں صحت یابی کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ رکوع کرنے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1047۔ جو شخص کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع کی حد تک نہیں جھک سکتا لیکن بیٹھ کر جھک سکتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ بیٹھ کر رکوع کرے اور اگر کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی دونوں حالتوں میں رکوع نہیں کرسکتا تو اگر ممکن ہو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور دونوں صورتوں میں رکوع کیلئے سر کے ساتھ اشارہ کرے (اور بنا بر احتیاط مستحب جتنا جھک سکتا ہو جھکے) اور اگر سر کے ساتھ اشارہ نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ سابقہ مسئلہ کے حکم کے مطابق عمل کرے اور آخری دونوں صورتوں میں صحت یابی کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ اضافی رکوع کرنا ▪

مسئلہ 1048۔ اگر رکوع کی حدتک پہنچے اور بدن کے آرام پکڑنے کے بعد سر اٹھالے اور خضوع کی نیت سے دوبارہ رکوع کی حد تک جھکے اور اس کا بدن آرام پکڑلے تو نماز باطل ہے۔

▪ رکوع کے بعد قیام ▪

مسئلہ 1049۔ رکوع کا ذکر مکمل ہونے کے بعد ضروری ہے کہ سیدھا کھڑا ہو اور بدن کے آرام پکڑنے کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جان بوجھ کر کھڑے ہونے سے پہلے یا بدن کے آرام پکڑنے سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ سجدہ سے پہلے فراموش شدہ رکوع یاد آنا ▪

مسئلہ 1050۔ اگر رکوع کو بھول جائے اور سجدے میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہوجائے اور اس کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جھکنے کی حالت میں ہی رکوع کی

طرف پلٹ آئے تو کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور اس کے بعد رکوع میں جائے۔

▪ سجدہ میں فراموش شدہ رکوع یاد آنا ▪

مسئلہ 1051۔ اگر پیشانی کے زمین تک پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ پلٹے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع بجا لائے اور اگر دوسرے سجدے میں یاد آئے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسی نماز مکمل کرے اور اس کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ رکوع کے مستحبات ▪

مسئلہ 1052۔ مستحب ہے کہ رکوع میں جانے سے پہلے اس حال میں کہ سیدھا کھڑا ہو تکبیر کہے اور رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے رکھے، پشت کو سیدھا رکھے، گردن کو کھینچ کر رکھے اور پشت کے برابر رکھے۔ دونوں پیروں کے درمیان نظر رکھے، ذکر سے پہلے یا اس کے بعد صلوات بھیجے اور رکوع سے اٹھنے اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد بدن کے ساکن ہونے کی حالت میں کہے "سمع اللہ لمن حمدہ"

▪ خواتین کا رکوع ▪

مسئلہ 1053۔ مستحب ہے کہ رکوع میں عورتیں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے نہ رکھیں۔

سجود

سجدے کے احکام

▪ سجدہ کا حکم اور دستور ▪

مسئلہ 1054۔ ضروری ہے کہ نمازی واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے یعنی خضوع کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے اور بنابر احتیاط مستحب

پیشانی کا جو حصہ زمین پر رکھا ہوا ہے وہ درہم سے کم نہ ہو (درہم کی مقدار مسئلہ 856 میں بیان ہوچکی ہے) اور ضروری ہے کہ سجدے کی حالت میں ذکر کہے اور ذکر کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پیروں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے اور ہاتھوں کی پشت رکھنا کافی نہیں ہے۔

▪ سجدہ کا رکن ہونا ▪

مسئلہ 1055۔ سجدہ ہر رکعت میں رکن ہے یعنی اگر کوئی شخص واجب نماز کی ایک رکعت میں جان بوجھ کر یا بھول کر دونوں سجدے چھوڑ دے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

▪ ایک سجدہ کو کم یا زیادہ کرنا ▪

مسئلہ 1056۔ اگر جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کردے تو نماز باطل ہوجاتی ہے اور اگر بھول کر ایک سجدہ زیادہ کر دے تو نماز صحیح ہے اور اگر بھول کر ایک سجدہ کم کر دے تو اس کا حکم مسئلہ 1119 میں آئے گا۔

▪ سجدہ کے تحقق یا واقع ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 1057۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر پیشانی زمین پر نہ رکھے تو اس نے سجدہ نہیں کیا اگرچہ دیگر جگہیں زمین پر لگی ہوئی ہوں لیکن اگر خضوع کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے اور بھول کر دیگر جگہیں زمین پر نہ لگائے یا بھول کر ذکر نہ کہے تو سجدہ صحیح ہے۔

▪ سجدے کا ذکر ▪

مسئلہ 1058۔ سجدے کے واجبات میں سے ایک ذکر ہے اور وہ "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" یا "سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ" کہنا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ کوئی ذکر جو ان کی مقدار تک ہو کافی ہے لیکن ضروری ہے سجدے میں "سبحان ربی العظیم و بحمدہ" نہ کہے، ضروری ہے کہ سجدے کا ذکر مسلسل اور صحیح عربی میں کہا جائے اور مستحب ہے کہ "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" تین، پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے۔

▪ سجدے میں سر اور بدن کا سکون و آرام سے ہونا ▪

مسئلہ 1059۔ ضروری ہے کہ سجدے میں پیشانی سجدہ گاہ پر رکھنے کے بعد بدن آرام

پکڑے اور اس کے واجب ذکر کی حالت میں ضروری ہے کہ سر اور بدن آرام کے ساتھ ہوں اور مستحب ذکر کو اگر اس ذکر کی نیت سے کہے جس کا سجدے میں حکم دیا گیا ہے تو یہ کہتے وقت بھی سر اور بدن کا آرام کے ساتھ ہونا لازم ہے۔

■ حرکت کے دوران جان بوجھ کر سجدے کے ذکر کو پڑھنا ■

مسئلہ 1060۔ اگر قبل اس کے کہ پیشانی زمین پر لگے اور سر و بدن آرام پکڑیں جان بوجھ کر سجدے کا ذکر کہے یا ذکر کہے بغیر یا اس کے مکمل ہونے سے پہلے سر سجدے سے اٹھالے یا واجب ذکر کی حالت میں یا اس مستحب ذکر کی حالت میں کہ جسے ورود کی نیت سے کہہ رہا ہے بدن کو حرکت دے تو اس کی نماز باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بناء پر مستحب ذکر میں ابتداءً نماز کو مکمل کرے پھر اسی نماز کا اعادہ کرے۔

■ حرکت کی حالت میں سجدے کے ذکر کو سہواپڑھنا ■

مسئلہ 1061۔ اگر قبل اس کے کہ پیشانی زمین پر لگے اور سر و بدن آرام پکڑے بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سجدے کا ذکر کہے اور سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے سمجھ جائے کہ اس نے غلطی کی ہے تو ضروری ہے کہ آرام کی حالت میں دوبارہ ذکر کہے۔

■ سجدے کے بعد ذکر کو درست نہ پڑھنے کا یقین آنا یا اصلاذ کر سجدہ نہ پڑھنے کا یقین ہونا ■

مسئلہ 1062۔ اگر سجدے سے سر اٹھانے کے بعد سمجھے کہ اس نے ذکر نہیں کہا یا ذکر کہنے کی حالت میں اس کا بدن آرام کے ساتھ نہیں تھا یا سجدے کا ذکر مکمل ہونے سے پہلے اس نے سر اٹھایا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

■ سجدہ کرنے کے دوران بعض اعضاء کو عمداا ٹھانا ■

مسئلہ 1063۔ سجدے کا واجب ذکر کہہ رہا ہے اگر اس وقت جان بوجھ کر سات اعضا میں سے کوئی عضو زمین سے اٹھا لے تو نماز باطل ہوجاتی ہے لیکن جس وقت ذکر کہنے میں مشغول نہیں ہے اگر پیشانی کے علاوہ دیگر اعضا کو زمین سے اٹھا کر دوبارہ رکھ لے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ ذکر مکمل ہونے سے پہلے بعض اعضاء کو سہواً زمین سے اٹھانا ▪

مسئلہ 1064۔ اگر سجدے کا ذکر شروع ہونے سے پہلے یا اس کے مکمل ہونے سے پہلے بھول کر پیشانی زمین سے اٹھا لے تو دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور ضروری ہے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے لیکن اگر دیگر جگہیں زمین سے اٹھالے تو ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر کہے۔

▪ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا ▪

مسئلہ 1065۔ پہلے سجدے کا ذکر مکمل ہونے کے بعد ضروری ہے کہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ بدن آرام پکڑے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے۔

▪ پیشانی کی جگہ کا پاؤں کی جگہ کے ساتھ ہم سطح ہونا ▪

مسئلہ 1066۔ ضروری ہے کہ سجدہ کرنے والے کی پیشانی کی جگہ اس کے پیروں کی جگہ سے عرفاً چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ہو اور اس حکم میں ڈھلوان والی اور ہموار زمین کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

▪ سہواً پیشانی کو بلند جگہ پر رکھنا ▪

مسئلہ 1067۔ اگر غلطی سے پیشانی ایسی جگہ پر رکھے جو اس کے پیروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ اونچی ہے تو اگر اس کی اونچائی اتنی زیادہ ہو کہ نہ کہیں یہ سجدے کی حالت میں ہے تو یہ بھی کرسکتا ہے کہ ایسی جگہ پر رکھ لے جس پر سجدہ صحیح ہے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ اپنا سر اس جگہ پر گھسیٹ لائے جہاں سجدہ صحیح ہے اور اگر اس کی اونچائی اتنی کم ہو کہ کہا جائے یہ سجدے کی حالت میں ہے تو اپنا سر اس جگہ کھینچ لائے جس پر سجدہ صحیح ہے اور کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کرنے کے بعد اسے دوبارہ پڑھے اور اگر اسی جھکی ہوئے حالت میں سر کو جا بجا نہیں کر سکتا تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور بناء بر احتیاط مستحب نماز کو نہ توڑے بلکہ سر اٹھا کر اس جگہ رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ پاؤں کی سطح سے نیچے سہواً پیشانی کو رکھنا ▪

مسئلہ 1068۔ اگر غلطی سے اپنی پیشانی ایسی جگہ رکھے جو اس کے پیروں کی جگہ سے چار بند انگلیوں سے زیادہ پست ہے تو ضروری ہے کہ اسی جھکی ہوئی حالت میں اپنی پیشانی کو ایسی جگہ رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور امکان کی صورت میں ضروری ہے کہ سر کو اس جگہ کھینچ لے کہ جس پر سجدہ صحیح ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ سجدے کی جگہ اور پیشانی کے درمیان کسی مانع کا موجود ہونا ▪

مسئلہ 1069۔ ضروری ہے کہ پیشانی اور جس چیز پر سجدہ کر رہا ہے کے درمیان کوئی مانع چیز نہ ہو پس اگر چادر سجدے گاہ پورے سطح کو ڈھانپے ہوئے ہو یا سجدے گاہ کی پوری سطح پر اتنی میل ہو کہ پیشانی سجدے گاہ پر نہ لگے تو سجدہ باطل ہے لیکن اگر بطور مثال سجدے گاہ کا رنگ بدلا ہوا ہے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ زمین پر مکمل ہتھلی رکھنے کی قدرت اور توانائی نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1070۔ اگر سجدے کیلئے پورے ہاتھ کو رکھنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ ہاتھ کا جتنا حصہ رکھنا ممکن ہو -اگرچہ ہاتھ کی انگلیاں- اسے زمین پر رکھے اور بنا بر احتیاط اگر کچھ بھی ممکن نہ ہو تو ہاتھ کی پشت کو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو ہاتھ کی کلائی زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کہنی تک جس حصے کو بھی رکھ سکتا ہو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو بازو کا رکھنا کافی ہے۔

▪ سجدے کے وقت پاؤں کے انگوٹھے کو زمین پر رکھنا ▪

مسئلہ 1071۔ ضروری ہے کہ سجدے میں پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے اور اگر اس کی بجائے پاؤں کی دوسری انگلیاں یا پاؤں کا اوپر والا حصہ زمین پر یا ناخن لمبا ہونے کی وجہ سے انگوٹھے کا سرا زمین پر نہ لگے تو نماز باطل ہے اور جس شخص نے مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اپنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں اس کیلئے ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے۔

▪ پاؤں کے انگوٹھے کا مکمل یا کچھ حصے کا کٹ جانا ▪

مسئلہ 1072۔ اگر کسی کے انگوٹھے کا کچھ کٹا ہوا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ باقی حصہ زمین

پر رکھے اور اگر کچھ بھی نہ بچا ہو یا باقی حصہ زمین پر نہ رکھ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ بعض دوسری انگلیاں رکھے اور اگر کوئی بھی انگلی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پاؤں کا جتنا حصہ باقی ہے اس کا سرا زمین پر رکھے۔

▪ غیر معمول کے مطابق سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1073۔ اگر معمول سے ہٹ کر سجدہ کرے تو مثلاً سجدے کی حالت میں اپنا سینہ اور پیٹ زمین کے ساتھ لگا دے یا ٹانگوں کو لمبا کرے تو اگر سات اعضا -کہ جن کا ذکر ہوچکا ہے- زمین پر لگ جائیں تو کافی ہے لیکن بنا بر احتیاط مستحب نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ▪

مسئلہ 1074۔ ضروری ہے کہ سجدے گاہ یا کوئی دوسری چیز کہ جس پر سجدہ کر رہا ہے کی سطح کا کچھ حصہ پاک ہو لیکن اگر بطور مثال سجدے گاہ کو نجس فرش پر رکھے یا سجدے گاہ کی پشت نجس ہو تو اس پر سجدہ کرنے سے کوئی مانع نہیں ہے مگر یہ کہ یہ اس طرح پیشانی کے نجس ہونے کا باعث ہو کہ اس سے نماز باطل ہوجائے۔

▪ پیشانی پر پھوڑے یا زخم کا ہونا ▪

مسئلہ 1075۔ اگر پیشانی پر پھوڑا وغیرہ ہو کہ جس کے ساتھ سجدہ نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ پیشانی کے سالم حصے کے ساتھ سجدہ کرے اگرچہ اس طرح کہ اونچا سجدہ گا لے کر پھوڑے کو سجدہ گاہ کے ساتھ قرار دے اور پیشانی کے سالم حصے کے ساتھ سجدہ کرے یا زمین میں گڑھا کھود کر پھوڑے کو گڑھے میں رکھے اور پیشانی کے سالم حصے کو زمین پر رکھے۔

▪ تمام پیشانی پر زخم ہونے کی صورت میں سجدہ کرنے کی کیفیت ▪

مسئلہ 1076۔ اگر پھوڑا یا زخم پوری پیشانی کو گھیرے ہوئے ہو تو ضروری ہے کہ پیشانی کی دو طرفوں میں سے ایک کے ساتھ سجدہ کرے اور بنابر احتیاط مستحب دائیں طرف کو مقدم کرے اور اگر یہ نہ کرسکے تو ابرو کے ساتھ سجدہ کرے اور داڑھی کے بال رکاوٹ شمار نہیں ہوں گے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کیلئے اشارہ کرے۔

▪ پیشانی کو زمین تک پہنچانے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1077۔ جو شخص اپنی پیشانی کو زمین تک نہیں پہنچا سکتا اس کیلئے ضروری ہے اسے اونچی جگہ پر رکھے اور پیشانی کو اس طرح اس پر قرار دے کہ کہیں اس نے سجدہ کیا ہے اور جتنا ممکن ہو اعضاءِ سجدہ کو بطور معمول زمین پر رکھے۔

▪ سجدے کے لیے سجدہ گاہ کو بلند کرنا ▪

مسئلہ 1078۔ اگر ایسی اونچی چیز نہ ہو کہ جس پر سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز کہ جس پر سجدہ صحیح ہے رکھ سکے تو ضروری ہے کہ سجدے گاہ یا اسی طرح دوسری چیز کو ہاتھ کے ساتھ بلند کرے اور اس پر سجدہ کرے۔

▪ سجدہ انجام دینے کی قدرت نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1079۔ جو شخص کسی طرح بھی سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ جس وقت دل میں سجدے کی نیت کئے ہوئے ہو سر کے ساتھ اشارہ کرے اور یہ کافی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو سجدے کی نیت سے آنکھوں کے ساتھ اشارہ کرے اور ذکر پڑھے اور اگر اشارہ بھی ممکن نہ ہو تو سجدہ واجب نہیں ہے اور بنابر احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز میں سجدے کی نیت سے ہاتھ سے اشارہ کرے اور ذکر پڑھے اور آخری دو صورتوں میں عذر برطرف ہونے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ زمین سے بے اختیار پیشانی کا بلند ہونا ▪

مسئلہ 1080۔ اگر پیشانی کے زمین تک پہنچنے اور بدن کے آرام پکڑنے کے بعد بے اختیار پیشانی زمین سے اٹھ جائے چنانچہ اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ پیشانی کو دوبارہ زمین کے ساتھ نہ لگنے دے اور یہ ایک سجدہ شمار ہوگا اگرچہ سجدے کا ذکر نہ کہا ہو اور اگر سر کو کنٹرول نہ کرسکے اور بے اختیار سجدے کی جگہ کی طرف پلٹ جائے تو یہ مجموعی طور پر ایک سجدہ شمار ہوگا اور اگر ذکر نہ کہا ہو تو ضروری ہے کہ ذکر کہے۔

▪ سجدے میں تقیہ کرنا ▪

مسئلہ 1081۔ جس جگہ انسان تقیہ کرسکتا ہے ضروری ہے کہ جہاں تک ہوسکے فرش اور اس

جیسی دوسری چیز پر سجدہ نہ کرے بلکہ اگر چٹائی یا کسی دوسری چیز پر کہ جس پر سجدہ صحیح ہے سجدہ کرسکتا ہو اس طرح کہ اس سے اسے زحمت نہ ہوتی ہو تو فرش وغیرہ پر سجدہ نہ کرے بلکہ اگر لازم ہو تو ضروری ہے کہ نماز کیلئے کسی دوسری جگہ جائے بلکہ اگر مجبوری کی صورت میں بھی فرش وغیرہ پر سجدہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ اسی چیز پر سجدہ کرنا کہ جس پر بدن آرام نہ پکڑے ▪

مسئلہ 1082۔ اگر اسپرنگ والے گدّے یا ایسی چیز پر سجدہ کرے کہ جس پر بدن آرام نہیں پکڑتا تو باطل ہے۔

▪ کیچڑ والی زمین پر سجدہ اور تشہد کا حکم ▪

مسئلہ 1083۔ اگر انسان کیچڑ والی زمین میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو اگر بدن اور لباس کا آلودہ ہونا اس کیلئے زیادہ مشقت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ سجدہ اور تشہد معمول کے مطابق بجا لائے اور اگر زیادہ مشقت رکھتا ہو تو یہ کرسکتا ہے کہ سجدے کیلئے قیام کی حالت میں سر کے ساتھ اشارہ کرے اور قیام کی حالت میں تشہد پڑھے اور اگر سجدے اور تشہد کو معمول کے مطابق بجالائے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا ▪

مسئلہ 1084۔ بنا بر احتیاط مستحب نماز کی پہلی رکعت میں اور چار رکعتی نماز کی تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد حرکت کے بغیر تھوڑا سا بیٹھے اور اس کے بعد اٹھے۔

وہ چیزیں کہ جن پر سجدہ صحیح ہے

▪ زمین یا زمین سے اگنے والی چیزوں پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1085۔ ضروری ہے کہ سجدہ زمین پر یا زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر کیا جائے کہ جو کھانے اور پہننے والی نہیں ہیں جیسے لکڑی اور درختوں کے پتے اور دیگر چیزوں پر سجدہ ۔جیسے زمین سے اگنے والی وہ چیزیں جو کھانے اور پہننے والی ہیں (گندم، جو، کاٹن) اور وہ جو زمین کا جز شمار نہیں ہوتیں اور اگنے والی بھی نہیں ہے جیسے سونا، چاندی، تارکول اور زفت

ہے۔ صحیح نہیں ہے۔

▪ انگور کے پتوں پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1086۔ ضروری ہے کہ انگور کے پتوں پر سجدہ نہ کریں۔

▪ حیوانات کی خوراک والی چیزیں جیسے گھاس پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1087۔ زمین سے اگنے والی ایسی چیزوں پر سجدہ صحیح ہے کہ جو انسان کی خوراک اور لباس نہیں ہیں لیکن جانوروں کی خوراک ہیں جیسے چارہ اور گھاس پھوس۔

▪ پھولوں پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1088۔ ان پھولوں پر سجدہ صحیح ہے جو غذا نہیں ہیں اگرچہ علاج کیلئے کھائے بھی جاتے ہوں جیسے گل بنفشہ ہے۔

▪ کچے پھل یا جڑی بوٹیوں پر سجدہ کہ جو بعض علاقوں میں کھائے جاتے ہوں ▪

مسئلہ 1089۔ کچے پھل پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور ایسی جڑی بوٹی پر بھی سجدہ صحیح نہیں ہے کہ جو بعض علاقوں میں بطور معمول کھائی جاتی ہے اور دوسرے علاقوں میں اس کا کھانا معمول نہیں ہے ہاں اگر کوئی چیز بالعموم علاقوں میں نہیں کھائی جاتی ہے تو جو شخص ان علاقوں میں ہے وہ اس پر سجدہ کرسکتا ہے۔

▪ معدنی پتھر پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1090۔ مختلف قسم کے معدنی پتھر کہ جو زمین کا جز ہیں ۔جیسے سنگ مر مر، چونے کا پتھر اور جپسم ہے۔ ان پر سجدہ صحیح ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اختیاری حالت میں پکے ہوئے چونے اور پلسٹر اور مٹی کی صراحی اور اینٹ وغیرہ پر سجدہ نہ کرے۔

▪ کاغذ پر سجدہ ▪

مسئلہ 1091۔ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے اگرچہ روئی وغیرہ سے ہی بنا ہو۔

▪ سجدہ کرنے کے لیے بہترین چیز ▪

مسئلہ 1092۔ سجدے کیلئے سب سے بہتر خاک شفا ہے اور اس کے بعد عام مٹی اور مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد جڑی بوٹی ہے۔

▪ ایسی چیز تک رسائی نہ ملنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے ▪

مسئلہ 1093۔ اگر پورے وقت میں ایسی چیز نہ رکھتا ہو کہ جس پر سجدہ صحیح ہے یا رکھتا ہو لیکن کسی وجہ سے -جیسے شدید سردی یا گرمی- اس پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو اگر اس کے پاس روئی یا سَن کی کوئی چیز ہو تو ضروری ہے کہ اس پر سجدہ کرے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ ہاتھ کی پشت پر سجدہ کرے۔

▪ نرم مٹی اور کیچڑ پر سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1094۔ ایسی نرم مٹی اور کیچڑ پر سجدہ کہ جس پر پیشانی آرام نہیں پکڑتی باطل ہے۔

▪ سجدگاہ کا پیشانی سے چپک جانا ▪

مسئلہ 1095۔ اگر پہلے سجدے میں سجدہ گاہ پیشانی کے ساتھ چپک جائے تو ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کیلئے سجدہ گاہ کو الگ کرے۔

▪ نماز کے دوران سجدہ گاہ کا گم ہوجانا ▪

مسئلہ 1096۔ اگر نماز کے اثنا میں وہ چیز گم ہوجائے کہ جس پر سجدہ کر رہا تھا اور کوئی ایسی چیز بھی اس کے پاس نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے تو اگر وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو چھوڑ کر پہلے سجدہ گاہ حاصل کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے اور گر وقت تنگ ہو تو مسئلہ 1093 میں بیان شدہ ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

▪ ایسی چیز پر پیشانی رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور درحال سجدہ اسکی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1097۔ اگر سجدے کی حالت میں پتا چلے کہ اس نے پیشانی ایسی چیز پر رکھی ہوئی ہے کہ جس پر سجدہ باطل ہے تو ضروری ہے کہ ایسی چیز پر پیشانی رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور اگر ایسی چیز نہ ہو تو اگر وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو چھوڑے دے اور

سجدہ گاہ حاصل کرنے کے بعد دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر 1093 میں بیان کردہ ترتیب کے مطابق عمل کرے اور ہر صورت میں پیشانی کو اسی جھکی ہوئی حالت میں ان چیزوں میں سے کسی ایک پر رکھے بلکہ اگر یہ ممکن ہو تو سر کو اسی پر کھینچ کر کے آئے اور بنا بر احتیاط مستحب نماز کو مکمل کرنے کے بعد اسے دوبارہ پڑھے۔

▪ ایسی چیز پر سجدہ کے لیے پیشانی رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور سجدہ کرنے بعد اسکی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1098۔ اگر سجدے کے بعد سمجھے کہ پیشانی ایسی چیز پر رکھی تھی جس پر سجدہ باطل ہے تو ضروری ہے کہ اس چیز پر سجدہ کرے جس پر سجدہ صحیح ہے اور اگر ایسی چیز نہ ہو تو اگر وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو چھوڑ کر سجدہ گاہ حاصل کرے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر 1093 میں بیان کردہ ترتیب کے مطابق عمل کرے اور اس مسئلہ میں کوئی فرق نہیں ہے کہ یہ چیز ایک سجدے میں پیش آئی ہو یا ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں۔

▪ غیر خدا کے لیے سجدہ کرنا ▪

مسئلہ 1099۔ غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض لوگ جو ائمہ (ع) کی قبور کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں خداوند متعال کے شکر کیلئے ہو تو اشکال نہیں رکھتا ورنہ حرام ہے۔

سجدہ کے مستحبات اور مکروہات

▪ سجدے کے مستحبات ▪

مسئلہ 1100۔ سجدے میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

1۔ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے رکوع سے سر اٹھانے اور مکمل طور پر کھڑا ہونے کے بعد اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے مکمل طور پر بیٹھنے کے بعد سجدے میں جانے کیلئے تکبیر کہے۔

2۔ جب مرد سجدہ کرنا چاہتا ہو تو پہلے ہاتھ اور عورت پہلے زانو زمین پر رکھے۔

3۔ اپنی ناک سجدے گاہ پر یا ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے بلکہ یہ چیز احتیاط استحبابی مؤکد کے مطابق ہے۔

4۔ سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں ملائے رکھے اور اس طرح کان کے برابر رکھے کہ ان کے سر قبلہ رخ ہوں۔
5۔ سجدے میں دعا کرے اور پروردگار سے طلب حاجت کرے اور بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھے "یا خیر المسئولین و یا خیر المعطین أُرزقنی و ارزق عیالی من فضلک فانک ذو الفضل العظیم" یعنی اے وہ بہترین ہستی کہ جس سے مانگا جاتا ہے اور اسے عطا کرنے والوں میں سے بہترین اپنی فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے کیونکہ تو عظیم فضل والا ہے۔
6۔ سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کے اوپر والے حصے کو بائیں پیر کے تلوے پر رکھے۔
7۔ ہر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کے آرام پکڑ لے تو تکبیر کہے۔
8۔ پہلے سجدے کے بعد جب بدن آرام پکڑ لے تو "استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" کہے۔
9۔ سجدے کو طول دے۔
10۔ جب بیٹھ جائے تو ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔
11۔ دوسرے سجدے میں جانے کیلئے بدن کے آرام کی حالت میں "اللہ اکبر" کہے۔
12۔ سجدے میں صلوات بھیجے۔
13۔ اٹھتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں کے بعد زمین سے اٹھائے۔
14۔ مرد اپنی کہنیوں اور پیٹ کو زمین کے ساتھ نہ چپکائیں اور بازوؤں کو پہلو سے الگ الگ رکھیں اور عورتیں کہنیوں اور پیٹ کو زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضا کو ایک دوسرے کے ساتھ چپکا کر رکھیں۔

سجدے کے دیگر مستحبات مفصل کتب میں بیان کئے گئے ہیں۔

سجدے کے مکروہات

مسئلہ 1101۔ سجدے میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے نیز مکروہ ہے کہ گرد و غبار دور کرنے کیلئے سجدے گاہ پر پھونک مارے اور اگر پھونک مارنے کی وجہ سے منہ سے دو حرف نکل آئیں تو اگر یہ کام جان بوجھ کر کیا ہو تو نماز باطل ہے۔
ان کے علاوہ دیگر مکروہات بھی مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن کا واجب سجدہ

▪ قرآن کا واجب سجدہ اور سجدہ دار آیات کو پڑھنا ▪

مسئلہ 1102۔ سورہ سجدہ کی آیت 15، سورہ فصلت کی آیت 37، سورہ نجم کی آیت 62 اور سورہ علق کی آیت 19 واجب سجدے والی آیات ہیں کہ اگر انسان انہیں پڑھے یا سنے تو اس آیت کے مکمل ہونے کے بعد ضروری ہے کہ فوراً سجدہ کرے اگر چہ پڑھنے یا سننے کے وقت اس کے قرآن ہونے کی طرف توجہ نہ رکھتا ہو اور اگر بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے سجدہ کرنا ضروری ہے اور جو شخص سنے نہ لیکن آیت اس کے کانوں میں پڑ جائے تو بنابر احتیاط مستحب سجدہ کرے۔

▪ سجدہ والی آیت کو ایک ہی وقت سننا اور پڑھنا ▪

مسئلہ 1103۔ انسان جس وقت سجدے والی آیت سن رہا ہے اگر خود بھی پڑھے تو ضروری ہے کہ دو سجدے کرے۔

▪ سجدے کی حالت میں سجدے والی آیت کو سننا یا پڑھنا ▪

مسئلہ 1104۔ نماز کے علاوہ اگر سجدے کی حالت میں سجدے والی آیت پڑھے یا سنے تو ضروری ہے کہ سجدے سے سر اٹھالے اور دوبارہ سجدہ کرے اور نماز کی حالت میں آیاتِ سجدہ کے پڑھنے اور سننے کا حکم مسئلہ 992 - 994 میں گزر چکا ہے۔

▪ واجب سجدے والی آیت کو ریڈیو، ریکارڈ یا کسی غیر ممیز بچے سے سننا ▪

مسئلہ 1105۔ اگر کوئی شخص ریڈیو یا ٹی وی سٹیشن میں سجدے والی آیت پڑھے اور براہ راست نشر ہو تو جو شخص اسے سنے اس پر سجدہ واجب ہے بلکہ اگر براہ راست نہ ہو تو بھی لازمی ہے کہ سجدہ کرے اسی طرح یہی حکم ہے اگر سجدہ والی آیت ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کے ذریعے نشر ہو یا غیر ممیز بچہ کہ جو اچھے برے کو نہیں پہچانتا اسے پڑھے۔

▪ قرآن کے واجب سجدے والی آیت کی شرائط ▪

مسئلہ 1106۔ قرآن کے واجب سجدے میں احتیاط مستحب کی بنا پر انسان کی جگہ غصبی نہ ہو

اور ضروری ہے کہ پیشانی کی جگہ پیروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ہو لیکن وضو یا غسل کے ساتھ ہونا، قبلہ رخ ہونا، بدن کو ڈھانپنا، پیشانی کی جگہ کا پاک ہونا اور نماز کے لباس کے شرائط کا خیال رکھنا واجب سجدے میں ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس کا لباس غصبی ہو تو اگر سجدہ کرنا اس لباس میں تصرف ہو تو حرام ہے اور بنا بر احتیاط مستحب سجدہ باطل ہے۔

▪ قرآن کے واجب سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر رکھنا ▪

مسئلہ 1107۔ ضروری ہے کہ قرآن کے واجب سجدے میں پیشانی کو سجدے گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور بدن کی دیگر جگہوں کو اس طریقے کے مطابق کہ جو نماز کے سجدہ میں بیان کیا جاچکا ہے زمین پر رکھے۔

▪ قرآن کے سجدہ کا ذکر ▪

مسئلہ 1108۔ قرآن کے واجب سجدے کیلئے اگر پچھلے مسئلہ میں بیان کئے گئے شرائط کے مطابق سجدہ کرے تو کافی ہے اگرچہ ذکر نہ کہے اور ذکر کہنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ یہ ذکر کہے "سجدت لك تعبدا و رقا، لا مستكبرا عن عبادتك ولا مستنكفا ولا متعظماً بل انا عبد ذليل خائف مستجير۔

تشہد

▪ تشہد اور اس کا ذکر ▪

مسئلہ 1109۔ تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں اور نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں اور نماز وتر میں ضروری ہے کہ انسان دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور سر اور بدن کے آرام اور سکون کی حالت میں تشہد پڑھے یعنی کہے "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله اللهم صل على محمد وآل محمد"۔

▪ تشہد کے کلمات کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا ▪

مسئلہ 1110۔ ضروری ہے کہ تشہد کے کلمات صحیح عربی میں معمول کے مطابق پے درپے ادا کرے۔

▪ تشہد کو فراموش کرنا ▪

مسئلہ 1111۔ اگر تشہد کو بھول جائے اور کھڑا ہوجائے اور رکوع سے پہلے یاد آجائے کہ تشہد نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے پھر دوبارہ کھڑا ہوجائے اور جو کچھ اس رکعت میں پڑھنا ضروری ہے پڑھے اور نماز کو مکمل کرے اور بنابر احتیاط مستحب نماز کے بعد اضافی کھڑا ہونے کی وجہ سے دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور سلام کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے کہ جس کے ساتھ بھولا ہوا تشہد بھی قضا ہوجاتا ہے اور دوسرا تشہد لازم نہیں ہے۔

▪ تشہد کے مستحبات ▪

مسئلہ 1112۔ مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کے اوپر والے حصے کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے "الحمد للّٰہ" یا کہے "بسم اللّٰہ و باللّٰہ و الحمد للّٰہ و خیر الاسماء للّٰہ" نیز مستحب ہے کہ اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیوں کو آپس میں ملائے رکھے اور اپنی گود میں نگاہ رکھے اور تشہد میں صلوات کے بعد کہے "و تقبل شفاعته و ارفع درجته"

▪ خواتین کا تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 1113۔ مستحب ہے کہ تشہد کے وقت عورتیں اپنی رانوں کو آپس میں ملا کر رکھیں۔

سلام

▪ نماز کا سلام اور اس کا ذکر ▪

مسئلہ 1114۔ نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد مستحب ہے کہ بیٹھنے اور بدن کے آرام پکڑنے کی حالت میں کہے "السلام علیک ایها النبی و رحمة اللّٰه و برکاته"اور اس کے بعد ضروری

ہے کہ کہے "السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین" یا کہے "السلام علیکم" اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جملہ "السلام علیکم" کے ساتھ "و رحمۃ اللہ و برکاتہ" کا اضافہ کرے اور پہلے صیغے "السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین" پر اکتفا نہ کرے اور مستحب ہے کہ دونوں صیغے پڑھے۔

▪ نماز کی صورت بگڑنے سے پہلے فراموش شدہ سلام کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1115۔ اگر نماز کا سلام بھول جائے اور اس وقت یاد آئے کہ ابھی نماز کی صورت بگڑی نہ ہو اور ایسا کام بھی انجام نہ دیا ہو کہ جسے عمداً اور سہواً انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے جیسے قبلے کی طرف پشت کرنا تو ضروری ہے کہ سلام کہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ نماز کی صورت بگڑنے کے بعد فراموش شدہ سلام کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1116۔ اگر نماز کا سلام بھول جائے اور اس وقت یاد آئے جب نماز کی صورت بگڑ چکی ہو یا ایسا کام انجام دے چکا ہو کہ جسے عمداً اور سہواً انجام دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلے کی طرف پشت کیا ہو یا مثلا وضو باطل تھا تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

ترتیب

▪ عمداً ترتیب کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 1117۔ گر جان بوجھ کر نماز کی ترتیب کو خراب کرے تو نماز باطل ہوجاتی ہے خواہ واجب اجزا کے سلسلے میں ہو جیسے سجدے کو رکوع سے پہلے بجا لائے خواہ مستحب اجزا کے سلسلے میں ہو جیسے سورہ کو حمد سے پہلے پڑھے یا قنوت کو اس کے مقام سے پہلے پڑھے۔

▪ رکوع کو فراموش کرنا ▪

مسئلہ 1118۔ اگر رکوع کو بھول جائے اور دوسرے سجدے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر رکوع کو انجام دے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر دوسرے سجدے کیلئے پیشانی کو زمین وغیرہ پر رکھنے کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو ختم نہ کرے بلکہ دو سجدوں کو کالعدم سمجھے اور رکوع و سجود کو انجام دے کر نماز مکمل کرے۔

سجدہ کو فراموش کرنا

مسئلہ 1119۔ اگر ایک سجدہ یا دونوں سجدے بھول جائے اور بعد والی رکعت کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹے اور بھولے ہوئے سجد کو انجام دے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر بعد والی رکعت کے رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ ایک سجدہ بھول گیا ہے تو نماز کو جاری رکھے گا اور صحیح ہے اور نماز کے بعد بھولے ہوئے سجدے کی قضا اور دو سجدہ سہو بجا لائے گا اور اگر یاد آئے کہ ایک رکعت کے دونوں سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

غیر رکن کو فراموش کرنا اور بعد والے رکن کو انجام دینا

مسئلہ 1120۔ اگر ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعد والے رکن کو بجا لائے مثلا حمد کو بھول جائے اور رکوع میں مشغول ہوجائے تو اپنی نماز کو جاری رکھے گا اور صحیح ہے۔

غیر رکن کو فراموش کرنا اور بعد رکن کو انجام دینے سے قبل یاد آنا

مسئلہ 1121۔ اگر ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعد والی چیز کہ جو رکن نہیں ہے کو بھی بجا لائے اور قبل اس کے کہ بعد والے رکن میں داخل ہو یاد آجائے مثلا تشہد کو بھول جائے اور تسبیحات اربعہ کو پڑھ لے اور قبل اس کے کہ رکوع میں داخل ہو یاد آجائے تو ضروری ہے کہ جس چیز کو بھولا ہے اسے بجا لائے اور اس کے بعد جو چیز غلطی سے پہلے پڑھ لی تھی اسے دوبارہ پڑھے اور اسکی نماز صحیح ہے۔

دوسرے سجدہ کو پہلے سجدے کی نیت سے بجالانا یا اس کے بر عکس

مسئلہ 1122۔ اگر پہلے سجدے کو اس خیال سے کہ دوسرا سجدہ ہے یا دوسرے سجدے کو اس خیال سے کہ پہلا سجدہ ہے بجا لائے تو اسکی نماز صحیح ہے اور اس کا پہلا سجدہ پہلا سجدہ اور اس کا دوسرا سجدہ دوسرا سجدہ شمار ہوگا۔

موالات

■ موالات کی رعایت نہ کرنا ■

مسئلہ 1123۔ ضروری ہے کہ انسان نماز کو موالات کے ساتھ بجالائے یعنی نماز کے کاموں کو -جیسے رکوع، سجود اور تشہد ہے- پے در پے بجا لائے اور نماز میں جو چیزیں پڑھ رہا ہے انہیں اس طرح جیسے معمول ہے پے در پے پڑھے اور اگر موالات کی رعایت نہ کرے اور اتنا فاصلہ کرے کہ ایک عمل کی صورت سے خارج ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ کرے کہ نہ کہیں نماز پڑھ رہا ہے تو بلاشک اس کی نماز باطل ہے اگرچہ بھولے سے یا مجبوری کی وجہ سے ہو۔

■ نماز میں حروف یا کلمات کے درمیان فاصلہ رکھنا ■

مسئلہ 1124۔ ضروری ہے کہ انسان نماز میں حروف یا کلمات کے درمیان اس طرح فاصلہ نہ کرے کہ قرائت یا ذکر کی صورت ختم ہوجائے اور اگر جان بوجھ کر اتنا فاصلہ کرے کہ نہ کہیں قرائت یا ذکر کر رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول کر فاصلہ کرے اور فاصلہ اتنا نہ ہو کہ نماز کی صورت ختم ہوجائے چنانچہ اگر بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ ان کلمات کو بطور معمول پڑھے اور اگر اس کے بعد والی واجب چیز پڑھی جا چکی ہو تو ضروری ہے اسے دوبارہ پڑھے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو اپنی نماز کو جاری رکھے اور صحیح ہے۔

■ اجزائے نماز کو طولانی کرنا ■

مسئلہ 1125۔ رکوع و سجود کو طول دینا اور بڑی سورتوں کا پڑھنا موالات کو ختم نہیں کرتا۔

قنوت

■ نماز قنوت کا محل ■

مسئلہ 1126۔ تمام واجب اور مستحب نمازوں میں مستحب ہے کہ دوسری رکعت کے رکوع

سے پہلے قنوت پڑھے اور نماز وتر میں اگرچہ یہ ایک رکعت ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور نماز جمعہ ہر رکعت میں ایک رکوع ہے پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد اور نماز آیات میں پانچ قنوت اور نماز عید فطر و قربان میں پہلی رکعت میں پانچ قنوت اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

▪ قنوت کے مستحبات ▪

مسئلہ 1127۔ مستحب ہے کہ قنوت میں اپنے ہاتھوں کو چہرے کے بالمقابل اور ان کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف اور ایک دوسرے کے ساتھ اور انگوٹھے کے علاوہ دیگر انگلیوں کو آپس میں ملا کر رکھے اور اپنی نظر ہتھیلیوں پر رکھے۔

▪ قنوت کا ذکر ▪

مسئلہ 1128۔ قنوت میں جو بھی ذکر کہے کافی ہے اگرچہ ایک دفعہ "سبحان اللّٰہ" ہو اور بہتر یہ ہے کہ کہے:

"اللهم اغفرْ لنا و ارحمنا و عافِنا و اعفّ عنّا في الدنيا و الآخرة، إنّك على كل شيء قدير"

▪ قنوت کو بلند آواز سے پڑھنا ▪

مسئلہ 1129۔ مستحب ہے کہ انسان قنوت کو بلند آواز سے پڑھے لیکن جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اگر امام جماعت اس کی آواز سنے تو قنوت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے۔

▪ قنوت کی قضا ▪

مسئلہ 1130۔ اگر جان بوجھ کر قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں ہے اور اگر بھول جائے اور قبل اس کے کہ رکوع کی حد تک جھکے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو اور پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ رکوع کے بعد قضا کرے اور اگر سجدے میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ نماز کے سلام کے بعد قضا کرے۔

نماز کا ترجمہ

1۔ سورہ حمد کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یعنی شروع کرتا ہوں اس خدا کے نام سے کہ جو دنیا میں مومن و کافر پر رحم کرتا ہے اور آخرت میں مومن پر رحم کرتا ہے۔
الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی تعریف اس خدا کے ساتھ مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔
الرحمن الرحیم۔ یعنی دنیا میں مومن و کافر پر اور آخرت میں مومن پر رحم کرتا ہے۔
مالک یوم الدین۔ یعنی روز قیامت کا صاحب اختیار ہے۔
ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔
اھدنا الصراط المستقیم۔ یعنی ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر (کہ جو دین اسلام ہے)
صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی ان لوگوں کا راستہ کہ جنہیں تو نے نعمت دی ہے (کہ جو انبیا اور انبیا کے جانشین ہیں)
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنی نہ وہ لوگ کہ جن پر غضب ہوا ہے اور نہ گمراہ لوگ۔

2۔ سورہ "قل ھو اللہ احد" کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
قل ھو اللہ احد: یعنی کہہ (اے محمد) کہ خدا خدائے یکتا ہے۔
اللہ الصمد: یعنی وہ خدا جو تمام موجودات سے بے نیاز ہے۔
لم یلد ولم یولد: یعنی نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ جنا گیا ہے۔
ولم یکن لہ کفوا احد: یعنی مخلوقات میں سے کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے۔

3۔ ذکر رکوع و سجود اور اس کے بعد جو اذکار مستحب ہیں ان کا ترجمہ

سبحان ربی العظیم و بحمدہ: یعنی اپنے عظیم پروردگار کو ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک اور منزہ قرار دیتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔

سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ: یعنی میں اپنے پروردگار کو کہ جو سب سے بالاتر ہے ہر عیب و نقص سے پاک اور منزہ قرار دیتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔

سمع اللّٰہ لمن حمدہ: یعنی جو خدا کی مدح و ثنا کرتا ہے اسے سنے اور قبول فرمائے۔

استغفر اللّٰہ ربی و اتوب الیہ: یعنی میں بخشش اور مغفرت طلب کرتا ہوں اس خدا سے کہ جو میرا پروردگار ہے اور توبہ کر کے اس کی طرف پلٹتا ہوں۔

بحول اللّٰہ وقوتہ اقوم و اقعد: یعنی پروردگار متعال کی مدد اور اس کی قوت سے اٹھتا ہوں اور بیٹھتا ہوں۔

4۔ قنوت کا ترجمہ

"اللهم اغفرْ لنا و ارحمنا و عافِنا و اعفُ عنّا في الدنيا و الآخرة، إنّك على كل شيء قدير"

خداوند، ہمیں معاف فرما، اور ہم پر رحم فرما اور دنیا و آخرت میں ہمیں درگذر فرما بے شک تو ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

5۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ

سبحان اللّٰہ و الحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر: یعنی پاک و منزہ ہے اللہ اور حمد اللہ کے ساتھ مخصوص ہے اور نہیں ہے عبادت کے لائق کوئی خدا مگر "اللہ" اور اللہ اس سے بڑا ہے کہ اس کی صفت بیان کی جائے۔

6۔ تشہد اور سلام کا ترجمہ

الحمد للّٰہ اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ: یعنی حمد اللہ سے مخصوص ہے اور میں

گواہی دیتاہوں کہ عبادت کے لائق کوئی معبود نہیں ہے مگر "اللہ" کہ جو یکتاہے اوراس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
و اشهد ان محمدا عبده و رسوله: یعنی گواہی دیتاہوں کہ محمد ص خداکابندہ اوراس کا بھیجاہوا ہے۔
اللهم صل علی محمد و آل محمد: یعنی خدایا رحمت بھیج محمد اور آل محمد پر۔
و تقبل شفاعته و ارفع درجته: یعنی قبول فرما پیغمبر (ص) کی شفاعت کو اور ان کا درجہ (اپنے نزدیک) بلند فرما۔
السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته: یعنی سلام تجھ پر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکات ہوں تجھ پر۔
السلام علینا و علی عباد الله الصالحین: یعنی سلام ہو پروردگار عالم کی طرف سے ہم نمازیوں پر اور اس کے تمام نیک بندوں پر۔
السلام علیکم و رحمة الله و برکاته: یعنی خدا کی طرف سے سلام، رحمت اور برکات ہو تم پر۔

تعقیبات نماز

▪ نماز کی تعقیبات ▪

مسئلہ 1131۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کے بعد کچھ وقت تعقیبات یعنی ذکر، دعا اور قرآن پڑھنے میں مشغول ہو اور قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اس کا وضو، غسل اور تیمم باطل ہو بہتر ہے قبلہ رخ ہو کر تعقیبات پڑھے اور ضروری نہیں ہے کہ تعقیب عربی میں ہو لیکن بہتر ہے کہ جن چیزوں کا دعا کی کتابوں میں حکم دیا گیا ہے انہیں پڑھے اور ان تعقیبات میں سے کہ جن کی بہت تاکید کی گئی ہے تسبیح حضرت زہرا (س) ہے کہ جسے اس ترتیب کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے 34 مرتبہ "اللّٰہ اکبر" اس کے بعد 33 مرتبہ "الحمد للّٰہ" اور اس کے بعد 33 مرتبہ "سبحان اللّٰہ" اور "سبحان اللّٰہ" کو "الحمد للّٰہ" سے پہلے بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے "الحمد للّٰہ" کے بعد پڑھا جائے۔

▪ سجدہ شکر ▪

مسئلہ 1132۔ مستحب ہے کے نماز کے بعد سجدہ شکر کرے اور یہی کہ شکر کی نیت سے

پیشانی کو زمین پر رکھ دے کافی ہے لیکن بہتر ہے سو مرتبہ یا تین مرتبہ یا ایک مرتبہ "شکراً للہ" یا "عفواً" کہے نیز مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا اس سے کوئی بلا دور ہو سجدہ شکر بجا لائے۔

پیغمبر اکرم (ص) پر صلوات

■ پیامبر اکرم ص پر درود بھیجنا ■

مسئلہ 1133۔ پیغمبر اکرمؐ اور آپؐ کی آل پر صلوات مستحبات مؤکدہ میں سے ہے اور جب بھی پیغمبر اکرمؐ کا اسم مبارک -جیسے محمد اور احمد ہے- یا آپؐ کا لقب یا کنیت -جیسے مصطفی اور ابو القاسم ہے- زبان پر جاری کرے یا سنے اگرچہ نماز میں ہو مستحب ہے کہ صلوات بھیجے۔

■ پیامبر اکرم ص کے نام مبارک کے بعد صلوات کو لکھنا ■

مسئلہ 1134۔ پیغمبر اکرمؐ کا اسم مبارک لکھتے وقت مستحب ہے کہ صلوات بھی لکھے نیز بہتر ہے کہ جب بھی آنحضرتؐ کو یاد کرے صلوات بھیجے۔

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

■ دس مبطلات نماز ■

مسئلہ 1135۔ دس چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں:

1۔ نماز کی کسی شرط کا ختم ہو جانا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے یہ ہے کہ نماز کے اثنا میں اس کی کوئی شرط ختم ہو جائے مثلا نماز کے اثنا میں نمازی کا لباس نجس ہو جائے اور نمازی اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اسی حالت میں اپنی نماز کو جاری رکھے۔

2۔ وضو یا غسل کا باطل ہونا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ نماز کے اثنا میں جان بوجھ کر یا بھول کر یا مجبوری کی وجہ سے وضو یا غسل کو باطل کرنے والی کوئی چیز پیش آجائے مثلاً پیشاب نکل آئے لیکن جو شخص پیشاب یا پاخانے کو روک نہیں سکتا اگر نماز کے اثنا میں اس کا پیشاب یا پاخانہ خارج ہو جائے تو اگر یہ احکام وضو میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی نیز اگر نماز کے اثنا میں مستحاضہ عورت کو خون آجائے چنانچہ اس نے استحاضہ والے طریقے کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ نماز کے دوران غیر اختیاری طور پر نیند کا آنا ▪

مسئلہ 1136۔ جس شخص کو بلا اختیار نیند آجائے اگر نہ جانتا ہو کہ نماز کے اثنا میں اسے نیند آئی تھی یا نماز کے بعد تو ضروری ہے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز کے دوران اختیاری صورت میں نیند کا احتمال ▪

مسئلہ 1137۔ اگر جانتا ہو کہ اپنے اختیار کے ساتھ سویا تھا اور شک کرے کہ نماز کے بعد سویا تھا یا نماز کے اثنا میں یاد نہیں رہا تھا کہ نماز میں مشغول ہوں اور سو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ اس میں شک کرنا کہ نماز کے آخری سجدے میں سویا تھا یا سجدہ شکر میں ▪

مسئلہ 1138۔ اگر سجدے کی حالت میں نیند سے بیدار ہو اور شک کرے کہ نماز کے آخری سجدے میں ہے یا سجدہ شکر میں، تو ضروری ہے کہ اسی نماز کو دوبارہ پڑھے۔

3۔ ہاتھ باندھنا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے یہ ہے کہ نمازی بعض ان لوگوں کی طرح کہ جو شیعہ نہیں ہیں ہاتھ باندھ لے۔

▪ ادب کی وجہ سے یا بھول کر نماز میں ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر رکھنا ▪

مسئلہ 1139۔ جب بھی انسان ہاتھ ادب کی خاطر ایک دوسرے کے اوپر رکھے اگرچہ ان کی طرح نہ ہو پھر بھی ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے لیکن اگر بھول کر یا مجبوری کی وجہ سے

یا کسی اور کام سے جیسے ہاتھ کھجانے کیلئے وغیرہ یا عادت کے طور پر ہاتھ کو ایک دوسرے پر رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

4۔آمین کہنا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے یہ ہے کہ حمد بعد "آمین" کہے لیکن اگر غلطی سے یا تقیہ کی وجہ سے کہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

5۔ قبلہ رخ سے موڑ لینا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ جان بوجھ کر یا بھولے سے قبلہ کی طرف پشت کرلے یا اپنے سر کو اس قدر قبلہ سے پھیر لے کہ دائیں اور بائیں جانب سے زیادہ قبلے سے مڑ جائے بلکہ اگر جان بوجھ کر اتنا مڑ جائے کہ نہ کہیں قبلہ رخ ہے اگرچہ دائیں یا بائیں جانب تک نہ پہنچے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ قبلہ کی طرف سے سر کو پھیرنا ▪

مسئلہ 1140۔ اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے اپنے سر کو اس قدر پھیرلے کہ دائیں یا بائیں جانب سے زیادہ قبلہ سے مڑ جائے تو نماز باطل ہوجائے گی لیکن اگر تھوڑا سا اپنے سر کو پھیر لے کہ نہ کہیں اس نے اپنا رخ قبلہ سے موڑ لیا ہے -جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے- تو نماز باطل نہیں ہوگی اور اگر اتنا پھیر لے کہ کہیں اس نے اپنا رخ قبلے سے موڑ لیا ہے لیکن دائیں یا بائیں جانب سے زیادہ قبلے سے نہ مڑے تو اس صورت میں اگر جان بوجھ کر پھیرا ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بھول کر پھیرا ہو تو نماز صحیح ہے۔

6۔ جان بوجھ کر بولنا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ جان بوجھ کر ایسا لفظ بولے جو دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل ہو اگرچہ اس کا کوئی معنا نہ ہو لیکن اگر بھول کر بولے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

▪ نماز میں عمداً کلام کرنا

مسئلہ 1141۔ اگر جان بوجھ کر ایسا لفظ بولے جو دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل ہے تو نماز باطل ہو جاتی ہے اگرچہ سنجیدگی کا قصد نہ ہو بلکہ مثلاً مذاق کے طور پر وہ لفظ بولے۔ بلکہ اگر ایک حرف بھی بولا جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے، البتہ اسی صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کرے پھر اسے دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز میں کھانسنا اور آہ نکالنا

مسئلہ 1142۔ نماز میں کھانسنا، آہ نکالنا اور ڈکار لینا اشکال نہیں رکھتا لیکن اگر جان بوجھ کر ایسا کرے اور اس سے دو حرف وجود میں آجائیں جیسے آخ اور آہ تو نماز باطل ہوجائے گی بلکہ اگر ایک حرف وجود میں آئے تو بھی نماز کو دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کرے پھر دوبارہ پڑھے۔

▪ کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بلند آواز سے ذکر پڑھنا

مسئلہ 1143۔ ذکر کو بلند آواز سے اس لیے پڑھنا کہ اس سے کسی چیز کی طرف اشارہ مقصود ہو۔ اگر ذکر کی نیت سے کوئی کلمہ بولے مثلاً ذکر کی نیت سے "اللہ اکبر" کہے اور اسے بولتے وقت آواز کو بلند کرے تاکہ کسی کو کوئی چیز سمجھا سکے تو اشکال نہیں ہے بلکہ اگر کسی کو کچھ سمجھانے کیلئے ذکر کی نیت سے کوئی لفظ بولے تو بھی اشکال نہیں ہے۔

▪ نماز میں قرآن یا دعا پڑھنا/غیر عربی دعا پڑھنا

مسئلہ 1144۔ چار آیات کہ جن میں واجب سجدہ ہے اور ان کا تذکرہ 1361 اور مسئلہ 361 اور مسئلہ 1102 میں ہوچکا ہے ان کے علاوہ نماز میں قرآن پڑھنا نیز دعا کرنا اشکال نہیں رکھتا لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ غیر عربی زبان میں دعا نہ کرے۔

▪ نماز کے اذکار کا تکرار کرنا

مسئلہ 1145۔ اگر حمد و سورہ اور نماز کے اذکار میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر خاص ذکر کے استحباب یا وجوب کی نیت کے بغیر چند مرتبہ کہے تو اشکال نہیں ہے لیکن اگر وسواس کی وجہ سے چند مرتبہ کہے تو اگر مسئلے کو جانتا ہو اور یہ کرسکتا ہو کہ وسواس پر عمل نہ کرے

تو گناہگار ہے اور نماز بھی باطل ہے۔

■ سلام کرنا اور اسکا جواب غیر نماز میں دینا ■

مسئلہ 1146۔ سلام کرنا مستحب ہے اور بہت تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو، کھڑا شخص بیٹھنے والے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے البتہ مرد کا نامحرم کو سلام کرنا چاہے جوان ہو یا نہ ہو مکروہ ہے اور اگر ممیز مسلمان سلام کرے تو مکلف پر اس کا جواب دینا واجب ہے۔

■ نماز کی حالت میں سلام کرنا اور اسی سلام کا جواب دینا ■

مسئلہ 1147۔ ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں انسان کسی کو سلام نہ کرے لیکن ضروری ہے کہ ممیز مسلمان کے سلام کا جواب دے اس طرح کہ اگر سلام کرنے والا لفظ "سلام" کو "علیکم" وغیرہ پر مقدم کرے تو ضروری ہے کہ نمازی سلام کے جواب میں بھی مقدم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دیگر لحاظوں سے بھی جس طرح سلام کیا جائے اسی طرح جواب دے مثلاً اگر الف و لام کے ساتھ "السلام" کہے تو نمازی بھی الف و لام کے ساتھ جواب دے اور اگر "علیکم" جمع کے صیغے میں کہے تو نمازی بھی جمع کے صیغے کے ساتھ جواب دے اور اگر سلام کرنے والا "علیکم" وغیرہ کو سلام پر مقدم کرے تو سلام کے جو صیغے قرآن میں وارد ہوئے ہیں جیسے "سلام علیک" یا "سلام علیکم" ان کے ساتھ قرآن کے قصد سے جواب دے۔

■ سلام کا فوری جواب دینا ■

مسئلہ 1148۔ انسان خواہ نماز میں ہو یا نماز کے علاوہ ضروری ہے کہ سلام کا جواب فوراً دے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر سلام کے جواب کو اتنا طول دے کہ اگر جواب دے تو اس سلام کا جواب شمار نہ ہو چنانچہ اگر نماز ہو تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نماز میں نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں ہے۔

■ سلام کرنے والے کو سلام کا جواب سمجھانا ■

مسئلہ 1149۔ ضروری ہے کہ سلام کا جواب سلام کرنے والے کو سمجھائے اگرچہ سلام کرنے والا بہرا ہو اور ضروری نہیں ہے کہ سلام کا جواب اس طرح دے کہ سلام کرنے والا اسے سنے اور اگر سلام کرنے والے کو سلام کا جواب سمجھنا ممکن نہ ہو مثلاً کوئی شخص انسان کو

سلام کر کے تیزی سے گزر جائے یا ٹیلی ویژن یا ریڈیو سے سلام کرے تو ظاہراً سلام کا جواب لازم نہیں ہے۔

■ سلام کے جواب میں احترام کا قصد کرنا ■

مسئلہ 1150۔ ضروری ہے کہ سلام کا جواب مخاطب کی تحیت کے قصد (یعنی احترام کے قصد) سے دے اور ضروری نہیں ہے کہ جواب میں دعا کا قصد بھی رکھتا ہو یعنی سلام کرنے والے کیلئے پروردگار عالم سے سلامتی چاہے۔

■ نامحرم اور ممیز بچے کے سلام کا جواب ■

مسئلہ 1151۔ اگر نا محرم مسلمان عورت یا مرد یا ممیز مسلمان بچہ یعنی جو بچہ اچھے برے کو سمجھتا ہے سلام کرے تو اسے جواب دینا ضروری ہے۔ چاہے نماز کی حالت میں ہو یا نہ۔

■ نماز کے دوران سلام کا جواب نہ دینا ■

مسئلہ 1152۔ اگر نمازی بغیر عذر کے سلام کا جواب نہ دے تو اس نے گناہ کیا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

■ ایسے سلام کا جواب دینا کہ جو غلط طریقے سے کیا گیا ہو ■

مسئلہ 1153۔ اگر کوئی شخص اس طرح غلط سلام کرے کہ سلام شمار نہ ہوتو اس کا جواب لازم نہیں ہے اگر نماز کی حالت میں ہو تو جائز نہیں ہے۔

■ غیر مسلمان یا ایسا شخص کہ جس نے تمسخر کی بناء پر سلام کیا ہو کا جواب دینا ■

مسئلہ 1154۔ جو شخص مذاق یا مسخرے کے طور پر سلام کرتا ہے اور غیر مسلم مرد و زن کے سلام کا جواب واجب نہیں ہے اور اگر نماز کی حالت میں ہو تو جائز نہیں ہے۔

■ ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا کہ جس نے بہت سے افراد پر سلام کیا ہو ■

مسئلہ 1155۔ اگر کوئی شخص چند لوگوں کو سلام کرے تو ان سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ان میں سے ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔

▪ غیر مخاطب شخص کے توسط سے سلام کا جواب دینا ▪

مسئلہ 1156۔ اگر کوئی شخص کئی لوگوں کو سلام کرے اور وہ شخص جواب دے کہ جس کا سلام کرنے والے نے قصد نہ کیا تھا تو بھی ان لوگوں پر اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

▪ ایک گروہ کو سلام کرنا اور اسی سلام کا نمازی کے توسط سے جواب ملنا ▪

مسئلہ 1157۔ اگر چند لوگوں کو سلام کرے اور ان میں سے جو شخص نماز میں مشغول ہے وہ شک کرے کہ سلام کرنے والے نے اسے بھی سلام کرنے کا قصد کیا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ سلام کا جواب نہ دے اور اسی طرح ہے اگر جانتا ہو کہ سلام کرنے والے نے اس کا بھی قصد کیا ہے لیکن جانتا ہو کہ کوئی دوسرا سلام کا جواب دے گا لیکن اگر جانتا ہو کہ اس کا قصد بھی رکھتا تھا اور کوئی دوسرا جواب نہیں دے گا یا شک کرے کہ کوئی دوسرا سلام کا جواب دے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے جواب دے۔

▪ دو بندوں کا ہمزمان ایک دوسرے کو سلام کرنا ▪

مسئلہ 1158۔ اگر دو شخص اکٹھے ایک دوسرے کو سلام کریں تو ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کے سلام کا جواب دے۔

▪ نماز کے علاوہ سلام کا جواب دینا ▪

مسئلہ 1159۔ نماز کے علاوہ مستحب ہے کہ سلام جواب سلام سے بہتر دے مثلا اگر کوئی شخص کہے "سلامٌ علیکم" تو جواب میں کہے "سلام علیکم و رحمۃ اللہ"

7۔ آواز کے ساتھ ہنسنا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ نمازی جان بوجھ کر آواز کے ساتھ ہنسے اور اگر جان بوجھ کر آواز کے بغیر یا بھول کر آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر ہنسے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کی نماز اشکال نہیں رکھتی اور اگر ہنسنے کی آواز کو روکنے کی وجہ سے اس کی حالت بدل جائے مثلاً اس کا رنگ سرخ ہو جائے تو بنابر احتیاط مستحب اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز میں آواز کے ساتھ رونا ▪

مسئلہ 1160۔ آواز کے ساتھ دنیاوی کام کیلئے گریہ کرنا بنا بر مشہور مبطلات نماز میں سے ہے لیکن ظاہراً گریہ کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا اور اگر گریہ کرے چاہے آواز کے ساتھ یا بغیر آواز کے تو بنابر احتیاط مستحب نماز کو مکمل کرنے کے بعد اسے دوبارہ پڑھے۔

8۔ صورت نماز کا ختم ہو جانا

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ایک ایسا کام ہے کہ جو صورت نماز کو ختم کردے جیسے تالی بجانا، ہوا میں اچھلنا وغیرہ چاہے جان بوجھ کر ہو یا بھولنے وغیرہ کی وجہ سے لیکن جو کام نماز کی صورت کو ختم نہ کرے جیسے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا تو اس میں اشکال نہیں ہے۔

▪ نماز میں زیادہ اور غیر متعارف خاموش رہنا ▪

مسئلہ 1161۔ اگر نماز کے اثنا میں اتنا خاموش رہے کہ نہ کہیں نماز پڑھ رہا ہے تو نماز باطل ہوجائے گی اور کوئی کام انجام دے یا کچھ وقت خاموش رہے اور پھر شک کرے کہ نماز کی صورت ختم ہوئی ہے یا نہیں تو جائز ہے کہ نماز کو توڑ کر دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو مکمل رکے اور پھر دوبارہ بھی پڑھے۔

▪ نماز کی حالت کھانا اور پینا ▪

مسئلہ 1162۔ اگر نماز میں اس طرح کھائے یا پیے کہ نہ کہیں نماز پڑھ رہا ہے تو نماز باطل ہے چاہے جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول کر لیکن جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہے اگر صبح کی اذان سے پہلے مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو چنانچہ اسے خوف ہو کہ اگر نماز کو مکمل کرے تو صبح ہوجائے گی تو اگر پانی دو تین قدم پر اس کے آگے پڑا ہو تو نماز کے دوران بھی پانی پی سکتا ہے لیکن ضروری ہے ایسا کام انجام نہ دے جو نماز کو باطل کر دیتا ہے جیسے قبلہ سے رخ موڑ لینا۔

▪ کھانے اور پینے کی وجہ سے نماز کی موالات ختم ہونا ▪

مسئلہ 1163۔ اگر جان بوجھ کر کھانے یا پینے کی وجہ سے موالات نماز ختم ہوجائے یعنی اس طرح ہوجائے کہ نہ کہیں پے در پے نماز پڑھ رہا ہے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

■ منہ میں بچا ہوئی غذا کو نماز میں نگلنا ■

مسئلہ 1164۔ اگر نماز کے دوران اس غذا کو نگل لے کہ جو منہ میں یا دانتوں کے درمیان رہ گئی تو نماز باطل نہیں ہوگی نیز اگر قند (چینی کی جمی ہوئی شکل) اور چینی وغیرہ منہ میں رہ گئی ہو اور نماز کے دوران میں تھوڑی تھوڑی گھل کر نیچے اترتی رہے تو اشکال نہیں ہے۔

9۔ باطل کرنے والے شکوک

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے وہ شکوک ہیں جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں اور ان کی تفصیل مسئلہ 1173 میں آئے گی۔

10۔ نماز کے اجزا کی کمی بیشی:

نماز کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ جان بوجھ کر یا بھول کر نماز کا رکن کم کردے یا جو چیز رکن نہیں ہے اسے جان بوجھ کر کم کر دے یا جان بوجھ کر نماز میں کسی چیز کا اضافہ کر دے یا بھول کر رکوع کا اضافہ کر دے اور ایک رکعت کے دو سجدے زیادہ کرنے کا حکم مسئلہ نمبر 1118 میں گزر چکا ہے۔

■ نماز کے بعد مبطلات نماز کو انجام دینے میں شک کرنا ■

مسئلہ 1165۔ اگر نماز کے بعد شک کرے کہ نماز کے دوران کوئی ایسا کام انجام دیا تھا جو نماز کو باطل کر دیتا ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ ہیں

■ نماز مین مکروہ چیزیں ■

مسئلہ 1166۔ نماز میں چند چیزیں مکروہ ہیں: جیسے

1۔ چہرے کو تھوڑا دائیں یا بائیں پھیرے۔

2۔ آنکھیں بند کرے یا انہیں دائیں یا بائیں پھیرے۔

3۔ اپنی داڑھی یا ہاتھ کے ساتھ کھیلے۔
4۔ انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر داخل کرے۔
5۔ تھوکے۔
6۔ قرآنی یا کتاب کے خط یا انگوٹھی کی تحریر کو دیکھے
نیز مکروہ ہے کہ حمد و سورہ پڑھتے وقت اور ذکر کہتے وقت کسی کی بات سننے کیلئے خاموش ہو جائے بلکہ ہر ایسا کام انجام دینا مکروہ ہے جو خضوع و خشوع کو ختم کرے۔

▪ نمازی کے لیے مکروہ حالتیں ▪

مسئلہ 1167۔ جس وقت انسان کو نیند آرہی ہو نیز پیشاب اور پاخانہ کو روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح ایسی تنگ جوراب کے ساتھ نماز پڑھنا کہ جو پاؤں کو دبائے مکروہ ہے اور ان کے علاوہ دیگر مکروہات بھی مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

وہ موارد کہ جن میں واجب نماز کو توڑا جاسکتا ہے

▪ نماز کو توڑنا ▪

مسئلہ 1168۔ اپنے اختیار کے ساتھ واجب نماز کو توڑنا حرام ہے لیکن مال کی حفاظت کی خاطر یا مالی یا جسمانی نقصان سے بچنے کیلئے کوئی مانع نہیں رکھتا اور مستحب نماز کو اختیاری حالت میں بھی توڑنا جائز ہے۔

▪ نماز توڑنے کے واجب ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 1169۔ اگر اپنی جان کا تحفظ یا ایسے انسان کی جان کا تحفظ کہ جس کی جان بچانا واجب ہے یا ایسے مال کا تحفظ کہ جس کی حفاظت کرنا واجب ہے نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے۔

▪ نماز ادا کرتے وقت قرض خواہ کی طرف سے قرض کا مطالبہ ▪

مسئلہ 1170۔ اگر وسیع وقت میں نماز شروع کرے اور قرض خواہ اپنے اس قرض کا مطالبہ

کر دے کہ جس کی ادائیگی کا وقت آچکا ہے چنانچہ اگر نماز کے دوران میں اس کا قرض ادا کرسکے تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے اور اگر نماز توڑے بغیر اس کے قرض کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر اس کا قرض واپس کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے۔

▪ نماز کے دوران مسجد نجس ہونے کے بارے میں معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1171۔ اگر واجب نماز کے اثنا میں پتا چلے کہ مسجد نجس ہے چنانچہ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کو توڑ کر اور مسجد کو پاک کرکے یا نماز کے دوران میں مسجد کو پاک کرکے حتی کہ ایک رکعت میں وقت کے اندر بجا نہ لاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور اگر وقت میں اتنی وسعت ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز ختم نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران میں مسجد کو پاک کرے اور پھر باقی نماز پڑھے اور اگر مسجد کی تطہیر سے نماز نہ ہوجاتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر مسجد کو پاک کرے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے اور اگر مستحب نماز کے دوران متوجہ ہو کہ مسجد نجس ہے تو ضروری ہے کہ بلا تاخیر مسجد کو پاک کرے اور اگر نماز کی حالت میں مسجد کی تطہیر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ مسجد کی تطہیر کی خاطر نماز کو چھوڑ دے۔

▪ نماز توڑنے کے واجب موارد میں نماز کو مکمل کرنا ▪

مسئلہ 1172۔ جس شخص کیلئے نماز کو توڑنا ضروری ہے اگر نماز کو مکمل کرے تو اس نے گناہ کیا لیکن اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ اذان اور اقامت کے لیے نماز کو توڑنا ▪

مسئلہ 1173۔ اگر اذان و اقامت بھول جائے اور رکوع سے پہلے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ نماز کو توڑ کر اذان و اقامت کہے اور اس کے بعد دوبارہ نماز پڑھے اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو بنا بر احتیاط نماز کو نہیں توڑ سکتا اور اگر صرف اذان کو بھولا ہو تو نماز کے جس حصے میں ہو اسے توڑ نہیں سکتا اور اگر صرف اقامت کو بھولا ہو تو نماز کے جس حصے میں بھی ہو یہ کرسکتا ہے کہ نماز کو توڑ کر اقامت کہے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے۔
یہ مسئلہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اور عورتوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ اذان یا اقامت بھول جانے کی وجہ سے نماز کو توڑ دیں۔

شکیات

شکیات نماز کی پچیس قسمیں ہیں ان میں سے دس قسمیں ایسی ہیں کہ جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ چھ قسموں میں ضروری ہے کہ شک کی پروانہ کی جائے اور دیگر نو اقسام صحیح ہیں۔

نماز کو باطل کرنے والے شک

▪ نماز کو باطل کرنے والے دس شک ▪

مسئلہ 1174۔ جو شک نماز کو باطل کر دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ دو رکعتی واجب نماز کی رکعات کی تعداد میں شک جیسے صبح کی نماز ہے یا نماز مسافر نیز نماز احتیاط میں شک جیسا کہ مسئلہ 1238 میں آجائے گا لیکن مستحب نماز کی رکعات کی تعداد میں شک نماز کو باطل نہیں کرتا۔

2۔ تین رکعتی نماز میں شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ۔

3: چار رکعتی نماز میں شک کرنا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ۔

4۔ یہ کہ چار رکعتی نماز میں دوسرا سجدہ مکمل ہونے سے پہلے شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا زیادہ (اس چیز کی تفصیل مسئلہ 1208 کی چوتھی صورت کے ذیل میں آئے گی)

5۔ دو اور پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ کے درمیان شک

6۔ رکوع کے بعد تین اور پانچ کے درمیان شک

7۔ تین اور چھ یا تین اور چھ سے زیادہ کے درمیان شک

8۔ رکوع کے بعد اور دو سجدے مکمل ہونے سے پہلے چار اور پانچ کے درمیان شک (اس تفصیل کے ساتھ جو مسئلہ 1208 کی چوتھی صورت کے ذیل میں آئے گی)

9۔ چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ کے درمیان شک

10۔ وہ شک کہ جس کے اطراف تین یا تین سے زیادہ ہوں سوائے شک کے کہ جو دو سجدے مکمل ہونے کے بعد دو، تین اور چار کے درمیان ہو (البتہ رکوع سے پہلے تین، چار اور پانچ کے درمیان شک کی صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نتیجتاً یہ دو سجدے مکمل ہونے کے بعد دو، تین اور چار کے درمیان شک کی طرف پلٹ جائیگا)

■ نماز کو باطل کرنے والے شک پیش آنے کی صورت میں نماز توڑنے کی کیفیت ■

مسئلہ 1175۔ اگر انسان کو کوئی ایسا شک پیش آجائے جو نماز کو باطل کر دیتا ہے تو نماز کو ختم نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ اتنا غور و فکر کرے کہ اس کا شک پکا ہوجائے بلکہ ضروری ہے کہ اتنا غور و فکر کرے کہ نماز کی صورت ختم ہوجائے یا یقین یا گمان کے پیدا ہونے سے نا امید ہوجائے۔

وہ شک کہ جن کے بارے میں یہ ہو سکتا ہے کہ انسان ان کی پروانہ کرے۔

■ چھ قسم کے شک ■

مسئلہ 1176۔ جن شکوک کی پروا کرنا ضروری نہیں ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔اس چیز کے بارے میں شک کہ جسے بجالانے کا مقام گزر چکا ہے جیسے تشہد کی حالت میں شک کرے کہ سجدہ بجالایا ہے یا نہیں

2۔نماز کے سلام کے بعد شک

3۔نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک

4۔کثیر الشک-یعنی جو شخص نمازوں میں پے درپے کم از کم ایک بار شک کرتا ہو-کا شک

5۔رکعات نماز کی تعداد کے بارے میں امام کا شک جبکہ ماموم ان کی تعداد کو جانتا ہو یا اسے ان کی تعداد کا گمان ہو اسی طرح ماموم کا شک جبکہ امام رکعات نماز کا علم یا گمان رکھتا ہو

6۔مستحب نمازوں میں شک

1۔اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا محل گزر چکا ہے

■ ایک ایسے فعل کے بارے میں شک کرنا کہ جس کا محل گزر چکا ہے ■

مسئلہ 1177۔ اگر نماز کے اثنا میں شک کرے کہ اس کا فلاں کام انجام دیا ہے یا نہیں مثلا شک کرے کہ سجدہ کیا ہے یا نہیں تو اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جس کام کے انجام دینے کے بارے میں شک ہے اسے بجا لائے اور اگر اس

کے بعد والے کام میں مشغول ہوچکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

حمد اور سورہ کی آیات کے بارے میں شک کرنا

مسئلہ 1178۔ اگر کوئی آیت پڑھنے کے دوران میں شک کرے کہ اس سے پچھلی آیت پڑھی ہے یا نہیں جب آیت کا آخری حصہ پڑھ رہا ہے شک کرے کہ اس کا پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

رکوع یا سجدہ کے واجبات ادا کرنے میں اسکا محل گزر جانے کے بعد شک کرنا

مسئلہ 1179۔ اگر رکوع یا سجدے کے بعد شک کرے کہ اس کے واجب کام (جیسے ذکر اور بدن کا آرام کے ساتھ ہونا) انجام دیئے ہیں یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہیں کریگا۔

رکوع کو انجام دینے اور اسکے بعد قیام کے انجام دینے سجدہ میں جانے سے پہلے شک کرنا

مسئلہ 1180۔ اگر سجدے میں جاتے وقت شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ پلٹ کر کھڑا ہو اور رکوع بجا لائے اور اگر شک کرے کہ رکوع کے بعد کھڑا ہوا تھا یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

اٹھتے وقت سجدہ یا تشہد کو انجام دینے میں شک کرنا

مسئلہ 1181۔ اگر اٹھتے وقت شک کرے کہ تشہد بجالا یا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ پلٹے اور بجا لائے اسی طرح ہے اگر پہلی یا تیسری رکعت سے اٹھتے وقت شک کرے کہ سجدہ بجا لایا ہے یا نہیں لیکن اگر کھڑا ہونے کے بعد شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجالا یا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھے جانی والی نماز کے تشہد یا سجدہ میں شک کرنا

مسئلہ 1182۔ جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہے اگر حمد یا تسبیحات پڑھتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ایسے کام میں مشغول ہونے سے پہلے کہ جس کی جگہ سجدے یا تشہد کے بعد یہ شک کرے کہ سجدے یا تشہد کو بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس کام کو بجا لائے۔

▪ شک کے حکم پر عمل کرتے وقت رکوع یا سجدہ کو زیادہ کرنا ▪

مسئلہ 1183۔ اگر سجدے سے پہلے شک کرے کہ نماز کا رکوع بجالایا ہے یا نہیں اور اسے بجا لائے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ رکوع بجالایا تھا تو چونکہ رکوع زیادہ ہوگیا ہے اس لئے اس کی نماز باطل ہے اور اگر تشہد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ دو سجدے بجالا یا ہے یا نہیں اور انہیں بجالائے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ دو سجدے بجالا چکا تھا تو اس نے دو سجدے زیادہ کئے ہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور بنا بر احتیاط مستحب اسی نماز کو مکمل کرے اور پھر اسے دوبارہ بھی پڑھے۔

▪ شک کے حکم پر عمل کرے وقت غیر رکن کو زیادہ کرنا ▪

مسئلہ 1184۔ گر شک کرے کہ جو عمل رکن نہیں ہے اسے بجالایا ہے یا نہیں اور اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول نہیں ہوا اسے بجا لائے مثلا سورہ پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ حمد پڑھی ہے یا نہیں اور حمد پڑھ لے تو اس کے انجام دینے کے بعد اگر یاد بھی آجائے کہ اسے بجالایا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ اک کی پروانہ کرتے ہوئے رکوع یا سجدے کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 1185۔ اگر رکوع و سجدے کا عمل گزرنے کے بعد شکر کے کہ اسے بجالایا تھا یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ اسے بجا نہیں لایا تھا تو ضروری ہے کہ مسئلہ 1118 اور 1119 میں رکوع و سجود کو بھولنے کا جو حکم بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

▪ شک کی پروانہ کرتے ہوئے غیر رکن کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 1186۔ اگر شک کرے کہ فلاں عمل جو رکن نہیں ہے اسے بجا لایا ہے یا نہیں اور چونکہ اس کے بعد والے کام میں مشغول ہوچکا ہے اس لئے اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلا جب سورہ پڑھنے میں مشغول ہے شک کرے کہ حمد پڑھی ہے یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ اسے انجام نہیں دیا تھا تو جب تک کے بعد والے رکن میں مشغول نہیں ہوا ضروری ہے کہ اسے بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے بنابر ایں اگر مثلا قنوت میں یاد آجائے کہ حمد نہیں پڑھی تھی تو ضروری ہے کہ پڑھے اور رکوع میں یاد آجائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن

اگر نماز کے آخر والے تشہد میں متوجہ ہوجائے کہ نماز کے آخر والا سجدہ بھول گیا ہے تو بنابر احتیاط مستحب نماز کو مکمل کرے اور سلام کے بعد سجدے کی قضا کرے لیکن بہر حال نماز کو دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز کے سلام کہنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1187۔ اگر شک کرے کہ نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں تو اگر ایسے کام میں مشغول ہوچکا ہو جس کا محل نماز کے بعد ہے مثلا تعقیبات یا دوسری نماز میں مشغول ہوچکا ہو یا کوئی ایسا کام انجام دینے کی وجہ سے کہ جو نماز کو ختم کر دیتا ہے نماز کی حالت سے نکل جائے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر جانتا ہو کہ نماز کا سلام پڑھا ہے لیکن شک کرے کہ صحیح پڑھا ہے یا نہیں، اگر کوئی ایسا کام انجام دیا ہو کہ جس کی وجہ نماز سے خارج ہوگیا ہے۔ اور یہ احتمال دے کہ سلام پڑھتے وقت متوجہ تھا کہ صحیح پڑھے تو اسکی نماز صحیح ہے لیکن اگر اطمینان رکھتا ہے کہ اس وقت غافل تھا تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر اس سے پہلے شک کرے کہ سلام پڑھا ہے یا صحیح پڑھا ہے یا نہ، تو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کو پڑھے۔

2۔ سلامِ نماز کے بعد شک

▪ سلام کے بعد شک کا معتبر نہ ہونا ▪

مسئلہ 1188۔ اگر نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ اس کی نماز صحیح تھی یا نہیں مثلا شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا تین رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ دو رکعیتن پڑھی تھی یا تین یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ چار رکعات پڑھی تھیں یا پانچ تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر یقین رکھتا ہو کہ اس کی نماز کامل نہیں ہے اور اس کا شک ایسا ہو کہ جو نماز کے وقت نماز کو باطل کر دیتا ہے مثلا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ تین رکعات پڑھی تھیں یا پانچ تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر مثلا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد قبل اس کے کہ نمازی کی حالت سے خارج ہو شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو نماز باطل نہیں ہے بلکہ تین پر بنا رکھے اور مزید ایک رکعت پڑھنے کے بعد سلام اور اس کے بعد نماز احتیاط ۔کھڑے ہوکر ایک رکعت

ہے۔ پڑھے اور بے جا سلام کی وجہ سے سہو کے سجدے بجالائے۔

3۔وقت کے بعد شک

▪ وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھنے کے حوالے سے شک کرنا ▪

مسئلہ 1189۔ اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان رکھتا ہو کہ نہیں پڑھی تو نماز پڑھنا لازم نہیں ہے مگر یہ کہ اسے اطمینان ہو کہ نماز نہیں پڑھی لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں اگرچہ پڑھنے کا گمان رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے۔

▪ وقت گزرنے کے بعد نماز کے درست پڑھنے کے بارے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1190۔ اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز صحیح پڑھی تھی یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ وقت گزرنے کے بعد سمجھ جائے کہ ظہرین کی نمازوں میں ایک قضا ہوئی ہے ▪

مسئلہ 1191۔ اگر نماز ظہر و عصر کا وقت گزرنے کے بعد جانتا ہو کہ اس نے چار رکعتی نماز نہیں پڑھی لیکن نہ جانتا ہو کہ وہ نماز ظہر ہے یا عصر تو ضروری ہے کہ "ما فی الذمہ" کی نیت سے چار رکعتی نماز پڑھے اور اگر نماز عصر کے مخصوص وقت کے علاوہ ایک نماز پڑھے اور نہ جانتا ہو کہ اس میں ظہر کی نیت کی تھی یا بھولنے کی وجہ سے عصر کی نیت کی تھی تو پڑھی ہوئی نماز کو نماز ظہر قرار دے اور اس کے بعد نماز عصر کی قضا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قضا نماز میں خاص طور پر ظہر یا عصر کی نیت نہ کرے۔

▪ وقت گزر جانے کے بعد سمجھ جائے کہ مغرب یا عشاء میں سے ایک نماز قضا ہوئی ہے ▪

مسئلہ 1192۔ اگر نماز مغرب و عشا کا وقت گزر جانے کے بعد جانتا ہو کہ اس نے صرف ایک نماز پڑھی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ تین رکعتی پڑھی ہے یا چار رکعتی تو ضروری ہے کہ نماز مغرب و عشا کی قضا کرے اور دونوں نمازوں کو رجا کی نیت سے بجا لائے۔

4۔ کثیر الشک

کثیر الشک کا مطلب اور اس کا وظیفہ

مسئلہ 1193۔ "کثیر الشک" وہ شخص ہے کہ جو مسلسل تین نمازوں میں کم از کم ایک مرتبہ شک کرتا ہو ایسا شخص اپنے شک کی پروا نہیں کرے گا لیکن جس کا شک اس حد تک نہ ہو لیکن اتنا ہو کہ بالعموم لوگ کہتے ہوں یہ زیادہ شک کرتا ہے تو ایسی روش اپنائے کہ معمولی شک کے فریضے پر بھی عمل ہوجائے اور کثیر الشک والے فریضے پر بھی عمل ہوجائے لہذا اگر مثلا تین اور چار کے درمیان شک کرے تو معمولی شک کے فریضے پر عمل کرے اور اگر اس کا شک ایسا ہو کہ معمولی افراد میں وہ شک نماز کو باطل کر دیتا ہے تو بناء بر احتیاط مستحب کثیر الشک کی طرح نماز کو جاری رکھے اور مکمل کرنے کے بعد دوبارہ بھی پڑھے اور اگر معمولی شک والا فریضہ کثیر الشک کے فریضے سے مختلف ہو تو دو میں سے ایک فریضے کے مطابق عمل کرے اور نماز کو مکمل کرے لہذا گر کھڑا ہونے کی حالت میں چار اور پانچ کے درمیان شک کرے یا کثیر الشک کی طرح چار پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے یا معمولی شک کی طرح مسئلہ نمبر 1208 میں آنے والے فریضے پر عمل کرے اور دونوں صورتوں میں نماز دوبارہ بھی پڑھے۔

افعالِ نماز اور رکعات کی تعداد میں کثیر الشک کا شک کرنا

مسئلہ 1194۔ کثیر الشک اگر نماز کے اجزا میں سے کسی چیز کے بجا لانے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس بات پر بنا رکھے کہ اسے بجالایا ہے مثلا اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس بات پر بنا رکھے کہ رکوع کیا ہے اور اگر ایسی چیز کے بجالانے میں شک کرے کہ جو نماز کو باطل کر دیتی ہے مثلا شک کرے کہ نماز صبح دو رکعات پڑھی ہے یا تین رکعات تو صحت پر بنا رکھے گا اسی طرح اگر کھڑا ہونے کی حالت میں شک کرے کہ چار رکعات پڑھی ہیں یا پانچ تو اس چیز پر بنا رکھے کہ چوتھی رکعت میں ہے اور نماز کو مکمل کرے۔

نماز کے ایک جزء میں زیادہ شک کرنا

مسئلہ 1195۔ جو شخص نماز کی صرف ایک چیز میں زیادہ شک کرتا ہے اگر وہ نماز کی دوسری چیزوں ممیں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرے مثلا جو

شخص اس چیز میں زیادہ شکر کرتا ہے کہ سجدہ کیا ہے یا نہیں اگر رکوع کے بجالانے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرے یعنی اگر سجدے میں نہیں گیا تو رکوع بجالائے اور اگر سجدے میں چلا گیا ہے تو پروا نہ کرے۔

▪ ایک خاص نماز میں زیادہ شک کرنا ▪

مسئلہ 1196۔ جو شخص صرف کسی خاص نماز میں -مثل نماز ظہر میں- زیادہ شک کرتا ہے اگر کسی دوسری نماز میں مثلا نماز عصر میں شک کرے تو ضروری ہے کہ شک کے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ کسی خاص مکان میں زیادہ شک کرنا ▪

مسئلہ 1197۔ جو شخص صرف اس وقت زیادہ شک کرتا ہے جب کسی خاص جگہ پر نماز پڑھے اگر اس جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر نماز پڑھے اور اسے شک پیش آجائے تو ضروری ہے کہ شک کے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ کثیر الشک ہونے اور اسے برطرف ہونے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1198۔ اگر انسان شک کرے کہ کثیر الشک ہوا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ شک والے حکم کے مطابق عمل کرے اور کثیر الشک کو جب تک اطمینان نہ ہو جائے کہ معمول کے لوگوں کی حالت پر پلٹ آیا ہے اس وقت ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ شک کی پروا نہ کرنے کے بعد کثیر الشک کو ترک رکن کے بارے میں یقین حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1199۔ جو شخص زیادہ شک کرتا ہے اگر شک کرے کہ دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں اور شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں یاد آجائے کہ انہیں بجا نہیں لایا تو اگر بعد والی رکعت کے رکوع میں مشغول نہ ہوا ہو تو انہیں بجا لائے اور اگر رکوع میں مشغول ہوچکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر شک کرے کہ رکوع کو بجالایا ہے یا نہیں تو اگر دوسرے سجدے کیلئے زمین پر سر رکھنے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹے اور اسے انجام دے اور اگر دوسرے سجدے کیلئے زمین پر سر رکھنے کے بعد یاد آئے تو بنابر احتیاط مستحب دو سجدوں کو کالعدم سمجھے اور رکوع و سجود کو انجام دینے کے بعد نماز کو مکمل کرے اور اس کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔

▪ شک کی اعتنانہ کرنے کے بعد کثیر الشک کو غیر رکن کے ترک ہونے کا یقین حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1200۔ جو شخص زیادہ شک کرتا ہے اگر شک کرے کہ کوئی چیز جو رکن نہیں ہے اسے بجالا یا ہے یا نہیں اور اس کی پروا نہ کرے اور بعد میں یاد آجائے کہ اسے بجا نہیں لایا تو اگر اس کے بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو اسے بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے مثلا اگر شک کرے کہ حمد پڑھی ہے یا نہیں اور پروا نہ کرے تو اگر قنوت میں یاد آئے کہ حمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ حمد پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

5۔امام اور ماموم کا شک

▪ نماز جماعت کی رکعات کو شمار کرنے میں امام اور ماموم کا شک کرنا ▪

مسئلہ 1201۔ گر امام جماعت نماز کی رکعات کی تعداد میں شک کرے مثلا شک کرے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار چنانچہ اگر ماموم یقین یا گمان رکھتا ہو کہ چار رکعات پڑھی ہیں اور امام کو سمجھا دے کہ چار رکعات پڑھی ہیں تو ضروری ہے کہ امام نماز کو مکمل کرے اور نماز احتیاط لازم نہیں ہے نیز اگر امام یقین یا گمان رکھتا ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں اور ماموم نماز کی رکعات کی تعداد میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور ظاہراً اگر امام گمان رکھتا ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں اور ماموم یقین رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ ماموم کے یقین پر عمل کرے اسی طرح اگر ماموم گمان رکھتا ہو اور امام یقین رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ امام کے یقین پر عمل کرے۔

6۔ مستحب نماز کی رکعات میں شک

▪ مستحب نماز کی رکعات میں شک کے دوران نمازی کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1202۔ اگر مستحب نماز کی رکعات میں شک کرے تو اگر شک کی زیادہ والی طرف نماز کو باطل کرتی ہے تو ضروری ہے کہ کم پر بنا رکھے مثلا اگر نافلہ صبح میں شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت تو اس چیز پر بنا رکھنا ضروری ہے کہ دو پڑھی ہیں اور اگر

شک کی زیادہ والی طرف نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً شک کرے کہ دو رکعات پڑھی ہیں یا ایک رکعت تو شک کی جس طرف کے مطابق بھی عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ مستحب نماز میں رکن کا کم یا زیادہ ہونا ▪

مسئلہ 1203۔ رکن کا کم ہوجانا نافلہ کو باطل کر دیتا ہے لیکن رکن کا زیادہ ہوجانا نافلہ کو باطل نہیں کرتا پس اگر نافلہ کا کوئی کام بھول جائے اور اس وقت یاد آئے جب اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور پھر اس رکن کو دوبارہ بجالائے مثلاً اگر رکوع کے دوران یاد آئے کہ حمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پلٹے اور حمد پڑھے اور پھر دوبارہ رکوع کرے۔

▪ مستحب نماز کے افعال میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1204۔ اگر نافلہ کے کسی کام میں شک کرے چاہے وہ رکن ہو یا غیر رکن تو اگر اس کا محل نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجالائے اور اگر اس کا محل گزر چکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ مستحب نماز کی رکعات میں گمان کرنا ▪

مسئلہ 1205۔ اگر دو رکعتی مستحب نماز میں جس کا گمان تین یا تین سے زیادہ رکعت ہو تو ضروری ہے کہ اس کی پروا نہ کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اس کا گمان دو رکعت یا اس سے کم ہو تو ضروری ہے کہ اسی گمان پر عمل کرے مثلاً اگر اس کا گمان یہ ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔

▪ نماز مستحب میں سجدہ سہو ▪

مسئلہ 1206۔ اگر نافلہ نماز میں ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے یا ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے تو ضروری نہیں ہے کہ نماز کے بعد سجدہ سہو یا سجدے یا تشہد کے قضا بجا لائے۔

▪ نماز مستحب کی بجاآوری میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1207۔ اگر شک کرے کہ مستحب نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اگر وہ نماز، نمازِ جعفر طیار

کی طرح وقت نہ رکھتی ہو تو بنا رکھے کہ نہیں پڑھی اور اسی طرح ہے اگر یومیہ نوافل کی طرح معین وقت رکھتی ہو اور وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ اسے بجالایا ہے یا نہیں لیکن اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

صحیح شکیات

▪ صحیح شکیات کی اقسام اور نماز گزار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1208۔ نو صورتوں میں اگر چار رکعتی نماز کی رکعات کی تعداد میں شک کرے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ فوراً غور کرے پس اگر شک کی ایک طرف کا یقین یا گمان حاصل ہوجائے تو اسی طرف کو بنیاد بنائے اور نماز کو مکمل کرے ورنہ جو احکام بیان کئے جائیں گے ان کے مطابق عمل کرے اور وہ نو صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی صورت: یہ کہ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو ضروری ہے کہ بنا رکھے تین رکعات پڑھی ہیں اور ایک رکعت مزید پڑھے اور نماز کو مکمل کرے اور نماز کے بعد نماز احتیاط بجالائے، ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے۔

دوسری صورت: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دو اور چار کے درمیان اس صورت میں ضروری ہے کہ بنا رکھے چار رکعات پڑھی ہیں اور نماز کو مکمل کرنے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔

تیسری صورت: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دو، تین اور چار کے درمیان شک اس صورت میں ضروری ہے کہ چار پر بنا رکھے اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

چوتھی صورت: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد چار اور پانچ کے درمیان شک۔ اس صورت میں چار پر بنا رکھے اور نماز کو مکمل کرے اور نماز کے بعد سہو کے دو سجدے بجا لائے۔ لیکن اگر پہلے سجدے کے واقع ہونے کے بعد اور دوسرے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ان چار میں سے کوئی شک پیش آجائے تو بنا بر احتیاط مستحب ضروری ہے کہ اس شک کے حکم پر عمل کرے لیکن بہر حال لازمی ہے کہ نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

پانچویں صورت: تین اور چار کے درمیان شک۔ یہ شک نماز کے جس حصے میں بھی ہو ضروری

ہے کہ چار پر بنا رکھے اور نماز کو مکمل کرے اور نماز کے بعد نمازِ احتیاط - کہ جو دو رکعت بیٹھ کر ہے - پڑھے۔

چھٹی صورت: کھڑے ہونے کی حالت میں چار اور پانچ کے درمیان شک اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام پڑھے اور پھر نماز احتیاط - کہ جو بنا بر احتیاط واجب دو رکعت بیٹھ کر ہے - پڑھے۔

ساتویں صورت: کھڑے ہونے کی حالت میں تین اور پانچ کے درمیان شک اس میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد و سلام پڑھے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔

آٹھویں صورت: کھڑے ہونے کی حالت میں تین، چار اور پانچ کے درمیان شک اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد و سلام کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے۔

نویں صورت: کھڑے ہونے کی حالت میں پانچ اور چھ کے درمیان شک
اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ کر تشہد اور سلام پڑھے اور اس کے بعد سہو کے دو سجدے بجا لائے نیز بنا بر احتیاط مستحب ان چار صورتوں میں بے جا کھڑے ہونے کی وجہ سے سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ صحیح شکیات میں نماز کو توڑنا ▪

مسئلہ 1209۔ اگر انسان کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک پیش آجائے تو نماز کو توڑ نہیں سکتا اور ضروری ہے کہ بیان کئے گئے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ صحیح شکوک میں نماز کو دوبارہ پڑھنا ▪

مسئلہ 1210۔ اگر نماز میں ایسا شک پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے نماز احتیاط واجب ہوجاتی ہے تو ضروری ہے کہ نماز کے مکمل ہوجانے کے بعد فوراً نماز احتیاط پڑھے اور نماز احتیاط پڑھے بغیر کوئی دوسری نماز نہ پڑھے اور اگر احتیاطاً شروع سے نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط کے بعد پڑھے۔

▪ حالت شک کے ساتھ نماز کو ادامہ دینا ▪

مسئلہ 1211۔ جب بھی انسان کیلئے نماز کو باطل کرنے والا کوئی شک پیش آجائے اور جانتا ہو کہ اگر بعد کی حالت میں منتقل ہوجائے تو اسے یقین یا گمان حاصل ہوجائے گا تو بنابر

احتیاط مستحب شک کی حالت میں نماز کو جاری نہ رکھے مثلا اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ اور جانتا ہو کہ اگر رکوع میں چلا جائے تو ایک طرف کا یقین یا گمان حاصل ہوجائے گا تو بنابر احتیاط مستحب اس حالت میں رکوع نہ کرے بلکہ انتظار کرے یہاں تک کہ اسے یقین یا گمان حاصل ہوجائے لیکن اگر اتنا انتظار کرنا ضروری ہو کہ نماز کی صورت ختم ہوجائے تو لازم ہے کہ بعد والی حالت میں منتقل ہوجائے۔

▪ گمان والی حالت کا شک میں تبدیل ہونا یا بر عکس ▪

مسئلہ 1212۔ اگر پہلے ایک طرف کا زیادہ گمان ہو پھر اس کی نظر میں دونوں طرفین برابر ہو جائیں تو ضروری ہے کہ شک والے حکم کے مطابق عمل کرے اور اگر پہلے اس کی نظر میں دونوں طرفین برابر ہوں اور جس طرف پر بنا رکھنا اس کا فریضہ ہے اس پر بنا رکھ لے اور پھر اس کا گمان دوسری طرف چلا جائے تو ضروری ہے کہ اسی طرف کو لے اور نماز کو مکمل کرے۔

▪ نماز کے دوران گمان یا شک واقع ہونے میں تردید ▪

مسئلہ 1213۔ جو شخص نہیں جانتا کہ عرف کے لحاظ سے اسے ایک طرف کا گمان زیادہ ہے یا اس کی نظر میں دونوں طرفین برابر ہیں تو ضروری ہے کہ شک کے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ نماز کے بعد شک یا گمان کے واقع ہونے میں شک ▪

مسئلہ 1214۔ اگر نماز کے بعد سمجھے کہ نماز کے دوران شک کی حالت رکھتا تھا مثلا یہ کہ دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت اور تین پر بنا رکھی تھی لیکن نہ جانتا ہو کہ اس کا گمان تین رکعت کی طرف تھا یا اس کی نظر میں دونوں طرفین برابر تھیں تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط پڑھے۔

▪ دو سجدوں کے مکمل ہونے میں شک اور تشہد میں اسی شک کا دیگر صحیح شکوک کے ساتھ ملنا ▪

مسئلہ 1215۔ اگر تشہد پڑھتے وقت یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے کہ دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں اور اسی وقت کوئی ایسا شک پیش آجائے کہ جو دو سجدے مکمل ہونے کے بعد پیش آئے تو صحیح ہوتا ہے مثلا شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین تو اگر اس شک کے حکم کے مطابق عمل کرلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ تشہد پڑھنے سے پہلے دو سجدوں کو مکمل کرنے میں شک اور اسی شک کا مبطل شکوک کے ساتھ مقارن ہونا ▪

مسئلہ 1216۔ اگر قبل اس کے کہ تشہد میں مشغول ہو یا جن رکعات میں تشہد نہیں ہے ان میں کھڑا ہونے سے پہلے شک کرے کہ ایک سجدہ بجا لایا ہے یا دو سجدے اور اسی وقت اسے کوئی ایسا شک پیش آجائے کہ جو دو سجدوں کے مکمل ہونے سے پہلے نماز کو باطل کر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

▪ قیام کی حالت میں رکعات میں شک اور ترک کیے گئے سجدے کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1217۔ اگر قیام کے وقت تین اور چار یا تین، چار اور پانچ کے درمیان شک کرے اور اسے یاد آجائے کہ پچھلی رکعت کا ایک یا دو سجدے بجا نہیں لایا تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر چار اور پانچ کے درمیان شک کرے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور پچھلی رکعت کے دو سجدے بجا لائے اور تین اور چار کے درمیان شک کے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ ایک شک کا زائل ہونا اور دوسرے شک کا حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1218۔ اگر شک ختم ہوجائے اور دوسرا شک پیش آجائے مثلاً پہلے شک کرے کہ دو رکعات پڑھی ہیں یا تین پھر شک کرے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو ضروری ہے کہ دوسرے شک کے حکم پر عمل کرے۔

▪ نماز کے بعد دو صحیح شکوک میں تردید ▪

مسئلہ 1219۔ اگر نماز کے بعد شک کرے کہ نماز کے دوران دو اور چار کے درمیان شک تھا یا تین اور چار کے درمیان تو بنا بر احتیاط مستحب اگر کسی شک کا گمان رکھتا ہو تو اسی کے حکم کے مطابق عمل کرے ورنہ ان دو میں سے کسی ایک کے حکم پر عمل کرے اور نماز کو مکمل کرے اس کے بعد دوبارہ نماز پڑھے اسی طرح ہے اگر شک کے بارے میں دو سے زیادہ احتمال رکھتا ہو مثلاً جانتا ہو کہ اس کا شک صحیح شکوک میں سے تھا لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ اس کی کون سے قسم تھا۔

▪ نماز کے بعد ایسی تردید کہ میرا شک صحیح شکوک میں سے تھا یا مبطل شکوک میں ▪

مسئلہ 1220۔ کہ اگر نماز کے بعد سمجھے کہ نماز کی حالت میں اسے شک پیش آیا تھا لیکن نہ جانتا ہو کہ وہ صحیح شکوک میں سے تھا یا نماز کو باطل کر دینے والے شکوک میں سے تو اگر جانتا ہو یا اس چیز کا احتمال دے کہ اگر وہ شک نماز کو باطل کرنے والا ہو تو بھی اس نے غفلت کرتے ہوئے نماز کو جاری نہیں رکھا مثلا نماز کو رجا کی نیت سے جاری رکھا ہے تو اس صورت میں شک والے فریضے کو انجام دیئے بغیر نماز کو نئے سرے سے شروع کرسکتا ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ شک کے مبطل نماز ہونے کی صورت میں اس نے غفلت کے ساتھ نماز کو جاری رکھا ہے تو اس چیز پر بنا رکھے گا کہ اس کا شک صحیح شکوک میں سے تھا پس اگر صحیح ہونے کی صورت میں اس کا شک مشخص ہو تو اسی شک کے فریضے پر عمل کرے گا اور اگر مشخص نہ ہو لیکن احتیاط کرکے اپنی نماز کو درست کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے مثلا اگر اس کا صحیح شک دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد تھا اور دائر ہو دو اور چار میں شک اور دو، تین اور چار میں شک کے درمیان ہو تو چار پر بنا رکھے گا اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر اور پھر دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجا لائے گا در نتیجہ اس نے دو میں سے ہر شک کے فریضے پر عمل کیا ہے اور اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر شک والا فریضہ بجالا کر اپنی انجام دی گئی نماز کو درست نہ کرسکتا ہو اور نئے سرے سے نماز پڑھنے کی ضرورت ہو تو شک والا فریضہ انجام دیئے بغیر نئے سرے سے نماز شروع کرسکتا ہے۔

▪ بیٹھ کر پڑھے جانے والی نماز کی رکعات میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1221۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر دو اور تین کے درمیان شک کرے تو بنا بر احتیاط مستحب بیٹھ کر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بنابر احتیاط مستحب نماز کا اعادہ بھی کرے اور تین اور چار کے درمیان شک کی صورت میں بنابر احتیاط مستحب بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھے اور دو، تین اور چار کے درمیان شک کی صورت میں بنا بر احتیاط مستحب ایک دو رکعتی نماز احتیاط بیٹھ کر اور پھر ایک رکعتی نماز بیٹھ کر بجالائے گا اور نماز دوبارہ بھی پڑھے اور دو اور چار کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھے گا۔

■ نماز احتیاط میں کھڑے ہونے کی قدرت نہ رکھنا ■

مسئلہ 1222۔ جو شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے اگر نماز احتیاط پڑھتے وقت کھڑا ہونے سے عاجز ہوجائے اس کیلئے ضروری ہے کہ اس شخص کی طرح نماز احتیاط بجا لائے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے کہ جس کا حکم سابقہ مسئلہ میں بیان ہوچکا ہے مگر یہ کہ پورے وقت میں کھڑ ہونے سے ناتوان نہ ہو بلکہ وقت کے اندر پوری نماز کھڑا ہوکر پڑھ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

■ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز کے بعد نماز احتیاط کو کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت رکھنا ■

مسئلہ 1223۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر صرف نماز احتیاط پڑھتے وقت کھڑا ہوسکے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز احتیاط میں اس شخص والے فریضے پر عمل کرے جو کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے۔

نماز احتیاط

■ نماز احتیاط کی کیفیت ■

مسئلہ 1224۔ جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے بعد فورا نماز احتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کہے، حمد پڑھے، رکوع میں جائے اور دو سجدے بجا لائے پس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے اور اگر اس پر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دوسری رکعت کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

■ نماز احتیاط میں سورہ، قنوت اور قرائت ■

مسئلہ 1225۔ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قرائت آہستہ کرے اور اس کی نیت زبان پر نہ لائے اور احتیاط یہ ہے کہ اس میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بھی آہستہ پڑھے۔

▪ نماز احتیاط کے دوران یا اس سے پہلے نماز کی صحت معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1226۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے سمجھ جائے کہ اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح تھی تو نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں ہے اور اگر نماز احتیاط کے اثنا میں سمجھے تو اسے مکمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ نماز احتیاط سے پہلے رکعات کم ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا ▪

مسئلہ 1227۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے سمجھ جائے کہ اس کی نماز کی رکعات کم تھیں چنانچہ اگر اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ جتنی نماز نہیں پڑھی اسے پڑھے اور بے جا سلام کی وجہ سے سہو کے دو سجدے بجا لائے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو مثلاً قبلہ کی طرف پشت کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز احتیاط کا نماز کی رکعات کی کمی سے مساوی ہونے سے آگاہ ہونا ▪

مسئلہ 1228۔ گر نماز احتیاط کے بعد سمجھے کہ اس کی نماز کی کمی اتنی ہی تھی جتنی نماز احتیاط پڑھی ہے مثلاً تین اور چار کے درمیان شک میں بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے -کہ جو کھڑے ہوکر ایک رکعت کے برابر ہے- اور اس کے بعد سمجھے کہ اس نے نماز تین رکعت پڑھی تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ نماز میں کی گئی کمی سے نماز احتیاط کے زیادہ ہونے کے بارے میں آگاہ ہونا ▪

مسئلہ 1229۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے کے بعد سمجھے کہ اس کی نماز کی کمی نماز احتیاط سے کم تھی مثلاً دو اور چار کے درمیان شک میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہوکر پڑھے اور اس کے بعد سمجھ جائے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی تھی تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز میں کی گئی کمی سے نماز احتیاط کے زیادہ کمتر ہونے کے حوالے سے آگاہ ہونا ▪

مسئلہ 1230۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے کے بعد سمجھے کہ اس کی نماز کی کمی نماز احتیاط سے زیادہ تھی مثلاً دو اور تین کے درمیان شک میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہوکر پڑھے اور اس کے بعد سمجھے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی تھی تو اگر اس نے نماز احتیاط کے بعد نماز کو

باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو مثلا قبلہ کی طرف پشت کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی انجام نہ دیا ہو تو اس کی نماز احتیاط اس کی نماز کا جز شمار ہوگی اور نماز میں جو ایک رکعت کی کمی ہے اسے بجا لائے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اصل نماز اور نماز احتیاط میں جو دو سلام زیادہ پڑھے ہیں ان میں سے ہر ایک کیلئے سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ نماز احتیاط کے بعد پڑھی گئی رکعات کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1231۔ اگر دو، تین اور چار کے درمیان شک کرے اور کھڑے ہوکر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ نماز دو رکعتی پڑھی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے۔

▪ نماز احتیاط میں رکوع میں جانے سے پہلے رکعات کی تعداد کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1232۔ اگر دو اور تین کے درمیان شک کرے اور جب کھڑے ہوکر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھ رہا ہے اس وقت یاد آئے کہ نماز تین رکعتی پڑھی تھی تو نماز احتیاط کو چوتھی رکعت شمار کرکے نماز کو مکمل کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اضافی سلام کی خاطر سجدہ سہو بجا لائے اور بنابر احتیاط مستحب نماز دوبارہ بھی پڑھے اور اگر تین اور چار کے درمیان شک کرے اور جس وقت بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھ رہا ہے اس وقت یاد آئے کہ نماز تین رکعت پڑھی تھی چنانچہ پہلے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو کھڑا ہوجائے اور جو شارع کا مطلوب ہے اس کی نیت سے قرائت دوبارہ کرے اور ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور اگر پہلے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

▪ نماز احتیاط کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے پڑھی گئی رکعات کی یاد آوری ▪

مسئلہ 1233۔ اگر، تین اور چار کے درمیان شک کرے اور کھڑے ہوکر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے کے دوران دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے کہ نماز تین رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز احتیاط کو ایک رکعتی مکمل کرے اور اضافی سلام کی خاطر سجدہ سہو بجا لائے اور اگر دوسری رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

▪ نماز احتیاط میں ہی پڑھی گئی نماز کی کمی یا اضافے کے حوالے سے آگاہ ہونا ▪

مسئلہ 1234۔ اگر نماز احتیاط کے دوران سمجھے کہ نماز کی کمی اس سے کم یا زیادہ تھی چنانچہ اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط کو اپنی نماز کی کمی کے مطابق مکمل کرے مثلا اگر شک دو اور تین کے درمیان ہو اور کھڑے ہوکر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھتے وقت سمجھے کہ اس نے نماز دو رکعت پڑھی تھی تو ضروری ہے کہ ایک رکعت نماز احتیاط کو اپنی تیسری رکعت شمار کرے اور اسے مکمل کر دے پھر اپنی نماز کی چوتھی رکعت پڑھے اور اگر نماز احتیاط کو اپنی نماز کی کمی کے مطابق مکمل نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ دے اس صورت میں اگر ممکن ہو تو نماز کی کمی کو بجا لائے اور اگر ممکن نہ ہو تو نماز دوبارہ پڑھے مثلا تین اور چار کے درمیان شک میں اگر بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھتے وقت یاد آجائے کہ اس نے نماز دو رکعت پڑھی تھی تو چونکہ بیٹھ کر دو رکعت نماز کو کھڑے ہو کر دو رکعت کی جگہ شمار نہیں کرسکتا لذا ضروری ہے کہ بیٹھ کر جو نماز احتیاط پڑھ رہا ہے اسے چھوڑ دے پس اگر نماز احتیاط کے پہلے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہوجائے اور جو شارع کو مطلوب ہے اس کی نیت سے قرائت بجا لائے اور اس کے بعد نماز کی کمی کو انجام دے اور اگر نماز احتیاط کے پہلے رکوع میں یااس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے نیز اگر دو اور چار کے درمیان شک میں جس وقت کھڑے ہوکر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے میں مشغول ہے سمجھ جائے کہ اس نے اپنی نماز تین رکعتی پڑھی ہے پس اگر پہلی رکعت میں ہے تو اس رکعت کو چوتھی رکعت شمار کرے گا اورنماز کو مکمل کر دے اور اگر دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہو تو ضروری ہے کہ اس رکعت کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز کو مکمل کر دے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور مسئلہ کی تمام صورتوں میں اگر نماز کو مکمل کرتا ہے تو زائد سلام کی وجہ سے ضروری ہے کہ سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ نماز احتیاط کو بجالانے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1235۔ اگر شک کرے کہ جو نماز احتیاط اس پر واجب تھی اسے بجالایا ہے یا نہیں چنانچہ اگر نماز کا وقت گزر چکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر وقت ہو تو پھر اگر نماز اور شک کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو اور نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو -جیسے قبلہ سے رخ موڑ لینا- تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط پڑھے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو یا نماز اور شک کے درمیان زیادہ فاصلہ ہوگیا ہو تو

اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ نماز احتیاط کے اجزاء کا کم یا زیادہ کرنا ▪

مسئلہ 1236۔ نماز احتیاط اصلی نماز کے اجزاء کی مانند ہے پس اگر اس میں مثلا رکوع کا اضافہ کر دے یا ایک کہ جگہ دو رکعت پڑھے ۔اگرچہ بھول کر ہی ہو۔ تو نماز احتیاط باطل ہے اور ضروری ہے کہ اصلی نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز احتیاط کے اجزاء میں شک ▪

مسئلہ 1237۔ جس وقت نماز احتیاط میں مشغول ہے اگر اس کے کسی کام میں شک کرے تو اگر اس کا محل نہ گزرا ہو تو اسے بجا لائے اور اگر گزر چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلا اگر شک کرے کہ حمد پڑھی ہے یا نہیں چنانچہ اگر رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ حمد پڑھے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ نماز احتیاط کی رکعات کی تعداد میں شک ▪

مسئلہ 1238۔ اگر نماز احتیاط پڑھتے وقت اس کی رکعات کی تعداد میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اصل نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر شک کی زیادہ والی طرف نماز کو باطل کرتی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو نہ توڑے اور کم پر بنا رکھے اور اگر شک کی زیادہ والی طرف نماز کو باطل نہ کرتی ہو تو زیادہ پر بنا رکھے اور نماز کو مکمل کرے پس اگر دو رکعت نماز احتیاط پڑھتے وقت شک کرے کہ دو رکعات پڑھی ہیں یا تین تو چونکہ شک کی زیادہ والی طرف نماز کو باطل کرتی ہے اس لئے احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو قطع نہ کرے اور بنا یہ رکھے کہ میں نے دو رکعات پڑھی ہیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعت چونکہ طرف بیشتر نماز کو باطل نہیں کرتی، تو بنا بر احتیاط مستحب نماز کو نہ توڑے بلکہ یہ بنا رکھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں لیکن ہر حال میں نماز احتیاط کے ختم ہونے کے بعد اصل نماز کو دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز احتیاط میں سجدہ سہو ▪

مسئلہ 1239۔ جن کاموں کی وجہ سے اصلی واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے وہ

نماز احتیاط میں سجدہ سہو کا سبب نہیں بنتے ہیں اس بنا پر اگر نماز احتیاط میں ایسی چیز کم یا زیادہ ہوجائے تو جو رکن نہیں ہے تو سجدہ سہو نہیں ہے۔

▪ نماز احتیاط کے صحیح ہونے میں شک ▪

مسئلہ 1240۔ اگر نماز احتیاط کے سلام کے بعد شک کرے کہ اس کا کوئی جز یا شرط بجالایا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ نماز احتیاط میں تشہد یا ایک سجدہ کو فراموش کرنا ▪

مسئلہ 1241۔ اگر نماز احتیاط میں تشہد یا ایک سجدہ بھول جائے اور اس کی اپنی جگہ میں اس کا تدارک نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

▪ سجدہ سہو، تشہد اور سجدے کی قضا پر نماز احتیاط کو مقدم کرنا ▪

مسئلہ 1242۔ اگر نماز احتیاط اور ایک سجدے کی قضا یا ایک تشہد کی قضا یا سہو کے دو سجدے واجب ہوں تو ضروری ہے کہ پہلے نماز احتیاط بجا لائے۔

▪ نماز کے افعال اور رکعات میں گمان کا حکم ▪

مسئلہ 1243۔ نماز میں رکعات کے بارے میں گمان، یقین کا حکم رکھتا ہے خواہ نماز چار رکعتی ہو یا نہ مثلا اگر نہ جانتا ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعت اور گمان رکھتا ہو کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو بنا رکھے گا کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر چار رکعتی نماز میں گمان رکھتا ہو کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز احتیاط پڑھنا لازم نہیں ہے اور رہا نماز کے افعال کے سلسلے میں تو اگر کسی کام کے بجالانے یا بجا نہ لانے کا گمان رکھتا ہو تو اپنے گمان کے مطابق عمل کرے اور اگر اس کا کام شک کے فریضے کے خلاف ہو تو نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ اور بنا بر احتیاط مستحب اپنے گمان کے مطابق عمل کرے اور ضروری ہے کہ نماز مکمل کرنے کے بعد اسے دوبارہ پڑھے۔

▪ نماز واجب غیر یومیہ میں شک، سہو اور گمان ▪

مسئلہ 1244۔ شک، سہو اور گمان کا حکم یومیہ واجب نمازوں اور دیگر واجب نمازوں میں مختلف نہیں ہے مثلا اگر نماز آیات میں شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو چونکہ

اس کا شک دو رکعتی نماز میں ہے اس لئے اس کی نماز باطل ہے اور اگر گمان رکھتا ہو کہ دو رکعت یا ایک رکعت ہے تو اپنے گمان کے مطابق نماز کو مکمل کرے گا۔
سجدہ سہو

■ سجدہ سہو واجب ہونے کے موارد ■

مسئلہ 1245۔ پانچ چیزوں کی بعد نماز کے سلام کے بعد ضروری ہے کہ انسان -اس طریقے کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائیگا- سہو کے دو سجدے بجا لائے۔
اول: یہ کہ نماز کے اثنا میں بھول کر بات کرے۔
دوم: جس جگہ نماز کا سلام نہیں پڑھنا- مثلاً پہلی رکعت میں- وہاں بھول کر سلام پڑھ دے۔
سوم: یہ کہ تشہد بھول جائے۔
چہارم: یہ کہ چار رکعتی نماز میں شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ اس تفصیل کے ساتھ کہ جو مسئلہ نمبر 1208 میں گزر چکی ہے۔
پنجم: یہ کہ ایک سجدہ بھول جائے۔
اور بنا بر احتیاط مستحب جس جگہ کھڑا ہونا ضروری ہے مثلاً حمد و سورہ پڑھتے وقت اگر اس جگہ غلطی سے بیٹھ جائے یا جہاں بیٹھنا ضروری ہے جیسے تشہد پڑھتے وقت اگر وہاں غلطی سے کھڑا ہو جائے تو سہو کے دو سجدے بجالائے بلکہ اگر نماز احتیاط میں غلطی سے کوئی بھی چیز کم یا زیادہ کر دے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سہو کے دو سجدے بجالائے اور ان چند صورتوں کے احکام آنے والے مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

■ نماز میں اس خیال سے گفتگو کرنا کہ نماز مکمل ہوئی ہے ■

مسئلہ 1246۔ اگر انسان غلطی سے یا اس خیال سے کہ نماز مکمل ہو چکی ہے بات کرے تو ضروری ہے کہ سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

■ کھانسنے اور آہ نکالنے کی وجہ سے آواز آنا ■

مسئلہ 1247۔ آہ کھینچنے اور کھانسی کرنے کی وجہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کی خاطر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا لیکن اگر مثلاً بھول کر "آخ" یا "آہ" کہہ دے تو ضروری ہے کہ سجدہ سہو کرے۔

▪ نماز میں غلط الفاظ کو صحیح کرنا ▪

مسئلہ 1248۔ اگر بھول کر غلط پڑھی جانے والی چیز کو دوبارہ صحیح پڑھے تو اسے دوبارہ پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی چیز غلط پڑھی ہے اسے دعا یا ذکر نہ کہا جائے تو ضروری ہے اس کے لیے سجدہ سہو بجالائے۔

▪ کچھ دیر تک سہواً نماز میں گفتگو کرنا ▪

مسئلہ 1249۔ اگر نماز میں بھول کر کچھ وقت تک بات کرتا رہے اور عرف کے لحاظ سے وہ سب ایک شمار ہو تو نماز کے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔

▪ تسبیحات اربعہ کو سہواً ترک کرنا ▪

مسئلہ 1250۔ اگر بھول کر تسبیحات اربعہ نہ پڑھے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ سہواً سلام کہنا ▪

مسئلہ 1251۔ جس جگہ ضروری ہے کہ نماز کا سلام نہ پڑھے اگر وہاں بھول کر "السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین" کہے یا "السلام علیکم" کہے اگرچہ "و رحمۃ اللہ و برکاتہ" نہ کہے تو ضروری ہے کہ سہو کے دو سجدے بجا لائے لیکن اگر غلطی سے "السلام علیک ایها النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" کہہ دے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ سہواً تینوں سلام کہنا ▪

مسئلہ 1252۔ جس جگہ ضروری ہے کہ سلام نہ پڑھے اگر وہاں بھول کر تینوں سلام پڑھ دے تو سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔

▪ سہواً قیام کرنا ▪

مسئلہ 1253۔ اگر ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹے اور اسے بجا لائے اور بنا بر احتیاط مستحب زائد قیام کی وجہ سے سہو کے دو سجدے بجالائے۔

▪ فراموش شدہ سجدہ اور تشہد ▪

مسئلہ 1254۔ اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ پچھلی رکعت کا ایک سجدہ بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ سلام کے بعد سجدے کی قضا کرے اور سہو کے دو سجدے بھی بجالائے اور بنابر احتیاط سجدے کی قضا، سہو کے دو سجدوں سے پہلے انجام دے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ پچھلی رکعت کا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے بجا لائے اور تشہد کی قضا مستقل اور علیحدہ نہیں ہے بلکہ سجدہ سہو کے ضمن میں وہ بھی انجام پاجاتی ہے۔

▪ سجدہ سہو کو عمداً یا سہواً ترک کرنا ▪

مسئلہ 1255۔ اگر نماز کے سلام کے بعد جان بوجھ کر سجدہ سہو بجا نہ لائے تو اس نے گناہ کیا ہے اور واجب ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو اسے انجام دے اور اگر بھول کر بجا نہ لائے تو جس وقت بھی یاد آجائے ضروری ہے کہ اسے فوراً انجام دے اور ضروری ہے نہیں ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

▪ سجدہ سہو کے واجب ہونے میں شک ▪

مسئلہ 1256۔ اگر شک رکھتا ہو کہ سجدہ سہو واجب ہوا ہے یا نہیں تو اسے بجا لانا واجب نہیں ہے۔

▪ سجدہ سہو کی تعداد میں شک ▪

مسئلہ 1257۔ جو شخص شک رکھتا ہے کہ مثلاً سہو کے دو سجدے واجب ہوئے ہیں یا چار اگر دو سجدے بجا لائے تو کافی ہے۔

▪ دو سجدہ سہو میں فاصلہ / ایک سجدہ سہو کا زیادہ ہونا ▪

مسئلہ 1258۔ ضروری ہے کہ سہو کے دو سجدوں کے درمیان اتنا زیادہ فاصلہ نہ کرے کہ عرف میں دو کام شمار ہوں پس اگر جان بوجھ کر یا بھول کر سہو کے دو سجدوں کے درمیان زیادہ فاصلہ کر دے تو ضروری ہے کہ شروع سے سہو کے دو سجدے کرے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر تین سجدے انجام دے تو بھی ضروری ہے کہ سجدہ سہو دوبارہ بجالائے۔

▪ سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ 1259۔ ضروری ہے کہ سجدہ سہو نماز کے بعد فوراً بجا لائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ سجدہ سہو کی نیت کرے اور اپنی پیشانی ایسی چیز پر رکھ دے کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور پیروں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے اور ہاتھ کی پشت رکھنا کافی نہیں ہے اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ ہاتھوں کی انگلیاں بھی زمین پر لگی ہوئی ہوں وضو، قبلہ اور ستر عورت کی رعایت کرے اور ضروری ذکر کہے، اس کے بعد بیٹھے اس کے بعد دوبارہ سجدہ کے جائے اور ذکر کو کہے اور بیٹھے اور تشہد کے بعد کہے "السلام علیکم" اور بہتر یہ ہے کہ کہے "و رحمة الله و برکاته" کا بھی اضافہ کرے

اور سجدہ سہو کا ذکر روایات مین مختلف آیا ہے لیکن اس طری کہے:"بسم الله و بالله و السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته، بسم الله و بالله و السلام علیك أیها النبي و رحمة الله و برکاته"تو یقیناً اس نے حتماً اپنے فریضے پر عمل کرلیا ہے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

▪ فراموش شدہ تشہد اور سجدے کی قضا کی شرائط

مسئلہ 1260۔ جو سجدہ اور تشہد انسان بھول چکا ہے اور نماز کے بعد اس کی قضا بجا لا رہا ہے اس میں ضروری ہے کہ نماز کے تمام شرائط -جیسے حدث سے طہارت، بدن اور لباس کا پاک ہونا، قبلہ رخ ہونا اور دیگر شرائط- کی رعایت کی جائے۔

▪ نماز میں چند سجدوں کو فراموش کرنا

مسئلہ 1261۔ اگر سجدے کو چند مرتبہ بھول جائے مثلا پہلی رکعت کا ایک سجدہ اور دوسری رکعت کا ایک سجدہ بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد دونوں کی قضا اور ان کیلئے جو سہو کے سجدے واجب ہیں انہیں بجا لائے۔

▪ سجدہ اور تشہد کی قضا کے درمیان ترتیب

مسئلہ 1262۔ اگر ایک سجدہ اور تشہد بھول جائے تو جسے چاہے پہلے قضا کر سکتا ہے اگرچہ جانتا

ہو ان میں سے کون سا پہلے قضا ہوا ہے۔

■ دو رکعات کے سجدوں کی قضا کرنے کی کیفیت ■

مسئلہ 1263۔ اگر دو رکعتوں سے دو سجدے بھول جائے تو ضروری نہیں ہے کہ قضا کرتے وقت انہیں ترتیب کے ساتھ بجا لائے۔

■ سجدہ یا تشہد کی قضا سے پہلے مبطلات نماز کو انجام ہونا ■

مسئلہ 1264۔ اگر سلام اور سجدے یا تشہد کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے کہ جسے جان بوجھ کر اور بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلا قبلہ کی طرف پشت کرے تو ضروری ہے کہ سجدے یا تشہد کی قضا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔

■ آخری رکعت کے تشہد یا سجدے کو فراموش کرنا ■

مسئلہ 1265۔ اگر نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ آخری رکعت کا ایک سجدہ بھول گیا ہے تو اگر ایسا کام نہ کیا ہو کہ جسے جان بوجھ کر اور بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے جیسے قبلہ کی طرف پشت کرنا تو ضروری ہے کہ اس قصد سے کہ اپنے فریضے کو انجام دے دیا ہو بھولا ہوا سجدہ اور اس کے بعد تشہد، سلام اور سہو کے دو سجدے بجا لائے نیز اگر یاد آئے کہ آخری رکعت کا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ اپنے فریضے کی انجام دہی کی نیت سے تشہد پڑھے اور اس کے بعد سلام پڑھ کر سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

■ سجدے یا تشہد کی قضا سے پہلے سجدہ سہو کے سبب کو ایجاد کرنا ■

مسئلہ 1266۔ اگر نماز کے سلام اور سجدے یا تشہد کی قضا کے درمیان ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے مثلا بھول کر بات کرے تو ضروری ہے کہ سجدے یا تشہد کی قضا کرے اور بنا بر احتیاط مستحب سجدے یا تشہد کی قضا کی وجہ سے دو سجدہ سہو -اس تفصیل کے ساتھ کہ جو مسئلہ نمبر 1254 میں گزر چکی ہے- کے علاوہ سہو کے دو سجدے اور بھی بجا لائے۔

سجدہ سہو اور تشہد کے درمیان فراموش شدہ جزء کے حوالے سے مردد ہونا

مسئلہ 1267۔ اگر جانتا ہو کہ ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے لیکن نہ جانتا ہو کہ کون سا بھولا ہے تو ضروری ہے کہ سجدے کی قضا کرے اور سہو کے دو سجدے بجا لائے چنانچہ اگر تشہد رہ گیا ہو تو اس کے ضمن میں تشہد کی بھی قضا انجام پا جائے گی اور بنا بر احتیاط دو سجدہ سہو سے پہلے دو سجدوں کی قضا بجالائے۔

سجدہ یا تشہد کی فراموشی میں شک کرنا

مسئلہ 1268۔ اگر شک کرے کہ تشہد یا سجدہ بھولا ہے یا نہیں تو واجب نہیں ہے کہ قضا کرے یا سجدہ سہو بجا لائے۔

سجدہ یا تشہد کو فراموش کرنا اور رکوع میں جانے سے پہلے اسے انجام دینے میں شک کرنا

مسئلہ 1269۔ اگر جانتا ہو کہ سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے اور شک کرے کہ بعد کی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے بجالایا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

قضا سجدہ، تشہد اور سجدہ سہو کے درمیان ترتیب

مسئلہ 1270۔ جس شخص کیلئے سجدے یا تشہد کی قضا ضروری ہے اگر کسی اور کام کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے تو بنابر احتیاط اس سجدہ سہو کو سجدے کی قضا اور اس کیلئے سہو کے دو سجدے انجام دینے کے بعد یا تشہد کی قضا کہ جو سجدہ سہو کے ضمن میں انجام پائی ہے کے بعد بجا لائے۔

قضا سجدے یا تشہد کو انجام دینے کے حوالے سے شک کرنا

مسئلہ 1271۔ اگر شک ہو کہ نماز کے بعد بھولے ہوئے سجدے یا تشہد کی قضا بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے اگرچہ نماز کا وقت گزر چکا ہو۔

نماز کی شرائط اور اجزاء کو کم یا زیادہ کرنا

■ واجبات نماز کو عمداً کم یا زیادہ کرنا ■

مسئلہ 1272۔ جب بھی واجبات نماز میں سے کسی چیز کو جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرے اگرچہ اس کا ایک حرف ہو تو نماز باطل ہے۔

■ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے واجبات نماز میں خلل ڈالنا ■

مسئلہ 1273۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے واجبات میں کسی چیز کو -کہ جو رکن نہیں ہے- کم یا زیادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اگرچہ مسئلہ نہ جاننے میں عذر رکھتا ہو لیکن اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز صبح، مغرب اور عشا کی حمد و سورہ کو آہستہ پڑھے یا نماز ظہر و عصر کی حمد و سورہ یا نمازوں کی تسبیحات اربعہ کو بلند آواز سے پڑھے یا جو مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر پڑھے تو نماز صحیح ہے نیز اگر مسافر یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے اور نماز ظہر، عصر یا عشا کو چار رکعتی پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

■ نماز کی حالت میں یا اس کے بعد طہارت باطل ہونے سے آگاہ ہونا ■

مسئلہ 1274۔ اگر نماز کے اثنا میں سمجھے کہ اس کا وضو یا غسل باطل ہے یا وہ وضو یا غسل کے بغیر نماز میں مشغول ہوا ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور صحیح وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ پڑھے اور اگر نماز کے بعد سمجھے تو ضروری ہے کہ صحیح وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے۔

■ نماز کے دوران دو سجدوں کی فراموش ہونے کا معلوم ہونا ■

مسئلہ 1275۔ اگر رکوع میں پہنچ جانے کے بعد یاد آئے کہ پچھلی رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹے اور دو سجدے بجا لائے اور پھر اٹھ کر حمد یا تسبیحات پڑھے اور نماز کو مکمل کرے اور بنابر احتیاط مستحب بے جا کھڑا ہونے کی وجہ سے نماز کے بعد سہو کے دو سجدے بجالائے۔

▪ سلام سے پہلے فراموش شدہ دو سجدوں کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1276۔ اگر "السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین" اور "السلام علیکم" کہنے کے بعد یاد آئے کہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجا لائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے۔

▪ سلام کہنے سے پہلے ایک یا بیشتر رکعت فراموش ہونے کا علم حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1277۔ اگر نماز کے سلام سے پہلے یاد آئے کہ نماز کے آخر سے ایک رکعت یا اس سے زیادہ نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھولا ہے اسے بجا لائے۔

▪ سلام کے بعد ایک یا بیشتر رکعت کو فراموش کرنے کا علم حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1278۔ اگر نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ نماز کے آخر سے ایک رکعت یا اس سے زیادہ نہیں پڑھی تو اگر ایسا کام انجام دیا ہو کہ جسے جان بوجھ کر یا بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلا قبلہ کی طرف پشت کی ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایسا کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھولا ہے اسے فوراً بجا لائے اور زائد سلام کی وجہ سے سہو کے دو سجدے انجام دے۔

▪ فراموش شدہ آخری دو سجدوں کا سلام کے بعد علم حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1279۔ جب بھی نماز کے سلام کے بعد ایسا کام انجام دے کہ جسے جان بوجھ کر یا بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلا قبلہ کی طرف پشت کرے اور اس کے بعد یاد آئے کہ آخر کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو نماز باطل ہے اور اگر ایسا کام انجام دینے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ بھولے ہوئے دو سجدے بجا لائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے اور جو سلام پہلے پڑھا تھا اس کی وجہ سے سہو کے دو سجدے بجا لائے۔

▪ نماز کا بطلان معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1280۔ اگر پتا چلے کہ پوری نماز وقت سے پہلے پڑھی ہے یا پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ قبلہ کی طرف پشت کرکے یا قبلہ کے دائیں اور بائیں جانب سے زیادہ مڑ کر بجا لایا ہے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے۔

نماز مسافر

نماز قصر ہونے کی شرائط

مسافر کیلئے ضروری ہے کہ آٹھ شرائط کے ساتھ نماز ظہر، عصر اور عشا کو قصر یعنی دو رکعتی پڑھے۔

پہلی شرط: شرعی مسافت

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ سفر شرعی آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو اور شرعی فرسخ تقریباً پانچ کلو میٹر ہے۔اسی طرح بنا بر احتیاط مستحب لازمی ہے کہ سفر کی مقدار ایک دن میں عرفا کئے جانے والے سفر سے کم نہ ہو[1]

▪ تلقیفی (آنے اور جانے کی) مسافت ▪

مسئلہ 1281۔ جس شخص کا جانا اور واپس آنا آٹھ فرسخ ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے چاہے اس کا جانا اور واپس آنا ہر ایک چار فرسخ ہو یا نہ لہذا اگر جانا تین فرسخ اور واپس آنا پانچ فرسخ ہو یا اس کے برعکس ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ ایک سے زیادہ دن میں شرعی مسافت واقع ہونا ▪

مسئلہ 1282۔ اگر جانا اور واپس آنا آٹھ فرسخ ہو اگرچہ جس دن جاتا ہے اسی دن یا اس کی رات میں واپس نہ پلٹے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پوری بھی پڑھے۔

▪ شرعی مسافت مکمل ہونے میں شک ▪

مسئلہ 1283۔ اگر سفر آٹھ فرسخ سے تھوڑا سا کم ہو یا انسان نہ جانتا ہو کہ اس کا سفر آٹھ

1۔آجکل یہ مسافت 500 کلو میٹر ہے بنابرایں مسافر کی نماز 40 کلو میٹر سے کم مسافت پر پوری اور 500 کلو میٹر سے زیادہ مسافت طے کرنے پر قصر ہوگی۔اور بنا بر احتیاط مستحب ان دو مسافتوں کے درمیان مکمل اور قصر نماز کئی درمیان جمع کریں۔

فرسخ ہے یا نہیں ہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر شک کرے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے اور ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ شرعی مسافت کو ثابت کرنے کے طریقے ▪

مسئلہ 1284۔ اگر کسی ذریعے سے شخص یا نوعی اطمینان حاصل ہوجائے یا دو عادل مرد خبر دیں کہ جہاں کا قصد رکھتا ہے وہ آٹھ فرسخ پر ہے تو ضروری ہے نماز قصر پڑھے اور اگر ایک عادل شخص خبر دے اور اس کی بات اطمینان حاصل نہ ہو تو نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ شرعی مسافت کی تشخیص میں غلطی کی وجہ سے نماز کو قصر پڑھنا ▪

مسئلہ 1285۔ جو شخص یقین رکھتا ہے یا کسی معتبر ذریعے -جیسے دو عال مردوں کا خبر دینا- سے اس کیلئے ثابت ہوجائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اور نماز قصر پڑھ لے تو اگر بعد میں سمجھے کہ آٹھ فرسخ نہیں تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ چار رکعتی نماز پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے۔

▪ پہنچنے کے بعد یا راستے میں مسافت کے تحقق کا علم ہونا ▪

مسئلہ 1286۔ جو شخص کسی معین جگہ جانے کا قصد رکھتا ہے اور اسے یقین ہے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ نہیں ہے یا اسے شک ہے کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہیں چنانچہ اگر وہاں پہنچ کر یا راستے میں سمجھ جائے کہ سفر آٹھ فرسخ تھا تو اگرچہ تھوڑا سا راستہ باقی ہو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر پوری پڑھ چکا ہو تو دوبارہ قصر پڑھے لیکن اگر مثلاً کسی شخص سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اسے گمان ہو کہ وہ آٹھ فرسخ پر ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ آٹھ فرسخ پر یا اس سے سے بھی آگے ہے تو اس صورت میں اپنی نماز پوری پڑھ چکا ہو تو صحیح ہے اور جاننے کے بعد بھی جب تک آٹھ فرسخ سفر کا قصد نہ کرے اس کی نماز پوری ہے۔

▪ دو محل کے درمیان رفت و آمد کا چار فرسخ فاصلے سے کم ہونا ▪

مسئلہ 1287۔ جن دو جگہوں کے درمیان فاصلہ چار فرسخ سے کم ہے اگر ان کے درمیان کئی دفعہ رفت و آمد کرے تو اگر یہ مل کر آٹھ فرسخ بن جائے تو بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ ایسی جگہ کہ جو دو راستے 8 فرسخ سے زیادہ یا کم رکھتی ہو ▪

مسئلہ 1288۔ اگر کسی جگہ تک دو راستے جاتے ہوں ایک آٹھ فرسخ سے کم اور دوسرا آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر انسان اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ شرعی مسافت کی ابتدا ▪

مسئلہ 1289۔ اگر شہر کی دیوار ہو تو ضروری ہے کہ شہر کی دیوار سے آٹھ فرسخ کا حساب کرے اور اگر دیوار نہ ہو تو ضروری ہے کہ شہر کے آخری گھروں سے حساب کرے۔

دوسری شرط قصد مسافت

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ سفر کے شروع سے ہی آٹھ فرسخ کا قصد رکھتا ہو پس اگر ایسی جگہ جائے کہ جو آٹھ فرسخ سے کم ہے اور وہاں پہنچ کر ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے کہ جو پچھلے سفر کے ساتھ مل کر آٹھ فرسخ بن جاتا ہے تو چونکہ یہ شروع سے آٹھ فرسخ کا قصد نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر وہاں سے آٹھ فرسخ تک جانا چاہے یا کسی جگہ جائے اور پھر اپنے وطن یا جس جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے واپس آئے اور یہ آنا جانا مل کر آٹھ فرسخ بن جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ مسافت کی مقدار کو نہ جاننا ▪

مسئلہ 1290۔ جو شخص نہیں جانتا کہ اس کا سفر کتنے فرسخ ہے مثلاً کسی گم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کیلئے سفر کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے پانے کیلئے کہاں تک جانا پڑے گا تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن واپسی پر اگر اس کے وطن یا جس جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے وہاں تک آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے نیز اگر راستے میں کسی جگہ جانے اور واپس آنے کا قصد کرے اور جانا اور واپس آنا آٹھ فرسخ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ شرعی مسافت کا قصد رکھنا ▪

مسئلہ 1291۔ مسافر اس صورت میں نماز قصر پڑھے گا جب آٹھ فرسخ جانے کی تصمیم رکھتا

ہو پس جو شخص شہر سے باہر نکلتا ہے اور مثلا اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر اسے ساتھ مل گیا تو آٹھ فرسخ تک جائے گا چنانچہ اطمینان رکھتا ہو کہ ساتھی مل جائے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اطمینان نہیں رکھتا تو ضروری ہے نماز پوری پڑھے۔

▪ تدریجی صورت میں مسافت کو طے کرنا ▪

مسئلہ 1292۔ جو شخص آٹھ فرسخ کا قصد رکھتا ہے اگرچہ ہر روز تھوڑی مقدار سفر کرے جب ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں شہر کی اذان نہ سنے اور شہر کے لوگ اسے نہ دیکھیں ضروری ہے کہ وہاں نماز قصر پڑھے لیکن اگر ہر روز بہت تھوڑا سا راستہ طے کرے کہ جسے عرف میں مسافر نہ کہا جائے تو ضروری ہے کہ اپنی نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہونا ▪

مسئلہ 1293۔ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہے جیسے نوکر جو اپنے مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہے اگر جانتا ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر نہ جانتا ہو تو نماز پوری پڑھے گا اور پوچھنا ضروری نہیں ہے۔

▪ چار فرسخ سے پہلے صاحب اختیار سے جدا ہونے کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1294۔ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہے اگر جانتا ہو یا گمان رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا ہوجائیگا اور سفر جاری نہیں رکھے گا تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ چار فرسخ سے پہلے صاحب اختیار سے جدا ہونے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1295۔ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہے اگر شک رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا ہوگا یا نہیں ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر تصمیم رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک جائے گا اور رکاوٹوں کو دور کرنے کی بھی کوشش کرے گا لیکن احتمال دیتا ہو کہ شاید اس کے سفر کے سامنے کوئی غیر اختیاری رکاوٹ آجائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر احتمال دیتا ہو کہ اس کے سفر سے کوئی رکاوٹ پیش آجائے گی اور اسے دور کرنے کے پیچھے بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

تیسری شرط قصد کا برقرار رہنا

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ راستے میں اپنے ارادہ سے پلٹ نہ جائے پس اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے پلٹ جائے یا تردد کا شکار ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ چار فرسخ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سفر سے منصرف ہونا ▪

مسئلہ 1296۔ اگر چار فرسخ تک پہنچنے کے بعد اپنے سفر سے منصرف ہوجائے تو اگر تصمیم رکھتا ہو کہ وہیں ٹھہرے گا یا دس دن کے بعد پلٹے گا یا واپس پلٹنے اور دس دن ٹھہرنے کے درمیان مردد ہو تو ضروری کہ نماز پوری پڑھے اسی طرح ہے اگر بغیر قصد کے تیس دن وہیں ٹھہرنے کا احتمال دے۔

▪ چار فرسخ طے کرنے کے بعد سفر سے پلٹنے کی تصمیم لینا ▪

مسئلہ 1297۔ اگر چار فرسخ تک پہنچنے کے بعد سفر کا ارادہ ترک کر دے لیکن اس راستے یا اس سے زیادہ دور والے راستے سے پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اسی طرح ہے اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے سفر سے منصرف ہوجائے اور کسی دوسرے راستے سے پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو اور یہ آنا جانا مل کر آٹھ فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ راستے میں مقصد کو تبدیل کرنا ▪

مسئلہ 1298۔ اگر ایسی جگہ کی طرف سفر شروع کرے کہ جو اکیلی یا واپسی کے ساتھ مل کر آٹھ فرسخ فاصلہ رکھتی ہو اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد کسی دوسری جگہ جانا چاہے تو جہاں سے سفر شروع کیا تھا اس جگہ تک جہاں پر جانا چاہتا ہے تنہا طور پر یا واپسی کے ساتھ مل کر آٹھ فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ سفر کو جاری رکھنے کے حوالے سے تردید کی حالت میں توقف کرنا ▪

مسئلہ 1299۔ اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے مردد ہوجائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہ کرے اور تردد کی حالت میں راستہ طے نہ کرے اور اس کے بعد باقی راستہ طے کرنے کا ارادہ کرلے تو ضروری ہے کہ سفر کے آخر تک نماز قصر پڑھے۔

▪ سفر کو جاری رکھنے کے بارے میں مردد ہونا اور نئے سفر کا ارادہ کرنا ▪

مسئلہ 1300۔ اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے مردد ہوجائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہ اور تردد کی حالت میں کچھ راستہ چلے اور اس کے بعد مزید آٹھ فرسخ تک جانے کا ارادہ کرلے یا تردد کے بعد اس کا جانا اور واپس آنا مل کر آٹھ فرسخ ہوجائے تو ضروری ہے کہ سفر کے آخر تک نماز قصر پڑھے۔

▪ سفر میں مردد ہونے کے بعد سفر کو جاری رکھنے کا ارادہ کرنا ▪

مسئلہ 1301۔ اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے مردد ہوجائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہ اور تردد کے وقت کچھ راستہ چلے اور پھر ارادہ کرے کہ باقی راستہ طے کرے گا چنانچہ اگر اس کا باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ سے کم ہو اور اس کا جانا اور واپس پلٹنا دونوں مل کر ۔تردد کی حالت میں جتنا راستہ چلا ہے اسے منہا کر کے۔ بھی آٹھ فرسخ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ سے کم ہو لیکن مردد ہونے سے پہلے جتنے راستہ چلا ہے اور مردد ہونے کے بعد جتنا چلا ہے دونوں مل کر آٹھ فرسخ ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

چوتھی شرط قاطع کا نہ ہونا

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ اس چیز کا ارادہ رکھتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے نہیں گزرے گا اور کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا قصد بھی نہ رکھتا ہو اور کسی جگہ بغیر قصد کے تیس دن نہ ٹھہرے پس جو شخص آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہے یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے یا بغیر قصد کے کسی جگہ تیس دن ٹھہرنے کا احتمال دیتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ 8 فرسخ سے پہلے محل اقامت یا وطن پہنچنے کے بارے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1302۔ جس مسافر کو شک ہے کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے قبل اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے گا یا نہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

■ اپنے وطن سے گزرنے یا قصد اقامت سے منصرف ہونا ■

مسئلہ 1303۔ جو مسافر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہے یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز جو شخص مردد ہے کہ اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے گا یا نہیں اگر راستے میں ارادہ کرلے کہ وطن سے نہیں گزرے گا اور دس دن ٹھہرنے کا قصد بھی نہیں کرے گا تو بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر باقی راستہ تنہا طور پر یا واپسی کے ساتھ مل کر آٹھ فرسخ ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

پانچویں شرط سفر کا جائز ہونا

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ حرام کام کیلئے سفر نہ کرے اور اگر حرام کام کیلئے سفر کرے جیسے چوری تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اسی طرح اگر خود سفر حرام ہو مثلاً سفر اس کیلئے ایسے ضرر کا باعث ہو کہ جس پر اقدام کرنا شرعاً حرام ہے یا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر سفر کرے۔

■ ماں باپ یا مومن کو تکلیف دینے کے لیے سفر کرنا ■

مسئلہ 1304۔ مومن کو اذیت کرنے کی خاطر سفر کرنا حرام ہے اور اس سفر میں نماز پوری ہے اسی طرح اگر باپ یا ماں اپنے بچے کیلئے غیر واجب سفر درست نہ سمجھتے ہوں اور اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اسے سفر سے منع کریں تو اگر بچے کا سفر ان کیلئے تکلیف کا باعث ہو تو یہ سفر حرام ہے اور اس میں نماز پوری ہے لیکن اگر سفر شرعی رجحان رکھتا ہو جیسے واجب حج کیلئے سفر ۔تو حرام نہیں ہے اور اس میں نماز قصر ہے اگرچہ ماں باپ کی تکلیف کا باعث ہو۔

■ واجب کو ترک کرنے کے لیے سفر کرنا ■

مسئلہ 1305۔ اگر کسی واجب کام کو ترک کرنے کیلئے سفر کرے تو نماز پوری ہوگی پس جو شخص مقروض ہے اور قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہے اگر اپنا قرض ادا کرسکتا ہو اور ادائیگی میں تاخیر کے سلسلے میں قرض خواہ کی رضامندی حاصل نہ کی ہو چنانچہ اگر سفر میں اپنا قرض ادا نہ کرسکے اور قرض کی ادائیگی سے فرار کرنے کیلئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ سفر میں گناہ کرنا یا سفر کا لازمہ معصیت ہو ▪

مسئلہ 1306۔ جس شخص کا سفر حرام نہیں ہے اور حرام کام انجام دینے یا واجب کو ترک کرنے کیلئے بھی سفر نہ کر رہا ہے اگرچہ سفر میں کوئی معصیت کرے یا کسی واجب کو ترک کرے جیسے غیبت کرے یا شراب پیئے یا نماز نہ پڑھے تو نماز قصر پڑھے اور اگر اس کے سفر کا لازمہ معصیت یا واجب کا ترک کرنا ہو تو بھی ایسا ہی ہے اگرچہ اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ غصبی زمین میں سفر کرنا یا غصبی وسیلے سے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1307۔ اگر سفر حرام نہ ہو لیکن گاڑی یا کوئی دوسری سواری کہ جس پر سوار ہے غصبی ہو یا غصبی زمین میں سفر کرے تو نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ ظالم کے ساتھ سفر کرنا ▪

مسئلہ 1308۔ جو شخص ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہے اگر مجبور نہ ہو اور اس کا سفر ظالم کا اس کے ظلم میں مدد ہو یا اس کی قدرت میں اضافے کا سبب ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر مجبور ہو یا ایسی چیز کی خاطر کہ جس کی اہمیت کم نہیں ۔جیسے کسی مظلوم کو موت سے نجات دینے کیلئے۔ اس کے ساتھ سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہے۔

▪ تفریح کے لیے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1309۔ تفریح اور گھومنے پھرنے کیلئے سفر کرنا حرام نہیں ہے اور جو شخص اس کی نیت سے سفر کرتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز قصر پرھے۔

▪ شکار کے لیے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1310۔ اگر لہو و لعب اور خوش گزرانی کی خاطر شکار پر جائے تو یہ حرام ہے اور اس میں نماز پوری ہے اور ضروری ہے کہ روزہ بھی رکھے اور اگر زندگی کے مخارج کی فراہمی کیلئے سفر کرے تو اس کا سفر حلال ہے اور نماز قصر ہے اور اگر آمدنی میں اضافے اور اپنا مال زیادہ کرنے کیلئے سفر کرے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن اگر روزہ رکھے تو ضروری ہے کہ دوبارہ اسے رکھے۔

▪ معصیت کے سفر سے واپسی ▪

مسئلہ 1311۔ جس شخص نے گناہ کیلئے شرعی مسافت تک سفر کیا ہے جب سفر سے پلٹ رہا ہے تو اگر اس نے توبہ کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ راستے میں حرام سفر کا حلال سفر میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 1312۔ جس شخص کا سفر، سفر معصیت ہے یا اس نے معصیت کیلئے سفر کیا ہے اگر راستے میں اس کا سفر حلال ہوجائے یا معصیت کے ارادہ سے پلٹ جائے تو اگر باقی راستہ آٹھ فرسخ ہو یا ایسی جگہ جانا چاہتا ہو کہ جو واپسی کے ساتھ مل کر آٹھ فرسخ بن جاتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ راستے میں حلال سفر کا حرام سفر میں تبدیل ہونا ▪

مسئلہ 1313۔ جس شخص کا سفر معصیت کا سفر نہیں ہے اور اس نے معصیت کی خاطر بھی سفر نہیں کیا اگر دوران سفر اس کا سفر معصیت بن جائے یا باقی سفر معصیت کیلئے کرنے کا ارادہ کرلے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور جو نمازیں قصر پڑھی ہیں اگر گذشتہ مسافت شرعی ہو تو یہ صحیح ہیں وگرنہ ان نمازوں کو دوبارہ پڑھے۔

چھٹی شرط: صحرا نشین نہ ہو

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ انسان ان صحرا نشینوں میں سے نہ ہو کہ جو بیابانوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جس جگہ اپنے اور اپنے مویشیوں کیلئے پانی اور خوراک پالیتے ہیں وہیں ٹھہر جاتے ہیں اور پھر کچھ وقت کے بعد دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور ضروری ہے کہ صحرا نشین ان سفروں میں اپنی نماز پوری پڑھیں۔

▪ صحرا نشینوں کا منزل اور چراگاہ کے حصول کے لیے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1314۔ اگر کوئی صحرا نشین اپنے جانوروں کیلئے چراگاہ اور منزل کی تلاش کی خاطر سفر کرے چنانچہ اگر خیمے اور سامان کے ہمراہ ہو تو نماز پوری پڑھے ورنہ اگر اس کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ دیگر اہداف کے لیے صحرا نشینوں کا سفر کرنا ▪

مسئلہ 1315۔ اگر صحرا نشین کسی دوسرے کام کی خاطر -جیسے زیارت یا حج- اپنی وسائل سمیت سفر کرے اور یہ کہا جائے کہ گھر اور اسکا سامان اسکے ہمراہ ہیں تو اس کی نماز پوری ہے اور بنا بر احتیاط مستحب قصر بھی پڑھے۔

ساتویں شرط: "کثیر السفر نہ ہو"

نماز قصر پڑھنے کے شرائط میں سے ہے کہ زیادہ سفر نہ کرے لہذا جس شخص کا کام ہی سفر ہے جیسے ڈرائیور، کشتی کا ملاح، اونٹ چلانے والا اور جانوروں کا رکھوالا وغیرہ اُن کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھیں۔

▪ شغل کی وجہ سے یا اس کے علاوہ زیادہ سفر کرنا ▪

مسئلہ 1316۔ کثیر السفر کیلئے ضروری ہے کہ اپنی نماز پوری پڑھے چاہے اس کا مشغلہ اور پیشہ سفر ہو یا اپنے کام اور گزر بسر کیلئے زیادہ سفر کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ہو اس بنا پر جو شخص سفر میں تجارت یا تدریس کرتا ہو یا مثلا تفریح کی خاطر زیادہ سفر کرتا ہے اس کی نماز پوری ہے۔

▪ ایسا شخص کہ جس کا پیشہ سفر ہے کا کسی دوسرے کام کے لیے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1317۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہے اگر کسی دوسرے کام کیلئے -جیسے زیارت یا حج ہے- سفر کرے تو اس کی نماز پوری ہے اور بنا بر احتیاط مستحب قصر بھی پڑھے۔

▪ حاجیوں کو مکہ پہنچانے کے لیے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1318۔ حملہ دار یعنی جو شخص حاجیوں کو مکہ پہنچانے کیلئے سفر کرتا ہے اگر زیادہ سفر کرتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن آج کل عام طور پر زیادہ سفر نہیں کرتے لہذا ان کی نماز قصر ہے۔

▪ سال کے کچھ حصے میں سفر کرنا ▪

مسئلہ 1319۔ وہ شخص کہ جس کا سال کے صرف کچھ حصے میں سفر پیشہ ہے جیسے وہ ڈرائیور

کہ جو صرف سردیوں یا گرمیوں میں مسافروں کو لانے لیجانے کا کام کرتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ اس سفر میں نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر بھی پڑھے لیکن اگر اس کے سفر کی مدت اتنی کم ہو کہ عرف میں اسے کثیر السفر نہ کہیں ۔جیسے وہ ڈرائیور جو سال میں ایک مرتبہ حاجیوں کو مکہ لے جاتا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

■ وہ کثیر السفر جسکا سفر چار فرسخ سے کم حدود میں ہوتا ہے اتفاقاً شرعی مسافت طے کر کے سفر کرنا ■

مسئلہ 1320۔ جو شخص شہر سے چار فرسخ سے کم مسافت میں رفت و آمد کرتا ہے اس طرح کہ عرف میں اسے کثیر السفر کہتے ہیں اگر اتفاقاً ایسے سفر پر جائے جو شرعی مسافت ہے تو بنابر احتیاط نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اگر اس کی رفت و آمد شہر سے اتنی قریب والی جگہ تک ہو کہ جہاں جانا عرف میں سفر شمار نہیں ہوتا اگر شعی مسافت تک سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

■ اپنے وطن میں دس دن توقف کے بعد کثیر السفر کا پہلا سفر ■

مسئلہ 1321۔ جو شخص زیادہ سفر کرتا ہے اگر دس دن یا اس سے زیادہ اپنے وطن میں ٹھہرے چاہے شروع سے دس دن ٹھہرنے کا قصد رکھتا ہو یا قصد کے بغیر ٹھہرے ضروری ہے کہ دس دن کے بعد اپنے پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے۔

■ اپنے وطن کے علاوہ دس دن توقف کے بعد کثیر السفر کا پہلا سفر ■

مسئلہ 1322۔ جو شخص زیادہ سفر کرتا ہے اگر اپنے وطن کے غیر میں دس دن ٹھہرے چنانچہ اگر شروع سے دس دن ٹھہرنے کا قصد رکھتا ہو تو دس دن کے بعد پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے گا اور اگر شروع سے دس دن ٹھہرنے کا قصد نہ رکھتا ہو تو بنابر احتیاط پہلے سفر میں نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

■ دس دن اقامت میں کثیر السفر کا شک کرنا ■

مسئلہ 1323۔ جو شخص زیادہ سفر کرتا ہے اگر شک کرے کہ اپنے وطن میں یا کسی اور جگہ دس دن ٹھہرا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نما ز پوری پڑھے۔

▪ فائدہ وطن سیاح کا سفر ▪

مسئلہ 1324۔ جو شخص مختلف شہروں میں سفر کرتا ہے اور اپنے لیے کسی وطن کو اختیار نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ اتفاقی صورت پے درپے سفر کرنا ▪

مسئلہ 1325۔ جو شخص زیادہ سفر نہیں کرتا اگر اتفاقاً کسی شہر یا دیہات میں اس کا مال ہو اور اسے اٹھانے کیلئے پے در پے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ اپنے وطن سے صرف نظر کرنا ▪

مسئلہ 1326۔ جس شخص نے اپنے وطن سے صرف نظر کرلیا ہے اور اپنے لئے کوئی دوسرا وطن اختیار کرنا چاہتا ہے اگر کثیر السفر نہ ہو تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر پڑھے۔

آٹھویں شرط: "حد ترخص تک پہنچ جائے"

یعنی اپنے وطن یا جس جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا ہے وہاں سے اتنا دور ہو جائے کہ اس جگہ کے آخر کی بلند آواز کے ساتھ اذان کو نہ سنے اور اس جگہ کے لوگ اسے نہ دیکھیں۔

▪ حد ترخص کا معیار اور اسکا حکم ▪

مسئلہ 1327۔ جو شخص سفر پر جارہا ہے اگر ایسی جگہ پہنچ جائے کہ اگر شہر کے آخر میں بلند آواز کے ساتھ اذان کہیں تو یہ اذان کی آواز نہیں سنتا اور شہر والے اسے نہیں دیکھتے لیکن شہر کی دیواروں کو دیکھتا ہے تو اگر وہاں نماز پڑھنا چاہے تو قصر پڑھے گا اور احتیاط مستحب اس میں ہے کہ پوری بھی پڑھے۔

▪ سفر سے واپسی کی صورت میں حد ترخص ▪

مسئلہ 1328۔ جو مسافر اپنے وطن کی طرف واپس آ رہا ہے جب ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں اسے شہر کے آخر کی اذان سنائی نہیں دیتی یا شہر والے اسے نہیں دیکھتے تو ضروری ہے کہ وہاں نماز پوری پڑھے جو مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے جب ایسے مقام پر پہنچ جائے

کہ جہاں کی اذان کی آواز اسے سنائی دے یا اس جگہ کے لوگ اسے دیکھیں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔

▪ غیر متعارف صورت حال میں حد ترخص ▪

مسئلہ 1329۔ اگر شہر کا جغرافیائی محل وقوع ایسا ہو کہ دور سے اس کی اذان کی آواز سنائی دیتی ہو یا اس طرح ہو کہ معمولی سا دور ہونے سے آواز سنائی نہ دے تو اس شہر والے بھی سفر میں جب ایسی جگہ پہنچ جائیں کہ شہر کی آخری اونچی آواز کے ساتھ اذان نہ سنیں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھیں ہاں اگر شہر تند و تیز ہواؤں کے راستے میں ہو اور اذان کی آواز دور دور تک پہنچتی ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے محل وقوع کو نظر میں رکھے اور اگر ہوا اذان کی آواز کے پہنچنے سے مانع ہو لیکن شہر والے مسافر کو دیکھیں تو نماز پوری ہے۔

▪ ایسی جگہ کی حد ترخص جہاں کوئی آبادی نہ ہو ▪

مسئلہ 1330۔ اگر ایسی جگہ سے سفر کرے کہ جہاں کوئی نہیں رہتا تو جب ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اگر بلند آواز سے اذان کہیں تو سنائی نہیں دیتی اور اگر کوئی اس جگہ پر ہو تو اسے نہیں دیکھتا تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ مسافر کا حد ترخص میں پہنچنے کے حوالے سے شک کرنا ▪

مسئلہ 1331۔ اگر اتنا دور چلا جائے کہ پتا نہ چلے جو آواز سن رہا ہے یہ اذان کی آواز ہے یا کوئی اور آواز تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر اتنا سمجھے کہ اذان کہہ رہے ہیں اور اس کے الفاظ کو تشخیص نہ دے سکے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ شہر کے بلند جگہ سے اذان سننا ▪

مسئلہ 1332۔ اگر اتنا دور چلا جائے کہ گھروں کی آواز نہ سنے لیکن شہر کی اذان کہ جو عام طور پر اونچی جگہ پر کہتے ہیں سنے تو نماز قصر نہیں پڑھ سکتا۔

▪ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سے اذان سننا ▪

مسئلہ 1333۔ اگر ایسی جگہ پہنچ جائے کہ شہر کی اذان جو عام طور پر بلند جگہ پر کہتے ہیں

نہ سنے لیکن جو اذان بہت اونچی جگہ پر یا لاؤڈ سپیکر جیسے آلات کے ساتھ کہتے ہیں وہ سنے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ غیر معمول موارد میں حد ترخص ▪

مسئلہ 1334۔ اگر اس کے کان یا اذان کی آواز غیر معمولی ہو تو ضروری ہے کہ ایسی جگہ پر نماز قصر پڑھے کہ جہاں معمول کی حد تک بلند اذان کی آواز نہ سنیں اور اس جگہ والے بھی اسے نہ دیکھیں۔

▪ رفت و برگشت میں حد ترخص تک پہنچنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1335۔ جب سفر پر جا رہا ہے اگر شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچا ہے یا نہیں اور نماز پڑھنا چاہے تو نماز پوری پڑھے اور یہ کافی ہے مگر یہ کہ جان جائے کہ چار رکعتی نماز کے وقت میں اس جگہ پر واپس ہوجائے گا اور یہ احتمال دے کہ اسی جگہ نماز پڑھے گا تو اسی صورت میں ضروری ہے کہ نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی۔

اور سفر سے واپسی پر بھی اگر شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچا ہے یا نہیں اور نماز پڑھنا چاہے تو قصر پڑھے کافی ہے مگر یہ کہ جان جائے چار رکعتی نماز کے وقت کہ جو نہیں پڑھی ہے وہ بعد کے سفر کی ابتداء میں اسی جگہ سے گزرے گا اور یہ احتمال دے کہ اسی جگہ نماز پڑھے گا تو اس صورت میں ضروری ہے کہ نماز قصر اور پوری دونوں پڑھے۔

وہ چیزیں جو سفر کو منقطع کر دیتی ہیں

اول: وطن پہنچ جانا

▪ اپنے وطن کی حد ترخص تک پہنچنا ▪

مسئلہ 1336۔ جو مسافر سفر میں اپنے وطن سے گزرتا ہے جب وطن کی حد ترخص تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

▪ اپنے وطن کو عبور کرنے کے بعد سفر کو جاری رکھنا ▪

مسئلہ 1337۔ جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن پہنچ جائے تو جب تک وہاں ہے اس وقت تک ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر وہاں سے آٹھ فرسخ جانا چاہے یا آنا جانا مل کر آٹھ فرسخ ہے تو جب حد ترخص تک پہنچ جائے اس وقت ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ وطن کی تعریف ▪

مسئلہ 1338۔ جس جگہ کو انسان اپنے ٹھہرنے اور زندگی کیلئے اختیار کرے اس طرح کہ عام لوگوں کی نظر میں اس کی زندگی کی جگہ شمار ہوتی ہو وہ اس کا وطن ہے چاہے وہاں پیدا ہوا ہو اور اس کے ماں باپ کا وطن ہو یا اس نے خود اس جگہ کو اپنی زندگی کیلئے انتخاب کیا ہو اور اسی طرح جس جگہ کو انسان نے اپنی زندگی گزارنے کا مقام قرار دیا ہو اور اس شخص کی طرح وہاں رہتا ہو کہ یہ جگہ جس کا دائمی وطن ہے کہ اگر اسے سفر پیش آئے تو دوبارہ وہیں پلٹ کر آتا ہے اگرچہ ہمیشہ اس جگہ رہنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ اس کا وطن شمار ہوگی۔

▪ اصلی وطن کے علاوہ محدود مدت تک ٹھہرنا ▪

مسئلہ 1339۔ اگر اس کا ارادہ یہ ہو کہ کچھ مدت ایسی جگہ ٹھہرے گا جو اس کا اصلی وطن نہیں ہے اور اس کے بعد کسی دوسری جگہ چلا جائے گا تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔

▪ یونیورسٹی اور دینی طلاب کی تحصیل کی جگہ میں نماز ▪

مسئلہ 1340۔ جو لوگ مدارس اور کالج یونیورسٹی کے اکثر طلاب کی طرح کچھ مدت کسی کام کی خاطر ۔جیسے تحصیل علم۔ ایسی جگہ مصروف ہوتے ہیں جو ان کا وطن نہیں ہے اور عرف میں اس جگہ مسافر شمار نہیں ہوتے تو اس کام کی مدت میں وہ جگہ ان کے وطن کے حکم میں ہے۔

▪ ایک سے زیادہ وطن میں زندگی گزارنا ▪

مسئلہ 1341۔ جو شخص دو جگہ رہتا ہے مثلا ایک شہر میں سال کے تقریباً چھ ماہ رہتا ہو اور چھ ماہ دوسرے شہر میں رہتا ہو تو دونوں جگہیں اس کا وطن شمار ہوں گی اور یہ ممکن ہے کہ انسان دو وطن سے زیادہ زندگی گزارنے کے لیے اختیار کرے، اگر مسئلہ 1338 کے

مطابق وہ جگہ اسکا وطن شمار ہوجائے یا وہاں اسے مسافر نہ کہا جائے تو اسکی نماز اسی جگہ مکمل ہوگی اور اسی طرح اسکا روزہ بھی صحیح ہوگا۔

▪ حکم نماز میں چھ ماہ اقامت یا ملکیت رکھنے کی تاثیر ▪

مسئلہ 1342۔ غیر وطن میں قصر پڑھنے کے لحاظ سے فرق نہیں ہے کہ اس جگہ انسان کی کوئی ملکیت ہو اور اس جگہ چھ ماہ رہا ہو یا نہ ہو اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر کسی جگہ انسان ملکیت رکھتا ہو اور وہاں چھ ماہ رہا ہو تو جب بھی وہاں سفر کرے نماز پوری بھی پڑھے۔

▪ وطن سے صرف نظر کرنا ▪

مسئلہ 1343۔ اگر ایسی جگہ پہنچے جو اس کا وطن تھی اور اس سے صرف نظر کرچکا ہے اور وہاں دس دن ٹھہرنے کا قصد نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ وہاں نماز قصر پڑھے۔

دوم: دس دن ٹھہرنے کا ارادہ

▪ کسی ایک جگہ میں دس دن ٹھہرنا ▪

مسئلہ 1344۔ جو مسافر کسی جگہ مسلسل دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا جانتا ہے کہ بلا اختیار کسی جگہ دس دن ٹھہرے گا اس کیلئے ضروری ہے کہ وہاں نماز پوری پڑھے۔

▪ دس ٹھہرنے کا ارادہ رکھنے کا مطلب ▪

مسئلہ 1345۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے اگر اس جگہ پورے دس شب و روز (یعنی 24 گھنٹے) ٹھہرے تو بلا اشکال اس کی نماز پوری ہے اور اگر اس کا رادہ یہ ہو کہ پورے دس دن اور ان کے درمیان نو راتیں وہاں ٹھہرے گا تو اس صورت میں بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے بلکہ اگر اس کا ارادہ یہ ہو کہ کسی جگہ پورے تلفیقی دس روز (مثلاً اس کا ارادہ یہ ہے کہ پہلی تاریخ کے دس بجے سے گیارہویں دن کے دس بجے تک کسی جگہ ٹھہرے گا) ٹھہرے گا تو بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور ان تین صورتوں کے علاوہ مسافر کی نماز قصر ہے۔

▪ آپسمیں دو نزدیک جگہوں میں قصد اقامت ▪

مسئلہ 1346۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے اس صورت میں اس کیلئے پوری نماز پڑھنا ضروری ہے جب پورے دس دن ایک جگہ ٹھہرنا چاہتا ہو پس اگر مثلا نجف اور کوفہ یا قم اور جمکران میں دس دن ٹھہرنا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور معیار یہ ہے کہ عرف میں دو جگہیں شمار ہوں اگرچہ ایک دوسرے سے اتنی قریب ہوں کہ ان کے درمیان حد ترخص جتنا فاصلہ بھی نہ ہو یا ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں۔

▪ محل اقامت کے اطراف میں جانے کا ارادہ رکھنا ▪

مسئلہ 1347۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے اگر شروع سے ہی اس چیز کا ارادہ رکھتا ہو کہ دس دنوں کے دوران اس جگہ اور اس کے ان اطراف سے -کہ جو عرف میں اس جگہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں- باہر جائے گا جیسے شہر کے اطراف کے باغات ہیں چنانچہ اگر اس کی خوابگاہ اس جگہ میں ہو تو کافی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ دن میں یا رات کے شروع میں اس جگہ پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس صورت میں اگر ہر دن اس جگہ سے باہر جانا چاہے تو بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ مشروط اقامت کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 1348۔ جو مسافر فی الحال کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں رکھتا مثلا اس کا ارادہ یہ ہے کہ اگر اس کا دوست آگیا یا اچھی رہائش مل گئی تو دس دن ٹھہرے گا ایسے شخص کیلئے ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ مطمئن ہو کہ دس دن ٹھہرنے کے شرائط فراہم ہوجائیں گے۔

▪ دس دن اقامت میں کسی مانع کے ظاہر ہونے کا احتمال ▪

مسئلہ 1349۔ جو شخص کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس طرح کہ ٹھہرنے کی شرائط فراہم کرنے اور اس کے موانع کو دور کرنے کیلئے اقدام کرے گا اگرچہ احتمال عقلائی دے کہ نہ ٹھہر سکے اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے ہاں اگر ارادہ یہ ہو کہ اگر ٹھہرنے کے مقدمات فراہم ہوگئے تو دس دن ٹھہرے گا اور مقدمات کو فراہم کرنے کیلئے اقدام نہیں کرے گا تو اگر اطمینان رکھتا ہو کہ مقدمات فراہم ہوجائیں گے اور عملا دس دن ٹھہرے گا تو اس کی نماز پوری ہے ورنہ ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ ایک معین وقت تک رہنے کا قصد کرنا اور اسکی مقدار کو نہ جاننا ▪

مسئلہ 1350۔ اگر مسافر کسی جگہ ایک خاص وقت تک ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو چنانچہ اگر نہ جانتا ہو کہ وہاں چند روز ٹھہرے گا تو نماز قصر پڑھے گا لیکن اگر بعد میں پتا چلے کہ اس وقت تک دس دن تھے تو یہ سمجھ جائیگا کہ اس نے جو نماز قصر پڑھی ہے وہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ وہ نماز پوری پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے لہذا جو شخص مہینے کے آخر تک کسی جگہ ٹھہرنا چاہتا ہے اور چونکہ نہیں جانتا کہ ماہ کامل ہوگا یا ناقص لذا نماز قصر پڑھتا ہے تو اگر بعد میں پتا چلے کہ ماہ کامل تھا اور اس کے ٹھہرنے کی مدت دس دن تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پوری نماز پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے اسی طرح جو شخص ایام ہفتہ میں سے کسی خاص دن تک مثلا آئندہ جمعہ تک ٹھہرنا چاہتا ہے اور چونکہ نہیں جانتا کہ اس دن تک دس روز بنیں گے یا نہیں لہذا نماز قصر پڑھتا ہے اگر بعد میں سمجھ جائے کہ دس روز تھے تو معلوم ہوگا اس کی نماز باطل تھی اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پوری پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرے۔

▪ قصد اقامت میں مردد ہونا یا اس سے منصرف ہونا ▪

مسئلہ 1351۔ اگر مسافر کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے اور اسی وجہ سے ایک چار رکعتی نماز ادا پڑھ لے چنانچہ اگر اس کے بعد ٹھہرنے سے منصرف ہوجائے یا مردد ہوجائے کہ اسی جگہ ٹھہرے یا کسی دوسری جگہ چلا جائے تو جب تک وہاں ہے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر قبل اس کے کہ ٹھہرنے کی نیت سے چار رکعتی نماز پڑھے ٹھہرنے سے منصرف ہوجائے یا مردد ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ روزہ دار کا قصد اقامت سے منصرف ہونا ▪

مسئلہ 1352۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اگر روزہ رکھے اور ظہر کے بعد وہاں ٹھہرنے سے منصرف ہوجائے چنانچہ اگر ایک چار رکعتی ادائی نماز پڑھ چکا ہو تو جب تک وہاں ہے اس کے روزے صحیح ہیں اور ضروری ہے کہ اپنی نماز پوری پڑھے اور اگر چار رکعتی ادا نماز نہ پڑھی ہو تو اس دن کا روزہ صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ اپنی نمازیں قصر پڑھے اور اس کے بعد کے دنوں میں روزہ بھی نہیں رکھ سکتا۔

▪ اقامت سے منصرف ہونے کے بعد چار رکعتی پڑھنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1353۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اگر ٹھہرنے سے منصرف ہوجائے یا ٹھہرنے کے سلسلے میں مردد ہوجائے اور شک کرے کہ اس سے پہلے اس نے چار رکعتی ادا نماز پڑھی ہے یا نہیں چنانچہ اگر ٹھہرنے کی نیت کے بعد چار رکعتی نماز بجا لانے کا وقت گزر چکا ہو تو ضروری ہے کہ بعد والی نمازیں پوری پڑھے لیکن اگر چار رکعتی نماز کا وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ اس نے چار رکعتی نماز پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ نماز اور اس کے بعد والی نمازیں قصر پڑھے۔

▪ نماز کے دوران قصداقامت کرنا ▪

مسئلہ 1354۔ اگر مسافر قصر پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کرے اور نماز کے دوران دس دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کرلے تو ضروری ہے کہ نماز کو چار رکعتی مکمل کرے۔

▪ نماز کے دوران اقامت سے منصرف ہونا ▪

مسئلہ 1355۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اگر پہلی چار رکعتی ادا نماز کے دوران اپنے ارادے سے پلٹ جائے یا ٹھہرنے کے سلسلے میں مردد ہوجائے چنانچہ اگر ابھی تک تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعتی مکمل کرے اور اپنی باقی نمازیں قصر پڑھے اور ضروری ہے کہ وہ نماز اور بعد والی نمازیں قصر پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو چار رکعتی مکمل کرے اور قصر بھی پڑھے اور بعد والی نمازوں کو نیز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ دس دن سے زیادہ ٹھہرنا ▪

مسئلہ 1356۔ جس مسافر نے ایک جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اس جگہ دس دن سے زیادہ ٹھہرے تو جب تک سفر نہیں کرتا ضروری ہے کہ اپنی نماز پوری پڑھے اور دوبارہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ محل اقامت میں مسافر کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1357۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اس کیلئے ضروری ہے

کہ معین واجب روزہ -جیسے ماہ رمضان کا روزہ- رکھے اور قضا روزہ اور مستحب روزہ بھی رکھ سکتا ہے اور ظہر و عصر کے نوافل بھی پڑھ سکتا ہے۔

■ محل اقامت کے اطراف میں جانا ■

مسئلہ 1358۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیاہے اگر ایک چار رکعتی ادائی نماز پڑھنے کے بعد یا دس دن ٹھہرنے کے بعد -اگرچہ ایک پوری نماز بھی نہ پڑھی ہو- اگر چاہے ایسی جگہ جائے اور واپس آئے جو شرعی مسافت سے کم ہے اور دوبارہ اپنی پہلی جگہ میں دس دن یا اس سے کم یا زیادہ ٹھہرے تو جانے کے وقت سے لے کر واپسی تک اور واپس آنے کے بعد ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر اپنے ٹھہرنے کے مقام میں واپسی فقط اسی وجہ سے ہو کہ یہ اس کے سفر کے راستے میں واقع ہے اور جہاں جانا چاہتا ہے وہاں تک آنا جانا مل کر آٹھ فرسخ ہو تو لازم ہے کہ جاتے وقت حد ترخص سے گزرنے کے بعد اور جس جگہ جا رہا ہے اس میں اور واپسی میں اور جہاں پہلے دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا تھا ان سب میں نماز قصر پڑھے۔

■ ایک چار رکعتی نماز کے بعد کسی دوسری جگہ جانے کا قصد کرنا ■

مسئلہ 1359۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اگر ایک چار رکعتی ادا نماز کے بعد یا دس دن ٹھہرنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانا چاہے جو شرعی مسافت سے کم ہے تو ضروری ہے کہ سفر کی پوری مدت میں اپنی نماز پوری پڑھے چاہے اپنے سفر کی منزل میں یا راستے کے درمیان دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا نہ اور اگر وہ جگہ جہاں جانا چاہ رہا ہے آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ کے فاصلے پر ہو تو راستے میں اور سفر کی منزل میں اس کی نماز قصر ہے مگر یہ کہ اپنے سفر کی منزل میں دس دن ٹھہرنا چاہے تو ضروری ہے کہ جاتے وقت نماز قصر پڑھے اور منزل میں پوری پڑھے۔

■ محل اقامت کے اطراف میں جانا اور واپسی میں مردد ہونا ■

مسئلہ 1360۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے اگر ایک چار رکعتی ادا نماز پڑھنے کے بعد یا دس دن ٹھہرنے کے بعد ایسی جگہ جانا چاہے جو چار فرسخ کم فاصلے پر ہے اگر مردد ہو کہ اپنی پہلی جگہ واپس پلٹے یا نہ یا کلی طور پر اس جگہ پلٹنے سے غافل ہو تو ضروری ہے کہ جانے کے وقت سے لے کر واپسی تک اور واپسی کے بعد اپنی نماز میں پوری پڑھے۔

▪ اپنے رفقاء کے ساتھ ٹھہرنے کے خیال سے اقامت کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 1361۔ اگر اس خیال سے کہ اس کے ساتھی کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتے ہیں اس جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلے اور ایک چار رکعتی ادا نماز پڑھنے کے بعد سمجھے کہ انہوں نے اس کا ارادہ نہیں کیا تو یہ اگرچہ خود بھی ٹھہرنے سے منصرف ہوجائے ضروری ہے کہ جتنی مدت وہاں ہے نماز پوری پڑھے۔

سوم: بغیر ارادے کے ایک ماہ ٹھہرنا

▪ 30 شب و روز قصد اقامت کے بغیر رہنا ▪

مسئلہ 1362۔ اگر مسافر آٹھ فرسخ تک پہنچنے کے بعد دس دن ٹھہرنے کے ارادے کے بغیر کسی جگہ تیس شب و روز ٹھہرے تو تیس شب و روز گزرنے کے بعد اگرچہ وہاں تھوڑا سا وقت ٹھہرے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر صرف تیس دن ٹھہرا ہو اور پہلی یا آخری رات کامل نہ ہوئی ہو تو بنابر احتیاط نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

▪ متعدد صورت میں دس دن سے کم رہنے کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 1363۔ جو مسافر کسی جگہ نو دن یا اس سے کم ٹھہرنا چاہتا ہے اگر اس جگہ نو دن یا اس سے کم ٹھہرنے کے بعد دوبارہ نو دن یا اس سے کم ٹھہرنا چاہے اور اسی طرح تیس شب و روز گزر جائیں تو ضروری ہے کہ اکتیسویں دن نماز پوری پڑھے۔

▪ دو جگہوں میں 30 دن مردد رہنا ▪

مسئلہ 1364۔ جو مسافر تیس شب و روز مردد ہو اس صورت میں وہ پوری نماز پڑھے کہ 30 شب و روز ایک جگہ ٹھہرے پس اگر ان میں سے چند روز ایک جگہ اور چند روز دوسری جگہ ٹھہرے تو ضروری ہے کہ تیس شب و روز کے بعد بھی نماز قصر پڑھے۔

متفرقہ مسائل

▪ چار جگہیں ▪

مسئلہ 1365۔ مکہ، مدینہ، نجف (یا کوفہ) اور کربلا کے شہروں کے بارے میں بہت تاکید کی گئی ہے کہ ان میں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کریں اور نماز پوری پڑھیں لیکن جب تک اس کا قصد نہیں کیا ظاہراً دیگر شہروں کی طرح ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

▪ عمداً یا سہواً سفر میں پوری نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 1366۔ جو شخص جانتا ہے کہ مسافر ہے اور ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اگر جان بوجھ کر پوری پڑھے تو نماز باطل ہے اور یہی حکم ہے اس شخص کا جو بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہے اور پوری پڑھ لے۔ اور وقت میں ہی اسے یاد آجائے لیکن اگر وقت گزرنے کے بعد یاد آجائے تو اسکی قضا نہیں ہے۔

▪ نماز کی رکعات میں اشتباہ کی وجہ سے سفر میں پوری نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 1367۔ جو مسافر جانتا ہے کہ وہ مسافر ہے اور ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اگر رکعتوں کی تعداد کے بارے میں غلطی کرے اور دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لے، تو اگر اسی وقت متوجہ ہوجائے تو نماز کو دوبارہ پڑھ لے اور اگر وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہوجائے تو قضا نہیں ہے۔

▪ مسافر کا حکم نہ جاننے کی وجہ سے نماز پوری پڑھنا ▪

مسئلہ 1368۔ جو مسافر بالکل نہیں جانتا کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے اگر پوری پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ مسافر کے حکم کی خصوصیات نہ جاننے کی وجہ سے نماز پوری پڑھنا ▪

مسئلہ 1369۔ جو مسافر جانتا ہے کہ مسافر کی نماز قصر ہے اگر اس کی بعض خصوصیات کو نہ جانتا ہو مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ جس سفر میں آنا جانا آٹھ فرسخ ہو اس میں قصر پڑھنا ضروری ہے چنانچہ نماز پوری پڑھ لے اور اسی وقت سمجھ جائے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر وقت

گزرنے کے بعد سمجھ جائے تو اسکی قضا نہیں ہے۔

▪ مسافت کی تعیین میں غلطی کی وجہ سے نماز پوری پڑھنا ▪

مسئلہ 1370۔ جو مسافر جانتا ہے کہ مسافر کی نماز قصر ہے اگر اس گمان سے کہ اس کے سفر کی معین منزل آٹھ فرسخ سے کم فاصلے پر ہے نماز پوری پڑھ لے چنانچہ جب اسے پتا چل جائے کہ اس کی منزل آٹھ فرسخ پر تھی تو جو نماز پوری پڑھی ہے ضروری ہے کہ اسے دوبارہ قصر پڑھے اور اگر وقت کے بعد سمجھے تو اسکی قضا نہیں ہے لیکن اگر اصلا نماز نہ پڑھی ہو تو اسے قصر پڑھے۔

▪ سفر فراموش ہونے کی وجہ سے نماز مکمل پڑھنا ▪

مسئلہ 1371۔ اگر بھول جائے کہ مسافر ہے اور نماز پوری پڑھ لے چنانچہ اگر وقت میں یاد آجائے تو ضروری ہے کہ قصر بجا لائے اور اگر بجا نہ لائے تو ضروری ہے کہ قصر کی صورت میں قضا کرے اور اگر وقت کے بعد یاد آئے تو اس پر اس نماز کی قضا واجب نہیں ہے۔

▪ جہاں نماز پوری پڑھنی ہے وہاں قصر پڑھنا ▪

مسئلہ 1372۔ جس شخص کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اگر قصر پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے سوائے اس مسافر کے کہ جو کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد رکھتا ہو اور مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے نماز قصر پڑھ لے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پوری پڑھے۔

▪ چار رکعتی نماز کے درمیان اپنی نماز کے قصر ہونے کی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1373۔ اگر چار رکعتی نماز پڑھنے میں مصروف ہو جائے اور نماز کے اثنا میں یاد آجائے کہ وہ مسافر ہے اور متوجہ ہو جائے کہ اس کی معینہ منزل آٹھ فرسخ پر ہے تو اگر تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعتی مکمل کرے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں چلا گیا ہو تو یہ نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ ایک اور دو رکعتی نماز پڑھے اور اگر ایک رکعت کا بھی وقت ہو تو ضروری ہے کہ شروع سے قصر نماز پڑھے ورنہ ضروری ہے کہ نماز کو قصر کی صورت میں قضا کرے۔

■ نماز کے دوران قصر ہونے کی آگاہی حاصل ہونا ■

مسئلہ 1374۔ اگر مسافر نماز مسافر کی بعض خصوصیات کو نہ جانتا ہو مثلاً نہ جانتا ہو کہ اگر آنا جانا مل کر آٹھ فرسخ ہو تو قصر پڑھنا ضروری ہے چنانچہ چار رکعتی نماز کی نیت سے نماز شروع کرے اور تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے مسئلہ سمجھ جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعتی مکمل کرے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایک رکعت کا بھی وقت ہو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے ورنہ ضروری ہے کہ قصر کی صورت میں نماز قضا کرے۔

■ نماز کے دوران اسے پوری پڑھنے کے بارے میں جاننا ■

مسئلہ 1375۔ جس مسافر کیلئے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے چنانچہ مسئلہ سے لا علمی کی وجہ سے دو رکعتی نماز کی نیت سے نماز شروع کرے اور نماز کے اثنا میں مسئلہ سمجھ جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو چار رکعتی مکمل کرے۔

■ نماز کے وقت کے بعد وہاں سے واپس لوٹنا یا کہیں اور سفر کرنا ■

مسئلہ 1376۔ جس مسافر نے نماز نہیں پڑھی اگر وقت گزرنے سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن ٹھہرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور جو شخص مسافر نہیں ہے اگر اول وقت میں نماز نہ پڑھے اور سفر پر چلا جائے تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلی صورت میں قصر اور دوسری صورت میں پوری بھی پڑھے اور دوسری صورت میں اس احتیاط کی رعایت کرنا زیادہ مناسب ہے۔

■ اپنے وطن یا سفر میں قضا نماز پڑھنا ■

مسئلہ 1377۔ جس مسافر کیلئے نماز کو قصر پڑھنا ضروری ہے اگر اس سے اس کی نماز ظہر، عصر یا عشا قضا ہوجائے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اسے دور رکعتی قضا کرے اگرچہ غیر سفر میں اس کی قضا بجا لائے اور اگر غیر مسافر سے ان تین میں سے کوئی نماز قضا ہوجائے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ چار رکعتی قضا کرے اگرچہ سفر میں ہی قضا کرے۔

■ نماز مسافر کے مستحبات ■

مسئلہ 1378۔ مستحب ہے کہ مسافر ہر قصر نماز کے بعد تیس مرتبہ یہ ذکر کہے "سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" اور چونکہ یہ ذکر عام نمازوں کے بعد مسافر اور غیر مسافر کیلئے مستحب ہے اس لئے مسافر کیلئے ظہر، عصر اور عشا -کہ جنہیں وہ قصر پڑھتا ہے- کے بعد اس کی زیادہ تاکید ہوگی بلکہ بہتر ہے ساٹھ مرتبہ کہے۔

قضا نماز

قضا نماز کے احکام

■ قضا واجب ہونے کے موارد ■

مسئلہ 1379۔ جو شخص اپنی واجب نماز کو اس کے وقت میں بجا نہ لائے اس کیلئے ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اگرچہ نماز کے پورے وقت میں سویا رہا ہو یا مست ہونے کی وجہ سے نماز نہ پڑھی ہو لیکن عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں جو یومیہ نمازیں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا نہیں ہے اسی طرح اگر نماز کے پورے وقت میں غیر اختیار بیہوشی کی وجہ سے نماز قضا ہوئی ہو لیکن اگر بیہوشی اپنے اختیار کے ساتھ ہو مثلا آپریشن کی خاطر اپنے آپ کو ڈاکٹر کے اختیار میں دے تو جتنا وقت نماز کی ادائیگی پر لگتا ہے اگر اتنا وقت ہوش میں رہا ہو تو بلا اشکال اس کی قضا ضروری ہے بلکہ اگر پورا وقت بیہوش رہا ہو تو بھی ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے۔

■ وقت کے بعد نماز باطل ہونے کی آگاہی ■

مسئلہ 1380۔ اگر نماز کے وقت کے بعد پتا چلے کہ نماز پڑھی تھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

▪ نماز قضا پڑھنے میں کوتاہی نہ کرنا ▪

مسئلہ 1381۔ جس شخص کے ذمے قضا نماز ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ اسے بجا لانے میں کوتاہی نہ کرے لیکن اسے فوراً بجا لانا ضروری نہیں ہے۔

▪ نماز قضا ہونے کی صورت مستحب نماز پڑھنا ▪

مسئلہ 1382۔ جس شخص کے ذمے قضا نماز ہو وہ مستحب نماز پڑھ سکتا ہے۔

▪ گذشتہ نمازوں کے باطل ہونے کا احتمال اور نماز قضا کا ذمے میں ہونا ▪

مسئلہ 1383۔ اگر انسان احتمال دے کہ اس کے ذمے قضا نماز ہے یا اس نے جو نمازیں پڑھی ہیں وہ صحیح نہ تھیں تو بہتر ہے کہ ان کی قضا بجا لائے لیکن اگر مسئلہ کو نہیں جانتا تھا تو بنا بر احتیاط اسکی قضا بجا لائے۔

▪ یومیہ نمازوں کی قضا میں ترتیب ▪

مسئلہ 1384۔ یومیہ نمازوں کی قضا میں ترتیب ضروری نہیں ہے بلکہ یہ احتیاط مستحب کے مطابق ہے مگر جن نمازوں کے ادا کرنے میں ترتیب ضروری ہے جیسے ایک دن کا نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا تو ان کی قضا میں بھی ترتیب ضروری ہے۔

▪ غیر یومیہ قضا نمازیں پڑھنے کی ترتیب ▪

مسئلہ 1385۔ اگر چند غیر یومیہ نمازوں کی قضا بجا لانا چاہے جیسے نماز آیات ہے یا مثلاً ایک یومیہ نماز اور چند غیر یومیہ نمازوں کی قضا بجالانا چاہے تو ضروری نہٰں ہے کہ انہیں ترتیب کے ساتھ بجا لائے۔

▪ قضا شدہ نمازوں میں ترتیب کو فراموش کرنا ▪

مسئلہ 1386۔ اگر نہ پڑھی جانے والی نمازوں کی ترتیب بھول جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہوجائے کہ جس ترتیب کے ساتھ یہ قضا ہوئی تھیں اس کے ساتھ انہیں بجا لایا ہے اگر ایک نماز ظہر اور ایک نماز مغرب کی قضا اس پر واجب ہے اور نہیں جانتا کہ ان میں سے پہلے کون سی قضا ہوئی ہے تو پہلے ایک نماز مغرب اور

اس کے بعد ایک نماز ظہر اور پھر دوبارہ نماز مغرب پڑھے یا پہلے ایک نماز ظہر اور اس کے بعد ایک نماز مغرب اور پھر دوبارہ ایک نماز ظہر پڑھے تاکہ اسے یقین ہوجائے کہ ان میں سے جو بھی پہلے قضا ہوئی ہو اس پہلے بجا لایا ہے۔

▪ دودنوں سے قضاشدہ نماز ظہر اور عصر میں ترتیب کے تحقق کی کیفیت ▪

مسئلہ 1387۔ اگر ایک دن کی نماز ظہر اور دوسرے دن کی نماز عصر یا ظہر کی دو نمازیں یا عصر کی دو نمازیں قضا ہوئی ہوں اور نہ جانتا ہو کہ پہلے کون سی قضا ہوئی ہے تو اگر دو چار رکعتی نماز میں اس نیت سے پڑھے کہ پہلی نماز اول کی قضا ہے اور دوسری نماز دوم کی قضا ہے تو یہ ترتیب کے حاصل ہونے کیلئے کافی ہے۔

▪ قضاشدہ نماز ظہر، وعشاء یاعصر وعشامیں ترتیب کے تحقق کی کیفیت ▪

مسئلہ 1388۔ اگر ایک ظہر کی نماز اور ایک عشا کی نماز یا ایک عصر کی نماز اور ایک عشا کی نماز قضا ہوجائے اور نہ جانتا ہو کہ کون سی نماز پہلے قضا ہوئی ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں اس طرح پڑھے کہ اسے ترتیب کے ساتھ بجا لانے کا یقین ہوجائے مثلا اگر ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا قضا ہوئی ہو اور ان میں سے پہلی کو نہ جانتا ہو تو پہلے ایک نماز ظہر اس کے بعد ایک نماز عشا اور پھر دوبارہ ایک نماز ظہر پڑھے یا پہلے ایک نماز عشا اس کے بعد ایک نماز ظہر اور پھر دوبارہ ایک نماز عشا پڑھے۔

▪ چاررکعتی قضاشدہ نماز کی نوعیت کونہ جاننا ▪

مسئلہ 1389۔ جو شخص جانتا ہے کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھی لیکن نہیں جانتا کہ وہ نماز ظہر ہے یا نماز عصر تو اگر ایک چار رکعتی نماز اس نماز کی قضا کی نیت سے بجا لائے جو نہیں پڑھی تو کافی ہے اور یہی حکم ہے اس شخص کا جو جانتا ہے کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھی لیکن نہیں جانتا کہ وہ نماز ظہر ہے یا نماز عشا اور ظاہراً نماز کی حمد و سورہ کو بلند آواز سے بھی پڑھ سکتا ہے اور آہستہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

▪ پہلی قضاشدہ نماز کونہ جاننے کی فرض میں ترتیب کوحاصل کرنے کاطریقہ ▪

مسئلہ 1390۔ جس شخص کی مسلسل کئی نمازیں قضا ہوئی ہیں اور نہیں جانتا کہ پہلی نماز کون سی ہے تو اگر ایک دفعہ وہ سب نمازیں پڑھ لے اور دوبارہ آخری نماز کے علاوہ باقی نمازوں

کو اسی ترتیب کے ساتھ پڑھ لے تو یقیناً ترتیب حاصل ہوجائے گی مثلاً جس شخص کی مسلسل پانچ نمازیں قضا ہوئی ہیں اور نہیں جانتا کہ ان میں سے پہلی کون سی ہے تو اگر یہ ترتیب کے ساتھ نو نمازیں پڑھ لے مثلاً صبح کی نماز سے شروع کرے اور اس کے بعد ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھے پھر دوبارہ صبح، ظہر، عصر مغرب کی نمازیں پڑھ لے تو اسے ترتیب کا یقین ہوجائے گا۔

▪ مختلف دنوں میں پنجگانہ نمازوں کا قضا ہونا ▪

مسئلہ 1391۔ جو شخص جانتا ہے کہ اس کی پنجگانہ نمازوں میں سے ہر ایک، ایک دن سے قضا ہوئی ہے اور ان کی ترتیب کو نہ جانتا ہو تو وہ ترتیب کی رعایت کرنے کیلئے یہ کرسکتا ہے کہ پانچ شب و روز نماز پڑھے اور اگر چھ دنوں سے چھ نمازیں قضا ہوئی ہوں تو ترتیب کی رعایت کرنے کیلئے چھ شب و روز نماز پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح ہر اس نماز کیلئے کہ جس کا اس کی قضا نمازوں پر اضافہ ہوجائے ایک شب و روز مزید نماز پڑھ سکتا ہے اور یقین کرلے گا کہ جس ترتیب کے ساتھ قضا ہوئی تھی البتہ مذکورہ مقدار سے کم کے ساتھ بھی ترتیب کی رعایت کی جاسکتی ہے لیکن یہاں اس کی وضاحت کا مقام نہیں ہے۔

▪ قضاشدہ نمازوں کی تعداد نہ جاننا ▪

مسئلہ 1392۔ جس شخص کی صبح کی کئی نمازیں یا ظہر کی کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور ان کی مقدار کو نہ جانتا ہو مثلاً نہیں جانتا کہ تین قضا ہوئی ہیں یا چار یا پانچ چنانچہ اگر کمترین مقدار پڑھ لے تو کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ مقدار پڑھے خاص طور پر اگر ان کی مقدار کو جانتا تھا اور اب بھول گیا ہو مثلاً اگر بھول گیا ہو کہ اس کی صبح کی کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں اور یقین رکھتا ہو کہ دس سے زیادہ نہ تھیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ صبح کی دس نمازیں پڑھے۔

▪ قضا نماز موجود ہونے کی صورت ادا نماز کو پڑھنا ▪

مسئلہ 1393۔ جس شخص کی پچھلے دنوں سے صرف ایک نماز قضا ہوئی ہے بنابر احتیاط اگر ممکن ہو تو پہلے اسے پڑھے اور اس کے بعد اس دن کی نماز پڑھے نیز اگر اسی دن کی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہوں تو امکان کی صورت میں بنابر احتیاط اس دن کی قضا نماز ادا نماز سے پہلے پڑھے۔

▪ ادا نماز سے قضا کی طرف عدول یعنی منتقل ہونا ▪

مسئلہ 1394۔ اگر نماز کے اثنا میں یاد آئے کہ اس دن کی ایک یا چند نمازیں قضا ہوئی ہیں یا پچھلے دنوں کی صرف ایک قضا نماز اس کے ذمے ہے چنانچہ اگر وقت وسیع ہو اور نیت کو قضا نماز کی طرف پلٹانا ممکن ہو تو بنابر احتیاط قضا نماز کی نیت کرے مثلا اگر نماز ظہر کے اثنا میں تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے کہ آج کی نماز صبح قضا ہوئی ہے چنانچہ اگر نماز ظہر کا وقت تنگ نہ ہو تو نیت کو نماز صبح کی طرف پلٹائے اور اس نماز کو دو رکعتی ختم کر دے اور اس کے بعد نماز ظہر پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ہے یا نیت کو نماز قضا کی طرف نہیں پلٹا سکتا مثلا نماز ظہر کی تیسری رکعت کے رکوع میں یاد آئے کہ نماز صبح نہیں پڑھی کیونکہ اگر یہاں نماز صبح کی نیت کرے تو ایک رکوع زیادہ ہوجاتا ہے تو نیت کو صبح کی نماز کی طرف نہیں پلٹا سکتا۔ بلکہ نماز ظہر کو مکمل کرے اس کے بعد اگر نماز عصر کا وقت تنگ نہیں ہے تو نماز عصر سے پہلے بنا بر احتیاط نماز صبح کی قضا بجالائے۔

▪ قضا اور ادا نماز کے درمیان ترتیب ▪

مسئلہ 1395۔ اگر گذشتہ دنوں کی قضا نمازیں اس کے ذمے ہوں اور ایک یا چند نمازیں اسی دن کی قضا ہوئی ہوں چنانچہ اگر ان تمام کی قضا کا وقت نہ ہو یا ان سب نمازوں کو اس دن نہ پڑھنا چاہتا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس دن کی قضا نماز کو ادا سے پہلے پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سابقہ نمازوں کی قضا پڑھنے کے بعد دوبارہ اس نماز کی قضا بجا لائے کہ جسے اس دن ادا نماز سے پہلے بجالا یا تھا۔

▪ زندہ انسان کی قضا نمازوں میں نائب بننا ▪

مسئلہ 1396۔ جب تک انسان زندہ ہے اگرچہ اتنی قضا نمازیں پڑھنے سے عاجز ہو پھر بھی کوئی دوسرا اس کی نمازوں کی قضا نہیں بجا لاسکتا۔

▪ قضا نماز کو جماعت کی صورت میں پڑھنا ▪

مسئلہ 1397۔ قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے خواہ امام جماعت کی نماز قضا ہو یا ادا اور ضروری نہیں ہے کہ دونوں ایک نماز پڑھیں مثلا اگر صبح کی قضا نماز امام کی نماز ظہر یا عصر کے ساتھ پڑھے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ ممیز بچے کو نماز کا عادی بنانا ▪

مسئلہ 1398۔ مستحب ہے کہ ممیز بچے کو ۔یعنی جو بچہ اچھے برے کو سمجھتا ہے۔ نماز پڑھنے اور دیگر عبادات کی عادت ڈالیں بلکہ مستحب ہے کہ اسے نمازوں کی قضا کی بھی ترغیب دلائیں۔

ماں باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں

▪ ماں باپ کی قضا نمازیں ▪

مسئلہ 1399۔ اگر ماں باپ اپنی نمازیں بجا نہ لائے ہوں اور ان کی قضا بجا لاسکتے تھے اگرچہ انہوں نے نافرمانی کرتے ہوئے ترک کی ہوں تو ان کے بڑے بیٹے پر لازم ہے کہ اگر کوئی دوسرا ان کی نمازیں بجا نہ لائے تو خود بجا لائے یا کسی دوسرے کو ان کی نمازوں پر لگائے یا ان کیلئے کسی کو اجیر بنائے اور بڑے بیٹے سے مراد وہ سب سے بڑا بیٹا ہے کہ جو ان کی موت کے وقت زندہ ہے۔

▪ ماں اور باپ سے قضا ہونے والی نمازوں کے بارے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1400۔ اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ اس کے ماں باپ کی قضا نمازیں ہیں یا نہیں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

▪ ماں اور باپ کی قضا نمازوں کو ان کے توسط سے انجام دینے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1401۔ اگر بڑا بیٹا جانتا ہو کہ اس کے ماں باپ کی قضا نمازیں تھیں اور شک کرے کہ انہیں بجا لائے تھے یا نہیں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

▪ بڑے بیٹے کا معلوم نہ ہونا ▪

مسئلہ 1402۔ اگر معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون سا ہے تو کسی بیٹے پر بھی ماں باپ کی قضا نمازیں واجب نہیں ہیں لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی نمازوں کو آپس میں تقسیم کریں یا انہیں انجام دینے کیلئے قرعہ ڈالیں۔

▪ میت کی طرف سے اسکی نماز کے لیے اجیر بنانے کی وصیت ▪

مسئلہ 1403۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نمازوں کیلئے اجیر بنائیں چنانچہ اگر اجیز اس کی نمازوں کو صحیح طرح سے انجام دے دے تو بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

▪ ماں کی نمازیں پڑھنے کے حوالے سے بیٹے کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1404۔ اگر بڑا بیٹا ماں کی نمازیں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنے میں اپنی ذمہ داری پر عمل کرے پس ضروری ہے کہ نماز صبح، مغرب اور عشا کی قضا میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھے۔

▪ اپنی اور والدین کی پڑھنے نمازیں قضا میں ترتیب ▪

مسئلہ 1405۔ جس شخص کی اپنی قضا نمازیں ہیں اور ماں باپ کی قضا نمازیں پڑھنا چاہے تو جو بھی پہلے بجا لائے صحیح ہے۔

▪ والدین کی موت کے وقت بڑے بیٹے کا مکلف نہ ہونا ▪

مسئلہ 1406۔ اگر ماں باپ کے مرنے کے وقت بڑا بیٹا نابالغ یا پاگل ہو تو بالغ یا عاقل ہونے کے بعد ضروری ہے ماں یا باپ کی نمازیں بجا لائے اور اگر ممیز ہونے کی حالت میں بھی باپ یا ماں کی نمازیں پڑھے تو صحیح ہے اور اگر بالغ یا عاقل ہونے سے پہلے مر جائے تو بنا بر احتیاط دوسرا بیٹا نمازوں کی قضا اپنے ذمے لے اور اسی طرح ہے اگر دوسرا بیٹا بھی بالغ یا عاقل ہونے سے پہلے فوت ہوجائے۔

▪ والدین کی قضا نمازیں بجالانے سے پہلے بڑے بیٹے کا فوت ہوجانا ▪

مسئلہ 1407۔ اگر بڑا بیٹا کہ جو بالغ اور عاقل ہے باپ یا ماں کی نمازیں بجا لانے سے پہلے فوت ہوجائے چنانچہ اگر باپ یا ماں کی موت اور اس کی موت کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ یہ اُن کی نمازیں بجا لاسکتا تھا تو دوسرے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے اور اگر اتنا فاصلہ نہ ہوا ہو تو بنابر احتیاط دوسرا بیٹا ان کی نمازیں بجا لائے۔

نماز جماعت

نماز جماعت میں حاضر ہونے کے احکام

■ نماز جماعت کا مستحب ہونا ■

مسئلہ 1408۔ مستحب ہے کہ واجب نماز میں بالخصوص یومیہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں اور صبح، مغرب اورعشا کی نمازوں میں خاص طورپر مسجد کے ہمسائے اور اس شخص کیلئے کہ جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

■ نماز جماعت کا ثواب ■

مسئلہ 1409۔ معتبر روایات میں آیا ہے کہ با جماعت نماز فرادی نماز -یعنی جو نماز تنہا پڑھی جاتی ہے- سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

■ نماز جماعت کو ترک کرنا ■

مسئلہ 1410۔ بے اعتنائی کرتے ہوئے نماز جماعت میں حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے اور سزاوار نہیں ہے کہ انسان بغیر عذر کے نماز جماعت کو ترک کرے۔

■ جماعت کے لیے نماز کے اول وقت کو مؤخر کرنا ■

مسئلہ 1411۔ مستحب ہے انسان صبر کرے تاکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور نماز جماعت اولِ وقت میں پڑھی جانے والی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے لیکن فضیلت کے وقت میں فرادیٰ نماز فضیلت کے وقت کے غیر میں پڑھی جانے والی نماز جماعت سے افضل ہے۔

اسی طرح نماز جماعت کہ جو مختصر پڑھی جائے اس فرادیٰ نماز سے بہتر ہے کہ جو لمبی پڑھی جائے۔

■ نماز جماعت کو منعقد کرنے کے لیے مستحب نماز کو چھوڑنا ■

مسئلہ 1412۔ اگر کوئی مستحب نماز میں مشغول ہے اور جماعت کھڑی ہوجائے اگر اسے اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز مکمل کرے تو جماعت تک پہنچ جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کو

چھوڑے اور جماعت میں شامل ہوجائے، بلکہ اگر یہ اطمینان نہ ہو کہ پہلی رکعت تک پہنچ جائے گا تو مستحب ہے اسی مذکورہ دستور پر عمل کرے۔

▪ فرادی نماز پڑھنے کے دوران نماز جماعت منعقد ہونا ▪

مسئلہ 1413۔ اگر کوئی تین رکعتی یا چار رکعتی نماز میں مشغول ہو اور جماعت کھڑی ہوجائے اور تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو اور یہ اطمینان بھی نہ ہو کہ اگر نماز کو ختم کرے تو جماعت تک پہنچ جائے گا تو مستحب ہے کہ مستحب نماز کی نیت سے وہ دو رکعت نماز ختم کرے اور خود کو جماعت تک پہنچائے اور اگر عدول کے بعد مستحب نماز تمام کرنے کے بعد بھی جماعت تک نہیں پہنچ سکے گا تو نماز مستحب کو توڑے اور خود کو جماعت تک پہنچائے۔ البتہ اگر عدول سے قبل جانتا تھا کہ مستحب نماز کی طرف اسی عدول کے ساتھ بھی جماعت تک نہیں پہنچ سکے گا تو عدول جائز نہیں ہے۔

▪ فرادی نماز کا جماعت میں تکرار ▪

مسئلہ 1414۔ جب جماعت کھڑی ہو رہی ہے تو مستحب ہے کہ اپنی پڑھی گئی فرادی نماز کو دوبارہ پڑھے اگر بعد مین پتا چلے کہ پہلی نماز باطل تھی تو اسکی دوسری نماز کفایت کرے گی۔

▪ نماز جماعت کا تکرار ▪

مسئلہ 1415۔ اگر امام یا ماموم چاہے کہ جو نماز انہوں نے جماعت کے ساتھ پڑھی تھی دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے اس صورت میں کہ دوسری جماعت کے بعض افراد مختلف ہوں تو کوئی اشکال نہیں۔

▪ وسواسی شخص کے لیے نماز جماعت ▪

مسئلہ 1416۔ اگر کوئی شخص نماز میں وسواسی ہو اور اس صورت میں وسواس سے بچ سکتا ہے کہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

▪ ماں باپ کا نماز جماعت منعقد کرنے کا حکم دینا ▪

مسئلہ 1417۔ اگر ماں یا باپ اپنے فرزند کو امر کرے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور اسی باجماعت نماز کو ترک کرنا ان کے لیے موجب اذیت ہو تو اسکے نماز با جماعت پڑھنا

واجب ہو جائے گا مگر یہ کہ بعض شرائط میں اس کا نماز جماعت میں حاضر ہونا اسکی زندگی میں خلل کا باعث ہو۔

▪ مستحب نماز کو جماعت کی صورت میں پڑھنا ▪

مسئلہ 1418۔ مستحب نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جاسکتی سوائے نماز استسقا کے کہ جو بارش آنے کیلئے پڑھی جاتی ہے نیز نابالغ بچہ کہ جس پر نماز مستحب ہے اسے جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے لیکن جو نماز واجب تھی اور کسی وجہ سے مستحب ہے جیسے عید فطر اور عید قربان کی نماز کہ جو امام علیہ السلام کے حاضر ہونے کے زمانے میں واجب تھی اور آپ (عج) کے غائب ہونے کی وجہ سے مستحب ہوئی ہے تو بنابر احتیاط اسے جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔

▪ امام اور ماموم کی نماز کا تفاوت ▪

مسئلہ 1419۔ جب امام جماعت نماز یومیہ پڑھ رہا ہو تو یومیہ نمازوں میں سے کوئی بھی اس کی اقتدا میں پڑھی جاسکتی ہے لیکن اگر امام جماعت کی یومیہ نماز ماموم کی نظر میں احتیاطی ہو تو اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی سوائے اس صورت کے کہ ماموم اور امام ایک جیسا احتیاط کر رہے ہوں جیسے دو شخص مل کر سفر کر رہے ہیں اور احتیاطاً چاہتے ہیں کہ نماز پوری بھی پڑھیں اور قصر بھی پڑھیں تو ان میں سے ایک اپنی قصر نماز دوسرے کی قصر نماز کی اقتدا میں اور اپنی پوری نماز دوسرے کی پوری نماز کی اقتدا میں پڑھ سکتا ہے اور اس کے علاوہ اس کی دیگر صورتیں بھی ہیں لیکن یہاں ان کی وضاحت کا مقام نہیں ہے۔

▪ ادا اور قضا میں امام اور ماموم کی نماز کا مختلف ہونا ▪

مسئلہ 1420۔ اگر امام جماعت اپنی یا کسی دوسرے شخص کی اس یومیہ نماز کی قضا پڑھ رہا ہو کہ جس کا چھوٹ جانا ماموم کی نظر میں یقینی ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے لیکن اگر ماموم کی نظر میں یقینی نہ ہو تو اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی سوائے خاص صورتوں کے مثلاً ماموم اور وہ شخص کہ جس کی قضا نماز امام پڑھ رہا ہے ایک جیسا احتیاط رکھتے ہوں جیسا کہ پچھلے مسئلے میں وضاحت کی جاچکی ہے۔

▪ امام کی نماز واجب ہونے میں تردید کی صورت میں اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1421۔ اگر ماموم نہ جانتا ہو کہ جو نماز امام پڑھ رہا ہے وہ واجب یومیہ نماز ہے یا

مستحب تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا البتہ رجا کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے اور اس صورت میں اگر بعد میں پتا چلے کہ واجب نماز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

نماز جماعت کے شرائط

اول: یہ کہ امام اور ماموم کے درمیان حائل نہ ہو

▪ حائل سے مراد/عورت اور مرد کے درمیان کسی حائل کا ہونا ▪

مسئلہ 1422۔ جماعت کی صحت میں شرط ہے کہ امام اور ماموم کے درمیان اور اسی طرح ایک ماموم اور دوسرے ماموم کہ جو ماموم اور امام کے درمیان واسطہ ہے کوئی حائل نہ ہو (حائل سے مراد ایسی چیز ہے کہ جو دیکھنے سے مانع ہو جیسے پردہ، دیوار وغیرہ بلکہ درمیان میں شیشہ بھی نہ ہو) پس اگر نماز کی تمام یا بعض حالتوں میں امام اور ماموم کے درمیان یا ماموم اور دوسرے ماموم -کہ جو اتصال کا ذریعہ ہے- کے درمیان کوئی حائل ہو کہ جو دیکھنے سے مانع ہو تو جماعت باطل ہے لیکن اگر امام مرد اور ماموم عورت ہو اور اس عورت اور امام کے درمیان یا عورت اور اس ماموم کے درمیان کہ جو مرد ہے اور عورت اس کے ذریعے امام کے ساتھ متصل ہے پردہ اور دیوار وغیرہ حائل ہو تو اشکال نہیں ہے۔

▪ نماز شروع کرنے کے بعد کسی حائل کا وجود میں آنا ▪

مسئلہ 1423۔ اگر نماز شروع ہونے کے بعد ماموم اور امام کے درمیان یا ماموم اور اس شخص کے درمیان کہ جس کے ذریعے ماموم امام کے ساتھ متصل ہے پردہ یا کوئی دوسری چیز حائل ہوجائے تو جماعت باطل ہے اور ضروری ہے کہ ماموم فرادیٰ والے فریضے پر عمل کرے۔

▪ محراب کی دیوار یا اس جیسی اور چیز کا حائل ہونا ▪

مسئلہ 1424۔ اگر امام محراب میں ہو اور کوئی شخص اس کی اقتدا میں اس کے پیچھے نہ کھڑا ہو تو جو لوگ محراب کی دو طرفوں میں کھڑے ہیں اور محراب کی دیوار کی وجہ سے امام کو نہں دیکھ سکتے وہ اس کی اقتدا نہیں کرسکتے اسی طرح اگر کسی دوسرے حائل -جیسے پردہ

ہے۔ کی وجہ سے امام کو نہ دیکھیں بلکہ اگر امام کی اقتدار کرتے ہوئے کوئی امام کے پیچھے کھڑا ہو اور کسی وجہ سے -جیسے پردہ یا محراب کی دیوار- ماموم امام کو نہ دیکھ سکتا ہو تو بنا بر احتیاط اقتدا کرنا صحیح نہیں ہے۔

▪ صف طولانی کی وجہ سے امام کو نہ دیکھنا ▪

مسئلہ 1425۔ اگر پہلی صف طولانی ہونے کی وجہ سے اس کی دونوں طرف میں کھڑے ہونے والے افراد امام کو نہ دیکھ سکیں تو وہ اقتدا کرسکتے ہیں نیز اگر کسی اور صف کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس کی دونوں طرفوں میں کھڑے ہونے والے لوگ اپنے سے اگلی صف کے کسی شخص کو نہ دیکھ سکیں تو وہ اس کی اقتدا کرسکتے ہیں۔

▪ جماعت میں اتصال کی صحیح روش ▪

مسئلہ 1426۔ اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص دروازے کے بالمقابل صف کے پیچھے کھڑا ہے اس کی نماز صحیح ہے جو لوگ اس کے پیچھے اقتدا کر رہے ہیں اور اگلی صف کے بعض افراد کو دیکھ رہے ہیں ان کی نماز بھی صحیح ہے لیکن جو لوگ اس کے دونوں طرف کھڑے ہوئے ہیں اور اگلی صف کے کسی شخص کو بھی نہیں دیکھ رہے بنابر احتیاط ان کی نماز صحیح نہیں ہے کلی طور پر بنابر احتیاط جماعت کی صحت میں شرط ہے کہ کوئی حائل اگلی پوری صف کو دیکھنے سے مانع نہ ہو بلکہ لازم ہے کہ اگلی صف کا کم ازکم ایک شخص نظر آئے۔

▪ ستون کے پیچھے سے اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1427۔ جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہے اگر دائیں یا بائیں طرف سے کسی دوسرے ماموم کے ذریعے امام کے ساتھ متصل نہ ہو تو وہ اقتدا نہیں کرسکتا بلکہ بنا بر احتیاط اگر دوسرے ماموم کے ذریعے بھی متصل ہو لیکن اگلی صف کے کسی شخص کو نہ دیکھ سکے تو اس کی نماز جماعت صحیح نہیں ہے۔

دوم: امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے اونچی نہ ہو

▪ ناہموار زمین میں اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1428۔ ضروری ہے کہ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموم کی جگہ سے زیادہ بلند نہ ہو لیکن اگر امام کی جگہ تھوڑی سی زیادہ اونچی ہو تو اشکال نہیں ہے نیز اگر زمین نشیبی ہو اور امام اس طرح کھڑا ہو جو اونچی ہے البتہ جب نشیب زیادہ نہ ہو اور اس طرح ہو کہ اسے ہم سطح زمین کہیں تو کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ جگہ بلند ہونے کی جہت سے امام اور ماموم کا تفاوت ▪

مسئلہ 1429۔ اگر ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ہو تو اشکال نہیں ہے لیکن اگر اتنی اونچی ہو کہ نہ کہیں انہوں نے اجتماع کیا ہے۔ تو نماز جماعت صحیح نہیں ہے۔

سوم: امام اور ماموم کے درمیان فاصلہ نہ ہو

▪ صفوں، امام اور ماموم کے درمیان فاصلے کی مقدار ▪

مسئلہ 1430۔ لازم ہے کہ امام اور ماموم کے درمیان سجدے کی حالت میں انسان کے بدن سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اس مقدار سے کم فاصلہ ہو اور اسی طرح ہے اگر انسان اس ماموم کے ذریعے کہ جو اس کے آگے کھڑا ہے امام کے ساتھ متصل ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموم کے سجدے کی جگہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ سے کہ جو اس سے آگے کھڑا ہے بالکل فاصلہ نہ رکھتی ہو۔

▪ جماعت میں اتصال کی وجہ سے ماموم کے فاصلے کی مقدار ▪

مسئلہ 1431۔ اگر ماموم اپنی دائیں یا بائیں طرف کھڑے شخص کے ذریعے امام کے ساتھ متصل ہو اور آگے سے امام کے ساتھ متصل نہ ہو تو جو شخص اتصال کا ذریعہ ہے اس سے سجدے کی حالت میں انسان کے جسم کی مقدار سے کم فاصلہ رکھتا ہو۔

▪ نماز جماعت کے دوران فاصلہ ایجاد کرنا ▪

مسئلہ 1432۔ اگر نماز میں ماموم اور امام کے درمیان یا ماموم اور اس شخص کے درمیان کہ جس کے ذریعے یہ ماموم امام کے ساتھ متصل ہے انسان کے جسم کی مقدار سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تو اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی اوربنابر احتیاط مستحب فوراً فرادیٰ کی نیت کرے اور اگر جسم کی مقدار فاصلہ ہو تو فرادیٰ کی نیت کرے اور نماز مکمل کرے۔

▪ اگلی صف کے افراد کی نماز ختم ہونے کی وجہ سے اتصال ختم ہونا ▪

مسئلہ 1433۔ اگر اگلی صف کے تمام لوگوں کی نماز مکمل ہوجائے چنانچہ اگر فوراً دوسری نماز کیلئے امام کی اقتدا نہ کریں تو اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی بلکہ بنابر احتیاط اگر اگلی صف والے بھی فوراً اقتدا کرلیں یہ فرادایٰ کی نیت کرے اور نماز کو مکمل کرے۔

▪ اتصال کے تحقق کے لیے لازمی فاصلہ برقرار رکھنے کی مقدار اوراس کے ختم ہونے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1434۔ اگر ماموم اور امام کے درمیان یا ماموم اور دوسرے ماموم کے درمیان کہ جو ماموم کے امام کے ساتھ اتصال کا ذریعہ ہے سجدے کی حالت میں انسان کے جسم کی مقدار -کہ جو تقریباً ایک میٹر ہے- سے کم فاصلہ ہو تو کوئی مانع نہیں ہے لیکن اگر اس مقدار سے زیادہ فاصلہ ہوًّ تو اس کی جماعت صحیح نہیں ہے اس بنا پر اگر ایسے چند افراد کا فاصلہ ہوجائے کہ جن کی نماز باطل ہے تو اقتدا نہیں کرسکتا اور اگر نماز کے اثنا میں سجدے کی حالت میں انسانی جسم کی مقدار جتنا فاصلہ ہوجائے تو یہ ہے کہ فرادیٰ کی نیت کرے اور نماز مکمل کرے۔
بہر حال اگر شک کرے کہ امام یادائیں، بائیں یا آگے کھڑے ماموم کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اپنی جماعت کو جاری رکھ سکتا ہے اور اقتدا کرسکتا ہے اور ممیز بچہ جو اچھے برے کو سمجھتا ہے اگر نماز کی شرائط کی رعایت کرے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر شک کریں کہ اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اس کی صحت کا حکم لگایا جائے گا۔

▪ اگلی صف سے پہلے نماز شروع کرنا ▪

مسئلہ 1435۔ مام کی تکبیر کے بعد اگر اگلی صف نماز کیلئے تیار ہو اور ان کی تکبیر کہنا نزدیک ہو تو جو شخص بعد والی صف میں کھڑا ہے وہ تکبیر کہہ سکتا ہے۔

▪ اگلی صفوں کی نماز باطل ہونے سے آگاہ ہونا ▪

مسئلہ 1436۔ اگر جانتا ہے کہ اگلی صفوں میں سے ایک صف کی نماز باطل ہے تو بعد والی صفوں میں اقتدا نہیں کرسکتا لیکن اگر نہ جانتا ہو کہ ان کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اقتدا کرسکتا ہے

▪ امام کی نماز باطل ہونے کا علم رکھنے کی صورت میں اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1437۔ اگر اسے پتہ چل جائے کہ امام کی نماز باطل ہے مثلا جان لے کہ امام کا وضو نہیں ہے تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اگرچہ خود امام اس طرف متوجہ نہ ہو لیکن اگر امام کی نماز میں بعض شرائط نہ ہوں یا اس میں بعض موانع ہوں اور ان شرائط کا سہواً نہ ہونا اور ان موانع کا سہواً ہونا نماز کو باطل نہ کرتا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے مثلا بھول کا امام جماعت قبلہ رخ نہ رہے اور اس کے قبلہ رخ سے پلٹنے کی مقدار قبلہ کی دائیں اور بائیں جانب تک نہ پہنچے یا بھول کر نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اسی طرح اگر امام نماز کے بعض کام ترک کردے اور امام کی طرف سے ان کاموں کا انجام دینا ماموم کی جگہ نہ ہو اس بنا پر اگر امام بھول کر تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ نہ پڑھے یا ان سے پچھلی رکعت میں پوری حمد یا اس کا کچھ حصہ نہ پڑھا ہو تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے لیکن جس رکعت میں اس نے پوری حمد یا اس کا کچھ حصہ نہیں پڑھا اس میں اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اگرچہ رکوع میں اقتدا کرنا چاہتا ہو۔

▪ امام کی فسق معلوم ہونا یا نماز کے بعد اسکی نماز کا بطلان معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1438۔ گر نماز کے بعد ماموم کو پتا چلے کہ عادل نہیں تھا یا کافر تھا یا کسی وجہ سے اس کی نماز باطل تھی مثلا اس نے وضو کے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور ظاہراً جماعت میں ہے اس بنا پر اگرچہ بھول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے اور امام جماعت کی پیروی کرنے کیلئے رکوع زیادہ کرلیا ہو تو بھی اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اگرچہ فرادیٰ نماز میں بھول کر رکوع زیادہ کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

چہارم: ماموم جماعت کی نیت رکھتا ہو

▪ تکبیرۃ الاحرام کہنے میں شک کرنا یا جماعت کی نیت میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1439۔ اگر نماز جماعت کے اثنا میں رکوع سے پہلے شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں تو بنا رکھے گا کہ نہیں کہی اور اگر اطمینان رکھتا ہو کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے اور شک کرے کہ جماعت کی نیت کی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو فرادیٰ کی نیت سے مکمل کرے اگرچہ نماز سے پہلے جماعت کے ساتھ پڑھنے پر بنا رکھتا ہو اور اب بھی ایسے کام میں مشغول ہو جو مامومین انجام دے رہے ہیں مثلاً امام کی حمد و سورہ سن رہا ہے اور اگر رکوع میں اس کے بعد شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں یا جماعت کی نیت کی ہے یا نہیں تو نماز کو جماعت کے ساتھ مکمل کرے اور صحیح ہے۔

▪ نماز جماعت کے دوران فرادیٰ نیت کرنا ▪

مسئلہ 1440۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز جماعت کے دوران میں جب تک مجبور نہ ہو جائے فرادیٰ کی نیت نہ کرے لیکن اگر فرادیٰ کی نیت کرلے تو کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ اگر نماز کے شروع سے ہی اس کا ارادہ ہو کہ نماز کے دوران فرادیٰ کی نیت کرلے گا تو بھی اس کی نماز جماعت اشکال نہیں رکھتی۔

▪ امام کا سورہ حمد کی تلاوت کے وقت ماموم کا فرادیٰ نیت کرنا ▪

مسئلہ 1441۔ اگر ماموم امام کی حمد کے بعد فرادیٰ کی نیت کرلے تو لازم نہیں ہے کہ حمد پڑھے لیکن اگر حمد کے مکمل ہونے سے پہلے فرادیٰ کی نیت کرے تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ امام نے نہیں پڑھا اسے پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے پہلے جو حصہ امام نے پڑھا ہے اسے بھی نماز کی واجب قرائت یا قرآن کی قرائت کے درمیان مردد نیت کے ساتھ پڑھے۔

▪ فرادیٰ نیت کے بعد دوبارہ جماعت کی نیت کرنا ▪

مسئلہ 1442۔ اگر نماز جماعت کے دوران میں فرادیٰ کی نیت کر لے تو دوبارہ جماعت کی نیت نہیں کرسکتا لیکن اگر مردد ہو کہ فرادیٰ کی نیت کرے یا نہ اور پھر نماز کو جماعت کے ساتھ مکمل کرنے کا عزم کرلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

■ فرادی نیت کرنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 1443۔ اگر شک کرے کہ فرادیٰ کی نیت کی ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ نہیں کی۔

پنجم: یہ کہ امام کے رکوع کے مکمل ہونے سے پہلے جماعت میں پہنچ جائے

■ امام کے رکوع کی حالت میں اقتدا کرنا ■

مسئلہ 1444۔ اگر اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہے اور رکوع میں پہنچ جائے تو اگرچہ امام کا ذکر مکمل ہوچکا ہو پھر بھی اس کی نماز صحیح ہے اور ایک رکعت شمار ہوجائے گی لیکن اگر اس خیال سے کہ امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا اور رکوع کی حدتک جھکے تو اس کی نماز فرادی صورت میں صحیح ہوگی اور اگر شک کرے کہ امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے اس صورت میں بنا بر احتیاط مستحب پہلے نماز کو مکمل کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔

■ امام کے رکوع تک پہنچنے میں شک کرنا ■

مسئلہ 1445۔ اگر اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہے اور رکوع کی حد تک جھکے اور شک کرے کہ امام کے رکوع میں پہنچا ہے تو اس کی جماعت صحیح نہیں ہے لیکن اگر اس خیال سے کہ امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا اور رکوع جتنا جھکے تو اسکی نماز فرادی کی صورت میں صحیح ہوگی۔

■ ماموم کا رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھنا ■

مسئلہ 1446۔ اگر اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہے اور قبل اس کے کہ رکوع کی حد تک جھکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ نماز کو فرادیٰ کی صورت میں مکمل کرے۔ نہ یہ کہ صبر کرے تاکہ امام دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے اور اسی کو اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔

▪ قرائت کے دوران اور امام کا رکوع میں جانے سے قبل اسکی اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1447۔ اگر نماز کے شروع میں حمد و سورہ کے درمیان اقتدا کرے اور اتفاق ایسا ہو کہ اس کے رکوع میں جانے سے پہلے امام رکوع سے سر اٹھالے تو اس کی نماز صحیح ہے اور جماعت بھی شمار ہوجائے گی اور ضروری ہے کہ سجدے میں اپنے آپ کو امام تک پہنچائے۔

▪ نماز کے آخری تشہد میں جماعت کا ثواب حاصل کرنا ▪

مسئلہ 1448۔ اگر اس وقت پہنچے جب امام نماز کے آخری تشہد میں مشغول ہو چنانچہ اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ نیت اور تکبیرۃ الاحرم کے بعد بیٹھ جائے اور تشہد امام کے ساتھ پڑھے لیکن سلام نہ کہے بلکہ صبر کرے یہاں تک کہ امام نماز کا سلام کہہ دے اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور نیت کئے بغیر اور تکبیر کہے بغیر حمد پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔

ششم: ماموم امام سے آگے کھڑا نہ ہو

▪ امام کی نسبت ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ ▪

مسئلہ 1449۔ ماموم امام سے آگے کھڑا نہیں ہوسکتا اور بنا بر احتیاط اگر ماموم ایک مرد ہو تو تھوڑا پیچھے امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں جیسا کہ بعد میں آنے والے مسئلہ میں آئے گا اور پہلی صورت میں اگر اس کا قد امام سے زیادہ لمبا ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اس طرح کھڑا ہو کہ رکوع اور سجدے میں اس کا سر امام سے آگے نہ ہو۔

▪ امام اور ماموم کے کھڑے ہونے کا طریقہ ▪

مسئلہ 1450۔ بنا بر احتیاط اگر ماموم ایک بندہ ہو تو وہ کچھ مقدار میں پیچھے امام کے دائیں طرف کھڑا ہوجائے اور اگر ایک چند خواتین ہوں تو امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر ایک مرد یا ایک خاتون یا ایک مرد اور چند خواتین ہوں تو مرد کو امام کے دائیں طرف کچھ مقدار پیچھے کھڑا ہونا چاہیے اور ایک یا چند خواتین امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر چند مرد یا ایک یا ایک سے زیادہ خواتین ہوں تو مرد حضرات امام کے پیچھے کھڑے ہونگے اور ایک یا

ساری خواتین ان مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔

ہفتم: ماموم کو امام کی اتباع کرنی ہو گی۔

▪ امام کی دوسری رکعت میں ماموم کا اقتدا کرنا اور امام کی اتباع کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 1451۔ اگر دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو ضروری نہیں ہے کہ حمد و سورہ پڑھے لیکن قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھے گا اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے اگلے حصے کو زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو زمین سے بلند کرے اور ضروری ہے کہ تشہد کے بعد امام کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو اور حمد پڑھے اور اگر سورہ کیلئے وقت نہ ہو تو سورہ نہ پڑھے اور رکوع میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچائے اور اگر رکوع میں امام کے ساتھ نہ پہنچے تو سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچائے اور ظاہراً کافی ہے۔

▪ چار رکعتی نماز کی دوسری میں اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1452۔ اگر اس وقت اقتدا کرے جب امام چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت میں ہے تو ضروری ہے اپنی نماز کی دوسری رکعت میں کہ جو امام کی تیسری رکعت ہے دو سجدوں کے بعد بیٹھ جائے اور واجب مقدار تک تشہد پڑھے اور اٹھ کھڑا ہو اور اگر تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنے کا وقت نہ ہو تو ایک مرتبہ پڑھے اور رکوع میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچائے اور اگر رکوع میں امام کے ساتھ نہ پہنچے تو سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچائے۔

▪ تیسری اور چوتھی رکعت میں اقتدا کرنے کا وقت ▪

مسئلہ 1453۔ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور ماموم جانتا ہو کہ اگر اقتدا کرے اور حمد پڑھے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچے گا تو بنا بر احتیاط انتظار کرے یہاں تک کہ امام رکوع میں جائے اس کے بعد اقتدا کرے۔

▪ امام کے رکوع سے پہلے تیسری اور چوتھی رکعت میں اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1454۔ اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اس وقت اقتدا کرے کہ امام ابھی

رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ حمد پڑھے اور اگر سورہ کیلئے وقت نہ ہو تو سورہ نہ پڑھے اور اگر شروع کرچکا ہو تو اسے چھوڑ دے اور خود کو امام کے ساتھ رکوع میں پہنچائے اور اگر رکوع میں امام کو نہ پا سکے تو سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچائے اور اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز کو مکمل کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔

▪ سورہ یا قنوت پڑھنے سے امام کے رکوع تک نہ پہنچنا ▪

مسئلہ 1455۔ جو شخص جانتا ہو کہ اگر سورہ یا قنوت مکمل کرے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچ سکے گا چنانچہ اگر جان بوجھ کر سورہ یا قنوت پڑھے اور رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی جماعت باطل ہوجائے گی اور نماز کو فرادیٰ کی صورت میں مکمل کرے۔

▪ سورہ پڑھنے کی صورت اس اطمینان کا ہونا کہ امام کے رکوع میں پہنچ گا ▪

مسئلہ 1456۔ جو شخص اطمینان رکھتا ہے کہ اگر سورہ شروع کرے یا مکمل کرے تو امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا چنانچہ اگر زیادہ طول نہ پکڑے تو بہتر یہ ہے کہ سورہ شروع کرے یا اگر شروع کرچکا ہو تو اسے مکمل کرے اور اگر زیادہ طول پکڑے اور یہ چاہتا ہو کہ اس کی جماعت باقی رہے تو ضروری ہے کہ شروع نہ کرے اور اگر شروع کرچکا ہو تو مکمل نہ کرے۔

▪ اس خیال سورہ پڑھنے کے لیے وقت ہے امام کے رکوع تک نہ پہنچنا ▪

مسئلہ 1457۔ جو شخص یقین رکھتا ہے کہ اگر سورہ پڑھے تو بھی امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا اور زیادہ طول بھی نہیں پکڑے گی چناچہ اگر سورہ پڑھے اور امام کے رکوع میں نہ پہنچے لیکن خود کو امام کے ساتھ سجدے میں پہنچا دے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

▪ یہ نہ جاننا کہ امام کی رکعت کونسی ہے ▪

مسئلہ 1458۔ اگر امام کھڑا ہو اور ماموم کو پتا نہ چلے کہ امام کون سی رکعت میں ہے تو اقتدا کرسکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ حمد کو قربت کی نیت سے پڑھے اور اگر پتا چلے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو بھی اس کی جماعت صحیح ہے۔

▪ امام کا پہلی یا دوسری رکعت میں ہونے کے خیال سے حمد کو نہ پڑھنا ▪

مسئلہ 1459۔ اگر اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے حمد نہ پڑھے اور

رکوع کے بعد سمجھے کہ تیسری یا چوتھی رکعت میں تھا تو اس کی جماعت صحیح ہے لیکن اگر رکوع سے پہلے سمجھ جائے تو ضروری ہے کہ حمد پڑھے اور اگر سورہ کیلئے وقت نہ ہو تو سورہ نہ پڑھے اور خود کو رکوع میں امام کے ساتھ پہنچائے اور اگر یہ نہ کرسکے تو خود کو سجدہ میں امام کے ساتھ پہنچائے۔

▪ حمد کو اس خیال سے پڑھنا کہ امام چوتھی یا تیسری رکعت میں ہے ▪

مسئلہ 1460۔ اگر اس خیال سے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے حمد و سورہ پڑھ لے اور رکوع سے پہلے یا اس کے بعد سمجھ جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے تو اس کی جماعت صحیح ہے اور اگر حمد و سورہ کے اثنا میں سمجھ جائے تو انہیں مکمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ امام کی نماز ختم ہونے کے قریب ہونا ▪

مسئلہ 1461۔ اگر امام کی نماز مکمل ہوجائے اور ماموم تشہد یا سلام میں مشغول ہو تو لازمی نہیں ہے کہ فرادی نیت کرے۔

▪ آخری رکعت کے تشہد میں امام کی تبعیت کرنا ▪

مسئلہ 1462۔ جو شخص امام سے پیچھے رہ گیا ہے تو جس وقت امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہے اگر اس وقت یہ اس رکعت میں ہو جو تشہد نہیں رکھتی تو تشہد امام کے ساتھ پڑھے گا اور بنابر احتیاط ہاتھوں کی انگلیوں اور پاؤں کے اگلے حصے کو زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو زمین سے اٹھائے رکھے اور انتظار کرے یہاں تک کہ امام نماز کا سلام پڑھ لے اور اس کے بعد اٹھے اور اپنی باقی نماز پڑھے لیکن یہ بھی کرسکتا ہے کہ فرادیٰ کی نیت کرلے اور تشہد پڑھے بغیر اٹھ کھڑا ہو۔

امام جماعت کے شرائط

▪ امام میں لازمی شرائط ▪

مسئلہ 1463۔ ضروری ہے کہ امام بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو اور

نماز کو صحیح طریقے سے پڑھے اور نیز اگر ماموم مرد ہو تو ضروری ہے کہ اس کا امام بھی مرد ہو اور جو ممیز بچہ اچھے برے کی پہچان رکھتا ہے اس کی اقتدا کرنا صحیح نہیں ہے لیکن ممیز بچہ نماز جماعت میں شرکت کرسکتا ہے اور اقتدا کرسکتا ہے اور اس پر جماعت کے احکام بھی لاگو ہوجائیں گے۔

▪ امام کی عدالت باقی رہنے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1464۔ جو امام عادل تھا اگر شک کرے کہ ابھی بھی عادل ہے یا نہیں تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔

▪ لیٹے ہوئے یا بیٹھے ہوئے شخص کی اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1465۔ جو شخص کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھتا ہے وہ ایسے شخص کی اقتدا نہیں کرسکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے وہ ایسے شخص کی اقتدا نہیں کرسکتا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہے۔

▪ بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے شخص کا ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے ▪

مسئلہ 1466۔ جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہے وہ اس شخص کی اقتدا کرسکتا ہے کہ جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہے وہ اس کے علاوہ اس کی بھی اقتدا کرسکتا ہے کہ جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہے۔

▪ طہارت سے معذور شخص کی اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1467۔ اگر امام جماعت کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس یا تیمم یا جبیرہ والے وضو کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔

▪ عذر رکھنے والے افراد کی اقتدا کرنا ▪

مسئلہ 1468۔ اگر امام ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس کی وجہ سے پیشاب اور پاخانے کو روک نہ سکتا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے نیز جو عورت مستحاضہ نہیں ہے وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کرسکتی ہے۔

■ بعض افراد کی امامت کرنا ■

مسئلہ 1469۔ جو شخص کوڑھ اور برص کی بیماری میں مبتلا ہو اس کیلئے امام جماعت بننا مکروہ ہے بلکہ یہ کام احتیاط استحبابی کے بھی خلاف ہے اور اسی طرح جو شخص مثلا فالج کی وجہ سے قیام کے شرائط کی رعایت نہیں کرسکتا اس کیلئے صحیح و سالم افراد کا امام جماعت بننا مکروہ ہے اور بنا بر احتیاط اس کی اقتدا نہ کریں جس پر شرعی حد جاری ہوئی ہو اور اسی طرح شہر والے (یعنی گھروں میں رہنے والے) اعرابی (یعنی صحرا نشین) کی اقتدا نہ کریں۔

نماز جماعت کے احکام

■ امام جماعت کو معین کرنا ■

مسئلہ 1470۔ جس وقت ماموم نیت کرتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ امام کو معین کرے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں ہے مثلا اگرنیت کرے کہ حاضر امام کی اقتدا کرتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

■ نماز جماعت میں اذکار پڑھنا ■

مسئلہ 1471۔ ضروری ہے کہ ماموم حمد و سورہ کے علاوہ نماز کی تمام چیزیں خود پڑھے لیکن اگر اس کی پہلی یا دوسری رکعت امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو ضروری ہے کہ حمد کو بھی خود پڑھے۔

■ نماز صبح، مغرب اور عشا میں ماموم کی قرائت ■

مسئلہ 1472۔ اگر ماموم نماز صبح، مغرب اور عشا کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام کی حمد وسورہ کی آواز سن رہا ہو تو اگرچہ کلمات کو تشخیص نہ دے سکے پھر بھی ضروری ہے کہ حمد و سورہ نہ پڑھے اور اگر امام کی آواز نہ سنے تو مستحب ہے کہ حمد و سورہ پڑھے لیکن ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر بھول کر بلند آواز سے پڑھ لے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ نماز صبح، مغرب اور عشا میں بعض قرائت کو سننا ▪

مسئلہ 1473۔ صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں اگر ماموم امام کی حمد و سورہ کے بعض کلمات سنے تو لازمی ہے کہ حمد و سورہ نہ پڑھے۔

▪ ماموم کا حمد اور سورہ کو سہواپڑھنا ▪

مسئلہ 1474۔ اگر ماموم بھول کر حمد و سورہ پڑھ لے یا اس خیال سے کہ جو آواز سن رہا ہے یہ امام کی آواز نہیں ہے اور حمد و سورہ پڑھ لے اور بعد میں سمجھے کہ وہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

▪ امام کی قرائت سننے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1475۔ اگر شک کرے کہ امام کی آواز سن رہا ہے یا نہیں یا کوئی آواز سنے لیکن اسے پتا نہ چلے کہ یہ امام کی آواز ہے یا کسی دوسرے کی تو حمد و سورہ پڑھ سکتا ہے۔

▪ نماز ظہر و عصر میں ماموم کا حمد اور سورہ کو پڑھنا ▪

مسئلہ 1476۔ نماز ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں ماموم حمد و سورہ نہیں پڑھ سکتا اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ ذکر کرے۔

▪ نماز کے افعال میں امام سے آگے ہونا ▪

مسئلہ 1477۔ ماموم کو اس کے علاوہ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے دیگر افعال جیسے رکوع، سجود کو امام کے ساتھ یا اس سے تھوڑی دیر بعد انجام دے اور اگر عمداً امام سے پہلے یا بہت دیر بعد کہ جسے عرف پے در پے نہ کہے افعال نماز انجام دے تو اسکی نماز فرادی ہوجائے گی اور لازمی ہے کہ فرادی نماز والے وظیفہ پر عمل کرے۔

▪ ماموم کی تکبیرۃ الاحرام کہنے کا وقت ▪

مسئلہ 1478۔ ماموم کے لیے ضروری ہے کہ تکبیرۃ الاحرام امام سے پہلے نہ کہے بلکہ جب امام کی تکبیر ختم نہ ہوئی ہو اس وقت تکبیر نہ کہے۔

امام سے پہلے نماز کے اذکار پڑھنا

مسئلہ 1479۔ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز کے دیگر اذکار امام سے پہلے پڑھ دے تو اشکال نہیں ہے لیکن اگر انہیں سنے یا جانتا ہو کہ امام انہیں کسی وقت پڑھتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

امام سے پہلے سلام کہنا

مسئلہ 1480۔ اگر ماموم بھول کر امام سے پہلے سلام پڑھ دے تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ امام کے ساتھ دوبارہ سلام پڑھے بلکہ اگر جان بوجھ کر امام سے پہلے سلام پڑھ دے تو بھی اس کی نماز اشکال نہیں رکھتی اگرچہ نماز کے شروع سے ہی اس کا ارادہ رکھتا ہے۔

امام سے پہلے سہواً رکوع سے بلند ہونا

مسئلہ 1481۔ اگر بھول کر امام سے پہلے اپنا سر رکوع سے اٹھالے چنانچہ اگر اطمینان رکھتا ہو کہ واپس پلٹنے سے رکوع میں امام کے ساتھ پہنچ جائے گا تو اگر اپنی نماز جماعت کو برقرار رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ رکوع میں پلٹ جائے اور پھر امام کے ساتھ سر اٹھائے اور اس صورت میں رکوع کے زیادہ ہونے سے نماز باطل نہیں ہوگی اور اگر جان بوجھ کر واپس نہ پلٹے تو اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی لیکن اگر رکوع میں پلٹے اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ہے۔

امام سے پہلے سہواً سجدے سے سر اٹھانا

مسئلہ 1482۔ اگر غلطی سے سجدے سے سر اٹھائے اور دیکھے کہ امام سجدے میں ہے اور یہ اطمینان ہو کہ اگر واپس جائے تو سجدہ میں امام تک پہنچ جائے گا پس اگر چاہے اسکی نماز جماعت باقی رہے تو ضروری ہے کہ سجدے میں جائے اور اگر عمداً سجدہ مین واپس نہ گیا تو اسکی نماز فرادی ہوجائے گی اور اگر ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں ایسا ہوجائے تو اسکی نماز باطل نہیں ہے۔

▪ سجدے میں واپس جانے کی صورت میں امام کے سجدے کو درک نہ کرنا ▪

مسئلہ 1483۔ جو شخص غلطی سے امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھالے اگر سجدے میں واپس جائے اور ابھی سجدے میں نہ پہنچا ہو کہ امام سر اٹھالے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں اس چیز کا اتفاق ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کرے اور اس کے بعد دوبارہ بھی پڑھے۔

▪ اس خیال سے امام کی تبعیت ترک کرنا کہ امام تک رکوع اور سجود میں نہیں پہنچ سکتا ▪

مسئلہ 1484۔ اگر غلطی سے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالے اور بھول کر یا اس خیال سے کہ امام کے ساتھ نہیں پہنچ سکتا رکوع یا سجدے میں نہ جائے تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ہے اگرچہ معلوم ہوجائے کہ اگر واپس پلٹتا تو امام کے ساتھ رکوع یا سجدے میں پہنچ جاتا۔

▪ امام کے اول یا دوم سجدے کے گمان سے سجدے کو تکرار کرنا ▪

مسئلہ 1485۔ اگر سجدے سے سر اٹھائے اور دیکھے امام سجدے میں ہے چنانچہ اس خیال سے کہ یہ امام کا پہلا سجدہ ہے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کی نیت سے سجدے میں چلا جائے اور اس کے بعد پتا چلے کہ امام کا دوسرا سجدہ تھا تو یہ اس کا دوسرا سجدہ شمار ہوگا اور اگر اس خیال سے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ہے سجدے میں جائے اور پتا چلے یہ امام کا پہلا سجدہ تھا تو ضروری ہے کہ امام کے ساتھ رہنے کے مقصد سے سجدہ کو مکمل کرے اور پھر دوبارہ امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور ہر صورت میں بنابر احتیاط مستحب نماز یا جماعت مکمل کرنے کے بعد اسے دوبارہ بھی پڑھے۔

▪ واپسی کی صورت میں امام کی قرائت کو درک کرنا اور سہواً رکوع کرنا ▪

مسئلہ 1486۔ اگر بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور اس طرح ہو کہ اگر سر اٹھالے تو امام کی قرائت کے کچھ حصے کو پالے گا تو ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور امام کے ساتھ رکوع کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر مسئلہ جانتے ہوئے جان بوجھ کر واپس نہ پلٹے اور امام کے حمد کے جس حصے کو پاسکتا تھا اسے نہ پا سکے تو اس کی نماز باطل ہے بلکہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے جان بوجھ کر واپس نہ پلٹے تو بھی اس کی نماز باطل ہے بہرحال احتیاط استحبابی یہ ہے کہ نماز کے اعادہ سے پہلے اسے فرادیٰ کی نیت سے مکمل کرے۔

■ واپسی کی صورت میں امام کی قرائت کو درک کیے بغیر سہوا رکوع کرنا ■

مسئلہ 1487۔ اگر بھول کر امام سے پہلے رکوع میں جائے اور اس طرح ہو کہ اگر سر اٹھالے تو امام کی قرائت کے کچھ حصے کو بھی نہیں پا سکتا لیکن سر اٹھا کر امام کے ساتھ رکوع میں جاسکتا ہو چنانچہ اگر اپنی جماعت کو باقی رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ سر اٹھالے اور امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور اگرجان بوجھ کر واپس نہ پلٹے تو اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی اور دونوں صورتوں میں بنابر احتیاط مستحب نماز مکمل ہونے کے بعد اسے دوبارہ بھی پڑھے۔

■ امام سے پہلے بھول کر سجدہ بجالانا ■

مسئلہ 1488۔ اگر بھول کر امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے لیکن سر اٹھا کر امام کے ساتھ سجدے میں جاسکتا ہو چنانچہ اگر اپنی جماعت کو باقی رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور اس کی جماعت اور نماز صحیح ہے اور اگر جان بوجھ کر واپس نہ پلٹے تو اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی۔

■ امام کا اشتباہاً قنوت یا تشہد پڑھنا ■

مسئلہ 1489۔ اگر امام بھول کر اس رکعت میں قنوت پڑھے جس میں قنوت نہیں ہے یا جس رکعت میں تشہد نہیں ہے اس میں بھول کر تشہد پڑھنے لگے تو ماموم قنوت اور تشہد نہیں پڑھ سکتا لیکن یہ بھی نہیں کرسکتا کہ امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے یا امام کے کھڑا ہونے سے پہلے کھڑا ہوجائے بلکہ ضروری ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ امام کا قنوت اور تشہد مکمل ہوجائے اور باقی نماز اس کے ساتھ پڑھے۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مستحب ہیں

■ امام اور مأموم کے کھڑے ہونے کا طریقہ ■

مسئلہ 1490۔ اگر امام اور ماموم دونوں عورتیں ہوں تو بہتر ہے کہ ایک دوسرے کے برابر میں کھڑی ہوں اور امام دوسروں سے آگے نہ ہو۔

■ نماز جماعت میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ■

مسئلہ 1491۔ مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں کھڑا ہو اور اہل علم و کمال اور صاحبان تقویٰ پہلی صف میں ہوں۔

■ جماعت کی صفوں کے مستحبات ■

مسئلہ 1492۔ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم اور ایک دوسرے کے قریب ہوں اور ایک صف میں کھڑے ہونے والوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے برابر ہوں۔

■ جماعت کی اقامت کے بعد ماموم کے کھڑے ہونے کا وقت ■

مسئلہ 1493۔ مستحب ہے کہ "قد قامت الصلوۃ" کہے جانے کے بعد مامومین اٹھ کھڑے ہوں۔

■ نماز پڑھنے مین ماموین کی حالت کی رعایت ■

مسئلہ 1494۔ مستحب ہے کہ امام جماعت اس ماموم کی حالت کا خیال کرے جو دوسروں سے زیادہ کمزور ہے اور قنوت، رکوع اور سجود کو طول نہ دے مگر یہ کہ جانتا ہو کہ اس کی اقتدا کرنے والے تمام لوگ اس کی طرف مائل ہیں نیز جلدی نہ کرے تاکہ سب سے کمزور شخص بھی اس کے ساتھ مل سکے۔

■ امام کے توسط سے ذکر، سورہ اور حمد بلند آواز سے پڑھنا ■

مسئلہ 1495۔ مستحب ہے کہ امام جماعت حمد و سورہ اور دیگر اذکار کہ جنہیں بلند آواز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے میں اپنی آواز اتنی بلند کرے کہ دوسرے اسے سنیں لیکن ضروری ہے کہ حد سے زیادہ آواز کو بلند نہ کرے۔

■ ماموم کے پہنچنے لیے رکوع کو طول دینا ■

مسئلہ 1496۔ اگر امام کو رکوع میں پتا چلے کہ کوئی ابھی پہنچا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ ہمیشہ کے دو برابر رکوع کو طول دے اور اس کے بعد اٹھ کھڑا ہو اگرچہ اسے پتا چلے کہ کوئی اور بھی اقتدا کرنے کیلئے آیا ہے۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مکروہ ہیں

▪ مامون کا تنہا کھڑا ہونا ▪

مسئلہ 1497۔ اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

▪ ماموم کے توسط سے نماز کے ذکر کو بلند پڑھنا ▪

مسئلہ 1498۔ مکروہ ہے کہ ماموم نماز کے اذکار اس طرح پڑھے کہ وہ امام کو سنائی دیں۔

▪ مسافر کا غیر مسافر کی اقتدا کرنا اور اس کے برعکس ▪

مسئلہ 1499۔ جو مسافر نماز ظہر، عصر اور عشا کو دو رکعت پڑھتا ہے اس کیلئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں ایسے شخص کی اقتدا کرے جو مسافر نہیں ہے اسی طرح غیر مسافر کیلئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں مسافر کی اقتدا کرے اور دونوں صورتوں میں بہتر یہ ہے کہ نماز فرادیٰ پڑھیں۔

نماز آیات

نماز آیات کے مسائل

▪ نماز آیات کے واجب ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 1500۔ نماز آیات -کہ جس کا طریقہ بعد میں بیان کیا جائے گا- چار چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

1۔ سورج گرہن،

2۔ چاند گرہن اگرچہ ان کے تھوڑے سے حصے کو گرہن لگا ہو اور کوئی بھی نہ ڈرے۔

3۔ زلزلہ اگرچہ کوئی بھی نہ ڈرے۔

4۔ گرج چمک اور سیاہ و سرخ آندھیاں وغیرہ جب اکثر لوگ ڈر جائیں۔

▪ نماز آیات کے سبب کا تکرار ہونا ▪

مسئلہ 1501۔ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات واجب ہوتی ہے اگر ان میں سے ایک سے زیادہ واقع ہوجائیں تو ضروری ہے کہ انسان ان میں سے ہر ایک کیلئے ایک نماز پڑھے مثلاً اگر سورج گرہن لگے اور زلزلہ بھی آئے تو ضروری ہے کہ دو نماز آیات پڑھے۔

▪ متعدد ہونے کی صورت میں نماز آیات کی نیت ▪

مسئلہ 1502۔ جس شخص پر کئی نماز آیات واجب ہیں اگر ان نمازوں کے احکام ایک جیسے ہوں جیسے سورج گرہن کے متعدد واقعات کی وجہ سے کئی نماز آیات کی قضا تو نیت میں اس چیز کو معین کرنا لازم نہیں ہے کہ ان میں سے کس کیلئے نماز پڑھ رہا ہے اور اگر ایسی نمازیں کسی کے ذمہ ہوں کہ جن کے احکام مختلف ہیں مثلاً ایک سورج گرہن کی نماز کی قضا ہو کہ جسے فوراً بجالانا لازم نہیں ہے اور دوسرے زلزلے کی وجہ سے ہو کہ جسے فوراً بجالانا ضروری ہے یا ایک ادا اور دوسری قضا ہو تو ضروری ہے کہ نیت کے وقت معین کرے کہ جو نماز آیات پڑھ رہا ہے یہ ان میں سے کس کی خاطر ہے۔

▪ دیگر علاقوں کے افراد کے لیے نماز آیات کا حکم ▪

مسئلہ 1503۔ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات واجب ہوتی ہے وہ جہاں واقع ہوں فقط وہاں کے لوگوں کیلئے نماز آیات پڑھنا ضروری ہے اور دوسری جگہوں کے لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

▪ سورج یا چاند گرہن میں نماز آیات پڑھنے کا وقت ▪

مسئلہ 1504۔ سورج یا چاند گرہن میں نماز آیات کی ادائیگی کا وقت سورج یا چاند گرہن کے شروع ہونے سے ان کے مکمل ختم ہونے تک ہے لیکن بنابر احتیاط مستحب نماز کو اتنا مؤخر نہ کریں کہ سورج یا چاند گرہن چھوٹنا شروع ہوجائے۔

▪ نماز آیات کو مقررہ وقت سے مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 1505۔ اگر نماز آیات کو اتنا مؤخر کرے کہ سورج یا چاند گرہن چھوٹنا شروع ہوجائے تو بنابر احتیاط مستحب ادا یا قضا کی نیت نہ کرے اور گرہن ختم ہونے کے بعد نماز آیات قضا ہو جاتی ہے۔

▪ سورج یا چاند گرہن کی مدت کا کم ہونا ▪

مسئلہ 1506۔ اگر سورج گرہن یا چاند گرہن کی مدت نماز آیات کی مقدار ہو تو ضروری ہے کہ نماز آیات کو بجا لائے اور جب تک سورج گرہن یا چاند گرہن سے ایک رکعت پڑھنے کا وقت باقی ہو نماز ادا ہے اور اس کے بعد قضا ہوجاتی ہے اور اگر سورج گرہن یا چاند گرہن کی مدت نماز آیات سے کم ہو تو بنابر احتیاط نماز آیات پڑھے اور ادا و قضا کی نیت نہ کرے اگرچہ گرہن ختم ہونے کے بعد پڑھی جائے۔

▪ زلزلے، گرج چمک میں نماز آیات کا وقت ▪

مسئلہ 1507۔ جب گرج چمک اور زلزلہ وغیرہ آئے تو مکلف کیلئے ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھے اس طرح کہ لوگوں کی نظر میں تاخیر شمار نہ ہو اور اگر بلا عذر تاخیر کرے تو اس نے گناہ کیا اور جتنا جلدی ہوسکے نماز پڑھے اور ہر وقت چاہے ادا ہے۔

▪ سورج یا چاند گرہن کی صورت میں نماز آیات کی قضا ▪

مسئلہ 1508۔ اگر سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت ان کے بارے میں مطلع نہ ہو اور گرہن ختم ہونے کے بعد اسے پتا چلے کہ پورے سورج یا چاند کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا پڑھے لیکن اگر اسے پتا چلے کہ ان کے کچھ حصے کو گرہن لگا تھا تو اس پر قضا واجب نہیں ہے اور جس شخص نے سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت جان بوجھ کر نماز آیات نہ پڑھی ہو چنانچہ پورے سورج یا چاند کو گرہن لگا ہو تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کیلئے غسل کرے اور نماز پڑھے اور بغیر غسل کے قضا نماز باطل ہے۔

▪ سورج یا چاند گرہن ختم ہونے کے بعد ثابت ہونا ▪

مسئلہ 1509۔ اگر ایک یا چند لوگ کہیں سورج یا چاند کو گرہن لگا ہے اور شریعت کی نظر سے ان کے قول کا معتبر ہونا ثابت نہ ہو چنانچہ اگر نماز آیات نہ پڑھے اور اس کے بعد ایسے راستے سے کہ جو شرعاً معتبر ہے ثابت ہوجائے کہ ان کی بات صحیح تھی تو اگر پورے سورج یا چاند کو گرہن لگا ہوً تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھے بلکہ اگر ان کے کچھ حصے کو گرہن لگا ہو تو بھی بنابر احتیاط نماز آیات پڑھنا واجب ہے۔

▪ نماز آیات کے اسباب کے تحقق کا اطمینان ▪

مسئلہ 1510۔ جس راستے سے بھی انسان کو اطمینان ہوجائے کہ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات واجب ہوتی ہے ان میں سے کوئی وقوع پذیر ہوئی ہے تو نماز آیات پڑھنا ضروری ہے اس بنا پر اگر انسان کو ماہرین فلکیات کی اس بات سے اطمینان حاصل ہوجائے کہ فلاں وقت سورج یا چاند کو گرہن لگا تھا یا لگے گا اور اتنی دیر تک رہے گا تو ضروری ہے کہ ان کی بات پر عمل کرے۔

▪ نماز آیات کے بطلان کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 1511۔ اگر انسان کو پتا چلے کہ اس نے جو نماز آیات پڑھی تھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا پڑھے۔

▪ نماز آیات کا نماز یومیہ کے ہمزمان ہونا ▪

مسئلہ 1512۔ اگر یومیہ نماز کے وقت میں انسان پر نماز آیات بھی واجب ہوجائے چنانچہ اگر دونوں نمازوں کیلئے وقت ہو اور ان میں سے کسی کو پڑھنا فوری نہ ہو تو ان میں سے جس کو بھی پہلے پڑھے اشکال نہیں ہے اور اگر ان میں سے ایک کا وقت تنگ ہو یا اس کا فوری پڑھنا ضروری ہو -جیسے زلزلہ کی وجہ سے نماز آیات- تو ضروری ہے کہ پہلے اسے پڑھے اور اگر دونوں کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز پڑھے۔

▪ نماز یومیہ میں نماز آیات کے فوری واجب ہونے کی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1513۔ اگر یومیہ نماز کے دوران سمجھے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے یا جو نماز آیات اس کے ذمہ ہے اسے فوراً پڑھنا ضروری ہے چنانچہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اسے مکمل کرے پھر نماز آیات پڑھے ورنہ ضروری ہے کہ اسے توڑ کر پہلے نماز آیات پڑھے اور اس کے بعد یومیہ نماز کو بجا لائے۔

▪ نماز آیات کے دوران نماز یومیہ کے وقت تنگ ہونے کی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1514۔ اگر نماز آیات کے اثنا میں پتا چلے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات کو چھوڑ کر پہلے یومیہ نماز پڑھے اور اسے مکمل کرنے کے بعد قبل اس کے

کہ نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے باقیماندہ نماز آیات کو جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پڑھے۔

▪ حائض اور نفساء پر نماز آیات کی قضا ▪

مسئلہ 1515۔ حیض اور نفاس والی عورتیں نماز آیات نہیں پڑھ سکتیں اور اگر عورت کے حیض یا نفاس کی حالت میں سورج یا چاند گرہن لگ جائے چنانچہ اگر سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت اسے پتا چل جائے تو ضروری ہے کہ قضا بجا لائے اور اگر پتا نہ چلے اور پورے سورج یا چاند کو گرہن لگا ہو تو قضا ضروری ہے ورنہ قضا واجب نہیں ہے اور اگر حیض کی حالت میں گرج، چمک، یا زلزلہ وغیرہ وقوع پذیر ہوجائے تو ضروری ہے کہ پاک ہونے کے بعد نماز آیات پڑھے۔

نماز آیات کا طریقہ

▪ نماز آیات پڑھنے کا پہلا طریقہ ▪

مسئلہ 1516۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں اور اسے کئی طریقوں سے بجا لایا جاسکتا ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت کے بعد تکبیر کہے اور ایک حمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور رکوع سے سر اٹھا کر دوبار ایک حمد و سورہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اور پانچ مرتبہ اسی طرح کرے اور پانچویں رکوع سے اٹھنے کے بعد دو سجدے اور اٹھ کھڑا ہو اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور تشہد کے بعد سلا پڑھ دے۔

▪ نماز آیات پڑھنے کا دوسرا طریقہ ▪

مسئلہ 1517۔ نماز آیات پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت تکبیر اور حمد پڑھنے کے بعد ایک سورہ کی آیات کے پانچ حصے کرلے اور ایک آیت یا اس سے کم یا زیادہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھالے اور حمد پڑھے بغیر اسی سورے کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح کرتا ہوا پانچویں رکوع سے پہلے سورہ کو مکمل کرلے مثلا سورہ توحید کی نیت سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے اور رکوع میں چلا جائے

پھر اٹھے اور کہے "قل ھو اللہ احد" اور دوبارہ رکوع میں چلا جائے اور رکوع سے اٹھ کر کہے "اللہ الصمد" اور پھر رکوع میں چلا جائے اور کھڑا ہو کر کہے "لم یلد ولم یولد" اور رکوع میں چلا جائے پڑھ سر اٹھائے اور کہے "ولم یکن لہ کفوا احد" اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں جائے اور سر اٹھانے کے بعد دو سجدے کرے اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور دوسرے سجدے کے بعد تشہد اور پھر سلام پڑھے۔

نماز آیات کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ سورہ کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جب سورہ مکمل ہو جائے تو ضروری ہے کہ حمد پڑھے اور پھر پورا سورہ یا اس کا کچھ حصہ۔ جس طرح اس کی طرف اشارہ ہو چکا ہے۔ پڑھے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔

▪ نماز آیات کے دو طریقوں میں تلفیق (یعنی دونوں طریقوں کو ملانا)▪

مسئلہ 1518۔ اگر نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ مرتبہ حمد و سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں حمد پڑھے اور سورہ کے پانچ یا اس سے کم حصے کرلے تو بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

▪ نماز آیات کے واجبات اور مستحبات ▪

مسئلہ 1519۔ جو چیزیں یومیہ نماز میں واجب یا مستحب ہیں وہ نماز آیات میں بھی واجب یا مستحب ہیں لیکن نماز آیات میں اذان و اقامت جائز نہیں ہے بلکہ اگر اسے با جماعت پڑھیں تو مستحب ہے کہ تین مرتبہ "الصلوۃ" کہیں۔

▪ نماز آیات میں رکوع سے پہلے اور بعد کے ذکر کا مستحب ہونا ▪

مسئلہ 1520۔ مستحب ہے کہ پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے نیز ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔

▪ نماز آیات میں قنوت کرنا ▪

مسئلہ 1521۔ مستحب ہے کہ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع کے بعد قنوت پڑھے اور اگر دسویں رکوع سے پہلے صرف ایک قنوت پڑھ لے تو کافی ہے۔

▪ نماز آیات کے رکعات میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1522۔ اگر نماز آیات میں شک کرے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں اور غور و فکر کے بعد بھی کسی نتیجے تک نہ پہنچے تو نماز باطل ہے۔

▪ نماز آیات کے رکوع کے عدد میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1523۔ اگر شک کرے کہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور اس کی فکر بھی کسی نتیجے تک نہ پہنچے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ کونسی رکعت میں ہے اور شک رکوع کی تعداد میں ہو مثلا شک کرے کہ اس نے چار رکوع کئے ہیں یا پانچ چنانچہ اگر اس کا شک سجدے میں پہنچنے سے پہلے ہو تو جس رکوع کے بارے میں شک رکھتا ہے کہ اسے بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے لیکن اگر سجدے میں پہنچ گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

▪ نماز آیات میں رکوع کا کم یا زیادہ ہونا ▪

مسئلہ 1524۔ اگر نماز آیات کا کوئی رکوع جان بوجھ کر یا غلطی سے کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہے۔

نماز عید فطر و عید قربان

▪ عید کی نماز جماعت کی صورت میں ▪

مسئلہ 1525۔ امام علیہ السلام کے حضور کے زمانے میں عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز واجب ہے اور ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور ہمارے زمانے میں کہ جب امام علیہ السلام پردہ غیبت میں ہیں مستحب ہے اور بنابر احتیاط اسے جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں (آنے والے بعض مسائل کہ جو جماعت کے بارے میں ہیں جماعت کے جواز کے فرض کی بنیاد پر ہیں)

▪ نماز عید کا وقت ▪

مسئلہ 1526۔ عید الفطر اور عید قربان کی نماز کا وقت روز عید اولِ آفتاب سے ظہر تک ہے۔

▪ عید قربان کی نماز کا وقت ▪

مسئلہ 1527۔ مستحب ہے کہ عید قربان کی نماز دھوپ چڑھنے کے بعد پڑھیں۔

▪ نماز عید کا طریقہ ▪

مسئلہ 1528۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں اذان و اقامت نہیں ہے اور یہ دو رکعت ہے پہلی رکعت میں مستحب ہے کہ حمد کے بعد سورہ پڑھے اور اس کے بعد پانچ تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے اور پانچویں قنوت کے بعد ایک اور تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور پھر دو سجدے بجا لائے اور اٹھ کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں بھی مستحب ہے کہ حمد کے بعد سورہ پڑھے اور اس کے بعد چار تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے اور پھر پانچویں تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے اور رکوع کے بعد دو سجدے کرے اور پھر تشہد کے بعد سلام پڑھے۔

▪ عیدین کی نماز میں قنوت پڑھنا ▪

مسئلہ 1529۔ نماز عید فطر اور نماز عید قربان کے قنوت میں جو بھی دعا اور ذکر پڑھیں کافی ہے لیکن بہتر ہے یہ دعا پڑھیں:

"اللَّهُمَّ أَهْلَ الكِبْرِياءِ وَالعَظَمَةِ، وَأَهْلَ الجُودِ وَالجَبَرُوتِ، وَأَهْلَ العَفْوِ وَالرَّحْمَةِ، وَأَهْلَ التَّقوى وَالمَغْفِرَةِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هذا اليَومِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيداً، وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ذُخْراً وَمَزِيداً، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمّدٍ، وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ ما سَأَلَكَ عِبادُكَ الصالحون، و أعوذ بك مما استعاذ منه عبادك الصالحون"

▪ نماز عید میں خطبہ پڑھنا ▪

مسئلہ 1530۔ امام علیہ السلام کی غیبت کے زمانے میں مستحب ہے کہ نماز عید فطر اور نماز عید قربان کے بعد دو خطبے پڑھیں اور بہتر ہے کہ فطر کے خطبے میں زکات فطرہ کے احکام

اور عید قربان کے خطبے میں قربانی کے احکام بیان کریں۔

▪ نماز عید میں سورہ پڑھنا

مسئلہ 1531۔ نماز کیلئے کوئی مخصوص سورہ نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ شمس (سورہ 91) اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ (سورہ 88) پڑھیں یا پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ (سورہ 87) اور دوسری رکعت میں سورہ شمس (سورہ 91) پڑھیں۔

▪ صحرا میں نماز عید پڑھنا

مسئلہ 1532۔ مستحب ہے کہ نماز عید صحرا میں پڑھیں لیکن مکہ مکرمہ میں مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

▪ نماز عید سے مربوط اور اس سے پہلے کے مستحبات

مسئلہ 1533۔ مستحب ہے کہ نماز عید میں پیدل، ننگے پاؤں اور باوقار طریقے سے جائیں اور نماز سے پہلے غسل کریں اور سر پر سفید عمامہ باندھیں۔

▪ نماز عید کے مستحبات

مسئلہ 1534۔ مستحب ہے کہ نماز عید میں زمین پر سجدہ کریں اور تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کریں اور جو شخص نماز عید پڑھ رہا ہے اگر وہ امام جماعت ہو تو بلند آواز سے قرائت کرے لیکن ماموم اور فرادیٰ نماز پڑھنے والے کیلئے بلند آواز سے قرائت کرنا مستحب نہیں ہے۔

▪ عید فطر کی رات اور دن میں تکبیریں کہنا

مسئلہ 1535۔ مستحب ہے کہ شب عید فطر کی نماز مغرب و عشا کے بعد اور اس کی نماز صبح کے بعد اور نماز عید فطر کے بعد اور روز عید فطر نماز ظہر اور نماز عصر کے بعد یہ تکبیریں کہے "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر علی ما ہدانا" اور اس تکبیر کا استحباب پہلی چار نمازوں میں اور اس کے بعد پانچویں نماز (نماز ظہر) میں زیادہ ہے۔

▪ عید قربان میں دس نمازوں کے بعد تکبیریں کہنا

مسئلہ 1536۔ مستحب ہے کہ انسان عید قربان میں دس نمازوں کے بعد - کہ جن میں سے

پہلی عید کے دن کی نماز ظہر اور آخری بارھویں دن کی نماز صبح ہے- سابقہ مسئلہ میں بیان شدہ تکبیریں کہے اور ان کے بعد یہ کہے "اللہ اکبر علی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام و الحمد للہ علی ما ابلانا" لیکن اگر عید قربان کے موقع پر منیٰ میں ہو تو مستحب ہے کہ جب تک منیٰ سے کوچ نہیں کیا پندرہ نمازوں کے بعد -کہ جن میں سے پہلی روز عید کی نماز ظہر اور آخری تیرہ ذی الحج کی نماز صبح ہے- یہ تکبیریں کہے۔

نماز عید میں خواتین کا حاضر ہونا

مسئلہ 1537۔ مستحب بلکہ احتیاط استحبابی کے مطابق ہے کہ عورتیں نماز عید میں شرکت سے اجتناب کریں لیکن بوڑھی عورتوں کیلئے یہ حکم نہیں ہے۔

نماز عید میں ماموم کا وظیفہ

مسئلہ 1538۔ دیگر نمازوں کی طرح نماز عید میں بھی ضروری ہے کہ ماموم حمد و سورہ کے علاوہ نماز کی دیگر چیزیں خود پڑھے۔

امام کی بعض تکبیرات تک نہ پہنچنا

مسئلہ 1539۔ اگر ماموم اس وقت پہنچے جب امام بعض تکبیریں کہہ چکا ہو تو ضروری ہے کہ امام کے رکوع میں جانے کے بعد جو تکبیریں اور قنوت امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکا انہیں خود پڑھے اور اگر ہر قنوت میں ایک مختصر دعا یا ذکر پڑھے جیسے ایک مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "العفو" یا ایک مرتبہ "الجنۃ" تو کافی ہے۔

نماز عید میں امام کے رکوع میں پہنچنا

مسئلہ 1540۔ اگر نماز عید میں اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں ہے تو یہ کرسکتا ہے کہ نیت کرکے نماز کی پہلی تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے۔

نماز عید میں ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کرنا

مسئلہ 1541۔ اگر نماز عید میں ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کے بعد اسے بجا لائے نیز اگر ایسا کام پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو بنابر احتیاط نماز کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔

نماز میں نیابت

▪ نماز اور باقی عبادات میں نیابت ▪

مسئلہ 1542۔ انسان کے فوت ہوجانے کے بعد اس کی نماز اور دیگر عبادتیں -کہ جنہیں وہ اپنی زندگی میں بجا نہیں لایا- کوئی دوسرا شخص بجا لاسکتا ہے کہ جسے "نائب کہتے ہیں اور اس کے کام کو نیابت کہتے ہیں اور جس کی طرف سے عمل انجام دیا جاتا ہے اسے "منوب عنہ" کہتے ہیں اور انسان کی زندگی میں صرف حج اور زیارت میں نیابت جائز ہے اس تفصیل کے ساتھ کہ جو اپنی جگہ مذکور ہے اور جس طرح رضا کارانہ طور پر اور بغیر اجرت کے نیابت صحیح ہے اسی طرح اجارہ، جعالہ اور شرط ضمن عقد وغیرہ کے طور پر بھی صحیح ہے۔

▪ مستحبات میں نیابت اور ثواب کو ہدیہ کرنا ▪

مسئلہ 1543۔ انسان پیغمبر اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کی زیارت جیسے بعض مستحب اعمال کو زندہ افراد اور مردوں کی طرف سے بجا لاسکتا ہے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب ان کو ہدیہ کر دے اور ان دونوں صورتوں میں فرق نہیں ہے کہ بغیر اجرت کے ہو یا اجارہ اور جعالہ وغیرہ کے طور پر۔

▪ صحیح عمل انجام دینے میں نائب کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1544۔ جو شخص میت کی قضا نمازوں کیلئے نائب بنا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ مجتہد ہو یا جو نماز پڑھنا چاہتا ہے اس کے مسائل کو صحیح تقلید کی بنیاد پر سمجھتا ہو یا یہ کہ احتیاط پر عمل کرے۔

▪ نیت میں میت کو لازمی معین کرنا ▪

مسئلہ 1545۔ نائب کیلئے ضروری ہے کہ نیت کے وقت نیابت کا قصد کرے اور منوب عنہ کو معین کرے اگرچہ اجمالی طورپر ہو اور لازم نہیں ہے کہ اس کا نام جانتا ہو مثلا اگر نیت کرے کہ اس کی طرف سے نماز پڑھ رہا ہوں جس کیلئے اجیر بنا ہو تو کافی ہے۔

▪ استجاری عبادات میں عمل کے ثواب کو ہدیہ کرنا ▪

مسئلہ 1546۔ جو شخص نیابت کیلئے اجیر بنتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ عمل کو منوب عنہ کی طرف سے بجا لائے اور اگر عمل کو انجام دے کر اس کا ثواب منوب عنہ کو ہدیہ کر دے تو کافی نہیں ہے ہاں اگر ثواب ہدیہ کرنے کیلئے اجیر بنا ہو تو عمل کو انجام دے کر اس کا ثواب منوب عنہ کو ہدیہ کر دے گا۔

▪ نائب کے توسط سے عمل انجام دینے میں حجت شرعی ▪

مسئلہ 1547۔ عمل کو انجام دینے کا وثوق نیابتی عمل کے صحت کا شرط نہیں ہے لیکن جب تک اطمینان نہ ہو یا کوئی اور معتبر ذریعہ نہ ہو کہ نائب نے عمل انجام دے دیا ہے تو اس پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا پس اگر پتا چلے کہ جسے میت کی نمازوں کیلئے اجیر بنایا گیا ہے اس نے عمل انجام نہیں دیا یا باطل انجام دیا ہے تو اس پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا اور اگر شک کریں کہ اجیر عمل کو بجا لایا ہے یا نہیں اور اجیر کہے میں نے انجام دے دیا ہے چنانچہ اگر اس کی بات قابل اطمینان ہو تو کافی ہے اور اطمینان ہو کہ نائب نے عمل انجام دے دیا ہے لیکن شک ہو کہ اس کا عمل صحیح تھا یا نہیں چنانچہ اگر احتمال دیں کہ نائب عمل کے شرائط کا خیال رکھنے کی طرف متوجہ تھا تو کافی ہے۔

▪ معذور شخص کا نائب بننا ▪

مسئلہ 1548۔ جو شخص کوئی عذر رکھتا ہے اور بطور مثال تیمم کے ساتھ یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے چنانچہ اگر کسی دوسرے کی نیابت میں نماز پڑھے تو اس پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا اگرچہ اس شخص سے بھی اسی طرح قضا ہوئی ہو۔

▪ خاتون کا مرد کے لیے یا برعکس نائب بننا ▪

مسئلہ 1549۔ عورت مرد کیلئے اور مرد عورت کیلئے اجیر بن سکتا ہے اور ضروری ہے کہ بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنے میں اپنے فریضے پر عمل کرے اور ممیز بچہ کہ جو اچھے برے کو سمجھتا ہے اور نماز کے شرائط کا خیال رکھتا ہے اس کی نیابت صحیح ہے۔

▪ نماز میت میں ترتیب کا حکم ▪

مسئلہ 1550۔ میت کی نمازوں کی قضا میں ترتیب واجب نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے کہ جن کی ادا میں ترتیب ہے جیسے ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

▪ نائب کے مرجع تقلید کے فتوی کی رعایت کرنا ▪

مسئلہ 1551۔ جو شخص کسی دوسرے کی نیابت میں کوئی عبادت انجام دیتا ہے اگر اس کا مرجع تقلید کسی کام کو حرام سمجھتا ہو تو اسے انجام نہیں دے سکتا اسی طرح اگر اپنے عمل پر صحت کے اثرات مترتب کرنا چاہے تو بھی اپنے مرجع تقلید کے فتوا کی رعایت کرنا لازم ہے اور اس چیز میں فرق نہیں ہے کہ زندہ کی طرف سے ہو (جیسے نماز طواف میں) یا میت کی طرف سے، میت نے وصیت کی ہو یا نہیں بغیر اجرت کے بغیر ہو یا اجرت کے ساتھ ہو۔

▪ منوب عنہ کے مرجع تقلید کے فتوا کی رعایت کرنا ▪

مسئلہ 1552۔ اگر انسان پر لازم ہو کہ کسی عبادت کو انجام دینے کی وصیت کرے تو ضروری ہے کہ اس چیز کی تعیین کرے کہ اس کے یا اس کے مرجع تقلید کے فتاویٰ کی رعایت کی جائے اور اگر وصیت میں اس چیز کی تعیین نہ کی گئی ہو چاہے واجب اعمال میں ہو یا مستحب میں تو ضروری ہے کہ نائب وصیت کرنے والے یا اس کے مرجع کے فتاویٰ کی رعایت کرے اور جن موارد میں میت کے ولی کیلئے لازم ہے کہ میت کی عبادات کیلئے کسی کو نائب بنائے ان میں ضروری ہے کہ نیابت میں اس چیز کی تعیین کرے کہ نائب میت کے ولی یا اس کے مرجع تقلید کے فتاویٰ کی رعایت کرے اور تعیین نہ کرے تو بھی ضروری ہے کہ اس کے پاس اس کے مرجع تقلید کے فتاویٰ کی رعایت کی جائے اسی طرح اگر وصیت میں یا نائب بناتے وقت شرط کریں کہ عمل کو اس خاص طریقے سے انجام دے تو ضروری ہے کہ نائب اسی طرح انجام دے۔

▪ میت کے فتوا یا اس کے ولی کے فتوا کے اعتبار سے نائب کا عمل میں وظیفہ ▪

مسئلہ 1553۔ جہاں وصیت کی گئی ہے کہ کسی عبادت کیلئے نائب بنایا جائے اور ولی پر بھی میت کیلئے نائب بنانا لازم ہو وہاں نائب کیلئے ضروری ہے کہ وصیت کرنے والے یا اس کے مرجع کے فتاوی اور میت کے ولی یا اس کے مرجع تقلید کے فتاویٰ کے درمیان احتیاط کرے

نیز جو تفصیل مسئلہ نمبر 1551 میں گزر چکی ہے اس کے مطابق اپنے یا اپنے مرجع تقلید کے فتاویٰ کی بھی رعایت کرے۔

▪ استجاری نماز میں مستحبات کو انجام دینا ▪

مسئلہ 1554۔ اگر اجیر کے ساتھ شرط نہ کریں کہ نماز کو اس کے کتنے مستحبات کے ساتھ پڑھے تو ضروری ہے کہ معمول کی مقدار تک نماز کے مستحبات کو بجا لائے۔

▪ نائب متعدد ہونے کی صورت میں ترتیب کی رعایت کرنا ▪

مسئلہ 1555۔ اگر انسان میت کی قضا نماز کیلئے چند لوگوں کو نائب بنائے تو اس چیز کی بنا پر جو مسئلہ 1550 میں گزر چکی ہے لازم نہیں ہے کہ ان میں ہر ایک کیلئے کوئی وقت معین کرے سوائے ان نمازوں میں ترتیب کی رعایت کیلئے کہ جن کے ادا کرنے میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے بلکہ احتیاط استحبابی یہ ہے کہ اس طرح نماز پڑھیں کہ تمام نمازوں کے درمیان ترتیب کی رعایت ہوجائے۔

▪ اجارہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے نائب کا فوت ہو جانا ▪

مسئلہ 1556۔ اگر کوئی شخص نائب بنے کہ مثلاً ایک سال کی مدت میں میت کی نماز پڑھ دے اور سال مکمل ہونے سے پہلے فوت ہوجائے تو جن نمازوں کے بارے میں جانتے ہیں کہ انہیں نائب بجا نہیں لایا ان کیلئے کسی دوسرے کو نائب بنائیں اور اگر بجا نہ لانے کا احتمال دیتے ہوں تو بھی نائب بنائیں۔

▪ تمام نمازیں پڑھنے سے پہلے نائب کا فوت ہو جانا ▪

مسئلہ 1557۔ جسے میت کی نمازوں کیلئے اجیر بنائیں اگر نمازوں کو مکمل کرنے سے پہلے فوت ہوجائے اور ان سب نمازوں کی اجرت لے چکا ہو چنانچہ اگر انہوں نے صراحت کے ساتھ نہ کہا ہو کہ کوئی دوسرا بھی نمازیں پڑھ سکتا ہے تو ضروری ہے کہ جتنی نمازیں اس نے نہیں پڑھیں ان کی اجرت اس کے مال میں سے میت کے ولی کو دیں مثلاً اگر اس نے آدھی نمازیں نہیں پڑھیں تو ضروری ہے کہ جتنا مال اس نے لیا تھا اس کا نصف اس کے مال میں سے میت کے ولی کو دیں اور اگر صراحت کی ہو کہ کوئی دوسرا بھی نمازیں پڑھ سکتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے ورثا اس کے مال میں سے نائب بنائیں یا وہ خود ان نمازوں

کو بجا لائیں لیکن اگرمیت کا کوئی مال نہ ہو تو اس کے ورثا پر کچھ واجب نہیں ہے سوائے بڑے بیٹے کے کیونکہ بنابر احتیاط اس کیلئے ضروری ہے کہ ان نمازوں کو خود بجالائے یا ان کیلئے کسی کو نائب بنائے۔

▪ قضایا استجاری نمازیں باقی رہنے کی صورت میں نائب کا فوت ہو جانا ▪

مسئلہ 1558۔ اگر اجیر میت کی نمازوں کو مکمل کرنے سے پہلے فوت ہوجائے اور اس کی اپنی نمازیں بھی قضا ہوں تو ضروری ہے کہ جن نمازوں کیلئے اجیر بنا تھا ان کیلئے اس کے مال سے نائب بنائیں یا انہیں خود انجام دیں اور اگر کچھ بچ جائے چنانچہ اگر میت نے وصیت کی ہو اور اس کے ورثا اجازت دیں تو اس کی تمام نمازوں کیلئے اجیر بنائیں اور اگر اجازت نہ دیں تو اس کے مال کا تیسرا حصہ اس کی اپنی نمازوں کیلئے خرچ کریں۔

روزے کے احکام

روزہ یہ ہے کہ انسان خداوند متعال کے لئے اذان صبح سے لے کر مغرب تک روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے (جن کی تفصیل آئندہ مسئلوں میں بیان کی جائے گی) اجتناب کرے۔

روزے کی نیت

▪ نیت واقع ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 1559۔ روزے کی نیت کو انسان کے لئے اپنی زبان پر یا اپنے دل میں دہرانا ضروری نہیں ہے مثلاً اپنے دل میں کہے کل میں روزہ رکھوں گا قربۃً الی اللہ بلکہ اتنا کافی ہے کہ اپنے ارادے کے ساتھ خدا کے لیے اذان صبح سے مغرب تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے۔

▪ ماہ رمضان میں نیت کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 1560۔ انسان ماہ رمضان میں ہر رات اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ ماہ رمضان کی پہلی رات کو بھی پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرلے۔

▪ ماہ رمضان میں نیت کرنے کا وقت ▪

مسئلہ 1561۔ ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کے لئے کوئی معین وقت نہیں ہے بلکہ اذان صبح سے پہلے جس وقت بھی نیت کرلے کافی ہے لہذا اگر کوئی شخص دن کے وقت روزہ کی نیت کر کے سو جائے اور اذان صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ مستحب روزے کی نیت کا وقت ▪

مسئلہ 1562۔ مستحب روزہ میں اگر کسی نے روزے کو باطل کرنے والے کام انجام نہ دیے ہوں اور ظہر سے پہلے مستحب روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور وہ اسی کی مانند ہے جس نے اول طلوع فجر کے وقت ہی نیت کی ہو اور اگر ظہر کے بعد مستحب روزہ کی

نیت کرے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نیت کرنے کے وقت سے روزے دار شمار ہوگا۔

▪ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کا ترک کرنا ▪

مسئلہ 1563۔ اگر ماہ رمضان میں جان بوجھ کر اذان صبح تک روزے کی نیت - حتی ارتکازی نیت- نہ رکھتا ہو مثلا جان بوجھ کر روزے کی نیت کے بغیر سو جائے اور اذان صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کاروزہ باطل ہے لیکن ضروری ہے کہ پورا دن روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرے لیکن اگر غفلت کی وجہ سے روزے کی نیت کے بغیر اذان صبح تک سویا رہے اور ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کریں اوراس دن کا روزہ رکھے اور قضاء بھی بجا لائے اور اگر ظہر کے بعد بیدار ہوجائے یا روزے کو باطل کرنےوالا کوئی کام انجام دیا ہو تو روزے کی نیت نہیں کر سکتا لیکن ضروری ہے کہ باقی دن میں روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرے اور بعد میں اس دن کے روزے کی قضا بجا لائے۔

▪ ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ دوسرے روزوں کو معین کرنا ▪

مسئلہ 1564۔ اگرماہ رمضان کے روزے اور اس کی قضا روزوں کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ رکھنا چاہےتو ضروری ہے کہ اسے معین کرے مثلا نیت کرے کہ کفارے یا نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں اسی طرح اگر دو قسم کے روزے اس کے ذمہ ہوں تو ضروری ہے کہ روزے کو معین کرے مثلا اگر اس کے ذمے قضا روزہ بھی ہو اور نذر کا روزہ بھی، توضروری ہے کہ نیت کرتے وقت معین کرے کہ کونسا روزہ رکھ رہا ہوں۔

▪ ماہ رمضان میں روزے کو معین کرنا ▪

مسئلہ 1565۔ ماہ رمضان میں ضروری نہیں ہے کہ نیت کرے ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں اور اگر نہ جانتا ہو کہ ماہ رمضان ہے یا بھول جائے اور کسی دوسرے روزےکی نیت کر لے تو ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا بلکہ اگر جانتا ہوکہ ماہ رمضان ہے اور جان بوجھ کر ماہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تب بھی ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور ماہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں صرف قضا کا روزہ اس کے ذمے ہو چنانچہ مستحب روزے کی نیت بھی کرے تو وہ قضا روزہ شمار ہوگا۔

▪ نیت میں ماہِ رمضان کے دن کو معین کرنا ▪

مسئلہ 1566۔ نیت کرتے وقت یہ معین کرنا ضروری نہیں ہے کہ مہینے کا کونسا دن ہے بلکہ اگر مثلاً پہلے دن کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ دوسرا یا تیسرا دن تھا تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ روزے کی نیت کرنے کے بعد بغیر اختیار کے بے ہوش ہونا ▪

مسئلہ 1567۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے اور پھر بغیر اختیار کے بےہوش ہو جائے اور دن کو ہوش میں آجائے تو اس دن روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے اور اس کی قضا بھی نہیں ہے البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے روزے کو پورا کرے اور قضا بھی بجا لائے۔

▪ روزے کی نیت کرنے کے بعد مست ہو جانا ▪

مسئلہ 1568۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے اور مست ہو جائے اور دن کے اثنا میں ٹھیک ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا بھی بجا لائے۔

▪ روزے کی نیت کرنے کے بعد پورا دن سوتے رہنا ▪

مسئلہ 1569۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرکے سو جائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تب بھی روزہ صحیح ہے۔

▪ دن کے وقت ماہِ رمضان کی طرف متوجہ ہونا ▪

مسئلہ 1570۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں مسئلے سے لا عملی کی وجہ سے یا اس سے غفلت یا بھولنے کی وجہ سے کہ ماہ رمضان ہے روزے کی نیت نہ کرے اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو جائے اور روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس دن کا روزہ رکھےاور بعد میں اس کی قضا بھی بجا لائے۔ اور اگر کوئی ایسا کام انجام دیا ہو جو روزے کو باطل کردیتا ہے یا ظہر کے بعد متوجہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے اور ماہ رمضان کے بعد اس دن کے روزے کی قضا بھی بجا لائے۔

▪ ماہ رمضان میں بالغ ہونا ▪

مسئلہ 1571۔ اگر کوئی بچہ ماہ رمضان میں اذان صبح سے پہلے بالغ ہو جائے اور روزہ واجب ہونے کے دیگر شرائط بھی رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

▪ اس شخص کا مستحب روزہ رکھنا کہ جس کے ذمہ میں واجب روزہ ہو ▪

مسئلہ 1572۔ جو شخص میت کا روزہ رکھنے کے لئے اجیر ہوا ہو چنانچہ اگر اس کا وقت وسیع ہو تو مستحب روزہ رکھ سکتا ہے لیکن اگر وقت تنگ ہو اور مستحب روزہ رکھے تو گناہ گار ہوگا لیکن اس کا روزہ صحیح ہے۔

جس شخص کے ذمہ ماہ رمضان کا قضا روزہ یا احتیاط مستحب کی بناء پر کوئی دوسرا واجب روزہ -ماہ رمضان کے علاوہ- ہو تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اور جب مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اگر حکم یا موضوع سے غفلت کی وجہ سے مستحب روزہ رکھ لے تو اگر دن کے اثنا میں متوجہ ہو جائے تو اس کا مستحب روزہ باطل ہے اور اس شخص کا حکم رکھتا ہے جس نے ابھی تک روزے کی نیت نہیں کی اور اگر مغرب کے بعد متوجہ ہو تو معلوم نہیں ہے کہ اس کا مستحب روزہ صحیح ہو۔

اور جس شخص کے ذمے ماہ رمضان کا قضا روزہ ہو وہ کوئی دوسرا روزہ رکھنے کے لئے اجیر بن سکتا ہے۔

▪ قضا روزے کی نیت کا وقت ▪

مسئلہ 1573۔ جس شخص کے ذمہ ماہ رمضان کا اپنا قضا روزہ ہو خواہ وقت وسیع ہو یا تنگ ہو تو اگر دن کے وقت حتی کہ ظہر کے بعد نیت کرے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو ظہر سے پہلے نیت کرے اور اگر وقت تنگ ہو تو طلوع فجر سے پہلے نیت کرے اور با صورت دیگر اس روزے پر اکتفا نہ کرے۔

▪ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے واجب روزوں کی نیت کا وقت ▪

مسئلہ 1574۔ جس شخص کے ذمہ ماہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا واجب روزہ ہو خواہ وقت وسیع ہو یا تنگ ہو جیسے نذر اور کفارے کا روزہ یا حج کی قربانی کے بدلے روزہ اسی طرح اجارے والے روزوں کے بہت سارے موارد تو اس کیلئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے نیت کرے اور اگر غفلت کی وجہ سے بھی طلوع فجر تک نیت نہ کرے تو اس دن کے روزے پر اکتفا نہیں کر سکتا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر روزے کا وقت تنگ ہو تو ظہر سے

پہلے روزے کی نیت کرے اور اس دن کا روزہ بھی رکھے۔

▪ مسلمان ہونے کے بعد کافر کے روزے ▪

مسئلہ 1575۔ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اس پر پہلے والے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے لیکن اگر ماہ رمضان میں دن کے اثنا میں مسلمان ہوتواس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن اگر اذان صبح سے لے کراس وقت تک کوئی ایسا کام نہیں کیا ہو جو روزے کے باطل کردیتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ باقی دن میں روزےکی نیت کرے اور اگر اس دن روزہ نہ رکھے تو اس کی قضا بجالائے۔

▪ بیمار کا دن کے وقت صحت مند ہو جانا ▪

مسئلہ 1576۔ اگر مریض ماہ رمضان کےدن کے اثنا میں صحت مند ہو جائے تو اگر دن کو مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا اس کے لئےضرر کا باعث تھا تو اس کے لیے باقی دن میں روزہ رکھنا اور اس کے مبطلات سے پرہیز کرنا واجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ باقی دن مبطلات روزہ سے پرہیز کرے لیکن اگر ضرر کا باعث نہ تھا تو معلوم ہوگا کہ واقع میں اس دن کا روزہ اس پر واجب تھا لہذا دن کے بقیہ حصّہ میں اس کے لیےضروری ہے کہ روزے کو باطل کرنے والی کاموں سے پرہیز کرے اور بعد میں اس روزے کا قضا بجالائے۔

▪ یوم الشک کا روزہ ▪

مسئلہ 1577۔ جس دن انسان کو شک ہو کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ہے تو اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ قضا یا مستحب روزہ وغیرہ کی نیت سے روزہ رکھے اور ماہ رمضان کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا بلکہ ظاہراً یہ قصد بھی نہیں کر سکتا کہ اسے انجام دے رہا ہوں یا اس طرح نیت کرے کہ اگر ماہ رمضان ہے تو ماہ رمضان کا روزہ ہو اور اگر ماہ رمضان نہیں ہے تو قضا یا مستحب روزہ وغیرہ ہو۔ اور اگرقضا یا مستحب روزہ وغیرہ کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ ماہ رمضان تھا تو ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

▪ یوم الشک کے اثنا میں ماہ رمضان کا ثابت ہونا ▪

مسئلہ 1578۔ جس دن شک ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ اور قضا روزہ یا مستحب روزہ رکھے اور دن کے اثنا میں معلوم ہوجائے کہ ماہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ باقی دن میں ماہ رمضان کے علاوہ کسی روزے کی نیت نہ رکھے۔

▪ نیت میں مردّد ہونا اور واجب روزوں میں روزے کو باطل کرنے والے کسی کام کے انجام دینے کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 1579۔ اگر واجب روزے کے اثنا میں خواہ اس کا وقت وسیع ہو یا تنگ ہو، قصد کرے کہ دن کے بقیہ حصے میں روزہ نہ ہو یامردد ہو کہ دن کے بقیہ حصے میں روزہ ہو یا نہ ہو یا اس چیز کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود کہ فلاں کام روزے کو باطل کردیتا ہے اسے انجام دینے کا قصد کرے تو اس کا حکم اس شخص کے مانند ہے جس نے ابھی تک روزہ کا قصد ہی نہ کیا ہو اور اس کی تفصیل گذشتہ مسائل میں گزر چکی ہے اور اگرمردد ہوجائے کہ مبطلات روزہ میں سے کسی کام کوبجا لاکر روزے کو باطل کرے یا نہ تو اس کا روزہ باطل ہے اور یہ اس شخص کا حکم رکھتا ہے جس نے روزے کی نیت ہی نہ کی ہو۔

▪ مستحب روزے میں روزہ کو باطل کرنے والے کسی کام کے انجام دینے کا قصد کرنا یا اس کے توڑنے میں مردّد ہونا ▪

مسئلہ 1580۔ اگرمستحب روزے میں روزے کو باطل کرنے والے کسی کام کے انجام دینے کا ارادہ کرے یا مردد ہو جائے کہ اسے انجام دے یا نہ لائے، چنانچہ اگراس کام کو انجام نہ دے اور مغرب سے پہلے دوبارہ روزے کی نیت کرلے، تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

روزے کو باطل کرنے والی چیزیں

▪ روزہ کو باطل کرنے والی اشیاء ▪

مسئلہ 1581۔ سات چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں۔

1۔ کھاناپینا

2۔جماع
3۔استمناء
4۔خدا، رسول یا کسی امام پر جھوٹ باندھنا
5۔اذان صبح تک حیض، نفاس اور جنابت کی حالت پر باقی رہنا
6۔حقنہ (انیما) کرنا
7۔قے کرنا

ان سات چیزوں کے علاوہ روزہ دار پر حرام ہے کہ سر کو پانی میں ڈبوئے لیکن ظاہراً ایسا کرنا روزے کو باطل نہیں کرتا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گرد و غبار کو حلق تک پہنچانے سے اجتناب کرے۔ ان سب کے احکام آئندہ آنے والے مسائل میں بیان ہوں گے۔

1۔ کھانا اور پینا

▪ عمداً اور جان بوجھ کر کسی چیز کو کھانا یا پینا اور اس عمداً سے مراد کیا ہے ▪

مسئلہ 1582۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا خواہ وہ عام طور سے کھائی پینے والی چیز ہو جیسے روٹی اور پانی یا عام طور سے کھانے پینے والی چیز نہ ہو جیسے مٹی اور درخت کا شیرہ خواہ کم ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر مسواک کو منہ سے نکال کر دوبارہ منہ میں ڈالے اور اس کی رطوبت نگل لے تو روزہ باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ مسواک کی رطوبت منہ میں بہت کم ہو۔ اس مسئلہ اور بعد کے مسئلوں میں لفظ عمداً کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے روزہ دار ہونے کی طرف متوجہ ہونے کے باجود کام انجام دے۔

▪ کھانے کے دوران متوجہ ہونا کہ صبح ہو چکی ہے ▪

مسئلہ 1583۔ سحری کھاتے وقت اگر معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ جو کچھ منہ میں ہے اسے اُگل دے اور اگر جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور مسئلہ 1670 میں بیان کردہ حکم کے مطابق اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔

▪ بھول کر کھانا یا پینا ▪

مسئلہ 1584۔ اگر روزہ دار بھول کر کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

▪ انجکشن اور ڈرپ لگانا ▪

مسئلہ 1585۔ ضروری ہے کہ روزہ دار ایسے انجکشن اور ڈرپ سے پرہیز کرے جو غذائیت کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن اگر انجکشن دوا کے لیے ہو یا ایسا انجکشن ہو جو عضو کو بے حس کر دیتا ہے تو اس کے استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ دانتوں میں بچی ہوئی غذا کا نگلنا ▪

مسئلہ 1586۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر دانتوں میں پھنسے ہوئے ذرات کو نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا مگر یہ کہ اتنی کم مقدار میں ہو کہ عرفاً اس کے نگلنے کو کھانا نہ کہا جائے۔

▪ اذان صبح سے پہلے خلال کرنا ▪

مسئلہ 1587۔ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ صبح کی اذان سے پہلے خلال کرے لیکن اگر جانتا ہو کہ جو غذا دانتوں میں رہ گئی ہے وہ دن میں حلق کے نیچے اتر جائے گی اگر دانتوں میں پھنسی ہوئی غذا کو جان بوجھ کر نہ نکالے توروزہ باطل ہو جائیگا اگرچہ دن میں حلق سے نیچے نہ بھی اترے لیکن اگر اس بات کی طرف متوجہ نہ ہو کہ یہ کام روزے کو باطل کر دیتا ہے تو خلال نہ کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوگا مگر یہ کہ دن میں کھانے کے ذرات حلق سے نیچے اتر جائیں۔

▪ تھوک کو نگلنا ▪

مسئلہ 1588۔ تھوک کا نگلنا روزے کو باطل نہیں کرتا اگرچہ وہ تھوک کھٹاس وغیرہ کے تصور سے منہ میں جمع ہو گیا ہو۔

▪ سر و سینہ کی بلغم کا نگلنا ▪

مسئلہ 1589۔ سر و سینہ کی بلغم اگر منہ کی فضا میں نہ آئی ہو تو اس کے نگلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر منہ کی فضا میں آجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے نہ نگلے۔

▪ روزے کی حالت میں زیادہ پیاس ▪

مسئلہ 1590۔ اگر روزہ دار اتفاقی طور پر اس حد تک پیاسا ہو جائے کہ روزہ جاری رکھنے سے اسے اپنی ہلاکت کا خوف ہو یا روزہ اس کے لئے حرج یا ضرر والا ہوجائے تو بنابر احوط بقدر ضرورت پانی پی لےاور اگر روزہ واجب ہو تو دن کے باقی حصّے میں ان کاموں سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اوراگر روزہ کے باطل ہونے کی صورت میں اس کی قضا لازم ہوتی ہے-جیسا کہ ماہ رمضان کا روزہ ہے-توبنابراحتیاط اس کی قضا بھی کرے۔

▪ روزہ کی حالت میں کھانے کا چبانااور چکھنا ▪

مسئلہ 1591۔ بچے یا پرندے کے لئے کھانا چبانا یا کھانے کو چکھنااور اس طرح کے دیگر کام کہ کام کہ جن سے عام طور پر کھانانیچے نہیں اترتا روزے کو باطل نہیں کرتے اگر چہ بطور اتفاق کھانا حلق سے نیچے اتر جائے لیکن ماہ رمضان کے روزے میں اگر انسان پہلے سے جانتا ہو کہ نیچے اترجائے گا تو روزہ باطل ہوجائے گا اور اگر اس کام کو انجام دینے کا قصد کرے تو روزہ باطل ہے اگرچہ اس کام کو انجام نہ بھی دے اور اگر اس کام کو انجام دینے کی وجہ سے کھانا اندر چلا جائے تو کفارہ بھی دینا ہوگا۔

▪ روزہ دار کا ضعف وکمزوری ▪

مسئلہ 1592۔ انسان کمزوری کی وجہ سے اپنا روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عام طور پر اس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا تو روزہ چھوڑ سکتا ہے البتہ بعض اشخاص جیسے بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت مشقت کی وجہ سے روزے کو ترک کرسکتے ہیں۔

2۔جماع

▪ ہمبستری کی وجہ سے روزے کا باطل ہونا ▪

مسئلہ 1593۔ جماع روزے کو باطل کر دیتا ہے اگرچہ منی نہ بھی نکلے۔

ختنہ گاہ سے کم مقدار سے ہمبستری کرنا

مسئلہ 1594۔ اگر ختنہ گاہ کی مقدار سے کم داخل ہو اور منی بھی باہر نہ آئی ہو تب بھی روزہ باطل ہے۔

بھول کر یا مجبور ہو کر جماع کرنا

مسئلہ 1595۔ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرے یا جماع پر اس قدر مجبور کیا جائے کہ اس کا اختیار نہ رہے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگااور اگر جماع پر اس طرح مجبور کیا جائے کہ جماع کرنا اس کے اختیار سے خارج نہ ہو لیکن دوسرے کے شرّ سے بچنے کے لئے جماع کرے تو روزہ باطل ہے لیکن کفارہ نہیں ہے۔

جماع کے دوران روزہ کی طرف متوجہ ہونا

مسئلہ 1596۔ اگر روزے دار بھول جائے کہ روزہ سے ہے اور جماع کرے اور جماع کے دوران یاد آ جائے یا اس کو جماع پر مجبورکیا جائے اور جماع کے دوران مجبوری ختم ہو جائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع کی حالت سے خارج ہوجائےاور اگر فوراً ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

3۔استمناء

استمناء کا معنی

مسئلہ 1597۔ اگر روزہ دار استمناء کرے (یعنی خود سے اگر چہ دوسرے شخص کے ذریعے خواہ اسکی بیوی ہو یا کوئی اور ہو - جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے منی باہر آجائے) تو اس کا روزہ باطل ہے۔

منی کا بغیر اختیار نکلنا

مسئلہ 1598۔ اگر بغیراختیارکے منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

▪ روزے دار کا اس یقین کے ساتھ سونا کہ محتلم ہو گا ▪

مسئلہ 1599۔ اگر روزے دار کو احتمال ہو یا جانتا ہو کہ اگر دن میں سوئے گا تو محتلم ہو جائے گا یعنی سونے کی حالت میں منی نکل آجائیگی پھر بھی وہ سو سکتا ہے اگرچہ نہ سونے کی وجہ سے زحمت میں نہ پڑے اور اگر محتلم ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

▪ بیداری کی حالت میں منی کو نکلنے سے روکنا ▪

مسئلہ 1600۔ اگر منی نکلتے وقت روزہ دار جاگ جائے تو منی کو نکلنے سے روکنا واجب نہیں ہے۔

▪ روزے کی حالت میں منی سے استبراء کرنا ▪

مسئلہ 1601۔ جس روزہ دار کو احتلام ہوا ہے وہ پیشاب کرسکتا ہے اور جیسا کہ مسئلہ نمبر 73 میں بیان ہوا ہے پیشاب کے بعد استبراء بھی کرسکتا ہے اگرچہ جانتا ہو کہ استبراء یا پیشاب کرنے سے مجرا میں باقی ماندہ منی نکل آئیگی۔

▪ منی سے استبراء نہ کرنے کی صورت میں منی کے نکلنے کا احتمال ▪

مسئلہ 1602۔ جو روزہ دار محتلم ہوا ہے اگر جانتا ہو کہ منی مجریٰ میں باقی ہے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب نہ کرے تو غسل کے بعد منی باہر نکل آئیگی تو احتیاط مستحب کی بناء پر غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

▪ منی نکالنے کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 1603۔ ماہ رمضان میں اگر روزہ دار اس بات کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود کہ منی نکالنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ایسے کام کا قصد کرے جو کہ منی نکلنے کا موجب ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اگرچہ اس ارادے سے پلٹ جائے اور کوئی کام نہ کرے لیکن اگر بغیر توجہ کے ایسا کام انجام دے یا توجہ نہ ہو کہ یہ کام منی کے نکلنے کا سبب ہوگا تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ منی خارج ہو جائے اور اگر متوجہ نہ ہو کہ یہ روزے کو باطل کردے گا اور ایسا ارادہ کرے چنانچہ اگر جان بوجھ کر منی نکالے تو اس کا روزہ باطل ہے ورنہ اس کا روزہ صحیح ہے۔

■ بیوی کے ساتھ خوش فعلی کرنے کی وجہ سے اتفاقی طور پر مجنب ہو جانا ■

مسئلہ 1604۔ اگر روزہ دار منی کے باہر نکالنے کے قصد کے بغیر مثلاً اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی اور مذاق کرے چنانچہ اگر مطمئن ہو کہ اس کی منی نہیں نکلے گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر مطمئن نہ ہو تو منی کے نکلنے کی صورت میں اس کا روزہ باطل ہے۔

4۔ خدا اور رسول ص و آئمہ معصومین علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا

■ معصومین کی طرف جھوٹی نسبت دینا ■

مسئلہ 1605۔ اگر روزہ دار خدا و رسول یا آئمہ معصومین علیہم السلام کی طرف جان بوجھ کر دین سے متعلقہ امور میں (نہ مثلا ان کی عمر کے بارے میں) جھوٹ کی نسبت دے خواہ زبان سے ہو یا لکھ کر یا اشارہ سے یا کسی اور طریقے سے تو اس کا روزہ باطل ہے اگرچہ فوراً کہے میں نے جھوٹ کہا یا توبہ کرلے بلکہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا یا دوسرے انبیاء کرام اور ان کے جانشینوں کی طرف جھوٹی نسبت دینے سے بھی احتیاط کی بنا پر روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

■ ایسی خبر کا نقل کرنا جس کی سچائی اور جھوٹ کا علم نہ ہو ■

مسئلہ 1606۔ اگر کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہتا ہے جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا علم نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اسے خدا پیغمبر اور امام کی طرف نسبت نہ دے بلکہ ضروری ہے کہ مثلا اس طرح سے کہے روایت میں یوں آیا ہے۔

■ جھوٹی خبر کا نقل کرنا اس اعتقاد سے کہ یہ سچ ہے ■

مسئلہ 1607۔ اگر کسی چیز کو اس اعتقاد کے ساتھ کہ یہ سچ اور صحیح ہے خدا یا پیغمبر یا امام کے قول کے طور پر نقل کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ جھوٹ تھا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

■ سچی خبر کا نقل کرنا اس اعتقاد سے کہ یہ جھوٹ ہے ■

مسئلہ 1608۔ اگر جانتا ہو کہ خدا اور پیغمبر و اماموں پر جھوٹ باندھنا روزے کو باطل کر دیتا ہے اور دین کے متعلقہ امور میں جس چیز کو جھوٹ سمجھتا ہے اسے ان کی طرف منسوب کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر ماہ رمضان ہو توضروری ہے کہ دن کے باقی حصے میں امساک کرےاور اگر بعد میں معلوم ہو کہ جو کچھ کہا تھا سچ تھا تو اس شخص کی طرح ہے جس نے روزے کی نیت ہی نہ کی ہو جس کی تفصیل مسائل نمبر 1563، 1573 اور 1574 میں گزر چکی ہے۔

■ دوسروں کے جھوٹ کو نقل کرنا ■

مسئلہ 1609۔ اگر دوسرے کے گڑھے ہوئے جھوٹ کو عمداً خدا یا رسول یا اماموں کی طرف نسبت دے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ لیکن اگراس شخص کے قول کے طور پر نقل کرے کہ جس نے یہ جھوٹ گھڑا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

■ کسی کے سؤال کے جواب میں جھوٹی نسبت دینا ■

مسئلہ 1610۔ اگر روزہ دار سے سوال کیا جائے کہ کیا امام یاپیغمبر نے ایسا فرمایا ہے اور جان بوجھ کر جواب میں "نہ" کہنے کی بجائے ہاں کہے یا ہاں کہنے کی بجائے نہ کہے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

■ اپنے گذشتہ باتوں سے جھوٹی نسبت کی تائید کرنا یاان کارڈ کرنا ■

مسئلہ 1611۔ اگر خدا یاپیغمبر یا امام سے سچ بات بیان کرے اوراس کے بعد کہے میں نے جھوٹ کہا ہے یا رات میں ان کی طرف جھوٹ کی نسبت دے اور اگلے دن جب روزہ سے ہو اور کہے جو کچھ میں نے رات میں کہا تھا وہ سچ ہے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

غبار کا حلق تک پہنچانا

▪ غبار کا حلق تک پہنچانا ▪

مسئلہ 1612۔ احتیاط مستحب کی بناء پر گاڑھے یا غیر گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار اس چیز کا ہوکہ جس کا کھانا حلال ہے جیسے آٹا یا ایسی چیز کا غبار ہو جس کا کھانا حرام ہے جیسے مٹی لیکن اگر غبار کو نگل جائے اور غبار اس قدر گاڑھا ہو کہ عرف میں اس کے نگلنے کو کھانا کہا جائے تو احتیاط کی بناء پر روزہ باطل ہو جائیگا۔

▪ خیال نہ کرنے کی وجہ سے غبار کا حلق میں چلے جانا ▪

مسئلہ 1613۔ اگر ہوا چلنے کی وجہ سے غبار اٹھے اور متوجہ ہونے باوجود خیال نہ رکھنے کی وجہ سے حلق میں پہنچ جائے تو احتیاط مستحب کی بناء پر روزہ باطل ہو جائے گا۔

▪ روزے میں سگریٹ نوشی ▪

مسئلہ 1614۔ ماہ رمضان میں سگریٹ پینا یا دوسرے دخانیات کا استعمال کرنا سب کے سامنےآشکار طور پر اس طرح کہ روزے کی بے حرمتی شمار ہو جائز نہیں ہے بلکہ احتیاط کی بناء پر اس صورت کے علاوہ بھی استعمال نہ کیا جائے اور اگر روزہ دار ماہ رمضان میں دخانیات کا استعمال کرے تو احتیاط کی بناء پر بقیہ دن میں جو چیزیں روزےکو باطل کر دیتی ہیں ان سے اجتناب کرے اور اس دن کے روزہ کی قضا بھی بجا لائے۔

▪ غبار، بھاپ یا دھوئیں کا نگلنا ▪

مسئلہ 1615۔ اگر خیال نہ رکھنے کی وجہ سے گرد وغبار یا بھاپ یا دھواں یا اس طرح کی کوئی دوسری چیز حلق تک پہنچ جائے تو اگر مطمئن تھا کہ حلق تک نہیں پہنچے گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر احتمال عقلائی دیتا تھا کہ حلق تک پہنچ جائے گی تو احتیاط مستحب کی بناء پر اس کا روزہ باطل ہےاور اگر گرد وغبار اوراسی طرح کی دیگر چیزیں ایسی ہوں کہ انکا نگلنا کھانا شمار ہو اور اس کا بھی احتمال دیتا تھا تو اگر روزے کو پورا کرنے اور باطل ہونے کی صورت میں اس کی قضا ضروری ہو تو احتیاط کی بناء پر اس روزے کو پورا کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

▪ روزے کو بھولنے کی صورت میں غبار کا حلق تک پہنچنا ▪

مسئلہ 1616۔ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور عمداً یا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے یا بغیر اختیار کے غبار وغیرہ اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

سر کو پانی میں ڈبونا

▪ عمداً اور جان بوجھ کر پورے سر کو پانی میں ڈبونا ▪

مسئلہ 1617۔ روزے دار پر حرام ہے کہ جان بوجھ کر پانی میں اس طرح اترے کہ پورا سر پانی میں ڈوب جائے لیکن اگر اس کام کو انجام دے تو ظاہراً اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور واجب روزے میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ بجا لائے لیکن اگر پورا بدن پانی میں ڈوب جائے اور پورا سر یا اس کا کچھ حصہ باہر ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ دو دفعہ میں پورے سر کو پانی میں ڈبونا ▪

مسئلہ 1618۔ اگر سر کا نصف حصہ ایک بار اور دوسرا نصف حصّہ دوسری بار پانی میں ڈبوئے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ یہ شک کہ پانی میں اترنے سے پورا سر پانی میں ڈوبے گا یا نہیں ▪

مسئلہ 1619۔ اگر شک کرے کہ پانی میں اترنے سے پورا سر پانی کے اندر ڈوبے گا یا نہیں تو پانی میں اتر سکتا ہے۔

▪ پورے سر کو پانی میں ڈبونا جبکہ بالوں کا پانی سے باہر رہنا ▪

مسئلہ 1620۔ روزہ دار کے لئے جائز نہیں ہے کہ پورے سر اور بدن کو پانی میں ڈبودے اگرچہ تھوڑے سے بال باہر رہیں۔

▪ آب مضاف اور دیگر مائع چیزوں میں سر ڈبونا ▪

مسئلہ 1621۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزہ دار سر کو مضاف پانی جیسے گلاب کا پانی یا دیگر

مائع چیزوں میں نہ ڈالے۔

▪ بغیر اختیار کے یا بھول کر پانی میں غوطہ لگانا سر ڈبونا ▪

مسئلہ 1622۔ اگر روزہ دار بغیر اختیار کے پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا بھول جائے کہ روزہ ہے اور پورا سر پانی میں ڈبو دے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

▪ اس چیز کا اطمینان کہ پورا سر پانی میں نہیں ڈوبے گا ▪

مسئلہ 1623۔ اگر اس خیال سے کہ ا س کا سر پانی میں نہیں ڈوبے گا خود کو پانی میں گرا دے اور پانی اس کے پورے سر کو اپنے اندر لے لے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ پانی کے اندر متوجہ ہونا کہ روزے سے ہے ▪

مسئلہ 1624۔ اگر بھول جائے کہ روزہ ہے، بدن اور پورے سر کو پانی میں ڈبو دے یا کوئی دوسرا شخص اس کے سر کو زبردستی پانی میں ڈبو دے تو اگر پانی کے اندر یاد آ جائے کہ روزے سے ہے یا وہ شخص اسے چھوڑدے تو ضروری ہے کہ فوراً اپنا سر باہر نکال لے اور اگر سر کو باہر نہ نکالے تو گناہ گار ہے۔

▪ عذر رکھنے والے شخص کا روزے کی حالت میں غسل ارتماس کرنا ▪

مسئلہ 1625۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبوئے جیسے کہ بھول جائے کہ روزے سے ہے یا بغیر عذر و تقصیر کے مسئلہ کو نہ جانتا ہو تو اس کا غسل صحیح ہے اور گناہ گار بھی نہیں ہے۔

▪ روزے کی حالت میں عمداً غسل ارتماسی کرنا ▪

مسئلہ 1626۔ اگر جانتا ہو کہ روزے سے ہے اور بغیر عذر کے معین واجب روزے میں غسل کے لئے سر کو پانی میں ڈبوئے تو گناہگار ہے اور بنابر احتیاط اس کا غسل باطل ہے۔

▪ ڈوبتے شخص کو بچانے کے لیے پانی میں غوطہ لگانا ▪

مسئلہ 1627۔ بدن کے ہمراہ سر کو پانی میں ڈبونا روزہ دار کے لئے ہمیشہ حرام نہیں ہے بلکہ

ممکن ہے کسی وجہ سے جیسے کسی کو نجات دینے کے لئے جائز یا لازم ہو۔

5۔ صبح کی اذان تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت پر باقی رہنا

▪ جان بوجھ کر جنابت پر باقی رہنا ▪

مسئلہ 1628۔ اگر مجنب جان بوجھ کر اور عمداً ماہ رمضان میں صبح کی اذان تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور وہ مجنب جس کا وظیفہ تیمم کرنا ہے اگر جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

▪ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے روزوں میں جنابت پر باقی رہنا ▪

مسئلہ 1629۔ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے واجب روزوں میں کہ جن کا ماہ رمضان کے روزوں کی طرح وقت معین ہے اگر صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور تیمم بھی نہ کرے تو روزہ صحیح ہے۔ خاص طور پر اگر جان بوجھ کر ایسا نہ کرے، مگر ماہ رمضان کی قضا کے بارے میں کہ جس کا حکم مسئلہ نمبر 1643 اور 1644 میں آئے گا۔

▪ ماہ رمضان کے روزے میں مجنب کا فریضہ ▪

مسئلہ 1630۔ جس مجنب پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اذان صبح تک غسل کرلے اور اگر غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور روزہ رکھے اور اگر غسل میں دیر کرنے کے سلسلے میں عذر نہ رکھتا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کی قضا بھی بجالائے اور اگر تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

▪ ماہ رمضان میں غسل کا بھولنا ▪

مسئلہ 1631۔ اگر مجنب ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ماہ رمضان کے بعد یاد آئے توضروری ہے کہ جتنے دن میں اسے مجنب ہونے کا یقین ہے اتنے دن کے روزوں کی قضا بجالائے مثلاً اگر نہ جانتا ہو کہ تین دن مجنب تھا یا چار دن توضروری ہے کہ تین دن کے روزوں کی قضا کرے اور اگر ماہ رمضان میں یاد آجائے تو قضا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط

مستحب کی بناء پر اگر ایک ہفتہ گذرنے کے بعد یاد آئے تو روزے کی قضا بجالائے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر جمعہ کا دن گذرنے کے بعد یاد آئے تب بھی روزوں کی قضا بجالائے۔

▪ غسل یا تیمم کے لیے وقت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کرنا ▪

مسئلہ 1632۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں غسل اور تیمم کے لئے وقت نہیں رکھتا اس کے لیے ضروری ہے کہ خود کو مجنب نہ کرے لیکن اگر خود کو مجنب کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے و بنابر احتیاط مستحب اس دن کی قضا بھی بجالائے اور کفارہ بھی دے اور اگر صرف تیمم کےلیے وقت ہو تو بھی ضروری ہے کہ خود کو مجنب نہ کرے لیکن اگر خود کو مجنب کرے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اس دن کا روزہ رکھے اور احتیاط مستحب کی بناء پر اس دن کی قضا بھی بجالائے اور کفارہ بھی دے۔

▪ وسعت وقت کا گمان کرتے ہوئے جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کرنا ▪

مسئلہ 1633۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں یہ جاننے کے لیے کہ وقت ہے یا نہیں جستجو اور تحقیق کرے اور اسے گمان ہوجائے کہ غسل کرنے کے لیے وقت ہے اور خود کو مجنب کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرے تو اس کا روزہ بلااشکال صحیح ہے بلکہ اگر بغیر تحقیق و جستجو کے گمان کرے کہ وقت ہے اور خود کو مجنب کرے اور بعد میں پتہ چلےکہ وقت تنگ تھا اور تیمم کے ساتھ روزہ رکھےتو اس کا روزہ صحیح ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی قضا بھی کرے اور کفارہ بھی دے۔

▪ مجنب کا اس صورت میں سونا جب جانتا ہو کہ صبح تک بیدار نہیں ہوگا ▪

مسئلہ 1634۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سو جائے تو صبح تک بیدار نہیں ہوگا توضروری ہے کہ نہ سوئے اور اگر اپنے اختیار سے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو پائے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا واجب ہے اور کفارہ بھی لازم ہے مگر یہ کہ اس کا خیال یہ تھا کہ جنابت کی حالت پر باقی رہنا حرام نہیں ہے یا یہ کہ اس حکم سے غافل تھا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے بہر حال ضروری ہے کہ دن میں مبطلات روزہ سے پرہیز کرے۔

▪ مجنب کا اس صورت میں سونا جب اسے شک ہو کہ صبح تک بیدار ہوگا یا نہیں ▪

مسئلہ 1635۔ اگرمجنب ماہ رمضان کی رات میں سو جائے اور بیدار بھی ہو جائے چنانچہ اسے شک کرے کہ اگر سو جائے تو بیدار ہوگا یا نہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے سے پہلے نہ سوئے۔

▪ غسل کرنے کے ارادے سے سونا جبکہ بیدار ہونے کا احتمال ہو ▪

مسئلہ 1636۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو اور جانتا ہو یا احتمال دے کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائیگا چنانچہ اگراس کا ارادہ یہ ہو کہ اٹھنے کے بعد غسل یا تیمم کرے گااوراسی قصدو ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان صبح تک سوتا رہے تو اس کا روزہ بغیر اشکال کے صحیح ہے۔

▪ غسل سے غافل ہو کر سونا جبکہ بیداری کا بھی احتمال ہو ▪

مسئلہ 1637۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو اور وہ جانتا ہو یا احتمال دے کہ اگر سو جائیگا تو اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائیگا تو اگروہ اس چیز سے غافل ہو کہ اٹھنے کے بعد اس کے لیے غسل یاتیمم کرنا ضروری ہے اگر سو جائے اور اذان صبح تک سوتا رہے تو احتیاط مستحب کی بناء پر اس دن کے روزہ کی قضا بجالائے۔

▪ مجنب کا غسل کو ترک کرنے کے ارادے کے ساتھ یااس میں مردد ہونے کے ساتھ سونا ▪

مسئلہ 1638۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو اور احتمال دے یا جانتا ہو کہ اگر سو جائے گا تو اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا چنانچہ اگر بیدار ہونے کے بعد اس کا غسل یا تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو اگر سو جائے اور اذان صبح تک سوتا رہے تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں ضروری ہیں۔ اور اگرمردد ہوکہ غسل اور تیمم کرے یا نہ کرے تو احتیاط کی بناء پر اس کا روزہ باطل ہے اور قضا و کفارہ لازم ہے۔

▪ جنب کا دوسری اور تیسری بار سونا ▪

مسئلہ 1639۔ اگر جنب ماہ رمضان کی رات میں سو جائے اور پہر بیدا ہو جائے اور جانتا ہو یا احتمال دے کہ اگر وہ دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا ارادہ

بھی ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل یا تیمم کرے گا تو اگر دوبارہ سو جائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ دن کے روزے کی قضا کرے، اسی طرح اگر دوسری بار سونے کے بعد بیدار ہو جائے اور تیسری مرتبہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجالائے بلکہ احتیاط مستحب کی بناء پر دوسری بار اور اسی طرح پہلی بار سونے میں اگر اس کی بیدار ہونے کی عادت نہ تھی تو کفارہ دے۔

▪ محتلم کا بیدار ہونا اور دوبارہ اذان صبح تک سوئے رہنا ▪

مسئلہ 1640۔ اگر انسان نیند میں محتلم ہو جائے اور بیدار ہونے کے بعد دیکھے کہ مجنب ہو گیا ہے اور دوبارہ سو جائے اور اذان صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن ان کاموں سے اجتناب کرے کہ جو روزہ دار پر حرام ہیں اور بعد میں اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

▪ دن میں احتلام کے لیے غسل ▪

مسئلہ 1641۔ اگر روزہ دار دن میں محتلم ہو جائے تو فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

▪ محتلم کا اذان صبح کے بعد بیدار ہونا ▪

مسئلہ 1642۔ جو شخص ماہ رمضان میں اذان صبح کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ محتلم ہو گیا ہے تو اگرچہ جانتا ہو کہ اذان صبح سے پہلے محتلم ہوا ہے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ قضا کے روزے میں جنابت پر باقی رہنا ▪

مسئلہ 1643۔ جو شخص وسیع وقت میں ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھنا چاہتا ہے اگر مجنب ہو جائے -احتلام کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے-اور اذان صبح تک مجنب رہے اگرچہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے تب بھی اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا ہےاور ضروری ہے کہ کسی دوسرے دن بجالائے۔

▪ تنگ وقت میں قضا کے روزے میں جنابت پر باقی رہنا ▪

مسئلہ 1644۔ اگر ماہ رمضان کا قضا روزہ رکھنے کا وقت تنگ ہو اور اذان صبح تک مجنب رہے -اگرچہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے- تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اس کا عوض

بھی بجالائے۔

ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے روزوں میں جنابت پر باقی رہنا

مسئلہ 1645۔ اگر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا واجب روزہ ہو جیسے کفارے کا روزہ اور غیر معین نذر کا روزہ کہ جس کا وقت وسیع ہے جان بوجھ کر اذان صبح تک جنب کی حالت میں رہے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے علاوہ دوسرے دن روزہ رکھے۔

اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جانا

مسئلہ 1646۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ اذان سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنے کے لئے غسل کرے اور اگر غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے یا کسی دوسری عذر کی وجہ سے غسل نہ کرسکتی ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر بغیر عذر کے وجہ سے تیمم بھی نہ کرے تو ماہ رمضان کے روزے میں، اس کا روزہ باطل ہے اور ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ میں باطل نہیں ہے۔

وضو کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرنا اس مجنب یا حائض کے لیے جس نے تیمم کے ساتھ صبح کی ہے

مسئلہ 1647۔ اگر عورت ماہ رمضان میں اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور کسی عذر کی وجہ سے غسل نہ کرسکتی ہو توضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط مستحب کی بناء پر اذان صبح تک مبطلات وضو سے پرہیز کرے اور یہی حکم مجنب کے لئے بھی ہے جب اس کا فریضہ تیمم ہو۔

غسل حیض اور تیمم کے لیے کافی وقت نہ ہونا

مسئلہ 1648۔ اگر عورت اذان صبح کے قریب حیض یا نفاس سے پاک ہو جائےاور غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ ماہ رمضان کا روزہ ہو یا کوئی دوسرا واجب روزہ -خواہ اس کے وقت وسیع ہو یا تنگ ہو- یا مستحب روزہ ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس واجب روزے کا وقت وسیع ہو اس میں اس روزے پر اکتفا نہ کرے خاص طور پر ماہ رمضان کے قضا روزے میں۔

▪ روزے کی حالت میں خون حیض دیکھنا ▪

مسئلہ 1649۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہو یا دن کے اثنا میں حیض یا نفاس کا خون دیکھے اگرچہ مغرب کے قریب ایسا ہوتو اس کا روزہ باطل ہے۔

▪ غسل حیض کو بھول جانا ▪

مسئلہ 1650۔ اگر عورت حیض کا غسل کرنا بھول جائے اور روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ اس عورت کا غسل کو ترک کرنا جو حیض ونفاس سے پاک ہوچکی ہے ▪

مسئلہ 1651۔ اگر کوئی عورت ماہ رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل و تیمم کرنے میں کاہلی اور کوتاھی کرے اور اذان صبح تک غسل و تیمم کو انجام نہ دے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر کوتاہی نہ کرے مثلا منتظر ہو کہ حمام میں عورتوں کی باری آجائے اگرچہ تین مرتبہ سو جائے اور صبح کی اذان تک غسل اور تیمم نہ کرے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ مستحاضہ عورت کا روزہ ▪

مسئلہ 1652۔ اگر مستحاضہ عورت اپنے غسلوں کو احکام استحاضہ میں بیان کی گئی تفصیل کے مطابق بجالائے تو بغیر اشکال کے اس کا روزہ صحیح ہےبلکہ اگر اپنے غسلوں کو انجام نہ دے تو بھی ظاہراً اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کی قضا بھی کرے۔

▪ مسّ میّت اور روزہ ▪

مسئلہ 1653۔ جس کسی نے میّت کو چھوا ہو یعنی اپنے بدن کے کسی حصے کو میت کے بدن سے مسّ کیا ہو تو وہ بغیر غسل مسّ میت کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں میت کو چھوئے تب بھی اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

6۔ حقنہ (انیما) کرنا

▪ مایع چیز سے حقنہ (انیما) کرنا ▪

مسئلہ 1654۔ بہنے والی چیزوں سے حقنہ (انیما) کرنا روزے کو باطل کر دیتا ہے اگرچہ انیما ناچاری کی بنا پر ہو یا علاج کے لیے ہو۔

7۔ قے کرنا

▪ بیماری کی وجہ سے جان بوجھ کر یا بھول کر قے کرنا ▪

مسئلہ 1655۔ جب بھی روزدار جان بوجھ کر قے کرے اگرچہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے قے کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہے۔ لیکن اگر سہوا اور بھول کر یا بے اختیار ہوکر قے کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ ایسی چیز کا کھانا جس کے بارے میں علم ہو کہ دن میں قے کرنے کا باعث ہو گی ▪

مسئلہ 1656۔ اگر رات میں ایسی چیز کھائے کہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس کے کھانے کی وجہ سے دن میں بے اختیار قے آ جائے گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے۔

▪ قے کرنے سے اجتناب کرنا ▪

مسئلہ 1657۔ اگر روزے دار پر بے اختیار قے کرنے کی حالت طاری ہو جائے تو قے کرنے سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس کے لئے ضرر اور شدید مشقت کا باعث نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بناء پر قے کرنے سے اجتناب کرے۔

▪ مکھی کا روزے دار کے منہ میں چلے جانا ▪

مسئلہ 1658۔ اگر روزہ دار کے منہ میں مکھی چلی جائے تو اگر اس کا باہر نکالنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے باہر نکالے اور اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر مجبور ہو کہ یا اس کو نگل

جائے یا قے کے ذریعے باہر نکالے تو واجب ہے کہ اسے باہر نکالے اور دونوں صورتوں (یعنی نگلنے اور قے کرنے) میں اس کا روزہ باطل ہو جائیگا۔

▪ ایسی چیز کا مُنہ سے نکالنا جس کو سہواً اور بھول کر کھایا ہو ▪

مسئلہ 1659۔ اگر بھول کر کوئی چیز منہ کے اندر ڈالے اور وہ اس قدر نیچے اتر جائے کہ اسے کھانا شمار کیا جائے تو اس کا باہر نکالنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اتنی اندر گئی ہے کہ اسے کھانا شمار نہیں کیا جاتا تو اگر ہو سکتا ہے تو ضروری ہے کہ اسے نہ کھائے اور چنانچہ اس کا باہر نکالنا قے کرنا شمار ہو یا قے کرنے کے ہمراہ ہو تو اگر اسے باہر نکالے تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا جیسا کہ اس کے کھانے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

▪ روزے کی حالت میں ڈکار لینا ▪

مسئلہ 1660۔ اگر یقین ہو کہ ڈکار لینے سے کوئی چیز اس طرح گلے سے باہر آجائیگی کہ اسے قے کرنا کہا جاتا ہو تو ضروری ہے کہ جان بوجھ کر ڈکار نہ لے لیکن اگر اس کا احتمال دے تو ڈکار لینا احتیاط مستحب کے خلاف ہے اور اگر یہ احتمال بھی نہ دے تو ڈکار لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ ڈکار لینا قے کرنے کا باعث ہو۔

▪ ڈکار کی وجہ سے کھانے کا مُنہ میں واپس جانا ▪

مسئلہ 1661۔ اگر ڈکار لے اور کوئی چیز گلے یا منہ میں آجائے توضروری ہے کہ اسے باہر تھوک دے اور اگر بے اختیار اندر چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مبطلات روزہ کے احکام

▪ مبطلات روزہ کا عمداً اور جان بوجھ کر یا سہواً انجام دینا ▪

مسئلہ 1662۔ اگر انسان جان بوجھ کر اور اختیار سے روزے کو باطل کرنے والا کام انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اور اگر جان بوجھ کر نہ ہو یا متوجہ نہ ہو کہ روزے سے ہے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ لیکن تین جگہوں میں حالت جنابت پر باقی رہنا روزے کے باطل ہونے کا باعث ہے اگرچہ جان بوجھ کر نہ ہو:

1۔جنابت کی حالت پر باقی رہنااس تفصیل کے مطابق کہ جو مسئلہ نمبر 1639 اور 1640 میں گزر چکی ہے۔
2۔ماہ رمضان کے قضا روزے میں
3۔اگر غسل جنابت کو بھول جائے اور ماہ رمضان کے بعد یاد آئے۔

اور اسی طرح اگر ٹھنڈک کے لیے یا بغیر کسی وجہ کے پانی کو منہ میں گھمائے یا پانی کو ناک میں ڈالے اور بے اختیار کر اندر چلا جائے اس کی تفصیل مسئلہ نمبر 1697 میں آئیگی۔

▪ اس خیال سے کہ روزہ باطل ہے دن کے کچھ حصّہ میں نیت کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 1663۔ اگر روزہ دار بھول کر روزے کو باطل کرنے والا انجام دے اور اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا ہے باقی دن میں روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اگرچہ روزے کو باطل کرنے والا کام انجام نہ دے۔

▪ مجبوری کی وجہ سے روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں کا انجام دینا ▪

مسئلہ 1664۔ اگر کسی چیز کو زبردستی روزہ دار کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور دیگر مبطلات روزہ کا بھی یہی حکم ہے مگر یہ کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو ان حالات میں قرار دیا ہو لیکن اگراسے ایسے کام پر مجبور کیا جائے کہ جو روزے کو باطل کر دیتا ہے مثلا اس سے کہیں اگر نہیں کھاؤگے تو تمہیں جانی نقصان پہنچائیں گے اور وہ اس نقصان سے بچنے کے لئے کوئی چیز کھائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

▪ زبردستی اور مجبوری جبکہ اس کے مقدمات اختیاری ہوں ▪

مسئلہ 1665۔ روزہ دار ایسے واجب روزوں میں کہ جس کا وقت تنگ ہے جیسے ماہ رمضان کا روزہ یا ماہ رمضان کا قضا روزہ کہ جس کا وقت تنگ ہوچکا ہے خود کو ایسی جگہ قرار نہیں دے سکتا کہ جس کے بارے میں جانتا ہو کہ اگر جائے گا تو اس کے گلے میں کوئی چیز ڈال دیں گے یا مجبور کریں گے کہ خود اپنا روزہ باطل کر دے اور اگر ان امور کی طرف توجہ رکھتے ہوئے ایسی جگہ جائے اور اس کے گلے میں کوئی چیز ڈال دیں یا ناچاری کی بناء پر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا بلکہ اگر اس مسئلہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے جانے کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اگرچہ اپنے ارادے سے منصرف ہو جائے اور اس جگہ نہ جائے اور اس صورت میں وہ اس شخص

کی طرح ہے جس نے روزے کا قصد ہی نہ کیا ہو کہ جس کی تفصیل مسئلہ نمبر 1563، 1573 اور 1574 میں گزر چکی ہے۔

جو چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

▪ بعض مکروہات روزہ ▪

مسئلہ 1666۔ چند چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں ان میں سے بعض درجہ ذیل ہیں:

1۔ آنکھ میں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا کہ جب اس کی بو یا مزہ حلق تک پہنچ جائے۔

2۔ ہر ایسا کام کرنا جس سے کمزوری پیدا ہو جیسے خون نکلوانا یا حمام جانا۔

3۔ نسوار کا استعمال کرنا اگر نہ جانتا ہو کہ اندر چلی جائی گی اور اگر جانتا ہو کہ اندر چلی جائی گی تو جائز نہیں ہے۔

4۔ خوشبودار جڑی بوٹیوں کا سونگھنا۔

5۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

6۔ شیاف کا استعمال کرنا۔

7۔ پہنے ہوئے لباس کو بھگونا۔

8۔ دانت کا نکلوانا اور ہر وہ کام کہ جس سے منہ سے خون نکل آئے۔

9۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

10۔ بغیر کسی وجہ کے پانی یا بہنے والی چیز کو منہ میں ڈالنا۔

11۔ منی نکلنے کے قصد کے بغیر بیوی کا بوسہ دینا یا ہر وہ کام جس سے شہوت بھڑک اٹھے اور اگر مسئلہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے اور منی نکلنے کے قصد سے ہو تو روزہ باطل ہو جائیگا اسی طرح اگر منی نکالنے کا قصد نہ ہو لیکن اطمینان ہو کہ اس کام سے منی نکل آئے گی ان دو صورتوں میں اگر منی باہر نہ آئے تو اس شخص کے مانند ہے جس نے روزے کا قصد نہ کیا ہو۔

کفارہ واجب ہونے کا معیار

▪ کفارہ واجب ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 1667۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان کے روزے میں جان بوجھ کر اور بغیر حرج یا ناچاری اور اکراہ کے یا کسی زیادہ واجب یا مساوی واجب کا خیال رکھے بغیر کھانے، پینے، جماع، استمناء یا جنابت پر باقی رہنے کا مرتکب ہو، جبکہ جانتا ہو کہ یہ کام روزہ دار کے لئے حرام ہے یا اس کے حرام اور حلال ہونے میں شک رکھتا ہو تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن جو موارد مسئلہ نمبر 1667 میں بیان کیے جائینگے ان میں صرف قضا واجب ہوگی۔

▪ غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے روزے کو باطل کرنے والے کام انجام دینا ▪

مسئلہ 1668۔ اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے لیکن غفلت کی بناء پر یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اس کا خیال یہ تھا کہ یہ کام حلال ہے تو اس پر صرف قضا واجب ہے اگرچہ مسئلہ سیکھ سکتا تھا اور اس کے سیکھنے میں کوتاہی کی ہو تو اس صورت میں اگرچہ گناہ گار ہے لیکن کفارہ لازم نہیں ہے۔

روزے کا کفارہ

▪ ماہ رمضان کے روزے کا کفارہ ▪

مسئلہ 1669۔ جس پر ماہ رمضان کے روزں کا کفارہ واجب ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا اس طریقے سے جو بعد کے مسائل میں بیان ہوگا دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ مسکین کو (یعنی ایسا فقیر جو عام فقراء سے زیادہ تنگدستی اور معاشی دباؤ کا شکار ہو) اور ان میں ایک کو ایک مدّ کھانا دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہر ایک کو دو مدّ دے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر مسکین کو سیر کرنے پر اکتفا نہیں کرسکتا بغیر اس کے کہ ایک مدّ کھانا اس کی ملکیت میں دے اور اگر ساٹھ مدّدینا اس کے لئے ممکن نہ ہواور اس پر قدرت پیدا کرنے سے بھی ناامید ہو تو جتنے مد دے سکتا ہےمساکین کو دے اور احتیاط مستحب یہ ہے

جتنی مقدار دے سکتا ہے مساکین کو دے لیکن اگر اتفاقی طور پر بعد میں قدرت پیدا کرلے تو کفارے کو پورا ادا کرے اور اگر کفارہ کی کچھ مقدار دے چکا ہے تو اسے مکمل کرے بہرحال کفارہ کے سب موارد میں انسان کو چاہیے کہ استغفار کرےاور پشیمانی کی حالت میں ہو۔

▪ مدّ کی مقدار ▪

مسئلہ 1670۔ مدّ مشہور قول کی بناء پر ساڑے نو سیر (ہر سیر تقریباً75 گرم ہے) سے تھوڑا زیادہ ہے لیکن ظاہراً اس سے زیادہ ہے اور بعض محققین کے مطابق تقریباً 900 گرام ہے اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس قول کے مطابق عمل کرے مدّ کی وضاحت (جو $\frac{1}{4}$ صاع کے برابر ہے) مسئلہ نمبر 1872 اور 1999 میں آئے گی اور کھانے میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کی روٹی دی جائے اگرچہ ظاہراً جو بھی کھانادے کافی ہے۔

▪ دو مہینہ کفارہ کے روزے رکھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 1671۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کفارہ کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک مکمل مہینہ اور دوسرے مہینے کا ایک دن تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور ایسے وقت روزے رکھنا شروع نہیں کرسکتا کہ جب ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان کوئی دن ایسا دن ہو کہ جس کاروزہ رکھنا حرام ہے جیسے عید قربان کا دن یا ایسا دن ہو کہ جس کا روزہ دوسرے لحاظ سے واجب ہو اور کفارہ روزے والے کے ساتھ قابل تداخل نہیں ہے اور اگر اس کے بعد مسلسل نہ رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ کفارے کے روزوں کے درمیان بغیر عذر کے فاصلہ ڈالنا ▪

مسئلہ 1672۔ جس شخص کیلئے ضروری ہے کہ مسلسل روزہ رکھے اگر وہ ان کے درمیان بغیر کسی عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے تو اسے شروع سے دوبارہ روزہ رکھنا پڑیں گے۔

▪ کفارے کے روزوں کے درمیان کسی عذر کی وجہ سے فاصلہ ڈالنا ▪

مسئلہ 1673۔ جن دنوں کے روزے مسلسل رکھنا ضروری ہے اگر ان کے درمیان کوئی عذر پیش آجائے جیسے حیض یا نفاس تو اس عذر کے دور ہوجانے کے بعد واجب نہیں ہے کہ روزوں کو شروع سے دوبارہ رکھےبلکہ باقی دنوں کے روزے عذر کے زائل ہونے کے بعد بجالائے گا اسی طرح اگر اس دوران مریض ہوجائے لیکن مستحب ہے کہ صحت مند ہونے کے

بعد روزوں کو شروع سے دوبارہ رکھے لیکن اگر اس دوران سفر -کہ جس کا انجام دینا ناگزیر ہے-پیش آجائے تو ضروری ہے کہ روزوں کو شروع سے دوبارہ رکھے۔

▪ حرام چیز سے روزے کو باطل کرنا ▪

مسئلہ 1674۔ اگر روزہ دار حرام جماع یا کسی حرام چیز کو کھائے یا پیئے، اور اپنے روزے کو باطل کرے، خواہ وہ چیز بذات خود حرام ہو جیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہوئی ہو جیسے حلال غذا کا کھانا لیکن انسان کےبدن کے لئےخطرناک حد تک مضر ہو یااپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرنا۔ تو اس پر کفارہ جمع واجب ہوگا یعنی وہ ایک غلام آزاد کرے اور دو ماہ روزے رکھے اورساٹھ مساکین میں سے ہر ایک کو ایک مدّ کھانا بھی دے اور اگر یہ تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان میں سے جو بھی اس کے لئے ممکن ہو اسے انجام دے اور اگر وہ حرام کام جماع اور کھانے پینے کے علاوہ ہو تو تخییری کفارہ کہ جس کی تفصیل مسئلہ نمبر 1669 میں گزر چکی ہے واجب ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ جمع دے۔

▪ جان بوجھ کر خدااور پیغمبر پر جھوٹ باندھنے کا کفارہ ▪

مسئلہ 1675۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر جھوٹ کی نسبت خدا، رسول یا امام کی طرف دے تو احتیاط مستحب کی بناء پر تخییری کفارہ اس کےذمہ ہوگا۔

▪ ایک دن میں جماع یااستمناء کے تکرار کرنے کا کفارہ ▪

مسئلہ 1676۔ اگر روزے دار ماہ رمضان میں ایک دن میں کئی مرتبہ جماع کرے تو ہر بار کے لئے اس پر ایک کفارہ واجب ہوگا اور اگر جماع حرام ہوتو ہر دفعہ کے لیے ایک کفارہ جمع واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ استمناء بھی کفارہ کے تکرار میں جماع کا حکم رکھتا ہے۔

▪ ایک دن میں غیر جماع واستمناء کے تکرار کا کفارہ ▪

مسئلہ 1677۔ اگر روزہ دارماہ رمضان میں ایک ہی دن میں کئی مرتبہ جماع اور استمناء کے علاوہ روزے کو باطل کرنے والے کسی دوسرے کام کا تکرار کرے کہ جو کفارہ رکھتا ہے، تو ان سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔

■ دوسرے مبطلات کے بعد جماع یا استمناء کرنا ■

مسئلہ 1678۔ اگر روزہ دار جماع اور استمناء کے علاوہ کوئی دوسراکام جو روزے کو باطل کرتا ہے اور کفارہ رکھتا ہے بجالائے اور اس کے بعد جماع یا استمناء بھی کرے تو ہر ایک کے لئے کفارہ واجب ہوگا۔

■ حلال مبطل کے بعد جماع اور استمناء کے علاوہ روزے کو باطل کرنے والا حرام کام انجام دینا ■

مسئلہ 1679۔ اگر روزہ دار جماع اور استمناء کے علاوہ دوسرے کام جو کہ حلال ہیں لیکن روزہ کو باطل کر دیتے ہیں اور کفارہ رکھتے ہیں بجالائے مثلا پانی پی لے اور اس کے بعد کوئی دوسرا کام جو کہ حرام ہے اور روزے کو باطل کر دیتا ہے -جماع اور استمناء کے علاوہ -بجالائے مثلا حرام غذا کھائے تو اس کے لیے حلال چیز کا کفارہ ادا کردینا کافی ہے۔

■ ایسی چیز کا نگلنا جو ڈکار کے ساتھ باہر آئی ہو ■

مسئلہ 1680۔ اگر روزہ دار ڈکار لے اور اس کے منہ میں کچھ آجائے چنانچہ اسے وہ جان بوجھ کر نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہے اورضروری ہے کہ اس کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی دے اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہو مثلا ڈکار لیتے وقت، اس کے منہ میں خون آجائے اور وہ جان بوجھ کر اسے نگل جائے تو اس پر واجب ہے کہ روزہ کی قضا بجالائے اور کفارہ جمع بھی ادا کرے۔

■ معین نذر کے روزے کو باطل کرنے کا کفارہ ■

مسئلہ 1681۔ اگر نذر کرے کہ معین دن کا روزہ رکھے گا چنانچہ اس دن جان بوجھ کر اپنے روزہ کو توڑ دے تو ضروری ہے کہ مسئلہ 2663 میں مذکورہ طریقے کے مطابق کفارہ ادا کرے۔

■ ایسے شخص کے کہنے پر افطار کرنا جس پر اعتماد نہ ہو ■

مسئلہ 1682۔ جو شخص کسی وقت کی تشخیص دے سکتا ہے اگر وہ کسی کے کہنے پر کہ مغرب کا وقت ہوا ہے اور وہ اس کی بات کو قابل اعتماد نہیں سمجھتا ہو افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی یا شک کرے کہ مغرب ہوئی تھی یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

▪ کفارے سے بچنے کے لیے سفر پر جانا ▪

مسئلہ 1683۔ جو شخص جان بوجھ کر اور بغیر کسی عذر کے اپنے روزے کو باطل کرے اور ظہر کے بعد سفر کرے تو اس سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا اور اسی طرح اگر ظہر سے پہلے سفر کرے اور رات سے یہ ارادہ نہ رکھتا ہو اگرچہ تردد کے ساتھ سفر پر جائے گا، لیکن اگر رات سے ہی سفر کا ارادہ ہو اور ظہر سے پہلے سفر کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اگرچہ کفارہ سے بچنے کے لئے سفر کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ظہر سے پہلے سفر کرنے میں بھی کفارہ دے۔

▪ جان بوجھ کر افطار کرنے کے بعد عذر کا پیش آنا ▪

مسئلہ 1684۔ اگر جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کرے اور اس کے بعد حیض یا نفاس یا بیماری جیسا کوئی عذر پیش آ جائے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ جان بوجھ کر اس روزے کو باطل کرنا جس کے بارے میں یقین ہو کہ ماہ رمضان کی پہلی ہے اور پھر شعبان کی آخری تاریخ کا منکشف ہونا ▪

مسئلہ 1685۔ اگر یقین ہو کہ آج پہلی ماہ رمضان کا روزہ ہے اور عمداً روزہ کو باطل کر دے اور بعد میں پتہ چلے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ تھی تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ جان بوجھ کر اس روزہ کو باطل کرنا جس کے بارے میں یقین یا شک ہو کہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے اور پھر اس کے برخلاف منکشف ہونا ▪

مسئلہ 1686۔ اگر انسان کو شک ہو کہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی، یا یقین ہو کہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے اور جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ شوال کی پہلی تھی تو کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرنا ▪

مسئلہ 1687۔ اگر روزہ دار مرد اپنی روزہ دار بیوی سے ماہ رمضان میں جماع کرے چنانچہ اگر اس نے اپنی بیوی کو مجبور کرکے جماع کیا ہو تو اپنے کفارہ کے علاوہ اپنی بیوی کا کفارہ بھی دے گا اور اگر بیوی جماع کے لئے راضی تھی تو ہر کسی پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔

▪ بیوی کا شوہر کو جماع پر مجبور کرنا ▪

مسئلہ 1688۔ اگر بیوی اپنے روزہ دار شوہر کو جماع پر مجبور کرے تو بیوی پر واجب نہیں ہے کہ شوہر کا روزہ باطل کرنے کا کفارہ دے اور اس کے شوہر پر بھی کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ جماع کے دوران بیوی کا راضی ہو جانا ▪

مسئلہ 1689۔ اگر روزہ دار مرد اپنی بیوی کو ماہ رمضان میں جماع پر مجبور کرے اور جماع کے درمیان بیوی راضی ہو جائے تو احتیاط کی بنا پر مرد دو کفارے اور عورت ایک کفارہ دے۔

▪ روزہ دار بیوی کے ساتھ نیند میں جماع کرنا ▪

مسئلہ 1690۔ اگر روزہ دار مرد ماہ رمضان میں اپنی روزہ دار بیوی سے جو کہ سو رہی ہے جماع کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ہوگا اور عورت کا روزہ صحیح ہے اور کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔

▪ بیوی یا شوہر کا جماع کے علاوہ روزے باطل کرنے پر مجبور کرنا ▪

مسئلہ 1691۔ اگر مرد اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو جماع کے علاوہ دوسرے ایسے کام پر مجبور کرے جو بطلان روزہ کا سبب بنتا ہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک پر دوسرے کا کفارہ دینا واجب نہیں ہے۔

▪ اس شوہر کا اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرنا کہ جس کا کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں ہے ▪

مسئلہ 1692۔ اگر کوئی مرد سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو وہ اپنی روزہ دار بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا اور اگر مجبور کرے تو مرد پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے نہ اپنی طرف سے نہ بیوی کی طرف سے۔

▪ کفارہ کے ادا کرنے میں تاخیر ▪

مسئلہ 1693۔ انسان کے لئے کفارے کا فوراً ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اس قدر بھی تاخیر نہ کرے کہ کہا جائے کہ خدا کی حکم کو بجالانے میں کوتاہی اور لا پرواہی کی ہے۔

▪ کفارہ کے ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے اس میں اضافہ نہ ہونا ▪

مسئلہ 1694۔ اگر انسان پر کفارہ واجب ہو اورچند سال تک اسے ادا نہ کرے تو اس میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔

▪ کفارے کو ساٹھ مسکینوں سے کم پر تقسیم کرنا ▪

مسئلہ 1695۔ اگر کسی نے روزے کے کفارہ کے لئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو تو وہ اس مقدار کو ساٹھ لوگوں سے کم میں تقسیم نہیں کر سکتا لیکن اس مسکین کے اھل و عیال کے ہر فرد عیال کے لئے اگرچہ وہ چھوٹے ہوں ایک اور مد اس مسکین کو دے سکتا ہےاور مسکین اپنے عیال کی طرف سےبطور وکالت ان پر ولایت رکھنے کے اعتبار سے کہ اگر چھوٹے ہوں، ان کی طرف سے قبول کرلے۔

▪ قضا روزہ باطل کرنے کا کفارہ ▪

مسئلہ 1696۔ جس شخص نےماہ رمضان کی قضا کا روزہ رکھا ہو اگر عصر کے بعد جان بوجھ کر ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے، اس کے لیے ضروری ہےکہ دس مسکینوں میں سے ہر مسکین کو ایک ںعام دےاور اگر اس پر قدرت نہیں رکھتا توتین دن روزے رکھے اور بنابر احتیاط یہی حکم ہے اگر ظہرکے بعد اور عصرسے پہلے افطار کرے لیکن ظہر سے پہلے روزے کا باطل کرنا اشکال نہیں رکھتا اگر چہ اس حال میں اگر رات سے روزے کی نیت رکھتا ہو تو مکروہ ہے کہ اپنے روزہ کو باطل کرے۔

جہاں صرف روزہ کی قضا واجب ہے

▪ وہ موارد جہاں صرف قضا واجب ہےاور کفارہ واجب نہیں ہے ▪

مسئلہ 1697۔ چند صورتوں میں صرف روزہ کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے وہ درج ذیل ہیں

1۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہواوراس کی تفصیل کے مطابق کہ جو مسئلہ نمبر 1639 میں بیان ہوچکی ہے صبح کی اذان تک دوسری یااس سے زیادہ والی نیند سے بیدار نہ ہواور جو شخص سوتے

ہوئے محتلم ہو جائے اور اس کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ مجنب ہو گیا ہے اور دوبارہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے جیسا کہ مسئلہ نمبر 1640 میں بیان ہو چکا ہے۔

2۔ روزے کو باطل کرنے والا کام انجام نہ دے لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریاکاری کرے یا قصد کرے کہ روزہ نہ ہو، یا ایسا کام انجام دینے کا قصد کرے کہ جس کے بارے میں متوجہ ہے کہ یہ روزے کو باطل کر دے گا لیکن اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے روزے کو باطل کرنے والے کسی کام کے انجام دینے کا قصد کرے جب تک اس کام کو انجام نہیں دیتا اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔

3۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بھول جائے اور ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد یاد آئے اور اگر ماہ رمضان میں ایک ہفتہ گذرنے کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کی قضا بجالائے۔

4۔ کسی کے کہنے پر کہ صبح نہیں ہوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔

5۔ کوئی شخص کہے صبح ہو گئی ہے لیکن اس کی بات پر اسے اطمینان نہ ہو یا کہ مذاق کر رہا ہے اور روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔

6۔ ٹھنڈک کے لئے یا بغیر کسی وجہ کے استنشاق یا مضمضہ کرے (یعنی پانی کو منہ میں گھمائے یا پانی کو ناک میں ڈالے) اور پانی بے اختیار اندر چلا جائے اور یہی حکم ہے اگر مضمضہ اور استنشاق کرنا واجب نماز کے علاوہ کسی دوسرے وضو کے لیے ہو تو ضروری ہے کہ روزے کی قضا بجالائے لیکن اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور پانی کو اندر کر لے یا واجب نماز کے وضو میں استنشاق یا مضمضہ کرے اور پانی بے اختیار اندر چلا جائے تو قضا واجب نہیں ہے۔

7۔ جب مجبوری حرج، تقیہ یا زیادہ اہم یا برابر کے واجب کی وجہ سے روزہ کھولنا جائز یا واجب ہو چکا ہو۔

8۔ اگر ماہ رمضان کی سحر میں آسمان میں بادل ہو اور ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت دن ہو چکا تھا تو اس صورت میں اس دن کی قضا کرنا ضروری ہے اگرچہ یقین رکھتا تھا کہ صبح نہیں ہوئی ہے۔

9۔ یہ کہ ماہ رمضان کی سحر میں آسمان صاف ہو لیکن آسمان کو دیکھے روزہ باطل کرنے والا کام انجام دے مثلاً کھانا کھائے اسی طرح اگر آسمان کو دیکھے لیکن مردد ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں اور ایسا کام کرے جو روزہ کے باطل ہونے کا سبب ہو اور دونوں صورتوں میں بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔

10۔ اگر ماہ رمضان میں گمان کرے کہ مغرب ہو گئی ہے اور اس تصور سے کہ اپنے گمان پر بھروسہ

اور اعتماد کر سکتا ہے ایسا کام کرے جو روزے کے باطل ہونے کا سبب ہو تو اس صورت میں روزہ کی قضا کرنا ضروری ہے مگر جب بعد میں معلوم ہو کہ مغرب ہو گئی تھی اور اس مسئلے میں فرق نہیں ہے کہ موسم صاف ہو یا ابر آلود، مکلف بینا ہو یا نابینا اور معین نذر کا روزہ بھی ان آخری تین موارد میں ماہ رمضان کے روزے کا حکم رکھتا ہے۔

11۔ اگر ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن غفلت یا مسئلے سے لاعلمی کی وجہ سے اس کا خیال یہ تھا کہ یہ کام حلال ہے اس صورت میں صرف قضا واجب ہے اگرچہ وہ مسئلہ سیکھ سکتا تھا اور اس کے سیکھنے میں کوتاہی کی ہو اس صورت میں اگرچہ گناہ کار ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ پانی کے علاوہ کوئی چیز بغیر اختیار کے اندر چلے جانا ▪

مسئلہ 1698۔ اگر پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ یا ناک میں ڈالے اور بے اختیار اندر چلی جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

▪ کُلی کرنا ▪

مسئلہ 1699۔ روزہ دار کے لئے زیادہ کُلی کرنا مکروہ ہے اور اگر کُلی کے بعد تھوک کو نگلنا چاہے تو بہتر ہے کہ پہلے تین مرتبہ تھوک کو باہر پھینکے۔

▪ کُلی کرنا باوجود اس کے کہ جانتا ہے پانی اندر چلا جائے گا ▪

مسئلہ 1700۔ اگر انسان کو معلوم ہو کہ کُلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کی وجہ سے یا بے اختیار یا بھول کر پانی گلے میں چلا جائے گا تو اس کام کو انجام سے اجتناب ضروری ہے۔

▪ صبح نہ ہونے یا مغرب ہونے کے اطمینان کی وجہ سے افطار کرنا ▪

مسئلہ 1701۔ اگر ماہ رمضان میں صاف آسمان کو خود دیکھنے کے بعد یقین ہو جائے کہ صبح نہیں ہوئی ہے اور ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو قضا ضروری نہیں ہے لیکن اگر کسی اور طریقے سے (جیسے گھڑی دیکھنے سے) تحقیق و جستجو کی ہو بنا بر احتیاط اسے چاہیے کہ روزہ کا قضا کرے۔

اسی طرح اگر یقین کرے کہ مغرب ہو گئی ہے اور افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا واجب نہیں ہے۔

■ افطار کرنا جب کہ صبح یا مغرب ہونے میں شک ہو ■

مسئلہ 1702۔ جب تک روزے دار کے لیے مغرب کے ہونے پر حجت شرعیہ یا بیّنہ (دو عادل گواہ) قائم نہ ہوجائےافطار نہیں کر سکتا اگرچہ مغرب ہونے کا گمان رکھتا ہو لیکن سحر کے وقت جب تک صبح کے ہونے پر حجت شرعیہ قائم نہ ہو اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کام کر سکتا ہے اور تحقیق کرنا بھی ضروری نہیں ہے لیکن اگر صبح ہو جانے پر حجت شرعی نہ ہواور روزے کو باطل کرنے والا کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو روزے کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

قضا روزوں کے احکام

■ دیوانے کے عاقل ہونے کے بعد کا فریضہ ■

مسئلہ 1703۔ اگر دیوانہ عاقل ہو جائے تو واجب نہیں ہے کہ دیوانگی کی حالت میں جو روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا بجا لائے لیکن اگر اس کی دیوانگی اختیاری ہو مثلا کوئی دوا کھائی ہو یا کوئی کام انجام دیا ہو جس کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہوگئی ہوتو ضروری ہے کہ عاقل ہو جانے کے بعد چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا بجالائے۔

■ کفر اور ارتداد کی حالت میں چھوٹ جانے والے روزے ■

مسئلہ 1704۔ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو واجب نہیں ہے کفر کی حالت میں چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا بجا لائے لیکن اگر مسلمان کافر ہو جائے اور دوبارہ مسلمان ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ کفر کی حالت میں چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا بھی بجالائے۔

■ مستی کی وجہ سے چھوٹ جانے والے روزے ■

مسئلہ 1705۔ انسان کے لیے مستی میں چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا بجا لانا لازم ہے اگرچہ مست کرنے والی چیز علاج کے لئے کھائی ہو۔

قضا شدہ روزوں کی تعداد کا معلوم نہ ہونا

مسئلہ 1706۔ اگر کسی عذر کی بناء پر چند دن روزے نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کس وقت ختم ہوا تھا تو احتیاط کی بناء پر جس زیادہ مقدار کا احتمال ہے اتنے روزوں کی قضا بجا لائے مثلاً کوئی شخص ماہ رمضان سے پہلے سفر کرے اور نہ جانتا ہو کہ پانچویں ماہ رمضان کی عصر کو لوٹا ہے یا چھٹے ماہ رمضان کے عصر کو، تو احتیاط کی بناء پر چھ دن روزے رکھے اسی طرح جو شخص نہیں جانتا کہ کس وقت عذر پیش آیا تھا تو بنابر احتیاط زیادہ روزوں کی قضا بجالائے گا مثلاً ماہ رمضان کے آخر میں سفر کرے اورماہ رمضان کے بعد واپس لوٹے اور نہ جانتا ہو کہ ماہ رمضان کی بچیسویں شب کو سفر پر گیاتھا یا چھبیسویں شب کو، تو بنابر احتیاط زیادہ مقدار یعنی چھ دن (البتہ مہینے کے پورے ہونے کی صورت میں) کی قضا بجالائے البتہ اگر جانتا ہو کہ دن کے وقت عذر پیش آیاتھا اور اس سے پہلے اس کا روزہ تھا تو کمتر مقدار کی قضاکرسکتاہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ مقدار قضا بجالائے۔

چند سالوں کے روزوں کی قضا کی ترتیب

مسئلہ 1707۔ اگر کسی شخص کے ذمے کئی ماہ رمضان کے قضا روزے ہوں تو جس کو بھی چاہے پہلے قضا کرسکتا ہے لیکن اگر آخری ماہ رمضان کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً اس کے ذمے آخری ماہ رمضان کے پانچ دن کی قضا ہے اور ماہ رمضان کےآنے تک پانچ روز رہ گئے ہوں تو ضروری ہے کہ پہلے آخری ماہ رمضان کے روزوں کا قضا بجالائے لیکن اگر اس سے پہلے والے رمضان کے مہینوں کے روزوں کی قضا بجالائے توگناہ کار ہے لیکن روزے صحیح ہیں۔

سال کو معیّن کیے بغیر روزوں کی قضا کرنا

مسئلہ 1708۔ اگر گذشتہ ماہ رمضان اور اس سال ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو اور نیت میں معین نہ کرے کہ کس ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا ہوں لیکن ارادہ رکھتا ہوکہ آئندہ ماہ رمضان کے آنے تک پچھلے تمام روزوں کی قضا بجالاؤنگا تو پہلے پچھلے سال کے روزے شمار ہوں گے لیکن اگر ارادہ نہیں تھا کہ سب روزوں کی قضا بجالائے گا یا مردّد ہو آخری سال کے شمار ہوں گے۔

قضا روزے کو جان بوجھ کر باطل کرنا

مسئلہ 1709۔ ماہ رمضان کے قضا روزہ رکھنے میں اگر قضا بجالانے کا وقت تنگ ہو تو اس

کے لیے اپنا روزہ باطل کرنا جائز نہیں ہے خواہ ظہر سے پہلے ہو یا ظہر کے بعد اوراگر وقت ہو تو ظہر سے پہلے اپنے اس قضا روزے کو باطل کر سکتا ہے لیکن عصر کے بعد باطل نہیں کر سکتا اور احتیاط کے بنا پر ظہر کے بعد اور عصر سے پہلے بھی یہی حکم ہے اور اگررات سے روزے کی نیت رکھتا ہو تو ظہرسے پہلے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

▪ میّت کے قضاشدہ روزے کا کھولنا ▪

مسئلہ 1710۔ اگر کسی نے میّت کا قضا روزہ رکھا ہوا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ظہر کے بعد روزہ باطل نہ کرے۔

▪ معذور شخص کا قضا پر قدرت پیدا کرنے سے پہلے فوت ہو جانا ▪

مسئلہ 1711۔ اگر بیماری یا حیض یا نفاس اور اس طرح کی دوسری چیزیں جو عام طور پر خدا کی طرف سے ہیں اورانسان کا ان کے آنے میں کوئی کردار نہیں ہے، کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان کے ختم ہونے سے پہلے یا ماہ رمضان کے بعد اور روزہ رکھنے پر قدرت پیدا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ روزے جو سفر کرنے اور بنابر احتیاط اس طرح کےدیگر کام جوانسان کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسا اپنے اختیار سے بےہوش ہونا- کی وجہ سے نہیں رکھے ہیں ان کا میّت کی جانب سے بجالانا ضروری ہے۔

▪ اگلے سال تک عذر کا باقی رہنا ▪

مسئلہ 1712۔ اگر بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور اس کی بیماری اگلے سال کے ماہ رمضان تک چلتی رہے تو اس نے جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مدّ۔ جو گندم میں تقریبا 900 گرام ہے۔ بعام مسکین کو دے اسی طرح اگر کسی دوسرے عذرکی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو اور اس کا عذرا آئندہ ماہ رمضان تک باقی رہےاگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا بجالائے لیکن بہرحال ضروری ہے کہ ہردن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دے۔

▪ بیمار کا ٹھیک ہو جانااور کسی دوسرے عذر کا پیش آجانا ▪

مسئلہ 1713۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سےماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان کے

بعد اس کی بیماری بر طرف ہو جائے لیکن کوئی دوسرا عذر پیش آجائے جس کی وجہ سے اگلےماہ رمضان تک قضا نہ کرےتواحتیاط مستحب یہ ہے کہ جو روزے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا بجالائے اسی طرح اگرماہ رمضان میں بیماری کے علاوہ کوئی دوسرا عذر تھا اور ماہ رمضان کے بعد وہ عذر ختم ہو گیا ہو لیکن آئندہ سال کے ماہ رمضان تک بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکےتواحتیاط مستحب کی بناپر جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا بجالائے لیکن دونوں صورتوں میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دے۔

■ اگلے ماہ رمضان تک روزوں کی قضا میں تاخیر کرنا ■

مسئلہ 1714۔ اگرماہ رمضان میں کسی عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھے اورماہ رمضان کے بعد وہ عذر ختم ہو جائے اور اگلے ماہ رمضان تک بغیر کسی عذر کے روزوں کی قضا بجانہ لائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا بجالائے اور ہر دن کے لئے ایک مدبعام مسکین کو دے۔

■ قضا روزوں میں تاخیر کرنا اور تنگ وقت میں عذر کا پیش آنا ■

مسئلہ 1715۔ اگر قضا روزوں کو بجالانے میں سستی اور لاپروائی کرے یہاں تک کہ وقت کم ہو جائے اور اس تنگ وقت میں ایسا عذر پیش آئے جو روزے چھوڑنے کا سبب بنے، تو ضروری ہےکہ ہر دن کے لئے ایک مدّ بعام مسکین کو دے اور عذر ختم ہونے کے بعد قضا بجالائے اس طرح اگر لاپروائی نہ کرے اور قصد رکھتا ہو کہ اپنے قضا روزے بجالائےگا لیکن اس سے پہلے کہ قضا بجالائے اسے تنگ وقت میں کوئی عذر پیش آ جائے

■ چند سال گذرنے کے بعد بیمار کا ٹھیک ہو جانا ■

مسئلہ 1716۔ اگر انسان کا عذر چند سال تک باقی رہے اس کے زائل ہوجانے کے بعد جتنی مقدار آئندہ ماہ رمضان تک آخری ماہ رمضان کے قضا روزوں کے لیے وقت ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کے روزے رکھے اور اگر نہ رکھے توضروری ہے کہ آنے والے سالوں میں رکھے اور گذشتہ سالوں کے اور آخری سال کے بقیہ دن کا عذر کے زائل ہوجانے کے بعد جن کی قضا کے لیے فرصت نہ ہو تو ان کی قضا واجب نہیں ہے بلکہ ہردن کے لیے ایک مد بعام مسکین کو دےگا۔

▪ چند دنوں کا کفارہ ایک مسکین کو دینا ▪

مسئلہ 1717۔ جس شخص پرواجب ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مدّ بعام مسکین کو دے وہ چند دنوں کا کفارہ ایک مسکین کو دے سکتا ہے۔

▪ ماہِ رمضان کے روزوں کی قضا میں چند سال تک تاخیر کرنا ▪

مسئلہ 1718۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجالانے میں چند سال تاخیر کردے توضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور کئی سال تاخیر کرنے کی وجہ سے اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

▪ جان بوجھ کر روزہ نہ رکھنا ▪

مسئلہ 1719۔ اگر ماہ رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر کے نہ رکھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور ہر دن کے لئے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ایک غلام کو آزاد کرے (جسکی تفصیل مسئلہ نمبر 1670 میں گذر چکی ہے) اوراگرآئندہ ماہ رمضان تک روزے کی قضا بجانہ لائے تو (پہلے والے کفارے کے علاوہ) ہر دن کے لئے ایک مد بعام مسکین کو دے گا۔

▪ روزہ نہ رکھنااور ماہِ رمضان میں روزے کو باطل کرنے والی چیزوں کا تکرار کرنا ▪

مسئلہ 1720۔ اگر ماہ رمضان کا روزہ جان بوجھ کر نہ رکھے اور دن میں کئی مرتبہ جماع یا استمناء کرے تو کفارہ بھی اتنی ہی مرتبہ دینا ہوگا لیکن اگر کئی مرتبہ کھانا کھائے تو ایک کفارہ دینا کافی ہے۔

▪ بڑے بیٹے پر والدین کے قضا روزوں کا واجب ہونا ▪

مسئلہ 1721۔ باپ یا ماں مرنے کے بعد اس تفصیل کے مطابق کہ جو احکام نماز کے مسئلہ نمبر 1399 اور اس کے بعد کے مسائل میں بیان ہو چکی ہے بڑے بیٹے پر ان کے روزوں کی قضا واجب ہے۔

▪ والدین کے رمضان کے علاوہ دوسرے روزوں کی قضا ▪

مسئلہ 1722۔ اگر باپ یا ماں نے ماہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا واجب روزہ جیسے نذر کا روزہ نہ رکھا ہو تو ضروری ہے کہ بڑا بیٹا اس کی قضا بجالائے۔

مسافر کے روزے کے احکام

▪ مسافر کی نماز اور روزے کا رابطہ ▪

مسئلہ 1723۔ ایسا مسافر جس پر ضروری ہے کہ چار رکعتی نماز کو سفر میں دو رکعت بجالائے وہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور ایسا مسافر جو نماز پوری پڑھتا ہو جیسے وہ شخص جو زیادہ سفر کرتا ہے یا اس کا سفر گناہ کا سفر ہے اگر وہ شخص ماہ رمضان میں سفر کرے توضروری ہے کہ سفر میں روزہ بھی رکھے۔

▪ ماہ رمضان میں سفر پر جانا ▪

مسئلہ 1724۔ جس شخص پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہے اگر رات سے ہی - اگر چہ تردد کے ساتھ ہی ہو -ظہر سے پہلے سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور طلوع فجر (اذان صبح) کے وقت اپنے وطن میں ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں اس کا روزہ صحیح ہے، توظہر سے پہلے اس کاسفر کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ وہ سفر ضروری ہو- جیسے مال ضایع ہونے کے خوف کی وجہ سے یامؤمن بھائی کی جان جانے کے خوف کی وجہ سے سفر کرے-یا زیادہ اہم شرعی امور کےلیےسفرکرے جیسے زیارت اهلبیت علیھم السلام، عمرہ یا مؤمن بھائی کے استقبال کے لیے سفر کرے۔ اس مسئلے میں فرق نہیں کرتا کہ سفر 23 ماہ رمضان کی رات سےپہلے ہو یا اس کے بعد ہو۔
بہر حال اگر رات سے سفر کاارادہ رکھتاہو تو ظہر سے پہلے سفر کرنے سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

▪ ماہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے معین روزے میں سفر کرنا ▪

مسئلہ 1725۔ اگر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا معین روزہ انسان پر واجب ہو مثلا نذر کی ہو کہ فلاں معین دن روزہ رکھے گا تو جب تک ناچار نہ ہو اس دن سفر نہیں کر سکتا ہے اور اگر سفر میں ہو اور وطن واپس لوٹنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ وطن واپس لوٹ آئے یا

کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے اور اس دن کا روزہ رکھے۔

▪ مستحب روزہ اور سفر میں اس کی نذر کرنا ▪

مسئلہ 1726۔ مسافر مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا ہے اور اگر نذر کرے کہ مستحب روزہ رکھے گا تو اسے سفر میں نہیں رکھ سکتا ہے مگر یہ کہ نذر کرتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ ہر صورت میں خواہ سفر میں رہوں یا سفر نہ ہو روزہ رکھوں گا اور ضروری نہیں ہے کہ سفر پر جانے سے پہلے نذر کرے بلکہ سفر کے بعد بھی نذر کرسکتا ہے کہ ہر صورت میں اس دن کا روزہ رکھوں گا۔

▪ مدینہ منورہ میں مستحب روزہ ▪

مسئلہ 1727۔ علماء کے درمیان مشہور یہ ہے کہ مسافر اپنی حاجت مانگنے کے لیے تین دن مدینہ طیبہ میں مستحب روزے رکھ سکتا ہے اور احوط یہ ہے کہ وہ تین دن بدھ، جمعرات اورجمعہ کے دن ہوں لیکن حاجت مانگنے کے لیے مدینہ منورہ تین دن کے روزوں کا مستحب ہونا کلی طور پر ثابت نہیں ہے بلکہ اس کام کے لیے روایات میں مخصوص آداب ذکر ہوئے ہیں جن کا انجام دینا حال حاضر میں مقدور نہیں ہے لہذا تین دن روزوں کو ثواب کی رجاء (امید) کی نیت سے بجالائے۔

▪ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مسافر کا روزہ رکھنا ▪

مسئلہ 1728۔ جو شخص بالکل نہ جانتا ہو کہ مسافر روزہ نہیں رکھ سکتا اگر سفر میں روزہ رکھے اور دن میں مسئلہ سے آگاہ ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر مغرب تک نہ سمجھے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

▪ بھولنے یا سفر میں روزے رکھنے کے مسئلہ کی تفصیلات سے لاعلمی کی صورت میں مسافر کا روزہ رکھنا ▪

مسئلہ 1729۔ جو شخص مسافر کے روزے کے مسائل کی بعض تفصیلات سے آگاہی نہیں رکھتا اگر سفر میں روزہ رکھے اور دن کے ختم ہوجانے کے بعد سمجھے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر بھول جائے کہ میں مسافر ہوں یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ صحیح نہیں ہے اور سفر میں روزہ رکھے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

▪ روزہ دار کا سفر کرنا ▪

مسئلہ 1730۔ ماہ رمضان میں اگر روزہ دار رات کو سفر کی فکر میں نہ ہو- حتیٰ تردد کے ساتھ بھی-چنانچہ اگر دن میں سفر کرے تو ضروری ہے کہ روزے کو پورا کرے خواہ ظہر سے پہلے سفر کرے یا ظہر کے بعد سفر کرے۔ اور اگر رات میں ہی سفر کی فکر میں ہو تو اگر ظہر کے بعد سفر کرے تو روزہ رکھے گا لیکن اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو وطن سے نکلنے سے اس کا روزہ باطل ہوجائے گا اور اس کی قضا بجالائے گا اور وطن سے نکلنے سے پہلے روزہ کھولنا جائز نہیں ہے اور اگر روزہ کھالے توبنابر احتیاط مستحب کفارہ دے۔

▪ ظہر سے پہلے وطن پہنچ جانا ▪

مسئلہ 1731۔ اگر مسافرماہ رمضان میں ظہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے چنانچہ ایسا کام جو روزے کو باطل کرتا ہے انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اگر ایسا کام انجام دیا ہو تو اس دن کا روزہ واجب نہیں ہے اور اس مسئلہ میں فرق نہیں کرتا کہ فجر سے پہلے سفر میں تھا یا یہ کہ پہلے روزہ رکھا ہو پھر سفر میں اپنے روزے کو باطل کیا ہو پھر وطن پہنچا ہو۔ لیکن اگر مسافر ظہر سے پہلے ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں دس دن رکنے کا ارادہ رکھتا ہے چنانچہ ایسا کام جو روزے کو باطل کردیتاہے انجام نہ دیا ہو تواپنے فریضے پر عمل کی نیت سے اس دن کا روزہ رکھے لیکن بہرحال دن کے باقی حصے میں ایسی چیزوں سے جو روزے کو باطل کرتی ہیں اجتناب کرے اور اس روزے کی قضا بھی بجالائے گا۔

▪ ظہر کے بعد وطن پہنچنا ▪

مسئلہ 1732۔ اگر مسافر ظہر کے بعداپنے وطن پہنچے یا اس جگہ پر پہنچے جہاں دس دن رکنے کا ارادہ ہو تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا ہے۔

▪ ماہ رمضان کے آداب اس شخص کے لیے جو عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو ▪

مسئلہ 1733۔ مسافر اور وہ شخص جوعذر کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اس کے لئےماہ رمضان کے دن میں جماع کرنا اور اس طرح کھانا پینا کہ مکمل سیر ہو جائے مکروہ ہے۔

وہ لوگ کہ جن پر روزہ واجب نہیں ہے

■ بوڑھوں کا روزہ اور اس کا فدیہ ■

مسئلہ 1734۔ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ نہیں رکھ سکتے ہیں یا ان کے لیے مشقت اور سختی کا باعث ہے- اگرچہ حرج کی حدّ تک نہ پہنچے- ان پر ماہ رمضان کا روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت بعام میں ان کے لیے ضروری ہے کہ ہردن کے لیے ایک مدّ (جو گندم میں تقریباً900 گرام ہے) مسکین کو دیں اور پہلی صورت میں بھی احتیاط مستحب مؤکدّ یہ ہے کہ ہر دن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دیں۔

■ بڑھاپے کی وجہ سے نہ رکھے ہوگئے روزوں کی قضا ■

مسئلہ 1735۔ جس شخص نے بڑھاپے کی وجہ سے روزے نہیں رکھےاگرآئندہ ماہ رمضان تک بغیر مشقت اور سختی کے روزے رکھ سکے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجالائے۔

■ پیاس کی بیماری میں مبتلا شخص کا روزہ ■

مسئلہ 1736۔ اگر انسان کو ایسی بیماري لاحق ہو کہ اسے پیاس لگتی ہو اور پیاس کو برداشت نہ کر سکتاہو یا اس کےلیے غیر قابل تحمل مشقت اور سختی کا باعث ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہےلیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دن کے دوران جتنی مقدار کے لیے ناچار ہے اس سے زیادہ پانی نہ پیئۓ اور اگر اگلے ماہ رمضان تک اس کا عذر ختم ہو جائے تو جو روزے نہیں رکھے ہین ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے گا۔

■ حاملہ عورت کا روزہ ■

مسئلہ 1737۔ وہ حاملہ عورت کہ جس کے لیے روزہ ضرر رکھتا ہے یا اس کے پیٹ میں موجود بچے کے لیے روزہ ضرر رکھتا ہے اس پر روزہ واجب نہیں ہے بلکہ وہ ہر دن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دے گی اور اگر اگلے ماہ رمضان تک بغیر ضرر کے روزہ رکھ سکتی ہے تو روزے جو نہیں رکھے ان کی قضا کرے گی ورنہ روزوں کی قضا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر روزہ رکھنے

پر قدرت رکھتی ہو۔ اگر چہ یہ قدرت شدید مشقت اور سختی کو برداشت کرنے کے ساتھ ہو تو ضروری ہے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مد بعام مسکین کو دے۔

▪ دودھ پلانے کے دوران عورت کا روزہ ▪

مسئلہ 1738۔ وہ عورت جو بچے کو دودھ دیتی ہے اگر روزہ اس بچے کے لیے جس کو دودھ پلاتی ہے نقصان دہ ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے بلکہ ہر دن کے لیے ایک بعام مسکین کو دے گی نیز اگر روزہ خود اس عورت کے لیے نقصان دہ ہو تو بھی اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور بنابر احتیاط مستحب ہر دن کے لیے ایک مدّبعام مسکین کو دے اور دونوں صورتوں میں اگر اگلے ماہ رمضان تک اس کا عذر ختم ہوجائے اور روزوں کی قضا کرسکے تو ضروری ہے کہ جن روزوں کو نہیں رکھا ان کی قضا بجالائے لیکن اگر آئندہ ماہ رمضان تک اس کا عذر باقی ہو رہے تو ضروری ہے کہ ہر دن کے لیے مزید ایک مدّبعام مسکین کو دے۔

اور اگر بچے کو دودھ پلانا اس طریقے میں منحصر نہ ہو بلکہ بچے کو دودھ پلانے کا کوئی اور راستہ بھی موجود ہو- جیسا کہ کوئی دوسری عورت اس بچے کو دودھ پلائے یا دودھ پلانے میں فیڈر وغیرہ سے مدد لے بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ ان روزوں کی قضا کرے- لیکن اگر ماہ رمضان میں اور اس کے بعد راستہ اس میں منحصر ہو کہ خود وہ عورت دودھ پلائے تو ضروری نہیں ہے کہ روزوں کی قضا بجالائے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو قضا کرے۔

اس مسئلہ میں فرق نہیں ہے کہ وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہے بچے کی ماں ہو یا اس کی دایہ ہو، اجرت اور پیسے لے کر دودھ پلاتی ہو یا بغیر اجرت کے دودھ پلاتی ہو۔

چاند ثابت ہونے کے طریقے

▪ چاند کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کے پانچ طریقے ▪

مسئلہ 1739۔ مہینے کی پہلی تاریخ پانچ چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔

1۔ یہ کہ انسان خود چاند کو دیکھ لے یا کسی اور طریقے سے انسان کو یقین حاصل ہو جائے۔

2۔ کسی بھی وجہ سے خود انسان کو یا عام لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے مثلاً لوگوں کی کچھ تعداد کہے ہم نے چاند دیکھا ہے۔ لیکن اگر خود انسان کو معمول سے ہٹ کر اطمینان حاصل ہو اس طرح کہ ان حالات میں عام لوگوں کو اطمینان حاصل نہ ہوتا ہو، تو یہ شخص اپنے اطمینان پر بھروسہ اور اعتماد نہیں

کر سکتا۔
3۔ دو عادل مرد کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے۔
مہینے کی پہلی تاریخ کا دو عادل مردوں کے کہنے سے ثابت ہونا دو شرطیں رکھتا ہے۔
پہلی شرط: ان کی غلطی کا اطمینان نو عی نہ ہو لہذا اگر آسمان صاف ہو اور بہت سارے لوگ چاند دیکھنے کی جستجو میں ہوں لیکن صرف دو آدمی چاند دیکھنے کی گواہی دیں تو ان کی گواہی اعتبار نہیں رکھتی۔
دوسری شرط: یقین یا اطمینان کا حصول ممکن نہ ہو لہذا جہاں چاند دیکھنے یا نہ دیکھنے کا اطمینان یا یقین حاصل کرنا ممکن ہو وہاں دو عادل مردوں کا کہنا کافی نہیں ہے۔
البتہ یہ آخری شرط صرف ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کے لیے ضروری ہے اور دیگر مہینوں - جیسے شوال کا مہینہ - میں یہ شرط ضروری نہیں ہے۔
4۔ پچاس آدمی - خواہ عادل ہو یا عادل نہ ہوں - کہہ دیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے البتہ اس شرط کے ساتھ کہ ان کی غلطی کا اطمینان نہ ہو۔
5۔ ماہ شعبان کی ابتداء سے تیس دن گزر جائیں تو اس سے ماہ رمضان کی پہلی ثابت ہو جاتی ہے اور ماہ رمضان کی ابتدا سے تیس دن گذر جائیں تو اس سے ماہ شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

▪ حاکم کے حکم سے چاند کا ثابت ہونا ▪

مسئلہ 1740۔ حاکم کے حکم سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی مگر یہ اس طرح کہ باعث اطمینان ہو جیسا مسئلے میں گزر چکا ہے۔
البتہ حج میں مہینے کی پہلی تاریخ کے بارے میں اہلسنت کی نظر کے مطابق اعمال حج کو بجالایا جاسکتا ہے اگر چہ یقین یا اطمینان ہو کہ ان کی نظر صحیح نہیں ہے۔

▪ ماہرین فلکیات کی پیشگوئی ▪

مسئلہ 1741۔ مہینے کی پہلی تاریخ ماہرین فلکیات کی پیشگوئی سے ثابت نہیں ہوتی لیکن اگر ان کے کہنے سے خود انسان کو یا عام لوگوں کو یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن اگر عام لوگوں سے ہٹ کر انسان کو اطمینان حاصل ہو جائے تو یہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

▪ اول ماہ کے ثابت ہونے کے لیے چاند کی کچھ خصوصیات کا معتبر نہ ہونا ▪

مسئلہ 1742۔ چاند کا بلند ہونا یا دیر سے غروب کرنا یا چاند کا حلقے کی صورت میں ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ پچھلی رات مہینے کی پہلی تھی البتہ اگر ظہر سے پہلے چاند دیکھا جائے تو وہ دن مہینے کا پہلا دن شمار ہوگا۔

▪ روزہ نہ رکھنے کے بعد اول ماہ رمضان کا ثابت کرنا ▪

مسئلہ 1743۔ اگر کسی شخص کے لیے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو اور روزہ نہ رکھے اگر بعد میں ثابت ہوجائے کہ پچھلی رات مہینے کی پہلی تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

▪ اول ماہ کے ثابت ہونے میں شہروں میں فرق ▪

مسئلہ 1744۔ اگر کسی شہر میں چاند نظر آجائے تو یہ دوسرے شہر کے لوگوں کے لیے فائدہ نہیں رکھتا مگر جب جانتا ہو کہ اگرپہلے شہر میں چاند نظر آجائے تو دوسرے شہر میں بھی دیکھ جائے گا۔

▪ ذرائع ابلاغ سے چاند کا ثابت ہونا ▪

مسئلہ 1745۔ اول ماہ ذرائع ابلاغ اور ارتباطات کے وسائل سے ثابت نہیں ہوتا مگر یہ کہ انسان جانتا ہو کہ یہ خبر دو عادل مردوں کی گواہی یا دوسرے کسی ایسے ذریعے سے آئی ہے کہ جو شریعت میں معتبر ہے۔

▪ ماہ رمضان کے آخر کا یوم الشک ▪

مسئلہ 1746۔ جس دن انسان نہ جانتا ہو کہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تو ضروری ہے کہ دن کو روزہ رکھے لیکن اگر دن کے وقت معلوم ہو جائے کہ اول شوال ہےتو ضروری ہے کہ روزہ کھول لے۔

▪ قیدی کے لیے چاند کا ثابت ہونا ▪

مسئلہ 1747۔ اگر قیدی ماہ رمضان کا یقین حاصل نہیں کرسکتا تو ضروری ہے کہ جس مہینے

کے بارے میں ماہ رمضان ہونے کا زیادہ احتمال ہے اس کے روزے رکھے اگر چہ گمان نہ بھی ہو اوراگر سب مہینوں کے ماہ رمضان ہونے کا احتمال برابر ہو تو ایک مہینے کو انتخاب کرکے اس کے روزے رکھے گا اور اگر جانتا ہوکہ آئندہ سال تک جیل میں رہے گاتوجس مہینے کے روزے رکھے ہیں اس سے گیارہ مہینے گذرنے کے بعد دوبارہ ایک مہینہ روزہ رکھےاوراگر ابتدا سے نہیں جانتا کہ آئندہ سال تک قید میں رہے گا اور تمام مہینوں میں ماہ رمضان کے ہونے کا احتمال برابر ہو تو بعد والے سال میں بھی ایک مہینے کا انتخاب کرکے اس کے روزے رکھے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ مہینہ اس مہینے کے مطابق ہوکہ جسے پچھلے سال انتخاب کیا تھا۔

مکروہ اور حرام روزے

■ حرام روزے ■

مسئلہ 1748۔ عید فطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے اور جس دن کے بارے میں انسان نہ جانتا ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ، اگر اس دن روزہ رکھنا چاہے توماہ شعبان کے روزے کی نیت سے رکھے گا اور اگرماہ رمضان کی پہلی تاریخ کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے اسی طرح اگر یہ نیت کرے کہ اگر آخری شعبان ہے تو مستحب روزہ ہو اور اگر اول ماہ رمضان ہے تو واجب روزہ ہو جیسا کہ مسئلہ نمبر 1577 میں گذر چکا ہے۔

■ بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھنا ■

مسئلہ 1749۔ اگر بیوی کے مستحب روزہ رکھنے سے شوہر کا حق ضائع ہوتا ہو تو اس کا روزہ رکھنا حرام ہے بلکہ شوہر کی رضایت کے بغیر مستحب روزہ نہیں رکھی گی۔

■ والدین کا مستحب روزے سے اذیت ہونا ■

مسئلہ 1750۔ اگر اولاد کا مستحب روزہ رکھنا ماں یا باپ کی اذیت کا سبب بنے تو مستحب روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

▪ والدین کا مستحب روزے کو جاری رکھنے سے منع کرنا ▪

مسئلہ 1751۔ اگر بیٹا یا بیٹی ماں اور باپ کی رضامندی سے روزہ رکھے اور دن کے درمیان باپ یا ماں روزے کو جاری رکھنے سے اذیت ہو تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کرلے۔

▪ روزہ کے مضّر ہونے کا خوف ▪

مسئلہ 1752۔ جو شخص خوف رکھتا ہو کہ روزہ اس کے لیے مضرہے اگر چہ ڈاکٹر کہے کہ روزہ ضرر نہیں رکھتا اس کے لیے ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور جو شخص خوف نہیں رکھتا اس کے لیے ضروری ہے کہ روزہ رکھے اگر چہ ڈاکٹر کہے کہ روزہ ضرررکھتا ہے۔

▪ ضرر کے خوف ساتھ روزہ رکھنے کا حکم ▪

مسئلہ 1753۔ جو شخص ڈرتا ہو کہ روزہ اس کے لئے ضرر کا باعث ہے اگر روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ کسی وجہ سے-مثلا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے -قصد قربت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ضرر نہیں تھا۔

▪ ضرر کا علم نہ ہونے کی صورت میں روزہ رکھنا ▪

مسئلہ 1754۔ جس شخص کو روزے کے مضر ہونے کا خوف نہ ہو اگر وہ روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے باعث ضرر تھا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

▪ عاشورا کے دن کا روزہ/مہمان کا روزہ ▪

مسئلہ 1755۔ عاشورا کے دن روزہ باطل ہے اور مناسب ہے کہ انسان بغیر روزے کی نیت کے حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی مشابہت کی خاطر عصر تک کھانے پینے سے اجتناب کرے اور عصر کے وقت کسی چیز سے افطار کرے۔

مہمان کا مستحب روزہ اوراسی طرح مہمان کا ایسا واجب روزہ جس کا وقت وسیع ہے میز بان کے رضامندی معلوم کیے بغیر باطل ہے۔

ان روزوں کے علاوہ جو ہم نے بیان کئے ہیں دیگر حرام روزے بھی ہیں جو مفصل کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں۔

■ مکروہ روزے ■

مسئلہ 1756۔ جس دن انسان کو شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کادن بہتر ہے اس دن روزہ نہ رکھے۔

مستحب روزے

■ وہ دن کہ جن میں روزہ رکھنے کی تاکید ہوئی ہے ■

مسئلہ 1757۔ حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ جو کہ بیان کیے گئے ہیں پورے سال کے دنوں کا روزہ مستحب ہےالبتہ بعض روزوں کے لئے زیادہ تاکید ہوئی ہے ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتاہے۔

1۔ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینے کی دسویں تاریخ کے بعد آئے بلکہ اگر کوئی ان روزوں کو نہ رکھے تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر بالکل روزہ نہیں رکھ سکتا تو مستحب ہے کہ ہر دن کے لیے ایک مدّ طعام یا ایک درھم مسکین کو دے۔

2۔ہر مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں کا روزہ۔

3۔رجب اور شعبان کے پورے مہینہ کا روزہ اور ان دو مہینوں کے کچھ دنوں کا روزہ اگرچہ ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔

4۔شوال کی 4تاریخ سے لیکر 9تاریخ تک۔

5۔25اور 29ذی القعدہ۔

6۔ذی الحجہ کی پہلی سے نوتاریخ (روز عرفہ) تک لیکن اگر روزے کی کمزوری کی وجہ سے روز عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ مکروہ ہے۔

7۔عید غدیر (18ذی الحجہ) کا روزہ

8۔عید مباہلہ (24ذی الحجہ) کا روزہ

9۔پہلی، تیسری اور ساتویں محرم کا روزہ

10۔ولادت باسعادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ (17ربیع الاول) کے دن کا روزہ

11۔پندرہ جمادی اول کا روزہ

12۔بعثت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ (27رجب) کے دن کا روزہ

اور اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے تو واجب نہیں ہے کہ اسے آخر تک پہنچائے بلکہ اگر کوئی مؤمن بھائی اس کو کھانے کی دعوت کرے تو اگر ظہر سے پہلے ہو تو مستحب ہے کہ اس کی دعوت کو قبول کرے اور دن کے وقت ہی افطار کرلے۔

بعض موارد میں مبطلات روزہ سے اجتناب کرنے کا استحباب

▪ وہ موارد کہ جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا مستحب ہے ▪

مسئلہ 1758۔ آٹھ افراد کے لئے ماہ رمضان میں مبطلات روزہ سے اجتناب کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ روزہ سے نہ ہوں۔

اول۔ وہ مسافر جس نے سفر میں ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

دوم۔ وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے (مسئلہ 1730 کو مد نظر رکھتے ہوئے)

سوم۔ جو مریض دن میں صحت مند ہو جائے (جس کی تفصیل مسئلہ نمبر 1576 میں گذر چکی ہے)

چہارم۔ جو عورت دن میں حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے۔

پنجم۔ وہ عورت جو ظہر کے بعد حائض ہو جائے۔

ششم۔ وہ کافر جو دن میں مسلمان ہو جائے (جس کی تفصیل مسئلہ نمبر 1575 میں گذر چکی ہے)

ہفتم۔ وہ نابالغ جو دن میں بالغ ہو جائے (سابقہ مورد کی تفصیل کے مطابق)

ہشتم۔ وہ دیوانہ جو دن میں عاقل ہو جائے (سابقہ مورد کی تفصیل کے مطابق)

▪ افطار سے پہلے نماز مغرب پڑھنا ▪

مسئلہ 1759۔ روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ افطار کرنے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لے لیکن اگر کوئی اس کے انتظار میں ہو یا کھانے کی زیادہ چاہت ہو جس کی وجہ سے توجہ اور حضور قلب کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جہاں تک ممکن ہو نماز کو اس کے فضیلت کے وقت میں بجا لائے۔

خمس کے احکام

■ خمس واجب ہونے کے موارد ■

مسئلہ 1760۔ سات چیزوں میں خمس واجب ہے۔

1۔ کمائی اور دیگر فوائد
2۔ معدن
3۔ خزانہ
4۔ حلال مال جو حرام مال کے ساتھ مخلوط ہو جائے
5۔ وہ جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوتے ہیں
6۔ جنگی غنیمت
7۔ ایسی زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے۔

ان سب کے احکام اور وجوب خمس کی کیفیت کے اعتبار سے ان میں جو فرق ہے اور ان کا مصرف آئندہ مسائل میں بیان ہو گا۔

خمس واجب ہونے کے موارد

1۔ کمائی اور دیگر فوائد

■ آمدنی کا خمس ■

مسئلہ 1761۔ جب بھی انسان کو تجارت یا صنعت یا کسی دوسری کمائی سے جو منافع حاصل ہو ۔اگر چہ میت کی نماز یا روزہ بجا لاکر اجرت حاصل کرے۔ اس میں سے اپنے اور اہل و عیال کے سالانہ اخراجات سے جو بچ جائے ضروری ہے کہ اس کا خمس یعنی پانچواں حصہ اس طریقے کے مطابق ادا کرے جس کی تفصیل بعد میں بیان ہو گی۔

▪ ھدیہ وغیرہ کا خمس

مسئلہ 1762۔ اگر انسان کو کمانے کے بغیر کوئی فائدہ حاصل ہو مثال کے طور پر اس کو کوئی چیز بخش دیں اگر سالانہ اخراجات سے بچ جائے، اور یہ مال قدر و قیمت رکھتا ہوتو لازم ہے کہ اس کا خمس ادا کرے بلکہ بنا بر احتیاط اگرقدر و قیمت نہ رکھتا ہو تو بھی اس کا خمس ادا کرے۔

▪ مہر اور میراث کا خمس

مسئلہ 1763۔ وہ مہر جو دائمی شادی کی وجہ سے عورت کو ملتا ہے اس پر خمس نہیں ہے، لیکن جو مہر عورت کو متعہ کرنے کی وجہ سے ملتا ہے اگر اس کے سالانہ اخراجات سے بچ جائے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس کا خمس ادا کرے، انسان کو جو مال میراث کے طور پر ملتا ہے اس میں خمس نہیں ہے مگریہ کہ ایسی میراث ہو جس کے ملنے کی توقع اور امید نہیں تھی یہ اگر اس کے سالانہ ا خراجات سے بچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔
البتہ جو مال وراثت میں ملا ہے اگر بڑھ جائے یا اس کی قیمت زیادہ ہو جائے تو جب تک بیچا نہیں ہے اس کا خمس واجب نہیں ہے لیکن بیچنے کے بعد قیمت میں جو اضافہ ہوا ہے-اس سے مہنگائی (افراط زر) کی مقدار کو کم کرنے کے بعد-وہ اس سال کا نفع اور سود ہے کہ اگر اسے ایک سال تک مخارج میں خرچ نہ کیا جائے تو اس کا خمس ادا کرے گا۔

▪ وہ میراث جس کا خمس ادا نہیں ہوا ▪

مسئلہ 1764۔ انسان کو اگر ایسا مال وراثت میں ملے جس کے بارے میں جانتا ہو کہ جس شخص سے یہ مال وارثت میں ملا ہے اس نے اس کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس کا خمس ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح اگر وراثت کے اس مال میں خمس نہ ہو لیکن وارث جانتا ہو کہ جس شخص سے یہ مال اس کو وراثت میں ملا ہے اس کے ذمہ میں خمس ہے تو ضروری ہے کہ کسی بھی طرح سے میّت کے قرض کو ادا کرے خواہ میّت کے مال سے دے، یا خود اپنے مال سے خمس دے، اور بعد میں میت کے مال سے لے لے، یااپنے مال سے بلامعاوضہ دے دے۔

▪ کفایت شعاری کی وجہ سے بچ جانے والا مال ▪

مسئلہ 1765۔ اگر کفایت شعاری کرنے کی وجہ سے سالانہ اخراجات سے کچھ بچ جائے تو اس کا خمس ادا کرنا ضروری ہے۔

▪ اس شخص کے مال کا خمس جس کے اخراجات کوئی اور دیتا ہے ▪

مسئلہ 1766۔ جس شخص کے اخراجات کوئی دوسرا دے رہا ہو، ضروری ہے کہ اسے جو بھی مال ملے اور ایک سال تک اس کے پاس رہے تو اس مال کا خمس ادا کرے۔

▪ موقوفات کی منفعت کا خمس ▪

مسئلہ 1767۔ اگر کسی نے معین افراد کے لئے مثلا اپنی اولاد کے لئے کوئی زمین وقف کی ہو چنانچہ اگر اس زمین میں کھیتی باڑی کرے یا باغ لگائے اور اس سے آمدنی ہو اور ان کے سال کے اخراجات سے بچ جائے تو اس پر خمس واجب ہے اور اگر زراعت اور باغ میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت بڑھ جائے اور اسے بیچ دیں تو قیمت کی اضافی مقدار مہنگائی اور افراط زر کو کم کرنے کے بعد اس سال کی کمائی میں سے ہے کہ اگر ایک سال تک اخراجات میں خرچ صرف نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کریں۔ اگر کسی دوسرے طریقے سے بھی اس زمین سے نفع اورآمدنی حاصل ہو مثلا اس کا کرایہ وصول ہو تو جو مقدار سال کے اخراجات سے بچ جائے اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

▪ جو مال فقیر نے خمس یا واجب صدقے کی بابت لیا ہے ▪

مسئلہ 1768۔ فقیر جس مال کو خمس یا واجب صدقے جیسے زکات اور کفارے کی بابت لیتا ہے وہ خمس نہیں رکھتا اگر چہ اس کے سالانہ اخراجات سے بچ جائے لیکن بنابر احتیاط جو مال فقیر مستحب صدقے کی بابت لیتا ہے اگر اس کے سالانہ اخراجات سے بچ جائے تو اس کا خمس ادا کرے گا اور اگر اس مال سے جو خمس یا واجب صدقے کی بابت اس کو دیا گیا ہے نفع اورآمدنی حاصل کرے مثلا درخت سے پھل حاصل کرے اور سالانہ اخراجات سے بچ جائے تو اس کا خمس ادا کرے گا۔

▪ خود ان پیسوں سے کسی چیز کو خریدنا کہ جن کا خمس ادا نہیں کیا گیا ہو ▪

مسئلہ 1769۔ اگر خود اس مال سے کہ جس کا خمس ادا نہیں ہوا کوئی چیز خریدے یعنی بیچنے والے سے کہے اس چیز کو اس پیسے سے خریدتا ہوں تو اگر حاکم شرع اس معاملے کے پانچویں حصّے کی اجازت دےدے تو اس مقدار میں معاملہ صحیح ہے اور ضروری ہے کہ اس چیز کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دے اور اگر حاکم شرع اجازت نہ دے تو اس مقدار کا معاملہ باطل ہے لہذا وہ پیسہ جو بیچنے والے نے لیا ہے اگر ضایع نہ ہوا ہو تو حاکم شرع اسی پیسے کا

خمس لے گا اور اگر ضایع ہو چکا ہو تو اس خمس کے عوض کا بیچنے والے یا خریدار سے مطالبہ کرے گا اور پانچویں حصّے میں معاملہ کے باطل ہونے کی صورت میں اگر بیچنے والے کو اس کا علم نہیں تھا اور معاملہ میں تفکیک سے اسے ضرر و نقصان ہوا ہو تو وہ معاملہ مکمل طور پر فسخ کر سکتا ہے۔

▪ کسی چیز کی قیمت کی ادائیگی ان پیسوں سے کہ جن کا خمس نہیں دیا ▪

مسئلہ 1770۔ اگر کوئی چیز خریدے اور معاملے کے بعد اس چیز کی قیمت ان پیسوں سے دے کہ جس کا خمس ادا نہیں ہوا ہے تو جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے لیکن چونکہ بیچنے والے کو وہ پیسہ دیا ہے کہ جس میں خمس ہے لہذا ان پیسوں کے پانچویں حصّے کی مقدار کا قرضدار ہے اور جو پیسہ بیچنے والے کو دیا ہے اگر اس کے پاس موجود ہو تو اسی کا پانچواں حصہ حاکم شرع لے گا اور اگر اس کے ہاتھ سے جا چکاہو تو حاکم شرع خریدار یا بیچنے والے سے اس کے عوض کا مطالبہ کرے گا۔

▪ ایسے مال کا خریدنا کہ جس کا خمس ادا نہ ہوا ہو ▪

مسئلہ 1771۔ اگر ایسا مال خریدے کہ جس کا خمس نہیں دیا گیا چنانچہ حاکم شرع اس معاملے کے پانچویں حصّے کی اجازت نہیں دے تو اس مقدار کا معاملہ باطل ہے اورحاکم شرع اس مال کا پانچواں حصّہ لے سکتا ہےاور اگر خریدار اس چیز کو نہ جانتا ہو اور معاملہ کی تفکیک کی وجہ سے اسے نقصان اور ضرر ہو تو وہ بقیہ معاملے کو بھی فسخ کرسکتا ہے اور اپنے پیسوں کو بیچنے والے سے لے سکتا ہے اور اگر حاکم شرع معاملے کے پانچویں حصّے کی اجازت دےدے تومعاملہ صحیح ہے اور ضروری ہے کہ خریدار پیسے کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دے اوراگر بیچنے والے کو دے چکا ہےتو اس سے واپس لے سکتا ہے۔

▪ ایسا ھدیہ جس کا خمس ادا نہیں ہوا ▪

مسئلہ 1772۔ اگر کوئی ایسی چیز جس کا خمس نہیں دیا گیا ہے کسی کو بخش دیا جائے وہ اس چیز کے پانچویں حصّے کا مالک نہیں بنے گا۔

▪ غیر شیعہ سے لئے گئے اموال ▪

مسئلہ 1773۔ اگرشیعہ اثنا عشری کو دیگر اسلامی فرقوں کے پیرکاروں یا کافروں سے کوئی مال

ملے تو اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

▪ خمس کے سال کی ابتداء ▪

مسئلہ 1774۔ ہر آمدنی اور منفعت جو سال کے اخراجات سے بچ جائے اس کا خمس ادا کرناضروری ہے اور سال کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے جب آمدن اور منفعت حاصل ہوتی ہے اور اس مسئلے میں ان لوگوں میں جو مسلسل اور باقاعدہ کمائی رکھتے ہیں -جیسے سرکاری ملازمین -اور دوسرے لوگوں میں جیسے تاجر اور زراعت کرنے والا میں فرق نہیں ہے۔

▪ سال کے خاتمے سے پہلے منفعت اور آمدنی کا خمس دینا ▪

مسئلہ 1775۔ دوران سال جس وقت انسان کو منفعت اورآمدن حاصل ہو اس وقت بھی اس کا خمس دے سکتا ہے بلکہ اگرجانتا ہو کہ یہ آمدنی اس کے اخراجات میں خرچ نہیں ہوگی تو واجب ہے کہ جس وقت آمدن حاصل ہو اسی وقت اس کا خمس ادا کرے لیکن اگرنہ جانتا ہو کہ اس کی منفعت اور آمدن سالانہ اخراجات سے بچے گی یا نہیں تو خمس کی ادائیگی کو سال کے آخر تک مؤخر کرسکتا ہےاور خمس کو ادا کرنے کے لئے قمری یا شمسی یاعیسوی سال کو معیار قرار دے سکتاہے۔

▪ خمس کے سال کے دوران وفات پانا ▪

مسئلہ 1776۔ اگرآمدن پر سال گزرنے سے پہلے انسان مرجائے تو اس کے مرنے کے وقت تک اخراجات کو اس سے کم کیا جائے گا اورباقی ماندہ مال کا خمس دیا جائے گا۔ البتہ میت کے ضروری اخراجات جیسے کفن، دفن اور فاتحہ خوانی کی مجالس اس مقدار میں کہ اگر اتنا خرچ نہ ہو تو میت کی عزت اور احترام خطرے میں پڑجائے، میت کے اخراجات میں شمار ہوتے ہیں اور ان میں خمس نہیں ہے۔

▪ تجارت کے مال کی قیمت کا بڑھنا ▪

مسئلہ 1777۔ جس چیز کو تجارت کے لئے خریدا ہے اگر اس کی قیمت بڑھ جائے اور اس کو نہ بیچے اور سال کے درمیان میں اس کی قیمت کم ہو جائے تو قیمت کی جو مقداربڑھ گئی تھی اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

▪ تجارت کے اس مال کی قیمت کا گھٹ جانا کہ جسے قیمت بڑھنے کی امید میں نہیں بیچا ▪

مسئلہ 1778۔ جس چیز کو تجارت کے لئے خریدا ہے اگر اس کی قیمت بڑھ جائے اور اس امید میں کہ ابھی قیمت اور بڑھے گی اس کو سال ختم ہونے کے بعد تک نہ بیچے اور قیمت کم ہو جائے تو قیمت کی جو مقدار بڑھ گئی تھی اس کا خمس واجب نہیں ہے۔

▪ خمس میں دی ہوئی چیز کی قیمت کا بڑھنا/افراط زر کا خمس ▪

مسئلہ 1779۔ اگر سرمایہ کے علاوہ کوئی دوسرا مال ہو کہ جس کا خمس ادا کیا جا چکا ہے یا اس میں خمس ہی نہ ہو مثلا مہر یا میراث کا مال یا ایسی چیز ہو کہ جسے زندگی کے اخراجات کے لئے خریدی گئی ہے اگر اس کی قیمت بڑھ جائے اور اسے بیچ دے تو افراط زر کو کم کرنے کے بعد جتنی قیمت زیادہ ہے وہ اس سال کی آمدن ہے اور اگر ایک سال تک اخراجات میں خرچ نہ ہو تو اس کا خمس ادا کرے گا۔

اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ مہنگائی اور افراط زر کی وجہ سے قیمت میں جو اضافہ ہوگا اس میں خمس نہیں ہے اس بناء پر اگر مثال کے طور پر ایک چیز پہلے ہزار روپے کی تھی اور بیچتے وقت دو ہزار کی ہو جائے چنانچہ اگر پچاس فیصد قیمت کی افزائش اور افراط زر کی وجہ سے ہو تو اضافی قیمت میں سے پانچ سو روپے میں خمس نہیں ہے اور صرف دوسرے پانچ سو بقیہ کا خمس ادا کرے گا ہر حالت میں مثلاً اگر کوئی درخت خریدا ہے وہ پھل دے دے یا جو بھیڑ بکری خریدی ہے وہ موٹی ہو جائے تو جو بھی اضافہ ہوا ہے اس کا خمس واجب ہے اگرچہ اس کی غرض و مقصد درخت کے پھل اور بھیڑ بکری کے موٹاپے سے منفعت اور کمائی حاصل کرنا نہیں تھا۔

▪ مخمس مال سے لگائے ہوئے باغ کا خمس ▪

مسئلہ 1780۔ اگر ایسے مال سے کہ جس کا خمس دیا ہے یا جس مال میں خمس نہیں ہے باغ لگائے تو ضروری ہے کہ ان درختوں کے پھلوں اور درختوں میں جو نشوونما ہوئی ہے، کا خمس ادا کیا جائے لیکن اگر بازار کی قیمت بڑھ جانے سے باغ کی قیمت زیادہ ہو جائے تو جب تک باغ کو فروخت نہ کرے خمس واجب نہیں ہے اور بیچنے کے بعد قیمت کی زیادتی اور اضافہ -افراط زر اور مہنگائی کو کم کر کے- اس سال کی آمدنی میں سے ہے کہ اگر ایک سال تک اخراجات میں خرچ نہ ہو تو اس کا خمس ادا کرے گا اس مسئلہ میں فرق نہیں ہے کہ اس نے اس مقصد سے باغ لگایا ہو کہ جب اس کی قیمت زیادہ ہو جائے گی تو اسے بیچ دے گا، یا اس کے پھلوں سے استفادہ کرے گا یا کسی اور غرض سے باغ لگایا ہو۔

▪ درخت لگانے سے حاصل شدہ منفعت اور آمدنی کا خمس ▪

مسئلہ 1781۔ اگر بید یا چنار اور اسی طرح کے دوسرے درخت لگائے تو ان میں ہونے والے اضافے کا ہر سال خمس دینا واجب ہے اسی طرح مثلا اگر اس کی شاخوں -کہ جن کو بطور معمول ہر سال کاٹا جاتا ہے -سے کوئی آمدنی اور فائدہ حاصل ہو اور اس کے سال کے اخراجات سے بچ جائے تو سال کے آخر میں اس کا خمس دے گا البتہ قابل ذکر ہے کہ اگر کئی سال خمس نہیں دیا ہو تو اس مدت میں درختوں میں مجموعی طور پر جو اضافہ ہوا ہے اس کا خمس ادا کرے گا اور اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔

▪ اس شخص کا خمس جو کمائی کے کئی ذرائع رکھتا ہے ▪

مسئلہ 1782۔ اگر کوئی انسان کمائی کے کئی ذرائع رکھتا ہو مثلا جائیداد کا کرایہ لیتا ہے اور خرید و فروخت اور زراعت بھی کرتا ہے چنانچہ اگر ہر ذریعہ آمدنی کا علیحدہ سرمایہ، نفع ونقصان اور حساب کتاب رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی آمدنی کا حساب کر کے اس کا خمس ادا کرے اور اگر اس میں نقصان اٹھائے تو اس نقصان کو دوسرے کام کے نفع سے کم نہیں کر سکتا اور اگر کئی ذرائع آمدنی کا نفع نقصان اور حساب وکتاب ایک ہی ہو تو سال کے آخر میں ان سب کا ایک جگہ حساب کرے گا اور اگر کوئی آمدنی ہوئی ہو تو اس کا خمس دے گا۔

▪ آمدنی حاصل کرنے کے لئے کئے گئے اخراجات کا خمس ▪

مسئلہ 1783۔ انسان فائدہ حاصل کرنے کے لئے جو اخراجات کرتا ہے جیسے دلالی اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کے اخراجات ہیں تو وہ منافع اور آمدنی سے منہا ہو جائیں گے اور اس مقدار میں خمس واجب نہیں ہے۔

▪ وہ منافع اور آمدنی جو سال بھر خرچ ہوتی ہے ▪

مسئلہ 1784۔ اپنی آمدنی میں سے جو کچھ انسان سال کے درمیان اپنی ضروریات زندگی جیسے کھانا، پینا، لباس، مکان کا خریدنا، گھریلو سامان، اولاد کی شادی وغیرہ کے لئے خرچ کرتا ہے اس پر خمس نہیں ہے لیکن اگر یہ اخراجات اس جیسے لوگوں کے لیے جو معمول ہے اس سے زیادہ ہوں تو زائد مقدار کا خمس دینا ہوگا البتہ ضروری نہیں ہے کہ معمول کے اخراجات کی کمترین مقدار پر اکتفا کرے بلکہ اخراجات کے مختلف قسم کی مقدار کہ جو معمول ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

▪ وہ مال جو نذر، کفارہ، انعام یا بخشش میں خرچ ہوتا ہے ▪

مسئلہ 1785۔ جو مال جو انسان نذر میں خرچ کرتا ہے وہ سالانہ اخراجات میں شمار ہوتا ہے اسی طرح وہ مال جو کسی کو بخشش کر دیتا ہے یا انعام دیتا ہے -اتنی مقدارکہ جو معمول ہے- اس کے سالانہ اخراجات میں شمار ہوتا ہے لیکن جو مال کفارہ کی بابت یا نذر پر عمل کرنے کی بابت -جو حرام کام کے انجام دینے سے لازم ہو چکا ہے- ادا کرتا ہے بنابر احتیاط سالانہ اخراجات میں شمار نہیں ہوگا۔

▪ گھر خریدنے یا جہیز مہیا کرنے کے لیے بچت کرنا ▪

مسئلہ 1786۔ اگر آئندہ سالوں کے اخراجات اورضروریات زندگی-جیسے بیٹی کا جہیز یا گھر خریدنا- کے لئےضروری ہوکہ انسان پیسہ یا کوئی مال الگ کر کے رکھےاور اس کے بغیر وہ اپنے آنے والے سالوں کے اخراجات محفوظ اورپورا نہ کر سکتا ہو تو جو پیسہ یا مال اس نے الگ کر کے رکھا ہے اس پر خمس نہیں ہے۔

▪ زیارت کے اخراجات یا حج و عمرہ کے لیے پیسے بینک میں جمع کروانا ▪

مسئلہ 1787۔ وہ مال جسے حج اور دوسرے زیارات کے سفر پر خرچ کرتا ہے - اس مقدار میں کہ جتنا متعارف اور عام ہو- اس کا خمس واجب نہیں ہےاور وہ مال جو واجب حج کے خرچوں کے لیے اکٹھا کرتا ہے یا بینک میں جمع کرتا ہے چنانچہ حج اس پر مستقر ہو چکا ہو اور بچت کئے بغیر حج پر نہیں جا سکتا ہو تو ان پیسوں میں خمس نہیں ہے۔ اس صورت کے علاوہ ضروری ہے کہ ان پیسوں کا خمس ادا کرے اوراسی طرح کا حکم ہے کہ اگر عمرہ یا مستحب حج کے لیےپیسے اکٹھے کرے یا بینک میں جمع کرے مگر یہ کہ اس سفر پر نہ جانا اس کی ضروری شان اور حیثیت کے خلاف ہو اور بغیر بچت کئے اس سفر پر نہیں جاسکتا۔

▪ سال کے اخراجات کا ایسے مال سے حساب کرنا جس کا خمس لازم نہیں ▪

مسئلہ 1788۔ جو شخص کسی روزگار، پیشہ (کام) یا تجارت وغیرہ سے نفع اورآمدنی حاصل کرے اور اس کے پاس دوسرا ایسا مال بھی ہو جس میں خمس واجب نہیں ہے تو وہ اپنے سالانہ اخراجات کو پیشہ و روزگار (کام) کے نفع اور آمدنی سے حساب کر سکتا ہے اگرچہ دوسرے مال کو اپنے اخراجات میں استعمال کر چکا ہو۔ البتہ اگر مال مخمس کو مخارج میں خرچ کرے اور اسکے بعد کوئی منفعت حاصل ہوجائے، اگر ایک سال اس منفعت پر گزر جائے تو اس کا خمس

نکالنا ضروری ہے۔

■ سال کے آخر میں بچا ہوا کھانے کا سامان ■

مسئلہ 1789۔ اگر کوئی شخص سال کے اخراجات کے لیے کھانے کا سامان خریدے اور وہ چیز سال کے آخر میں بچ جائے تو اس کا خمس دے گا اور اگر چاہتا ہے کہ اس چیز کی قیمت ادا کرے تو جس وقت خمس ادا کرے گا اسی وقت کی قیمت کا حساب کرے گا۔ خمس کا حساب کرنے کے لئے ہر مال الگ الگ حساب کرسکتا ہے اس بناء پر جس شخص نے ایک مخصوص دن اپنی سال بھر کی منفعت اور آمدن کے خمس کے حساب کے لیے مقرر کیا ہو اگر اس دن سے پہلے کھانے کا سامان خرید چکا ہو لیکن ابھی تک اس پر ایک سال نہ گزرا ہو تو اگر وہ چاہے تو کہ اس کا خمس نہ دے۔

■ جس چیز کو زندگی کی ضرورت کے لیے خریدی ہو اس سے ضرورت کا برطرف ہونا ■

مسئلہ 1790۔ اگر کوئی انسان اپنے پیشے اور روزگار کی منفعت اور آمدن سے خمس دینے سے پہلے گھریلو سامان خریدے اور اس کے بعد اس کی ضرورت اس سے پوری ہو جائے اگر احتمال دے کہ ایک سال ضرورت دور ہونے کے بعد اسے زندگی کے اخراجات میں استعمال کروں گا تو اسے ایک سال تک رکھ سکتا ہے اور اگر اس طرح کا احتمال نہیں تو ضروری ہے کہ فوراً اس کا خمس دے۔ بہرحال اگر ایک سال گزرنے کے بعد اسے اخراجات میں استعمال نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔ عورتوں کے زیورات کا بھی یہی حکم ہے، جن سے سجاوٹ کا وقت گزر چکا ہو۔

■ جس سال آمدنی نہیں ہوئی اس سال کے اخراجات کو اگلے سال کی آمدنی سے کم کرنا ■

مسئلہ 1791۔ اگر کسی شخص کو ایک سال منافع اورآمدن حاصل نہ ہو تو اس سال کے اخراجات کو بعد والے سال کے منافع اور آمدن سے کم نہیں کر سکتا ہے۔

■ جو مقدار سرمائے سے خرچ کر چکا ہے اس کو آمدنی سے کم کرنا ■

مسئلہ 1792۔ اگر سال کے شروع میں نفع اور آمدن حاصل نہ ہو اور اپنے سرمائے سے خرچ کرے لیکن سال کے ختم ہونے سے پہلے منافع اور آمدن حاصل ہو جائے تو اپنے سرمائے سے جتنا خرچ کرچکا ہے اسے منافع اور آمدن سے کم نہیں کر سکتا، بلکہ صرف تجارت

کے اخراجات اس سے کم کر سکتا ہے۔

■ سرمائے اور بچت کا خمس ■

مسئلہ 1793۔ وہ سرمایہ جو انسان کے لیے ضروری ہواور اس سے کم مقدار میں اپنی عزت و آبرو اور حیثیت کے ساتھ زندگی بسر نہ کرسکتا ہو، خمس نہیں رکھتا یعنی اتنی مقدار اپنی آمدنی سے لے کر اسے اپنا سرمایہ قرار دے سکتا ہے۔ اسی طرح وہ مال جو اپنے مستقبل اور آئندہ کی زندگی کو محفوظ کرنے کے لیے بچاتا ہے لیکن اگر ان اموال کا کچھ حصّہ نہ ہونے کی وجہ سے زندگی گزارنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی ہو تو ضروری ہے کہ اس حصّے کا خمس ادا کرے بلکہ اگر کوئی نفع اورآمدنی حاصل ہو جائے اور جانتا ہو کہ سال کے آخر تک خرچ نہیں ہوگی تو ضروری ہے کہ اس کا فوراً خمس ادا کرے۔ اس بناپر آمدنی اور نفع کے حصول کے لیے جو خرچہ کیا ہے ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اسے سالانہ اخراجات میں شمار نہیں کرسکتا۔ البتہ یہ کرسکتا ہے کہ ان خرچوں کو اور ان کے خمس کو اس نفع اور آمدنی سے کم کرے جو اسے حاصل ہوگی۔

■ سرمائے کے نقصان کا سال کی آمدنی سے ازالہ کرنا ■

مسئلہ 1794۔ اگر سرمائے کا کچھ حصہ برباد ہو جائے اور جو بچا ہوا ہے اسی سے منافع اور آمدنی حاصل کرے کہ جو سالانہ اخراجات سے بچ جائے۔ تو جو مقدار سرمائے سے کم ہوئی ہے وہ منافع اور آمدنی سے نہیں لے سکتا ہے لیکن جو سرمایہ اس کے پاس بچا ہے اگر اس سے کوئی ایسا کام نہ کر سکتا ہو جو اس کے شایان شان ہو یا اس سے جو منافع اور آمدنی حاصل ہوگی اس کے سالانہ اخراجات کے لئے کافی نہ ہو تو اس سرمائے- جو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے- کے خسارہ کو منافع اورآمدنی سے کم کر سکتا ہے۔

■ دوسرے اموال کے نقصان کا سال کی آمدنی سے ازالہ کرنا ■

مسئلہ 1795۔ اگر سرمائے کے علاوہ کوئی دوسری چیز اس کے مال میں سے برباد ہو جائے تو اس چیز کا مہیا کرنا اس سال کے خرچے میں شمار نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس چیز کی اسے اسی سال ضرورت ہو تو وہ اسی سال کے منافع اور آمدنی سے اس چیز کو مہیا کر سکتا ہے۔ اگر بعد کے سالوں میں اسے اس چیز کی ضرورت ہو لیکن ایسی صورت ہو کہ اگر اس سال اس چیز کو مہیا نہ کرے تو آئندہ سالوں میں- حتیٰ قرضہ لینے پر بھی - اس کو مہیا نہیں کر پائے گا،

تو اس کا بھی حکم یہی ہے۔

▪ قرض کا اور قرضے کی ادائیگی کی رقم منافع اور آمدنی سے کم کرنا ▪

مسئلہ 1796۔ اگر کسی شخص کو پورے سال منافع اور آمدنی حاصل نہ ہو اور اپنے اخراجات کے لئے قرضہ لے تو بعد کے سالوں کے منافع اور آمدنی سے اپنے قرضے کی مقدار کو کم نہیں کر سکتا بلکہ اگر سال کے شروع میں اپنے اخراجات کے لئے قرضہ لے اور سال کے ختم ہونے سے پہلے منافع اور آمدنی حاصل ہو جائے تو ظاہراً اپنے قرضے کی مقدار کو اس منافع و آمدنی سے کم نہیں کر سکتا ہے مگر یہ کہ قرضہ لینا منافع اور آمدن کے حصول کے بعد ہو، لیکن ہر صورت میں وہ اپنے قرضے کو سال کے درمیان کے منافع اور آمدنی سے ادا کر سکتا ہے اور ادائیگی کی صورت میں اس مقدار پر خمس نہیں ہوگا۔

▪ ایسے قرضے کی ادائیگی جو اخراجات میں صرف نہ ہو ▪

مسئلہ 1797۔ جو قرضہ مال میں اضافہ کرنے کے لئے یا ایسی جائیداد اور پراپرٹی خریدنے کے لئے لیا گیا ہو جس کی اسے ضرورت نہیں ہے تو اس قرضے کو سال کے کاروبار کے منافع اور آمدنی سے حساب نہیں کر سکتا لیکن اپنا قرضہ ادا کر سکتا ہے کہ اس صورت میں اگر وہ مال جو قرضے کے ذریعے فراہم کرچکا ہے خمس واجب ہونے کی شرائط رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے اور اگر وہ مال جو اس نے قرضے پر لیا ہے یا وہ چیز جو قرضے کے ذریعے فراہم کیا ہے تلف ہو جائے تو اپنے قرضے کی ادائیگی اس سال کے منافع اور آمدنی سے کر سکتا ہے۔

▪ خمس کی ادائیگی کسی اور چیز سے ▪

مسئلہ 1798۔ انسان ہر چیز کا خمس اسی چیز سے دے سکتا ہے یا اس خمس کی قیمت کی مقدار کے برابر پیسے سے دے سکتا ہے لیکن خمس کی قیمت کے مقدار کے برابر دوسری چیز نہیں دے سکتا مگر یہ کہ حاکم شرع اجازت دے دے۔

▪ ایسے مال میں تصرف کرنا جس کا خمس نکالنا ضروری ہو ▪

مسئلہ 1799۔ ایسے مال میں تصرف کرنا جس میں خمس ہو جب تک اس کا پانچواں حصّہ باقی ہو اشکال نہیں رکھتا اور جائز ہے مگر وہ چیزیں جن کا برابر حصّوں میں تقسیم کرنا ممکن نہیں جیسے مکان یا قالین۔

▪ خمس کا اپنے ذمہ لینا ▪

مسئلہ 1800۔ جس شخص کے مال میں خمس ہے وہ اسے اپنے ذمہ نہیں لے سکتا ہے یعنی اپنے آپ کو اہل خمس (خمس کے حقداروں) کا مقروض سمجھے اور تمام مال میں تصرف کرے، اور اگر اس میں تصرف کرے اور مال ضائع ہو جائے تو اس پر ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

▪ حاکم شرع سے مصالحت کرنے کے بعد مال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 1801۔ جس کے مال میں خمس واجب ہو چکا ہے اگر حاکم شرع سے مصالحت کرے تو اپنے پورے مال میں تصرف کر سکتا ہے اور مصالحت کرنے کے بعد اس مال سے جو منافع اور آمدنی آتی ہے اس کی ملکیت ہے البتہ حاکم شرع اسی طرح خمس کا حساب یا مصالحت یا بخشش نہیں کرسکتا جو خمس کے مستحق (خمس کے حقداروں) کی بھلائی میں نہ ہو۔

▪ ایسے شریک کے اموال میں تصرف کرنا جس نے اس کا خمس نہیں دیا ▪

مسئلہ 1802۔ جو شخص کسی کے ساتھ شریک ہو اور وہ اپنے منافع و آمدنی کا خمس دے دے اور اس کا شریک خمس نہ دے اور اگلے سال اسی مال سے جس کا خمس نہیں دیا تھا شراکت کے سرمائے میں اپنا حصّہ ڈال دے تو دونوں شریک اس میں تصرف نہیں کر سکتے۔

▪ نابالغ بچے اور دیوانے کی آمدنی کا خمس ▪

مسئلہ 1803۔ اگر کسی نابالغ بچے یا دیوانے کو کوئی منافع اور آمدنی حاصل ہو جائے تو دوسرے لوگوں کی طرح ان پر خمس واجب ہے اور ان کے سرپرست کے لئے ضروری ہے کہ خمس ادا کرے اور اگر سرپرست نے خمس نہیں نکالا تو ضروری ہے کہ بچہ بالغ اور دیوانہ عاقل ہونے کے بعد اس کا خمس ادا کریں۔

▪ ایسے مال میں تصرف کرنا جس کا خمس نہ دیا ہو یا خمس دینا مشکوک ہو ▪

مسئلہ 1804۔ انسان کو جس مال کے بارے میں یقین ہے کہ اس کا خمس نہیں نکالا تو وہ اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا لیکن جس مال کے بارے میں شک ہو کہ خمس دیا ہے یا نہیں تو اس میں تصرف کرسکتا ہے۔

▪ جس نے بالغ ہونے کے شروع سے خمس نہیں دیا اور جائیداد (زمین) خریدی ▪

مسئلہ 1805۔ جس شخص نے بالغ ہونے کی ابتدا سے خمس نہ دیا ہو، اگر پراپرٹی خریدے اور اس کی قیمت بڑھ جائے چنانچہ پراپرٹی اس لیے نہ خریدی ہو کہ اس کی قیمت بڑھ جائے اور اس کو بیچ دے مثلاً زمین زراعت کے لیے خریدی ہو اس صورت میں کہ زمین ذمہ پر خریدی ہو اور ان پیسوں سے قیمت کی ادائیگی کرے جس میں خمس نہیں دیا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ جس قیمت سے وہ زمین خریدی ہے، اس کا خمس ادا کرے۔ لیکن اگر مثلاً ایسے پیسے کہ جن پر خمس نہیں دیا، بیچنے والے کو دے دے اور اس سے کہے کہ میں یہ پراپرٹی ان پیسوں کے بدلے خریدتا ہوں اسی صورت میں حاکم شرع مصلحت دیکھے اور اس معاملہ کے پانچویں حصّہ کی اجازت دے تو خریدار پر ضروری ہے کہ اس پراپرٹی کی جتنی قدر وقیمت ہے اس کا خمس ادا کرے۔

▪ اس شخص کی ذمہ داری جس نے ابھی تک خمس نہیں دیا ▪

مسئلہ 1806۔ جس شخص نے بالغ ہونے کی ابتدا سے خمس نہ دیا ہو اگر کاروبار کی آمدن سے ایسی چیز خریدی ہو جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور منفعت اور آمدن ہاتھ آنے سے ایک سال گزر چکا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر گھریلو سامان اور دوسری چیزیں جن کی عام طور پر زندگی میں ضرورت ہوتی ہے مہیّا کرے اور خریدے، تو اگر جانتا ہو کہ یہ چیزیں اس سال کے درمیان خریدی ہیں کہ جس سال منفعت اور آمدن ہاتھ آئی ہے تو ضروری نہیں ہے ان کا خمس دے۔ اسی طرح ہے اگر اس سال کے بعد خریدی ہوں لیکن اس کے مہیّا کرنے اور خریدنے کے لیے ضروری تھا کہ جو منفعت اور آمدنی حاصل ہوئی ہے اس کو اکٹھا کرے (اور سال کے بعد خریدے) اور اگر اس مال کی صورتحال معلوم نہ ہو تو ضروری ہے کہ حاکم شرع سے مصالحت کرے۔

2۔ معدن (کان)

▪ معدن (کان) کا خمس ▪

مسئلہ 1807۔ اگر معدن سے سونا یا چاندی برآمد ہو چنانچہ نصاب کی مقدار میں ہو تو اس کا خمس دے گا لیکن اگر معدن سے سیسہ، تانبا، لوہا، تیل، کوئلہ، فیروزہ، عقیق، پھٹکڑی،

نمک یا کوئی اور چیز برآمد کرے تو اخراجات کم کرنے کے بعد اس کا خمس دے گا اور ان میں نصاب تک پہنچنا شرط نہیں ہے۔

▪ معدن کا نصاب ▪

مسئلہ 1808۔ سونے کا نصاب بیس شرعی دینار اور چاندی کا نصاب دو سو درھم ہے یعنی وہ سونا یا چاندی جسے معدن سے باہر نکالا گیا ہے، اس پر آنے والے اخراجات میں سے اس کی قیمت کم کی جائے اور پھر بھی اس مقدار تک پہنچ جائے تو ان میں خمس ادا کرے گا۔ شرعی دینار کی آج کل کے رائج وزن میں تبدیلی کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ شرعی دینار سونے کے $\frac{3}{4}$ عام مثقال کے تین چوتھائی حصے کے برابر ہے نتیجتاً معدن کا نصاب 15 سونے کے عام مثقال یعنی 69/1 گرام بنے گا۔ لیکن جیسا کہ مسئلہ 1904 میں ذکر ہوگا ظاہراً شرعی دینار کی مقدار اس سے زیادہ ہے لہذا معدن کا نصا ب اس مقدار سے زیادہ ہے۔ معدن کا نصاب ایک نظریے کے مطابق تقریباً 84/7 گرام سونا ہے اور دوسرے نظریے کے مطابق تقریبا 89/3 گرام سونا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ مشہور کے نظریے کے مطابق عمل ہو۔

▪ ایسے معدن کا خمس جو نصاب تک نہیں پہنچا ▪

مسئلہ 1809۔ جو آمدنی سونے یا چاندی کی کان سے حاصل ہوئی ہے اگر اس کی قیمت ذکر شدہ نصاب کے برابر نہ ہو تو اس کا خمس اس صورت میں لازم ہوگا جب وہ علیحدہ یا دوسرے منافع اور آمدنی کے ساتھ مل کر سالانہ اخراجات سے زیادہ ہو جیسا کہ کاروبار اور روزگار کے منافع اور آمدنی کے مسائل (مسئلہ 1671 کے بعد) میں گزر چکا ہے۔

▪ جپسم اور چونے کا خمس ▪

مسئلہ 1810۔ جپسم اور چونا اور ہر قسم کے پتھر یا مٹی جو عرف میں معدن شمار ہوتی ہو، پر خمس واجب ہے۔

▪ زمین کے اوپر معدن کا خمس/اس معدن کا خمس جس کا کوئی مالک نہ ہو ▪

مسئلہ 1811۔ جو شخص معدن سے کوئی چیز حاصل کرے گا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے خواہ معدن زمین کے اوپر ہو یا نیچے ہو خواہ ایسی زمین میں ہو کہ اس

کا مالک ہو یاایسی جگہ ہو جو مالک نہیں رکھتا۔

▪ معدن کانصاب کی مقدار تک پہنچنے میں شک ▪

مسئلہ 1812۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ جو سونا یا چاندی معدن سے حاصل ہوئی ہے اس کی قیمت ذکر شدہ نصاب کے برابرہے یا نہیں تو اس پر خمس نہیں ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وزن کرنے یا دوسرے طریقے سے اس کی قیمت معلوم کرے۔

▪ معدن میں شراکت کی صورت میں نصاب کی مقدار ▪

مسئلہ 1813۔ اگر چند اشخاص معدن سے سونا یا چاندی نکالیں تو جواخراجات اس کے حصول کے لیے برداشت کیے ہیں، ان کو کم کرنے کے بعد ان میں سے جس کا حصّہ ذکر شدہ نصاب کے مساوی ہو، ضروری ہے کہ اس میں خمس ادا کرے۔

▪ معدن کے مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کا نکالنا ▪

مسئلہ 1814۔ اگر معدن کو کسی دوسرے شخص کی زمین سے اس کی اجازت کے بغیر نکالے تو جو کچھ اس سے حاصل ہو، زمین کے مالک کا ہوگا اور چونکہ زمین کے مالک نے اس کو باہر نکالنے پر کوئی خرچہ نہیں کیا ہے تو ضروری ہے کہ ان تمام چیزوں پر خمس دے جو معدن سے باہر نکالی گئی ہیں۔

3۔ خزانہ (دفینہ)

▪ خزانے کی تعریف ▪

مسئلہ 1815۔ خزانہ ایسا قیمتی مال ہے جسے زمین یا درخت یا پہاڑیا دیوار یا اس طرح کی چیزوں میں محفوظ اور چھپایا گیا ہو۔

▪ خزانے کی اقسام اوران پر خمس واجب ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 1816۔ اگر انسان کو کسی ایسی زمین میں جو کسی کی ملکیت نہیں ہے، خزانہ مل جائے، اگر ان پرانے اور قدیمی خزانوں میں سے ہوں کہ اسے چھپائے ہوئے بہت زمانہ گزرا ہے

- اس طرح کہ عرف عام میں اسے بغیر مالک کے سمجھاجائے - یا اگر خزانہ عرف عام میں بغیر مالک کے نہیں سمجھا جاتا (یا اس وجہ سے کہ خزانہ پرانا اور قدیمی نہیں ہے اور مثلا ان چیزوں میں سے ہے کہ زمان حاضر یا اس کے قریب زمانوں میں عام ہے یا اس وجہ سے کہ ایسے برتن میں رکھا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے اسے چھپائے ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا ہے) لیکن اس کے مالک کو ڈھونڈنے سے ناامید ہے تو اس خزانے کو اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے اور اس صورت میں اگر خزانہ سونے اور چاندی کے سکے ہوں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے اور ضروری نہیں ہے کہ اس خزانے کے ساتھ معاملہ کرنا اس زمانے میں عام ہو (یعنی ضروری نہیں ہے کہ ان سکّوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا جاتا ہو) اور اگر خزانہ سونے یا چاندی کے سکّوں کی صورت میں نہ ہو تو اس کا خمس ادا کرنا اس صورت میں لازم ہے کہ وہ علیحدہ یا دوسرے منافع اور آمدنی سے مل کر سال کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے اور اگر خزانہ عرف عام میں بغیر مالک اور صاحب کے شمار نہیں ہوتا ہو اور اس کے مالک اور صاحب کو ڈھونڈ نکالنے کا امکان اور احتمال ہو تو لقطہ کے احکام کے مطابق عمل کرے گا۔

▪ خزانے کا نصاب ▪

مسئلہ 1817۔ خزانے کا نصاب سونے کے سکّوں میں وہی نصاب ہے جو زکات میں سونے کا نصاب ہے، یعنی بیس شرعی دینار، اور چاندی کے سکّوں میں بھی چاندی کی زکات کا ہی نصاب ہے، یعنی دو سو شرعی درہم؛ اور ان کے وزن کو آج کل کے وزن میں تبدیل کرنے کا مسئلہ آیندہ مسئلہ نمبر 1904 اور 1905 میں بیان کیا جائے گا۔ ایسا خزانہ جس میں سونے اور چاندی کے سکے نہیں ہیں، اس پر خمس نہیں ہے مگر کسب اور کاروبار کی آمدنی کے لحاظ سے کہ مسئلہ 1761 کے بعد والے مسائل میں گزر چکا، اگر چہ احتیاط مستحب ہے کہ اگر اس خزانے کی قیمت کی مقدار سونے اور چاندی کے نصاب میں سے کسی ایک نصاب کے برابر ہو تو اس پر خمس ادا کرے۔

▪ خریدی گئی زمین میں سے خزانہ نکلنا ▪

مسئلہ 1818۔ اگر ایسی زمین سے خزانہ حاصل ہو جو دوسرے سے خریدی ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: خزانہ قدیمی خزانوں میں سے نہ ہو۔ اس صورت میں اگر یہ احتمال موجود ہو کہ یہ خزانہ

اس کا ہے جو اس زمین کا پہلے مالک تھا تو ضروری ہے اس کو اطلاع دے چنانچہ اگر وہ کہے کہ میرا مال ہے تو اسے دے دے گا اور ضروری نہیں ہے کہ اس کی نشانی بیان کرے۔ لیکن اگر یہ احتمال دے کہ یہ مال اس کا ہے جو اس زمین سے تعلق رکھتا ہے، مثلاً پچھلے مالک کا خادم (نوکر) اور بیٹا تو ان کو اطلاع دے گا اور ان میں سے کوئی ایک اگر کہے یہ خزانہ میرا ہے تو اسے دے گا۔ اگر پچھلا مالک اور وہ لوگ جو اس زمین سے تعلق رکھتے تھے، ان میں سے کوئی ایک بھی یہ نہ کہے کہ یہ خزانہ میرا ہے، تو اس سے پہلے جو شخص زمین کا مالک تھا اور وہ لوگ جو اس کے زمانے میں زمین سے تعلق رکھتے تھے، ان کو اطلاع دے گا۔ اسی طرح سے تمام پہلے والے مالکوں اور اس زمین سے تعلق رکھنے والوں کو اطلاع دے گا۔ اگر کوئی بھی نہ کہے کہ یہ مال اس کا ہے، تو اس مال کے حکم کے مطابق عمل کرے گا جو کسی کو ملا ہے۔

دوسری صورت: خزانہ قدیمی خزانوں میں سے ہو۔ اس صورت میں اگر کوئی ایسی نشانی نہ ہو کہ خزانہ ابھی حال ہی میں چھپایا گیا ہے اور نتیجتاً عرف عام میں بغیر مالک کا شمار ہوتا ہو یا اگر خزانہ عرف عام میں بغیر مالک کے شمار نہ ہوتا ہو لیکن اس کے مالک کو ڈھونڈنے سے ناامید ہو تو وہ اسے اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے۔ اور اس فرض میں اگر سونے اور چاندی کا سکّہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے اور اگر کوئی ایسی نشانی ہو کہ خزانہ حال ہی میں چھپایا گیا ہے اور اس کے مالک کو ڈھونڈ نکالنے کا احتمال دیتا ہو تو احتیاط کرے گا اس ترتیب سے جس کا ذکر پہلی صورت میں ہو چکا ہے کہ پچھلے مالکان اور وہ لوگ جو زمین سے تعلق رکھتے تھے، ان کو اطلاع دی جائے گی۔ چنانچہ ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ یہ خزانہ میرا ہے تو اس مال کے حکم کے مطابق عمل کرے گا جو مال انسان کو ملتا ہے۔

▪ چند خزانوں کے نصاب کی مقدار ▪

مسئلہ 1819۔ خزانے میں خمس واجب ہونے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ نصاب کی تمام مقدار ایک ہی جگہ ملے بلکہ اگر چند مختلف جگہوں سے خزانے حاصل کرے کہ وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کے مطابق بنیں تو ضروری ہے کہ ان کا خمس ادا کرے۔ البتہ سونے اور چاندی کے خزانوں کو مل کر حساب نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کو الگ الگ حساب کیا جائے گا لیکن اگر اتنی مقدار میں خزانہ حاصل ہو کہ جس کی مقدار نصاب تک نہ پہنچتی ہو اور اسے استعمال کرنے کے بعد یا اس کے ختم ہونے کے بعد دوسری مقدار میں خزانہ حاصل ہو کہ استعمال شدہ خزانے کی مقدار سے ملا کر اس کی مقدار نصاب تک پہنچ گئی ہو تو اس پر خمس نہیں ہے۔ اس بناء پر خمس واجب ہونے میں شرط ہے کہ خزانوں کی مقدار جو ایک یا چند جگہوں پر ملی ہو اور ایک وقت یا الگ الگ وقتوں میں ملی ہو اور ابھی تک باقی و موجود ہو،

نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے۔

▪ خزانے میں شراکت کی صورت میں نصاب کی مقدار ▪

مسئلہ 1820۔ اگر خزانہ دو اشخاص کو ملے جس کی قیمت نصاب کی مقدار تک پہنچتی ہو لیکن ان میں سے کسی ایک کا حصّہ بھی الگ الگ اس مقدار تک نہ پہنچے تو خمس دینا ضروری نہیں ہے۔

▪ وہ مال جو جانور کے پیٹ میں ہے ▪

مسئلہ 1821۔ اگر کوئی شخص جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے کوئی مال ملے اگر احتمال دے کہ یہ مال بیچنے والے کا ہے اور جانور نے اس وقت جب بیچنے والے کی ملکیت میں تھا اسے نگل لیا تھا، تو بیچنے والے کو اطلاع دے گا کہ اگر اس نے کہا یہ میرا ہے تو اسے دے دے گا اور ضروری نہیں ہے کہ بیچنے والا اس کی نشانی بتائے اور اگر بیچنے والا نہ کہے کہ یہ میرا ہے یا احتمال نہ دے کہ جانور جس زمانے میں بیچنے والے کی ملکیت میں تھا، اسے نگل چکا تھا تو وہ اسے اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے کہ اس صورت میں یہ مال اس کے کاروبار کے منافع اور آمدنی جیسا ہوگا (جس کے احکام مسئلہ 1761 اور اس کے بعد گزر چکے ہیں)۔ اس بنا پر اگر ایسا جانور خریدا ہے کہ جس کا تعلق چوپایوں یا پرورش یافتہ مچھلیوں کی اقسام میں سے ہو، تو چونکہ یہ احتمال دیا جاتا ہے کہ جس زمانے میں بیچنے والا اس جانور کا مالک تھا، جانور اس خزانے کو نگل چکا تھا، تو ضروری ہے کہ بیچنے والے کو اطلاع دے لیکن اگر سمندر یا دریا یا نہر کی مچھلی خریدی ہو، تو چونکہ احتمال نہیں دیتا کہ شکار ہونے کے بعد اس مال کو نگل چکا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ بیچنے والے کو اطلاع دے بلکہ اسے اپنی ملکیت میں لاسکتا ہے کہ اس صورت میں یہ دوسرے منافع اور کاروبار کی آمدنی کی طرح ہوگا۔

4۔مال حلال مخلوط بہ حرام

▪ حرام مال سے مخلوط مال میں خمس واجب ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 1822۔ اگر حلال مال حرام مال سے اس طرح مخلوط ہوجائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرسکے اور حرام مال کا مالک بالکل جانتا نہ ہو تو ضروری ہے کہ پورے

مال کا خمس مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے صدقہ دے اور اس مال کے خمس کو صدقہ دینے کے بعد باقی مال حلال ہو جائے گا۔

■ مخلوط شدہ حرام مال کی مقدار کا جاننا ■

مسئلہ 1823۔ اگر حلال مال حرام مال سے مخلوط ہو اور انسان کو حرام مال کی مقدار معلوم ہو تو اس صورت میں بھی ضروری ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے اس مال کا خمس بطور صدقہ دےدے، اگر چہ جانتا ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے زیادہ ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خمس سے زیادہ مقدار بھی بطور صدقہ دے۔

■ حرام مال کے مالک کو پہچاننا ■

مسئلہ 1824۔ اگر حلال مال حرام مال سے مخلوط ہو جائے اور انسان حرام مال کی مقدار کو نہ جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو پہچانتا ہو تو جب تک ایک دوسرے کو راضی نہ کر لیں توضروری ہے کہ حرام مال کی یقینی مقدار اور آدھی مشکوک مقدار اس کے مالک کو دے اور مال کو معلوم کرنے کے لئے اگر کسی خاص طریقے پر راضی نہ ہوں تو قرعہ اندازی کے ذریعے ہر ایک کے مال کو معلوم کیا جائے۔

■ صدقہ دینے کے بعد حرام مال کی مقدار کا جاننا ■

مسئلہ 1825۔ اگر وہ حلال مال جو حرام مال سے مخلوط ہوا ہے اس کے خمس کو بطور صدقہ دیں اور صدقہ دینے کے بعد معلوم ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو احتیاط مستحب کی بناء پر جتنی مقدار کے بارے میں جانتا ہے کہ خمس سے زیادہ تھی، وہ بھی بطور صدقہ دےدے۔

■ حرام مال کے کھوئے ہوئے مالک کا صدقہ دینے کے بعد مل جانا ■

مسئلہ 1826۔ اگر حلال مال جو کہ حرام مال سے ملا ہے، اس کا خمس صدقہ دے یا ایسے مال کو بطور صدقہ دے جس کے مالک کو نہیں پہچانتا ہو، اگر اس کا مالک مل جائے تو مال کی جو مقدار اس کی ہے، اسے دے دے لیکن اگر مال کی مقدار معلوم نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس مال کی یقینی مقدار کو مشکوک مقدار کے آدھے حصّے سے ملا کر اسے دے۔ البتہ صدقہ کی وہ مقدار جس پر مال کا مالک راضی ہو، ضروری نہیں ہے کہ اسے واپس دے دے۔

▪ حرام مال کے مالک کا چند اشخاص کے درمیان مردّد ہونا ▪

مسئلہ 1827۔ اگر حلال مال حرام مال سے مخلوط ہو جائے اور حرام مال کی مقدار معلوم ہو اور انسان جانتا ہو کہ ان چنداشخاص میں سے کوئی ایک اس کا مالک ہے لیکن اسے پہچانتا نہ ہو تو ضروری ہے اس مقدار کو مساوی طور پر ان چنداشخاص کے درمیان تقسیم کرے۔ اور اگر حرام مال کی مقدار معلوم نہ ہو تو حرام مال کی یقینی مقدار اور مشکوک مقدار کے آدھے حصّے کو مساوی طور پر ان چند اشخاص کے درمیان بانٹ دے۔

5۔ وہ جواہرات جو سمندر اور اس جیسی چیزوں سے حاصل ہوں

▪ جواہرات کا نصاب اور اس کے حساب کرنے کا طریقہ کار ▪

مسئلہ 1828۔ اگر غوطہ زن (یعنی سمندر میں غوطہ لگانے والا) کے ذریعے لؤلؤ، مرجان یا دوسرے موتی اور جواہرات نکالے جائیں تو خواہ وہ ایسی چیزوں میں سے ہوں، جو زمین سے اگتی ہیں یا معدنیات میں سے ہوں، چنانچہ انہیں نکالنے کے اخراجات کم کرنے کے بعد بھی اگر ان کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہے، توضروری ہے کہ ان کا خمس ادا کیا جائے اور احتیاط کرے۔ اور اس کا نصاب ایک شرعی دینار قرار دے کہ مشہور قول کے مطابق 18 نخود سونا (تقریبا 3/4 گرام) ہے لیکن مسئلہ 1904 میں بیان کریں گے کہ شرعی دینار کی مقدار اس سے زیادہ ہے اور ایک نظریہ کے مطابق تقریباً 4/24 گرام اور دوسرے نظریہ کے مطابق تقریباً 4/46 گرام ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مشہور قول کے مطابق عمل کیا جائے۔

▪ جواہرات کا غوطہ زنی کے بغیر ہاتھ آنا ▪

مسئلہ 1829۔ اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر مختلف اوزار کے ذریعے جواہرات کو باہر نکالا جائے اور اس پر جو اخراجات ہوئے ہیں، انہیں کم کرنے کے بعد اگر اس کی قیمت ایک شرعی دینار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ ان کا خمس ادا کیا جائے لیکن اگر پانی کے اوپر سے یاسمندر کے کنارے سے جواہرات ملیں تو اس صورت میں اس پر خمس دینا ضروری ہے جب جو کچھ حاصل کیا ہے وہ علیحدہ یا اس کے دوسرے منافع اور آمدنی کے ساتھ ملا کر سالانہ اخراجات سے زیادہ ہو تو اس صورت میں ضروری نہیں ہے کہ اس کی قیمت ایک شرعی دینار تک پہنچتی ہو۔

▪ سمندری جانوروں پر خمس ▪

مسئلہ 1830۔ مچھلی اور دوسرے جانور جو کہ انسان سمندر سے نکالتا ہے، اس صورت میں ان پر خمس واجب ہے جب علیحدہ یا اس کے دوسرے منافع اور آمدنی کے ساتھ ملا کر سالانہ اخراجات سے زیادہ ہوں۔

▪ اتفاقی اور حادثاتی طور پر جواہرات کا سمندر سے نکالنا ▪

مسئلہ 1831۔ اگر انسان سمندر سے کسی چیز کے نکالنے کے مقصد و ارادے کے بغیر سمندر میں غوطہ لگائے اور اتفاقی و حادثاتی طور پر جواہرات اس کے ہاتھ آئیں تو اسی صورت میں اگر اس کی قیمت ایک شرعی دینار تک پہنچ جائے اور قصد و نیت کرے کہ یہ چیز میری ملکیت ہو گی، ضروری ہے کہ ان کا خمس ادا کرے۔

▪ سمندری جانوروں کے پیٹ میں جواہرات ▪

مسئلہ 1832۔ اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں سے جواہرات حاصل کرے کہ جن کی قیمت ایک شرعی دینار یا اس سے زیادہ ہو تو اگر وہ جانور سیپی جیسی کوئی چیز ہو کہ غالباً اس کے پیٹ میں جواہر اور موتیاں ہوتی ہیں، تو ضروری ہے کہ ان جواہر کا خمس دے لیکن اگر اتفاقاً و حادثاتی طور پر جواہر کو نگل لیا ہو تو اس صورت میں اس کا خمس واجب ہو گا جب علیحدہ یا اس کے دوسرے منافع اور آمدنی کے ساتھ ملا کر سالانہ اخراجات سے زیادہ ہو۔

▪ بڑی نہروں اور دریاؤں سے جواہرات کا نکالنا ▪

مسئلہ 1833۔ اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں -جیسے دجلہ، فرات، کارون- سے جواہرات و موتی نکالے کہ اس کی قیمت ایک شرعی دینار تک پہنچتی ہو (خواہ غوطہ لگانے سے یا اس کے بغیر اوزار کے ذریعے نکالا گیا ہو) چنانچہ ان بڑے دریاؤں میں جواہرات اور موتی سیپی میں ہو تو ضروری ہے کہ ان جواہر کا خمس دے۔

▪ عنبر کا خمس ▪

مسئلہ 1834۔ اگر کوئی شخص غوطہ زنی کے ذریعے عنبر نکالے اور اس کی قیمت ایک شرعی

دینار یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے لیکن اگر پانی کے اوپر سے یاسمندر کے کنارے پر ملے تو اگر سالانہ اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس واجب ہے، اگر چہ اس کی قیمت ایک شرعی دینار تک نہ بھی پہنچی ہو۔

▪ وہ جواہرات اور معدن جن کا خمس دے چکا ہے ان کا سالانہ اخراجات سے زیادہ ہونا ▪

مسئلہ 1835۔ جن لوگوں کا پیشہ ہی غوطہ لگانا یا معدنیات نکالنا اور کان کنی ہو، اگر وہ ان کا خمس ادا کرے اور سالانہ اخراجات کے بعد کچھ بچ جائے تو ضروری نہیں ہے دوبارہ اس چیز کا خمس ادا کرے۔

▪ نابالغ کے اموال کا خمس ▪

مسئلہ 1836۔ ضروری نہیں ہے کہ مالک بالغ ہو تب اس کے مال پر خمس واجب ہو بلکہ بچے کے مال پر بھی خمس واجب ہے اور اس کے سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال کا خمس ادا کرے۔ اور اگر سرپرست ادا نہ کرے تو جب بچہ بالغ ہو جائے، خود اس پر واجب ہے کہ خمس ادا کرے۔

6۔ جنگی غنیمت

▪ غنیمت کا خمس امام علیہ السلام کے حضور اور غیبت کے زمانے میں ▪

مسئلہ 1837۔ اگر مسلمان امام علیہ السلام کی رضامندی سے کافروں سے جنگ کرے، وہ غنیمت جو جنگ میں ان کے ہاتھ آئی ہے، اس کی حفاظت یا منتقلی پر اخراجات نکال کر اور نیز وہ مقدار نکال کر جو امام علیہ السلام مصلحت سمجھیں کہ کسی جگہ خرچ کریں اور سب سے اعلی اموال جیسے بہترین اور معیاری ترین جنگی اسلحہ اور بادشاہوں اور حکمرانوں کے ذاتی اور مخصوص اموال جو کہ امام علیہ السلام کے لیے مخصوص ہیں کو مال غنیمت سے علیحدہ کر کے، باقی پر خمس دیں گے، اور وہ چیزیں جو امام علیہ السلام کی زمان غیبت میں کافروں سے جنگ میں یا اسلامی ممالک پر حملے اور ہجوم کے دفاع کرنے میں حاصل ہوں اگر اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سالانہ اخراجات سے زیادہ ہوں، ان کا خمس ادا کرے گا۔ اس مسئلے میں مرتد فطری -یعنی وہ شخص جو پیدائش کے وقت مسلمان شمار ہوتا تھا اور بالغ ہونے کے

بعد کافر ہوگیا-اور دوسرے کافروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

▪ منقولہ اور غیر منقولہ غنیمت پر خمس ▪

مسئلہ 1838۔ خمس صرف منقولہ غنیمتوں پر واجب ہے۔ غیر منقولہ غنیمت جیسے زمین پر خمس واجب نہیں ہے۔ اور جو زمینیں جنگ میں بطور غنیمت لی گئی ہوں اگر فتح کے وقت آباد ہوں تو سب مسلمانوں کی ملکیت ہیں اور اگر بنجر ہوں تو امام علیہ السلام کی ملکیت ہوں گی، اور بہر حال ان پر کوئی خمس نہیں۔

▪ ناصبی کے اموال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 1839۔ ناصبی کے مال کا کوئی احترام نہیں ہے اور اسے اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے کہ اس صورت میں اس کا حکم تجارت اور کاروبار کے فائدے اور آمدنی کا ہے کہ اگر اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس پر خمس واجب ہے۔

▪ خوارج سے جنگ اور ان کے اموال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 1840۔ جن لوگوں نے امام علیہ السلام کے خلاف قیام اور خروج کیا ہے ان کے ساتھ جنگ کرنا جایز ہے، لیکن اگر وہ ناصبی نہ ہوں تو ان کے اموال کو بغیر جنگ کے اپنی ملکیت میں نہیں لا سکتے۔

▪ کفار کے اموال میں تصرف کرنا جنگ یا صلح کے دوران ▪

مسئلہ 1841۔ اگر کوئی چیز کافروں کے ہاتھ میں ہو اور اس کا مالک ایسا شخص ہو کہ جس کا مال محترم ہے، یعنی مسلمان، یا کافرذمی، یامعاہد تو چنانچہ وہ مال امانت کی صورت میں کافروں کے ہاتھ میں تھا اور وہ خود کو اس کا مالک نہیں سمجھتے تھے، تواگر جنگ کی صورت میں یا بغیر جنگ کے مسلمان کےہاتھ آجائے تو ان چیزوں پر غنیمت کے احکام جاری نہیں ہونگے۔ بلکہ وہ مال اصلی مالک کی ملکیت ہے۔ اسی طرح اگر کفار خود کو ان چیزوں کا مالک جانتے ہوں لیکن یہ چیزیں بغیر جنگ کے مسلمانوں کے ہاتھ آئی ہوں لیکن اگر جنگ کے ذریعے مسلمانوں کے ہاتھ آئی ہوں-خواہ عمومی جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی ہوں یا کچھ مسلمانوں نے انہیں لیا ہوں تو یہ جنگی غنیمت ہے اور اس کا خمس نکال کر بقیہ مال سپاہیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ لیکن اصلی مالک کو مال کی نسبت حق اولویت حاصل ہے؛ اور وہ اس کی قیمت

کی ادائیگی سے اسے اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے۔

7۔ ذمی کافر جو مسلمان سے زمین خریدے

▪ خمس کا متعلق ہونا اس زمین سے کہ جسے ذمی کافر نے مسلمان سے خریدی ہو ▪

مسئلہ 1842۔ اگر کافر ذمی، مسلمان سے کوئی زمین خریدے، تو بنابر مشہور اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

خمس کا مصرف

▪ خمس کی تقسیم کا طریقہ / مجتہد کی اجازت خمس کے مصرف میں ▪

مسئلہ 1843۔ خمس کے دو حصّے کیے جائیں گے، اس کا ایک حصّہ سہم سادات ہے[1] اور ضروری ہے کہ فقیر سید یا یتیم سید یا وہ سید جو سفر میں ناچار اور بے بس ہو ان کو دیا جائے۔ یتیم سید کے حصّے کو اس کے سرپرست کی اجازت سے اس پر خرچ کیا جائے، یا اس کے سرپرست کو دے دیا جائے کہ وہ یتیم پر خرچ کرے۔ ضروری ہے کہ سہم سادات کو مجتہد جامع الشرائط کو دیا جائے تاکہ وہ اس کے مصرف میں خرچ کرے یا اس کی اجازت سے خرچ کیا جائے، خمس کا بقیہ آدھا حصّہ سہم امام ہے کہ آج کے دور میں ضروری ہے کہ اسے مجتہد جامع الشرائط کو دیا جائے یا اس جگہ خرچ کیا جائے جہاں وہ اجازت دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ سہم امام کو ایسے مجتہد کو دے جس کی وہ تقلید نہیں کرتا ہے تو اسے اس صورت میں اذن دیا جاتا ہے جب جانتا ہو کہ وہ مجتہد سہم امام علیہ السلام کو ایسے مصرف میں خرچ کرے گا کہ جس مجتہد کی وہ تقلید کرتا ہے اس کو جائز سمجھتا ہو۔

1۔ وہ حصہ اور سہم جو کہ سہم سادات کے نام سے معروف ہے حضرت فاطمہ زہرا(علیہا السلام) کی اولاد یعنی رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ) کی ذرّیت سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام اولاد ہاشم بن عبد مناف (رسول اللہ صلی علیہ و آلہ کے دوسرے دادا) کے لئے ہے لیکن چونکہ عصر حاضر میں ہاشمی عام طور پر سیادت کے ذریعے پہچانے جاتے ہیں، اس لئے اس فصل میں کلمہ سیّد اور سادات استعمال کئے گئے ہیں لیکن خمس کا حکم ہاشمی سے مربوط ہے۔

جو کچھ اس مسئلہ میں بیان کیا گیا، ان اکثر چیزوں کے بارے میں ہے کہ جن پر خمس واجب ہے۔ لیکن اگر حلال مال حرام میں مخلوط ہو جائے تو حرام سے مال کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے خمس کو بطور صدقہ دیا جائے۔ وہ زمین جس کو ذمی کافر نے مسلمان سے خریدا ہو، اس کے خمس کا مصرف کیا ہے، اس خمس کی حقیقت سے مربوط ہے جس کے بارے میں استدلالی کتابوں میں تحقیق ہو چکی ہے۔

■ سید کا فقیر ہونا خمس کی ادائیگی میں ■

مسئلہ 1844۔ جس یتیم سید کو خمس دیا جائے گا ضروری نہیں ہے کہ وہ فقیر ہو لیکن اسے اتنی مقدار کی ادائیگی ہو کہ اسراف شمار نہ ہو اور جو سید سفر میں ناچار اور بے بس ہے اگر وہ اپنے وطن میں فقیر نہ ہو تب بھی اسے خمس دیا جائے گا۔

■ خمس کی ادائیگی ایسے سید کو جو گناہ کے سفر میں بے بس اور ناچار ہے ■

مسئلہ 1845۔ جو سید سفر میں ناچار اور بے بس ہے، اگر اس کا سفر، گناہ کا سفر ہو اور اسے خمس دینا گناہ کا سبب قریب ہو یا اسے گناہ سے روکنا اس پر موقوف ہو کہ گناہ کے انجام دینے پر توانائی اور قدرت پیدا نہ کرے، تو اسے خمس نہیں دیا جائے گا۔

■ غیر امامی یا فاسق سید کو خمس کی ادائیگی ■

مسئلہ 1846۔ جو سید عادل نہیں ہے اسے خمس دیا جا سکتا ہے، لیکن جو سید اثنا عشری نہیں ہے ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

■ شراب خور یا گناہ گار سید کو خمس کی ادائیگی ■

مسئلہ 1847۔ شراب خوار اور گناہ گار سید کو خمس دینا، اگر اس کے گناہ میں مدد کرنا شمار ہو تو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا۔

■ سیادت کا ثابت ہونا ■

مسئلہ 1848۔ اگر کوئی کہے میں سید ہوں، تو اسے خمس نہیں دیا جائے گا مگر یہ کہ دو عادل افراد اس کی سیادت کی تصدیق کریں یا کسی اور طریقے سے اس کا سید ہونا ثابت ہو جائے۔

▪ سیادت میں مشہور ہونا ▪

مسئلہ 1849۔ اگر کوئی شخص اپنے محلّے اور علاقے میں بطور سید مشہور ہو تو اسے خمس دیا جا سکتا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کے سید ہونے کا اطمینان حاصل ہو بلکہ اگر اس پر زیادہ گمان ہو تو یہ کافی ہے۔

▪ خمس کی ادائیگی بیوی کو ▪

مسئلہ 1850۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اپنی سیدانی بیوی کو خمس نہ دے تاکہ وہ اسے اپنے اخراجات -جن کی ادائیگی بطور نفقہ شوہر پر واجب ہے- پر خرچ کرے لیکن اگر سیدانی بیوی ایسی ضرورویات زندگی اور اخراجات جن کی ادائیگی اس کے شوہر پر واجب نہیں ہے، کی وجہ سے فقیر ہو تو جایز ہے کہ اپنے خمس کو اس بیوی کو دے دے تاکہ ان اخراجات میں خرچ کرسکے۔

ایسی سیدانی کو جس کے اخراجات اس کا شوہر دیتا ہے یا اس کا شوہر خرچہ نہیں دیتا لیکن وہ سیدانی اپنے شوہر کو بغیر مشقت اور تکلیف کے جو نا قابل برداشت ہو، خرچہ دینے پر مجبور کر سکتا ہے سہم سادات نہیں دیا جا سکتا۔

▪ خمس کی ادائیگی واجب النفقہ کو ▪

مسئلہ 1851۔ اگر کسی ایسی سیدانی کا نفقہ انسان پر واجب ہو جو اس کی اپنی بیوی نہیں ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس کےاخراجات کی ادا ئیگی خمس سے نہ کرے لیکن اس کے غیرواجب اخراجات کو خمس سے دے سکتا ہے اورضروری ہے کہ احتیاط کرے اور ان لوگوں کو جو عرف عام میں (اور معاشرے کے رسم و رواج کے مطابق) انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کا خرچہ دیتا ہے، اُن لوگوں میں شمار کرے جن کے اخراجات کی ادائیگی اس پر لازم ہے اور خمس سے ان کے اخراجات نہ دے۔

▪ خمس کی ادائیگی ایسے سید کو جو دوسروں کا واجب النفقہ ہے ▪

مسئلہ 1852۔ وہ فقیر سید کہ جس کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ شخص اس سید کے اخراجات نہیں دیتا، اور اس شخص کو اخراجات کی ادائیگی پر مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ہے۔

▪ ایک سید کو خمس کی ادائیگی کا میزان ومعیار ▪

مسئلہ 1853۔ جایز نہیں ہے کہ فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس دیا جائے۔

▪ خمس کا دوسرے شہر لے جانا مستحق (حقدار) کی عدم موجودگی کی صورت میں ▪

مسئلہ 1854۔ اگر انسان کو اپنے شہر میں مستحق (حقدار) سید نہ ملے اور اسے یہ احتمال بھی نہ ہو کہ کوئی مستحق سید ملے گا، یا مستحق ملنے تک خمس کو محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ خمس کو کسی دوسرے شہر لے جائے اور مستحق تک پہنچائے، اور ضروری ہے کہ احتیاط کر کے اس کے منتقل کروانے پر جو اخراجات آتے ہیں انہیں خمس سے کم نہ کرےاور اگر خمس بغیر کوتاہی کے ضایع ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ خمس کا دوسرے شہر لے جانا مستحق کی موجودگی کے احتمال کی صورت میں ▪

مسئلہ 1855۔ جب اپنے شہر میں کوئی مستحق نہ ملے لیکن احتمال ہو کہ مل جائے گا اگرچہ مستحق ملنے تک خمس کی حفاظت کرنا ممکن ہو، پھر بھی وہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے خمس کو دوسرے شہر لے جا سکتا ہے، اور اگر خمس بغیر کوتاہی کے ضایع ہوجائے تو وہ ذمہ دارنہیں ہے لیکن دوسرے شہر تک خمس منتقل کرنے کے اخراجات کو خمس سے کم نہیں کر سکتا۔

▪ خمس کا دوسرے شہر لے جانا اسی شہر میں مستحق کی موجودگی کی صورت میں ▪

مسئلہ 1856۔ اگر اپنے شہر میں مستحق ملے پھر بھی مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے خمس کو دوسرے شہر لے جا سکتا ہے تاکہ اس کے مستحق تک پہنچائے، لیکن دوسرے شہر تک لے جانے کے اخراجات وہ خود برداشت کرے گا اوراگر خمس بغیر کوتاہی کے ضایع ہوجائے تو وہ ذمہ دارنہیں ہے۔

▪ مجتہد کے وکیل کو خمس کی ادائیگی ▪

مسئلہ 1857۔ اگر خمس ایسے شخص کو دے دے جو مجتہد جامع الشرائط کی طرف سے وکیل ہو تو یہ ایسا ہے جس طرح خمس خود مجتہد جامع الشرائط کو دیا ہو۔

▪ خمس کے بجائے اس کی قیمت یا کسی اور چیز کی ادائیگی ▪

مسئلہ 1858۔ اگر خمس کو خود مال سے نہ دے بلکہ پیسے دے تو اس کی واقعی قیمت کے مطابق حساب کرے گا اور وہ مال جس پر خمس واجب ہے، اسے واقعی قیمت سے سستا حساب نہیں کر سکتا ہے اگر چہ مستحق کم اور سستے قیمت پر راضی ہو۔ (پیسے کے علاوہ) کسی دوسری چیز کا ادا کرنا اس مال کے بجائے جس پر خمس واجب ہو چکا ہے، جایز نہیں ہے مگر یہ کہ مجتہد جامع الشرائط مصلحت سمجھے اور اجازت دے۔

▪ مستحق کا قرضہ بطور خمس حساب کرنا ▪

مسئلہ 1859۔ جس شخص کا خمس کے مستحق پر قرضہ ہو وہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے اپنے قرضے کو بطور خمس حساب کر سکتا ہے۔

▪ مستحق کا مالک کو خمس بخشنا ▪

مسئلہ 1860۔ مستحق یہ کام نہیں کر سکتا کہ وہ خمس لے کر اسے مالک کو بخش دے، لیکن اگر کوئی ایسا شخص جس کے ذمہ خمس واجب الاداء ہے اور وہ کسی بھی صورت خمس ادا نہیں کر سکتا ہے اور اس کے پاس کوئی اور مال بھی نہیں ہے کہ اس کے مرنے کے بعد خمس کے طور پر دے دیا جائے تو مستحق اس سے خمس لے سکتا ہے اور پھر اسے بخش سکتا ہے اور اگر انسان تصور کرتا تھا کہ اس کا خمس مرنے کے بعد بھی ادا ہونے والا نہیں ہے لہذا مستحق اسے خمس بخش دے، اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ خمس کو ادا کر سکتا ہے مثلا اتفاقاً اور حادثاتی طور پر کوئی مال اسے مل گیا تو ضروری ہے کہ خمس ادا کرے، اور اگر مر گیا ہو تو اس کے مال سے خمس کے طور پر دیا جائے گا۔

زکات کے احکام

وہ اموال کہ جن میں زکات واجب ہے

■ زکات کے واجب ہونے کے موارد ■

مسئلہ 1861۔ نو چیزوں میں زکات واجب ہے۔
(1) گندم (2) جو (3) کھجور (4) کشمش (5) سونا (6) چاندی (7) اونٹ (8) گائے (9) بھیڑ بکری

اگر کوئی شخص ان نو چیزوں میں سے کسی ایک کا مالک ہو تو بعد میں بیان کئے جانے والی شرایط کے ساتھ ضروری ہے کہ معین شدہ مقدار ان مصارف میں سے کسی ایک مصرف میں خرچ کرے جو بیان کئے جائیں گے۔

عصر حاضر میں چونکہ سونے اور چاندی کی کرنسی رائج نہیں ہے لہذا ہر قسم کے رائج پیسوں میں اگر سونے اور چاندی کی زکات کی شرائط موجود ہوں تو ضروری ہے کہ احتیاط کیا جائے اور ان کی زکات ادا کی جائے۔

■ زکات کے استحباب کے موارد ■

مسئلہ 1862۔ بعض چیزوں میں زکات مستحب ہے جیسے
(1) غلات (گندم، جو، کشمش اور کھجور کے علاوہ) ایسی اگنے والی چیزیں جو جلدی خراب نہیں ہوتیں جیسے دال، چاول، ماش، مکئی اور سلت (یہ گندم کی طرح نرم دانے ہوتے ہیں اور جو کی خاصیت رکھتے ہیں)۔
(2) تجارت اور کاروبار کا سرمایہ۔

زکات واجب ہونے کے شرائط

▪ زکات واجب ہونے کے عمومی شرائط ▪

مسئلہ 1863۔ زکات اس صورت میں واجب ہوگی جب مال کی مقدار نصابِ زکات تک پہنچ جائے اس کے علاوہ جو کہ بعد میں بیان کی جائے گی اور اس مال کا مالک بالغ اور عاقل ہو اور اس کے علاوہ مالک ایک خاص شخص ہو نہ یہ کہ ایک عمومی عنوان ہو، اس بنا پر اوقاف عامہ اور اسی طرح دوسری چیزیں کہ جن میں مالک ایک کلی اور عمومی عنوان کی حیثیت سے ہوتا ہے اور ایک خاص معین شخص نہیں ہوتا، میں زکات واجب نہیں ہے اسی طرح ضروری ہے کہ ملکیت شخصی اور ذاتی ہو، اس بنا پر قرض جیسے موارد کہ جن میں قرض دینے والا مقروض کے ذمے میں کلی طور پر قرض کی مقدار کا مالک ہوتا ہےاس میں قرض دینے والے پر زکات واجب نہیں ہے۔

▪ گائے، بھیڑ بکری،اونٹ، سونے اور چاندی کی زکات کے واجب ہونے کا وقت ▪

مسئلہ 1864۔ اگر کوئی انسان پورے گیارہ قمری (اسلامی) مہینوں تک گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونے اور چاندی کا مالک رہا ہو تو بارہویں مہینے کا چاند نظر آتے ہی ان چیزوں کی زکات دینا ضروری ہے لیکن اسی بارہویں مہینے کو پورا ہونے کے بعد اور اسی طرح مالک ہونے کے بعد آئندہ آنے والے سال کو زکات کی ابتدا کا سال قرار دے گا، اس بناء پر اگر کوئی شخص مثلا دس محرم کو گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونے اور چاندی کا مالک بن جائے ہو تو اگلے سال ماہ محرم کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر زکات واجب ہوگی لیکن بعد والے سال کی ابتدا دس محرم قرار دے گا اور اگر پہلی محرم سے دس محرم تک کے فاصلہ میں زکات واجب ہونے کی شرائط خود مالک کے اختیار سے یا اس کے اختیار کے بغیر ختم ہوجائیں، تو زکات کے واجب ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور پھر بھی ضروری ہے کہ زکات ادا کرے۔

▪ دورانسال وجوب زکات کی شرائط کا حاصل ہونا ▪

مسئلہ 1865۔ اگر بھیڑ بکری، اونٹ، گائے، سونا اور چاندی کا مالک دورانِ سال وجوب زکات ہونے کے شرائط کا حامل ہوجائے، مثلا بالغ ہوجائے تو زکات واجب نہیں ہے اس بناء پر اگر بچہ دس محرم کو چالیس بھیڑ بکریوں کا مالک بن جائے اور دو مہینے گزرنے کے بعد بالغ ہو

جائے تو اگلے سال کی پہلی محرم کو زکات واجب نہیں ہوگی بلکہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو کہ جب کہ پورے گیارہ قمری مہینے اس کے بالغ ہونے پر گزر جائیں اس کے ساتھ اگر دوسرے شرائط بھی پائے جاتے ہوں تو ضروری ہے کہ زکات ادا کرے۔

▪ غلات پر زکات واجب ہونے اور ان کی زکات دینے وقت ▪

مسئلہ 1866۔ گندم اور جو پر زکات اس وقت واجب ہوگی جب انہیں گندم اور جو کہا جاسکے اور کشمش کی زکات اس وقت واجب ہوگی جب اس کو انگور کہاجانے لگے اور کھجور کا رنگ جس وقت زرد یا سرخ ہو جائے اس وقت اس پر زکات واجب ہوگی لیکن زکات دینے کا وقت گندم اور جو میں اس وقت ہے کہ جب کھلیاں میں بھوسا الگ کیا جائے اور کھجور میں زکات دینے کا وقت تب ہے کہ جب عربی میں اس کو تمر کہا جائے اور کشمش میں زکات دینے کا وقت تب ہے کہ جب انگور خشک ہو جائے اور اس کو کشمش کہا جائے اور گندم، جو، کشمش اور کھجور میں زکات کے واجب ہونے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ان پر سال گزر جائے۔

▪ غلات پر زکات واجب ہونے کے وقت ان کے مالک کا مکلف نہ ہونا ▪

مسئلہ 1867۔ اگر گندم، جو، کشمش اور کھجور کی زکات واجب ہونے کے وقت (جیسا کہ پہلے مسئلہ میں بیان کیا گیا) ان کا مالک، زکات واجب ہونے کے شرائط رکھتا ہو مثلا بالغ ہو تو ضروری ہے کہ ان سب کی زکات دا کرے اور اگر وجوبِ زکات کے شرائط اس میں بعد میں پائے جائیں تو زکات واجب نہیں ہے۔

▪ اموال کے مالک کا دیوانہ ہونا ▪

مسئلہ 1868۔ اگر گائے، بھیڑ بکری، اونٹ اور سونا چاندی کا مالک پورا سال یاسال کے کچھ حصّے میں دیوانہ رہا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ہے۔

▪ مکمل سال یا سال کے کچھ دنوں میں مست یا بے ہوش ہونا ▪

مسئلہ 1869۔ اگر گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونا چاندی کا مالک پورا سال یا سال کے کچھ حصّے میں مست یا بےہوش رہا ہو تو اس سے زکات ساقط نہیں ہوگی اسی طرح اگر کھجور، جو، گندم اور کشمش کی زکات واجب ہونے کے وقت مست یا بےہوش ہو تو اس سے زکات

ساقط نہیں ہے۔

■ مالک کا ایسے مال میں تصرف پر قدرت رکھنا کہ جس میں زکات ہے ■

مسئلہ 1870۔ غلات کے علاوہ دیگر چیزوں میں زکات واجب ہونے کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ مالک اس میں تصرف کر سکتا ہو اس بنا پر ایسا مال کہ جو مالک سے غصب کر لیا گیا ہے یا چوری ہو گیا ہے یا گم ہو گیا ہے اور مالک اس کی جگہ کو نہیں جانتا، اس میں زکات واجب نہیں ہے لیکن یہ شرط غلات کی زکوۃ میں نہیں ہے اس بنا پر اگر غلات میں زکات واجب ہونے کے وقت مالک ان میں تصرف نہ کر سکتا ہو تو اناج کے ساتھ زکات کا تعلق قائم ہو جائے گا اور جس وقت بھی وہ مال ہاتھ آجائے اس کی زکات دینا ضروری ہے۔

■ قرض والے مال کی زکات ■

مسئلہ 1871۔ اگر سونا یا چاندی یا کوئی دوسری چیز کہ جس پر زکات واجب ہے، کو کوئی قرض کے طور پر لے لے اور سال بھر اس کے پاس رہے یا غلات میں زکات واجب ہونے کے وقت غلات اس کے پاس ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے اور قرض دینے والے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات

■ غلات کا نصاب ■

مسئلہ 1872۔ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر اس وقت زکات واجب ہوگی جب وہ نصاب کی مقدار تک پہنچ جائیں بے شک غلات کے نصاب کی مقدار 5 وسق جو 300صاع کے برابر ہے علماء کے مشہور قول کے مطابق تمام غلات میں ہر صاع کا وزن 1170 درہم بیان کیا گیا ہے اور چونکہ ہر درہم کا وزن $\frac{21}{40}$ عام مثقال ہے لہذا اس حساب سے غلات کے نصاب کا 849/193 کلو گرام اندازہ لگایا ہے لیکن اس حساب میں دو اہم نکتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے

(1) درہم کی مقدار، تحقیق کی بنا پر $\frac{21}{40}$ عام مثقال سے زیادہ ہے اور ایک حساب کے مطابق درہم کا

وزن تقریباً 2/97 گرام معین ہوا ہے[1] نتیجتاً نصاب (یعنی 300 صاع) 1041/239 کلو گرام کے برابر ہوگا اور دوسرے حساب کے مطابق درہم کا وزن 3/125 گرام معین ہوا ہے نتیجتاً نصاب 1097/875 کلو گرام ہوگا[2]۔

(2) ایک وزن کی تعیین تمام غلات کے لیے اس صورت میں صحیح ہے جب ہر صاع کا وزن تمام غلات میں یکساں و برابر ہو لیکن اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ صاع اور وسق خاص پیمانے تھے اور غلات کے بھاری اور ہلکا ہونے سے (ان کے حجم والے وزن کے مطابق) مختلف غلات کے نصاب کا وزن تبدیل ہو جائے گا ایک صاع کے لئے 1170 درہم کا وزن ظاہراً درمیانی اور متوسط گندم کے لئے معین کیا گیا ہے اس بنا پر یہ ارقام 1041/239 یا 1097/875 کلو گرام گندم کے نصاب سے مربوط ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ گندم کے مختلف اقسام میں ان کے حجم والے وزن کے لحاظ سے اختلاف پایا جاتا ہے اور درھم کے وزن میں بھی مذکورہ اختلاف ہے غلات کے نصاب کے حجم کی دقیق تعیین آسان نہیں ہے لیکن کم از کم 1300 لیٹر کے حجم کو غلات کے نصاب کے لیے نظر میں[3] رکھا جاسکتا ہے اور یہ حجم مختلف غلات میں الگ الگ وزن رکھتا ہے بلکہ ہر غلے کی مختلف اقسام میں بھی حجم والا وزن مختلف ہے مثلاً جو کے لیے کم از کم وزن یعنی 780 کلو گرام کو زکات کے نصاب کے طور پر قرار دیا جاسکتا ہے[4]۔

▪ زکات کی ادائیگی سے پہلے مال کا کچھ حصّہ استعمال کرنا

مسئلہ 1873۔ اگر زکات دینے سے پہلے انگور، کھجور، گندم اور جو کہ جن میں زکات واجب ہے، سے خود اور اس کے اہل و عیال کچھ مقدار کھا لیں تو اس مقدار کی زکات واجب نہیں

1۔ غایۃ التعدیل ص 18۔

2۔ اوزان و مقیاس ھادر اسلام، ڈاکٹر والتر ھینس، ترجمہ ڈاکٹر غلام رضا ورھرام، ص 5۔

3۔ علامہ سردار کابلی نے کتاب غایۃ التعدیل میں صفحہ 26 پر پانی، گندم اور جو کے وزن کو بالترتیب 140، 117، 105 معین کیا ہے، لیکن ہلکا پن اور وزنی کے لحاظ سے پانی، گندم اور جو کے لئے دقیق وزن کی تعیین کلی طور پر صحیح نہیں ہے، مغرب کے ایک محقق نے اسی نکتہ - کہ عرب معاشروں میں حبوبات کو وزن نہیں کیا جاتا تھا بلکہ حجم کے پیمانہ کے ساتھ اندازہ لگایا جاتا تھا - کی تاکید کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ منابع کی عبارات سے یوں محاسبہ کیا جاسکتا ہے کہ 75 سے 77 کیلو گندم یا 60 سے 72 کیلو جو 100 لیٹر کے برابر ہوتے ہیں (اسلام میں وزن اور پیمانہ صفحہ 59 پر چاپ کی ایک غلطی کی تصحیح کے ساتھ)، گندم کی ایک قسم کو ملاحظہ کرتے ہوئے 80 کلیو گرام گندم 100 لیٹر کے برابر ہوئے ہیں، اس حساب سے نصاب کا حجم (درھم کے وزن میں اختلاف کو مد نظر رکھ کر) 1301/55، 1372/34 سامنے آئے ہیں، ایک درھم کے مطابق 75 سے 77 کیلو گندم 100 لیٹر کے لئے 1352/22 سے لے کر 1388/32 اور دوسرے درھم کے مطابق 1425/81 سے 1463/82 تک غلہ کے نصاب کے حجم کا محاسبہ آیا ہے۔ اس بناء پر غلہ کے نصاب کا حجم 1300 سے 1500 لیٹر جانا جاتا ہے۔

4۔ 100 لیٹر جو کے لئے 60 کیلو گرام اور غلہ کے نصاب کے لئے کم سے کم حجم 1300 لیٹر کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

ہے لیکن اگر معمول کی مقدار سے زیادہ کھائیں تو اضافی مقدار کی زکات دینا ضروری ہے۔ اسی طرح سے اگر گندم اورجو کی کٹائی اور کھجور اور انگور کو اتارتے وقت معمول کی مقدار فقیر کو دے دے تو اس میں زکات نہیں ہے۔

▪ مالک کا فوت ہونا اور زکات کا واجب ہونا ▪

مسئلہ 1874۔ اگر کوئی شخص گندم، جو، کھجور اور انگور کی زکات واجب ہونے کے بعد مرجائے، تو ضروری ہے کہ اس کے مال سے زکات کی مقدار دی جائے، لیکن اگر زکات واجب ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے ورثاء میں سے جس کا حصّہ نصاب تک پہنچ جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حصّے کی زکات دے۔

▪ حاکم شرع کی جانب سے زکات کی جمع آوری پر مأمور شخص کی طرف سے زکات کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 1875۔ جو شخص حاکم شرع کی جانب سے زکات جمع کرنے لیے مامور ہے، وہ خرمن بنانے کے موقع پر جب گندم اور جو کو بھوسے سے الگ کیا جاتا ہے اور اسی طرح کھجور خشک ہونے کے بعد اور انگور کے کشمش بننے کے بعد
زکات کا مطالبہ کرسکتا ہے، اور اگر مالک زکات نہ دے اور جس چیز پر زکات واجب تھی وہ ضائع ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس چیز کا عوض ادا کرے۔

▪ مالک ہونے کے بعد زکات کا واجب ہونا ▪

مسئلہ 1876۔ اگر کوئی شخص کھجور اور انگور کے درخت یا گندم اور جو کی کھیتی کا مالک ہوجائے اور اس کے بعد ان چیزوں پر زکات واجب ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کی زکات ادا کرے۔

▪ ایسے مال کی خرید و فروخت کہ جس میں زکات واجب ہو چکی ہے ▪

مسئلہ 1877۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی زکات واجب ہونے کے بعد کوئی شخص زراعت اور درخت کو فروخت کر دے تو ظاہرا یہ معاملہ صحیح ہے، اور بیچنے والے یا خریدنے والے شخص کے لیے ضروری ہے کہ اس کی زکات ادا کرے اور اگر خریدنے والے نے زکات ادا کی ہو تو وہ اس کے برابر بیچنے والے سے لے سکتا ہے۔

▪ ایسی چیز کا خریدنا کہ جس میں زکات واجب ہو چکی ہے ▪

مسئلہ 1878۔ اگر کوئی شخص گندم، جو، کھجور یا انگور خریدے اور اسے معلوم ہو کہ بیچنے والے نے اس کی زکات دے دی ہے، یا شک کرے کہ بیچنے والے نے ان چیزوں کی زکات دی تھی یا نہیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی، لیکن اگر جانتا ہو کہ بیچنے والے نے زکات نہیں دی ہے تو ضروری ہے کہ وہ زکات ادا کرے مگر یہ کہ بیچنے والا فروخت کرنے کے بعد زکات ادا کردےاور اگر خریدنے والے نے زکات دی ہو تو وہ بیچنے والے سے اس زکات میں دیے ہوئے مال کے برابر لے سکتا ہے۔

▪ غلات کا خشک ہونے کے بعد نصاب سے کم ہو جانا ▪

مسئلہ 1879۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کا وزن تر ہونے کے وقت نصاب کی حدّ تک پہنچ جائےلیکن خشک ہونے کے بعد یا انگور کے کشمش بننے کے بعد نصاب سے کم ہو جائے تو زکات واجب نہیں ہے۔

▪ غلات کے خشک ہونے سے پہلے انہیں استعمال کرنااور باقی مقدار کی زکات ▪

مسئلہ 1880۔ اگر گندم، جو، اور کھجور کو خشک ہونے سے پہلے استعمال کرے تو اگر وہ خشک ہونے کی حالت میں نصاب کے برابر ہوں تو ان کی زکات دینا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر انگور کو کشمش ہونے سے پہلے استعمال کیا جائے، اگر اس انگور کے کشمش نصاب کے برابر ہو تو ضروری ہے کہ اس کی زکات ادا کی جائے۔

▪ کھجور کی مختلف اقسام کی زکات ▪

مسئلہ 1881۔ کھجور کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ پہلی قسم وہ ہے کہ جسے خشک کیا جاتا ہے بغیر کسی اشکال کے اس قسم کی کھجور میں زکات واجب ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

2۔ دوسری قسم وہ ہے جو رطب (تر کھجور) ہونے کی حالت میں کھائی جاتی ہے احتیاط کی بناءپر اگر اس کی مقدار اتنی ہو کہ خشک ہونے کی حالت میں نصاب کے برابر ہو تو اس کی زکات واجب ہے۔

3۔ تیسری قسم کھجور کی وہ ہے کہ جسے کچی حالت میں کھایا جاتا ہے ظاہراً اس میں زکات واجب نہیں ہے۔

▪ ان غلات پر سال گزرنا کہ جن کی زکات ادا کی گئی ہے ▪

مسئلہ 1882۔ جس گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات دی گئی ہو اگر یہ غلات کئی سال بھی اسی زکات دینے والے شخص کے پاس رہیں تو اس شخص پر ان غلات میں دوبارہ زکوۃ واجب نہیں ہے۔

▪ غلات کی زکات کی مقدار ▪

مسئلہ 1883۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور اگر بارش یا نہر کے پانی سے پھلے پھولیں، یا زمین کی نمی سے استفادہ کریں اور ان کی نشو ونما ہو تو ان کی زکات دسواں حصہ ہےاور اگران کی سینچائی کنویں یا قنات (کاریز) یا نہر یا دریا سے ڈول یا اسی طرح کی اور چیزوں کے ذریعے ہو تو ان پر زکات بیسواں حصّہ ہے۔

▪ بارش یا ڈول سے آبیاری کی صورت میں غلات کی زکات کی مقدار ▪

مسئلہ 1884۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی آبیاری کے لیے بارش کے پانی سے بھی استفادہ کیا جائے اور ڈول یا اس جیسی اور چیز کے ذریعے سے پانی دینے کا بھی استفادہ اس طرح کیا جائے کہ عرف میں کہا جائے کہ ان کی سیرابی ڈول سے یا اس جیسی کسی چیز کے پانی سے ہوئی ہے تو ان غلات کی زکات اکیسواں حصّہ ہے۔ اور اگر عرف میں یہ کہا جائے کہ ان کی آبپاشی نہر اور بارش کے پانی سے ہوئی ہے تو اس صورت میں ان غلات کی زکات دسواں حصہ ہے اور اگر عرف میں یہ کہا جائے کہ ان چیزوں کی آبپاشی دونوں پانی سے ہوئی ہے تو اس صورت میں ان غلات کی زکات تینتالسواں $\frac{3}{40}$ حصّہ ہے۔

▪ غلات کا بارش یا دونوں سے آبیاری میں شک ہونے کی صورت میں زکات ▪

مسئلہ 1885۔ اگر نہ جانتے ہو کہ آبپاشی اس طرح سے ہوئی ہے کہ جسے عرف عام میں کہا جائے کہ دونوں چیزوں سے ہوئی ہے یا یہ کہیں کہ آبپاشی مثلاً بارش کے پانی سے ہوئی ہےتو اگر تیتالیسواں حصہ $\frac{3}{40}$ دے دیا جائے، تو کافی ہے۔

▪ غلات کا ڈول کے پانی یا دونوں سے آبپاشی کے حوالے سے شک ہونے کی صورت میں زکات ▪

مسئلہ 1886۔ اگر شک کرے اور نہیں جانتا ہو کہ عرف عام میں کہتے ہیں کہ دونوں چیزوں

کے ذریعے آبپاشی ہوئی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ ڈول یا ڈول جیسی اور چیز سے آبپاشی ہوئی ہے تو اس صورت میں اکیسواں حصہ دینا کافی ہے اور اسی طرح یہ حکم اس مورد کا بھی ہے کہ اگر احتمال بھی دیا جائے کہ عرف عام میں کہا جائے کہ بارش کے پانی سے ان غلات کی آبیاری ہوئی ہے۔

▪ غلات کا دونوں پانی سے آبپاشی ہونے اور ڈول کے پانی کے مؤثر نہ ہونے کی صورت میں زکات ▪

مسئلہ 1887۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی بارش کے پانی اور نہر کے پانی دونوں سے سیراب یا آبیاری ہو جائے اور ڈول اور اس جیسی اور چیزوں سے آبپاشی کی ضرورت نہ ہو لیکن پھر بھی ساتھ ڈول سے آبپاشی ہوجائے اور ڈول سے آبپاشی فصل کو اضافہ کرنے میں مؤثر نہ ہو تو اس کی زکات بغیر کسی اشکال کے دسواں حصّہ ہےاور اگر ڈول اور اس جیسی اور چیزوں سے آبپاشی ہواور نہر اور بارش کے پانی کی ضرورت نہ ہو لیکن پھر بھی نہر اور بارش کے پانی سے ان کی آبیاری ہوجائے اور یہ فصل کے اضافہ ہونے میں مؤثر نہ ہوں تو اس کی زکات بغیر کسی اشکال کے اکیسواں حصّہ ہے۔

▪ غلّات کی زکات کی مقدار ملحقہ زمین کی تری سے سیراب ہونے کی صورت میں ▪

مسئلہ 1888۔ اگر زراعت کی ڈول کے پانی سے یا ڈول کی طرح اور چیزوں کے پانی سے آبیاری کریں اور اس کے ساتھ والی زمین میں فصل اگائی جائے کہ جو اس زمین کی تری سے نشو ونما پائے اور بڑی ہوجائے اور اسے آبیاری کی ضرورت نہ رہی ہو تو جس زراعت کی آبیاری ڈول سے ہوئی ہے اس کی زکات اکیسواں حصّہ ہوگی اور ساتھ والی زمین کی زراعت کی زکوٰۃ دسواں حصّہ ہوگی۔

▪ اخراجات کو فصل کے نصاب سے کم کرنا ▪

مسئلہ 1889۔ احتیاط کی بنا پر جو اخراجات گندم، جو، کھجور یا انگور کے لئے اٹھائے ہیں ان اخراجات کو محصول یعنی پیداوار سے کم کر کے نصاب کا لحاظ نہیں کر سکتا لہذا ان غلات میں سے اگر کوئی ایک بھی اخراجات سے پہلے نصاب کی حد تک پہنچ جائے تو احتیاط کی بناء پر ضروری ہے کہ اس کی زکات ادا کی جائے۔

▪ بیج کی قیمت کو فصل کے نصاب سے کم کرنا ▪

مسئلہ 1890۔ احتیاط کی بناء پر جو بیج اس نے زراعت کے لئے استعمال کی ہے خواہ یہ بیج اس کی اپنی ہو یا خریدی ہو تو پیداوار سے کم کرکے نصاب کا لحاظ نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نصاب کا پیداوار کے مجموع کی نسبت سے ملاحظہ کرے۔

▪ اصل فصل سے (ٹیکس) اور مالیات کم کرنا ▪

مسئلہ 1891۔ جو کچھ حکومت اصل مال میں سے بطور ٹیکس لیتی ہے اس پر زکات واجب نہیں ہے مثلاً اگر زراعت کی پیداوار 0011کلو گرام ہو اور حکومت 300کلو گرام اس کی ٹیکس لے تو زکوٰۃ صرف 800 کلو گرام پر واجب ہوگی۔

▪ فصل کے خرچوں کو پیداوار سے کم کرنا ▪

مسئلہ 1892۔ احتیاط کی بناء پر جو کچھ فصل پر خرچ کیا ہے اسے پیداور سے کم نہیں کیا جاسکتا تاکہ صرف باقی بچے ہوئے کی زکات کی ادا کرے۔

▪ اخراجات کو زکات کے واجب ہونے سے پہلے اور اس کے بعد کم کرنا ▪

مسئلہ 1893۔ گذشتہ مسئلہ میں فرق نہیں کرتا کہ خرچ زکات کے متعلق اور واجب ہونے سے پہلے یا اس کے بعد انجام پایا ہو۔

▪ زکات کی ادائیگی خرمن سے پہلے ▪

مسئلہ 1894۔ واجب نہیں ہے صبر کرے تاکہ جو اور گندم، خرمن بننے تک پہنچ جائے اور انگور و کھجور خشک ہو جائے اور اس وقت زکات دے بلکہ جیسے ہی زکات واجب ہوجائے، جائز ہے اسی وقت جتنی زکات کی مقدار ہے اس کی قیمت لگا کر اسے زکات کے طور پر دی جائے۔

▪ کٹائی سے پہلے زکات کی فصل کو مستحق کے سپرد کرنا ▪

مسئلہ 1895۔ زکات کے تعلق اور واجب ہونے کے بعد خود زراعت، کھجور اور انگور کو فصل کی کٹائی یا چننے سے پہلے مستحق یا حاکم شرع یا ان کے وکیل کو بطور مشاع سپرد کرسکتا ہے اور

اسی صورت میں سپرد کرنے بعد مالک اور زکات کے مستحق لوگ اخراجات میں نسبت (فیصد) کے لحاظ سے شریک ہونگے۔

سپرد کرنے کے بعد زکات کی نگہداشت اور حفاظت کا اجرت لینا

مسئلہ 1896۔ اگر مالک خود مال کو زراعت سے یا کھجور یا انگور سے حاکم شرع یا مستحق یا ان کے وکیل کے سپرد کرے تو لازمی نہیں ہے کہ ان چیزوں کی مفت میں اور بلامعاوضہ مشاع کی صورت میں حفاظت کرے بلکہ ان کے زمین پر رہنے کے لئے کٹائی یا خشک ہونے تک اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

مختلف شہروں میں کئی کھیتیوں کی زکات کا نصاب

مسئلہ 1897۔ اگر انسان کئی شہروں میں گندم، جو یا کھجور یا انگور کا مالک ہو اور ان شہروں میں فصل پکنے کا وقت ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان تمام شہروں سے فصل اور پھل ایک ساتھ حاصل نہ ہوتے ہوں اور یہ سب ایک ہی سال کی پیداوار اور فضل شمار ہوتے ہوں تو اگر ان میں سے جو چیز پہلے والی چیز نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر ضروری ہے کہ اس فصل کے پکنے کے وقت اس کی زکوٰۃ دے اور باقی ماندہ چیزوں پر اس وقت زکات دے کہ جب وہ ہاتھ آجائیں اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو فی الحال ان کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے اگرچہ جانتا ہو کہ وہ چیز جو بعد میں ہاتھ آئی گی اس کے ساتھ ملاکر نصاب کے مطابق ہو جائے گی، بلکہ انتظار کرے تاکہ مجموعی پیداوار نصاب کے حدّ تک پہنچ جائے تو اس وقت زکات واجب ہوجائے گی۔

ایک سال میں دو بار پھل دینے کا نصاب

مسئلہ 1898۔ اگر مثلاً کھجور یا انگور کا درخت سال میں دو مرتبہ پھل دے اور دونوں مرتبہ کی پیداوار ملا کر نصاب کے برابر ہوجائے تو بنابر احتیاط اس کی زکات واجب ہے۔

تازہ کھجور اور انگور سے زکات کی ادائیگی

مسئلہ 1899۔ اگر کسی شخص کے پاس تازہ کھجور یا انگور کی اتنی مقدار ہو جو خشک ہونے یا کشمش بننے کی صورت میں نصاب تک پہنچ جاتی ہو تو اگر زکات کی نیت سے اس تازہ مقدار میں سے اتنی مقدار زکات کے مصرف میں لائے جو اگر خشک ہوتی تو واجب زکات کے برابر

ہوتی تو ایسا کرسکتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

■ زکات کی قیمت کے بجائے دوسری اجناس کی ادائیگی ■

مسئلہ 1900۔ اگر خشک کھجور یا کشمش کی زکات کسی پر واجب ہو تو خود پر واجب شدہ زکات کی نیت سے تازہ کھجور یا انگور سے نہیں دے سکتا اگرچہ قیمت زکات کے طور پر دے، اسی طرح سے اگر تازہ انگور یا کھجور کی زکات اس پر واجب ہو تو ان کی زکات خشک کھجور یا کشمش سے نہیں دے سکتا اگرچہ قیمت زکات کے طور پر دے اور کلی طور پر جب بھی زکات کی قیمت دی جائے (یعنی خود اس چیز کے بدلے اس کی قیمت دی جائے) توصرف پیسے دیے جاسکتے ہیں اور دوسری اجناس کافی نہیں ہیں۔

■ میّت کے قرض پر زکات کو ترجیح ■

مسئلہ 1901۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جو مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکات واجب ہو چکی ہو تو ضروری ہے کہ جس مال پر زکات واجب ہو چکی ہے پہلے اس میں سے تمام زکات دے دی جائے اور اس کے بعد اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔

■ میّت کے قرضے کی ادائیگی زکات کے واجب ہونے سے پہلے ■

مسئلہ 1902۔ جو شخص مقروض ہو اگر مرجائے اور اس کے پاس گندم، جو، کھجور یاانگور بھی ہو اوراس سے پہلے کہ ان پر زکات واجب ہو اس کے ورثاء قرض کو کسی دوسرے مال سے ادا کریں تو ورثاء میں سے جس کا حصّہ نصاب کی مقدار تک پہنچتا ہو تو وہ زکات دے دیں اور اگر اس سے پہلے کہ زکات اجناس پر واجب ہو میّت کا قرضہ ادا نہ کریں تو اگر اس میت کا مال صرف اس قرض جتنا ہو توورثاء پر زکات دینا واجب نہیں ہے کہ ان اجناس کی زکات دیں ا ور اگر میّت کامال اس کے قرض سے زیادہ ہو جب کہ میّت پر اتنا قرض ہو کہ اگر اسے ادا کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ گندم، جواور انگور میں کچھ مقدار بھی قرض خواہ کو دیں، جو کچھ قرض خواہ کو دیں اس میں زکات نہیں ہے اور باقی ماندہ مال میں اس میت کے ورثاء میں سے جس کا بھی حصّہ زکات کے نصاب کی حد تک ہو اس کی زکات دینا ضروری ہے۔

■ زکات کی ادائیگی پیداوار کی ردی قسم سے ■

مسئلہ 1903۔ جس شخص کے پاس اچھی اور ردی دونوں قسم کا گندم، جو اور کھجور ہوں جن

پر زکات واجب ہوئی ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اچھی قسم کی زکات ردی قسم سے نہ دے لیکن ضروری نہیں ہے کہ سب کی زکات اچھی قسم سے دے بلکہ ہر قسم کی زکات خود اس قسم سے دے سکتا ہے۔

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

▪ سونے کا نصاب ▪

مسئلہ 1904۔ سونے کے دو نصاب ہیں۔

پہلا نصاب: بیس دینار ہے یہ نصاب مشہور نظریہ کے مطابق 15 معمولی مثقال کے برابر اور تقریباً 69/1 گرام ہے لیکن ظاہراً دینار کا وزن $\frac{3}{4}$ معمولی مثقال سے زیادہ ہے اسی لئے سونے کا نصاب اوپر ذکر ہوئے وزن سے زیادہ ہوگا بعض محققین کے نظریہ کے مطابق شرعی دینار تقریباً 4/24 گرام اور سونے کا پہلا نصاب تقریباً 84/7 گرام ہے اور بعض دیگر محققین کے نظریہ کے مطابق شرعی دینار تقریباً 4/46 گرام اور سونے کا پہلا نصاب تقریباً 89/3 گرام ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مشہور قول کے مطابق عمل ہو جائے جب سونا پہلے نصاب کی حد تک پہنچ جائے، اگر دوسری شرائط بھی پائی جاتی ہوں تو انسان پر ضروری ہے کہ چالیسواں حصّہ (2/5) زکات کے طور پر دے دے اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکات واجب نہیں ہے۔

دوسرا نصاب: چار دینار ہے کہ مشہور قول کے مطابق 3 معمولی مثقال ہے (تقریباً 13/8 گرام) بعض محققین کے قول کے مطابق تقریباً 16/9 گرام اور بعض دیگر محققین کے قول کے مطابق تقریباً 17/8 گرام ہے اور اگر چار دینار کو بیس سونے کے دینار سے اضافہ کر دیا جائے تو ضروری ہے کہ پورے 24 دینار کی زکات کو ($\frac{1}{40}$ کے قرار سے) ادا کرے اگر چار دینار سے کم اضافہ کیا جائے تو ضروری ہے کہ صرف بیس دینار کی زکات ادا کرے۔ اور اس کے اضافہ پر زکات نہیں ہے اسی طرح جتنا بھی اضافی ہوتا جائے یعنی اگر چار دینار اضافہ کیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ ان سب کی زکات ادا کی جائے لیکن اگر چار دینار سے کمتر اضافہ کیا جائے تو جو اضافہ شدہ مقدار ہے اس پر زکات نہیں ہے۔

▪ چاندی کا نصاب اور زکات کی مقدار ▪

مسئلہ 1905۔ چاندی کے بھی دو نصاب ہیں۔

پہلا نصاب: 200 درہم یا 140 دینار ہے کہ مشہور قول کے مطابق 105 معمولی مثقال (تقریباً

483/8 گرام) کے برابر ہے اور بعض محققین کے نظریہ کے مطابق تقریباً 593/2 اور بعض دیگر محققین کے قول کے مطابق تقریباً 625 گرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ مشہور قول پر عمل کیا جائے اور اگر چاندی پہلے نصاب تک پہنچ جائے اور دوسری شرائط بھی موجود ہوں تو انسان پر ضروری ہے کہ چالیسواں حصّہ زکات کے طور پر ادا کرے اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو زکات واجب نہیں ہے۔
دوسرا نصاب: 40 درہم یا 28 دینار ہے کہ مشہور کے قول کے مطابق 21 معمولی مثقال (تقریباً 96/3 گرام) ہے اور بعض محققین کے بقول تقریباً 118/6 گرام ہے اور بعض دیگر محققین کے بقول تقریباً 125 گرام ہے اور اگر دوسرے نصاب کو پہلے نصاب کے ساتھ اضافہ کیا جائے تو ضروری ہے سب کی زکات دی جائے اور اگر ساتھ دوسرے نصاب سے کم اضافہ کیا جائے تو جتنی مقدار کا اضافہ ہوا ہے اس کی زکات واجب نہیں ہے اس طرح سے جتنا بھی اضافہ ہوتا جائے یعنی اگر دوسرے نصاب کی مقدار کے برابر اضافہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس پوری مقدار کی زکات ادا کرے اور اگر کمتر اضافہ ہو تو جتنی مقدار کا اضافہ ہوا ہے وہ دوسرے نصاب سے کم ہو تو اس میں زکات نہیں ہے۔
اس بنا پر اگر انسان کے پاس جتنا بھی سونا اور چاندی ہو اس کا چالیسواں حصّہ دے دے تو اس پر جو زکات واجب تھی اس نے ادا کر دی ہے اور کبھی واجب مقدار سے زیادہ دے دیتا ہے مثلاً اگر کسی کے پاس 150 دینار چاندی ہے اگر اس کا چالیسواں حصّہ بطور زکات دے دے تو اس پر جو 140 دینار کی زکات واجب تھی دے دی ہے اور اسی طرح کچھ مقدار بھی 10 دینار کے لیے بھی ادا ہو جائے گی

▪ ہر سال سونا اور چاندی کی زکات ادا کرنا ▪

مسئلہ 1906۔ جس شخص کے پاس سونا یا چاندی نصاب کے مطابق ہو اگرچہ اس میں زکات دی ہو لیکن جب تک اس کے پاس سونا یا چاندی پہلے نصاب سے کم نہ ہو جائے، ضروری ہے کہ ہر سال ان پر زکوٰۃ دے۔

▪ سونا اور چاندی میں زکات کے واجب ہونے کی شرط ▪

مسئلہ 1907۔ سونے یا چاندی کی زکات اس صورت میں واجب ہے جب وہ سکّوں میں ڈھلے ہوں اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو اور اگر سکّے کی شکل میں نہ رہ گئی ہوں تو اس کی زکات دینا پھر بھی ضروری ہے اس بناء پر وہ سونے اور چاندی کے سکّے جن کو عورتیں زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں اس صورت میں کہ لین دین ان کے ساتھ رائج ہو یعنی سونا یا چاندی کے پیسوں کا ایک دوسرے کے بدلے میں سودا ہوتا ہو (سونے کے پیسوں

کو چاندی کے پیسوں سے خرید و فروخت کرتے ہوں) ان کی زکات واجب ہے لیکن اگر ان سونے اور چاندی کے سکوں سے لین دین کا رواج نہ ہو پھر زکات واجب نہیں ہوگی لیکن احتیاط مستحب ہے کہ زکات دے۔

▪ پیسوں کی زکات ▪

مسئلہ 1908۔ اس زمانے میں کہ اب سونے یا چاندی کا پیسہ رائج نہیں ہے تو اگر پیسہ سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو اور زکات کے واجب ہونے کی دوسری شرائط بھی موجود ہوں (جیسا خود ان پیسوں کا پورا سال پاس ہونا) تو احتیاط کرے اور اس کے زکات کو ادا کرے اگر چہ وہ پیسہ سونا اور چاندی کی جنس سے نہ ہو۔

▪ سونااور چاندی کے نصاب کا علیحدہ حساب کرنا ▪

مسئلہ 1909۔ اگر کوئی سونا یا چاندی رکھتا ہو اور ان میں سے کوئی بھی پہلے نصاب کی مقدار کے برابر نہ ہو مثلا 199 درہم چاندی اور 19 دینار سونا رکھتا ہو تو زکات اس پر واجب نہیں ہے۔

▪ گیارہ مہینوں کے دوران نصاب سے کچھ کم ہونا ▪

مسئلہ 1910۔ جس طرح سے مسئلہ نمبر 1865 میں کہا گیا ہے سونے اور چاندی پر زکات اس صورت میں واجب ہوگی جب انسان پورے گیارہ قمری (اسلامی) مہینے نصاب کے مقدار کا مالک رہا ہو اور اگر ان گیارہ مہینوں کے دوران اس کے سونے اورچاندی کی مقدار پہلے نصاب سے کم ہو جائے تو زکات اس پر واجب نہیں ہے۔

▪ سونااور چاندی کو گیارہ مہینوں کے دوران تبدیل کرنا ▪

مسئلہ 1911۔ اگر گیارہ مہینوں کے درمیان جو سونااور چاندی اس کے پاس ہیں اسے سونے یا چاندی سے یا کسی دوسری چیز سے تبدیل کرے یا اسے پگھلا دے تو زکات اس پر واجب نہیں ہے لیکن اگر زکات سے بچنے کے لیے یہ کام کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زکات ادا کرے۔

▪ سونااور چاندی کو بارہویں مہینے میں پگھلانا ▪

مسئلہ 1912۔ اگر بارہویں مہینہ میں سونے اور چاندی کے سکہ کو پگھلائے تو اس کی زکات

ادا کرے گااور اگر پگھلانے کی وجہ سے ان کا وزن یا قیمت کم ہو جائے تو جو زکات، پگھلانے سے پہلے اس پر واجب تھی اسے ادا کرے گا۔

▪ ردی قسم کے سونے اور چاندی سے زکات کی ادائیگی ▪

مسئلہ 1913۔ اگر کسی کے پاس اچھا اور ردی دونوں قسم کا سونا اور چاندی ہے احتیاط کے بناپر اچھی قسم کی زکات کو ردی قسم سے نہیں دینی چاہیے لیکن ضروری نہیں ہے کہ سب کی زکات سونے اور چاندی کی اچھی قسم سے دی جائے بلکہ ہر قسم کی زکات کو خود اس قسم سے دے سکتا ہے۔

▪ غیر خالص سونا اور چاندی کی زکات ▪

مسئلہ 1914۔ سونے اور چاندی کے پیسے (سکے) جن میں معمول سے زیادہ دوسری دھات کی آمیزش ہو اور ابھی بھی یہ سونے اور چاندی کے پیسے (سکے) کہلاتے ہوں تو دوسری شرائط (جیسا نصاب) کی موجودگی میں ان میں زکات واجب ہے اگر چہ اس سونے اور چاندی کا خالص حصّہ نصاب کی حد تک نہ پہنچے لیکن اگر وہ دھات کہ جسے ۔معمول کی حدّ سے زیادہ دوسری دھات کی موجودگی کی وجہ سے۔ سونے یا چاندی کے پیسے (سکے) نہ کہا جائے، ان میں زکات واجب نہیں ہے اگر چہ اس کے سونے اور چاندی کا خالص حصّہ نصاب تک پہنچ جائے۔

▪ معمولی سونے اور چاندی کی زکات کی کسی دوسری چیز سے ادائیگی ▪

مسئلہ 1915۔ جس شخص کے پاس سونے اور چاندی کے سکے ہوں اگر ان میں دوسری دھات کی آمیزش معمول کے مطابق ہو تو اگر وہ شخص ان کی زکات سونے اور چاندی کے ایسے سکّوں میں دے جن میں دوسری دھات کی آمیزش معمول سے زیادہ ہو یا ایسے سکّوں میں دے جو سونے اور چاندی کے بنے ہوئے نہ ہوں لیکن یہ سکے اتنی مقدار میں ہوں کہ ان کی قیمت اس زکوٰۃ کی قیمت کے برابر ہو جو اس پر واجب ہو گئی ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

اونٹ، گائے، بھیڑ کی زکات

▪ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کی زکات کی خصوصی شرائط ▪

مسئلہ 1916۔ اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی زکات کے لیے ان شرائط کے علاوہ جن کا ذکر ہوچکاہے دو سری دو شرطیں بھی ہیں۔

1۔وہ جانور بے کار (یعنی کسی کام کے لیے استعمال نہ کیا گیاہو)[1] اواس کے لیے اتناہی کافی ہے کہ جانور کوبے کار کہا جائے اور ضروری نہیں ہے کہ کہا جائے یہ جانور پورے سال سے بے کار ہے، یعنی اس سے استفادہ نہیں کیا گیا لہذا اگر جانور سے سال کے کچھ وقت کے لیے کام لیا گیاہو لیکن عرف عام میں کہا جائے کہ یہ حیوان بے کار ہے تو اسکی زکات واجب ہے۔

2۔یہ کہ جانور دشت و بیابان کی گھاس چرتا ہو اور اگر کاٹی ہوئی گھاس یا چارہ کھاتا ہو یا ایسی چراگاہ میں چرے جو خوداس شخص (یعنی جانور کے مالک کی) یا کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو تو زکات واجب نہیں ہے اور اسی شرط کے لیے بھی ضروری ہے کہ عرف عام میں کہا جائے کہ یہ جانور دشت و بیابان کی گھاس کھاتا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس عبارت کو جانور کے بارے میں استعمال کیا جائے کہ "پوراسال بیابان کی گھاس چرتا ہے" لہذا اگر سال کے کچھ حصّوں میں کٹی ہوئی گھاس یا چارہ کھائے یا چراگاہ میں چرے لیکن عرف میں یہ کہا جائے کہ دشت و بیابان کی گھاس میں چرتا ہے تو اس کی زکات واجب ہے اس جانور کی طرح جو صرف سردی کے موسم میں جیسا کہ معمول ہے کاٹی ہوئی گھاس کھاتا ہے۔

▪ چراگاہ کو خریدنے یا کرایہ کرنے کی صورت میں زکات ▪

مسئلہ 1917۔ اگر انسان گائے، اونٹ، بھیڑاور بکری کے لئے ایسی چراگاہ خریدے یا اجارہ اور کرایہ پر لے جس کو کسی نے کاشت نہ کیا ہو یا اس میں چرانے پر کچھ پیسہ دے تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

▪ اونٹ کا نصاب ▪

مسئلہ 1918۔ اونٹ کے بارہ نصاب ہیں:

1۔پانچ اونٹ: ان کی زکات ایک بھیڑ ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداداس حدّتک نہ پہنچے تو زکات

1۔بے کار یعنی وہ جانور کہ جس سے کام نہیں لیا جاتا ہو اور ہل چلانے یا آبپاشی یا کنویں سے پانی نکالنے وغیرہ میں اس سے کام نہ لیا جاتا ہو۔

نہیں ہے۔

2۔ دس اونٹ: ان کی زکات دو بھیڑیں ہے۔

3۔ پندرہ اونٹ: ان کی زکات تین بھیڑیں ہے۔

4۔ بیس اونٹ: ان کی زکات چار بھیڑیں ہے۔

5۔ پچّیس اونٹ: ان کی زکات پانچ بھیڑیں ہے۔

6۔ چھبّیس اونٹ: ان کی زکات ایک ایسا اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

7۔ چھتّیس اونٹ: ان کی زکات ایک ایسا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

8۔ چھیالیس اونٹ: ان کی زکات ایک ایسا اونٹ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

9۔ اکسٹھ اونٹ: ان کی زکات ایک ایسا اونٹ ہے جو پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔

10۔ چھہتّر اونٹ: ان کی زکات دو ایسے اونٹ ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔

11۔ اکیانویں اونٹ: ان کی زکات دو ایسے اونٹ ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔

12۔ ایک سو اکیس اونٹ اور اس سے اوپر جتنا ہوتے جائیں تو ضروری ہے کہ زکات دینے والا یا ان کا حساب چالیس چالیس کرے اور ہر چالیس اونٹوں کے لیے ایک ایسا اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو یا پچاس پچاس حساب کرے اور ہر پچاس اونٹوں کے لیے زکات میں ایک ایسا اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ اور یا چالیس یا پچاس کے ساتھ حساب کرے لیکن ہر صورت میں اس طرح سے حساب کرے کہ کوئی چیز باقی نہ بچے یا اگر کوئی چیز باقی بچے تو دس تک نہ پہنچے مثلاً اگر 140 اونٹ ہوں تو 100 کے لئے دو ایسے اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں زکات میں دے گا اور چالیس اونٹ کے لئے ایک ایسا اونٹ زکات میں دے گا جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

جو اونٹ زکات میں دیا جائے گا اس کا مادّہ ہونا ضروری ہے اور ضروری نہیں ہے کہ انہیں اونٹوں میں سے دے بلکہ دوسرے اونٹوں سے بھی دے سکتا ہے اور یا اونٹ کی قیمت کے برابر پیسہ بھی دے دے تو کافی ہے۔

▪ دو نصابوں کے مابین زکات ▪

مسئلہ 1919۔ دو نصابوں کے درمیان زکات واجب نہیں ہے لہذا اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں ان اونٹوں کی تعداد نصاب اول (جو پانچ اونٹ ہیں) سے بڑھ جائے تو جب تک دوسرے نصاب (جو دس اونٹ ہیں) تک نہ پہنچے ضروری ہے کہ صرف پانچ اونٹوں کی زکات

دے اور زکات کے دیگر نصابوں کی صورت بھی ایسی ہی ہے۔

▪ گائے کا نصاب ▪

مسئلہ 1920۔ گائے کے دو نصاب ہیں:
پہلا نصاب: گائے کا پہلا نصاب تیس عدد ہیں جب گائے کی تعداد تیس تک پہنچ جائے تو مذکورہ شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ ایسا بچھڑا جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو زکات کے طور پر دے۔
دوسرا نصاب: گائے کا دوسرا نصاب چالیس عدد ہے اور اس کی زکات ایک مادہ بچھیا ہے جو کہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور تیس اور
چالیس کے درمیانی مقدار پر زکات واجب نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کے پاس انتالیس 39 گائیں ہوں تو ضروری ہے کہ صرف تیس گائے کی زکات دے اسی طرح اگر چالیس سے زیادہ گائیں ہوں تو جب تک ان کی تعداد ساٹھ 60 تک نہ پہنچے تو ضروری ہے کہ ان میں سے صرف چالیس گائے کی زکات ادا کرے اور جب ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ تعداد پہلے نصاب سے دگنی ہے اس لیے ضروری ہے کہ دو ایسے بچھڑے بطور زکات دے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور اسی طرح جیسے جیسے گائے کی تعداد بڑھتی جائے ضروری ہے کہ یا تو تیس تیس کا حساب کرے یا چالیس چالیس کا یا تیس اور چالیس دونوں کا حساب کرے اور ان میں اسی طریقے کے مطابق زکات دے جو بتایا گیا، لیکن ضروری ہے کہ اس طرح سے حساب کرے کہ کچھ باقی نہ بچے یا اگر کچھ باقی بچے تو وہ دس تک نہ پہنچے مثلاً اگر ستر 70 گائے ہیں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات تیس اور چالیس کے حساب سے نکالے یعنی 30 عدد کے لیے 30 کی زکات اور 40 عدد کے لیے 40 کی زکات دے اس لیے کہ اگر سب کو صرف تیس 30 عدد کے لحاظ سے حساب کرے گا تو دس گائیں بغیر زکات رہ جائیں گی۔

▪ بھیڑ کا نصاب ▪

مسئلہ 1921۔ بھیڑ کے پانچ نصاب ہیں:
پہلا نصاب: چالیس 40 عدد بھیڑ ہوں تو اس کی زکات ایک بھیڑ ہے اور جب تک بھیڑیں چالیس نہ ہو جائیں ان پر زکات نہیں ہے۔
دوسرا نصاب: 121 عدد بھیڑ ہوں تو اس کی زکات دو بھیڑیں ہیں۔
تیسرا نصاب: 201 عدد بھیڑ ہوں تو اس کی زکات تین بھیڑیں ہیں۔

چوتھا نصاب: 301 بھیڑ ہوں تو اس کی زکات چار بھیڑیں ہیں۔
پانچواں نصاب: 400 بھیڑ یا اس سے زیادہ ہیں کہ جن کو سو سو عدد کر کے حساب کیا جائے گا اور ان میں سے ہر سو عدد کے لیے ایک بھیڑ دینا واجب ہے اور ضروری نہیں ہے کہ زکات انہی بھیڑوں میں سے دے بلکہ اگر کوئی دوسری بھیڑ دے یا اس کی قیمت کے مطابق پیسے دے دے تو بھی کافی ہے اور پیسوں کے علاوہ دوسری چیزوں کو قیمت کے طور پر دینا کافی نہیں ہے۔

▪ دو نصابوں کے مابین زکات ▪

مسئلہ 1922۔ دو نصابوں کے درمیانی تعداد پر زکات واجب نہیں ہے پس اگر کسی کے پاس بھیڑوں کی تعداد پہلے نصاب سے جو کہ 40 ہے زیادہ ہو تو جب تک دوسرے نصاب جو کہ 121 ہے تک نہ پہنچے تو ضروری ہے کہ ان میں سے صرف چالیس کی زکات دے اور ان سے زیادہ پر زکات نہیں ہے۔ بعد کے نصابوں میں بھی یہی حکم ہے۔

▪ زکات میں جانوروں کا نر اور مادّہ کا ایک برابر ہونا ▪

مسئلہ 1923۔ اونٹ، گائیں اور بھیڑیں جب یہ نصاب کی حدّ تک پہنچ جائیں تو خواہ سب نر ہوں یا مادہ یا کچھ نر ہوں اور کچھ مادّہ، ان پر زکات واجب ہے۔

▪ گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، عربی اونٹ اور غیر عربی اونٹ کا ایک جنس ہونا ▪

مسئلہ 1924۔ زکات میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور عربی اور غیر عربی اونٹ ایک جنس ہیں اور اسی طرح بکری، بھیڑ اور مینڈھا آپس میں کوئی فرق نہیں رکھتے۔

▪ زکات کے طور پر دی جانے والی بھیڑ اور بکری کی عمر ▪

مسئلہ 1925۔ اگر کوئی شخص بھیڑ کو زکات کے طور پر دے تو احتیاط کی بناء پر ضروری ہے کہ اس کا کم از کم ایک سال پورا ہو چکا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو گئی ہو اور اگر بکری بطور زکٰوۃ دے تو احتیاطاً ضروری ہے کہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

▪ وہ جانور جو زکات کے طور پر دیئے جائیں ان کی قیمت کا کم ہونا ▪

مسئلہ 1926۔ جو بھیڑ کوئی شخص زکات کے طور پر دے اگر اس کی قیمت مالک کی دوسری بھیڑوں سے کم ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی

سب بھیڑوں سے زیادہ ہو یہی حکم گائے اور اونٹ کے بارے میں بھی ہے۔

▪ شراکت کی صورت میں جانور کا نصاب ▪

مسئلہ 1927۔ اگر کئی افراد آپس میں حصّہ دار اور شریک ہوں تو ان میں سے جس کا حصّہ پہلے نصاب تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ وہ زکات دے اور جس کا حصّہ پہلے نصاب سے کم ہو اس پر زکات واجب نہیں ہے۔

▪ جانوروں کا چند جگہوں پر ہونا ▪

مسئلہ 1928۔ اگر ایک شخص کے پاس گائیں یا اونٹ یا بھیڑیں چند مختلف جگہوں پر ہوں اور وہ سب کی مقدار مل کر نصاب کے برابر ہو تو ان کی زکات واجب ہے۔

▪ جانوروں کا بیمار اور عیب دار ہونا ▪

مسئلہ 1929۔ اگر کسی شخص کے پاس گائیں، بھیڑ یا اونٹ بیمار اور عیب دار ہوں، ان کی زکات دینا ضروری ہے۔

▪ جس جانور کو بطور زکات دیا جائے اس کا تندرست ہونا ▪

مسئلہ 1930۔ اگر کسی شخص کی ساری گائیں، بھیڑیں یا اونٹ تندرست اور بے عیب اور جوان ہو تو وہ ان کی زکات میں بیمار، عیب دار یا بوڑھا اور عمر رسیدہ جانور نہیں دے سکتا بلکہ اگر ان میں سے کچھ تندرست، کچھ بیمار، کچھ عیب دار اور کچھ بے عیب اور کچھ بوڑھے اورکچھ جوان ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ ان کی زکات میں تندرست بے عیب اور جوان جانور دے بلکہ بنابر احتیاط اگر سب بیمار یا عیب دار یا بوڑھے ہو تب بھی ان کی زکات میں تندرست اور بے عیب اور جوان جانور دے۔

▪ سال کے درمیان جانور کا تبدیل کرنا ▪

مسئلہ 1931۔ اگر کوئی شخص گیارہواں مہینہ ختم ہونے سے پہلے موجودہ اپنی گائیں، بھیڑ اور اونٹ کو کسی دوسری چیز سے بدل لے یا جو نصاب ہو اسے اسی جنس کے اتنے ہی نصاب سے تبدیل کر دے مثال کے طور چالیس بھیڑیں دے کر چالیس بھیڑیں ہی لے لے تو ان پر زکات واجب نہیں ہے۔

▪ جانور کی زکات کی دوبارہ ادائیگی ▪

مسئلہ 1932۔ جس شخص کو گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات ادا کرنا ضروری ہو اگر وہ ان کی زکات اپنے کسی دوسرے مال سے دے تو جب تک ان جانوروں کی تعداد نصاب سے کم نہ ہو ہر سال زکات دینا ضروری ہے اور اگر ان کی زکات خود ان جانوروں میں سے دے اور وہ پہلے نصاب سے کم ہو جائیں تو زکات اس پر واجب نہیں ہوگی مثال کے طور پر جس شخص کے پاس چالیس بھیڑیں ہوں اگر وہ ان کی زکات اپنے دوسرے مال سے دے دے تو جب تک اس کی بھیڑیں چالیس سے کم نہ ہوں ضروری ہے کہ ہر سال ایک بھیڑ دے اور اگر خود ان میں سے زکات دے تو جب تک دوبارہ ان کی تعداد چالیس تک نہ پہنچ جائے اس پر زکات واجب نہیں ہے۔

زکات کا مصرف

▪ زکات کا مصرف ▪

مسئلہ 1933۔ ضروری ہے کہ انسان زکات کو مندرجہ ذیل آٹھ موارد میں سے کسی ایک مورد پر خرچ کرے۔

1۔ فقیر: فقیر وہ شخص ہے کہ جس کے پاس اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں البتہ لازمی نہیں ہے کہ اہل و عیال کے ایسے اخراجات اس کے پاس ہو جو اس کی شان اور حیثیت کے مطابق نہ ہوں اور جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا جائیداد یا سرمایہ ہو جس کی آمدنی سے وہ سال بھر کے اخراجات کو پورا کر سکے وہ فقیر نہیں ہے۔

2۔ مسکین: یہ وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگدست اور سخت زندگی گزار رہا ہو۔

3۔ وہ شخص جو امام علیہ السلام یا نائب امام کی جانب سے زکات جمع آوری، اس کی نگرانی، اسکے حساب کی جانچ پڑتال کرنے یا اسے امام ع یا نائب امام ع تک پہنچانے یا زکات کے موارد تک پہنچانے پر مامور ہو۔

4۔ جو مسلمان کمزور عقیدہ کا مالک ہوں اور زکات ملنے سے ان کا ایمان مضبوط اور اس کی تقویت ہوتی ہو۔

5۔ غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا ان شرائط کے ساتھ جو تفصیلی کتب میں ذکر ہوئی ہیں۔

6۔وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو۔
7۔فی سبیل اللہ: یعنی دینی اور نیک امور خواہ سب لوگوں کے لیے ہوں جیسے مسجد اور دینی مدرسہ بنانا اور دینی کتابوں کی نشر و اشاعت کرنا یا خاص لوگوں سے مربوط ہوں جیسے بعض مومنین کو حج بیت اللہ کے لئے بھیجنا اور اس مصرف کے لئے سب سے واضح مورد راہ خدا میں جہاد ہے اور ظاہراً یہ مصرف دنیاوی امور شامل کو شامل نہیں ہیں اگرچہ عمومی کیوں نہ ہوں اور سب کے لیے ہوں جیسے پل، سڑکیں اور راستہ وغیرہ بنانا۔
8۔ابن السبیل: یعنی وہ مسافر جو سفر میں رہ گیا ہو اور ان موارد کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

▪ ایک شخص کو زیادہ سے زیادہ زکات دینے کی مقدار ▪

مسئلہ 1934۔ فقیر یا مسکین اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکات نہیں لے سکتے اور اگر ان کے پاس کچھ رقم یا جنس ہو تو صرف اتنی زکات لے سکتا ہے جو ایک سال کے اخراجات کے لیے کم پڑتی ہو لیکن اگر آئندہ سالوں کے اخراجات پورا کرنے پر قدرت نہ رکھتے ہوں _ اور زکات سے اخراجات نہ لیں _ تو یہ فقیر یا مسکین آئندہ سالوں کے اخراجات کو بھی اسی پہلے سال میں زکوۃ سے لے سکتے ہیں۔

▪ فقیر ہونے میں شک کی صورت میں زکات لینا ▪

مسئلہ 1935۔ جس شخص کے پاس سال بھر کے اخراجات تھے اگر وہ اس کا کچھ مقدار استعمال کرلے اور بعد میں شک کرے کہ جو کچھ باقی ماندہ مال اس کے سال بھر کے اخراجات کے لیے کافی ہے یا نہیں ہے تو زکات نہیں لے سکتا۔

▪ اس شخص کا زکات لینا جو اپنے سرمایہ کو بیچے بغیر سال بھر کے اخراجات نہیں رکھتا ▪

مسئلہ 1936۔ جس ہنر مند یا صاحب جائیداد یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر اخراجات سے کم ہو وہ اپنے اخراجات کی کمی پوری کرنے کے لیے زکات لے سکتا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے کام کے اوزار یا جائیداد یا سرمایہ بیچ کر اپنے اخراجات میں استعمال کرے۔

▪ فقیر کو زکات کی ادائیگی میں اس کی حیثیت کا لحاظ کرنا ▪

مسئلہ 1937۔ جس فقیر کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے سال بھر کا خرچ نہ ہو

لیکن اس کے پاس ایک ایسا گھر ہو اور وہ اس میں رہتا ہو یا سواری کا ذریعہ رکھتا ہو تو اگر اسے ان کی ضرورت ہو اگرچہ اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے ہی سہی۔ وہ زکات لے سکتا ہے اور یہی حکم اس کے گھریلو سامان، برتن اور گرمی و سردی کے لباس اور ضرورت کی باقی چیزوں کے بارے میں ہے اور جو فقیر یہ چیزیں نہ رکھتا ہو اگر اسے ان کی ضرورت ہو تو وہ زکات سے انہی چیزوں کو خرید سکتا ہے۔

▪ ایسے فقیر کو زکات کی ادائیگی جو ہنر اور کام سیکھ سکتا ہے ▪

مسئلہ 1938۔ جس فقیر کے لئے کوئی کام یا ہنر سیکھنا مشکل نہ ہو تو وہ زکات لے کر زندگی بسر نہ کرے لیکن جب تک کام سیکھنے میں مصروف ہے زکات لے سکتا ہے۔

▪ اس شخص کو زکات کی ادائیگی جو پہلے فقیر تھا ▪

مسئلہ 1939۔ جس کے بارے میں نہیں جانتے کہ فقیر ہے یا نہیں لیکن پہلے فقیر رہا ہو تو اسے زکات دی جا سکتی ہے۔

▪ زکات کی ادائیگی میں کسی کے فقیر ہونے کے دعویٰ کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 1940۔ جو شخص کہے کہ میں فقیر ہوں جبکہ وہ پہلے فقیر نہیں تھا یا معلوم نہ ہو فقیر رہا ہے یا نہیں تو اگر اس کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو تو اسے زکات نہیں دی جاسکتی۔

▪ فقیر کے قرضے کو زکات سے شمار کرنا ▪

مسئلہ 1941۔ جس شخص پر زکات واجب ہوچکی ہو اگر کوئی فقیر اس کا مقروض ہو وہ قرض کی اس مقدار کو زکات کی نیت سے حساب کرسکتا ہے مگر یہ کہ اسے امید نہ ہو کہ مقروض اپنا قرضہ آئندہ ادا کرسکے گا تو اس صورت وہ اپنے دیے ہوئے قرض کو بطور زکات حساب نہیں کرسکتا۔

▪ فقیر کی وفات کے بعد اس کے قرضے کو زکات سے شمار کرنا ▪

مسئلہ 1942۔ اگر فقیر مر جائے اور اس کا مال اتنا نہ ہو جتنا اسے قرض ادا کرنا ہو تو قرض خواہ قرض سے اتنی مقدار جو قرض ادا کرنے میں کم پڑتی ہو

زکات کی طور پر حساب کر سکتا ہے اور اگر میّت کا مال قرض کے برابر ہو اور اس کے ورثاء اس کا قرض ادا نہ کریں یا کسی اور وجہ سے قرض خواہ اپنا قرضہ واپس نہ لے سکتا ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر وہ اپنے قرض کو زکات کی بابت میں حساب نہ کرے۔

فقیر کو بتائے بغیر زکات دینا

مسئلہ 1943۔ جس چیز کو زکات کے طور پر فقیر کو دیا جائے ضروری نہیں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ یہ زکات ہے بلکہ اگر فقیر زکات لینے میں شرمندگی محسوس کرتا ہو تو مستحب ہے کہ اسے مال زکات کی نیت سے دیا جائے لیکن اس کا زکات ہونا اس فقیر پر ظاہر نہ کیا جائے۔

زکات کے مستحق کی پہچان میں غلطی کرنا

مسئلہ 1944۔ اگر اپنی زکات ایسے شخص کو دے جس کو وہ زکات کا مصرف سمجھتا تھا بعد میں پتہ چلے کہ وہ زکات کے مصارف کے موارد میں سے نہیں تھا مثال کے طور پر ایک شخص کو فقیر سمجھتا تھا بعد میں پتہ چلا کہ وہ فقیر نہیں تھا یہاں اس مسئلہ کہ دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: زکات کی ادائیگی کے لیے مال کو الگ رکھا ہو اور اس مال کو زکات کے طور پر دے دے تو اگر بغیر کسی حرج کے اس مال کو واپس لے سکتا ہے اور اس مال کا واپس لینا شرعی اشکال بھی نہیں رکھتا ہو تو ضروری ہے اس مال کو واپس لے لیا جائے اور زکات کے مستحقین کو دے دے اور اگر وہ مال واپس نہیں لے سکتا اور اسے حجت شرعی کے مطابق دیا ہو تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے لیکن اگر اسے حجت شرعی کے مطابق نہیں دیا ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور اس پر لازم ہے کہ دوبارہ زکات ادا کرے اور اگر وہ مال لینے والے شخص کے پاس ضایع یا تلف ہو جائے یا لینے والا اسے خرچ کرنے کے ذریعے یا کسی اور طرح سے ضائع کر دے تو وہ زکات کے مستحقین کے لیے ذمہ دار ہے اور ضروری ہے کہ وہ زکات جتنی مقدار ان پر خرچ کرے اور خرچ کرنے کے بعد اگر مالک کی طرف سے دھوکا ہوا ہو تو اس کا عوض مالک سے لے سکتا ہے۔

دوسری صورت: جس مال کو زکات کے طور پر دیا ہے اسے زکات کے لیے الگ نہ رکھا ہو تو اسی صورت میں بہر حال زکات کی ادائیگی نہیں ہوئی ہے اور مالک پر لازم ہے کہ دوبارہ زکات دے (اگر چہ حجت شرعی کے مطابق اپنا مال اسے دیا ہو) اور اگر لینے والا جانتا ہو یا احتمال دیتا ہو کہ مالک غلطی کر رہا ہے تو اس مال کو۔ کہ جسے مالک اس تصور سے اُسے دے رہا ہے کہ یہ زکات کا مصرف ہے _ نہیں لے سکتا اور اگر اس مال کو لے لے اور تلف کر دے یا خود ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے اور ضروری ہے کہ اس کا عوض مالک کو دے دیا جائے اور اگر مال لینے والے شخص نے مالک کی غلطی کا احتمال دیے

بغیر اسے لے کر تلف کر دیا یا خود تلف ہو گیا تو ذمہ دار نہیں ہے۔ بہر حال اگر وہ مال موجود ہو مالک اسے واپس لے سکتا ہے اگرچہ یہ کام واجب نہیں ہے۔

▪ قرض کی ادائیگی کے لئے زکات لینا ▪

مسئلہ 1945۔ جو شخص مقروض ہے اور اپنا قرضہ ادا نہیں کرسکتا اگر چہ سال بھر کے اخراجات اس کے پاس ہو ں اپنا قرض ادا کرنے کے لیے زکات لے سکتا ہے لیکن اگر وہ مال جو قرض لیا تھا گناہ میں خرچ کیا ہو تو توبہ کرنے سے قبل مقروضین کے حصے سے زکات نہیں لے سکتا۔ قابل ذکر ہے کہ قرض کی قسطوں کی ادائیگی بھی کبھی سال کے اخراجات میں شمار ہوتی ہے اور یہ اس صورت میں ہے کہ -قرض خواہ کے دباؤ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے-قرض کی قسطوں کی عدم ادائیگی انسان کے لیے حرج کا سبب ہو یا اس کی عزت اور حیثیت کی بے حرمتی کا باعث ہو تو اسی صورت میں اگر قرض کی قسطوں کو ادا نہ کر سکے تو فقیر شمار ہوگا۔اس صورت کے علاوہ قرض کی قسطوں کی ادائیگی سال کے اخراجات میں شمار نہیں ہوتی لہذا یہ شخص فقیر شمار نہیں ہوگا لیکن اس حالت میں مقروضین کے حصّے سے زکات لے سکتا ہے اور اپنے قرض کی قسطیں ادا کر سکتا ہے۔

▪ زکات کے مستحقین میں سے کسی ایک صنف کو دوسری صنف سمجھ کر زکات دینا ▪

مسئلہ 1946۔ اگر کسی کو یہ سمجھ کر زکات دے کہ یہ زکات کے مصرف کا مورد (خرچ کرنے کی جگہ) ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ شخص مصرف کا مورد نہیں تھا لیکن وہ مصرفِ زکات کے دیگر موارد (خرچ کرنے کی جگہیں) میں سے تھا مثلا کسی کو فقیر ہونے کے ناطے زکات دے بعد میں پتہ چلے کہ وہ شخص فقیر نہیں تھا لیکن مقروض ہونے کے ناطے زکات لے سکتا ہے چنانچہ اُس کو زکات کی ادائیگی مقید (مخصوص) ہو اس مصرف سے جس کو مدّ نظر رکھا تھا مثلا چاہتا تھا کہ زکات صرف اور صرف فقیر پر خرچ اور مصرف کرے تو اس صورت میں زکات کو واپس لے کر زکات کے دوسرے موارد مصرف پر خرچ کرسکتا ہے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ زکات واپس نہ لے اور جو کچھ دیا ہے زکات کے طور پر شمار کرے۔ لیکن اگر زکات کی ادائیگی اس مصرف سے مقید نہ ہو مثلا چاہتا تھا کہ اپنی زکات اس شخص کو دے اور مقید نہیں تھا کہ فقط فقراء کا مصرف ہی اسے دے دیا جائے تو اس صورت میں اس کی زکوۃ ادا ہو چکی ہے اور اسے واپس نہیں لے سکتا۔

▪ زکات کو اس شخص کے قرض کے طور پر شمار کرنا کہ جو فقیر نہ ہو ▪

مسئلہ 1947۔ جو شخص مقروض ہو اور فی الحال اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو اگرچہ وہ فقیر نہ ہوتب بھی قرض خواہ قرضے کو جو اسے مقروض سے وصول کرنا چاہتا ہے زکات میں شمار کرسکتا ہے اور مسئلہ 1941 میں بیان ہوا کہ اگر امید نہ ہو کہ مقروض آئندہ بھی قرض کو ادا کرسکے تو اپنے قرضے کو زکات کے طور پر شمار نہیں کر سکتا۔

▪ جو شخص سفر میں رہ گیا ہو اسے زکات کی ادائیگی کے شرائط ▪

مسئلہ 1948۔ جس مسافر کا زاد راہ ختم ہو جائے یا اموال چوری ہو جائیں یا اسکی سواری قابل استعمال نہ رہے اگر اس کا سفر گناہ کا سفر نہ ہو اوروہ قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر منزل مقصود تک نہ پہنچ سکتا ہوتو اگر چہ وہ اپنے وطن میں فقیر بھی نہ ہو زکات لے سکتا ہے لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ جائے توقرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر سفر کے اخراجات حاصل کر سکتا ہے تو وہ صرف اتنی مقدار میں زکات لے سکتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ اپنی منزل تک پہنچ جائے۔

▪ سفر ختم ہونے کے بعد دریافت شدہ زکات کا بچ جانا ▪

مسئلہ 1949۔ جو مسافر سفر میں ناچار ہو جائے اور زکات لے اگر اس کے وطن پہنچنے کے بعد زکات میں سے کچھ مقدار بچ جائے تو لازمی ہے کہ اسے زکات کے مصرف میں خرچ کرے۔

ان اشخاص کے شرائط جو زکات لینے کے حقدار ہیں

▪ مستحقین زکات کا شیعہ ہونا ▪

مسئلہ 1950۔ اس شخص کو زکات دی جاسکتی ہے جو شیعہ اثناعشری ہو لیکن زکات کے تیسرے مصرف (زکات پر کام کرنے والے) اور چوتھے مصرف (مسلمانوں کے ایمان کی تقویت) اور اسی طرح مشروع جہاد میں زکات لینےوالے کے لیے شیعہ اثناعشری ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے جو لوگ عاملین زکات یعنی زکات سے متعلق کام کرنے والے ہیں وہ غیر شیعہ بلکہ غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں اور مشروع جہاد میں بھی ممکن ہے کہ غیر

شیعہ یا غیر مسلم سے کام لیا جائے اور اسی صورت میں ان کے اخراجات زکات سے دیے جا سکتے ہیں لیکن حج کی بجاآوری کے لئےضروری ہے کہ زکات کو شیعہ اثنا عشری کو دی جائے تاکہ وہ حج کو بجا لائے۔

■ بچے یا دیوانے کے سرپرست کو زکات کی ادائیگی ■

مسئلہ 1951۔ زکات کے مصرف میں بچہ یا دیوانہ، عاقل اور بالغ کی طرح ہے لہذا اگر بچہ اور دیوانہ مصارف زکات میں ہوں تو انسان ان کے سرپرست کو زکات دے سکتا ہے اس نیت سے کہ جو کچھ دے رہا ہے وہ بچے یا دیوانے کی ملکیت ہو گی یا سرپرست، زکات کو بچّے یا دیوانے پر خرچ کرے یا انسان سرپرست کی رضایت جاننے کے بعد خود زکات کو بچے یا دیوانے پر خرچ کرے۔

■ زکات کا مصرف بچے اور دیوانے کی سرپرست کی عدم موجودگی میں ■

مسئلہ 1952۔ اگر بچّے یا دیوانے کے سرپرست تک رسائی نہ ہو تو خود یا کسی امین شخص کے ذریعے زکات کو بچے یا دیوانے پر خرچ کر سکتا ہے اور جب زکات ان کے مصرف میں آ رہی ہو تو زکات کی نیت کرے۔

■ زکات کی ادائیگی بھیک مانگنے والے فقیر کو ■

مسئلہ 1953۔ ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور جو فقیر بھیک مانگتا ہے اسے زکٰوۃ نہ دے مگر یہ کہ احتمال دے کہ فقیر ہونے کی وجہ سے بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔

■ زکات کی ادائیگی گناہ گار کو ■

مسئلہ 1954۔ اگر شرابی اور گناہ گار کو زکات دینے سے ان کے گناہ میں مدد ہوتی ہے تو ان کو زکات نہیں دے سکتے اور احتیاط مستحب کی بناء پر جو گناہ کبیرہ انجام دیتا ہے یا کھلم کھلا گناہ کرتا ہے اس کو زکات نہ دی جائے۔

■ دوسروں کے قرض کی ادائیگی زکات سے ■

مسئلہ 1955۔ جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کے قرض کو زکات سے دیا جا سکتا ہے (اگرچہ اس کے اخراجات اس انسان پر واجب ہوں) مگر اس صورت میں

کہ کسی کا قرض ادا کرنا انسان پر واجب ہو تو اس کے قرض کو زکات سے نہیں دیا جاسکتا مثلا اگر باپ مقروض ہو اور قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے شدید مشقت اور سختی میں ہو تو اس کے بیٹےپر لازمی ہے کہ اس کے قرض کو ادا کرے اور اسی صورت میں اس کے قرض کو زکات سے ادا نہیں کر سکتا۔

▪ زکات کی ادائیگی شرعی یا عرفی واجب النفقہ کو ▪

مسئلہ 1956۔ انسان ان لوگوں کے اخراجات جن کا خرچہ، نان اور نفقہ اس پر واجب ہو (مثلا اولاد کے اخراجات) زکات سے نہیں دے سکتا۔ اور اگر ان لوگوں کےا خراجات نہ دے تو دوسرے لوگ ان کو زکات دے سکتے ہیں اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور وہ لوگ جو عرفاً (اور معاشرے کے رسم و رواج کے مطابق) کسی شخص کے ساتھ رہتے ہوں اور وہ ان کا خرچہ دیتا ہو ایسے اشخاص کو ان لوگوں کی مانند شمار کرے جن کے اخراجات کی ادائیگی انسان پر واجب ہے اور زکات سے ان کے اخراجات نہیں دیئے جاسکتے۔

اس مسئلے میں فرق نہیں ہے کہ زکات کو فقیر ہونے کے ناطے دے یا زکات کے مصارف میں سے کسی اور مصرف کے لحاظ سے۔

▪ زکات کی ادائیگی واجب النفقہ کو غیر واجب اخراجات کے لیے ▪

مسئلہ 1957۔ جن لوگوں کے اخراجات انسان پر واجب ہیں مثلا اولاد کے اخراجات، ان کے غیرواجب اخراجات زکات سے دیے جا سکتے ہیں لہذا انسان اپنے بیٹے کو زکات اس لیے دے سکتا ہے تاکہ وہ اسے اپنی بیوی یا نوکرانی پر خرچ کرے۔

▪ زکات کی ادائیگی بیٹے کی دینی کتب خریدنے کے لیے ▪

مسئلہ 1958۔ اگر بیٹے کودینی کتابوں کی ضرورت ہو تو باپ کتابوں کے خریدنے کے لئے بیٹے کو زکات دے سکتا ہے۔

▪ زکات کی ادائیگی بیٹے کی شادی کے لیے ▪

مسئلہ 1959۔ اگربیٹے کو شادی کی ضرور ت ہو اور وہ شادی نہ کر سکتا ہو تو اگر باپ کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ بیٹے کی شادی کر سکے تو اس کی شادی کے اخراجات زکات سے نہیں دے سکتا ہے لیکن اگر باپ کے پاس پیسے نہ ہوں تو زکات سے اس کی شادی کر سکتا ہے اور

بیٹا بھی باپ کے لیے ایسا ہی کر سکتا ہے۔

▪ کسی دوسرے کے واجب النفقہ کو زکات کی ادائیگی ▪

مسئلہ 1960۔ اس عورت کو کہ جس کے اخراجات اس کا شوہر دیتا ہو یا اخراجات نہ دیتا ہو لیکن عورت بغیر ایسی مشقت کے جو ناقابل برداشت ہواپنے شوہر کو خرچ دینے پر مجبور کر سکتی ہو تو اس کو زکات نہیں دی جا سکتی۔

▪ زکات کی ادائیگی اپنے متعہ والی بیوی کو ▪

مسئلہ 1961۔ جس عورت نے متعہ کیا ہو اگر وہ فقیر ہو تو اس کا شوہر اور دوسرے لوگ اسے زکات دے سکتے ہیں لیکن اگر اس کے شوہر نے متعہ کے عقد کے ضمن میں شرط کی ہو کہ وہ اس کے اخراجات دے گا یا کسی اور وجہ سے اس کے اخراجات دینا اس پر واجب ہو تو اگر وہ عورت کے اخراجات کو نہیں دے سکتا ہو تو اسے زکات دے سکتا ہےاور اگر وہ اس عورت کے اخراجات کو دے سکتا ہو تو اس کو زکات نہیں دے سکتا اور اگر شوہر عورت کے اخراجات نہ دے اور عورت اس کو بغیر کسی ایسی مشقت اور سختی کے جو ناقابل برداشت ہو اخراجات دینے پر مجبور نہ کرسکے تو دوسرے لوگ اس عورت کو زکات دے سکتے ہیں۔

▪ بیوی کا اپنے فقیر شوہر کو زکات دینا ▪

مسئلہ 1962۔ بیوی اپنے فقیر شوہر کو زکات دے سکتی ہے اگرچہ شوہر خود اسی پر زکات کو خرچ کرے۔

▪ سید کو زکات کی ادائیگی ▪

مسئلہ 1963۔ سیّد غیر سیّد سے مستحب زکات لے سکتا ہے لیکن سید واجب زکات غیر سیّد سے نہیں لے سکتا لیکن اگر خمس اور دوسرے شرعی پیسے اس کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہوں اور ناچار ہو کہ غیر سیّد کی واجب زکات کو مصرف اور استعمال کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ سیادت کے ثابت ہونے کے طریقے ▪

مسئلہ 1964۔ جو شخص اپنے علاقے میں سیادت پر مشہور ہو وہ سید شمار کیا جائے گا اور جو

شخص اپنے علاقے میں غیر سید ہونے پر مشہور ہو وہ غیر سید شمار کیا جائے گا اسی طرح اگر کسی بھی وجہ سے عرفاًاس کے غیر سید ہونے یا اس کے سیادت پر مشہور نہ ہو نے کا اطمینان حاصل ہو جائے جیسا ایک شخص خود کہتا ہے کہ میں سید نہیں ہوں اور اس بات کے کہنے پر کوئی خاص محرک نہیں رکھتا، اس مسئلے میں شجرہ نامہ وغیرہ کی موجودگی اور عدم موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح دوسرے طریقے جیسا کہ خواب دیکھنا جس پر کچھ عوام لوگ اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں کوئی اعتبار نہیں رکھتا۔ جس شخص کا سید ہونا یا غیر سید ہونا کسی معتبر طریقے سے ثابت نہ ہوا سے غیر سید کی واجب زکات نہیں دے سکتے بلکہ اسے سادات کی واجب زکات یا مستحب زکات یا دوسرے شرعی پیسے جو سادات یا غیر سادات کے ساتھ مختص نہیں ہے دیئے جائینگے۔

زکٰوۃ کی نیت

■ نیت کی شرائط ■

مسئلہ 1965۔ زکات دینے میں قصد قربت ضروری ہے یعنی خدا کے لیے دےاور اپنی نیت میں معین کرے کہ جو کچھ دے رہا ہوں وہ مال کی زکات ہے یا زکات فطرہ ہے بلکہ اگر مثال کے طور پر اس پر گندم اور جو کی زکات واجب ہو تو ضروری ہے کہ-اگرچہ اجمالی طور پر- معین کرے جو کچھ دے رہا ہے گندم کی زکات ہے یا جو کی لیکن اگر اس پر صرف ایک چیز کی زکات واجب ہے مثلا صرف گندم کی زکات اس پر واجب ہو تو ضروری نہیں ہے کہ نیت میں قصد کرے کہ گندم کی زکات ہے۔

■ چند اموال کی زکات میں قصد تعیین ■

مسئلہ 1966۔ اگر کسی شخص پر متعدد چیزوں کی زکات واجب ہو اور وہ زکات میں کوئی چیز دے لیکن کسی بھی چیز کی نیت نہ کرے تو جس مال کو بطور زکات دے رہا ہے صرف ایک چیز کی زکات شمار ہوسکتی ہو اور اسی چیز کی زکات کی ادائیگی ہو چکی ہے لیکن اگر وہ مال دو یا چند چیزوں کی زکات حساب ہو سکتی ہے تو ان دو یا چند چیزوں پر تقسیم ہو گی لہذا جس شخص پر پانچ اونٹ اور بیس سونے کی دینار کی زکات واجب ہواگر ایک بھیڑ زکات کے طور پر دے تو پانچ اونٹوں کی زکات شمار ہوگی لیکن اگر کچھ مقدار میں پیسے دے تو اونٹ اور سونے

کی جس زکات کا وہ مقروض ہے، پر تقسیم ہوں گے۔

▪ واسطے کے ذریعے زکات کی ادائیگی میں قصد قربت کا وقت ▪

مسئلہ 1967۔ اگر کسی شخص کے ذریعے مال کی زکات دی جائے تو جس وقت وہ شخص کسی فقیر کو زکات دے رہا ہے تو مالک کے لیے ضروری ہے کہ قصد قربت کرے اگر چہ اس مال کو واسطے سے دیتے وقت قصد قربت نہ کیا ہو اور اگر جس وقت مال کو واسطے سے دے یا جس وقت اسے وکیل بنا رہا ہو یا اسے زکات دینے کی اجازت دے رہا ہو تو قصد قربت کرے اور زکات کی ادائیگی تک اپنے اس قصد سے منصرف نہ ہو تو کافی ہے۔

▪ زکات کی ادائیگی کے بعد زکات کی نیت اور قصد قربت کرنا ▪

مسئلہ 1968۔ اگر مالک یا اس کا وکیل زکات کی نیت کے بغیر یا قصد قربت کے بغیر مال فقیر کو دے اور اس مال کے ضائع ہونے سے پہلے مالک خود زکات کی نیت اور قصد قربت کرے تو یہ زکات شمار ہوگی۔

زکات کے متفرق مسائل

▪ زکات ادا کرنے میں مکلف کا وظیفہ ▪

مسئلہ 1969۔ انسان مکلف کے لیے ضروری ہے کہ گندم اور جو کو بھوسے سے الگ کرنے کے موقع پر اور کھجور اور انگور خشک ہونے کے وقت زکات فقیر کو دےدے یا اپنے مال سے علیحدہ کرکے رکھ دے یا ایسا کام کرے (مثلا اس کی مقدار کا لکھنا تمام ضروری چیزوں کی رعایت کے ساتھ) کہ زکات کے مال کے برباد اور ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو اور ضروری ہے کہ سونے، چاندی، بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کی زکات گیارہویں مہینے کے ختم ہونے کے بعد اور بارہویں مہینے کا چاند دیکھتے ہی اسے فقیر کو دی جائے یا اپنے مال سے علیحدہ کر دے یا ایسا کام کرے کہ زکات کے بردباد اور ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

▪ زکات کی ادائیگی میں تاخیر علیحدہ کرنے کے بعد ▪

مسئلہ 1970۔ زکات کو علیحدہ کرنے کے بعد ضروری نہیں ہے کہ اسے فوراً مستحق کو دے

بلکہ زکات کی ادائیگی اس حدّ تک مؤخر کر سکتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو لیکن جس شخص کو زکات دی جائی گی اگر موجود ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے زکات دینے میں تاخیر نہ کرے۔

▪ زکات کے علیحدہ شدہ حصّے کا برباد ہونا ▪

مسئلہ 1971۔ جو شخص زکات کو مستحق تک پہنچا سکتا ہے اگر اسے نہ پہنچائے اور اُس کی کوتاہی برتنے کی وجہ سے وہ مال برباد اور تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر اس نے کوتاہی نہیں کی ہے تو ذمہ دار نہیں ہے اگرچہ فقیر موجود ہو اور اسے نہیں دی لیکن احتیاط مستحب کی بنا پر اس مال کا عوض دے۔

▪ زکات جدا کرنے سے پہلے ضائع ہونا ▪

مسئلہ 1972۔ جس شخص نے زکات علیحدہ نہیں کی ہو اور مستحق تک پہنچا سکتا تھا اگر وہ اس تک نہ پہنچائے اور اس مال کی حفاظت میں کوتاہی کیے بغیر برباد اور ضائع ہو جائے چنانچہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں اتنی تاخیر کی ہو کہ عرفاً نہ کہا جائے کہ اس نے فوراً زکوٰۃ دی ہے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر اتنی تاخیر نہ کی ہو مثلا دو تین گھنٹے تاخیر کی ہو اور ان دو تین گھنٹوں میں برباد اور ضائع ہو گئی ہو تو اگر مستحق موجود نہیں تھا یا اس نے مطالبہ نہیں کیا تھا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اور اگر مستحق موجود ہو اور زکات کا مطالبہ کرے تو اس پر ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس کا عوض دے۔

▪ اس مال میں تصرف کرنا جس کی زکات الگ کی گئی ہے ▪

مسئلہ 1973۔ اگر کوئی شخص زکات خود اسی مال سے علیحدہ کر دے تو باقیماندہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر زکات کو اپنے کسی دوسرے مال سے علیحدہ کر دے تو اس پورے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

▪ علیحدہ شدہ زکات کا کسی اور مال سے تبدیل کرنا ▪

مسئلہ 1974۔ انسان نے جو مال زکات کے لئے علیحدہ کیا ہے اسے اپنے لئے اٹھا کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھ سکتا۔

▪ زکات کی منفعت ▪

مسئلہ 1975۔ اگر زکات سے کہ جسے کسی شخص نے علیحدہ کر دی ہو کوئی منفعت حاصل ہو جائے مثلاً جو بھیڑ بطور زکات علیحدہ کی ہو وہ بچہ جنے تو ضروری ہے کہ اسے زکات کے مصرف میں لائے۔

▪ زکات علیحدہ کرتے وقت مستحق کا حاضر ہونا ▪

مسئلہ 1976۔ جب کوئی شخص مال زکات کو علیحدہ کر رہا ہو اگر اسی وقت کوئی مستحق موجود ہو تو مستحب ہے زکات اسے دی جائے مگر یہ کہ کوئی ایسا شخص اس کی نظر میں ہو کہ جسے زکات دینا کسی وجہ سے بہتر ہو۔

▪ زکات سے کاروبار کرنا حاکم شرع کی اجازت کے بغیر ▪

مسئلہ 1977۔ اگر کوئی شخص حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس مال سے کاروبار کرے جو زکات کے لیے علیحدہ کر دیا ہے اور اس میں نقصان ہو جائے تو اسے زکات میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر فائدہ ہوا ہے تو اسے زکات کے مصرف میں لائے گا۔

▪ زکات کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے پہلے ▪

مسئلہ 1978۔ اگر کوئی شخص زکات واجب ہونے سے پہلے کوئی چیز فقیر کو زکات کے طور پر دے دے تو وہ زکات شمار نہیں ہوگی اور اگر زکات واجب ہونے کے بعد وہ چیز جو اس نے فقیر کو دی تھی تلف نہ ہوئی ہو اور فقیر ابھی تک فقر میں مبتلا ہو تو جو چیز اس شخص نے فقیر کو دی تھی اس کا عوض زکات میں شمار کر سکتا ہے۔

▪ مستحق کا ایسے مال میں تصرف کرنا جس کے بارے میں جانتا ہو کہ اس میں زکات نہیں ہے ▪

مسئلہ 1979۔ اگر مستحق یہ جانتے ہوئے کہ زکات ایک شخص پر واجب نہیں ہوئی ہے کوئی چیز بطور زکات لے لے اور اسے مصرف میں لائے یا وہ چیز مستحق کے پاس تلف ہو جائے تو مستحق اس کا ذمہ دار ہے لہذا جب زکات اس شخص پر واجب ہوجائے اگر جانتا ہو یا احتمال دیتا ہو کہ وہ شخص ابھی تک زکات کا مستحق ہے تو جو چیز اس شخص نے مستحق کو دی تھی اسے زکوٰۃ کے طور حساب کر سکتا ہے۔

▪ مستحق کا ایسے مال میں تصرف کرنا جس کے بارے میں اسے شک ہو کہ اس میں زکات ہے یا نہیں ▪

مسئلہ 1980۔ جو مستحق تصور کرتا ہو کہ کسی شخص پر زکات واجب ہوئی ہے یا اس میں تردید رکھتا ہو، اگر اس شخص سے کوئی چیز بطور زکات لے لے اور اسے مصرف میں لائے یا اس کے پاس تلف ہو جائے تو مستحق ذمہ دار نہیں ہے اور دینے والا شخص اس چیز کا عوض زکات میں شمار نہیں کر سکتا۔

▪ زکات کی ادائیگی میں کچھ فقراء کو ترجیح دینا ▪

مسئلہ 1981۔ مستحب ہے کہ گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات آبرو مند فقیر کو دے اور زکات دینے میں اپنے رشتے داروں کو دوسروں پر اور اہل علم و کمال کو بے علم و کمال لوگوں پر اور وہ لوگ جو ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں ان کو گدائی اور ہاتھ پھیلانے والوں پر ترجیح دینا چاہیے۔

▪ زکات ور صدقہ کا اعلانیہ یا پوشیدہ ہونا ▪

مسئلہ 1982۔ بہتر ہے کہ واجب زکات اعلانیہ دی جائےاور مستحب صدقے کو پوشیدہ اور چھپا کر دیا جائے۔

▪ زکات کا دوسرے شہر لے جانا مستحق کی عدم موجودگی کی وجہ سے ▪

مسئلہ 1983۔ جو شخص زکات دیناچاہتا ہے اگر اس کے شہر میں کوئی مستحق نہیں ہے اور زکوٰۃ کے لئے جو دیگر مصارف و موارد معیّن ہوئے ہیں ان میں سے بھی صرف نہ کرسکتا ہو اور امید بھی نہ ہو کہ بعد میں کوئی مستحق ملے گا تو ضروری ہے کہ زکات کو دوسرے شہر منتقل کرے اور زکات کی مصرف میں صرف کرے اور واجب ہے کہ احتیاط کرکے زکات کو دوسرے شہر منتقل کرنے کے اخراجات کو زکات سے نہ لے اور اگر زکات بغیر کسی کوتاہی کے ضائع ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ زکات کو دوسرے شہر لے جانا مستحق کی موجودگی کی صورت میں ▪

مسئلہ 1984۔ اگر زکات دینے والے کو اپنے ہی شہر میں مستحق مل جائے تب بھی زکات کو دوسرے شہر لے جا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اس شہر میں لے جانے کے اخراجات خود برداشت کرے اور اگر زکات تلف ہو جائے تو وہ خود ذمہ دار ہے اگرچہ کوتاہی نہ بھی کی ہو

مگر یہ کہ حاکم شرع کی اجازت سے لے گیا ہو۔

▪ غلات کی زکات کے ناپ و تول کے اخراجات ▪

مسئلہ 1985۔ جو شخص گندم، جو، کھجور اور کشمش بطور زکات دے رہا ہو ان اجناس کے ناپ و تول کی اجرت اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔

▪ کم سے کم زکات کی مقدار کہ جو فقیر کو ادا کی جائے گی ▪

مسئلہ 1986۔ جو شخص پانچ شرعی درھم کے برابر یا اس سے زیادہ زکات کا مقروض ہو احتیاط کی بنا پر پانچ شرعی درھم سے کم مقدار ایک فقیر کو نہ دے نیز اگر وہ چاندی کے علاوہ کسی دوسری چیز (جیسے گندم اور جو) کی زکات کا مقروض ہو اور اس کی قیمت پانچ شرعی درھم تک پہنچ جائے تو بنابر احتیاط ایک فقیر کو اس سے کم نہ دے۔

▪ زکات کا مستحق سے خریدنا ▪

مسئلہ 1987۔ انسان کے لیے مکروہ ہے کہ مستحق سے درخواست کرے کہ جو زکات اس نے اس سے لی ہے اسی کے ہاتھ فروخت کر دے لیکن اگر مستحق نے جو چیز بطور زکات لی ہے اسے بیچنا چاہے تو جس شخص نے مستحق کو زکات دی ہو اس چیز کو خریدنے کے لیے اس کا حق دوسروں پر مقدم ہے۔

▪ زکات کی ادائیگی میں شک کرنا ▪

مسئلہ 1988۔ اگر کسی شخص کو شک ہوجائے کہ جو زکات اس پر واجب ہو ئی تھی وہ اس نے ادا کر دی ہے یا نہیں اور جس مال میں زکات واجب ہوئی تھی وہ بھی موجود ہو تو ضروری ہے کہ زکات ادا کر دے اور اگر خود وہ مال تلف ہو چکا ہو اور یہ احتمال دیتا ہو کہ زکات کوتاہی کے بغیر تلف اور برباد ہوئی ہے تو زکات ضروری نہیں ہے ورنہ ضروری ہے کہ وہ زکات ادا کرے مثلاً جس مال میں زکات واجب تھی اسے خرچ کرچکا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ اس کی زکات ادا کرکے خرچ کر چکا ہے یا زکات کی ادائیگی سے پہلے خرچ کر چکا ہے تو ضروری ہے کہ زکات ادا کرے اور اس مسئلے میں فرق نہیں ہے کہ زکات کی ادائیگی میں شک گذشتہ سالوں کے بارے میں ہو یا اسی سال کے بارے میں ہو۔

▪ زکات دینے والے کی فقیر سے مصالحت ▪

مسئلہ 1989۔ فقیر یہ نہیں کرسکتا کہ مالک سے زکات لینے سے پہلے اس کے ساتھ مصالحت کرے یا کسی اور طریقے سے اس کا مبادلہ کرے اسی طرح فقیر یہ نہیں کر سکتا کہ زکات کو مالک سے لے لے اور اس کی مقدار سے کم مقدار پر مصالحت کرے یا اُسی کو بخش دے یا اس سے کم قیمت پر اس کو بیچ دے لیکن اگرکسی شخص پر زکات قرض ہو اور فقیر ہو چکا ہو اور زکات ادا نہیں کرسکتا ہو اور توبہ کرنا چاہے فقیر اس سے زکات لے کر اس کو بخش سکتا ہے لیکن اگر بعد میں مالدار ہوجائے تو ضروری ہے کہ زکات ادا کرے۔ اسی طرح سے اگر اس کے مرنے کے بعد کوئی مال اس سے باقی بچا ہو تو ضروری ہے کہ زکات کو اس مال سے لے لی جائے۔

▪ قرآن اور دینی کتابوں کا زکات کے پیسوں سے وقف کرنا ▪

مسئلہ 1990۔ انسان زکات کے مال سے دینی کتابیں قرآن یا دعا کی کتابیں خرید کر وقف کر سکتا ہے اگرچہ ان کو اپنی اولاد اور ایسے افراد کے لیے وقف کردے جن کا خرچ اس پر واجب ہو اور وقف کی تولیت اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئےقرار دے سکتا ہے۔

▪ زکات کے پیسوں سے جائیداد وقف کرنا ▪

مسئلہ 1991۔ انسان زکات کے مال سے جائیداد خرید کر اپنی اولاد یا ان لوگوں کے لیے وقف نہیں کر سکتا جن کے اخراجات اس پر واجب ہو ں تاکہ وہ جائیداد کی آمدنی اپنے اخراجات کے مصرف میں لائے۔

▪ حج یا زیارات کے لیے زکات کا لینا ▪

مسئلہ 1992۔ انسان حج اور زیارات پر جانے کےلیے سبیل اللہ کے حصّے سےزکات لے سکتا ہے اگرچہ وہ فقیر نہ ہو یا اپنے سالانہ اخراجات کے لئے زکات لے چکا ہو۔

▪ وکیل کا اپنے موکل سے لی گئی زکات کے مال کو استعمال کرنا ▪

مسئلہ 1993۔ اگر مالک اپنے مال کی زکات دینے کے لئے کسی فقیر کو وکیل بنائے اور فقیر یہ احتمال دے کہ مالک کا ارادہ یہ تھا کہ وہ خود (یعنی فقیر) اس مال سے کچھ نہ لے تو وہ فقیر

اس میں سے کوئی چیزاپنے لیے نہیں لے سکتا ہے لیکن اگر فقیر کو اطمینان ہو کہ مالک کاارادہ یہ نہیں تھا تو وہ اپنے لئے بھی لے سکتا ہے۔

■ فقیر کازکات کے عنوان سے لئے گئے اموال میں زکات کاواجب ہونا ■

مسئلہ 1994۔ اگر کوئی فقیر اونٹ، گائے، بھیڑ یں، سونا اور چاندی کو بطور زکات حاصل کرے تو اگر ان چیزوں میں اس کی ملکیت میں زکات کے واجب ہونے کی شرائط موجود ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

■ مشترکہ مال میں تصرف کرناشریک کی زکات کی ادائیگی سے پہلے ■

مسئلہ 1995۔ اگر دو بندے ایسے مال میں شریک ہوں کہ جس کی زکات واجب ہو چکی ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصّے کی زکات دےدے تو جب تک دوسرے حصّے کی زکات -شریک کی اجازت سے یا شریک کا اجازت دینے سے انکار کرنے کی صورت میں حاکم شرع کی اجازت سے-نہیں دی ہو مشترکہ مال میں تصرف نہیں کرسکتا لیکن اگر مال کو تقسیم کرلیں تو اپنے حصّے میں تصرف کرنا اشکال نہیں رکھتا اگر چہ جانتا ہو کہ اس کے شریک نے اپنےحصّے کی زکات نہیں دی ہے البتہ ضروری ہے کہ مال کوتقسیم کرنے میں حاکم شرع سے اجازت لے لیں۔

■ مالی واجبات کی ادائیگی میں ترتیب ■

مسئلہ 1996۔ اگر خمس یا زکات کسی شخص پر واجب ہو یا کفارہ اور نذر اور اس طرح کی چیزیں بھی اس پر واجب ہوں اور مقروض بھی ہو، اور ان سب کی ادائیگی نہ کرسکتا ہو اگر وہ مال جس میں خمس یا زکات واجب ہوچکی ہے ضائع نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ خمس اور زکات ادا کرےاور اگر وہ مال ضائع ہو چکا ہے تو ان میں سے جتنی مقدار دے سکتا ہواتنا ادا کرے گا اور ادائیگی کے طریقہ کار میں اس کی مرضی ہے، یہ کرسکتا ہے کہ اپنی تمام توان اور قدرت ان چیزوں میں کسی ایک کی ادائیگی پر صرف کرے اور کرسکتا ہے کہ ان چیزوں میں سے ہر ایک سے کچھ مقدار ادا کرےاور بہتر یہ ہے کہ اپنی توان اور قدرت کو مذکورہ موارد میں تقسیم کرے۔

▪ میّت کے مالی واجبات کی ادائیگی میں ترتیب ▪

مسئلہ 1997۔ جس شخص کے ذمہ خمس یا زکات ہو، نذر اور کفارہ یا اس طرح کی چیزیں بھی اس پر واجب ہوں اور مقروض بھی ہو اگروہ مر جائے اور اس کا مال ان تمام چیزوں کے لیے کافی نہ ہو تو اگر وہ مال جس پر خمس اور زکات واجب ہوچکی ہے تلف نہیں ہوا ہے تو ضروری ہے کہ خمس یا زکات ادا کی جائے اور اس کا باقی ماندہ مال ان دوسری چیزوں پر تقسیم کیا جائے گا جو اس پر واجب ہیں اور اگر وہ مال جس پر خمس اور زکات واجب ہو چکی ہے تلف ہو چکا ہے توضروری ہے کہ اس کے مال کو خمس اور زکات اور قرض اور نذر اور کفارہ اور اس طرح کی چیزوں پر تقسیم کرے مثلا اگر چہار ملین تومان اس پر خمس واجب ہے اور دو ملین کا مقروض بھی ہے اور اس کا سارا مال تین ملین تومان ہے تو ضروری ہے کہ دو ملین خمس کے طور پر دیا جائے اور ایک ملین سے اس کا قرض ادا کیا جائے۔

▪ طالب علموں کوزکات دینا ▪

مسئلہ 1998۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں مشغول ہو وہ جس وقت علم حاصل نہ کرے اس وقت اپنی روزی کمانے کے لیے کام اور روزگار کر سکتا ہے اگر اس علم کا حاصل کرنا واجب یا مستحب ہو تو اسے زکات دی جا سکتی ہے اور اگر اس علم کا حاصل کرنا واجب یا مستحب نہ ہو تواسے زکات دینا اشکال رکھتا ہے۔

زکاتِ فطرہ

زکات فطرہ کے احکام

▪ زکات فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط اور اس کی مقدار ▪

مسئلہ 1999۔ وہ انسان جو بالغ اور عاقل ہو، بے ہوش اور فقیر نہ ہو اس پر واجب ہے کہ اپنے لیے اور ان لوگوں کے لیے جواس کے ہاں جو کھاتے ہوں فی کس ایک صاع اپنے علاقے میں عام خوراک کی چیزیں جیسا گندم، جو، کھجور، کشمش، چاول اور اس طرح کی چیزیں

کسی مستحق کو زکات فطرہ کے عنوان سے دے گا اورا گر ان کی قیمت پیسوں کی صورت میں دی جائے تب بھی کافی ہے صاع کے بارے میں مسئلہ 1872 میں توضیح دی گئی تھی کہ مشہور قول کے مطابق سب غلات اور اناج میں ایک صاع کا وزن 1170 درھم ہے کہ آج کل کے مروجہ وزن میں تبدیل کرکے اس کا وزن تقریبا 2/83 کلو گرام بنتا ہے لیکن ہم نے بیان کیا کہ ظاہراً درھم کا وزن اس مقدار سے زیادہ ہے جو مذکورہ حساب کرنے کا معیار ہے۔ ایک حساب سے ہر صاع کا وزن تقریباً 3/47 کلوگرام اور دوسرے حساب سے تقریباً 3/66 کلو گرام ہے اور پہلے ذکر ہوا کہ صاع وزن نہیں بلکہ پیمانہ ہے اور مذکورہ اوزان ظاہراً درمیانے گندم کے لیے معین ہوئے ہیں لہذا صاع کی حجم 4/3 سے لے کر 4/9 لیٹر ہوگا اور یہ حجم گیہوں سے ہلکے غلات -جیسے جو- میں مذکورہ اوزان سے کم وزن رکھتا ہے۔

▪ فقیر کا معنی ▪

مسئلہ 2000۔ جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے ا خراجات نہ ہوں اور اس کا کوئی اور روزگار بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنےا ور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات کو پورا کرسکے تو وہ فقیر ہے اور اس پر زکات فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

▪ عید کے دن سورج نکلنے تک فطرہ کی شرائط کا باقی نہ ہونا ▪

مسئلہ 2001۔ جس شخص میں ماہ رمضان میں زکات فطرہ واجب ہونے کی شرایط موجود ہوں جومسئلہ نمبر 1999 میں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ یہ شرایط عید فطر کے دن سورج کے نکلنے تک باقی رہیں تو اس شخص پر زکات فطرہ واجب ہے۔ بلکہ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط عید کے دن سورج نکلنے تک باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور زکات فطرہ ادا کرے۔

اسی طرح وہ لوگ جو کسی شخص کے ہاں کھاتے ہوں اگرماہ رمضان کے آخری حصّہ میں اس کے کھانے والے سمجھے جائیں اور عید فطر کے سورج نکلنے تک اس کے ہاں کھانے والے سمجھے جائیں تو ان کی زکات فطرہ اس شخص پر واجب ہے اور اگر سورج نکلنے تک اس کے ہاں کھانے والے نہ سمجھے جائیں مثلا وہ شخص اس دوران مر جائے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی جائے اور اس کی زکات فطرہ ادا کی جائے

▪ ایسے لوگوں کی زکات فطرہ کا لازمی ہونا جو کسی شخص کے ہاں کھاتے ہوں ▪

مسئلہ 2002۔ انسان پر تمام ایسے لوگوں کی زکات فطرہ واجب ہے جو اس کے ہاں کھانا کھانے والے سمجھے جائیں خواہ وہ چھوٹےہوں یا بڑے، مسلمان ہوں یا کافر ان کا خرچہ اور نفقہ دینا اس پرواجب ہو یا واجب نہ ہو، اس کے اپنے شہر میں ہوں یا کسی دوسرے شہر میں ہوں، اور اگر ایسے شخص کو وکیل بنائے جو اس کے ہاں کھانا کھانے والا شمار کیا جائےتاکہ اس کے مال سے اپنی زکات فطرہ ادا کرے اور یہ اطمینان ہو کہ وہ زکات فطرہ ادا کرے گا تو ضروری نہیں ہے کہ اس کی زکات فطرہ ادا کرے۔

▪ مہمان کی زکات فطرہ کی ادائیگی ▪

مسئلہ 2003۔ انسان پر اس شخص کی زکات فطرہ واجب ہے جو-بغیر قید و اضافہ کے- اس کے ہاں کھانا کھانےوالا شمار ہوتا ہو لیکن جو شخص کسی قید و اضافہ سے اس کے ہاں کھانا کھانے والا شمار ہوتا ہو مثلاًصرف "عید کی رات کو اس کے ہاں کھانا کھانے والا" یا "ماہ رمضان کی آخری دن میں اس کے ہاں کھانا کھانے وال" کہا جائے تو اس کی زکات فطرہ انسان پر واجب نہیں ہے۔

لہذاوہ مہمان جو عید فطر کی رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے انسان کے گھر آئے اگرارادہ رکھتا ہو کہ لمبے عرصے تک اس کے پاس مہمان رہے گااس طرح سے کہ وہ بغیر قید واضافہ کے اس کے ہاں کھانا کھانے والا شمار ہو تو اس کی زکات فطرہ واجب ہے لیکن اگر صرف اسی رات کا مہمان ہو تو اس کی زکات فطرہ واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی زکات فطرہ بھی دے اور اگر ماہ رمضان کے دوران انسان کے ہاں کھانا کھانے والا شمار ہو تو اس کی زکات فطرہ واجب ہے بہر حال جن جگہوں میں-جیساکہ یہ مورد-یقینی طور پر زکات فطرہ کو مہمان یا میزبان کے ذمہ میں قرار نہیں دے سکتے چنانچہ مہمان اور میزبان میں سے کوئی ایک دوسرے کی اجازت سے زکات فطرہ کو اس شخص کی نیت سے ادا کرے جس کے ذمہ پر واقعاًزکات فطرہ واجب ہے تو کافی ہے اور دوسرے شخص کے لیے دوبارہ زکات فطرہ دینا ضروری نہیں ہے۔

▪ اس مہمان کا فطرہ جو میزبان کی رضایت کے بغیر آیا ہو ▪

مسئلہ 2004۔ ایسا مہمان جو عید کی رات غروب سے پہلے میزبان کی رضایت کے بغیر گھر آیا ہو اور کچھ عرصے کے لیے اس کے پاس رہے اس طرح سے کہ اس میزبان کے ہاں کھانا کھانے والوں میں سے شمار ہو کا فطرہ دینا واجب اور لازمی ہے اور اسی طرح سے ہے اس شخص کا فطرہ جس کے خرچ ادا کرنے پر انسان کو مجبور کیا گیا ہو۔

▪ اس مہمان کا فطرہ جو غروب کے بعد آیا ہو ▪

مسئلہ 2005۔ اس مہمان کا فطرہ جو کہ عید کی رات غرورب کے بعد آیا ہو میزبان پر واجب نہیں ہے اگرچہ غروب سے پہلے اس کو دعوت دی ہو اور اس کے گھر پر افطار کرے اور ارادہ ہے کہ لمبے عرصے تک اس کا مہمان رہے۔

▪ عید کی رات غروب کے وقت دیوانہ ہونا ▪

مسئلہ 2006۔ اگر کوئی شخص عید کی رات کو غروب کے وقت دیوانہ ہوجائے تو اس پر زکات فطرہ واجب نہیں ہے۔

▪ بالغ، عاقل یا مالدار ہونا سورج غروب ہونے سے پہلے ▪

مسئلہ 2007۔ اگر غروب سے پہلے بچہ بالغ ہو جائے، دیوانہ عاقل ہو جائے، یا فقیر مالدار ہو جائے چنانچہ فطرہ واجب ہونے کی دوسری شرائط اس میں پائی جاتی ہوں تو ضروری ہے کہ زکات فطرہ ادا کرے۔

▪ زکات کے شرائط وجوب کا روز عید کے ظہر سے پہلے حاصل ہونا ▪

مسئلہ 2008۔ اس شخص پر جو کہ ماہ رمضان کے پورے عرصے میں زکات فطرہ کے واجب ہونے کی شرایط نہیں رکھتا زکات فطرہ دینا واجب نہیں ہے لیکن اگراس شخص میں عید کے دن ظہر سے پہلے زکات فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط پائی جائیں تو مستحب ہے بلکہ احتیاط مستحب ہے کہ زکات فطرہ دے۔

▪ عید کی رات غروب کے بعد مسلمان یا شیعہ ہونا ▪

مسئلہ 2009۔ اگر کوئی کافر عید فطر کی رات کو غروب کے بعد مسلمان ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے لیکن اگر ایسا مسلمان جو شیعہ نہ ہو عید کا چاند دیکھنے کے بعد شیعہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ زکات فطرہ دے۔

▪ اس شخص کی زکات فطرہ جس کے پاس صرف ایک صاع▪

مسئلہ 2010۔ گندم ہو: جس شخص کے پاس صرف ایک صاع کے برابر (جس کی مقدار مسئلہ

نمبر1999 میں ذکر ہوئی) گندم یا اس جیسی اور چیزیں ہوں اس کے لیے مستحب ہے کہ زکات فطرہ دے اور اگر اس کے اہل وعیال بھی ہوں اور وہ ان کا فطرہ بھی دینا چاہتا ہے تو فطرہ کی نیت سے اس ایک صاع جو اس کے پاس ہے اپنے اہل وعیال میں سے کسی ایک کو دے سکتا ہےاور وہ لینے والا بھی اسی نیت سے دوسرے کو دے دے اور وہ اسی طرح دیتے رہیں حتی کہ وہ جنس خاندان کے آخری فرد تک پہنچ جائے اور بہتر ہے کہ جو چیز آخری فرد کو ملے وہ کسی ایسے شخص کو دے جوخود ان لوگوں میں سے نہ ہو جنھوں نے فطرہ ایک دوسرے کو دیا ہے، اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی نا بالغ یا دیوانہ ہو تو اس کاسر پرست اس کے بجائے فطرہ لے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو چیز نابالغ یا دیوانے کے لئے لی ہےاسے کسی دوسرے کو نہ دے۔

▪ عید کی رات غروب کے بعد اس شخص کا پیدا ہونا جو اس کا واجب النفقہ ہو ▪

مسئلہ 2011۔ اگر عید کی رات غروب کے بعد کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوجائے یا کوئی شخص اس کے ہاں کھانا کھانے والا شمار ہو تو اس کافطرہ اس پر واجب نہیں ہے اگرچہ مستحب بلکہ احتیاط مستحب کے مطابق ان لوگوں کا جو کہ غروب کے بعدسے لے کر روز عید کے ظہر سے پہلے تک اس کے ہاں کھانا کھانے والے سمجھے جاتے ہوں ان کی زکات فطرہ اداکرے۔

▪ غروب سے پہلے کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھانے والا ہو جانا ▪

مسئلہ 2012۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں کھانا کھاتا ہو اور غروب سے پہلے کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھانے والا بن جائے تواس کا فطرہ اسی شخص پر واجب ہے جس کے ہاں کھانا کھانےوالا بن گیا ہے مثلا اگر لڑکی غروب سے پہلے اپنے شوہر کے گھر چلی جائے تو ضروری ہے اس کا فطرہ شوہر ادا کرے۔

▪ فطرہ کی ادائیگی کا ضروری نہ ہونا جب اس کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو ▪

مسئلہ 2013۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو اس پر اپنا فطرہ خود دینا واجب نہیں ہے۔

▪ اس شخص کا وظیفہ جس کا فطرہ کوئی دوسرا نہیں دیتا ▪

مسئلہ 2014۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہواور وہ فطرہ نہ دے تو خود

انسان پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

▪ فطرہ کا ساقط نہ ہونا کسی شخص کی ادائیگی سے ▪

مسئلہ 2015۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو اگر وہ خود اپنا فطرہ دے دے تو جس شخص پر فطرہ پر واجب ہے اس سے اس کی ادائیگی کا واجب ہونا ساقط نہیں ہوتا لیکن اگر اس شخص کی جانب سے فطرہ دے جس پر فطرہ واجب ہوا ہے اور وہ اجازت بھی دے تو کافی ہے۔

▪ ایسی عورت کا فطرہ جس کا خرچہ اس کا شوہر نہیں دیتا ▪

مسئلہ 2016۔ جس عورت کا شوہر اسے خرچ نہ دے تو اگر وہ کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھاتی ہو تو اس کا فطرہ اسی پر واجب ہے اور اگر کسی دوسرے کے ہاں کھانا نہیں کھاتی ہو تو فقیر نہ ہونے کی صورت میں اپنا فطرہ خود دے گی۔

▪ غیر سید کا فطرہ سید کو دینا ▪

مسئلہ 2017۔ جو غیر سید ہے وہ سید کو فطرہ نہیں دے سکتا ہے حتی سید اس کے ہاں کھانا کھاتا ہو تب بھی اس کا فطرہ کسی دوسرے سید کو نہیں دے سکتا ہے۔

▪ شیر خور بچے کا فطرہ ▪

مسئلہ 2018۔ جو بچّہ ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہے جو ماں یا دایہ کے اخراجات برداشت کرتا ہو لیکن اگرماں یا دایہ اپنے اخراجات کو بچّے کے مال سے لیتی ہے تو بچّے کا فطرہ کسی پر واجب نہیں ہے لیکن ماں یا دایہ کا فطرہ بچّے کے مال سے نکالا جائے گا۔

▪ حرام مال سے فطرہ کی ادائیگی ▪

مسئلہ 2019۔ انسان اگر چہ اپنے اہل و عیال کا خرچ حرام مال سے دیتا ہواس پر ضروری ہے کہ ان کا فطرہ حلال مال سے دے۔

■ اجیر کا فطرہ ■

مسئلہ 2020۔ اگر انسان کسی شخص کو اجیر بنائے اور شرط کرے کہ اس کے اخراجات وہ دے گا تو ضروری ہے کہ اس کا فطرہ بھی دے لیکن اگر شرط کرے کہ اخراجات کی مقدار دے گا مثلاً اس کے اخراجات لیے پیسے دے گا تو واجب نہیں ہے کہ اس کا فطرہ دے۔

■ سرپرست یا جو شخص انسان کے ہاں کھانا کھاتا ہو اس کے مرنے کی صورت میں فطرہ کا حکم ■

مسئلہ 2021۔ اگر کوئی شخص عید کی رات غروب کے بعد مر جائے تو ضروری ہے کہ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دیا جائے لیکن اگر عید کی رات غروب سے پہلے مرجائے تو واجب نہیں ہے کہ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ ا س کے مال سے دیں اسی طرح سے اگر عید کی رات غروب بعد اس کے اہل و عیال میں سے کوئی مرجائے تو اس کا فطرہ دینا اس انسان پر واجب ہے لیکن اگر غروب سے پہلے مرجائے تو اس کا فطرہ دینا ضروری نہیں ہے۔

زکات فطرہ کے مصارف

■ زکات فطرہ کے آٹھ مصرف ■

مسئلہ 2022۔ اگر زکات فطرہ کو ان آٹھ مصارف -جو زکاتِ مال کے لیے مسئلہ 1933 میں ذکر ہوئے ہیں -میں سے کسی ایک پر صرف کیا جائے تو کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ فطرہ صرف شیعہ فقراء بلکہ صرف مساکین (یعنی ایسے فقراء جو بہت ضرورت مند ہیں) کو دیا جائے۔

■ زکات فطرہ کسی فقیر بچے کو دینا ■

مسئلہ 2023۔ اگر کوئی شیعہ بچّہ فقیر ہو تو انسان بچّے کے سرپرست کی رضامندی سے فطرہ اس کے مصرف میں لاسکتا ہے یا سرپرست کو دے کر اس بچّے کی ملکیت میں لاسکتا ہے۔

■ زکات فطرہ فاسق اور بھیک مانگنے والے کو دینا ■

مسئلہ 2024۔ جس فقیر کو فطرہ دیا جائے ضروری نہیں ہے کہ وہ عادل ہو لیکن شراب خور اور ایسے شخص کو زکات فطرہ نہیں دی جا سکتی جسے فطرہ دینا اس کے گناہ میں مدد کرنا شمار ہوتا ہو اسی طرح ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور ایسے فقیر کو فطرہ نہ دے کو جو بھیک مانگتا ہو جیسا کہ مسئلہ 1953 اور 1954 میں گزر چکا ہے۔

■ فطرہ اس شخص کو دینا جو اسے گناہ پر خرچ کرتا ہو ■

مسئلہ 2025۔ جو شخص فطرہ کو گناہ پر خرچ کرتا ہو اس کو فطرہ نہیں دیا جا سکتا۔

■ ایک شخص کو فطرہ کی کم سے کم مقدار کی ادائیگی ■

مسئلہ 2026۔ واجب ہے کہ احتیاط کر کے ایک فقیر کو ایک صاع (جس کی مقدار مسئلہ نمبر 1999 میں بیان ہوئی) سے کم مقدار میں فطرہ نہ دیا جائے لیکن اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

■ عمدہ قسم کے ایک صاع سے کم مقدار کو ردی قسم کے ایک صاع کے بجائے ادا کرنا ■

مسئلہ 2027۔ جب کسی جنس کی قیمت اسی جنس کی معمولی قسم سے دگنی ہو مثلاً کسی گندم کی قیمت معمولی قسم کے گندم کی قیمت سے دو چند ہو تو اگر کوئی شخص اس (عمدہ جنس) کا آدھا صاع بطور فطرہ دے تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ اگر وہ آدھا صاع فطرہ کی قیمت کی نیت سے بھی دے تو بھی کافی نہیں ہے۔

■ دو جنسوں سے ایک صاع ادا کرنا ■

مسئلہ 2028۔ انسان نصف صاع ایک جنس کا مثلاً گندم کا اور نصف صاع کسی دوسری جنس مثلاً جو کا بطور فطرہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر یہ نصف صاع فطرہ کی قیمت کی نیت سے بھی دے تو کافی نہیں ہے۔

■ کچھ مستحقین زکات کو ترجیح رکھنا ■

مسئلہ 2029۔ مستحب ہے زکات فطرہ کی ادائیگی میں اپنے فقیر رشتہ داروں کو دوسروں پر

ترجیح دے اور پھر اپنے فقیر ہمسایوں کو اور پھر فقیر اہل علم کو دوسروں پر ترجیح دے لیکن اگر دوسرے لوگوں میں کسی بھی وجہ سے کوئی برتری ہو مستحب ہے ان کو ترجیح دی جائے۔

▪ زکات کے مستحق کی پہچان میں غلطی ▪

مسئلہ 2030۔ اگر انسان اس تصور سے کہ کوئی زکات فطرہ کا مصرف ہے مثلاً فقیر ہے اس کو فطرہ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ زکات فطرہ کا مصرف نہیں تھا مثلاً فقیر نہیں تھا اس مسئلے کا حکم اسی طرح ہے جو زکات مال کے مسئلہ 1944 میں بیان ہوا۔

▪ فقیر کی بات پر بھروسہ کرنا کہ میں فقیر ہوں ▪

مسئلہ 2031۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں فقیر ہوں تو جب تک اس کے کہنے سے انسان کو اطمینان حاصل نہ ہو تب تک اسے فطرہ نہیں دیا جا سکتا مگر یہ کہ انسان جانتا ہو کہ پہلے فقیر تھا تو بغیر اطمینان کے بھی اسے فطرہ دیا جا سکتا ہے۔

فطرہ کے متفرق مسائل

▪ زکات فطرہ کا قصد قربت سے ادا کرنا اور فطرہ ادا کرنے کی نیت ▪

مسئلہ 2032۔ ضروری ہے کہ انسان زکات فطرہ کو قصد قربت سے (یعنی خدا کے لیے) ادا کرے اوراسے دیتےوقت فطرہ کی نیت کرے۔

▪ فطرہ کا عید فطر سے پہلے دینا ▪

مسئلہ 2033۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان سے پہلے فطرہ دےتو صحیح نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ ماہ رمضان میں بھی فطرہ نہ دے لیکن اگر ماہ رمضان سے پہلے کسی مستحق کو قرض دے اور جب فطرہ اس پر واجب ہو جائے اپنے قرض کو فطرہ میں شمار کرے تو اشکال نہیں ہے مگر جانتا ہو کہ لینے والا اب فطرہ کا مستحق نہیں ہے۔

▪ فطرہ کے گندم کا مٹی یا دوسری جنس سے مخلوط ہونا ▪

مسئلہ 2034۔ گندم یا کوئی دوسری چیز جو فطرہ کے طور پر دی جائے ضروری ہے کہ اس میں کوئی اور جنس یا مٹی نہ ملی ہوئی ہو لیکن اتنی مقدار مٹی اور اس قسم کی چیزیں جو عام طور پر گندم میں پائی جاتی ہیں اس کے موجود ہونے میں حرج نہیں اور اگر معمولی مقدار سے زیادہ اس چیز کے ساتھ ملی ہو کہ اس کے خالص اور صاف کرنے پر زیادہ خرچ اور محنت لگے تو کافی نہیں ہے۔

▪ فطرہ کا عیب دار جنس سے ادا کرنا ▪

مسئلہ 2035۔ اگر کوئی شخص عیب دار چیز کو فطرہ کے طور پر دے تو کافی نہیں ہے۔

▪ چند اشخاص کا فطرہ چند اجناس سے دینا ▪

مسئلہ 2036۔ جو شخص چند افراد کا فطرہ دیتا ہے اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ سارا فطرہ ایک ہی جنس سے دے مثلاً اگر کچھ افراد کا فطرہ گندم اور دوسرے افراد کا جو سے دے تو کافی ہے۔

▪ زکات فطرہ ادا کرنے کا وقت ▪

مسئلہ 2037۔ عید فطر کی نماز پڑھنے والے شخص کے لیے ضروری ہے کہ نماز عید سے پہلے فطرہ دے یا علیحدہ کرے لیکن اگر نماز عید نہیں پڑھتا تو ضروری ہے کہ عید فطر کے دن زکات فطرہ ادا کرے یا اسے علیحدہ کرے۔

▪ زکات فطرہ کو علیحدہ کرنا ▪

مسئلہ 2038۔ اگر کوئی شخص فطرہ کی نیت سے اپنے مال کی کچھ مقدار علیحدہ کر دے اور عید کے دن مستحق کو نہ دے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور جب بھی دے گا اسی وقت فطرہ کی نیت کرے۔

▪ اس شخص کا وظیفہ جس نے فطرہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کیا ہو ▪

مسئلہ 2039۔ اگر کوئی شخص وجوب فطرہ کے وقت زکات فطرہ نہ دے اور الگ کرکے بھی

نہ رکھے جس وقت زکات فطرہ کا دینا واجب ہو تو وہ گناہ گار ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کے بعد ادا یا قضا کی نیت کے بغیر فطرہ دے۔

■ جس فطرہ کو علیحدہ کیا ہو اس میں تصرف کرنا ■

مسئلہ 2040۔ اگر کوئی شخص فطرہ کو الگ کر دے تو وہ اسے اپنے لیے لے کر دوسرا مال اس کی جگہ بطور فطرہ نہیں رکھ سکتا۔

■ کسی دوسری جنس سے فطرہ ادا کرنے کے نیت کرنا ■

مسئلہ 2041۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسا مال ہو جس کی قیمت فطرہ سے زیادہ ہو تو اگر وہ شخص فطرہ نہ دے اور نیت کرے کہ اس مال کی کچھ مقدار فطرہ کے لئے ہو گی تو کافی نہیں ہے۔

■ جس فطرہ کو علیحدہ کیا ہو اس کا تلف ہونا ■

مسئلہ 2042۔ کسی شخص نے جو مال فطرہ کے لئے الگ کیا ہے اگر وہ تلف ہو جائے چنانچہ اس مال کی حفاظت میں کوتاہی کی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر کوتاہی نہیں کی ہو تو ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر زکات کو مصرف میں لا سکتا تھا پھر بھی زکٰوۃ کی ادائیگی میں تاخیر کی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کا عوض دے۔

■ فطرہ کا کسی دوسرے شہر منتقل کرنا ■

مسئلہ 2043۔ اگر فطرہ دینے والا اپنے شہر میں فطرہ کو اس کے مصرف میں نہ لا سکتا ہو اور امید بھی نہ ہو کہ بعد میں مصرف میں لا سکے تو ضروری ہے کہ اسے دوسرے شہر لے جائے اور زکات کے مصرف میں لائے اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس شہر تک لے جانے کے اخراجات کو فطرہ سے نہ لے اور اگر فطرہ تلف ہو جائے تو ذمہ دار نہیں ہے اور اگر اپنے شہر میں زکات فطرہ کو مصرف میں لا سکتا ہو تو اسے دوسرے شہر لے جا سکتا ہے لیکن اگر حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اسے دوسرے شہر لے جائے اور وہ فطرہ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

حج کے احکام

حج واجب ہونے کی شرائط اور استطاعت کا حصول

مسئلہ 2044۔ حج کا مطلب بیت اللہ کی زیارت کرنا اور ایسے اعمال بجا لانا ہے جن کے لیے وہاں بجا لانے کا حکم ہے اور حج درج ذیل شرائط رکھنے والے کسی بھی شخص پر زندگی میں صرف ایک بار واجب ہوتا ہے؛

(1) بالغ ہو

(2) عاقل ہو

(3) حج کرنے سے حرام کام (جس کی اہمیت شریعت میں خود حج کے برابر یا اس سے زیادہ ہو) انجام دینے یا واجب کام (جو حج کے برابر یا اس سے بھی اہم ہو) ترک کرنے پر مجبور نہ ہو۔ ہاں اگر وہ واجب عمل ترک کردے یا حرام عمل بجالائے تو دیگر شرائط رکھنے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

(4) مستطیع ہو اور مستطیع ہونا چند چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔

1۔ انسان کے پاس زادِ سفر اور سواری (گاڑی) ہو یا اتنا مال ہو جس سے یہ چیزیں فراہم کی جا سکیں۔

2۔ جسمانی طاقت اور توانائی رکھتا ہو یعنی جسمانی لحاظ سے اتنی توانائی رکھتا ہو کہ مکّہ جا کر حج کر سکے۔

3۔ راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، لہذا اگر راستہ بند ہو یا انسان کو ڈر ہو کہ راستے میں اس کی جان یا آبرو کو خطرہ ہے یا اس کا مال چھین جانے کا ڈر ہے جو اس کے لیے شدید مشقت اور سختی کا باعث بنے گا تو اس پر حج واجب نہیں ہے تاہم اگر کسی اور راستے سے جا سکتا ہو۔ ہر چند وہ راستہ دور ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اسے شدید تکلیف اٹھانا نہ پڑے تو اس پر حج واجب ہے۔

4۔ اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ حج کے اعمال انجام دے سکے۔

5۔ حج کرنا معاشی اعتبار سے خود اس کے لیے یا جن کے اخراجات شرعاً یا عرفاً اس پر واجب ہیں، ان کے لیے پریشانی کا باعث نہ بن رہا ہو۔

6۔ حج کرنے سے اس کی زندگی کے دوسرے امور میں خلل اور پریشانی ایجاد نہ ہو رہی ہو مثلاً اگر کسی شخص کو ڈر ہو کہ حج پر جانے سے اس کی ازدواجی زندگی میں جدائی کا خطرہ ہے، تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

▪ ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں استطاعت کا مسئلہ ▪

مسئلہ 2045۔ جس شخص کی ضرورت اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہوسکتی ہو تو اگر حج کرنا اس کے ذاتی مکان کی راہ میں رکاوٹ بن رہا ہو تو ایسا شخص مستطیع نہیں ہے۔

▪ عورت کا اپنے مال سے حج پر جانا اور واپسی پر مشکلات سے دوچار ہونا ▪

مسئلہ 2046۔ جو عورت مکّہ مکرمہ جاسکتی ہو اگر حج سے واپسی پر اس کے پاس اپنا کوئی مال نہ بچ رہا ہو اور فرض کریں اس کا شوہر بھی فقیر ہو اور اس کے اخراجات برداشت نہ کرسکتا ہو اور مجبورا اسے مشکل سے گزارا کرنا پڑے تو ایسی صورت میں اس پر حج واجب نہیں ہے۔

▪ کسی دوسرے کے دئے ہوئے اخراجات سے مالی استطاعت کا حصول ▪

مسئلہ 2047۔ اگر کسی کے پاس حج کے اخراجات، زاد سفر اور سواري کے لیے مرکب (گاڑی) نہ ہو اور نہ ہی ان کی فراہمی کےلیے پیسے ہوں لیکن کوئی دوسرا شخص آکر اسے کہےکہ اگر تم حج پر جاؤ تو تمہارے حج کا سارا خرچہ میں دوں گا تو ایسی صورت میں وہ مالی لحاظ سے مستطیع سمجھا جائے گا اور دیگر شرائط ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

▪ حج کے اخراجات کی مقدار میں مال کو بذل کرنا حج کرنے کی شرط کے بغیر ▪

مسئلہ 2048۔ اگر کوئی شخص کسی انسان کو حج پر جانے اور واپس آنے کے لیے ضروری اخراجات فراہم کرے یا یہ اخراجات اس کے اختیار میں قرار دے، تو ایسے شخص کو مالی استطاعت حاصل ہو جاتی ہے اور دیگر شرائط کی موجودگی کی صورت میں مستطیع ہے اگر چہ پیسے دیتے وقت حج کرنے کی شرط نہ لگائی گئی ہو۔

▪ حج کی راہ خدمت کی شرط کے ساتھ حج کے اخراجات بخشنا ▪

مسئلہ 2049۔ اگر کسی شخص کو اتنا مال دے دیا جائے جو حج کرنے کے لئے کافی ہو اور یہ شرط لگائی جائے کہ وہ مکہ کے راستے میں خدمت انجام دے اور اگر خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا حج بھی بجالا سکتا ہو، تو اسے مالی استطاعت حاصل ہوجاتی ہے اور حج کے دیگر شرائط کی موجودگی کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

▪ بذلی حج کا واجب حج کے بجائے کافی ہونا ▪

مسئلہ 2050۔ اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائے کہ اس پر حج واجب ہوجائے اور وہ حج کرے تو اگر چہ بعد میں وہ خود بھی (کہیں سے) مال حاصل کرلے دوسرا حج اس پر واجب نہیں ہے۔

▪ جدہ شہر میں مالی استطاعت حاصل ہونا ▪

مسئلہ 2051۔ اگر کوئی شخص بغرض تجارت مثال کے طور پر جدّہ چلا جائے اور اتنا مال کمائے کہ اس سے مکّہ مکرمہ جا کر حج کرسکتا ہو تو اسے مالی استطاعت حاصل ہو جائے گی اور دیگر شرائط کے حصول سے وہ مستطیع ہے۔

▪ وہ اجیر جو حج کی انجام دہی کسی دوسرے کے سپرد کرے ▪

مسئلہ 2052۔ اگر ایک شخص کسی دوسرے انسان کی طرف سے حج کرنے کی نیت سے اجیر بن جائے لیکن خود حج کرنے کے بجائے کسی اور کو اپنی جگہ حج پر بھیجنا چاہے تو ضروری ہے کہ پہلے اس شخص سے اجازت طلب کرے جس نے اسے اجیر بنایا ہے۔

▪ حج کو انجام نہ دینا اور استطاعت کا ختم ہونا ▪

مسئلہ 2053۔ اگر کوئی شخص مستطیع ہوجائے لیکن حج پر نہ جائے اور استطاعت ختم ہو جائے تواس پر ضروری ہے کہ بعد میں حج بجالائے اگر چہ تکلیف اور زحمت سے کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر حج کا بجالانا بے اختیار طور پر اس کے لیے شدید مشقت اور سختی کے ہمراہ ہو تو اس شدید مشقت اور سختی کے ختم ہونے تک حج کو مؤخر کرنا جائز ہے لیکن حج اس کے ذمّے سے ساقط نہیں ہے۔

▪ معیّن وقت میں عرفات اور مشعر الحرام تک نہ پہنچنا ▪

مسئلہ 2054۔ اگر کوئی شخص استطاعت کے پہلے سال مکّہ مکرمہ جائے اور جس معین وقت میں حکم ہوا ہے عرفات اور مشعر الحرام تک نہ پہنچے تو اگر حج کے لیے محرم نہیں ہوا ہو اور تاخیر کرنے میں لاپرواہی نہیں کی ہو اور آئندہ برسوں میں مستطیع بھی نہ ہو، تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر لاپرواہی کی ہو یا پچھلے سالوں سے مستطیع ہو اور حج بجالانہ لایا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ حج بجالائے اگر چہ تکلیف اور زحمت کیوں نہ اٹھانی پڑے اور اگر حج

کے لیے محرم ہوا ہو لیکن عرفات اور مشعر تک نہ پہنچا ہوتو اس پر واجب ہے کہ اگلے سال حج بجالائے (اگر چہ قرض لینے یا کام کرنے کے ذریعے ہو) البتہ اگر پچھلے سال حج کو مؤخر کرنے میں عذر رکھتا ہو اور اگلے سال حج کا بجالانا بے اختیار طور پر شدید مشقت اور سختی کے ہمراہ ہو تو ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ حج بجالائے بہر حال اگر اگلے سال حج بجا نہ لائے تو حج اس کے ذمّے نہیں ہے اگر چہ حج کو ترک کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو۔

▪ مستطیع کا دیگر شرائط فراہم ہونے تک حج کو مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 2055۔ اگر کوئی شخص بالغ اور عاقل ہو اور مالی استطاعت رکھتا ہو لیکن استطاعت کے کچھ دیگر شرائط نہ رکھتا ہو (مثلا وہ بیمار جو مالی استطاعت رکھتا ہو)، اگر احتمال دے کہ جسمانی استطاعت یا سفر کی استطاعت فراہم کرسکتا ہے، تو ضروری ہے کہ ان شرائط کی فراہمی کے لیے ضروری اقدامات انجام دے اور ان شرائط کے فراہم ہونے تک حج کو مؤخر کرناجائز ہے اوراگر مستقبل میں ان شرائط کی فراہمی سے مایوس ہو تو اس پر واجب ہے کہ قصد قربت کے ساتھ اپنا حج انجام دینے کے لیے پہلے ہی ممکنہ سال میں کسی شخص کو اپنا نائب بنائے اگر چہ اسی سال اسے مالی استطاعت حاصل ہوئی ہو۔

▪ وہ اشخاص جو حج کرنے کے لیے اجیر نہیں بن سکتے ▪

مسئلہ 2056۔ جو لوگ خود مستطیع ہیں جب تک اپنا حج ادا نہ کریں ضروری ہے کہ دوسروں کے حج کرنے کے لیے اجیر (نائب) نہ بنیں اور اگر کسی دوسرے کی جانب سے حج کریں تو ظاہراً ان کا حج باطل ہے اور خود ان کے لئے بھی واقع نہیں ہوگا۔

جن لوگوں کی نماز صحیح نہیں ہے یا وہ عمرہ یا حج کے اختیاری اعمال انجام دینے پر توانائی اور طاقت نہیں رکھتے (مثلا رمی جمرات نہیں کرسکتے) واجب حج میں ان کی نیابت باطل ہے اگرچہ مفت اور بلا معاوضہ ہی کیوں نہ ہو۔

▪ اجیر کا طواف النساء کی نیت کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2057۔ جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج کے لیے اجیر (نائب) ہوا ہو تو ضروری ہے کہ طواف النساء کو اس کی جانب سے (یا مافی الذمہ کی نیت سے) انجام دے اوراگر طواف النساء انجام نہ دے تو اس اجیر (نائب) پر اس کی بیوی حرام ہے۔

■ طواف النساء بھولنے یا اسے درست انجام نہ دینے کی صورت میں حاجی کا وظیفہ ■

مسئلہ 2058۔ اگر طواف النساء بھول جائے یا اسے ٹھیک سے انجام نہ دے تو ضروری ہے کہ وہ خود اسے انجام دے، مگر یہ کہ وطن واپسی کے بعد متوجہ ہو اور طواف النساء اس کے لیے باعث مشقت ہو (ہرچند مشقت شدید نوعیت کی نہ ہو)۔ اس صورت میں نائب لے سکتا ہے۔ بہرحال جب تک طواف النساء درست انجام نہ دے، بیوی سے کوئی جنسی رابطہ قائم نہیں کرسکتا۔ تاہم اگر وطن واپسی سے پہلے متوجہ ہو تو صرف اسی صورت میں طواف النساء کی انجام دہی کے لیے نائب لے سکتا ہے جب طواف النساء انجام دینا اس کے لیے شدید مشقت اور سختی کا باعث بن رہا ہو یا یہ کہ طواف النساء کے انجام دینے تک بیوی سے جنسی رابطے سے پرہیز کرنا اس کے لیے شدید مشقت کا باعث بن رہا ہو۔

خرید وفروخت کے احکام

■ خرید وفروخت کے احکام سیکھنا ■

مسئلہ 2059۔ ایک بیوپاری اور کاسب کے لیے خرید و فروخت کے ایسے مسائل سیکھنا ضروری ہے جن کا اسے عام طور پر سامنا کرنا پڑتا ہے تاکہ مسائل نہ سیکھنے کی وجہ سے حرام میں نہ پڑے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے جو شخص خرید وفروخت کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے احکام سیکھے اور اگر یہ احکام سیکھنے سے پہلے خرید و فروخت کرے گا تو باطل یا مشتبہ معاملہ کرنے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے گا۔

■ انجام شدہ معاملے کے صحیح ہونے یا نہ ہونے میں شک کرنا ■

مسئلہ 2060۔ اگر کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس نے پہلے جو سودا یا معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے یا باطل تو اس معاملے پر صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور وہ مال جو اس نے لیا ہے اس میں تصرف کر سکتا ہے۔

■ واجب اور مستحب خرید وفروخت ■

مسئلہ 2061۔ جس شخص کے پاس مال نہ ہو اور کچھ اخراجات مثلا بیوی بچوں کے اخراجات اس پر واجب ہو ں تو ضروری ہے کہ کاروبار کرے اور مستحب کاموں کے لیے مثلا اہل و عیال کی وسعت اور فقیروں کی مدد کرنے کے لیے کاروبار کرنا مستحب ہے۔

خرید وفروخت کے مستحبات

خرید وفروخت میں چند چیزیں مستحب شمار کی گئی ہیں جیسے:

1۔ جو چیز بیچ رہا ہو وہ کچھ زیادہ دے اور جو چیز خرید رہا ہو وہ کچھ کم لے۔

2۔ جس کے ساتھ سودا کیا ہے اگر وہ پشیمان ہو جائے اور معاملے کی فسخ اور خاتمہ کا خواشمند ہو تو معاملے کی فسخ ہونے کے لیے آمادہ ہو جائے۔ روایت شریف میں ہے "جو شخص مسلمان بھائی کی خرید وفروخت کی فسخ کی خواہش کو مان لے خداوند قیامت کے دن اسے اس کے گناہ اور خطا سے در گذر

کرے گا۔"

مکروہ معاملات

▪ خرید وفروخت کے مکروہات ▪

مسئلہ 2062۔ کچھ معاملات مکروہ ہیں اور خرید و فروخت کے سلسلے میں بعض کام کراہت رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم معاملات مندرجہ ذیل ہیں۔

1: زمین اور پانی کا بیچنا مگر یہ کہ اس سے حاصل شدہ رقم سے دوسری زمین یا پانی خرید اجائے۔
2: مسلسل جانوروں کو ذبح کرنا۔
3: کفن فروشی کا پیشہ اختیار کرنا۔
4: پیچ اور گھٹیا لوگوں سے سودا کرنا۔
5: اذان صبح سے لے کر سورج نکلنے تک سودا کرنا۔
6: گندم، جو اور ان جیسی اجناس کی خرید و فروخت کو اپنا پیشہ بنانا۔
7: مسلمان خریداروں کے درمیان تفریق کرنا مگر یہ کہ علم اور تقوی کی بنا پر ہو۔
8: منصفانہ قیمت ملنے کے باوجود معاملے میں سختی کرنا۔ تاہم نقصان سے بچنے کے لیے چینہ بازی سختی کرنا مستحب ہے۔
9: کسی ایسی چیز کی خریداری یا فروخت میں دخل دینا جسے کوئی مؤمن خرید یا بیچ رہا ہو، مگر یہ کہ اس مؤمن بھائی کا معاملہ طے نہ پائے یا اس چیز کی بولی لگ رہی ہو۔
10: سچی قسم کھانا ورنہ حرام ہے۔

حرام اور باطل معاملات

▪ خرید وفروخت کے حرام یا باطل ہونے کے موارد ▪

مسئلہ 2063۔ مندرجہ ذیل معاملات باطل ہیں:

پہلا: عین نجس کا خرید نا اور بیچنا جیسے پیشاب اور پاخانہ۔

اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض نجاسات میں معاملے کے باطل ہونے کے علاوہ اس نجس کا سودا کرنا بھی بنابر اقوی یا بنابر احوط حرام ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل دوسری مفصل کتابوں میں آئی ہے۔

دوسرا: غصبی مال کی خرید و فروخت لیکن اگر بعد میں مالک اس معاملے کی اجازت دے دے تو معاملہ صحیح ہو گا۔

تیسرا: ایسی چیز کی خرید و فروخت جس کے بدلے عقلاء کوئی قابل قدر رقم ادا نہیں کرتے جیسے سمندر کے کنارے پانی بیچنا، یا کوئی ایسی چیز جس کے حصول میں وہ دلچسپی ہی نہیں لیتے جیسے کیڑے مکوڑے۔

چوتھا: ایسی چیز کا معاملہ جس کا عمومی منافع صرف حرام کام ہو جیسے قمار (جوئے) کے آلات۔

قابل ذکر ہے کہ اگر ایسا معاملہ خریدار کے گناہ میں پڑنے کا بھی باعث بن رہا ہو تو معاملہ حرام بھی ہے۔[1]

پانچواں: وہ معاملہ جس میں سود ہو کہ ایسا معاملہ باطل ہونے کے علاوہ حرام بھی ہے۔

بعض موارد میں معاملہ حرام ہے لیکن باطل نہیں ہے جیسے:

1۔ ایسا معاملہ جو کہ حرام کام کرنے کا سبب ہو۔

2۔ ایسی چیز کا بیچنا جس میں کسی گھٹیا چیز کی ملاوٹ کی گئی ہو اس طرح کہ نظر نہ آئے اور بیچنے والا بھی خریدار کو نہ بتائے۔ مثلاً ایسے گھی کا بیچنا جس میں چربی کی ملاوٹ ہو۔ اس عمل کو غشّ کہتے ہیں۔ پیامبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ فرماتے ہیں: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خرید و فروخت میں مسلمان سے غش کرے یا اس کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ چالبازی سے کام لے اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی کو دھوکہ دیتا ہے، خدا اس کی روزی سے برکت اٹھالیتا ہے اور زندگی میں روزی کے راستے اس پر بند کر دیتا ہے اور اس کو اپنے آپ پر چھوڑتا ہے۔

معاملہ میں غشّ، معاملے کے باطل ہونے کا سبب نہیں بنتا ہے لیکن جس شخص کے ساتھ معاملے میں غش ہوا ہے وہ معاملہ فسخ کر سکتا ہے اور اگر فروخت شدہ چیز دوسری چیز میں اس طرح مل گئی ہو کہ وہ معاملے کی چیز ہی شمار نہ ہو تو اس صورت میں خود معاملہ بھی باطل ہے۔

1۔۔ حرام کام کے لیے سبب بننا اگر عمل کے نزدیک مقدمات کے ایجاد کرنے کے ذریعے ہو تو حرام ہے ورنہ حرام نہیں ہے اس مسئلے میں اور آئندہ مسئلوں میں جہاں بھی کہا جائے کہ وہ معاملہ جو حرام کام کا سبب ہو تو وہ حرام ہے مقصد عمل کے نزدیک مقدمات کے ایجاد کرنے کے ذریعے سے سبب بننا ہے۔

▪ پاک چیز کو نجس ہونے کے بعد بیچنا ▪

مسئلہ 2064۔ جو پاک چیز نجس ہوگئی ہو اور اسے پانی سے دھوکر پاک کرنا ممکن ہو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر خریدار اس چیز کو ایسے کام کے لئے چاہتا ہو جس میں پاک ہونا شرط ہے مثلا کھانے کی چیزوں میں سے ہو اور خریدار اسے کھانا چاہتا ہو تو خریدار کا آگاہ نہ ہونا اس بات کا سبب ہوگا کہ وہ اس چیز کو اس کام میں استعمال کرے گا، جس میں پاک ہونا شرط ہے، یعنی اسے کھائے گا۔ اس لیے بیچنے والے پر ضروری ہے کہ خریدار کو اس کے نجس ہونے کے بارے میں بتائے لیکن لباس میں ضروری نہیں ہے کہ اس کے نجس ہونے کے بارے میں خریدار کو بتائے اگرچہ خریدار اس میں نماز پڑھ لے۔ مگر یہ کہ خریدار اس کے نجس ہونے کو جانتا ہو اور بھول گیا ہو اور چاہتا ہو کہ اس میں نماز پڑھے تو اس صورت میں بیچنے والے پر ضروری ہے کہ خریدار کو نجس ہونے کا بتادے کیونکہ نجس لباس یا نجس بدن میں نماز بھول جانے کی صورت میں باطل ہے لیکن بدن یا لباس کی نجاست نہ جاننے کی صورت میں صحیح ہے۔

▪ ایسی نجس چیز کا معاملہ کرنا جو پاک ہونے کا قابل نہ ہو ▪

مسئلہ 2065۔ اگر کوئی پاک چیز جس کا دھونا ممکن نہیں ہے، نجس ہوجائے جیسے تیل اور گھی تو اس کے معاملے کی چند صورتیں ہیں:

پہلی صورت: ایسی شے ہو جس کا زیادہ تر منافع حرام ہو جبکہ اس کی خریداری سے خریدار کا مقصد بطور نادر صرف حلال منفعت میں استفادہ کرنا ہو مثلا وہ نجس گھی کو جلانا چاہتا ہو تو معاملہ صحیح اور جائز ہے۔

دوسری صورت: ایسی شے ہو جس کا زیادہ تر فائدہ حرام ہو جبکہ اس کی خریداری سے خریدار کا مقصد صرف حلال منفعت میں استفادہ کرنا نہ ہو
مثلا وہ نجس گھی کو کھانا چاہتا ہو یا ابھی تک اس کے استعمال کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا ہو تو معاملہ باطل ہے۔

ان دونوں صورتوں میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خریدار اس چیز کی نجاست کے بارے میں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اگر خریدار اس چیز کے نجس ہونے کے بارے میں نہ جانتا ہو اور نہ بتانے کی صورت میں حرام میں پڑ جائے گا مثلا نجس گھی کو کھالے گا تو بیچنے والے کے لیے ضروری ہے کہ خریدار کو اس کے نجس ہونے کے بارے میں بتائے اور اگر یہ معاملہ خریدار کے توسط سے اسے حرام کام میں استعمال کرنے کے باعث بن رہا ہو تو یہ معاملہ مکمل طور پر حرام ہے اگرچہ خریدار کو بتائے یا خریدار

خود اس کے حرام ہونے کو جانتا ہو۔
تیسری صورت: ایسی چیز ہو جس کا اکثر فائدہ حرام نہیں ہے لیکن معاملے کے دوران شرط لگائے کہ اس کو حرام کام میں استفادہ کرے گا تو یہ معاملہ حرام اور باطل ہے۔
چوتھی صورت: گذشتہ صورت کی طرح ہو لیکن شرط نہ لگائے کہ حرام کام میں استفادہ کرے گا تو اس صورت میں اگر خریدار اسے حرام کام کے لئے نہ خریدے تو بلا اشکال معاملہ صحیح اور جائز ہے اور اگر خریدار اسے صرف حرام کام کے لئے خریدے تو معاملہ صحیح ہے لیکن اگر معاملہ خریدار کے ذریعے اسے حرام کام میں استعمال کرنے کا باعث بن رہا ہو تو ایسا معاملہ حرام ہے۔

▪ نجس یا متنجس دوا کی خرید و فروخت ▪

مسئلہ 2066۔ ایسی دوائیاں جن میں عین نجس چیز استعمال ہوئی ہو ان کا معاملہ مشہور قول کے مطابق باطل ہے لیکن اگر متنجس ہو چنانچہ اس کا بیشتر فائدہ حرام نہ ہو اور اس کو حرام کام میں استعمال کرنے کی شرط نہ لگائے تو معاملہ صحیح اور جائز ہے مگر یہ کہ معاملہ خریدار کے توسط سے اسے حرام کام میں استعمال کرنے کا باعث بن رہا ہو تو معاملہ حرام لیکن صحیح ہے۔

▪ کسی چیز کا سودا کرنا اس کے نجس ہونے میں شک کی صورت میں ▪

مسئلہ 2067۔ ایسی چیزوں کا خریدنا اور بیچنا جن کے نجس ہونے کے بارے میں معلوم نہ ہو اشکال نہیں رکھتا ہے اگرچہ غیر اسلامی ممالک سے ہی کیوں نہ لائی گئی ہوں، لیکن اگر ایسے جانور کی ہو کہ اگر اس کی رگ کو کاٹا جائے تو اس سے خون اچھل کر نکلے تو نجس ہے اور اس کا معاملہ باطل ہے مگر یہ کہ ایسی نشانی پائی جاتی ہو کہ یہ جانور شرعی طریقے سے ذبح ہوا ہے جیسا کہ مسئلہ نمبر 95 اور 96 میں کہا گیا ہے۔

▪ غیر ذبح شدہ جانور کی کھال کا سودا ▪

مسئلہ 2068۔ اگر لومڑی یا اس جیسے جانوروں کو غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے یا وہ خود مر جائیں تو ان کی کھال کی خرید و فروخت حرام اور ان کا معاملہ باطل ہے۔

▪ درآمد شدہ گوشت اور کھال کا سودا کرنا ▪

مسئلہ 2069۔ غیر اسلامی ممالک سے درآمد شدہ گوشت اور کھال اور چربی کی خرید و فروخت باطل ہے لیکن اگر کوئی اطمینان بخش بات معلوم ہو جائے کہ یہ اس جانور کا ہے جس کو شرعی

طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا مسلمانوں کے بازار سے یا اسلامی ممالک سے غیر اسلامی ممالک کو منتقل کیا گیا ہے تو ان کی خرید و فروخت میں اشکال نہیں ہے جیسا کہ مسئلہ نمبر 95 اور 96 میں گزر چکا ہے۔

▪ مسلمانوں کے بازار سے گوشت اور چمڑا خریدنا ▪

مسئلہ 2070۔ ایسے گوشت، چربی اور کھال کی خرید و فروخت میں کوئی اشکال نہیں جو مسلمانوں کے بازار یا اسلامی ملک سے فراہم کی گئی ہوں۔ جیساکہ مسئلہ 95 اور 96 میں گزر چکا ہے۔ لیکن اگر انسان کے پاس کوئی معتبر دلیل ہو کہ یہ گوشت، چربی اور کھال بغیر کسی تحقیق کے غیر اسلامی ممالک سے لائی گئی ہیں تو اس کی خرید و فروخت میں اشکال ہے۔

▪ نشہ آور چیزوں کا سودا ▪

مسئلہ 2071۔ نشہ آور چیزوں کی خرید و فروخت حرام اور ان کا معاملہ باطل ہے۔

▪ غصبی جنس کا سودا ▪

مسئلہ 2072۔ غصبی مال کا بیچنا باطل ہے اور بیچنے والے نے جو رقم خریدار سے لی ہو اسے واپس کرنا ضروری ہے مگر یہ کہ مالک بعد میں معاملہ کی اجازت دے۔

▪ سودا کی قیمت کی عدم ادائیگی کا قصد رکھنا ▪

مسئلہ 2073۔ اگر خریدار کی نیت یہ ہو کہ جو چیز خرید رہا ہے اس کی قیمت نہیں دے گا تو اگر بیچنے والا معاملہ کرتے وقت اس طرح کے معاملے پر راضی نہ ہو معاملہ صحیح نہیں ہے۔

▪ حرام پیسوں سے سودا کرنا ▪

مسئلہ 2074۔ اگر کوئی شخص کسی جنس کو معین حرام پیسوں سے خریدے تو معاملہ باطل ہے۔ لیکن اگر غیر معین پیسوں (بطور کلی) سے معاملہ ہو اور خریدار یہ ارادہ رکھتا ہو کہ جنس کی قیمت حرام مال سے دے گا تو اگر بیچنے والا راضی ہو، مثلا بیچنے والا لاپرواہ انسان ہو یا اس سے لئے گئے پیسوں کی حقیقت نہ جاننے کی وجہ سے اور ان پیسوں کا اس کے لیے حلال ہونے (جو ظاہر شریعت کا حکم ہے) کی وجہ سے معاملے پر راضی ہو تو یہ معاملہ صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ وہ مقدار جو اس کے ذمہ (واجب الادا) ہے، حلال مال سے ادا کرے۔

▪ آلات لہو اور مشترکہ آلات کی خرید و فروخت ▪

مسئلہ 2075۔ آلات لہو کی خرید و فروخت حرام ہے لیکن اگر مشترکہ آلات ہوں جیسے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر تواس صورت میں اگر حرام کام کے لیے استعمال کرنے کا قصد نہ ہو اور یہ معاملہ حرام کام میں استعمال ہونے کا سبب نہ بنے تو اس کی خرید و فروخت میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

▪ حرام استعمال کی شرط پر جنس کا بیچنا ▪

مسئلہ 2076۔ وہ چیز جسے حلال استعمال میں لایا جاسکتا ہواگر اسے اس شرط پر بیچیں کہ اسے حرام میں استعمال کرے گاجیسے انگور کو اس شرط پر بیچے کہ اس انگور سے شراب تیار کی جائے تو ہ معاملہ حرام اور باطل ہے۔ لیکن اگر اس شرط پر نہ بیچے اور اس کا معاملہ بھی سبب نہ بنے کہ اس چیز کو حرام کام میں استعمال کیا جائے تو معاملہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ بیچنے والے کو معلوم ہو کہ خریدار اس انگور سے شراب مہیّا کرے گا۔

▪ مجسّمہ اور تصویر بنانا اور ان کی خرید و فروخت ▪

مسئلہ 2077۔ جاندار شے کا مجسمہ بنانا حرام ہے اور اسی طرح سے احتیاط کی بناء پر جاندار شے کی مصوری بھی حرام ہے لیکن خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کو ترک کیا جائے۔

▪ ایسے مال کا سودا جو حرام طریقے سے حاصل ہوا ہو ▪

مسئلہ 2078۔ جوا، چوری، باطل معاملے کے ذریعے ہاتھ آئی ہوئی چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے اور اگر کوئی ایسی چیزوں کو خرید لے تو ان کو اصلی مالک تک پہنچانا ضروری ہے۔

▪ گھی کا چربی سے مخلوط ہونے کی صورت میں بیچنا ▪

مسئلہ 2079۔ اگر کوئی شخص ایسا گھی بیچے جس میں چربی کی ملاوٹ ہو چنانچہ اسے معین کردے مثلاً کہے اس ایک کلو گھی کو بیچ رہا ہوں تو جو چربی اس میں ہے اس کا معاملہ باطل ہے، اور جو پیسے بیچنے والے نے اس چربی کے بدلے میں لیے ہیں، وہ خریدار کی ملکیت ہے اور چربی بیچنے والے کی ملکیت ہے۔ اور اگر خریدار کو معلوم نہ ہو تو اگروہ تبعض صفقہ (مال

کے کچھ حصّہ کی نسبت معاملے کا باطل ہونا) کی وجہ سے نقصان اٹھا رہا ہو تو اس میں جو خالص گھی ہے اس کا معاملہ بھی فسخ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کو معین نہ کرے بلکہ ایک کلو گھی جو اس کے ذمہ میں ہے بیچے، اور بعد میں دیتے وقت چربی ملی ہوئی گھی دے تو خریدار وہ گھی واپس کر کے خالص گھی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

▪ جس جنس کو تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہو اسے اسی جنس کی زیادہ مقدار کے بدلے سودا کرنا ▪

مسئلہ 2080۔ جس جنس کو ناپ کر یا تول کر بیچا جاتا ہے، اگر بیچنے والا اسی جنس کی زیادہ مقدار کے بدلے میں بیچے مثلاً ایک من گندم کو ڈیڑھ من گندم کے بدلے بیچے تو یہ سود اور حرام ہے۔ بلکہ اگر دو چیزوں میں سے ایک بے عیب اور دوسری عیب دار ہو، یا ایک جنس خوب اور دوسری جنس ردی ہو، یا ان کی قیمتوں میں فرق ہو، تو اگر بیچنے والا جو مقدار دے رہا ہو اس سے زیادہ لے، تب بھی سود اور حرام ہے۔ لہذا اگر وہ ثابت تانبا دے کر اس سے زیادہ مقدار میں ٹوٹا ہوا تانبا لے، یا صدری (نامی) چاول دے کر گردہ (نامی) چاول لے، یا ڈھلا ہوا سونا دے کر اس سے زیادہ مقدار میں بغیر ڈھلا ہوا سونا لے تو یہ بھی سود اور حرام ہے۔

▪ زائد شے کا مختلف جنس سے ہونا ▪

مسئلہ 2081۔ بیچنے والا جو چیز زائد لے رہا ہے، اگر وہ اس جنس سے مختلف ہو جو وہ بیچ رہا ہے، مثلا ایک کلو گندم کو ایک کلو گندم اور کچھ نقد رقم کے عوض بیچے، تب بھی یہ سود اور حرام ہے۔ بلکہ اگر وہ کوئی چیز نہ لے لیکن یہ شرط لگائے کہ خریدار بدلے میں اس کے لیے کوئی کام انجام دے گا، تو یہ بھی سود اور حرام ہے۔

▪ کم مقدار کی چیز کے ساتھ کوئی اور شے لگانا ▪

مسئلہ 2082۔ جو شخص کوئی چیز کم مقدار میں دے رہا ہو، اگر وہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز شامل کر دے مثلا ایک کلو گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ کلو گندم کے عوض بیچے، اس میں اشکال نہیں۔ اسی طرح اگر دونوں طرف سے کوئی چیز بڑھا دی جائے مثلا ایک کلو گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ کلو گندم اور ایک رومال کے عوض بیچے، تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

ایسی چیزوں کے معاملے میں سود جن کو میٹر کے حساب سے یا تعداد کے لحاظ سے بیچا جاتا ہو

مسئلہ 2083۔ اگر کوئی شخص ایسی چیز جو بیچے جو میٹر اور گز کے حساب سے بیچی جاتی ہے مثلاً کپڑا یا ایسی چیز جو گن کر بیچی جاتی ہے مثلاً ماچس، اگر ان کو بیچ کر بدلے میں زیادہ لے لے جیسے دس ڈبے ماچس دے کر بدلے میں گیارہ ڈبے ماچس کے لے، تو اشکال نہیں ہے۔

تولنے، ناپنے اور گننے کے حوالے سے مختلف شہروں کا فرق

مسئلہ 2084۔ جن چیزوں کو بعض شہروں میں ناپ کر یا تول کر لیکن دوسرے شہروں میں گن کر بیچتے ہوں، تو احتیاط یہ ہے کہ اس جنس کو اس سے زیادہ پر نہ بیچا جائے۔ تاہم اگر ایک ہی شہر میں کسی چیز کو گن کر بھی بیچا جاتا ہو، اور ناپ کر یا تول کر بھی، تو ایسی صورت میں زیادہ لینے میں اشکال ہے۔

دو مختلف چیزوں کی خرید و فروخت میں زیادہ لینا

مسئلہ 2085۔ اگر فروخت کی ہوئی چیز اور بدلے میں لی ہوئی چیز، دونوں ایک جنس سے نہ ہوں تو زیادہ لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے لہذا اگر ایک کلو چاول بیچ کر دو کلو گندم لے تو معاملہ صحیح ہے۔

ایک ہی جنس کے اشیاء میں زیادہ لینا

مسئلہ 2086۔ فروخت کی جانے والی جنس کے بدلے لی جانے والی جنس اگر ایک ہی چیز سے حاصل ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ معاملہ میں زیادہ نہ لیا جائے مثلا اگر ایک کلو گائے کا دیسی گھی بیچے اور اس کے بدلے گائے کے دودھ کی ڈیڑھ کلو پنیر لے تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر پکے ہوئے پھل کا کچے پھل سے معاملہ کرے تب بھی زیادہ نہیں لے سکتا ہے۔

گندم کا جو سے سودا کرنا

مسئلہ 2087۔ سود کے اعتبار سے جو اور گندم دونوں ایک جنس شمار ہوتے ہیں پس اگر ایک کیلو گندم دے کر ڈیڑھ کیلو جو لے، تو سود اور حرام ہے۔

▪ سود کی حرمت کی استثنائی صورتیں ▪

مسئلہ 2088۔ مسلمان ایسے کافر سے، جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو، یا ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں ہو اورسودلینا ان کی شریعت میں جائز ہو، سود لے سکتا ہے۔ اسی طرح باپ اپنے بیٹے سے اور شوہر اپنی بیوی سے سود لے سکتا ہے لیکن جائز نہیں ہے کہ بیٹا باپ سے اور بیوی اپنے شوہر سے سود لے۔

بیچنے والے اور خریدار کے شرائط

▪ بیچنے والے اور خریدار کے شرائط ▪

مسئلہ 2089۔ بیچنے والے اور خریدار کے لیے چند ضروری شرائط ہیں:

1۔ عاقل ہوں

2۔ ممیّز ہوں

3۔ خرید و فروخت کا قصد اور ارادہ رکھتے ہوں لہٰذا اگر کوئی مثلاً مذاق میں کہے کہ میں نے اپنا مال بیچ دیا، تو معاملہ باطل ہوگا۔

4۔ جنس اور اس کے بدلے میں جو چیز ایک دوسرے کو دے رہے ہوں، اس کے مالک ہوں یا مالک کے حکم (جیسا سرپرست اور وکیل) میں ہوں۔

5۔ بالغ ہوں

6۔ ان افراد میں سے نہ ہوں جو اپنے اموال میں تصرف کا حق نہیں رکھتے، جن کے بارے میں علیحدہ فصل میں بیان کیا جائے گا۔

7۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو۔

اپنے مال کے بارے میں معاملے کے لیے یہ شرط اور اس سے پہلی دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے مال کے ساتھ اس کی اجازت سے معاملہ کرے، تو اس کے لیے ان تینوں شرطوں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اوپر جو شرائط بیان ہوئے ہیں، ان کا پایا جانا خرید و فروخت کے علاوہ دوسرے اکثر معاملوں میں بھی شرط ہے اور ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

▪ نابالغ بچّے سے خرید وفروخت کرنا ▪

مسئلہ 2090۔ کسی نابالغ بچے سے اس کے اپنے مال کا سودا کرنا، خود اس کے ساتھ، باطل ہے لیکن اگر سودا اس کے سرپرست کےساتھ ہو اور نا بالغ ممیزبچہ صرف سودا کا صیغہ جاری کرے یا ممیّز بچہ کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت سے فروخت کرے، تو صحیح ہے۔

▪ اس شخص کا حکم جس نے نابالغ بچے سے سودا کیاہو ▪

مسئلہ 2091۔ اگر کوئی شخص نابالغ بچے سے ان موارد میں جہاں سودا باطل ہے، کوئی چیز خریدے یا اسے کچھ فروخت کرے، توضروری ہے کہ جو جنس یا پیسہ اس بچے سے لے، اس کے مالک کو دے دے یا اس کے مالک کی رضامندی حاصل کرے۔ اور اگر اس کے مالک کو نہ جانتا ہو اور اسے ڈھونڈنے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو اور اس کی رضامندی پر یقین بھی حاصل نہ کیا ہو، تو ضروری ہے کہ جو چیز اس نے بچے سے لی ہے، اسے حاکم شرع کی اجازت سے صدقہ دےدے۔

▪ نابالغ بچے کے ساتھ خرید وفروخت میں دئے ہوئے پیسوں کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2092۔ اگر کوئی شخص بچے سے ایسا سودا کرےجو کہ صحیح نہ ہو اور اس نے جو جنس یا پیسے بچے کو دئےہوں، وہ تلف ہوجائیں، اگر بچہ ممیّز ہو تو وہ شخص تلف شدہ مال کاعوض بچے کے بالغ ہونے کے بعد خود اس سے یا اس کے سرپرست سے (اس صورت میں کہ جب بچے کے اموال اس کے پاس ہوں) مانگ سکتا ہے۔ اور اگر بچہ ممیّز نہ ہو تو مطالبے کا حق نہیں رکھتا ہے۔

▪ خرید وفروخت پر مجبور کئے جانے کے بعداس پر رضامندی کااظہار کرنا ▪

مسئلہ 2093۔ اگر خریدار یا بیچنے والے کو معاملے پر مجبور کیا جائے، تو اگر سودا ہوجانے کے بعد وہ راضی ہو جائے اور اپنی رضامندی کا اظہار کرےتو سودا صحیح ہے۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ معاملے کا صیغہ دوبارہ پڑھا جائے۔

▪ مال کے مالک کافضولی خرید وفروخت کی اجازت دینا ▪

مسئلہ 2094۔ انسان اگر کسی کامال اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے، تو اگر مالک بعد میں

راضی ہو جائے اور اجازت دےدے، توسودا صحیح ہے۔ حتی اگر سودا کرنے پہلے اس کے انجام دینے سے منع کیا ہو یا سودا کرنے کے بعد اس کو رد کیا ہو۔ البتہ اگر اس سودا کرنے سے منع کرنے یا اس کے ردّ کرنے سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہو اور عرفا کہا جائے کہ اب اس معاملے کو منع کرنے یا اسے رد کرنے سے پھرنا ممکن نہیں ہے تو اگر بعد میں بھی اجازت بھی دے تو بھی معاملہ باطل ہے۔

▪ بچّے، دیوانے اور یتیم کے مال کو فروخت کرنا ▪

مسئلہ 2095۔ بچے کا باپ اور دادا نیز باپ کا وصّی اور دادا کا وصّی (کہ جسے بچے کے اموال میں تصرف کرنے کی وصیّت ہوئی ہو) بچے کے مال کو بیچ سکتے ہیں، اس صورت میں کہ اس میں کوئی مفسدہ اور خرابی نہ ہواور عادل مجتہد بھی دیوانہ یا یتیم بچّے کا مال یا ایسے شخص کا مال بیچ سکتا ہےجو غائب ہو، لیکن بنابر احتیاط صرف ضرورت کی صورت میں یہ کام کرسکتاہے۔

▪ مالک کا غاصب کے توسط سے معاملے کی اجازت دینا ▪

مسئلہ 2096۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرکے بیچے اور مال کے بک جانے کے بعد اس کامالک معاملے کی اجازت دےدے، توسودا صحیح ہے اور جو چیز غصب کرنے والے نے خریدار کو دی ہے اور بیچتے وقت سے لے کرجو منافع اس سے حاصل ہوئے ہوں، وہ خریدار کی ملکیت ہے۔ اور جو چیز خریدار نے دی ہو اوربیچتے وقت سے لے کر جو منافع اس سےحاصل ہوئے ہوں، وہ اس شخص کی ملکیت ہے جس کا مال غصب کیا گیا ہے۔

▪ غصبی مال کو اپنی ملکیت ہونے کا ادعا کرکے بیچنا ▪

مسئلہ 2097۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرے اورخود کو اس کا مالک بتاتے ہوئے، اسے اپنے لیے بیچے تو اگر مالک اس غاصب کے لیے اس معاملے کی اجازت دے، تو یہ معاملہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اگر مالک اپنے لیے معاملے کی اجازت دے یا معاملے کی اجازت دےیہ کہے بغیر کہ اپنے لیےاجازت دے رہا ہوں یا غاصب کے لیے، توسودا صحیح ہے۔ اور اس کا عوض غاصب شخص کا نہیں بلکہ مال کے اصلی مالک کا ہوگا۔

جنس اور اس کے عوض کے شرائط

▪ جنس اور اس کے عوض کی چھ شرطیں ▪

مسئلہ 2098۔ جو چیز بیچی جائے اور جو چیز اس کے بدلے میں لی جائے، اس کی چھ شرطیں ہیں

پہلی شرط: اس کی مقدار ناپ، تول، گنتی یا میٹر (گز) وغیرہ کے ذریعے معلوم ہو۔

دوسری شرط: بیچنے والا اور خریدار دونوں جن چیزوں کے مالک بن رہے ہیں، ان کو اپنی تحویل (قبضے) میں لے سکیں لیکن اگر کسی ایسے گھوڑے کو، جو بھاگ گیا ہو اور اسے پکڑنے کا احتمال دیں، ایسی چیز کے بدلے فروخت کرے، جسے خریدار اپنی تحویل میں لے سکتا ہو، جیسے قالین، تو یہ معاملہ صحیح ہے، اگرچہ وہ گھوڑا نہ ملے۔ اور ایسی جنس کی خرید و فروخت باطل ہے جس کو تحویل میں لینے سے نااُمید اور مایوس ہوا ہو، اگرچہ کسی اور چیز کے ہمراہ ہو۔

تیسری شرط: وہ خصوصیات جو جنس اور عوض میں موجود ہوں اور جن کی وجہ سے معاملے میں لوگوں کی دلچسپی میں فرق پڑتا ہو، بتادی جائیں۔

چوتھی شرط: جنس یا اس کے عوض پر کسی دوسرے کا حق نہ ہو، لہذا جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ہو، اس کی اجازت کے بغیر وہ گروی مال نہیں بیچا جا سکتا۔

پانچویں شرط: ملکیت مطلق ہو۔ پس وہ مال جو کچھ لوگوں کے لیے وقف کیا گیا ہو، وہ لوگ اسے بیچ نہیں سکتے مگر چند خاص موارد میں جنہیں مسئلہ نمبر 2102 اور 2103 میں بیان کیا جائے گا۔

چھٹی شرط: بیچنے والا خود اس جنس کو فروخت کرے، اس کی منفعت کو نہیں۔ لہذا اگر مکان کی ایک سال کی منفعت بیچی جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر اس کی قیمت کو منفعت قرار دے مثلاً کسی سے قالین خریدے اور اس کے عوض میں اپنے مکان کے ایک سال کے منافع اسے دے دیے جائیں تو اس میں اشکال نہیں ہے۔

ان شرائط کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

▪ تول کر اور دیکھ کر بیچنے میں شہروں کا فرق ▪

مسئلہ 2099۔ جس جنس کا سودا کسی شہر میں تول کر یا ناپ کر کیا جاتا ہو، اس شہر میں ضروری ہے کہ خریدار اس جنس کو تول کر یا ناپ کر ہی خریدے۔ لیکن جس شہر میں اس جنس کا سودا اسے دیکھ کر کیا جاتا ہو، اس شہر میں خریدار اسے دیکھ کر خرید سکتا ہے۔

▪ وزنی جنس کا معین گنجائش رکھنے والے پیمانے کے ذریعے سودا کرنا ▪

مسئلہ 2100۔ جس چیز کی خرید و فروخت تول کر کی جاتی ہو، اس کا سودا ایسے پیمانے سے بھی کیا جاسکتا ہے جس میں معین وزن کی گنجائش ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص دس کلو گندم بیچنا چاہے تو وہ ایک ایسا پیمانہ جس میں ایک کلو گندم سماتا ہو، دس مرتبہ بھر کر دے سکتا ہے۔

▪ باطل معاملہ اور مالک کا تصرف کرنے پر رضامند ہونا ▪

مسئلہ 2101۔ اگر وہ شرائط جو معاملہ کے لیے بیان کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایک شرط معاملہ میں نہ ہو تو معاملہ باطل ہے۔ لیکن اگر خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پر راضی ہوں تو ان کے تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

▪ وقف ہوئے مال کا معاملہ ▪

مسئلہ 2102۔ جو چیز وقف کی جا چکی ہو اس کا سودا باطل ہے لیکن اگر وہ اس قدر خراب ہو جائے یا خراب ہونے والی ہو کہ جس مقصد کے لیے وقف کی گئی تھی، اس کام میں نہ لایا جاسکے، مثلا مسجد کی چٹائی اس طرح پھٹ جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھی جا سکے، تو اسے بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور جہاں تک ممکن ہو اس کی قیمت اسی مسجد کے کسی ایسے کام پر خرچ کی جائے جو وقف کرنے والے کے مقصد سے قریب تر ہو۔

▪ جن جگہوں میں وقف ہوئے مال کا سودا کرنا جائز ہے ▪

مسئلہ 2103۔ جن لوگوں کے لیے مال وقف کیا گیا تھا، اگر ان کے مابین کوئی ایسا اختلاف ہو جائے جس کے پیش نظر مال فروخت نہ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کے اموال یا جانیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو حاکم شرع کی اجازت سے اس مال کو فروخت کر سکتے ہیں اور اس کی قیمت کسی ایسے کام میں صرف کی جائے جو وقف کرنے والے کے مقصد سے قریب تر ہو۔

▪ دوسرے کو کرائے پر دی ہوئی جائیداد کا سودا کرنا ▪

مسئلہ 2104۔ جو جائیداد کسی دوسرے کو کرائے پر دی گئی ہو، اس کی خرید و فرخت میں کوئی

اشکال نہیں ہے۔ لیکن جتنی مدّت کے لیے اسے کرائے پر دی گئی ہو، وہ کرایہ دار کا مال ہے اور اگر خریدار کو لگا ہو کہ یہ جائیداد کرائے پر نہیں دی گئی ہے یا اس کے کرائے کی مدّت تھوڑی ہے، تو جب اسے حقیقت حال کا علم ہو، وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

خرید وفروخت کا صیغہ

▪ مختلف زبانوں میں خرید وفروخت کے صیغے اور انشاء کا قصد کرنا ▪

مسئلہ 2105۔ ضروری نہیں ہے کہ خرید و فروخت کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے مثلا اگر بیچنے والا اردو میں کہے کہ میں نے یہ مال فلاں قیمت پر بیچا اور خریدار کہے کہ مجھے منظور ہے توسودا صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والا قصد انشاء رکھتے ہوں یعنی یہ دو جملے کہنے سے ان کا قصد اور ارادہ خرید و فروخت کا ہو۔

▪ صیغہ پڑھنے کے بغیر سودا کرنا ▪

مسئلہ 2106۔ اگر بیچنے والا اور خریدار صیغہ نہ پڑھے بلکہ بیچنے والا کسی چیز کو بیچنے کی نیت سے دوسرے کو دے اور خریدار بھی خریدنے کے ارادے سے اسے لے، تو خرید و فروخت اور معاملہ طے پا گیا ہے اور دونوں مالک ہو جائیں گے۔ اسی طرح سے خریدار کا پیسے دینے اور بیچنے والے کا اسے معاملے کی نیت سے لینے سے بھی خرید و فروخت انجام پا سکتی ہے۔

پھلوں کی خرید وفروخت

▪ پھل توڑنے سے پہلے اسے فروخت کرنا ▪

مسئلہ 2107۔ کچے انگوروں کو درخت پر فروخت کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔ اسی طرح توڑنے سے پہلے اس پھل کا بیچنا، جس کے پھول گر چکے ہوں اور اس میں دانے پڑ چکے ہوں، صحیح ہے۔ البتہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ آفت (مثلا بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں) سے محفوظ ہوں۔

▪ پھل کے بیج آنے سے پہلے سودا کرنا ▪

مسئلہ 2108۔ اگر درخت پر لگے ہوئے پھل کو بیج آنے اور اس کے پھول گرنے سے پہلے بیچنا چاہے (جیسا کہ گذشتہ مسئلے میں ذکر ہوا) توضروری ہے کہ اس کے ساتھ زمین کی کوئی اور پیداوار جیسے سبزی وغیرہ کو بھی بیچے۔

▪ درخت پر زرد یا سرخ کھجور کا بیچنا ▪

مسئلہ 2109۔ درختوں پر لگی ہوئی زرد یا سرخ شدہ کھجوروں کو بیچنا اشکال نہیں رکھتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اس کا عوض کھجور (خواہ اس درخت کی یا دوسرے درخت کی ہوں) قرار نہ دے۔

▪ ایسی پیداوار کا بیچنا جو سال میں کئی دفعہ توڑی جاتی ہو ▪

مسئلہ 2110۔ کھیرے، بینگن، سبزیاں اور ان جیسی چیزیں جو سال میں کئی دفعہ توڑی جاتی ہوں، اگر ظاہر و نمایاں ہو گئی ہوں اور معین کرے کہ خریدار انہیں سال میں کتنی مرتبہ توڑے گا، تو انہیں بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ گندم اور جو کے خوشے بیچنا ▪

مسئلہ 2111۔ گندم اور جو کی بالیوں میں اگر بیج بن گئے ہوں اور آفتوں سے محفوظ ہوں تو اس کو گندم اور جو کے علاوہ دوسری چیزوں کے عوض بیچنا جائز ہے۔

نقد اور ادھار کے احکام

▪ بیچے ہوئے مال کو تحویل میں دینے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2112۔ اگر کسی جنس کو نقد بیچا جائے تو سودا طے پا جانے کے بعد خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جنس اور رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اسے اپنے قبضے میں لے سکتے ہیں۔ اور غیر منقولہ چیزوں جیسے زمین اور مکان اور منقولہ چیزوں جیسے قالین اور لباس میں قبضے میں دینے سے مراد یہ ہے کہ فریق ثانی کو مال میں تصرف کرنے کا اختیار دیا جائے۔

▪ ادھار میں مدّت معین کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2113۔ ادھار کے معاملے میں ضروری ہے کہ مدّت پوری طرح معلوم ہو۔ لہذا اگر ایک شخص یہ کہہ کر کوئی چیز بیچے کہ اس کی قیمت کھلیاں کے وقت وصول کرے گا، تو چونکہ اس کی مدّت پوری طرح معین اور معلوم نہیں ہوئی، اس لیے سودا باطل ہے۔

▪ مقررہ میعاد سے پہلے عوض کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2114۔ اگر کوئی شخص اپنا مال ادھار پر بیچے تو جو مدّت طے ہوئی ہو اس کی میعاد پوری ہونے سے پہلے وہ خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر خریدار مر جائے اور اس کا اپنا کوئی مال ہو تو بیچنے والا طے شدہ میعاد پورا ہونے سے پہلے ہی مرنے والے کے ورثاء سے اپنے ادھار (جو رقم اس نے لینی ہو) کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

▪ مقررہ معیاد میں معاملے کے عوض کی ادائیگی سے عاجز ہونا ▪

مسئلہ 2115۔ اگر کوئی شخص ایک چیز ادھار پر بیچے تو طے شدہ مدت گزرنے کے بعد وہ خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن اگر خریدار ادائیگی نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ بیچنے والا اسے مہلت دے اور اگر بیچی ہوئی شے موجود ہو، تو معاملے کو فسخ کر سکتا ہے اور اپنا مال واپس لے سکتا ہے۔

▪ ادھار میں قیمت کو معیّن نہ کرنا ▪

مسئلہ 2116۔ اگر کوئی شخص ایسے فرد کو جسے جنس کی قیمت کا علم نہ ہو اس کی کچھ مقدار ادھار پر فروخت کرے اور اس کی قیمت اسے نہ بتائے تو معاملہ باطل ہے مگر یہ کہ خریدار اس بیچنے والے کو وکیل بنائے کہ اس کی جگہ جنس کی خریداری کرے تو اس صورت میں وکیل کا جنس کی قیمت جاننا کافی ہے۔ لیکن اگر ایسے شخص کو جسے جنس کی نقد قیمت معلوم ہو ادھار پر مہنگے داموں پر بیچے مثلاً کہے جو جنس میں تمہیں ادھار دے رہا ہوں اس کی قیمت سے جس پر میں نقد بیچتا ہوں دس فیصد مہنگا لوں گا اور خریدار اس شرط کو قبول کرلے تو ایسے معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

▪ کچھ رقم کی نقد ادائیگی سے ادھار میں کٹوتی کرنا ▪

مسئلہ 2117۔ اگر ایک شخص نے کوئی چیز ادھار پر فروخت کی ہو اور اس کی قیمت کی ادائیگی کے لیے ایک خاص مدت مقرر کی ہو تو اگر مثال کے طور پر آدھی مدت گزر جانے کے بعد (فروخت کرنے والا) واجب الادا رقم میں کٹوتی کردے اور باقی ماندہ رقم نقد لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معاملہ سلف اور اس کے شرائط

▪ معاملہ سلف کا معنی ▪

مسئلہ 2118۔ معاملہ سلف (پیشگی سودا) سے مراد یہ ہے کہ سودا میں قیمت نقد رقم ہو لیکن جنس (جو بیچی جاتی ہو) کلی ہو جس کو مقررہ مدّت کے بعد تحویل میں دے گا لہذا اگر (خریدار) نقد رقم سے بیچنے والے کے ساتھ سودا کرے کہ مثلا چھ مہینے بعد فلاں چیز تحویل میں لوں گا اور بیچنے والا بھی قبول کرلے تو یہ معاملہ سلف ہے۔

▪ معاملہ سلف میں عوض کی جنس ▪

مسئلہ 2119۔ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے بطور سلف بیچے اور اس کے عوض چاندی یا سونے کے سکے لے تو معاملہ باطل ہے لیکن اگر کوئی جنس یا ایسے سکے جو سونا اور چاندی کے نہ ہوں بیچے اور ان کے عوض کوئی دوسری جنس یا سونے اور چاندی کے سکے لے تو معاملہ صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو جنس بیچے اس کے عوض رقم لے اور کوئی دوسرا مال نہ لے۔

▪ معاملہ سلف کے شرائط ▪

مسئلہ 2120۔ معاملہ سلف میں چھ شرطیں ہیں:

1۔ ان خصوصیات کو معین کردے جن کی وجہ سے جنس میں فرق پڑتا ہو لیکن زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس قدر کافی ہے کہ لوگ کہیں کہ اس کی خصوصیات معلوم ہوگئی ہیں۔

2۔اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں خریدار پوری قیمت بیچنے والے کو دے یا اگر بیچنے والا خریدار کا اتنی ہی رقم کا مقروض ہو اور خریدار کو اس سے جو کچھ لینا ہو اسے مال کی قیمت میں شمار کرلے اور بیچنے والا قبول کرے اور اگر خریدار اس مال کی قیمت کی کچھ مقدار دے اگرچہ اس مقدار کی نسبت سے معاملہ صحیح ہے لیکن بیچنے والا اسی مقدار کا معاملہ فسخ کر سکتا ہے۔
3۔مدت کو مکمل اور پوری طرح معین کیا جائے مثلاً اگر کہے کہ کھلیان کی پہلی مدت تک جنس تحویل میں دوں گا تو چونکہ مدّت کا درست تعین نہیں ہوا، اس لیے معاملہ باطل ہے۔
4۔جنس کو تحویل میں دینے کے لیے وقت کو معین کرے تاکہ بیچنے والا اسی وقت جنس کو تحویل میں دے سکے البتہ اگر معاملے کرتے وقت بیچنے والا مقدمات کی فراہمی کے ذریعے مطلوبہ جنس کو مقررہ وقت پر تحویل میں دے سکتا تھا لیکن مقدمات کی فراہمی میں تاخیر کی وجہ سے معاملہ کرنے کے بعد جنس مقررہ وقت پر تحویل میں دینے سے عاجز ہو جائے تو معاملہ صحیح ہے لیکن خریدار معاملے کو فسخ کر سکتا ہے۔
قابل ذکر ہے اگر بیچنے والا معاملہ کرتے وقت جنس (خریدار کی) تحویل میں نہ دے سکتا ہو لیکن مثلاً اتنی ہی مقدار میں جنس کسی دوسرے کے ذمہ واجب الادا رکھتا ہو تو خریدار کا مقروض سے جنس کو تحویل میں لینا اس کے لیے کافی ہے کہ سلف کا معاملہ صحیح ہو جائے۔
5۔جنس تحویل میں دینے کی جگہ معین کرے لیکن اگر طرفین کی باتوں سے جگہ کا پتہ چل جائے تو اس کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔
6۔اس جنس کا وزن یا ناپ یا لمبائی یا گھیراؤ معین کیا جائے اور جس جنس کا معاملہ عام طور پر دیکھ کر کیا جاتا ہے اگر اسے بطور سلف بیچا جائے تو اشکال نہیں رکھتا لیکن مثال کے طور پر اخروٹ اور انڈوں جیسی بعض قسموں میں ضروری ہے کہ اس کے افراد میں فرق اتنا کم ہو کہ لوگ اسے اہمیت نہ دیں۔

▪ ایسی چیز کا بیچنا جسے بطور سلف خریدا ہو ▪

مسئلہ 2121۔ جو چیز کسی نے بطور سلف خریدی ہو اسے وہ مدّت ختم ہونے سے پہلے نہیں بیچ سکتا خواہ اس کو اسی بیچنے والے کو بیچے یا کسی اور کو بیچے، خواہ اس کا عوض اسی جنس سے قرار دے جس کو سلف کے معاملے میں عوض قرار دیا ہو یا کسی اور جنس سے قرار دے، خواہ مقررہ عوض کی قیمت سلف کے معاملے کی قیمت کے برابر ہو یا اس سے کم ہو، اور مدّت ختم ہونے کے بعد اور جنس تحویل میں لینے کے بعد اس کا سودا کرنا بغیر اشکال کے صحیح ہے لیکن اگر ابھی تک اسے اپنی تحویل میں نہ لیا ہو اور اسے بیچنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض کسی ایسی چیز کو قرار نہ دے کہ خریدار اس چیز کا قرض خواہ ہو۔ اسی طرح اگر

خریدار چاہے کہ اس کو ایسے عوض کے بدلے سلف کے معاملے کی صورت میں بیچنے والے کو بیچ دے جو سلف کے معاملے میں عوض کی جنس سے ہو تو ضروری ہے کہ اسی تعداد یا مقدار میں ہو (نہ اس سے کم، نہ اس سے زیادہ)۔

▪ سلف میں کوئی دوسری جنس تحویل میں دینا ▪

مسئلہ 2122۔ معاملہ سلف میں اگر بیچنے والا معینہ جنس دے تو خریدار کے لیے اس کا قبول کرنا ضروری ہے لیکن اگر دوسری جنس دے تو ضروری نہیں ہے کہ خریدار اسے قبول کرے اگرچہ وہ معینہ شے اس جنس سے بہتر ہو البتہ کبھی کبھار جنس میں کسی خصوصیت کو اس وجہ سے معین کیا جاتا ہے کہ وہ لازمی مقدار کی کم سے کم خصوصیت ہے کہ اس صورت میں اگر اس سے بہتر خصوصیت کی حامل جنس تحویل میں دے تو خریدار پر ضروری ہے کہ اسے قبول کرے کیونکہ یہ وہی جنس ہے جس پر معاہدہ ہوا تھا۔

▪ سلف کے معاملے میں طے پانے والی جنس سے کمتر چیز تحویل میں دینا ▪

مسئلہ 2123۔ اگر بیچنے والاجو جنس دے وہ اس جنس سے کمتر ہو جس کا سودا ہوا ہے توخریدار اسے ماننے سے انکار کرسکتا ہے۔

▪ خریدار کا کسی دوسری جنس پر رضامند ہونا ▪

مسئلہ 2124۔ اگر بیچنے والا اس جنس کے بجائے جس کا سودا ہوا ہے، کوئی دوسری جنس دے اور خریدار اسے لینے پر راضی ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ تحویل دیتے وقت جنس کا دستیاب نہ ہونا ▪

مسئلہ 2125۔ جو چیز بطور سلف بیچی گئی ہواگر وہ خریدار کوتحویل دینے کے لیے طے شدہ وقت پر نایاب ہو جائے اور بیچنے والا اس کو مہیا نہ کر سکے تو خریدار کو اختیار ہے کہ انتظار کرے تاکہ بیچنے والا اسے مہیا کرے یا معاملہ فسخ کردے اور جو چیز بیچنے والے کو دی ہو اسے واپس لے لے جیسا کہ مسئلہ نمبر 2120 کی چوتھی شرط میں کہا گیا ہے۔

▪ جنس اور پیسوں کا بعد میں تحویل دینے کی شرط پر سودا کرنا ▪

مسئلہ 2126۔ اگرایک شخص کوئی چیز بیچے اور معاہدہ کرے کہ کچھ مدت بعد وہ چیز خریدار

کے حوالے کردے گا اور اس کی قیمت بھی کچھ مدت بعد لے گا تو ایسا سودا بنابر احتیاط باطل ہے۔

سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا

▪ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرنا ▪

مسئلہ 2127۔ اگر سونے کو سونے کے بدلے یا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا جائے تو اس صورت میں کہ ان میں سے ایک کا وزن دوسرے کے وزن سے زیادہ ہو تو ایسا سودا حرام اور باطل ہے۔ لیکن آج کل کے سونے کے سکے، جن کا معاملہ وزن سے نہیں ہوتا ان کو زیادہ وزنی سونے کے سکّوں کے عوض فروخت کیا جاسکتا ہے۔

▪ سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا ▪

مسئلہ 2128۔ اگر سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے کے بدلے بیچا جائے تو سودا صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ دونوں کا وزن برابر ہو۔

▪ بیچنے والے اور خریدار کا ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے سونا اور چاندی تحویل میں دینا ▪

مسئلہ 2129۔ اگر سونے کو سونے یا چاندی کے بدلے بیچا جائے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے عوض بیچا جائے تو ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے جنس اور اس کا عوض ایک دوسرے کے حوالے کردیں۔ اور اگر جس چیز کے بارے میں سودا طے ہوا ہے اس کی کچھ مقدار بھی ایک دوسرے کے حوالے نہ کریں تو سودا باطل ہے۔

▪ سونے اور چاندی کی کچھ مقدار جدا ہونے سے پہلے تحویل میں دینا ▪

مسئلہ 2130۔ اگر بیچنے والے یا خریدار میں سے کوئی ایک طے شدہ مال پورے کا پورا دوسرے کے حوالے کر دے لیکن دوسرا (مال کی صرف) کچھ مقدار دے دے اور پھر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اگرچہ اس مقدار میں سودا صحیح ہے لیکن جسے پورا مال نہ ملا ہو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

سونے اور چاندی کی مٹی کو خالص سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا

مسئلہ 2131۔ اگر چاندی کی کان کی مٹی خالص چاندی کے اور سونے کی کان کی مٹی خالص سونے کے بدلے فروخت کی جائے تو سودا باطل ہے مگر یہ کہ معلوم ہو چاندی کی مٹی میں موجود چاندی کی مقدار خالص چاندی کے برابر ہے یا سونے کی مٹی میں موجود سونے کی مقدار خالص سونے کے برابر ہے لیکن چاندی کی مٹی کو سونے کے عوض اور سونے کی مٹی کو چاندی کے عوض بیچنے میں کسی بھی حالت میں اشکال نہیں ہے۔

سودا فسخ کئے جانے کی صورتیں

خیار کے معنی اور اس کی اقسام

مسئلہ 2132۔ معاملہ ختم کرنے کے حق کو ››خیار›› کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا بارہ صورتوں میں معاملہ فسخ کر سکتے ہیں۔

1۔ جس نشست میں معاملہ ہوا ہے وہاں سے جدا ہونے سے پہلے معاملے کو فسخ کر سکتے ہیں اس خیار کو ”خیار مجلس“ کہا جاتا ہے۔

2۔ سودا کرنے والا مغبون ہوا ہو (دھوکہ کھا گیا ہو) اور اس کے نقصان کا تدارک نہ ہوا ہو، اسے "خیار غبن" کہا جاتا ہے۔

3۔ سودا کرتے وقت یہ طے کیا جائے کہ مقررہ مدت تک فریقین (بیچنے والا اور خریدار) یا کسی ایک فریق کو یا تیسرے شخص کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہو گا۔ تو اسے "خیار شرط" کہا جاتا ہے۔

4۔ خریدار یا بیچنے والا اپنے مال کو اس کی حقیقت سے بہتر بتا کر پیش کرے اور ایسا کام کرے کہ لوگوں کی نظروں میں مال کی قیمت بڑھ جائے اور اسے "خیار تدلیس" کہا جاتا ہے۔

5۔ اگر خریدار یا بیچنے والا (دوسرے کے ساتھ) شرط رکھے کہ وہ فلاں کام انجام دے گا یا شرط رکھے کہ جو مال دے گا مخصوص طرح کا ہو گا اور اس شرط پر عمل نہ کرے۔ اس صورت میں دوسرا فریق سودا فسخ کر سکتا ہے اور اسے "خیار تخلف شرط" کہا جاتا ہے۔

6۔ دی جانے والی جنس یا اس کے عوض میں کوئی عیب ہو، اسے "خیار عیب" کہا جاتا ہے۔

7۔ معلوم ہو کہ بیچے ہوئے مال کی کچھ مقدار کسی اور شخص کی ملکیت ہے۔ اگر اس مقدار کا مالک معاملے پر راضی نہ ہو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے یا اسی مقدار کے پیسے بیچنے والے سے واپس لے

سکتا ہے۔اسی طرح اگر معلوم ہو کہ جس چیز کو خریدار نے عوض قرار دیا ہے، اس کی کچھ مقدار کسی اور شخص کی ہے اور اس کا مالک اس معاملے پر راضی نہ ہو تو اگر بیچنے والے کو اس مقدار کے باطل ہونے سے نقصان ہو رہا ہے، تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے یا عوض کی وہ مقدار خریدار سے واپس لے سکتا ہے۔اسی طرح جو جنس بیچی ہے اگر اس کا کچھ حصّہ یا جس چیز کو عوض قرار دیا ہے اس کا کچھ حصّہ ایسی چیز ہو جس کا سودا صحیح نہیں ہے مثلاً ایک ہی معاملے میں کسی نے بکرے اور خنزیر (سور) دونوں بیچے ہوں تو اس صورت میں جسے مکمل مال نہیں مل رہا، اگر خنزیر کی نسبت معاملے کے باطل ہونے سے نقصان اٹھا رہا ہو تو سودا فسخ کر سکتا ہے اور ان صورتوں میں خیار کو "خیار تبعّض صفقہ" کہا جاتا ہے اور خیار تبعض صفقہ میں ضروری نہیں ہے کہ جس حصّے کا پتہ چلا ہے کہ وہ کسی اور شخص کی ملکیت ہے، اس دوسرے حصّے سے علیحدہ ہو بلکہ اگر مشاع (یعنی مشترکہ مال جو تقسیم اور علیحدہ نہ ہوا ہو) ہو، تب بھی یہ خیار ثابت ہے۔

8۔معاملہ انجام دینے کے بعد اور تحویل میں لینے سے پہلے فروخت شدہ جنس یا جس چیز کو عوض قرار دیا ہے، کسی اور چیز سے اس طرح مل جائے کہ اس سے شراکت حاصل ہو جائے تو جس کا مال مشترک ہو چکا ہو، وہ معاملے کو فسخ کر سکتا ہے اور اسے "خیار شرکت" کہا جاتا ہے۔

9۔اگر مال بیچنے والا کسی ایسی چیز کی خصوصیات خریدار کو بتائے جسے خریدار نے نہ دیکھا ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ جیسے بتایا تھا چیز ویسی نہیں ہے تو اس صورت میں خریدار معاملے کو فسخ کر سکتا ہے اور اسی طرح اگر خریدار طے شدہ معین عوض کی خصوصیات بتائے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ جیسے بتایا تھا ویسے نہیں ہے تو بیچنے والا سودا فسخ کر سکتا ہے اور اسے "خیار رؤیت" کہتے ہیں۔

10۔ خریدار نے جو جنس نقد خریدی ہو، اگر اس کی قیمت تین دن تک ادا نہ کرے اور بیچنے والا بھی جنس تحویل میں نہ دے، تو اگر خریدار نے شرط نہ رکھی ہو کہ قیمت کی ادائیگی میں تاخیر ہو گی تو بیچنے والا سودا فسخ کر سکتا ہے لیکن اگر خریدی ہوئی چیز ایسے پھلوں کی طرح ہو جو ایک رات تک رہ جانے سے ضائع ہو جاتی ہو، تو ایسی صورت میں اگر رات تک اس کی قیمت ادا نہ کرے اور شرط بھی نہ رکھی گئی ہو کہ ادائیگی میں تاخیر ہو گی تو بیچنے والا معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے اسے "خیار تاخیر" کہا جاتا ہے۔

11۔ جس شخص نے کوئی جانور خریدا ہوا، تین دن تک سودا فسخ کر سکتا ہے اور اگر معاملے میں عوض جانور ہو تو بیچنے والا تین دن تک فسخ کر سکتا ہے اسے "خیار حیوان" کہا جاتا ہے۔

12۔ بیچنے والے نے جو چیز بیچی ہو، اگر اسے تحویل میں نہ دے سکے،
مثلاً جو گھوڑا اس نے بیچا ہے، وہ بھاگ جائے، تو اس صورت میں خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے اور اسے "خیار تعذّر تسلیم" کہا جاتا ہے۔یہ خیار اس صورت میں ہے کہ بیچنے والا معاملے کے وقت جنس تحویل میں دینے پر توانائی اور طاقت رکھتا ہو یا خریدار اسے تحویل میں لے سکتا ہو لیکن معاملہ انجام دینے کے

بعد یہ عجز پیش آئے۔ تاہم اگر معاملہ کرتے وقت توانائی اور قدرت موجود نہ ہو تو سودا سرے سے ہی باطل ہے۔

خیار کے احکام آئندہ مسئلوں میں بیان کئے جائیں گے۔

▪ معاملے میں دھوکہ ہونا ▪

مسئلہ 2133۔ اگر خریدار کو جنس کی قیمت کا علم نہ ہو یا وہ معاملے کے وقت غفلت برتے اور اس جنس کو عام قیمت سے مہنگا خریدے اور اتنا مہنگا خریدے کہ لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں تو اگر بیچنے والا خریدار کے نقصان کا ازالہ نہ کرے تو خریدار معاملے کو فسخ کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر بیچنے والے کو جنس کی قیمت کا علم نہ ہو یا معاملہ کرتے وقت غفلت برتے اور جنس اس کی اصلی قیمت سے کم پر بیچے، اس طرح کہ لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں، اور خریدار بیچنے والے کے نقصان کا ازالہ نہ کرے، تو بیچنے والا سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ بیع شرط ▪

مسئلہ 2134۔ "بیع شرط" کے معاملے میں مثلا اگر دس لاکھ کا مکان ایک لاکھ پر بیچ دیا جائے اور طے کیا جائے کہ اگر بیچنے والا مقررہ مدّت تک رقم واپس کردے تو سودا فسخ کر سکتا ہے، تو اگر خریدار اور بیچنے والا واقعی خرید و فروخت کی نیت رکھتے ہوں تو سودا صحیح ہے۔

▪ بیع شرط میں جنس تحویل میں دینے پر اطمینان ▪

مسئلہ 2135۔ بیع شرط کے معاملے میں اگر چہ بیچنے والا اطمینان رکھتا ہو کہ خریدار مقررہ مدت تک رقم ادا نہ کرسکنے کی صورت میں مال اسے واپس کر دے گا تو سودا صحیح ہے، لیکن اگر بیچنے والا مقررہ مدّت تک رقم ادا نہ کرسکے تو وہ خریدار سے مال کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر خریدار مرجائے تو اس کے ورثاء سے مال کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

▪ معاملے میں ملاوٹ ▪

مسئلہ 2136۔ اگر کوئی شخص عمدہ چائے کی قسم میں گھٹیا چائے کی ملاوٹ کر کے عمدہ چائے کے طور پر بیچے تو خریدار سودا کو فسخ کر سکتا ہے۔

▪ معاملے کے بعد جنس کے عیب دار ہونے کے بارے میں جاننا ▪

مسئلہ 2137۔ اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ جو مال اس نے خریدا ہے وہ عیب دار ہے مثلاً جانور خریدے اور (خریدنے کے بعد) معلوم ہو جائے کہ اس کی ایک آنکھ نہیں ہے چنانچہ یہ عیب مال میں معاملے سے پہلے تھا اور اسے علم نہیں تھا اور مال اپنی پہلی حالت پر باقی ہو تو وہ سودا فسخ کر کے مال بیچنے والے کو واپس کر سکتا ہے۔ اور اگر اس مال میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہو
مثلاً خریدار نے کپڑا کاٹ دیا ہو، سی دیا ہو، رنگ دیا ہو یا مال میں اس طرح کی تبدیلیاں بیچنے والے کے عمل و دخل کے بغیر حاصل ہوئی ہو، تو خریدار مال میں اس عیب کی بناء پر جو معاملے سے پہلے تھا اور جس کے بارے میں اسے علم نہیں تھا، اس صورت میں بے عیب اور عیب دار مال کی قیمت میں فرق کی نسبت (فیصد) بیچنے والے کو ادا شدہ رقم سے واپس لے سکتا ہے مثلاً اگر اس نے کوئی مال چار روپے میں خریدا ہو اور اسے اس کے عیب دار ہونے کا علم ہو جائے تو اگر ایسا ہی بے عیب مال (بازار میں) آٹھ روپے کا اور عیب دار چھ روپے کا ہو تو چونکہ بے عیب اور عیب دار کی قیمت کا فرق ایک چوتھائی ہے، اس لیے اس نے جتنی رقم دی ہے اس کا ایک چوتھائی یعنی ایک روپیہ بیچنے والے سے واپس لے سکتا ہے اور اگر مال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو تو معلوم نہیں وہ قیمت کا فرق واپس لے سکے بلکہ صرف سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ معاملے کے بعد عوض کے عیب دار ہونے کے بارے میں جاننا ▪

مسئلہ 2138۔ اگر بیچنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس نے جس عوض کے بدلے اپنا مال بیچا ہے، اس عوض میں عیب ہے، تو اگر وہ عیب اس عوض میں معاملے سے پہلے موجود تھا ور اسے علم نہیں تھا، تو وہ سودا فسخ کر کے یہ عوض اس کے مالک کو واپس لوٹا سکتا ہے، مگر یہ کہ عوض میں خریدار کے عمل دخل کے بغیر کوئی تبدیلی حاصل ہو چکی ہو کہ اس صورت میں صرف عیب دار اور بے عیب کی قیمت میں فرق (اوپر والے مسئلے میں بیان شدہ طریقے کے مطابق) (خریدار سے) لے سکتا ہے اور اگر عوض میں کوئی تبدیلی حاصل نہیں ہوئی ہو تو معلوم نہیں قیمت کا فرق واپس لے سکے بلکہ صرف سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ معاملے کے بعد اور تحویل میں لینے سے پہلے عیب کا حاصل ہونا ▪

مسئلہ 2139۔ اگر معاملہ کرنے کے بعد اور تحویل میں دینے سے پہلے مال میں کوئی عیب پیدا ہو جائے جس میں خریدار کا کوئی عمل دخل نہ ہو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے لیکن قیمت کا فرق واپس نہیں لے سکتا۔ اسی طرح جو چیز مال کے عوض دی جائے، اگر اس

میں سودا کرنے کے بعد اور تحویل میں دینے سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوجائے، جس میں بیچنے والے کا کوئی عمل دخل نہ ہو تو بیچنےوالا سودا فسخ کر سکتا ہے لیکن قیمت کا فرق واپس نہیں لے سکتا۔

▪ خیارات کا فوری نہ ہونا ▪

مسئلہ 2140۔ جن باتوں میں سودا فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے یہ حق فوری نہیں ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کو مال کے عیب کا علم معاملے کے بعد ہو تو ضروری نہیں ہے کہ فوراًسودا فسخ کردے بلکہ بعد میں بھی سودا فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے اور دوسرے خیاروں کا حکم بھی یہی ہے۔

▪ جنس کا عیب جاننے کے بعد سودا فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2141۔ جب کسی شخص کو کوئی جنس خریدنے کے بعد اس کےعیب کا علم ہوجائے، اگرچہ بیچنے والا موجوداور حاضر نہ ہو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ جن موارد میں عیب کے باوجود سودا فسخ نہیں کیا جاسکتا ▪

مسئلہ 2142۔ چار صورتوں میں اگر خریدار کو معلوم بھی ہوجائے کہ مال میں کوئی عیب ہے تو وہ نہ سودا فسخ کرسکتا ہے اور نہ قیمت کا فرق واپس لے سکتا ہے۔

1۔ خریدتے وقت مال کے عیب کو جانتا ہو۔

2۔مال کے عیب دار ہونے پر راضی ہو۔

3۔معاملے کے وقت کہے اگر مال عیب دار ہو تو واپس نہیں دوں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا۔

4۔ بیچنے والا معاملہ کرتے وقت کہے "میں یہ مال اس کے ہر عیب سمیت بیچتا ہوں "لیکن اگر وہ کوئی عیب معین کرکے کہے کہ میں مال اس عیب کے ساتھ بیچتا ہوں اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ مال میں کوئی دوسرا عیب بھی ہے تو جو عیب بیچنے والے نے معین نہ کیا ہو،اس کی بناپر خریدار وہ مال واپس کر سکتا ہے اور تبدیلی کی صورت میں قیمت کا فرق لے سکتا ہے۔

▪ عیب دار چیز کے تحویل میں دینے کے بعد نئے عیب کا حاصل ہونا ▪

مسئلہ 2143۔ اگر خریدار کو معلوم ہو کہ مال میں کوئی عیب ہے اور اسے تحویل میں لینے کے بعد اس میں کوئی اور عیب (بیچنے والے کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی جانب سے

نکل آئے تو وہ سودا فسخ نہیں کر سکتا لیکن بے عیب اور عیب دار مال کی قیمت کا فرق لے سکتا ہے لیکن اگر وہ عیب دار جانور خریدے اور خیار کی مدّت (جو تین دن ہے) گزرنے سے پہلے اس جانور میں کوئی اور عیب نکل آئے تو اگر چہ خریدار نے اسے اپنی تحویل میں لیا ہو پھر بھی وہ اسے واپس کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر صرف خریدار کوکچھ مدّت تک سودا فسخ کرنے کاحق حاصل ہو اور اس مدّت کے دوران مال میں کوئی دوسراعیب نکل آئے تو اگر چہ خریدار نے وہ مال اپنی تحویل میں لیا ہو، وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ ایسی جنس کا بیچنا جسے خود نہ دیکھا ہو ▪

مسئلہ 2144۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسا مال ہو جسے اس نے خود نہ دیکھا ہو لیکن کسی دوسرے شخص نے اس مال کی خصوصیات اسے بتائی ہو تو اگر وہ وہی خصوصیات خریدار کو بتائے اور وہ مال اس کے ہاتھ بیچ دے اور بعد میں اسے (یعنی مالک کو) معلوم ہوجائے کہ وہ مال اس سے بہتر خصوصیات کا حامل ہے، تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

متفرق مسائل

▪ قیمتِ خرید بتاکر معاملہ کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 2145۔ اگر بیچنے والا خریدار کو کسی چیز کی قیمت خرید بتائے، تو ضروری ہے کہ وہ تمام خصوصیات بھی اسے بتائے، جن کی وجہ سے مال کی قیمت گھٹتی بڑھتی ہے، اگر چہ اسی قیمت پر (جس پر خریداہے) یا اس سے بھی کم قیمت پر بیچے مثلا یہ بتانا ضروری ہے کہ مال نقد خریدا ہے یا ادھار پر۔

▪ سودا کرانے کی اجرت ▪

مسئلہ 2146۔ اگر انسان کوئی چیز کسی کو دے اور اس سے کہے کہ یہ چیز فلاں قیمت پر بیچو اور اگر اس سے زیادہ قیمت پر بیچو گے وہ تمہاری محنت کی اجرت ہو گی، تو ایسا معاہدہ باطل ہے اور وہ شخص جو بھی اضافی رقم وصول کرے، وہ مالک کی ملکیت ہو گی اور بیچنے والا صرف اپنی محنت کی اجرت مالک سے لے سکتا ہے۔ اور اگر محنت کی اجرت بیچنے کی رقم سے زیادہ ہو تو صرف وہ رقم لے سکتا ہے جو بیچنے کی رقم سے اضافی ہو لیکن اگر معاہدہ بطور جعالہ ہو

اور مالک کہے کہ اگر تم نے یہ جنس اس قیمت سے زیادہ پر بیچی تو فاضل آمدنی تیرا مال ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ اجارے کے معاہدے (پہلی صورت) میں عامل (کارکن) ذمہ داری لیتا ہے اور پابند ہوتا ہے کہ جنس کے مالک کے لیے کام انجام دے گا اور اس معاہدے میں ضروری ہے کہ اجرت کی مقدار معین ہو لیکن جعالہ کے معاہدے (دوسری صورت) میں عامل کسی کام کے انجام دینے کا پابند نہیں اور ذمہ داری نہیں لی بلکہ جنس کے مالک نے ذمہ داری لی ہے اور پابند ہے کہ اگر عامل (کارکن) کوئی کام انجام دے گا تو اسے کچھ دے گا اور جعالہ میں اس چیز کی مقدار کا معین ہونا شرط نہیں ہے۔

▪ نر جانور کے گوشت کے بجائے مادّہ جانور کا گوشت دینا ▪

مسئلہ 2147۔ اگر قصائی نر جانور کا گوشت بیچے لیکن اس کی جگہ مادہ جانور کا گوشت دے تو اس نے گناہ کیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ گوشت معین کرتے ہوئے کہے کہ میں اس نر جانور کا گوشت بیچ رہا ہوں، تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے لیکن اگر قصائی گوشت معین نہ کرے اور خریدار کو جو گوشت ملا ہو (یعنی مادّہ جانور کا گوشت) وہ اس پر راضی نہ ہو تو ضروری ہے کہ قصائی اسے نر جانور کا گوشت دے۔

▪ بیچنے والے کا طے شدہ خصوصیت کی خلاف ورزی کرنا ▪

مسئلہ 2148۔ اگر خریدار کپڑا بیچنے والے سے کہے مجھے ایسا کپڑا چاہیے جس کا رنگ کچّا نہ ہو اور بیچنے والا ایسا کپڑا اس کے ہاتھ فروخت کرے جس کا رنگ کچّا ہو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے۔

▪ معاملے میں قسم کھانا ▪

مسئلہ 2149۔ معاملے میں قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔

شراکت کے احکام

■ شراکت کی تعریف اور معاہدے کی شرائط ■

مسئلہ 2150۔ عقد شراکت ایسا معاہدہ اور قرار داد ہے جو دو یا چند لوگوں کے مابین مشترکہ مال سے سودا کرنے پر طے پاتا ہے ضروری ہے کہ شراکت کے معاہدے کے مضمون کو انشاء (ایجاداور تخلیق کے قصد سے) کیا جائے اس بناء پر اگر دو شخص اپنے مال کو اس طرح سے مخلوط (یکجا) کر لیں کہ کسی ایک کا مال بھی معین نہ ہو اور الفاظ -خواہ وہ عربی ہو خواہ غیر عربی-کے ذریعے یا کسی کام کے انجام دینے کے ذریعے شراکت کے معاہدے کے مضمون کو انشاء کرے تو شراکت حاصل ہو جاتی ہے۔

■ کام کی اجرت میں شریک ہونا ■

مسئلہ 2151۔ اگرچند اشخاص اس اجرت میں جو وہ اپنی محنت اور کام سے حاصل کرتے ہوں ایک دوسرے کے ساتھ شراکت کریں مثلا چند دلّاک (مالشیا، بدن کی مالش کرنے والا یا صفائی کے لیے بدن کو ملنے والا) آپس میں طے کریں کہ جو اجرت حاصل ہوگی اسے آپس میں تقسیم کرلیں گے تو ان کی شراکت صحیح نہیں ہے اس شراکت کو "شرکت ابدان"کہا جاتا ہے۔

■ ایسی جنس میں شریک ہونا جس کو ہرایک نے اپنے لیے خریدا ہو ■

مسئلہ 2152۔ اگر دو اشخاص آپس میں اس طرح شراکت کریں کہ ہر ایک اپنے لیے جنس خریدے گا اور اس کی قیمت کا وہ خود ہی قرض دار ہوگا لیکن ہر ایک نے جو جنس خریدی ہواس کے نفع میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں گے تو یہ شراکت صحیح نہیں ہے لیکن اگر ہرایک دوسرے کو اپنا وکیل بنائے کہ جنس کوا پنے لیے اور شریک کے لیے خریدلے اور بعد میں اس طرح سے ہر ایک جنس کو دونوں کے لیے خریدلے ان کی شراکت صحیح ہے۔

■ شریک کے شرائط ■

مسئلہ 2153۔ جو اشخاص شراکت کے ذریعے ایک دوسرے کے شریک بن جائیں ان کے لیے ضروری ہے کہ عاقل اور ممیّز ہوں اور اپنے قصد و ارادے سے شراکت کریں، غیر ممیّز

اور دیوانہ کی شراکت اور وہ شراکت جو قصد و ارادے سے نہ ہو باطل ہے۔ اس نابالغ بچّے کی شراکت جو ممیّز ہو سرپرست کی اجازت سے اشکال نہیں رکھتی۔ اسی طرح ممیّز شراکت کے معاہدے کا صیغہ دوسرے کے لیے پڑھ سکتا ہے۔
شراکت کے معاہدے میں ضروری ہے کہ فریقین اختیار کے ساتھ شراکت کریں اور اس شخص کی شراکت، جس کو زور وزبردستی سے شراکت پر مجبور کیا گیا ہے صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ بعد میں اختیار کے ساتھ شراکت کے معاہدے پر راضی ہو جائے۔ شراکت کے معاہدے میں ضروری ہے کہ فریقین اپنے مال میں تصرف کر سکتے ہوں اور سفیہ شخص کی شراکت اس کے سرپرست کی اجازت کے بغیر باطل ہے، سفیہ وہ شخص ہے جو اپنے مال کو بیہودہ اور فضول کاموں پر خرچ کرتا ہے اور اپنے معاملے میں بغیر نقصان اور خسارہ کے سودے پر توانائی اور قدرت نہیں رکھتا، ایسا شخص شرعی طور پر حق نہیں رکھتا کہ اپنے مال میں سرپرست کی اجازت کے بغیر تصرف کرے اور ضروری ہے کہ اس کے معاملے، جیسے شراکت وغیرہ سرپرست کے اذن کے ساتھ ہوں، اسی طرح ضروری ہے کہ شراکت کے معاہدے کے فریقین مفلس نہ ہوں، مفلس وہ شخص ہے جو دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کے حکم کے مطابق اپنے مال میں تصرف کرنے سے منع کیا جا چکا ہو اگر مفلس کی شراکت کا معاہدہ اس کے قرض خواہ کے اذن سے ہو تو صحیح ہے اسی طرح اگر قرض خواہ سودا کرنے کے بعد اس سودے کی اجازت دے دے۔

▪ شراکت میں کسی ایک شریک کے لیے زیادہ منافع کی شرط کرنا ▪

مسئلہ 2154۔ اگر شراکت کے معاہدے میں یہ شرط لگائی جائے کہ جو شخص کام کرے گا یا جو دوسرے شریک سے زیادہ کام کرے گا اس کو آمدن میں زیادہ حصّہ ملے گا یا شرط کرے کہ جو شخص کام نہیں کرے گا یا دوسرے شریک سے کم کام کرے گا اس کو آمدن میں زیادہ حصّہ ملے گا تو ضروری ہے کہ طے شدہ شرط پر عمل کیا جائے۔

▪ منافع یا خسارہ کا صرف ایک کے لیے شرط کرنا ▪

مسئلہ 2155۔ اگر شراکت کے معاہدے میں طے کرے کہ سب آمدن ایک شخص کی ہو گی یا سارا نقصان اور خسارہ یا اس کا زیادہ تر حصّہ کسی ایک کو برداشت کرنا ہو گا تو اشکال نہیں رکھتا اور شراکت صحیح ہے۔

▪ شراکت میں منافع اور خسارہ کو تقسیم کرنا ▪

مسئلہ 2156۔ اگر شرکاء یہ طے نہ کریں کہ کسی ایک شریک کو زیادہ آمدنی ملی گی تو اگر ان

میں سے ہر ایک کا سرمایہ برابر ہو تو نفع و نقصان بھی ان کے مابین برابر تقسیم ہوگا اور اگر ان کا سرمایہ برابر نہ ہو تو ضروری ہے کہ نفع و نقصان سرمائے کی نسبت (فیصد) سے تقسیم کریں مثلاً اگر دو افراد شراکت کریں اورایک کا سرمایہ دوسرے کے سرمائے سے دوگنا ہو تو نفع و نقصان میں بھی اس کا حصّہ دوسرے سے دگنا ہوگا خواہ دونوں ایک جتنا کام کریں یا ایک تھوڑا کام کرے یا بالکل کام نہ کرے۔ لیکن جس نے کام کیا ہو ۔اگر کام کے بدلے کوئی اجرت طے نہیں ہو ئی ہو ۔حق رکھتا ہے کہ اپنے کام کے بدلے معمول کے مطابق اجرت کا مطالبہ کرے۔

▪ شراکت میں سودا کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2157۔ اگر شراکت کے معاہدے میں یہ طے کیا جائے کہ دونوں شریک مل کر خرید و فروخت کریں گے یا ہر ایک انفرادی طور پر لین دین کا مجاز ہوگا یا ان میں سے صرف ایک شخص لین دین کرے گا تو ضروری ہے کہ اس معاہدے پر عمل کریں۔

▪ شراکت کے سرمائے سے خرید وفروخت کا حق رکھنا ▪

مسئلہ 2158۔ اگر معین نہ کریں کہ ان میں سے کون سرمائے سے خرید و فروخت کرے گا تو ان میں سے کوئی شخص بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس سرمائے سے معاملہ نہیں کر سکتا۔

▪ شراکت کے معاہدے کے مطابق سودا کرنے میں عامل (کارکن) کے وظائف ▪

مسئلہ 2159۔ جس شریک کے پاس شراکت کے سرمائے کا اختیار ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ شراکت کے معاہدے پر عمل کرے مثلاً اگر اس سے طے کیا گیا ہو کہ ادھار خریدے گا یا نقد بیچے گا یا کسی خاص جگہ سے خریدے گا تو جو معاہدہ طے پایا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے اور اگر اس کے ساتھ کچھ طے نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق ایسا لین دین کرے جس سے شراکت کو نقصان نہ ہو اور شراکت کے مال کو سفر میں اپنے ساتھ نہیں لے جائے گا مگر یہ کہ یہ کام معمول کے مطابق ہو۔

▪ شراکت کے معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں عامل کا ذمہ دار ہونا ▪

مسئلہ 2160۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے معاملہ کرتا ہو اگر جو کچھ اس کے ساتھ طے کیا گیا ہے اس کے برخلاف خرید و فروخت کرے یا اگر کچھ طے نہ کیا گیا ہو اور معمول کے خلاف سودا یا معاملہ کرے تو ان دونوں صورتوں میں سودا شریک کے حصّہ کی نسبت فضولی

ہے لہذا اگر شریک اس سودے کی اجازت نہ دے تو وہ اپنے مال کو لے سکتا ہے اور چنانچہ اس کا مال تلف ہو چکا ہو تو اس کے عوض کو لے سکتا ہے۔

▪ شراکت کے سرمائے کا تلف ہونا ▪

مسئلہ 2161۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتا ہو اگر وہ فضول خرچی نہ کرے اور سرمائے کی نگہداشت و حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور اتفاقی طور پر سب سرمایہ یا اس کا کچھ حصّہ تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ سرمائے کے تلف ہونے میں عامل کا ادّعا ▪

مسئلہ 2162۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتاہو اگر وہ کہے کہ سرمایہ تلف ہو چکاہے اور حاکم شرع کے پاس قسم کھائے تو ضروری ہے کہ اس کی بات مان لی جائے۔

▪ شریکوں کی اموال میں اجازت سے پھرنے کی صورت میں شراکت کے اموال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2163۔ اگر سب شریک اس اجازت سے جو انہوں نے ایک دوسرے کو مال میں تصرف کے لیے دے رکھی ہو، پھر جائیں تو ان میں سے کوئی بھی شراکت کے مال میں تصرف نہیں کر سکتا اور اگر ان میں سے ایک اپنی دی ہوئی اجازت سے پھر جائے تو دوسرے شرکاء کو تصرف کا کوئی حق نہیں لیکن جو شخص اپنی دی ہوئی اجازت سے پھر گیا ہو وہ شراکت کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

▪ شراکت کی مدّت کے خاتمے سے پہلے اموال کی تقسیم کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2164۔ جب شرکاء میں سے کوئی ایک درخواست و تقاضا کرے کہ شراکت کا سرمایہ تقسیم کردیا جائے تو اگر چہ شراکت کا معیّنہ وقت باقی ہو دوسروں کو اس کا کہنا مان لینا ضروری ہے مگر یہ کہ شریک کو اس تقسیم کی وجہ سے ایسا نقصان اٹھانا پڑے جو نقصان عام طورپر شراکت کی تقسیم میں اٹھانا نہیں پڑتا۔

▪ کسی ایک شریک کے مر جانے، بے ہوش، دیوانہ ہونے یا سفیہ ہونے کی صورت میں اموال میں تصرف ▪

مسئلہ 2165۔ اگر شرکاء میں سے کوئی مر جائے یا دیوانہ یا بے ہوش ہو جائے تو دوسرے

شرکاء شراکت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتے اسی طرح ہے اگر ان میں سے کوئی ایک سفیہ یا مفلس ہو جائے۔ سفیہ اور مفلس کا معنی مسئلہ 2153 میں گذر چکا ہے۔

▪ کسی ایک شریک کا ادھار یا نسیہ کا معاملہ کرنا ▪

مسئلہ 2166۔ اگر شریک اپنے لیے کوئی چیز ادھار خریدے تو اس نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے لیکن اگر شراکت کے لیے خریدے اور ادھار خریدنا معمول اور عام ہو یا معمول اور عام نہ ہونے کی صورت میں دوسرا شریک اس کی اجازت دے مثلا کہے اس معاملہ (ادھار سودا) پر راضی ہوں تو نفع و نقصان دونوں شریکوں کا ہوگا۔

▪ شراکت کے سرمائے سے سودا کرنے کے بعد شراکت کے باطل ہونے کا جاننا ▪

مسئلہ 2167۔ اگر شراکت کے سرمائے سے کوئی معاملہ کیا جائے اور بعد میں معلوم ہو کہ شراکت باطل تھی تو اگر اس طرح ہو کہ شراکت کی صحیح نہ ہونے کی صورت میں بھی شریک کو معاملہ کا اذن دیا ہو تو معاملہ صحیح ہے اور اس معاملے سے جتنی آمدنی حاصل ہوگی وہ ان سب کی ملکیت ہوگی۔ اور اگر اس طرح نہ ہو لیکن وہ لوگ جنھوں نے دوسروں کو معاملے کا اذن نہ دیا ہوں، بعد میں کہہ دیں کہ اس معاملے پر راضی ہیں تو سودا صحیح ہے ورنہ باطل ہے اور دونوں صورتوں میں ان میں سے جس نے بھی شراکت کے لیے کام کیا ہو اگر اس نے کام بلامعاوضہ کے ارادے سے نہ کیا ہو تو وہ اپنی محنت کامعاوضہ معمول کے مقدار کے مطابق دوسرے شرکاء سے لے سکتا ہے۔

صلح کے احکام

▪ صلح کا معنی اور صلح کے معاہدے کی شرائط ▪

مسئلہ 2168۔ صلح سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرے کہ اپنا مال یا مال کے منافع دوسرے شخص کو (ملکیت میں) دے یا اپنا قرض اور ادھار یا حق چھوڑ دے تاکہ دوسرا بھی اس کے عوض اپنا مال یا مال کے منافع اسے دے دے یا قرض اور ادھار یا حق سے دستبردار ہو جائے۔ بلکہ اگر کوئی شخص عوض لیے بغیر کسی سے اتفاق کرے اور اپنا مال یا اپنے مال کے منافع اسے دےدے یا اپنا قرض اور ادھار یا حق چھوڑ دے تب بھی صلح صحیح ہے۔

▪ صلح یا مصالحت کے فریقین کی شرائط ▪

مسئلہ 2169۔ جو شخص اپنا مال بطور صلح دوسرے کو دے اس کے لیے ضروری ہے کہ ممیّز اور عاقل ہو، صلح کا قصد اور ارادہ رکھتا ہو، کسی نے اسے مجبور نہ کیا ہو اور سفیہ اور مفلس بھی نہ ہو (سفیہ اور مفلّس کا معنی مسئلہ 2153 میں گذرچکا ہے)۔ جو شخص ممیّز اور عاقل ہو اور جس شخص کو کسی نے مجبور کیا ہو اور سفیہ اور مفلّس دوسروں کے لیے صلح کا عقد (کے الفاظ) پڑھ سکتے ہیں ممیّز یاسفیّہ کی صلح کا معاہدہ ان کے سرپرست کے اذن یا اجازت کے ساتھ صحیح ہے اسی طرح مفلّس کی صلح کا معاہدہ قرض خواہ کے اذن یا اجازت کے ساتھ صحیح ہے۔

▪ صلح کا صیغہ ▪

مسئلہ 2170۔ صلح کا صیغہ عربی میں پڑھنا ضروری نہیں ہےبلکہ جس لفظ یا کام سے سمجھائے کہ فریقین نے آپس میں صلح پر اتفاق کیا ہے تو صلح صحیح ہے۔

▪ بھیڑوں کی صلح کرنا یا کرائے پر دینا ان کے منافع کے بدلے ▪

مسئلہ 2171۔ اگر کوئی شخص اپنی بھیڑیں چرواہے کو دے دے تاکہ وہ مثلا ایک سال تک ان کی حفاظت کرے اور ان کے دودھ سے خود استفادہ کرے اور گھی کی کچھ مقدار مالک

کو دے تو اگر بھیڑوں کے دودھ پر چرواہے کی محنت اوراس گھی کے مقابلے میں مصالحت کرلے، صحیح ہے۔ بلکہ اگر بھیڑیں چرواہے کو ایک سال کے لیے اجارے پر دے کہ وہ ان کے دودھ سے استفادہ کرے اور وہ اس کے عوض اسے کچھ گھی دے چونکہ دودھ اور گھی کی مقدار معلوم نہیں ہے یہ اجارہ باطل ہے۔

▪ اپنے قرض یا حق کا کسی دوسرے سے صلح کرنا ▪

مسئلہ 2172۔ اگر کوئی قرض خواہ اپنے قرض کے بدلے جو اسے نے مقروض سے وصول کرنا ہے یا اپنے حق کے بدلے کسی شخص سے صلح کرنا چاہے تو یہ صلح اس صورت میں صحیح ہے جب دوسرا اسے قبول کرلے لیکن اگر کوئی شخص اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہونا چاہے تو دوسرے کا قبول کرنا ضروری نہیں۔

▪ قرض خواہ سے قرض کی مقدار سے کمتر پر صلح کرنا ▪

مسئلہ 2173۔ اگر مقروض اپنے قرض کی مقدار جانتا ہو جب کہ قرض خواہ اس کی مقدار نہ جانتا ہو اور قرض لینے والے نے جو کچھ لینا ہے اس سے کم مقدار پر صلح کرلے مثلا اس نے پانچ ہزار روپے لینے ہیں اور ایک ہزار روپے پر صلح کرلے تو قرضدار کے لیے زیادہ رقم (چارہزار) حلال نہیں ہے۔ سوائے اس صورت میں کہ وہ اپنےقرض کی مقدار قرض خواہ کو بتائے اور اسے راضی کر لے یا صورت ایسی ہو کہ اگر قرض خواہ کو اپنے قرض کی مقدار کا علم ہوتا تو تب بھی اسی مقدار (ایک ہزار) پر صلح کر لیتا۔

▪ ایک ہی جنس سے دو چیزوں کی صلح کرنا ▪

مسئلہ 2174۔ اگر دو ایسی چیزیں ہوں کہ جو ایک ہی جنس سے ہیں اور عام طور پر انہیں تول کر معاملہ کیا جاتا ہے اور ان کا وزن معلوم ہو، ایک دوسرے سے مصالحت کرنا چاہیں تو احتیاط یہ ہے کہ کسی ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو اگرچہ یہ احتمال دے کہ کسی ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ نہیں ہے تو صلح صحیح ہے اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ ان میں سے ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ تھا تو اس سے معاملے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی گی۔

اسی طرح سے اگر دو ایسی چیزیں ہوں کہ جو ایک ہی جنس سے ہیں اور عام طور پر انہیں ناپ کر معاملہ کیا جاتا ہے تو اگر ان کا حجم اور اندازہ معلوم ہو اور وہ ایک دوسرے سے مصالحت کرنا چاہیں تو بنا بر احتیاط ضروری

ہے کہ کسی ایک کا حجم اور اندازہ دوسرے سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر ان کا حجم اور اندازہ معلوم نہ ہو ان کی مصالحت صحیح ہے اگرچہ حقیقت میں کسی ایک کا حجم اور اندازہ دوسرے سے زیادہ ہو اور بعد میں پتہ بھی چلے۔

▪ مختلف قرضوں کی صلح کرنا ▪

مسئلہ 2175۔ اگر دو اشخاص ایک شخص کے قرض خواہ ہوں یا دو اشخاص دوسرے دو اشخاص کے قرض خواہ ہوں اور اپنے اپنے قرض اور ادھار پر ایک دوسرے سے صلح کرنا چاہیں تو اگر ان کا قرض (ایک دوسرے سے) ایک ہی جنس سے ہو اور اس کا ناپ یا تول ایک ہو مثلاً دونوں دس کلو گندم کے قرض خواہ ہوں ان کی مصالحت صحیح ہے اور اسی طرح اگر ان کے قرض کی جنس ایک نہ ہو مثلاً ایک شخص دس کلو چاول کا قرض خواہ ہے اور دوسرا شخص بارہ کلو گندم کا۔ لیکن اگر ان کا قرض ایک ہی جنس سے ہو اور وہ ایسی چیز ہو جس کا عام طور پر ناپ یا تول سے سودا کیا جاتا ہو اور معلوم ہو، ان کا ناپ یا تول برابر نہیں ہے تو بنابر احتیاط ان کی صلح اور ان کا مصالحت کرنا باطل ہے۔

▪ قرض دار کے ساتھ صلح کرنا ▪

مسئلہ 2176۔ اگر کسی شخص کا کوئی مقروض ہے اور اس نے اس قرض کو کچھ مدّت کے بعد واپس لینا ہے اگر اپنے اس قرض کی مقدار سے کم پر صلح کرلے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اپنے قرض کا کچھ حصّہ معاف کرے اور باقیماندہ نقد لے لے، تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر یہ کام خرید و فروخت کے معاملے کے ضمن میں انجام پائے تو یقیناً صحیح نہیں ہے اور اگر کسی اور معاملے کے ضمن میں انجام پائے تو بنابر احتیاط صحیح نہیں ہے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب قرض اس جنس سے ہو کہ جسے ناپ یا تول کر بیچا جاتا ہو لیکن اس جنس کے علاوہ دوسری چیزوں میں قرض خواہ کے لیے جائز ہے کہ اپنے قرض کو قرضدار اور دوسرے شخص پر قرض سے کم مقدار پر معاملہ اور سودا کرے مثلاً صلح کرے یا بیچے جیسا کہ مسئلہ 2397 میں ذکر ہوگا۔

▪ صلح کا لازمی ہونا ▪

مسئلہ 2177۔ صلح لازمی معاہدوں یا عقود میں سے ہے اور صرف صلح کے فریقین کی رضامندی سے یا خیار فسخ کے کسی سبب کی وجہ سے فسخ کیا جا سکتا ہے لہذا صلح کے فریقین ایک دوسرے کی رضامندی سے صلح کو فسخ اور کالعدم کرسکتے ہیں اسی طرح اگر معاملہ صلح

کے ضمن میں دونوں فریقوں کے لیے یا کسی ایک فریق کے لیے معاملے کے فسخ کرنے کا حق طے پایا ہو تو جو شخص یہ حق رکھتا ہو وہ صلح کو فسخ کر سکتا ہے۔

▪ صلح کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2178۔ جب تک خریدار اور بیچنے والا معاملے کی نشست سے جدا نہ ہوئے ہوں، اس کیے ہوئے معاملے کو فسخ کر سکتے ہیں اسی طرح اگر خریدار کوئی جانور خریدے تو وہ تین دن تک سودا فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے اسی طرح اگر خریدار نقد خریدی ہوئی جنس کی قیمت تین دن تک ادا نہ کرے اور جنس کو اپنی تحویل میں نہ لے تو بیچنے والا شخص معاملہ فسخ کر سکتا ہے لیکن جو شخص کسی مال پر صلح کرے وہ ان تینوں صورتوں میں صلح کے فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتا لیکن اگر صلح کا دوسرا فریق مصالحت کا مال دینے میں معمول سے زیادہ تاخیر کرے تو انسان صلح کو فسخ کر سکتا ہے اور دوسری نو صورتیں جو خرید و فروخت کے احکام (مسئلہ 2132) میں ذکر ہوئی ہیں ان میں صلح کو فسخ کیا جا سکتا ہے۔

▪ خیار عیب کا صلح میں ہونا ▪

مسئلہ 2179۔ اگر کوئی چیز بطور صلح لی ہے اور عیب دار ہو تو وہ صلح فسخ کر سکتا ہے یا بے عیب اور عیب دار کی قیمت میں جو فرق ہے وہ لے سکتا ہے اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ 2137 میں آئی ہے۔

▪ مرنے کے بعد صلح کے مال کو وقف کرنے کی شرائط ▪

مسئلہ 2180۔ جب بھی اپنے مال کی کسی دوسرے سے صلح کرے اور شرط بھی کرے کہ اگر مرنے کے بعد میرا کوئی وارث نہ ہو تو جس چیز پر میں نے تم سے مصالحت کی ہے اس کو وقف کریں گے اور وہ بھی اس شرط کو قبول کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس شرط پر عمل کرے۔

اجارہ(کرائے)کے احکام

▪ کرائے کی قسمیں ▪

مسئلہ 2181۔ کرائے کی دو قسمیں ہیں۔

اوّل: وہ معاہدہ کہ جو انسان اپنے مال کی منفعت کو عوض کے بدلے میں کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں دے اور جو شخص اپنے مال کی منفعت کو کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں دے اسے موجر (کرائے پر دینے والا)اور جو شخص اس مال کی منفعت کو اپنی ملکیت میں لیتا ہے اسے مستاجر (کرائے پر لینے والا) کہا جاتا ہے۔

دوّم: وہ معاہدہ جس کے نتیجہ میں کسی انسان کا کام یا منفعت عوض کے بدلے میں کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں آتا ہے اور وہ جس شخص کا کام یا منفعت کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں آتا ہے اسے اجیر اور جو شخص کسی انسان کے کام یا منفعت کا مالک بن جاتا ہے اس کو مستاجر کہا جاتا ہے، مسئلہ 1146 و 2226 میں اجارہ اور جعالہ کے فرق کی وضاحت بیان ہوئی ہے۔

مؤجر، مستاجر اور اجیر کے شرائط

موجر، اجیر اور مستاجر میں ان سات شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔

(1-2) عاقل اور ممیّز ہوں لہٰذا دیوانے اور غیر ممیّز شخص کا اجارہ سرے سے باطل ہے۔

(3) سنجیدگی سے کرائے کا قصد رکھتے ہوں مثلاً اگر مذاق میں کہیں اس گھر کو کرائے پر دیا تو مکمل طور پر تو باطل ہے۔

(4) اپنے اختیار سے اس کام کے لیے اقدام کریں اور اگر کسی کو کرائے کے لیے دینے پر مجبور کیا جائے اور وہ اس کام میں اختیار نہ رکھتا ہو تو اجارہ باطل ہے مگر یہ کہ کرائے پر دینے کے بعد اس پر راضی ہو جائے (یعنی راضی ہو اور اپنی رضایت کا اظہار کرے)۔

(5 اور 6) بالغ اور رشید ہوں لہٰذا ممیّز نابالغ اور ممیّز غیر رشید (یعنی سفیہ اور وہ شخص جس کی قدرت و توانائی اموال کی قدر و قیمت کی پہچان پر عام لوگوں سے کم ہو) کا اجارہ اپنے مال میں نیز ان لوگوں کا اجیر ہونا اس صورت میں کہ یہ لوگ معاملہ میں مستقل ہوں نافذ اور صحیح نہیں ہے لیکن اگر ان کا شرعی

سرپرست یا خود یہ لوگ بالغ اور رشید ہونے کے بعد اس پر رضامند ہو جائیں تو صحیح ہوگا اور اگر کرائے کا معاہدہ ان کے سرپرست کے ساتھ ہو اور نابالغ اور سفیہ صرف صیغہ کے اجراء کے عہدہ دار ہوں تو اجارہ صحیح ہے اور اسی طرح نابالغ ممیز اور غیر رشید ممیز کسی دوسرے شخص کے مال پر اس کے مالک یا سرپرست کی اجازت سے اجارے کا معاہدہ کر سکتے ہیں۔

(7) موجر اور مستاجر میں ضروری ہے کہ شرعاً وہ منافع اور کام جس پر اجارہ طے پایا ہے اسے دوسرے شخص کی ملکیت میں لا سکے مثلاً اس مال کی منفعت موجر کی ملکیت ہو یا کرائے پر دینے والا منفعت کے مالک کا سرپرست یا وکیل ہو لہذا اگر ایسا شخص جو کسی مال کا اختیار نہیں رکھتا اس کو کرائے پر دے یہ اجارہ اس صورت میں صحیح ہے کہ جس شخص کا راضی ہونا ضروری ہے وہ کرائے کے لیے دینے پر راضی ہو جائے اسی طرح مفلس (جس کا معنی مسئلہ 2262 میں ذکر ہوگا) اس مال کو کرائے پر نہیں دے سکتا کہ جو منافع کے استفادہ کا حق نہ رکھتا ہو مگر یہ کہ قرض خواہ کرائے سے پہلے یا اس کے بعد اس پر راضی ہو جائے لیکن مفلس کا اجیر ہونا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

■ کرائے میں وکیل بنانا ■

مسئلہ 2182۔ انسان دوسرے شخص کی جانب سے وکیل بن کر اس کا مال کرائے پر دے سکتا ہے یا کوئی مال اس کے لیے کرائے پر لے سکتا ہے یا اسے دوسرے شخص کا اجیر بنا سکتا ہے یا اس کے لیے کسی کو اجیر لے بنا سکتا ہے۔

■ سرپرست اور نگراں کا نابالغ بچے کے مال کو کرائے پر دینا ■

مسئلہ 2183۔ اگر بچے کا سرپرست اس کے مال کو کرائے پر دے یا اس کے لیے کوئی چیز کرائے پر لے یا بچے کو کسی کا اجیر بنائے یا اس کے لیے کسی کو اجیر بنائے تو اشکال نہیں رکھتا، لیکن اگر بچے کا سرپرست باپ یا دادا ہو تو وہ اس صورت میں بچے کے لیے کرائے کا معاہدہ طے کر سکتا ہے جب یہ کرایہ اس بچے کے لیے خرابی اور نقصان نہ رکھتا ہو اور دوسرے سرپرستوں کا۔جیسا حاکم شرع اور وصی اور نگراں ۔کرایہ پر دینا اس صورت میں صحیح ہے کہ یہ کرایہ بچے کی بھلائی کے لیے ہو اور اگر اس کے لیے خرابی اور نقصان نہ رکھتا ہو یا اس کی بھلائی کا خیال رکھا جائے تو بچہ بالغ ہونے کے بعد کرائے کو فسخ نہیں کر سکتا۔

■ ایسے نابالغ بچے کو اجیر بنانا یا اس کے لیے اجیر بنانا کہ جس کا کوئی مخصوص سرپرست نہ ہو ■

مسئلہ 2184۔ وہ نابالغ بچّہ جس کا کوئی مخصوص سرپرست نہ ہو اسے جامع الشرائط مجتہد یا اس

کے نمائندہ کی اجازت کے بغیر اجیر نہیں بنایا جاسکتایا اس کے لیے کسی شخص کو اجیر نہیں بنا سکتے یااس کے مال کو کرائے پر نہیں دے سکتے یا اس کے لیے کوئی مال کرائے پر نہیں لے سکتے اور جس شخص کی جامع الشرائط مجتہد یا اس کے نمائندہ تک رسائی نہ ہو کسی اثنی عشری عادل شیعہ سے اجازت لے کر کرائے کے لیے دینے پر اقدام کرسکتا ہے اور اگر یہ کام بچے کے عرفی سرپرست -مثلا اس کی ماں -کے ذریعے انجام پائے تو اس کی بھلائی کا خیال رکھتے ہوئے جائز ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ بنابر احتیاط صرف ناچاری کی صورت میں یہ کام کرسکتے ہیں۔

▪ کرائے کاقرار داداور معاہدہ ▪

مسئلہ 2185۔ کرایا یا اجارہ منعقد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کرائے پر دینے والا اور مستاجر (کرائےپر لینے والا) کرائے کا معاہدہ طے کر لے اور ضروری نہیں ہے کہ عربی میں صیغہ پڑھیں بلکہ اگر مالک کسی سے کہے کہ "میں نے یہ جائیداد ایک لاکھ کے بدلے ایک مہینے کے لیے تمہیں کرائے پر دی" اور وہ کہے "مجھے منظور ہے" تواجارہ صحیح ہے بلکہ اگروہ منہ سے کچھ بھی نہ کہیں اور مالک اجارہ دینے کے قصد سے معیّن مدّت تک اور معیّن پیسوں کے بدلے اس جائیداد کو مستاجر کے اختیار میں قرار دے اور وہ بھی اجارے پر لینے کے قصد سے اسے اپنی تحویل میں لے تو اجارہ صحیح ہوگا۔

▪ کرائے کا معاہدہ کرناصیغہ پڑھے بغیر ▪

مسئلہ 2186۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی کام کے انجام دینے کے لیےاجیر بن جائے تو ضروری نہیں ہے کہ صیغہ پڑھے بلکہ کسی کام کےانجام دینے کے ذریعے کرائے کا معاہدہ کرسکتا ہے مثلا جیسے ہی معاملے کے فریق سے متفق ہونے سے اجارے کے قصد سے اس کام میں مشغول ہوگا تو اجارہ منعقد ہوجائے گا۔

▪ اشارہ کرنے یالکھنے سے کرائے کامعاہدہ کرنا ▪

مسئلہ 2187۔ اشارہ کرنا یا لکھنا اور ہر وہ چیز جو کرائے کو سمجھائے اس کے صیغہ پڑھنے کی مانند ہے اور ان کے ذریعے بھی کرائے کا معاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

▪ کرایہ دار کا کرائے پر دینے کا حق رکھنا ▪

مسئلہ 2188۔ جس نے کوئی مال کرائے پر لیا ہو اگر مالک نے اس سے شرط کی ہو کہ اس مال کو کسی دوسرے شخص کو کرائے پر نہیں دو گے تو وہ اسے کرائے پر نہیں دے سکتا (اس نکتے کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ شرط لگانے میں ضروری نہیں ہے کہ کرائے کے فریقین شرط کو معاہدے میں ذکر کریں بلکہ یہی کہ کرایہ اس کی بناء پر طے پاجائے اس طرح سے کہ مستاجر کا اس مال کو کرائے پر دینا معاہدے کی خلاف ورزی شمار ہو تو مستاجر اس کو کرائے پر دینے کا حق نہیں رکھتا) اور اگر کرائے پر دینے والے نے ایسی شرط نہ رکھی ہو تو مستاجر اسے کسی دوسرے شخص کو کرائے پر دے کر کرائے پر لی ہوئی چیز کو اس کی تحویل میں دے سکتا ہے۔ البتہ عام حالات میں اس مقدار سے زیادہ کرائے پر نہیں دے سکتا جتنی مقدار میں اس نے وہ چیز کرائے پر لی ہو اس تفصیل کے ساتھ جو آئندہ مسئلوں میں آئے گی۔

▪ کرایہ دار کا کرائے پر لی ہوئی چیز زیادہ رقم پر کرائے پر دینا ▪

مسئلہ 2189۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ جو چیز اس نے کرائے پر لی ہے اسے کسی دوسرے شخص کو اسی جنس کے عوض کرائے پر دے جس پر خود اس نے کرائے پر لی ہے لیکن عوض کی مقدار اس مقدار سے زیادہ ہو کہ جس مقدار پر اس نے خود کرائے پر لی ہے تو ضروری ہے کہ اس میں ایسی اصلاحات انجام دی ہوں جو کرائے پر لینے والوں کی دلچسپی کا باعث بنے بلکہ اگر جس جنس کے عوض وہ چیز کرائے پر لی ہے اس کے علاوہ کسی دوسری جنس کے عوض اس کو کرائے پر دے مثلاً رقم کے عوض کرائے پر لی ہو اور گندم یا کسی اور چیز کے عوض کرائے پر دے تو اگر اس چیز کی قدر وقیمت اس سے زیادہ ہو توضروری ہے کہ ایسے کرائے کے صحیح ہونے میں احتیاط کیا جائے اور اس مسئلے میں فرق نہیں کرتا کہ کرائے پر لی ہوئی چیز مکان، کمرہ، دوکان، کشتی، چکی یادوسری چیزیں ہوں جیسے زمین، اور نیز فرق نہیں کرتا کہ کرائے پر لی ہوئی پوری چیز ایک ہی معاہدے میں کرائے پر دے یا اس کے ہر حصّے کو الگ الگ معاہدوں میں ایک شخص کو یا چند مختلف اشخاص کو کرائے پر دے۔

▪ اجیر کو کسی دوسرے کو کرائے پر دینا ▪

مسئلہ 2190۔ اگر اجیر مستاجر سے یہ شرط طے کرے کہ وہ صرف اسی کا اجیر ہوگا (صرف اسی مستاجر کے لیے کام کرے گا) تو مستاجر اس اجیر کو کسی دوسرے شخص کو بطور اجارہ نہیں دے سکتا اور اگر اجیر ایسی کوئی شرط نہ لگائے تو اسے دوسرے شخص کو اجارہ پر دے سکتا ہے

لیکن اگر دوسرے اجارے کا عوض اسی جنس سے ہو جو پہلے اجارہ کا تھا، تو ضروری ہے کہ اس سے زیادہ نہ لے بلکہ اگر کسی دوسری جنس کے عوض اجارے پر دے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے کہ اس کی قدر و قیمت اس سے زیادہ نہ ہو۔ اسی طرح جس شخص نے کسی کام کے انجام دینے کو مثلاً کپڑے کی سلائی کسی دوسرے کے لیے ذمہ پر لی ہو اگر اجارہ کرنے والے (مستاجر) کی نظر میں اس اجیر کا کام عمدہ اور نمایاں نہ ہو تو وہ اجیر کسی دوسرے شخص کو اسی کام کے انجام دینے کے لیے اجیر کرسکتا ہے لیکن اسے اس عوض سے کم مقدار پر اجارہ پر نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر اجیر نے کام کے کچھ حصّے کو خود انجام دیا ہو توکام پورا کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص کو اس عوض سے کم مقدار پر اجارہ پر لے سکتا ہے اور اگر اجارہ کرنے والا (مستاجر) اس درزی کی سلائی کو عمدہ اور نمایاں ہونے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے پاس کپڑا لایا ہو، تو درزی کام کسی دوسرے کو سپرد نہیں کرسکتا۔

▪ کرایہ دار کے مکان کو کرائے کے باقی ماندہ عرصے میں کرائے پر دینا ▪

مسئلہ 2191۔ اگر کوئی چیز مثلاً مکان ایک سال کے لیے ایک لاکھ کے عوض کرائے پر لے اور اس چیز کے کچھ حصّے یا اس پوری چیز کو کرائے کے دوران کچھ مدت تک خود استعمال کرے تو باقی ماندہ شے اتنی ہی قیمت پر یا اس سے کم پر کرائے پر دے سکتا ہے لیکن اگر چاہے کہ اسے ایک لاکھ سے زیادہ پر کرائے پر دے تو ضروری ہے کہ اس میں کچھ اصلاحات انجام دے چکا ہو بلکہ اگر جس جنس کے بدلے کرائے پر لیا ہے اس کے علاوہ کسی دوسری جنس پر کرائے پر دینا چاہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے کہ اس کی قدر و قیمت اس سے زیاد ہ نہ ہو، اس مسئلے میں مکان، دوکان اور کمرہ یا ان جیسی دوسری چیزوں میں فرق نہیں ہے البتہ چراگاہ کو کرائے پر لینا اس قانون سے استثنا ہے اور جس نے چراگاہ کو کرائے پر لیا ہو اگر چاہے اس پوری چراگاہ کو یا اس کے کچھ حصّے کو کچھ مدت کے لیے کسی دوسرے شخص کو کرائے پر دےتو صرف اس مقدار سے کم پر کرائے پر دے سکتاہے جس مقدار پر خود اس نے چراگاہ کرائے پر لی ہو اور اسے اس کے برابر مقدار پر اجارہ دینا بھی اشکال رکھتا ہے۔

▪ کرائے پر دیئے جانے والے مال کی شرائط ▪

مسئلہ 2192۔ جومال کرائے پر دیا جائے اس میں چند شرائط ضروری ہیں:

1: وہ مال معین ہو لہٰذا اگر کوئی شخص کہے میں نے اپنے گھروں میں سے ایک گھر تمہیں کرائے پر دیا تو یہ درست نہیں ہے مگر یہ کہ جس چیز کو کرائے پر دیا جائے اس کی اقسام وافراد قدر و قیمت کے لحاظ سے

اوران خصوصیات کے اعتبار سے جو کرایہ داروں کی دلچسپی کا باعث ہوں، ایک جیسے اور برابر ہوں، جیسے وہ چیزیں جو ایک ہی کارخانے میں بنتی ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم مثل اور ایک جیسی ہوں کہ اگر ایسی چیزوں کے بارے میں کہے "ان چیزوں میں سے ایک کو تمھیں کرائے پر دیا" تو یہ اجارہ صحیح ہے اگرچہ کرایہ شدہ چیز معین نہ کی گئی ہو اور کلی ہو۔

2: اس مال کا تحویل میں لینا مستاجر کے لیے ممکن ہو لہذا اس گھوڑے کو کرائے پر دینا جو بھاگ گیا ہو اور مستاجر اسے اپنے تحویل میں نہیں لے سکتا ہو، باطل ہے۔

3: وہ مال استعمال کرنے کی وجہ سے ختم نہ ہو لہذا روٹی، پھل اور کھانے پینے کی دوسری اشیاء کو کھانے کے لیے کرائے پر دینا صحیح نہیں ہے۔

■ درخت کو پھل یا سائے سے استفادہ کرنے کے لیے کرائے پر دینا ■

مسئلہ 2193۔ درخت کا اس مقصد سے کرائے پر دینا کہ اس کے پھل یا سائے سے استفادہ کیا جائے گا اشکال نہیں رکھتا لیکن وہ درخت جس کے بارے میں عام طور پر علم نہ ہو کہ پھل دے گا یا نہیں اس کے ممکنہ پھل سے استفادہ کے لیے کرائے پر نہیں دیا جا سکتا۔

■ عورت کا دودھ پلانے کے لیے اجیر ہونا ■

مسئلہ 2194۔ عورت اس مقصد کے لیے اجیر بن سکتی ہے کہ اس کے دودھ سے استفادہ کیا جائے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر سے اجازت لے لیکن اگر وہ شوہر کی حق تلفی کے بغیر اجارے پر عمل نہیں کر سکتی تو ضروری ہے کہ شوہر سے اجیر بننے کے لیے اجازت لے۔

کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادہ یا کام لینے اور اجیر بننے کی شرائط:

■ استفادے کے لیے مال اور کام کو اجارہ پر دینے کی شرائط ■

مسئلہ 2195۔ جس استفادے کی خاطر مال کو اجارہ پر دیا جاتا ہے یا جس کام کے لیے کوئی شخص اجیر ہوتا ہے اس کی چھ شرائط ہیں:

1۔ یہ استفادہ یا کام معلوم کیا جائے لہذا اگر جس چیز کو کرائے پر دیا جائے چند فوائد رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ اس استفادے اور کام کو جو فریقین کا ملحوظ نظر ہے معلوم کیا جائے مثلاً وہ گاڑی جو مسافر لے جا سکتی ہو اور جس پر سامان بھی لادا جا سکتا ہو اسے کرائے پر دیا جائے تو ضروری ہے کہ اسے کرائے پر

دیتے وقت معین کیا جائے کہ اس سے مسافروں کو لے جانا یا سامان لے جانا یا اس کے سب استعمالات مستاجر کی ملکیت ہیں۔
2۔ یہ استفادہ یا کام ممکن ہو۔ لہذا زمین کو زراعت کے لیے کرائے پر دینا اس صورت میں صحیح نہیں ہے کہ بارش کا پانی زراعت کے لیے کافی نہ ہو اور دوسرے طریقے سے بھی اس کی سینچائی ممکن نہ ہو اسی طرح ان پڑھ شخص کو تدریس اور پڑھانے کے لیے کرائے پر لینا صحیح نہیں ہے۔
3۔ استفادہ یا کام حلال ہو۔ لہذا دوکان کو شراب بیچنے کے لیے یا شراب کی نگہداشت کے لیے کرائے پر دینا اور سواری کو شراب کی حمل و نقل کے لیے کرائے دینا باطل ہے۔
4۔ شریعت میں اس کام کا انجام دینا بلا معاوضہ واجب نہ ہو لہذا ایسے کاموں کے انجام دینے پر اجیر بننا صحیح نہیں ہے جو لوگوں کے ضروری حقوق میں سے ہیں اور ان کا خیال رکھنا لازم ہے جیسے مسلمان کو ڈوبنے سے بچانا، اصول دین کی تعلیم دینا اور فروع دین کی واجب مقدار کی تعلیم دینا اور مسلمانوں کی تدفین کی واجب مقدار کو انجام دینا جیسے تکفین اور جنازے میں نماز پڑھنا اور اسے دفن کرنا- کہ یہ ایسے حقوق ہیں کہ جو مسلمان میّت کے زندوں پر حق ہیں- لیکن ایسے کاموں پر اجیر ہونا اشکال نہیں رکھتا جو لوگوں کے ضروری حقوق میں سے نہیں ہیں اور ان کا خیال رکھنا لازمی نہیں ہے۔
5۔ اس کے لیے پیسے دینا لوگوں کی نظروں میں بیہودہ اور فضول نہ ہو اور کسی دوسرے شخص کو اپنی واجب نماز پڑھنے یا اپنے واجب روزے رکھنے کے لیے اجیر کرنا اشکال نہیں رکھتا کیونکہ مستاجر کے لیے آخرت میں ثواب کا باعث ہے بلکہ کبھی کبھار دنیاوی نفع بھی رکھتا ہے۔
6۔ استفادہ کرنے کی مدّت کو معین کیا جائے اور اگر کسی کام کے انجام دینے کے لیے اجیر ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کام کے انجام دینے کا وقت معین کیا جائے مثلاً درزی کے ساتھ طے کرنا کہ مخصوص کپڑے کو خاص شکل اور طرز پر سئے اس کے علاوہ معین کیا جائے گا کہ درزی کتنی مدّت میں کپڑے کی سلائی مکمل کرے گا۔

▪ کرائے کی مدّت کا آغاز ▪

مسئلہ 2196۔ اگر اجارے کی ابتداء کی مدّت معین نہ کی جائے تو اس کے شروع ہونے کا وقت اجارے کے معاہدے کے بعد سے ہوگا۔

▪ کرائے کے معاہدے اور آغاز میں فاصلہ ڈالنا ▪

مسئلہ 2197۔ مثال کے طور پر اگر مکان ایک سال کے لیے کرائے پر دیا جائے اور معاہدے کی ابتدا کا وقت صیغہ پڑھنے سے ایک مہینہ بعد سے مقرر کیا جائے تو اجارہ صحیح ہے اگر چہ

جب صیغہ پڑھا جارہا ہو وہ مکان کسی دوسرے کے پاس کرائے پر ہو۔

▪ کرائے کی مدّت کو معین نہ کرنا/کرائے کے معاہدے کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2198۔ اگر اجارے کی مدّت کا تعین نہ کیا جائے اور کرایہ دار سے کہا جائے "جب تک تم اِس مکان رہوگے ماہانہ کرایہ دوگے تودس ہزار ہوگا" اجارہ صحیح نہیں ہے اور اگر کہے "میں تمھیں اجازت دیتا ہوں کہ میرے مکان کو استعمال کرو اس شرط پر کہ ہر مہینے دس ہزار مجھے دو گے" اشکال نہیں رکھتا لیکن یہ مشروط اجازت اجارہ نہیں ہے۔

اجارے کا معاہدہ طے کرنے کے بعد کرائے پر دینے والا اور مستاجر معاہدے کو فسخ نہیں کر سکتے (مگر یہ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لیے فسخ کرنے کا حق طے کیا گیا ہو یا کسی اور وجہ سے ان میں سے کوئی ایک اجارے کے فسخ کا اختیار رکھتا ہو) لیکن پیسے کی ادائیگی سے مشروط اجازت ایسا معاہدہ نہیں ہے جس پر عمل کرنا لازم ہو بلکہ مال کا مالک کسی دوسرے کے استفادہ کرنے سے پہلے اپنی اجازت سے پھر سکتا ہے اور کرائے میں مستاجر اس مال کی منفعت کا مالک بن جاتا ہے اور پیسے کی ادائیگی سے مشروط اجازت میں جس شخص کو استفادہ کی اجازت دی گئی ہو اس مال کی منفعت کا مالک نہیں بنتا۔

▪ مدّت کو معین کئے بغیر کرائے کا معاہدہ کرنا اور کرائے کی مدت کا ختم ہونا ▪

مسئلہ 2199۔ اگر مالک مکان مستاجر (کرایہ دار) سے کہے "میں نے یہ مکان دس ہزار روپے ماہانہ کرائے پر دیا" یا کہے "یہ مکان میں نے تجھے ایک مہینے کے لیے دس ہزار روپے کرائے پر دیا اور اس کے بعد بھی تم جتنی مدّت اس میں رہو گے اس کا کرایہ دس ہزار ماہانہ ہوگا" توصرف پہلے مہینے کا کرایہ صحیح ہے مگر یہ کہ مستاجر (کرایہ دار) اس صورت میں پہلے مہینے کے کرائے پر راضی ہو جب بعد والے مہینوں کا کرایہ بھی صحیح ہو تو اس صورت میں بعد والے مہینوں میں کرائے کے باطل ہونے سے پہلے مہینے کا کرایہ بھی باطل ہوگا۔

▪ مسافر خانے جیسی جگہیں کرائے پر دینا کہ جن میں رہائش کی مدّت معلوم نہ ہو ▪

مسئلہ 2200۔ جس مکان میں مسافر اور زائرین قیام کرتے ہوں اور یہ علم نہ ہو کہ وہ کتنی مدّت تک وہاں رہیں گے اگر وہ مالک مکان سے طے کر لیں کہ مثلاً ایک رات کا ایک سو روپے دیں گے اور مالک مکان اس پر راضی ہو جائے تو اس مکان سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن چونکہ کرائے کی مدّت کا تعیّن نہیں کیا گیا ہے اس لیے اجارہ کے طور پر صحیح نہیں ہے اور مالک مکان جب بھی چاہے انہیں مکان سے نکال سکتا ہے لیکن

پہلی رات جو اجارے کی یقینی مدّت ہے اس کی نسبت اجارہ صحیح ہے مگر یہ کہ اجارہ کرنے والے (کرایہ دار) اس صورت میں پہلی رات کے کرائے پر راضی ہوں جب بعد والی راتوں کا کرایہ بھی صحیح ہو تو اس صورت میں بعد والی راتوں میں اجارے کے باطل ہونے سے پہلی رات کا اجارہ بھی باطل ہوگا۔

کرائے کے متفرق مسائل

▪ کرایہ کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 2201۔ جو مال مستاجر اجارے کے طور پر دے رہا ہو ضروری ہے کہ وہ مال معلوم ہو لہذا اگر ایسی چیزیں ہوں جن کا لین دین تول کر کیا جاتا ہو مثلاً گندم تو ان کا وزن معلوم ہونا ضروری ہے اور اگر ایسی چیزیں ہوں کہ جن کا لین دین گن کر کیا جاتا ہو مثلاً رائج الوقت پیسے، تو ضروری ہے کہ ان کی تعداد معیّن ہو اور اگر وہ چیزیں گاڑی اور گھوڑے کی طرح ہوں تو دیکھنے کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے ان کی خصوصیات کا معلوم ہونا فریقین کے لیے ضروری ہے۔

▪ زمین کی پیداوار کو کرائے کے طور پر طے کرنا ▪

مسئلہ 2202۔ اگر اجارے کا عوض (کرایہ) ایسی زمین کی پیداوار کو قرار دیا جائے کہ جس زمین کے بارے میں عام طور پر معلوم نہ ہو کہ اس کی پیداوار ہو گی یا نہیں تو اجارہ باطل ہے خواہ اجارہ پر دی گئی چیز خود یہی زمین ہو یا کوئی اور شے ہو اور اجارے کے باطل ہونے میں فرق نہیں کرتا کہ اجارے کا عوض (کرایہ) اس زمین کی پیداوار کی معیّن مقدار ہو مثلاً 1000 کلو یا اس کی کوئی فیصد ہو مثلاً پیداوار کا آدھا حصّہ۔

▪ کام انجام دینے سے پہلے یا کرائے پر دیئے جانے والے مال کو تحویل میں دینے سے پہلے اجرت کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2203۔ جس شخص نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو، وہ اس چیز کو مستاجر (کرایہ دار) کی تحویل میں دینے سے پہلے کرایہ مانگنے کا حق نہیں رکھتا مگر یہ کہ اجارے میں یہ شرط رکھی ہو۔ نیز اگر کوئی شخص کوئی کام انجام دینے کے لیے اجیر بنا ہوتو اگر یہ شرط نہ رکھی ہو تو

جب تک وہ کام انجام نہ دے اجرت کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ اگر عام طور پر کام کے انجام دینے سے پہلے اجرت دیتے ہوں- جیسا کہ حج یا زیارت کے لیے اجیر یا نائب ہونا عصر حاضر میں - تو کام کے انجام دینے سے پہلے اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے مگر یہ کہ مؤخر کرنے کی شرط کی ہو (کہ کام کے بعد اجرت دونگا)۔

▪ کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادہ نہ کرنا ▪

مسئلہ 2204۔ اگر کوئی شخص کرائے پر دی گئی چیز کو مستاجر (کرایہ دار) کے سپرد کر دے تو اگرچہ مستاجر (کرایہ دار) اس چیز کو اپنی تحویل میں نہ لے یا تحویل میں لے لیکن اجارہ کی مدّت ختم ہونے تک اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر بھی ضروری ہے کہ عوض (کرایہ) کومالک کودے۔

▪ جو اجیر کام انجام دینے کے لیے تیار ہو اس سے استفادہ نہ کرنا ▪

مسئلہ 2205۔ اگر کوئی شخص کسی کام کو معین دن میں انجام دینے کے لیے اجیر بن جائے اور اس دن وہ کام کرنے کے لیے حاضر ہو جائے تو جس شخص نے اسے اجیر بنایا ہے اگر چہ وہ کام اس کے سپرد نہ کرے اور اس سے وہ کام نہ لے تو ضروری ہے کہ اس کی اجرت اسے دے دے مثلا اگر کسی درزی کو ایک معین دن لباس سینے کے لیے اجیر بنائے اور درزی اس دن اسی کام کے لیے تیار ہو تو اگرچہ مالک اسے سینے کےلیے کپڑا نہ دے تب بھی ضروری ہے کہ اسے اس کی مزدوری دےدے خواہ درزی اس دن بیکار رہا ہو یا اس نے اپنا یا کسی دوسرے کا کام کیا ہو۔

▪ کرائے کی مدّت کے خاتمے کے بعد اس کے باطل ہونے کو جاننا ▪

مسئلہ 2206۔ اگر اجارے کی مدّت ختم ہوجانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ اجارہ باطل تھا اور مستاجر اجارے پر دی گئی چیز کو اپنی تحویل میں لے چکا ہو تو اگر عام طورپر اس چیز کا جو کرایہ بنتا ہے مقرّرہ کرایہ کے برابر ہو یا اس سے کم ہوتو مستاجر کے لیے ضروری ہے کہ اس کا عام طور پر کرایہ دے اوراگر عام طور پر کرایہ مقرّرہ کرایہ سے زیادہ ہو چنانچہ کرائے پر دینے والا صرف اجارے کے صحیح ہونے کی صورت میں مقرّرہ کرایہ پر راضی ہو تو عام طور پر کرایہ کی پوری مقدار لے سکتا ہے لیکن اگر کرائے پر دینے والا عمومی طور پر (خواہ اجارہ صحیح ہو یاباطل ہو) مقرّرہ کرایہ کی مقدار پر راضی ہو تو اس مقررہ کرایہ سے زیادہ نہیں

لے سکتا مثلا جن جگہوں میں اجارے پر دینے والا اسے جانتے ہوئے کہ ان کا اجارہ شرعی لحاظ سے باطل ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اجارے پر دی گئی چیز کو مستاجر کے سپرد کرے پھر بھی یہ کام کرے تو چونکہ اجارے پر دینے والا اجارے کے باطل ہونے کو جانتے ہوئے کم مقدار میں کرایہ پر راضی تھا اس لیے مستاجر سے مقرّرہ مقدار سے زیادہ کرایہ نہیں لے سکتا اور اگر اجارے کی کچھ مدّت گزر جانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ اجارہ باطل تھا توجو مدت گزر چکی ہو اس کے کرایہ کا حکم بھی یہی ہے۔

■ کرائے پر دیئے جانے والے مال کا عیب دار ہونا یا اس کا تلف ہونا ■

مسئلہ 2207۔ جو چیز اجارے پر دی گئی ہے اگر وہ تلف ہوجائے یا معیوب بن جائے تو اگر مستاجر نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو اور اس کے استعمال کرنے میں زیادہ روی نہیں کی ہو تو ذمہ دار نہیں ہے اسی طرح مثال کے طور پر اگر درزی کو دیا گیا کپڑا چوری ہو جائے یا جل جائے تو اگر درزی نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہوتو ضروری نہیں ہے کہ اس کا عوض دے۔

■ جس صنعت گر نے مال کو تلف کیا ہو اس کا ذمہ دار ہونا ■

مسئلہ 2208۔ اگر صنعت کار نے جو چیز لی ہے اس کی لاپرواہی کی وجہ سے اسے ضایع اور برباد کردے تو وہ ذمہ دار ہے اسی طرح اگر شرط کی ہو کہ برباد اور ضایع کرنے کی صورت میں ذمہ دار ہو گااوران دو صورتوں کے علاوہ اگر صنعت کار نے ان اصولوں پر عمل نہ کیا ہو جو عام صنعت کاروں کے لیے شناخت شدہ اور پہچانے ہوئے ہیں تو وہ ذمہ دار ہے مگر یہ کہ کام کے انجام دینےسے پہلے مالک سے برائت لے چکا ہو یعنی اس کی رضامندی حاصل کر چکا ہو کہ صنعت کار ضایع اور برباد کرنے کی صورت میں ذمہ دار نہیں ہو گا کہ اس صورت میں اگر غفلت برتنے کی وجہ سے -نہ لاپرواہی کی وجہ سے-لی ہوئی چیز ضایع و برباد کردے تو ذمہ دار نہیں ہے اور اگر صنعت کار نے اس صنعت کے اصولوں کے مطابق برتاؤ کیا ہو تو ذمہ دار نہیں ہے اگر چہ کام کرنے سے پہلے مالک سے برائت نہ لی ہو۔

■ قصاب کے ذریعے جانور کا حرام ہونا ■

مسئلہ 2209۔ اگر قصاب کسی جانور کا سر کاٹ ڈالے اور اسے حرام کردے تو اگر اس نے جانور کے ذبح کرنے کے اصول - جو عام قصابوں اور جانور کوذبح کرنے والوں کے لیے جانے

مانے اصول ہیں -کے مطابق برتاؤ نہ کیا ہو تو مالک کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کا ذمہ دار ہے خواہ اس نے مزدوری لی ہو یا بلامعاوضہ جانور کو ذبح کیا ہو۔

■ کرائے پر دیئے جانے والی سواری کا زیادہ سامان لادنے کی وجہ سے عیب دار ہونا ■

مسئلہ 2210۔ اگر کوئی شخص کسی گاڑی یا کسی چوپائے کو کرائے پر لے اور معیّن کرے کہ کتنا بوجھ اس پر لادے گا تو اگر وہ اس پر معینہ مقدار سے زیادہ بوجھ لادے اور وہ گاڑی یا چوپایا تلف ہو جائے یا معیوب بن جائے تو ذمہ دار ہے نیز اگر اس نے بوجھ کی مقدار معیّن نہ کی ہو لیکن معمول سے زیادہ بوجھ اس پر لادے تو یہی حکم ہے اور دونوں صورتوں میں مستاجر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ معمول سے زیادہ بوجھ کی اجرت ادا کرے۔

■ کرائے پر دیئے جانے والے جانور پر لادے ہوئے سامان کا ٹوٹنا ■

مسئلہ 2211۔ اگر کوئی شخص چوپائے کو ایسا (نازک) سامان لادنے کے لیے کرائے پر دے جو ٹوٹنے والا ہو اور چوپایا پھسل جائے یا بھاگ جائے اور سامان کو توڑ دے تو چوپائے کا مالک ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر چوپائے کے مالک کی لا پرواہی کی وجہ سے (جیسے معمول سے زیادہ مارنا یا زیادہ بوجھ لادنا) جانور گر جائے اور لدا ہواسامان توڑ دے تو مالک ذمہ دار ہے۔

■ ختنہ کرتے وقت بچے کو صدمہ آنا ■

مسئلہ 2212۔ اگر کوئی شخص بچے کا ختنہ کرے اور بچے کو کوئی نقصان اٹھانا پڑے یا مر جائے تو اگر طبابت کے اصول کا، جو اس پیشے کے عام لوگوں کے لیے واضح اور معروف ہیں، کا خیال رکھا ہو اور ختنہ سرپرست کی اجازت سے انجام دیا ہو تو وہ ذمہ دار نہیں ہے مگر یہ کہ ذمہ دار ہونے کی شرط رکھی ہو کہ اس صورت میں ذمہ دار ہے۔ البتہ اگر بچے کے سرپرست نے رضامندی ظاہر کی ہو کہ ڈاکٹر غفلت برتنے کی صورت میں نقصان و ضرر کا ذمہ دار نہیں ہوگاتو اگر غفلت کی وجہ سے بچے کو کوئی نقصان اٹھا نا پڑے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر لاپرواہی کی وجہ سےبچے کو کوئی نقصان اٹھانا پڑےتو وہ ذمہ دار ہے۔

■ معالج کا ذمہ دار ہونا ■

مسئلہ 2213۔ جب طبیب یا معالج بیمار کے لیے کوئی نسخہ لکھے یا اس کو کوئی حکم کرے اوربیمار اس پر عمل کرے یا اپنے ہاتھ سے اسے دوائی کھلائے یا انجکشن لگائے یا بیمار (کے جسم)

پر کوئی کام انجام دے اور ان کاموں کی وجہ سے بیمار کوکوئی نقصان اٹھانا پڑے یا مر جائے تو اگر معالج نے طبابت میں پہچانے ہوئے اصولوں کے مطابق برتاؤ کیا ہواوریہ کام بیمار یا اس کے سرپرست کی اجازت سے انجام پایا ہو تو وہ ذمہ دار نہیں ہے مگر یہ کہ ذمہ دار ہونے کی شرط رکھی ہو۔

▪ معالج کا ذمہ دار ہونے سے بری الذمہ ہونا ▪

مسئلہ 2214۔ معالج اور سرجن بیمار یا اس کے شرعی سرپرست سے برائت لے سکتے ہیں تاکہ ان غلطیوں کی وجہ سےذمہ دار نہ ہو جو ممکن ہے ان سے سرزد ہو جائے لہذا اگر بیمار یا اس کے سرپرست نے قبول کیا ہو کہ اگر معالج کی غفلت برتنے کی وجہ سے بیمار کو کوئی نقصان پہنچے تو معالج ذمہ دار نہیں ہوگا چنانچہ معالج ضروری دقّت کر چکا ہو اور غفلت برتنے کی وجہ سے بیمار کو کوئی نقصان پہنچے تومعالج ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر لاپرواہی کی وجہ سےبیمار کو کوئی نقصان پہنچائے تو ذمہ دار ہے۔

▪ فریقین کی رضامندی سے کرائے کا فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2215۔ اجارہ لازمی معاہدہ ہے کہ جس کو صرف فریقین کی رضامندی یا خیار کے حق کے کسی ایک سبب سے فسخ کیا جا سکتا ہے لہذا مستاجر اور جس شخص نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو وہ ایک دوسرے کی رضامندی سے اجارے کو فسخ کرسکتے ہیں نیز اگر اجارے میں شرط کرچکے ہوں کہ دونوں فریق یا ان میں سے کوئی ایک اجارے کے فسخ کرنے کا حق رکھتا ہو تو معاہدے کے مطابق اجارے کو فسخ کرسکتے ہیں۔

▪ کرائے میں نقصان ہونا ▪

مسئلہ 2216۔ اگر مال کو اجارے پر دینے والے یا مستاجر کو پتہ چلے کہ اسے گھاٹا ہوا ہے تو اگر وہ اجارے کے وقت تصور نہیں کرتا تھا کہ وہ گھاٹے میں ہے اور دوسرا فریق اس کے نقصان کا ازالہ بھی نہ کرے تو اجارے کو فسخ کرسکتا ہے مگر یہ کہ اجارے کے ضمن میں شرط رکھ چکے ہوں کہ اگر گھاٹے میں بھی رہے گا تو اسے اجارہ فسخ کرنے کا حق نہیں ہو گا تو اس صورت میں اجارے کو فسخ نہیں کرسکتے۔

▪ کرائے پر دیئے جانے والے مال کا کرایہ دار کو تحویل دینے سے پہلے غصب ہونا ▪

مسئلہ 2217۔ اگرکوئی شخص کسی چیز کو اجارے پر دے اور اجارے سے پہلے یا اجارے کے بعد اور اس سے پہلے کہ اجارہ پر دی ہوئی چیز کو مستاجر کے سپرد کرے، کوئی شخص اسے غصب کرلے یا مستاجر کو اس سے استفادہ کرنے سے روک لے تو اگر مستاجر اجارے کے معاہدے کے وقت اجارے پر دی ہوئی چیز کو اجارے کی مدّت میں اپنی تحویل میں نہیں لے سکتا تھا تو اجارے کا معاہدہ باطل ہے۔ لیکن اگر اجارے کے معاہدے کے وقت اسے اجارے کی مدّت میں اپنی تحویل میں لے سکتا تھا -اور اپنے عمل کے ذریعے یا اجارے پر دینے والے کے عمل کے ذریعے غاصب کو روک سکتا تھا- تو اجارے کا معاہدہ صحیح ہے اور اس صورت میں اگر کوئی غاصب اجارے پر دی ہوئی چیز کو غصب کرے یا مستاجر کو اس سے استفادہ کرنے سے روک لے چنانچہ مقرّرہ کرایہ عام طور پرکرایہ کے برابر ہو یا اس سے کم ہو تو مستاجر اس مدّت کا مقرّرہ کرایہ اجارے پر دینے والے یا غاصب سے لے سکتا ہے اور اگر مقرّرہ کرایہ معمول کے کرایہ سے زیادہ ہوتو مستاجر اس مدّت کا معمول کاکرایہ اجارے پر دینے والے یا اس غاصب سے لے سکتا ہے، جیسا کہ -تینوں صورتوں میں -اجارے کو فسخ کرکے مقرّرہ کرایہ اجارہ دینے والے سے واپس لے سکتا ہے اور اگر مال کو اجارے پر دینے والے نے مال مستاجر کے سپرد کردیا ہو اور اس کے بعد کوئی غاصب اسے غصب کرلے تومستاجر کو صرف معمول کا کرایہ غاصب سے وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

▪ کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادے میں مشکل پیش آنا ▪

مسئلہ 2218۔ اگر مستاجر کسی مشکل کی وجہ سے اجارے پر لی ہوئی چیز سے کوئی استفادہ - حتی یہ کہ اسے کسی دوسرے شخص کو اجارے پر دینا-نہ کرسکے تو اجارہ باطل ہے -خواہ یہ مشکل عمومی ہو اور سب کے لیے پیش آئی ہو یا مستاجر سے مخصوص ہو اور صرف اس کے لیے پیش آئی ہو-یہی صورتحال اس وقت بھی ہے اگر مستاجر کے لیے ایسے حالات پیش آئیں کہ اس طرح کا استفادہ شرعی لحاظ سے اس کے لیے حرام ہو اور اگر یہ مشکل- خواہ عمومی طور پر خواہ مخصوص اس کے لیے- اجارے کی مدّت میں صرف کچھ حصّے میں پیش آئے تو اجارہ اس مقدار کی نسبت باطل ہوگا اور مستاجر اس کی باقیماندہ مدت کی نسبت فسخ کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور ان صورتوں کے علاوہ دوسرے موارد میں مشکل پیش آنا اجارے کو باطل نہیں کرتا۔

■ کرائے پر دیئے گئے مال کی خرید وفروخت کرنا ■

مسئلہ 2219۔ اگر اجارے کی مدّت شروع ہونے سے پہلے یا اس کے درمیان مستاجر مالک سے اس مال کو خرید لے کہ جسے اجارے پر لیا ہے تو یہ خرید و فروخت صحیح ہے اور ضروری ہے کہ مقرّرہ قیمت ادا کرے اور اس سے اجارہ بھی فسخ نہیں ہوتا اور ضروری ہے کہ اجارے کا عوض (کرایہ) بھی ادا کرے۔ اس طرح اگر کوئی تیسرا فریق اس مال کو خرید لے تو اجارہ فسخ نہیں ہوگا اور خریدار اور مستاجر ہر ایک اپنے سودے کا عوض ادا کرینگے۔

■ کرائے کی مدّت شروع ہونے سے پہلے کرائے پر دیئے گئے مال کا خراب ہو جانا ■

مسئلہ 2220۔ اگر معاہدے کے بعد اور اجارے کی مدّت شروع ہونے سے پہلے جو مال اجارے پر لیا ہو، اس طرح سے خراب ہو جائے کہ طے شدہ استفادے کے قابل نہ رہے، تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور جو پیسہ (کرایہ) مستاجر نے مال کے مالک کو دیا ہو، اسے واپس ملے گا اور اگر جس استفادے کو اجارے میں طے کیا ہو وہ ممکن ہو لیکن پوری طرح سے مستاجر کے مقصد کو پورا نہیں کرتا ہو مثلاً جس مکان کو اجارہ کیا ہے بہت زیادہ مرطوب (نمناک) نکل آئے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا لیکن مستاجر اسے فسخ کر سکتا ہے۔

■ کرائے پر دیئے جانے والے مال کا کرائے کی مدّت کے دوران خراب ہو جانا ■

مسئلہ 2221۔ اگر ایک شخص کسی چیز کو اجارے پر لے اور اجارے کی کچھ مدّت گزرنے کے بعد وہ اس طرح سے خراب ہوجائے کہ طے شدہ استفادے کے قابل نہ رہے تو باقیماندہ مدّت کے لیے اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور اسی مقدار میں جتنا پیسہ (کرایہ) مال کے مالک کو دیا گیا ہے مستاجر کو واپس کیا جائے گا اور گزری ہوئی مدّت کے اجارے کو مستاجر فسخ کرکے باقی ماندہ مال الاجارہ (اجارے کا عوض) بھی (مالک سے) واپس لے سکتا ہے اور مال سے جو استفادہ کیا ہے اس کے کرایہ کو معمول کے مطابق ادا کرے نیز مستاجر یہ کرسکتا ہے کہ گزری ہوئی مدّت کے اجارے کو فسخ نہ کرے اور جو استفادہ کیا ہے اس کا کرایہ مال الاجارہ (اجارہ کے عوض) کے تناسب سے ادا کرے۔

اور اگر اس مال سے طے شدہ استفادہ ممکن ہو لیکن پوری طرح سے مستاجر کے مقصد کو پورا نہیں کرتا ہو تو اجارہ باطل نہیں ہوتا لیکن مستاجر یہ کر سکتا ہے کہ اجارے کو مکمل طور پر فسخ کرے اور جتنا استفادہ کیا ہو اس کا کرایہ معمول کے مطابق ادا کرے۔

▪ کرائے پر لئے گئے مکان کے کچھ حصے کا ویران ہونا ▪

مسئلہ 2222۔ اگر کوئی شخص ایسا مکان اجارے پر دے جس کے مثلاً دو کمرے ہوں اور اس کا ایک کمرہ ویران ہوجائے تو اگر اجارے پر دینے والا فوراً اس کی مرمت کرلے کہ اس سے استفادے کی کچھ مقدار بھی ہاتھ سے نہ جائے تواجارہ باطل نہیں ہوتا اور مستاجر بھی اس اجارے کو فسخ نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر اس کمرے کی مرمت میں اتنا وقت لگے کہ مستاجر کے لیے اس سے استفادے کی کچھ مقدار ہاتھ سے چلی جائے تو اجارہ اس مقدار میں باطل ہوجاتا ہے اور اگر عرفِ عام میں مکان کو اجارے پر لینا ایک اجارہ شمار کیا جائے تو مستاجر اجارے کی پوری مدّت کو فسخ کر سکتا ہے اور اس مال سے جتنا استفادہ کیا ہے معمول کے مطابق اس کا کرایہ ادا کرے گا اسی طرح مستاجر یہ بھی کرسکتاہے کہ اجارے کو فسخ نہ کرے اورمال سے استفادہ کرنے کی جو مقدار ہاتھ سے چلی گئی ہو اس مقدار کے تناسب سے اس کا کرایہ واپس لے لے۔

اور اگر مکان کو اجارے پر لینا عرف عام میں ایک مسافر خانے کے چند کمروں کے اجارے کی طرح ہو کہ چند (علیحدہ) اجارے شمار کیے جاتے ہیں تو جو کمرہ ویران نہیں ہوا اس کا اجارہ صحیح ہے اور ضروری ہے کہ اس کے مال الاجارہ (اجارہ کا عوض و کرایہ) اسی تناسب سے ادا کرے اور جو کمرہ ویران اور خراب ہوگیا ہے اس میں دو سابق مسئلوں کا حکم جاری ہے۔

▪ موجر یا مستاجر کا مر جانا ▪

مسئلہ 2223۔ کسی چیز کا اجارہ اسے اجارے پردینے والے یا مستاجر کی موت سے باطل اور فضولی ہوجاتاہے۔

▪ وکیل کا موکل سے لی ہوئی اجرت سے کم مقدار پر کسی کو اجیر بنانا ▪

مسئلہ 2224۔ اگر کوئی شخص کسی معمار کو وکیل بنائے تاکہ وہ اس کے لیے مزدور مہیا کرے تو اگر معمار نے جو کچھ اس شخص سے لیا ہے مزدوروں کو اس مقدار سے کم دے تو زائد مال اس پر حرام ہے اور اس پر ضروری ہے کہ وہ اس زائد رقم کو اس شخص کو واپس کردے لیکن اگر معمار اجیر بن جائے کہ عمارت کی تعمیر مکمل کرے گا اور وہ اپنے لیے یہ اختیار حاصل کرلے کہ خود تعمیر کرے گا یا دوسرے سے بنوائے گا تو اس صورت میں کہ کچھ کام خود کرے اور باقیماندہ دوسروں سے اس اجرت سے کم پر کروائے جس پر وہ خود اجیر بنا ہے تو زائد رقم اس کے لیے حلال ہوگی۔

▪ اجیر کا طے کیے گئے کام کی خلاف ورزی کرنا ▪

مسئلہ 2225۔ اگر رنگریز طے کرے کہ مثلاً کپڑا نیل سے رنگے گا تو اگر وہ نیل کے بجائے اسے کسی اور چیز سے رنگ دے تو اسے اجرت لینے کا کوئی حق نہیں اور اگر اس کام کی وجہ سے کپڑے کے مالک کا کوئی نقصان ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے۔

جعالہ کے احکام

▪ جعالہ کا معنی اور اس کا کرائے سے فرق ▪

مسئلہ 2226۔ جعالہ سے مراد یہ ہے کہ انسان معاہدہ کرے کہ اگر ایک کام اس کے لیے انجام دیاجائے گا تو وہ اس کے بدلے معین مال دے گا مثلا یہ کہے کہ جو اس کی گمشدہ چیز ڈھونڈ کر لائے وہ اسے سو روپے دے گا اور جو شخص اس کو اپنے ذمہ لے اسے "جاعل"اور جو شخص وہ کام انجام دے اسے "عامل" (کارکن) کہتے ہیں۔

جعالہ اور اجارے کا فرق یہ ہے کہ اجارے میں معاہدہ طے کرنے کے بعد اجیر کے لیے ضروری ہے کہ کام کو انجام دے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہو وہ اس کے لیے اجرت کا قرضدار ہو جاتا ہے لیکن جعالہ میں اگر چہ عامل معین شخص ہو اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ کام میں مشغول ہو جائے اور جب تک وہ کام انجام نہ دے جاعل اس کا قرضدار نہیں ہوتا۔

▪ جاعل کی شرائط ▪

مسئلہ 2227۔ جاعل کے لیے ضروری ہے کہ عاقل اور ممیز ہو اور ارادے سے جعالہ کا معاہدہ کرے نیز اگر اپنے مال پر معاہدہ کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ بالغ ہو اور اختیار رکھتا ہو اور شرعی لحاظ سے اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو لہذا نابالغ، سفیہ یا مفلس (جن کی توضیح مسئلہ 2153میں گذرچکی ہے) کا جعالہ صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ نابالغ یا سفیہ کا سرپرست جعالہ کے انجام دینے کا اذن دے یا اس کے انجام دینے کے بعد اس کی اجازت دے اسی طرح سے اگر مفلس کے قرض خواہ اس کے جعالہ کی اذن یا اجازت دے تو جعالہ صحیح ہے۔

▪ جس کام پر جعالہ طے ہوا ہو اس کی شرائط ▪

مسئلہ 2228۔ جاعل جو کام لوگوں سے اپنے لیے کرانا چاہتا ہو ضروری ہے کہ وہ حرام یا بے فائدہ نہ ہو لہذا اگر کوئی کہے کہ جو شخص شراب پیئے گا یا رات کے وقت بغیر کسی وجہ کے ایک تاریک جگہ جائے گا میں اسے ہزار روپے دوں گا توجعالہ صحیح نہیں ہے۔

▪ جس مال کو عامل کے لیے مد نظر رکھا ہے اسے معین کرنا ▪

مسئلہ 2229۔ اگر وہ مال جس کے دینے کے بارے میں معاہدہ کیا جا رہا ہو اسے معین کر لے مثلاً کہے اگر میرے گھوڑے کو ڈھونڈھ لو، تو یہ گندم (جسے عامل دیکھ چکا ہو) تجھے دوں گا تو ضروری نہیں ہے اسے بتا دے وہ گندم کہاں کا ہے اور اس کی قیمت کتنی ہے لیکن اگر اس مال کو معین نہ کرے مثلا کہے اگر میرے گھوڑے کو ڈھونڈو گے تو دس کلو گندم تجھے دوں گا تو ضروری ہے کہ اس کی تمام تر خصوصیات معین کرے۔

▪ عامل کے لیے اجرت کا معین نہ کرنا ▪

مسئلہ 2230۔ اگر جاعل ایک معین اجرت کام کے لیے مقرر نہ کرے مثلا معمار کو کہہ دے اگر میرے کمرے کی مرمت کروگے تجھے پیسے دوں گا اور پیسوں کی مقدار کو معین نہ کرے تو اگر معمار اس کام کو انجام دے تو جاعل پر ضروری ہے کہ کمترین مقدار جو اس طرح کے جعالہ میں دی جاتی ہو اسے دے دے۔

▪ جعالہ میں اجرت کے مستحق ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 2231۔ اگر عامل کسی کام کو بلامعاوضہ ہونے کی نیت سے کسی شخص کے لیے انجام دے تو اجرت کا حق نہیں رکھتا ورنہ دو صورتوں میں اجرت کا حق رکھتا ہے:

1۔ کام کو معاہدے کے مطابق انجام دے چکا ہو۔

2۔ جاعل کے حکم یا اس کی فرمائش پر کام انجام دے چکا ہو اور جاعل کی فرمائش اور حکم بلا معاوضہ ہونے میں ظاہر نہ ہو۔

▪ کام شروع کرنے سے پہلے جعالہ کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2232۔ جب تک عامل نے کام شروع نہ کیا ہو جاعل اور عامل ہر ایک جعالہ کو فسخ کر سکتے ہیں۔

▪ کام شروع کرنے کے بعد جعالہ کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2233۔ جب عامل نے کام شروع کر دیا ہو اگر اس کے بعد جاعل جعالہ کو فسخ کرنا چاہے اشکال رکھتا ہے۔

■ عامل کا کام کو ادھورا چھوڑنا ■

مسئلہ 2234۔ عامل کام کو ادھورا چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر کام ادھورا چھوڑنا جاعل کے نقصان اور ضرر کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ کام کو مکمل کرے مثلا سرجن کو کہے اگر میری آنکھ کا آپریشن کرو گے تو میں اس قدر معاوضہ دوں گا اور سرجن آنکھ کا آپریشن شروع کردے اور صورت حال یہ ہو کہ اگر وہ آپریشن مکمل نہ کرے تو آنکھ میں عیب پیدا ہو جائے گا توضروری ہے کہ اپنا کام پایہ تکمیل تک پہنچائے اور وہ کام کو ادھورا چھوڑنے کی صورت میں کوئی (معاوضہ کا) حق جاعل کے ذمہ نہیں رکھتا بلکہ جو عیب پیدا ہوجائے اس کا بھی ذمہ دار ہے۔

■ عامل کی اجرت کام کو ادھورا چھوڑنے کی صورت میں ■

مسئلہ 2235۔ اگر عامل کام ادھورا چھوڑ دے تو اگر وہ کام ایسا ہو کہ جب تک مکمل نہ ہو جاعل کے لیے فائدہ نہیں رکھتا جیسا گھوڑے کا ڈھونڈنا تو عامل کسی چیز کا مطالبہ جاعل سے نہیں کرسکتا اسی طرح اگر جاعل اجرت کو کام کے مجموع کے لیے یا کام کے مکمل کرنے کے لیے مقرر کرے مثلاً کہے جو کوئی میرا لباس سئے گا اسےہزار روپے دوں گا یا کسی مخصوص شخص کو کہے کہ اگر میرا لباس سی دو تو ہزار روپے تجھے دوں گا، لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ جتنا کام انجام پایا ہو اسی کی اجرت دوں گا تو جاعل کے لیے ضروری ہے کہ عامل کو اسی کام کی اجرت دےدے جو اس نےانجام دیا ہو اگر چہ تمام صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ مصالحت کے ذریعے ایک دوسرے کو راضی کریں۔

مزارعہ کے احکام

▪ مزارعہ کا معنی ▪

مسئلہ 2236۔ مزارعہ یہ ہے کہ (زمین کا) مالک زارع (کاشتکار) سے اس طرح معاملہ کرے کہ اپنی زمین اس کی تحویل میں دے تاکہ وہ اس میں کاشتکاری کرے اور پیداوار کا کچھ حصّہ مالک کو دے۔

▪ مزارعہ کی شرائط ▪

مسئلہ 2237۔ مزارعہ کی چند شرائط ہیں:

1۔ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے کہ میں نے زمین تمہیں کھیتی باڑی کے لیے سپرد کی ہے اور کاشتکار بھی کہے میں نے قبول کر لیا ہے یا بغیر اس کے کہ زبانی کچھ کہیں مالک کاشتکار کو کھیتی باڑی کے ارادے سے زمین سپرد کرے اور کاشتکار قبول کر لے۔

2۔ ضروری ہے کہ زمین کا مالک اور کاشتکار دونوں عاقل اور ممیّز ہوں اور ارادے کے ساتھ مزارعہ کے معاہدے کو انجام دے نیز ضروری ہے کہ دونوں
بالغ ہوں اور اپنے اختیار سے مزارعہ کو انجام دیں اور سفیہ بھی نہ ہوں۔
بالغ ہونا اور اختیار رکھنا اور سفیہ نہ ہونا دوسروں کی زمین پر معاملہ کرنے میں شرط نہیں ہے اسی طرح اگر نابالغ ممیز اور سفیہ کا سرپرست مزارعہ کے معاہدے سے پہلے ان کو اذن دے یا مزارعہ کے معاہدہ کے بعد اس کی اجازت دے تو مزارعہ صحیح ہے اور اگر کوئی شخص زبردستی مزارعہ کا معاہدہ طے کر لے اور بعد میں راضی ہو جائے تو مزارعہ صحیح ہے اور زمین کے مالک کے لیے شرط ہے کہ مفلس نہ ہو اور اگر کاشتکار کے لیے مزارعہ کے انجام دینے میں اپنے مال میں تصرف کرنا ضروری ہو تو اس میں بھی شرط ہے کہ مفلس نہ ہو، اور دونوں صورتوں میں مفلس کا مزارعہ قرض خواہ کے اذن یا اجازت سے صحیح ہے۔

3۔ زمین کے مالک اور کاشتکار کو زمین کی پوری پیداوار ملے گی پس اگر
مثلاً شرط کرے کہ زمین کی جو پہلی پیداوار ہو گی یا آخری پیداوار ہو گی وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی ملکیت ہو گی تو مزارعہ باطل ہے۔

4۔ پیداوار سے ہر ایک کا حصّہ نسبت (فیصد) مثلاً آدھے یا ایک تہائی کے تناسب سے ہو، لہذا اگر مالک کہے اس میں کھیتی باڑی کر و اور جو تمہارا جی چاہے مجھے دینا تو صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر پیداوار

کی ایک معین مقدار (مثلاً صرف سو کلو) کاشتکار یا مالک کے لیے مقرر کر دی جائے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

5۔ جتنی مدّت کے لیے زمین کاشتکار کے قبضے میں رہنی چاہیے اسے معین کر دیں اور ضروری ہے کہ وہ مدت اتنی ہو کہ اس مدّت میں پیداوار حاصل ہونا ممکن ہو اور اگر مدّت کی ابتداء ایک مخصوص دن سے اور مدّت کا اختتام پیداوار ملنے تک مقرر کر دیں تو کافی ہے۔

6۔ زمین قابل کاشت ہو اور اگر اس میں ابھی کاشت کرنا ممکن نہ ہو لیکن ایسا کام کیا جاسکتا ہو جس سے کاشت ممکن ہو جائے تو مزارعہ صحیح ہے۔

7۔ اگر ہر ایک کا منظور نظر کوئی مخصوص کاشت ہو تو ضروری ہے کہ معین کیا جائے کہ کاشتکار کو کونسی چیز کاشت کرنی ہے لیکن اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت منظور نظر نہ ہو یا جس چیز کی کاشت دونوں کے منظور نظر ہو معلوم ہو تو ضروری نہیں ہے اسے معین کیا جائے۔

8۔ مالک زمین کو معین کر دے لہذا جس کے پاس چند زمینیں ہوں اور ان زمینوں میں فرق ہو تو اگر مالک کاشتکار سے کہے ان زمینوں میں سے کسی ایک زمین پر کھیتی باڑی کرو اور اس زمین کو معین نہ کرے تو مزارعہ باطل ہے۔

9۔ جو خرچ کرنا ہر ایک کے لیے ضروری ہو اسے معین کیا جائے لیکن اگر وہ خرچ جو ہر ایک کے لیے ضروری ہے معلوم ہو تو اسے معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ مالک کا پیداوار کی معین مقدار کو اپنی ملکیت میں لانے کی شرط ▪

مسئلہ 2238۔ اگر مالک کاشتکار سے طے کرلے کہ پیداوار کی کچھ مقدار اس کی ہو گی اور جو باقی بچے گا اسے وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے اگر چہ انہیں علم ہو کہ اس مقدار کو علیحدہ کرنے کے بعد کچھ باقی بچ جائے گا تو ضروری ہے کہ اس معاہدے کے صحیح ہونے میں احتیاط کرے۔

▪ مزارعہ کی مدّت ختم ہونا اور پیداوار کا ہاتھ نہ آنا ▪

مسئلہ 2239۔ اگر مزارعہ کی مدّت ختم ہو جائے اور پیداوار ہاتھ نہ آئے تو اگر مالک اس بات پر راضی ہو جائے کہ اجرت پر یا بغیر اجرت کے فصل اس کی زمین میں کھڑی رہے اور کاشتکار بھی راضی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک اس پر راضی نہ ہو تو اگر کاشتکار نے پیداوار کے ہاتھ آنے میں کوتاہی نہ کی ہو مثال کے طور پر اتفاقی طور پر موسم کی سردی کی وجہ سے پیداوار کے ہاتھ آنے میں تاخیر ہوئی ہو، تو مالک کے لیے ضروری ہے کہ صبر

کرے تاکہ پیداوار ہاتھ آجائے لیکن اگر کاشتکار نے کوتاہی کی ہو تو مالک کاشتکار کو مجبور کر سکتاہے کہ فصل زمین میں سے کاٹ لے اور اگر فصل کاٹ لینے سے کاشتکار کو کوئی نقصان پہنچے تو لازم نہیں ہے کہ مالک اسے اس کا عوض دے لیکن اگر چہ کاشتکار مالک کو کوئی چیز دینے پر راضی ہو تب بھی وہ مالک کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ فصل اپنی زمین پر رہنے دے۔

▪ زمین پر زراعت کا نا ممکن ہونا ▪

مسئلہ 2240۔ اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ زمین میں کھیتی باڑی کرنا ممکن نہ ہو مثلا زمین کا پانی بند ہو جائے تو مزارعہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر کاشتکار بلاوجہ کھیتی باڑی نہ کرے تو اگر زمین اس کے تصرف میں رہی ہو اور مالک کا اس میں کوئی تصرف نہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ وہ عام شرح کے حساب سے اس مدت کا کرایہ مالک کو دے مگر یہ کہ اس مدّت کا کرایہ زمین کی پیداوار سے مالک کے احتمالی حصّے کے زیادہ سے زائد مقدار سے بھی زائد ہو کہ اس صورت میں زیادہ مقدار کا دینا لازم نہیں ہے۔

▪ مزارعہ کے معاہدے کا لازمی ہونا ▪

مسئلہ 2241۔ مزارعہ لازمی معاہدہ ہے لہذا مزارعہ کے معاہدے کے بعد مالک یا کاشتکار علیحدہ (اور دوسرے کی رضایت کے بغیر) مزارعہ کو فسخ نہیں کرسکتے ہیں، خواہ مالک مزارعہ کے ارادے سے زمین کو کاشتکار کے سپرد کرچکا ہو لیکن اگر معاہدے کے ضمن میں شرط کرچکے ہوں کہ وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معاملہ فسخ کرنے کا حق رکھتا ہو تو طے شدہ معاہدے کے مطابق معاملے کو فسخ کرسکتے ہیں۔

▪ مالک یا کاشتکار کا مر جانا ▪

مسئلہ 2242۔ اگر مزارعہ کے معاہدہ کے بعد مالک یا کاشتکار مر جائے تو مزارعہ منسوخ نہیں ہو جاتا بلکہ ان کے وارث ان کی جگہ لے لیتے ہیں لیکن اگر کاشتکار مر جائے اور انہوں نے مزارعہ میں یہ شرط رکھی ہو کہ کا شتکار خود کاشت کرے گا، تو مزارعہ فسخ ہو جاتا ہے اور اگر فصل نمایاں ہو چکی ہو، تو ضروری ہے کہ اس کے حصّے کو اس کے ورثاء کو دےدے اور جو دوسرے حقوق کاشتکار کو حاصل ہوں وہ اس کے ورثاء کو میراث میں مل جاتے ہیں لیکن ورثاء مالک کو مجبور نہیں کر سکتے ہیں کہ فصل اس کی زمین میں کھڑی رہے، مگر یہ کہ فصل کا کاٹنا ورثاء کے لیے نقصان رکھتا ہو کہ اس صورت میں ورثاء مالک کو مجبور کرسکتے ہیں کہ

فصل اس کے پکنے کے وقت تک اجرت پر اس کی زمین میں کھڑی رہے۔

■ زراعت کے بعد مزارعہ کے باطل ہونے کا معلوم ہو جانا ■

مسئلہ 2243۔ اگر کاشت کے بعد پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر جو بیج ڈالا گیا ہو وہ مالک کا مال ہو تو جو فصل ہاتھ آئے گی وہ بھی اسی کا مال ہوگا اور ضروری ہے کہ کاشتکار کی اجرت اور جو کچھ اس نے خرچ کیا ہو اور کاشتکار کے مملوکہ جن بیلوں یا دوسرے جانوروں یا دوسرے آلات سے زمین پر کام کیا ہو ان کا کرایہ کاشتکار کو دے اور اگر بیج کاشتکار کا مال ہو تو فصل بھی اسی کا مال ہے اور ضروری ہے کہ زمین کا کرایہ اور جو کچھ مالک نے خرچ کیا ہو اور ان بیلوں یا دوسرے جانوروں یا دوسرے آلات سے کاشت پر کام کیا ہو جو مالک کے مال ہوں ان کا کرایہ مالک کو دے اور دونوں صورتوں میں عام طور پر جو حق بنتا ہو اگر اس کی مقدار طے شدہ مقدار سے زیادہ ہو تو زیادہ مقدار دینا واجب نہیں۔

■ مزارعہ کے باطل ہونے کو جاننا اور کاشتکار بیج کا مالک ہونا ■

مسئلہ 2244۔ اگر بیج کاشتکار کا مال ہو اور کاشت کے بعد فریقین کو پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر مالک اور کاشتکار رضامند ہو جائیں کہ اجرت پر یا بغیر اجرت کے فصل زمین پر کھڑی رہے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر مالک اس پر راضی نہ ہو تو اگر فصل کا کاٹنا کاشتکار کے لیے نقصان کا باعث نہ ہو تو مالک کاشتکار کو مجبور کرسکتا ہے کہ وہ فصل کاٹے اور اگر اس کے لیے نقصان کا باعث ہو تو کاشتکار مالک کو مجبور کرسکتا ہے کہ فصل اجرت پر اس کی زمین پر کھڑی رہے اور مالک کاشتکار کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ کرایہ دے کر فصل کو اپنی زمین میں رہنے دے۔

■ پچھلے سال کے جڑوں سے حاصل ہوئی پیداوار کی ملکیت ■

مسئلہ 2245۔ اگر کھیت کی پیداوار جمع کرنے اور مزارعہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد فصل کی جڑیں زمین میں رہ جائیں اور دوسرے سال اسے دوبارہ پیداوار حاصل ہوجائے تو اگر مالک نے کاشتکار کے ساتھ جڑوں میں اشتراک کی شرط نہ کی ہو تو دوسرے سال کی پیداوار بیج کے مالک کا مال ہے۔

مساقات کے احکام

مساقات کا معنی

مسئلہ 2246۔ اگر انسان کسی کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرے کہ پھل دار درختوں کو جن کا پھل خود اس کا مال ہو یا اس پھل پراس کا اختیار ہو ایک مقررہ مدّت کے لیے کسی دوسرے شخص کے سپرد کرے تاکہ وہ ان کی پرورش اور نگہداشت کرے اور انہیں پانی دے اور جتنا وہ آپس میں طے کریں، اسی کے مطابق وہ ان درختوں کا پھل لے لے تو ایسا معاملہ "مساقات" (آبیاری) کہلاتا ہے۔

بغیر پھل کے درختوں کی مساقات

مسئلہ 2247۔ جو درخت پھل نہیں دیتے جیسے بیدی کے درخت اور چنار کے درخت ان میں مساقات کا معاملہ صحیح نہیں ہے بلکہ احتیاط کی بنابر پر مہندی کے درخت -کہ ان کے پتوں سے استفادہ کیا جاتا ہے- وغیرہ پر بھی مساقات انجام نہ دیا جائے۔

مساقات کا معاہدہ طے کرنے کا طریقہ کار

مسئلہ 2248۔ مساقات کے معاملہ میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اگر درخت کا مالک مساقات کی نیت سے اسے کسی کے سپرد کرے اور دوسرا فریق بھی اسی نیت سےاسے اپنی تحویل میں لےتومعاملہ صحیح اور لازم ہے۔

مساقات کے معاہدے میں مالک اور باغبان کی شرائط

مسئلہ 2249۔ درختوں کا مالک اور جو شخص درختوں کی نگہداشت اور پرورش کی ذمہ داری لے ضروری ہے کہ دونوں عاقل اور ممیّز ہوں اور ارادے کے ساتھ معاملہ کریں اور اگر اپنے مال پر معاملہ کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ بالغ ہوں اور سفیہ نہ ہو ں اور اُن کو کسی نے مجبور نہ کیا ہو لیکن نابالغ ممیّز اور سفیہ کا معاملہ اس صورت میں صحیح ہے کہ ان کا سرپرست معاملے سے پہلے اذن دے یا معاملے کے بعد اجازت دے اور درخت کے مالک میں شرط ہے کہ مفلس نہ ہو اور اسی طرح باغبان میں بھی شرط ہے کہ مفلس نہ ہو۔ اس صورت

میں کہ مساقات کا انجام دینا اس کے اموال میں تصرف کے ہمراہ ہو اور دونوں صورتوں میں مفلس کا مساقات قرض خواہ کے اذن یا اجازت سے صحیح ہے اور جس شخص کو اپنے مال پر مساقات انجام دینے پر مجبور کیا گیا ہو اگر بعد میں راضی ہو جائے تو مساقات صحیح ہے۔

▪ مساقات کی مدت کا معلوم ہونا ▪

مسئلہ 2250۔ ضروری ہے کہ مساقات کی مدّت معین ہو اور اگر اس کی ابتدا کو معین کر دیں اور اس کا اختتام اس وقت قرار دیں جب اس سال کا پھل ہاتھ آئے گا تو معاملہ صحیح ہے۔

▪ مساقات میں حصّے کے معین کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2251۔ ضروری ہے کہ ہر فریق کا حصّہ پیداوار کی نسبت (فیصد) جیسے ایک تہائی یا آدھے کے مطابق ہو اور اگر طے کرلیں کہ مثلا سو کلو پھل مالک کے اور باقی کام کرنے والے کے ہوں گے تو معاملہ باطل ہے اسی طرح اگر شرط کرے کہ ساری پیداوار مالک کی ہوگی تو مساقات باطل ہے۔

▪ مساقات کے معاہدے کے منعقد ہونے کا وقت ▪

مسئلہ 2252۔ ضروری ہے کہ مساقات کے معاملے کا معاہدہ پھل ظاہر ہونے سے پہلے طے کرلیں اورا گر پھل ظاہر ہونے کے بعد اور اس کے پکنے سے پہلے معاہدہ طے کرلیں تو اگر ایسے کام باقی رہے ہوں جو پھل کے زیادہ ہونے کے لیے یا پھل کی بہتری کے لیے ضروری ہو جیسے آبپاشی تو معاملہ صحیح ہے ورنہ اشکال رکھتا ہے اگر چہ پھل توڑنے یا اس کی حفاظت جیسے کاموں کی ضرورت ہو۔

▪ کھیرے اور خربوزے کی بیلوں میں مساقات ▪

مسئلہ 2253۔ خربوزے اور کھیرے اور ان جیسی بیلوں میں مساقات کا معاملہ بنابر احتیاط صحیح نہیں ہے۔

▪ ان درختوں میں مساقات جنہیں آبیاری کی ضرورت نہ ہو ▪

مسئلہ 2254۔ جو درخت بارش کے پانی یا زمین کی نمی اور رطوبت سے استفادہ کرتے ہوں اور جنہیں آبپاشی کی ضرورت نہ ہو اگر انہیں دوسرے کاموں جیسے بیلچہ لگانا اور کھاد ڈالنا اور

اسپرے کرنے کی ضرورت ہو تو ان میں مساقات کا معاملہ صحیح ہے۔

▪ مساقات کے معاہدے کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2255۔ مساقات لازمی معاہدہ ہے اور صرف فریقین کے ایک دوسرے سے اتفاق کرنے یا خیار فسخ کا کوئی سبب پیش آنے کی صورت میں اسے فسخ کیا جاسکتا ہے لہذا جن دو افراد نے مساقات کا معاملہ انجام دیا ہوں وہ باہمی رضامندی سے معاملہ فسخ کرسکتے ہیں۔ نیز اگر شرط رکھی گئی ہو کہ ان دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو ان کے طے کردہ معاہدے کے مطابق معاملہ فسخ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر کوئی شرط رکھے اور اس شرط پر عمل نہ کرے تو جس شخص کے فائدے کے لیے وہ شرط رکھی گئی ہو وہ معاملہ فسخ کر سکتا ہے اور دونوں صورتوں میں ضروری نہیں ہے کہ وہ شرط مساقات کے معاہدے کے ضمن میں رکھی گئی ہو بلکہ اگر یہ شرط کسی دوسرے معاملہ کے ضمن میں رکھی گئی ہو یا مستقل طورپر شرط عائد کی گئی ہو خواہ مساقات کے معاملے سے پہلے ہو یا اس کے بعد ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

▪ مالک کے مرجانے کے بعد مساقات کا حکم ▪

مسئلہ 2256۔ اگر درخت کا مالک مرجائے تو مساقات کا معاملہ فسخ نہیں ہوتا بلکہ اس کے ورثاء اس کی جگہ لیتے ہیں۔

▪ باغبان کے مرجانے کے بعد مساقات کا حکم ▪

مسئلہ 2257۔ درختوں کی پرورش اور نگہداشت جس شخص کے سپرد کی گئی ہو اگر وہ مرجائے اور معاہدے میں یہ شرط عائد نہ کی گئی ہو کہ وہ خود درختوں کی پرورش اور نگہداشت کرے گا تو اس کے ورثاء اس کی جگہ لے لیں گے اور اگر ورثاء نہ خود درختوں کی پرورش اور نگہداشت کاکام انجام دیں اور نہ اس مقصد کے لیے کسی کو اجیر بنائیں تو حاکم شرع میّت کے مال سے کسی کو اجیر بنائے گا اور (درخت کی) پیداوار کو میّت کے ورثاء اور مالک کے مابین تقسیم کرے گا۔ لیکن اگر انہوں نے معاہدہ طے کیا ہو کہ وہ شخص خود درختوں کی پرورش اور نگہداشت کرے گا اس طرح کہ وہ کسی اور شخص کے درختوں کی پرورش اور نگہداشت پر بالکل راضی نہ ہو، تو اس کے مرنے سے معاملہ فسخ ہو جائے گا اور اگر کسی کے لیے درختوں کے پرورش اور نگہداشت کرنے والے کی موت کی صورت میں معاملے کے فسخ کرنے کا حق

طے کیا ہو وہ اپنے حق کے مطابق معاملے کو فسخ کر سکتا ہے۔

■ مساقات کے باطل ہونے کی صورت میں باغبان کی اجرت اور پھل کی ملکیت ■

مسئلہ 2258۔ اگر مساقات کا معاملہ کسی بھی وجہ سے باطل ہوجائے تو پھل (درخت کے مالک کے ہوں گے اور مالک کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص نے اس کے کہنے پر درخت کی پرورش اور نگہداشت انجام دی ہے اسے آبپاشی اور دوسرے کاموں کے بدلے معمول کے مطابق اجرت دے۔ لیکن اگر معمول کے مطابق اجرت طے شدہ اجرت سے زیادہ ہوجائے تو طے شدہ اجرت سے زیادہ دینا لازم نہیں۔ بہرحال مالک پر دو صورتوں میں اجرت کا ادا کرنا لازم نہیں:

1۔ اگر درختوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والے نے ان کاموں کو بلا معاوضہ نیت سے انجام دیا ہو۔

2۔ اگر درختوں کے مالک نے بلا معاوضہ نیت سے درختوں کی پرورش اور نگہداشت کسی کے سپرد کی ہو اور اُس کی باتوں میں اجرت کی طرف اشارہ نہ ملتا ہو۔

■ زمین کو شجر کاری کے لیے سپرد کرنا اور درختوں میں شریک ہو جانا ■

مسئلہ 2259۔ اگر زمین کو کسی شخص کے سپرد کرے تاکہ وہ اس میں درخت لگائے اور جو کچھ حاصل ہو وہ دونوں کے لیے ہو تو یہ معاملہ باطل ہے لہذا اگر درخت زمین کے مالک کا مال ہوتو پرورش اور نگہداشت کے بعد بھی اسی کا مال ہوگا اور اس کے لیے ضروری ہے کہ جس نے اس کی پرورش و نگہداشت کی ہے اسے اجرت ادا کرے (مگر دو صورتوں میں جو پچھلے مسئلے میں بیان ہوچکے ہیں) اور اگر درخت اس شخص کے ہوں جس نے ان کی پرورش اور نگہداشت کی ہے تو پرورش اور نگہداشت کے بعد بھی اسی کے رہیں گے اور ان کو اکھاڑ سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ جو گڑھے زمین میں درختوں کے اکھاڑنے کی وجہ سے حاصل ہوئے ہیں ان کو بھر لے اور زمین کی اجرت اس دن زمین کے مالک کو ادا کردے جس دن سے درخت لگایا ہے اور مالک بھی اس کو درختوں کے اکھاڑنے پر مجبور کر سکتا ہے اور اگر درخت کے اکھاڑنے کی وجہ سے درخت میں کوئی عیب پیدا ہوجائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی قیمت کا فرق درخت کے مالک کو ادا کرے، اور درخت کا مالک یا زمین کا مالک دوسرے کو مجبور نہیں کرسکتا کہ اجرت کے بدلے یا اجرت کے بغیر درخت زمین پر کھڑی رہے۔

مجوروں کے احکام

مجور اسے کہتے ہیں جو اکیلا اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔

▪ نابالغ کا اپنے مال میں تصرف کرنا/بلوغت کی نشانیاں ▪

مسئلہ 2260۔ جو بچہ بالغ نہ ہوا ہو، اس کا اپنے مال میں سرپرست کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا صحیح نہیں ہے۔ مگر یہ کہ سرپرست بعد میں معاملے کی اجازت دے دے اور تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بالغ ہونے کی علامت ہے۔

1۔ ناف کے نیچے اور شرمگاہ کے اوپر سخت بالوں کا اگنا۔

2۔ سوتے وقت یا بیداری کی حالت میں منی کا خارج ہونا۔

3۔ مرد کے لیے پندرہ قمری سال اور عورت کے لیے نو قمری سال کا مکمل ہونا۔[1]

▪ منہ پر سخت بالوں کا اگنا اور آواز کا بھاری ہونا ▪

مسئلہ 2261۔ چہرے پر اور ہونٹوں کے اوپر اور سینہ اور زیر بغل سخت بالوں کا اگنا اور آواز کا بھاری ہو جانا اور اس طرح کی چیزیں بالغ ہونے کی علامات نہیں ہیں مگر یہ کہ انسان ان چیزوں کی وجہ سے اطمینان حاصل کرلے کہ جو تین علامتیں ذکر ہوئیں ان میں سے کوئی ایک علامت پائی جاتی ہے۔

▪ دیوانے، مفلّس اور سفیہ کا اپنے اموال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2262۔ دیوانہ اور مفلّس (یعنی وہ دیوالیہ شخص جو قرض خواہ کے قرض اور ادھار کے مطالبہ کی وجہ سے حاکم شرع کی جانب سے اپنے مال میں تصرف کرنے سے منع ہوا ہو) اور سفیہ (یعنی وہ شخص جس میں مالی امور کی قدر و قیمت کی پہچان کی صلاحیت عام لوگوں سے کم ہو) اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر سفیہ اپنے سرپرست کے اذن یا اجازت سے کوئی مالی تصرف کرے تو صحیح ہے۔ اسی طرح مفلّس کا مالی تصرف قرض خواہ کے اذن یا اجازت سے صحیح ہے۔

1۔ شمسی سال تقریباً 365/24 دن اور قمری سال تقریباً 354/37 دن ہے لہذا 15 قمری سال تقریباً 163 دن 15 شمسی سال سے اور 9 قمری سال تقریباً 98 دن شمسی سال سے کمتر ہے۔

▪ ادواری دیوانے کا اپنے اموال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2263۔ جو شخص کبھی عاقل اور کبھی دیوانہ ہو جائے، اس کا دیوانگی کی حالت میں اپنے مال میں تصرف کرنا صحیح نہیں ہے۔

▪ ایسی بیماری کے دوران اموال میں تصرف کرنا کہ جس میں انسان مر جائے ▪

مسئلہ 2264۔ انسان جس بیماری میں مرجائے (مرض الموت) اپنے آپ پر اور اپنے اہل و عیال پر اور مہمانوں پر اور ان کاموں پر جو اسراف شمار نہ ہو، جتنا چاہے خرچ کرسکتا ہے۔ نیز اگر اپنے مال کو اس کی (اصل) قیمت پر فروخت کرے یا کرائے پر دے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ بلکہ ظاہراً اگر اپنے مال کو کسی کو بخش دے یا اس کی (اصل) قیمت سے سستے داموں فروخت کرے یا کرائےپر دے، اگر چہ ایک تہائی سے زیادہ ہو اور ورثاء بھی اجازت نہ دیں تب بھی اس کا یہ تصرف صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ورثاء کی رضامندی بھی حاصل کرلے۔

وکالت کے احکام

وکالت یہ ہے کہ انسان جس کام میں مداخلت کر سکتا ہو اس کو کسی دوسرے کے سپرد کرے تاکہ اس کی جانب سے انجام دے مثلاً کسی کو وکیل بنائے کہ اس کا مکان فروخت کردے یا کسی عورت سے اس کا نکاح پڑھے۔ لہذا سفیہ شخص چونکہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا، اپنا مکان بیچنے کے لیے سرپرست کی اجازت کے بغیر کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا۔

▪ وکالت کے معاہدے کے انعقاد کا طریقہ ▪

مسئلہ 2265۔ وکالت میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں اور اگر انسان دوسرے شخص کو سمجھا دے کہ اس نے اسے وکیل بنایا ہے اور وہ بھی سمجھا دے کہ اس نے وکیل بننا قبول کیا ہے مثلاً اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اسے اس کی طرف سے بیچ دے اور دوسرا شخص وہ مال لے لے تو وکالت صحیح ہے۔

▪ وکالت کے معاہدے میں ایجاب و قبول میں فاصلہ پڑنا ▪

مسئلہ 2266۔ اگر انسان ایک ایسے شخص کو وکیل بنائے جس کی رہائش دوسرے شہر میں ہو اور اس کو وکالت نامہ بھیج دے اور وہ قبول کرلے، تو اگر چہ وکالت نامہ اسے کچھ عرصے بعد ہی ملے پھر بھی وکالت صحیح ہے۔

▪ موکل اور وکیل کے شرائط ▪

مسئلہ 2267۔ موکل (یعنی وہ شخص جو دوسرے کو وکیل بنائے) اور وہ شخص جو وکیل بنے ضروری ہے کہ دونوں عاقل اور ممیز ہوں۔ وکیل بنانے اور وکیل بننے کا اقدام قصد اور اختیار سے کریں اور مؤکل کے لیے بالغ ہونا بھی ضروری ہے اور جس کو وکالت پر مجبور کیا گیا ہو اگر بعد میں راضی ہو جائے تو اس کی وکالت صحیح ہے نیز نابالغ مؤکل کو اگر اس کا سرپرست اذن دے تو اس کی وکالت صحیح ہے۔

▪ جس کام میں وکالت دی گئی ہو اس کی شرائط ▪

مسئلہ 2268۔ جو کام انسان انجام نہ دے سکتا ہو یا شرعاً ضروری ہو کہ انجام نہ دے تو اس

کام کے انجام دینے کے لیے وہ دوسرے کا وکیل نہیں بن سکتا۔ مثلا جو شخص حج کے احرام کی حالت میں ہو، چونکہ اسے نکاح کا صیغہ نہیں پڑھنا چاہیے، اس لیے وہ صیغہ نکاح پڑھنے کے لیے حالت احرام میں وکیل نہیں بن سکتا۔

■ جس کام میں وکالت دی گئی ہو اسے معین کرنا ■

مسئلہ 2269۔ اگر کوئی شخص اپنے تمام کاموں کے انجام دینے کے لیے کسی کو وکیل بنائے تو صحیح ہے لیکن اگر اپنے کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنے کے لیے کسی کو وکیل بنائے اور اس کام کا تعین نہ کرے تو وکالت صحیح نہیں ہے۔

■ وکیل کو معزول اور برطرف کرنا ■

مسئلہ 2270۔ وکالت کا معاہدہ فریقین کی جانب سے غیر لازمی ہے اور موکل کا اپنے نب سے وکیل بناوکیل کوعزل کرنے کے نفاذ کے لیے شرط ہے کہ وکیل کو عزل کی اطلاع ملے۔ لہذا اگر مؤکل وکیل کو عزل کردے (یعنی کام سے برطرف کردے) تو وکیل اپنی معزولی کی خبر مل جانے کے بعد اس کام کو (مؤکل کی جانب سے) انجام نہیں دے سکتا لیکن اگر معزولی کی خبر ملنے سے پہلے اس نے وہ کام سرانجام دیا ہو تو صحیح ہے۔

■ وکیل کا وکالت سے کنارہ کشی کرنا ■

مسئلہ 2271۔ وکیل خود کو وکالت سے کنارہ کش کر سکتا ہے اوراگر چہ موکل موجود نہ ہو تب بھی اشکال نہیں رکھتا۔

■ وکیل کا کسی دوسرے شخص کو وکیل بنانا ■

مسئلہ 2272۔ جو کام وکیل کے سپرد کیا گیا ہو اس کام کے لیے وہ کسی دوسرے شخص کو وکیل مقرر نہیں کرسکتا مگر یہ کہ وہ کام جو وکیل انجام دے رہا ہو ایسا کام ہو کہ اگر بالواسطہ (کسی اور شخص کے ذریعے) بھی انجام پائے تواس کام کی عرف عام میں وکیل کی طرف نسبت دی جاتی ہو کہ اس صورت میں چنانچہ موکل نے اس کے برخلاف صاف اور واضح طور پر نہ بتایا ہو، وکیل کسی دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔ بہر حال اگر موکل نے اسے اجازت دی ہو کہ کسی کو وکیل مقرر کرے تو جس طرح اس نے اجازت دی ہو اسی کے مطابق رفتار کرسکتا ہے لہذا اگر اس نے کہا ہو کہ میرے لیے ایک وکیل مقرر کرو تو ضروری ہے کہ اس کی

جانب سے وکیل مقرر کرے لیکن از خود کسی کو وکیل مقرر نہیں کرسکتا۔

▪ اس وکیل کو معزول کرنا جسے پہلے وکیل نے اپنے موکل کے لیے انتخاب کیا ہے ▪

مسئلہ 2273۔ اگر وکیل موکل کی اجازت سے کسی کو اس کی جانب سے وکیل مقرر کرے تو پہلا وکیل دوسرے وکیل کو معزول نہیں کر سکتا اور اگر پہلا وکیل مر جائے یا موکل اسے (پہلے وکیل کو) معزول کردے تب بھی دوسرے وکیل کی وکالت باطل نہیں ہوتی۔

▪ پہلے وکیل یا موکل کا وکیل کے وکیل کو معزول کرنا ▪

مسئلہ 2274۔ اگر وکیل موکل کی اجازت سے کسی کو خود اپنی طرف سے وکیل مقرر کرے تو موکل اور پہلا وکیل اس وکیل کو معزول کر سکتے ہیں اور اگر پہلا وکیل مرجائے یا معزول ہوجائے تو دوسرے وکیل کی وکالت باطل ہو جاتی ہے۔

▪ ایک کام کے انجام دینے کے لیے چند اشخاص کی وکالت ▪

مسئلہ 2275۔ اگر (موکل) چند اشخاص کو کوئی کام انجام دینے کے لیے وکیل مقرر کرے اور ان کو اجازت دے کہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ اور تنہا اس کام کو انجام دے، تو ان میں سے ہر ایک اس کام کو انجام دے سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو دوسری کی وکالت باطل نہیں ہوتی لیکن اگر نہیں کہا ہو کہ سب مل کر یا تنہا اس کام کو انجام دیں یا کہا ہو کہ سب مل کر کام کو انجام دیں تو ان میں سے کوئی تنہا اس کام کو انجام نہیں دے سکتا اور اگر ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو باقی اشخاص کی وکالت باطل ہو جاتی ہے۔

▪ وکالت کے باطل ہونے کے اسباب ▪

مسئلہ 2276۔ اگر وکیل یا موکل مرجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے نیز جس چیز میں تصرف کے لیے کسی شخص کو وکیل مقرر کیا جائے اگر وہ چیز تلف ہوجائے مثلاً جس بھیڑ کو بیچنے کے لیے کسی کو وکیل مقرر کیا ہو اگر وہ بھیڑ مر جائے تو وکالت باطل ہوجائے گی اور اگر موکل اور وکیل میں سے کوئی ایک دیوانہ یا بےہوش ہوجائے تو دیوانگی یا بےہوشی کی حالت میں وکالت کا کوئی اثر و فائدہ نہیں ہے، اور اگر کسی شخص کو آئندہ کوئی کام کرنے کے لیے وکیل مقرر کرے، اور وکیل اور موکل دونوں میں وکالت دینے کی حالت میں اور اس کام کے انجام دینے کے وقت لازمی شرائط پائی جاتی ہوں تو وکالت صحیح ہے۔ اگر ان دو اوقات

(وکالت دینے کے وقت اور کام انجام دینے کے وقت) کے مابین دیوانگی یا بےہوشی یا اس طرح کی چیزیں پیش آجائیں تو وکالت کے صحیح ہونے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

▪ وکالت کے حق زحمت دینے کا وقت ▪

مسئلہ 2277۔ اگر انسان کسی شخص کو کسی کام کے انجام دینے کے لیے وکیل مقرر کرلے اور اسے کوئی چیز دینا (معاوضہ دینا) طے کرے تو کام کی تکمیل کے بعد ضروری ہے کہ جس چیز کا دینا طے کیا ہو وہ اسے دے دے۔

▪ مال کے تلف ہونے کی صورت میں وکیل کا ذمہ دار ہونا ▪

مسئلہ 2278۔ وکیل امین ہے اور حدّ اعتدال سے تجاوز و زیادتی اور حدّ سے کمی و کوتاہی کے علاوہ باقی صورتوں میں وہ ذمہ دار نہیں ہے لہذا جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور جس تصرّف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی تصرف اس میں نہ کرے اور اتفاقی طور پر وہ مال تلف ہو جائے تو ضروری نہیں ہے اس کا عوض دے۔

▪ مال کی نگہداشت میں کوتاہی کی صورت میں وکیل کا ذمہ دار ہونا ▪

مسئلہ 2279۔ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتے یا جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی اور تصرف اس میں کرے اور وہ مال تلف اور برباد ہو جائے تو وہ ذمہ دار ہے۔ لہذا جس لباس کا اسے کہا جائے کہ اسے بیچ دو اگر وہ اسے پہن لے اور وہ لباس تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ خلاف ورزی کے بعد وکیل کے جائز تصرفات ▪

مسئلہ 2280۔ وکیل کو جس مال میں تصرف کی اجازت دی گئی ہو، اگر اس کے علاوہ کوئی اور تصرف کرلے مثلا اسے جس لباس کے بیچنے کے لیے کہا جائے لیکن وہ اسے پہن لے اور بعد میں وہ تصرّف کرے جس کی اسے اجازت دی گئی ہو تو وہ تصرف صحیح ہے۔

قرض کے احکام

مؤمنین کو خصوصاً ضرورت مند مؤمنین کو قرض دینا اس مستحب کاموں میں سے ہے جن کے متعلق احادیث میں بہت تاکید کی گئی ہے امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے "جو مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو خدا کے لیے قرض دے، خدا صدقے کا اجر اس کے لیے اسی وقت تک قرار دیتا ہے جب تک وہ اپنا مال واپس نہ لے لے۔" اور بہت زیادہ روایات میں آیا ہے "صدقے کا دس برابر اجر و ثواب ملے گا اور قرض دینے کا اٹھارہ برابر اجر و ثواب ملے گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سے روایت میں آیا ہے "جس کے سامنے کوئی مسلمان حاجت اور ضرورت کا ہاتھ پھیلائے اور اس سے قرض مانگے اور وہ اسے قرض دے سکتا ہو پھر بھی قرض نہ دے تو خدا جنت کی ہوا اس پر حرام کرے گا۔"

▪ قرض کے معاہدے کے منعقد ہونے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2281۔ قرض میں ضروری ہے کہ قرض کو انشاء (ایجاد و تخلیق) کیا جائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ قرض کا انشاءلفظ کے ذریعے ہو بلکہ اگر لکھنے کے ذریعے سے ہو یا کسی چیز کو قرض کی نیت سے کسی شخص کو دے اور وہ بھی اسی نیت سے اسے لے لے یا کسی اور کام کے ذریعے قرض کی انشاء انجام پائے تو قرض صحیح ہے اور ضروری ہے کہ اس کی مقدار مکمل طور پر معلوم ہو۔ البتہ ضروری نہیں ہے قرض لیتے وقت اس کی مقدار معلوم ہو بلکہ اگر قرض لینے کے بعد اس کی مقدار معیّن کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

▪ قرض کی مدت پوری ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی ▪

مسئلہ 2282۔ اگر قرضدار اپنے قرض کو اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے ادا کرے تو قرض خواہ پر ضروری ہے کہ اس کو قبول کرلے مگر یہ کہ تاخیر کرنے کی شرط کرچکے ہوں کہ قرض خواہ یہ کرسکتا ہے قرض کو قبول نہ کرے مثلاً اگر قرض خواہ راغب نہ ہو کہ کچھ مدت کے لیے پیسے اپنے پاس رکھے اسی لیے وہ پیسے کسی شخص کو ادھار دیتا ہے اور اس کے ساتھ شرط رکھتا ہے کہ مقررہ مدت تک قرض ادا اور واپس نہ کرے تو اگر قرضدار اس مدت سے پہلے اپنے قرض کو ادا اور واپس کرے تو قرض خواہ پر واجب نہیں ہے کہ اس کو قبول کرے۔

▪ قرض کی مدت پوری ہونے سے پہلے قرض خواہ کا قرض کی واپسی کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2283۔ اگر قرض کے معاہدہ میں اس کی ادائیگی کے لیے مدت مقرر کی جائے، تو قرض خواہ اس مدت سے پہلے اپنے قرض کی واپسی کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا لیکن اگر قرض کے لیے مدت مقرر نہ ہوئی ہو تو اتنی مدت گزرنے کے بعد کہ عرف عام میں اتنی مدت تک تاخیر کرنے کی اجازت دی جاتی ہو، قرض خواہ جب چاہے اپنے قرض کی ادائیگی اور واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

▪ قرض خواہ کے قرض کے مطالبے کے وقت قرض کی ادائیگی ▪

مسئلہ 2284۔ اگر قرض خواہ اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے تو اگر قرضدار اپنا قرض ادا کر سکتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ فوراً ادا کرے اور اگر اس کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو گناہ گار ہے۔

▪ قرضدار کو اپنی ضروریات زندگی بیچ کر قرض کی ادائیگی پر مجبور کرنا ▪

مسئلہ 2285۔ قرضدار کو قرض کی ادائیگی کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات زندگی جیسے مکان اور گھریلو سامان بیچ دے یا انہیں قرض خواہ کو دےدے بلکہ قرض خواہ کے لیے ضروری ہے کہ صبر کرے جب تک قرضدار اپنے قرض کو ادا کر سکے۔

▪ قرضدار کا قرض کی ادائیگی کے لیے روزگار اور کام کرنے میں وظیفہ ▪

مسئلہ 2286۔ جو شخص قرضدار ہو اور اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ کام کرے اور اپنا قرضہ اتارے مگر یہ کہ وہ کام اس کے لیے حرج (ایسی سختی و مشقت جو عام لوگوں کے لیے ناقابل برداشت ہو) کا باعث ہو یا اس کی شخصیت و حیثیت کی ہتک و بے احترامی کا باعث ہو۔

▪ قرض خواہ کا دستیاب نہ ہونا ▪

مسئلہ 2287۔ جس قرضدار کو اپنے قرض خواہ تک رسائی حاصل نہ ہو تو اگر اسے امید نہیں کہ وہ اسے ڈھونڈ پائے گا، ضروری ہے کہ اس کا قرضہ کسی فقیر کو دے دے اور اس کام کے لیے حاکم شرع سے اجازت لے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ صدقہ دیتے وقت نیت کرے

کہ صدقہ اس کے مالک کی جانب سے ہو نیز اگر اس کا قرض خواہ سید ہو تو بنابر احتیاط مستحب اس کا قرضہ کسی سید کو نہ دے۔

▪ میت کے مال کا واجب خرچوں اور قرض کے برابر ہونا ▪

مسئلہ 2288۔ اگر کسی میّت کا مال اس کے کفن دفن کے واجب اخراجات اور قرضوں سے زیادہ نہ ہو تو اس کا مال انہی امور پر خرچ کرنا ضروری ہے اور اس کے وارث کو کچھ نہیں ملے گا۔

▪ سونے اور چاندی کے قرضے کو واپس کرنا ▪

مسئلہ 2289۔ اگر کوئی شخص کچھ مقدار میں سونے یا چاندی کے سکے قرض لے اور اس کی قیمت کم ہوجائے تو اگر وہی مقدار جو اس نے لی تھی واپس کرے تو کافی ہے اور اگر اس کی قیمت زیادہ ہو جائے توضروری ہے کہ وہی مقدار جو لی تھی اسی کو واپس کرے لیکن دونوں صورتوں میں اگر قرض خواہ اور قرضدار اس کے علاوہ کسی بات پرراضی ہو جائیں تو اشکال نہیں ہے۔

▪ خود اسی چیز کی واپسی کا مطالبہ کرنا جسے بطور قرض دے چکا ہو ▪

مسئلہ 2290۔ کسی شخص نے جو مال بطور قرض لیا ہو اگر وہ تلف نہ ہوا ہو اور مال کا مالک اس کا مطالبہ کرے تواحتیاط مستحب یہ ہے کہ قرضدار وہی مال اسے واپس دےدے۔

▪ قرض میں سود اور اس کے موارد ▪

مسئلہ 2291۔ اگر قرض دینے والا شرط لگائے کہ وہ جتنی مقدار میں مال دے رہا ہے اس سے زیادہ واپس لے گا مثلا ایک من گندم دے اور شرط لگائے کہ ایک من پانچ سیر واپس لوں گا یا دس انڈے دے او شرط لگائے کہ گیارہ انڈے واپس لوں گا تو یہ سود اور حرام ہے بلکہ اگر طے کرے کہ قرضدار اس کے لیے کوئی کام کرےگا یا جو چیز قرض لی ہو وہ کسی دوسری جنس کی کچھ مقدار کے ساتھ واپس کرےگا مثلا شرط کرے کہ قرضدار نے جو ہزار روپے بطور قرضہ لیے ہیں، واپس کرتے وقت اس کے ساتھ ماچس کا ایک ڈبہ بھی دے تو یہ سود ہوگا اور حرام ہے۔ نیز اگر قرضدار کے ساتھ شرط کرے کہ جو چیز قرض لے رہا ہے اسے اس طریقے سے واپس کرے گا کہ اس کی قیمت اس سے بڑھ کر ہو مثلا پگھلے ہوئے

سونے کی کچھ مقدار اسے دے اور شرط کرے کہ وہ اسے بنی ہوئی شکل میں واپس کرے گا، تب بھی یہ سود اور حرام ہے۔ لیکن اگر قرض خواہ کوئی شرط نہ لگائے بلکہ قرضدار خود قرض کی مقدار سے کچھ زیادہ واپس دے تو کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے۔
اس مسئلے میں فرق نہیں پڑتا کہ وہ چیز ناپنے والی یا تولنے والی یا گننے والی یا کوئی اور چیز ہو۔

■ سود دینے کا حرام ہونا اور اصل قرضے پر اس کے اثرات ■

مسئلہ 2292۔ سود دینا سود لینے کی طرح حرام ہے اور جو شخص سود پر قرض لے اس مال کا مالک نہیں ہوتا اور اس میں تصرف نہیں کرسکتا اور اگر صورت یہ ہو کہ اگر سود کا معاہدہ نہ بھی کیا ہوتا اور سود طے نہ بھی کرتے تب بھی پیسوں کا مالک راضی تھا کہ قرض لینے والا ان پیسوں میں تصرف کرے تو قرض لینے والا ان پیسوں میں تصرف کرسکتا ہے۔

■ سود والی بیج سے کھیتی کا حاصل ہونا ■

مسئلہ 2293۔ اگر کوئی شخص گندم یا اس جیسی کوئی چیز سود کے قرضے کے طور پر لے اور اس کے ذریعے کاشت کرے توجو پیداوار اس سے ہاتھ آئے گی قرض دینے والا اس کا مالک ہوگا۔

■ سود والے مال سے لباس خریدنا ■

مسئلہ 2294۔ اگر ایک شخص لباس خریدے اور بعد میں اس کی قیمت لباس بیچنے والے کو ایسی رقم سے دے جو سود کے قرضے سے لی ہو یا ایسی حلال رقم ہو جو سود کے قرضے پر لی گئی رقم کے ساتھ مخلوط ہوگئی ہو تو اس لباس کا پہننا اور اس میں نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا، لیکن اگر معاملہ کا بدلہ کسی خاص اور معیّن رقم کو قرار دے، اس طرح کہ اگر دوسری رقم اس کی جگہ دینا چاہے، تو اسے یہ حق حاصل نہ ہو، مثال کے طور پر خریدار بیچنے والے سے کہے کہ اس لباس کو اس رقم کے بدلے خریدتا ہوں یا خریدار معین رقم کے بدلے سودا کرنے کی نیت سے رقم اس کو دے دے اور بیچنے والا بھی اسی قصد سے اسے قبول کرے، تو اگر یہ رقم سود کے قرضے پر لی ہو یا وہ رقم سود کی رقم سے مخلوط ہوگئی ہو، اس لباس کا پہننا اس کے مالک کی رضامندی کو معلوم کئے بغیر حرام ہے اور اس لباس میں نماز پڑھنا بنابر احتیاط باطل ہے۔
البتہ اکثر بیچنے والے اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ جو مال بیچ رہے ہیں اس کے بدلے ایسے پیسے ہاتھ آئیں جن میں شریعت کے ظاہر کے مطابق تصرف کرنا جائز ہو اور چونکہ (بیچنے والے) عام طور پر ادا شدہ رقم کی

حالت کے بارے میں لاعلم ہوتے ہیں اس لیے اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ خریدار اس (بیچی گئی چیز) میں تصرف کرلے۔

▪ صرف برات کا معنی ▪

مسئلہ 2295۔ اگر انسان کسی شخص کو کچھ رقم دے تاکہ دوسرے شہر میں اس کی جانب سے اس سے کم مقدار میں لے تو اشکال نہیں رکھتا اور اس کو بینک کا حوالہ یا صرف برات کہتے ہیں۔

▪ اس شرط پر قرض دینا کہ دوسرے شہر میں زیادہ لے گا ▪

مسئلہ 2296۔ اگر کچھ رقم کسی کو قرض دے کہ چند دن بعد کسی دوسرے شہر میں اس مقدار سے زیادہ لے گا مثلاً نو ہزار روپے قرض دے کہ دس دن بعد دوسرے شہر میں دس ہزار روپے واپس لے گا تو یہ سود اور حرام ہے لیکن اگر وہ شخص جو زیادہ مقدار لے رہا ہو اس زیادہ مقدار کے بدلے کوئی چیز دے یا کوئی کام انجام دے چنانچہ عرف عام میں یہ کام حیلہ ربا (سود لینے کے لیے چال چلنا) شمار نہ ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ قرض کو اس سے کم قیمت پر بیچنا ▪

مسئلہ 2297۔ اگر قرض خواہ اپنے قرض کے بدلے قرضدار سے ڈرافٹ یا چیک لے چکا ہو اور چاہے کہ اپنے قرض کو اس کے مقررہ وقت سے پہلے اس (کی اصلی مقدار) سے کم مقدار پر بیچ دے تو اشکال نہیں رکھتا۔

حوالہ دینے کے احکام

حوالے کا طریقہ

مسئلہ 2298۔ اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو "حوالہ" دے کہ وہ اپنا قرض کسی اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کرلے تو جب "حوالہ" ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر بعد میں آئے گا مکمل ہو جائے (کہ ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ قرض خواہ کی نیت یہ ہو کہ حوالہ ہونے سے حوالہ دینے والا اس کے قرض سے بریٔ الذمہ ہو جائے) تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ قرضدار ہو جائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے قرضدار سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حوالہ دینے والے اور حوالہ لینے والے کی شرائط

مسئلہ 2299۔ حوالے کے لیے ضروری ہے کہ قرض خواہ اور قرضدار دونوں ممیّز اور عاقل ہوں اور حوالے کا ارادہ رکھتے ہوں اور ضروری ہے کہ ممیّز نابالغ کا حوالہ اس کے سرپرست کے اذن یا اجازت سے واقع ہو۔ نیز ضروری ہے کہ قرض خواہ اور قرضدار کو کسی نے مجبور نہ کیا ہو اور اگر ان میں سے کسی ایک کو مجبور کیا گیا ہو تو حوالہ صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ مجبوری اور زبردستی کے برطرف ہونے کے بعد وہ حوالہ کی اجازت دیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ یہ دونوں سفیہ نہ ہوں اور سفیہ کا حوالہ اس کے سرپرست کی اجازت کے بغیر باطل ہے۔ نیز ضروری ہے کہ یہ دونوں مفلس (دیوالیہ) نہ ہوں مگر یہ کہ حوالہ ایسے شخص کے نام ہو جو پہلے سے حوالہ دینے والے کا قرضدار نہ ہو کہ اس صورت میں حوالہ دینے والا مفلس ہو سکتا ہے۔ نیز حوالے کے صحیح ہونے میں شرط ہے کہ قرض خواہ شرعی لحاظ سے قرض دار سے اپنے قرضے کا مطالبہ کرسکتا ہو۔ لہٰذا اگر قرضدار کے پاس اس مقدار سے زائد کچھ نہ ہو جو قرض میں استثناء ہوئی ہے جیسے رہائش کا مکان، تو چونکہ قرض خواہ اپنے قرض کا قرضدار سے مطالبہ نہیں کرسکتا، اسے لیے اس قرضدار کا حوالہ دینا صحیح نہیں ہے۔

قرضدار کے علاوہ کسی دوسرے کے حوالہ کرنا

مسئلہ 2300۔ ایسے شخص کے نام حوالہ دینا جو قرضدار نہیں ہے اس صورت میں صحیح ہے کہ

وہ قبول کرے، نیز اگر انسان چاہے کسی ایسے شخص کو جو ایک جنس کا قرضدار ہے اسے کوئی دوسری جنس حوالہ دے مثلا جو شخص جو کا قرضدار ہو اس کے نام گندم حوالہ دے، توجب تک وہ قبول نہ کرے حوالہ صحیح نہیں ہے، بلکہ بنابر احتیاط ان دو صورتوں کے علاوہ بھی ضروری ہے کہ جس شخص کے نام حوالہ کیا جائے وہ قبول کرے۔

■ حوالے دھندہ کالازمی مقروض ہونا ■

مسئلہ 2301۔ انسان جب حوالہ دے تو ضروری ہے کہ وہ اس وقت مقروض ہو لہذا اگر وہ کسی سے قرض لینا چاہتا ہو توجب تک اس سے قرض نہ لے اسے کسی کےنام حوالہ نہیں دے سکتا تاکہ وہ قرض جو بعد میں (قرض خواہ) دے گا اس شخص سے لے۔

■ حوالہ کی مقداراور جنس کو معین کرنا ■

مسئلہ 2302۔ حوالہ کی مقدار اور جنس کا معیّن ہونا ضروری ہے لہذاا گر حوالہ دینے والا کسی شخص کے سو کلو گندم اور دس ہزار تومان کا مقروض ہو اور قرض خواہ کو حوالہ دے کہ ان دونوں قرضوں میں سے کوئی ایک فلاں شخص سے لے لو اور اس قرضے کو معیّن نہ کرے تو حوالہ درست نہیں ہے۔

■ حوالہ دیتےوقت قرض کی مقدار کونہ جاننا ■

مسئلہ 2303۔ اگر قرض واقعی معین ہو لیکن حوالہ دینے کے وقت قرض خواہ اور قرضدار کو اس کی مقدار یا جنس کا علم نہ ہو تو حوالہ صحیح ہے مثلا اگر کسی شخص نے دوسرے کا قرضہ رجسٹر میں لکھا ہو اور رجسٹر دیکھنے سے پہلے اس معین قرض کو حوالہ دے دے توحوالہ صحیح ہے

■ قرض خواہ کاحوالہ قبول نہ کرنے کااختیار رکھنا ■

مسئلہ 2304۔ قرض خواہ کو اختیار ہے کہ حوالہ قبول نہ کرے اگر چہ جس کے نام حوالہ دیا جائےوہ فقیر نہ ہو اورحوالے کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔

■ قرض خواہ کاحوالہ قبول نہ کرنے کااختیار رکھنا ■

مسئلہ 2305۔ جو شخص حوالہ دینے والا کا مقروض نہ ہو اگر حوالہ قبول کرے تو حوالہ ادا

کرنے سے پہلے حوالہ دینے والے سے حوالے کی مقدار کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر قرض خواہ حوالہ کے بعد اپنے قرض کا اس سے کم مقدار پر اس شخص کے ساتھ مصالحت کرے جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے تو جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے صرف مقدار جو ادا کرچکا ہے (نہ پوری وہ مقدار جو حوالہ دیا گیا ہے) اس کو حوالہ دینے والے سے مطالبہ کرسکتا ہے۔

▪ حوالہ کے معاہدے کا لازمی ہونا ▪

مسئلہ 2306۔ حوالہ کے معاہدے کی انعقاد اور طے ہونے کے بعد حوالہ دینے والا اور جس کے نام حوالہ دیا جائے ان میں سے کوئی ایک بھی اس معاملہ کو فسخ نہیں کرسکتے اور اسی طرح بنابر اقوی قرض خواہ حوالہ کو فسخ نہیں کرسکتا خواہ جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے حوالہ کے وقت فقیر ہو یا فقیر نہ ہو۔

▪ حوالہ میں فسخ کرنے کی شرط کرنا ▪

مسئلہ 2307۔ اگر قرضدار اور قرض خواہ اور جس کے نام حوالہ دیا گیا ہو یا ان میں سے کسی ایک نے اپنے لیے حوالہ کے فسخ کرنے کا حق طے کیا ہو تو جس طرح طے کرچکے ہوں اسی کے مطابق حوالہ کو فسخ کرسکتے ہیں۔

▪ حوالہ دینے والے کا خود قرض ادا کرنا ▪

مسئلہ 2308۔ اگر حوالہ دینے والا خود قرض خواہ کا قرض ادا کرے تو اگر وہ شخص جس کے نام حوالہ دیا گیا ہو حوالہ دینے والے کا قرضدار ہو اور اس نے خود خواہش کی ہو کہ قرض کو ادا کرے، تو حوالہ دینے والے نے جو کچھ دیا ہو اس سے لے سکتا ہے لیکن اگر اس کی خواہش کے بغیر ہو یا وہ حوالہ دینے والے کا قرضدار نہ ہو تو جو چیز دی ہے اس کا مطالبہ اس سے نہیں کرسکتا۔

رھن (گروی) کے احکام

▪ گروی (رھن) کا معنی ▪

مسئلہ 2309۔ "رھن" یہ ہے کہ قرضدار کسی مال کو قرض خواہ کے پاس رکھے اس لیے کہ اگر اس کے قرض کو مقررہ مدت پر ادا نہ کرے تو قرض خواہ اپنے قرض کو اس مال سے وصول کرے۔

▪ گروی یا رھن کے معاہدے کے انعقاد کا طریقہ ▪

مسئلہ 2310۔ رھن یا گروی رکھوانے والے کی طرف سے لازمی ہے اور گروی میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ قرضدار کسی مال کو گروی رکھنے کی نیت سے قرض خواہ کو دے دے اور قرض خواہ بھی اسی نیت سے اسے لے لے تو رھن صحیح ہے۔

▪ گروی یا رھن کے فریقین کی شرائط ▪

مسئلہ 2311۔ ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا اور گروی لینے والا ممیّز اور عاقل ہو ں اور گروی کی قصد کرے اور نابالغ ممیّز کے لیے ضروری ہے کہ سرپرست کی اذن یا اجازت سے گروی رکھے اسی طرح ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والے اور گروی دینے والے کو کسی نے مجبور نہ کیا ہو اور اگر اجبار زبردستی کے برطرف ہونے کے بعد گروی اور رھن پر راضی ہو جائے تو کافی ہے نیز ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا مفلّس اور سفیہ نہ ہو (مفلس اور سفیہ کا معنی مسئلہ 2262میں گذر چکا ہے)۔

▪ گروی رکھے ہوئے مال میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2312۔ انسان وہ مال گروی رکھ سکتا ہے جس میں وہ شرعاً تصرف کرسکتا ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت سے گروی رکھ دے تو بھی صحیح ہے۔

▪ گروی رکھے ہوئے مال کا خرید و فروخت کے قابل ہونا ▪

مسئلہ 2313۔ جس چیز کو گروی رکھا جارہا ہو ضروری ہے کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہو

لہذا اگر شراب یا اس جیسی کوئی چیز گروی رکھی جائے تو درست نہیں ہے۔

▪ گروی رکھے ہوئے مال کے منافع ▪

مسئلہ 2314۔ جس چیز کو گروی رکھا جارہا ہو گروی رکھنے کی وجہ سے گروی رکھوانے والے کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتی لہذا جس چیز کو گروی رکھا جا رہا ہے اس سے جو منافع حاصل ہونگے اس شخص کی ملکیت ہوگی جو اسے گروی رکھوائے۔

▪ گروی رکھے ہوئے مال میں قرض خواہ کا تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2315۔ قرض خواہ نے جو مال بطور گروی لیا ہو اس میں قرضدار کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا یا اسے کسی دوسرے کی ملکیت میں نہیں دے سکتا مثلا نہ وہ کسی دوسرے کو وہ مال بخش سکتا ہے نہ کسی کو بیچ سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے کسی کو بخش دے یا بیچ دے اور قرضدار بعد میں اجازت دے تو اس کا بخش دینا یا بیچنا صحیح ہوگا۔ اور اگر قرضدار کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف کرے تو ذمہ دار ہے۔ اور اگر کوتاہی نہ کرے اور جس مال کو گروی کے طور پر لیا ہے اس کے پاس تلف ہو جائے، اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔

▪ بیچے ہوئے گروی مال کی قیمت کا گروی ہونا ▪

مسئلہ 2316۔ اگر قرض خواہ اس مال کو جو اس نے بطور گروی لیا ہو قرضدار کی اجازت سے بیچ دے تو مال کی طرح اس کی قیمت گروی ہوگی۔ اسی طرح اگر قرضدار کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور بعد میں قرضدار اجازت دے یا یہ کہ قرضدار خود اس چیز کو قرض خواہ کی اجازت سے بیچ دے کہ اس صورت میں اس کا عوض (قیمت) گروی ہوگا اوراگر یہ کام اس کی اجازت کے بغیر ہو تو وہ مال گروی ہونے پر باقی رہے گا۔

▪ قرض خواہ کا گروی رکھے ہوئے مال کو بیچنا ▪

مسئلہ 2317۔ جس وقت قرضدار کو قرض ادا کرنا چاہیے، اگر قرض خواہ اس وقت اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور قرضدار قرض ادا نہ کرے تو اگر قرض خواہ (اس کی جانب سے) بیچنے کے لیے وکالت رکھتا ہو تو جس مال کو گروی لیا ہے اسے بیچ سکتا ہے اور اس سے اپنے قرضے کو وصول کرسکتا ہے اور اگر بیچنے کے لیے وکالت نہیں رکھتا ہو توضروری ہے کہ قرضدار سے اجازت لے۔ اگر قرضدار تک رسائی نہ رکھتا ہو یا قرضدار بیچنے کی اجازت نہ

دیتا ہوتواحتیاط مستحب کی بناپر اس کے بیچنے کے لیے حاکم شرع سے اجازت لے۔ بہرحال اگر جس قیمت پر گروی لیے ہوئے مال کو بیچا ہے وہ اس کے قرضے کی مقدار سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ زائد مال قرضدار کو واپس کردے۔

▪ ضروریات زندگی کے سامان کو گروی رکھنا ▪

مسئلہ 2318۔ اگر مقروض کے پاس مکان کے علاوہ کہ جس میں وہ رہتا ہے اور اس کی حیثیت سے بڑھ کر نہیں ہے اور دوسری ضرورت کی چیزوں جیسے گھریلو سامان کے علاوہ اور کچھ نہ ہو تو قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن اگر ضرورت کی اشیاء جیسے مکان اور گھریلو سامان کو بطور گروی دیا ہو تو قرض خواہ -جس طریقے سے پہلے مسئلے میں گذر چکا- اسے بیچ سکتا ہے اور اپنا قرضہ وصول کرسکتا ہے۔

ضامن ہونے کے احکام

▪ ضمان کے معاہدے کے انعقاد کا طریقہ ▪

مسئلہ 2319۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے قرضہ کو ادا کرنے کے لیے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن ہونا اس وقت صحیح ہوگا جب وہ کسی لفظ سے -اگرچہ وہ عربی زبان میں نہ ہو- یا کسی عمل سے قرض خواہ کو سمجھا دے کہ میں تمہارے قرض کی ادائیگی کے لیے ضامن بن گیا ہوں اور قرض خواہ بھی اپنی رضامندی کو سمجھا دے لیکن اس میں قرضدار کا راضی ہونا شرط نہیں ہے۔

▪ ضامن اور قرض خواہ کی شرائط ▪

مسئلہ 2320۔ ضمان کے معاہدے میں ضامن اور قرض خواہ کے لیے ضروری ہے کہ ممیّز اور عاقل ہوں اور ضامن ہونے کا قصد رکھتے ہوں اور نابالغ ممیز کے لیے ضروری ہے کہ اس کے سرپرست کے اذن یا اجازت سے ہو اور ضروری ہے کہ ضامن اور قرض خواہ کو کسی نے مجبور نہ کیا ہو اور مجبور ہونے کی صورت میں اگر بعد میں رضا مند ہو جائیں تو کافی ہے نیز ضروری ہے کہ سفیہ اور مفلس نہ ہوں لیکن سفیہ کا سرپرست کی اجازت سے اور مفلس کا قرض خواہ کے اذن یا اجازت سے ضامن ہونا صحیح ہے لیکن یہ شرائط قرضدار میں ضروری نہیں مثلاً اگر کوئی شخص ضامن ہو جائے کہ بچے (اگر چہ غیر ممیز ہو) یا دیوانے یا سفیہ کا قرض ادا کرے گا تو صحیح ہے۔

▪ ضمانت کی اقسام ▪

مسئلہ 2321۔ ضامن ہونے کی دو صورتیں ہیں:

1۔ ضامن بغیر کسی شرط کے اپنے ذمہ لیتا ہے کہ کسی کا قرض ادا کرے گا کہ اس صورت میں قرضدار بری الذمہ ہو کر اس ضامن کا قرضدار بن جائے گا لہذا قرض خواہ اپنے قرض کا پہلے قرضدار سے مطالبہ نہیں کر سکتا اور یہ صورت بغیر کسی اشکال کے صحیح ہے۔

2۔ ضامن ابھی اپنے ذمہ لیتا ہے کہ اگر قرضدار قرض ادا نہ کرے تو وہ ادا کرے گا تو بعید نہیں ہے کہ یہ صورت بھی صحیح ہو اور قرض خواہ اس قرضدار کی طرف سے قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں

اپنے قرض کا ضامن سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

▪ قرضدار ہونے سے پہلے ضمانت ▪

مسئلہ 2322۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی سے قرض لے اور اس قرض دینے والے کو کوئی کہے کہ میں اس قرض کا ضامن ہوں تو بعید نہیں ہے کہ قرض لینے والے کی عدم ادائیگی کی صورت میں قرض خواہ اس ضامن سے قرض کا مطالبہ کر سکے۔

▪ قرض خواہ، قرضدار یا قرض کی مقدار کا معین نہ ہونا ▪

مسئلہ 2323۔ بنابر احتیاط انسان اس صورت میں ضامن بن سکتا ہے جب قرض خواہ اور قرضدار اور قرض پر دی گئی چیز کی جنس فی الواقع معین ہو اگر چہ فریقین کے لیے معین نہ ہو مثلاً اگر قرض خواہ نے قرضدار کے قرض کو یا قرضدار کے نام کو اپنے رجسٹر میں لکھا ہو اور فی الحال اسے نہ جانتا ہو تو اس صورت میں اگر ضامن کہے کہ فلاں شخص کا قرض جتنا بھی ہو یا ان دو اشخاص یا چند اشخاص جو تمہارے قرضدار ہیں ان کے قرض کو میں اپنے ذمہ لیتا ہوں ظاہراً اس طرح کا ضامن ہونا بھی صحیح ہے لیکن اگر دو اشخاص کا ایک شخص پر قرضہ ہو اور کوئی انسان کہے کہ میں تم میں سے ایک کا قرض ادا کروں گا تو چونکہ اس نے اس بات کو معین نہیں کیا کہ ان میں سے کس کے قرض کا ضامن ہوا ہے اس لیے اس کا ضامن بننا باطل ہے نیز اگر کسی شخص کا دو اشخاص پر قرض ہو اور کوئی شخص کہے کہ میں ضامن ہوں کہ ان میں سے ایک کا قرض تمہیں ادا کردوں گا تو چونکہ اس نے اس بات کو معین نہیں کیا کہ دونوں میں سے کس کا قرضہ ادا کرے گا اس لیے اس کا ضامن بننا باطل ہے اسی طرح اگر کسی کا دوسرے شخص پر مثال کے طور پر دس کلو گندم اور دس کلو جو قرضہ ہو اور کوئی کہے کہ میں تمہارے دونوں قرضوں میں سے ایک کی ادائیگی کا ضامن ہوں اور اس چیز کو معین نہ کرے کہ وہ گندم کے لیے ضامن ہے یا جو کے لیے تو یہ ضمانت صحیح نہیں ہے۔

▪ ضامن کو قرض معاف کرنا ▪

مسئلہ 2324۔ اگر قرض خواہ اپنا قرض ضامن کو بخش دے تو ضامن قرضدار سے کوئی چیز نہیں لے سکتا اور اگر وہ قرضے کی کچھ مقدار اسے بخش دے تو وہ (مقروض سے) اس مقدار کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

▪ ضمانت کے معاہدے کا لازمی ہونا ▪

مسئلہ 2325۔ ضامن ہونا ایک لازمی معاہدہ ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کرنے کے لیے ضامن بن جائے تو پھر وہ ضامن ہونے سے مکر نہیں سکتا ہے۔

▪ ضمانت میں فسخ کرنے کی شرط کرنا ▪

مسئلہ 2326۔ اگر ضامن اور قرض خواہ شرط کرے کہ جب چاہیں ضامن کی ضمانت کو فسخ کر سکتے ہیں تو ضروری ہے کہ ایسے معاہدے کے صحیح ہونے میں احتیاط کریں۔

▪ ضمانت کے وقت ضامن کو قرضدار کے فقیر ہونے کے بارے میں علم ہونا ▪

مسئلہ 2327۔ اگر انسان ضامن بننے کے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرسکتا ہو تو اگر چہ وہ بعد میں فقیر ہو جائے تو قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرکے پہلے قرضدار سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اسی طرح اگر ضامن ضمانت دیتے وقت قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتے ہوئے اس کے ضامن بننے پر رضامند ہوجائے تب بھی یہی حکم ہے۔

▪ ضمانت کے وقت ضامن کا قرضدار کے فقیر ہونے کے بارے میں نہ جاننا ▪

مسئلہ 2328۔ اگر انسان ضامن بننے کے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور قرض خواہ صورت حال کو نہ جانتا ہو یا صورت حال جاننے کی صورت میں بھی اس کے ضامن ہونے پر رضامند ہو جائے تو اس (ضامن) کا ضامن ہونا صحیح ہے اور قرض خواہ اسے فسخ نہیں کرسکتا، لیکن اگر قرض خواہ اس ضامن کے قرضے کی ادائیگی پر قدرت نہ رکھنے کی صورت کو جانتے ہوئے اس کے ضامن ہونے پر راضی نہ ہو، تو اس کا ضامن ہونا باطل ہے مگر یہ کہ قرض خواہ بعد میں اس کے ضامن ہونے کی اجازت دے تو اس کا ضامن ہونا صحیح ہوگا اور کسی نئے معاہدے کی ضرورت نہیں ہے۔

▪ قرضدار کی اجازت کے بغیر ضامن بننا ▪

مسئلہ 2329۔ اگر کوئی شخص قرض خواہ کی اجازت کے بغیر ضامن ہو جائے کہ اس کے قرضے کو ادا کردے گا تو وہ اس سے کوئی چیز نہیں لے سکتا۔

▪ ضامن کا ادا کیے گئے قرض کی مقدار کا قرضدار سے مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2330۔ اگر کوئی شخص قرضدار کی اجازت سے اس کے قرضے کی ادائیگی کا ضامن بن جائے تو جس مقدار کے لیے ضامن بنا ہو اس کی ادائیگی کے بعد اسے قرضدار سے لے سکتا ہے مگر یہ کہ ضامن قرض کی ادائیگی کے وقت بلامعاوضہ ہونے کا قصد کرچکا ہو یا قرضدار بلامعاوضہ ہونے کا قصد رکھتا ہو اور (معاہدہ طے کرتے وقت) ایسے الفاظ استعمال کرچکا ہو کہ جن کا ظاہر یہ ہو کہ ضامن بلامعاوضہ اس کے قرض کو ادا کرے گا تو اس صورت میں قرضدار کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بہرحال اگر ضامن جس جنس کے لیے وہ قرضدار تھا اس کی بجائے کوئی اور جنس قرض خواہ کو دے تو جو چیز دی ہو اسے قرضدار سے نہیں لے سکتا مثلا اگر قرضدار کو دس کلو گندم دیناہو اور ضامن دس کلو چاول دے دے تو ضامن مقروض سے دس کلو چاول نہیں لے سکتا لیکن اگر قرضدار خود چاول دینے پرراضی ہو جائے توکوئی اشکال نہیں۔

کفالت کے احکام

■ کفالت کا معنی ■

مسئلہ 2331۔ "کفالت" سے مراد یہ ہے کہ انسان ضامن ہوجائے کہ جس وقت قرض خواہ چاہے گا وہ مقروض کو اس کے سپرد کرے گا یا جس شخص کا صالح عدالت میں حاضر ہونا لازمی ہواسے حاضر کرلے گا مثال کے طور پر کوئی مرد کسی عورت کے بیوی ہونے کا مدّعی ہواور وہ عورت اس چیز کا انکار کرتی ہو تو کوئی انسان ضامن ہوجائے کہ اس عورت کو بموقع ضرورت حاکم شرع کے سامنے حاضر کرے گا، جو شخص اس طرح کی ضمانت کرتا ہے اسے "کفیل" کہتے ہیں۔

■ کفالت کے صحیح ہونے کی شرائط ■

مسئلہ 2332۔ کفالت اس وقت صحیح ہے جب کفیل کسی بھی الفاظ میں -خواہ وہ عربی زبان کے نہ بھی ہوں- یا کسی عمل سے قرض خواہ کو مثلا یہ بات سمجھادے کہ میں ذمہ لیتا ہوں کہ جس وقت تم چاہو گے میں مقروض کو تمہارے سپرد کروں گا اور احتیاط کی بناپرضروری ہے کہ قرض خواہ نیز وہ شخص جو دوسرے کو عدالت میں حاضر کرنے کا حق رکھتا ہواور مقروض نیز وہ شخص جو اسے عدالت میں حاضر کرنے کی ضمانت کرتاہو، یہ سب لوگ اس بات کو قبول کرلے اور کفالت کے صحیح ہونے کے شرائط میں سے یہ ہے کہ قرض خواہ یہ حق رکھتا ہو کہ قرضدار سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرسکے لہذا اگر قرضدار پر کسی بھی وجہ سے -جیسا فقیرہونے کی وجہ سے- شرعی لحاظ سے قرض کی ادائیگی لازمی نہ ہو تو کفالت باطل ہے اور عدالت میں کسی شخص کو حاضر کرنے کی کفالت میں شرط ہے کہ اس شخص کی حاضری عدالت میں ضروری ہو۔

■ کفیل کی شرائط ■

مسئلہ 2333۔ کفیل میں چند شرائط پانا ضروری ہے:

1۔ ممیز ہو۔

2۔ عاقل ہو۔

3۔ بالغ ہو لیکن اگر کوئی نابالغ شخص سرپرست کی اجازت یا اذن سے کفیل بن جائے تو صحیح ہے۔
4۔ کفیل بننے کا قصد رکھتا ہو۔
5۔ اگر کفیل بننے میں مال خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو سفیہ نہ ہو اور سفیہ کا سرپرست کے اذن یا اجازت کے بغیر کفیل بننا اس صورت میں باطل ہے جب کفالت میں اپنے مال کو خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔
6۔ مفلس نہ ہو اور مفلّس کا کفیل بننا چنانچہ ایسے مال میں تصرف کرنا اس کے لیے ضروری ہو جس مال میں تصرف کرنے سے اسے منع کیا جاچکا ہو، تو اس کا کفیل بننا قرض خواہ کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں ہے۔
7۔ کسی نے اسے کفیل بننے پر مجبور نہ کیا ہو اور اگر کسی نے اسے مجبور کیا ہو تو اس کی کفالت باطل ہے مگر یہ کہ مجبوری کے برطرف ہونے کے بعد کفالت کی اجازت دے۔
8۔ جس کا کفیل بنا ہے اسے حاضر کر سکے۔

▪ کفالت کے ختم ہونے کے اسباب ▪

مسئلہ 2334۔ ان سات چیزوں میں سے کوئی ایک کفالت کو ختم کر دیتی ہے:
1۔ کفیل مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کرے یا مطلوبہ شخص کو عدالت میں حاضر کر دے۔
2۔ قرض خواہ کا قرضہ ادا کر دیا جائے یا (وہ قرض) کسی دوسرے کے ذمہ منتقل اور حوالہ ہو جائے یا مطلوبہ شخص خود عدالت میں حاضر ہو جائے۔
3۔ قرض خواہ اپنے قرضے سے دستبردار ہو جائے یا مطلوبہ شخص کی عدالت میں حاضری کسی وجہ سے -جیسے مدّعی کے اپنی دعویٰ سے دستبرداری کی وجہ سے- ضروری نہ ہو۔
4۔ مقروض یا جس شخص کی عدالت میں حاضر کروانے کی ضمانت کی ہے مر جائے۔
5۔ کفیل مر جائے۔
6۔ قرض خواہ یا وہ شخص جو دوسرے کو عدالت میں حاضر کروانے کا حق رکھتا ہو کفیل کو کفالت سے بری الذمہ قرار دے۔
7۔ جو شخص مقروض کو قرض خواہ کے پاس حاضر کر سکتا تھا یا مطلوبہ شخص کو عدالت میں حاضر کر سکتا تھا، وہ کفالت کا معاہدہ انجام دینے کے بعد اس کام کے انجام دینے سے عاجز اور ناتواں ہو جائے۔

▪ قرض دار کو قرض خواہ سے چھڑانا ▪

مسئلہ 2335۔ اگر قرض کی ادائیگی واجب ہو اور کوئی شخص مقروض کو قرض خواہ سے زبردستی

آزاد کرادے چنانچہ قرض خواہ کی پہنچ مقروض تک نہ ہوسکے تو جس شخص نے مقروض کو آزاد کرایا ہو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے یا وہ خود قرض خواہ کا قرض ادا کرے مگر یہ کہ قرض خواہ اپنے قرض سے دستبردار ہو جائے یا اسے کسی دوسرے کے ذمہ منتقل اور حوالہ کردے یا کسی وجہ سے اس پر قرض کی ادائیگی ضروری نہ ہو۔

ودیعہ (امانت) کے احکام

امانت منعقد ہونے کا طریقہ

مسئلہ 2336۔ اگر کوئی شخص اپنا مال کسی کو دے اورکہے کہ یہ تمہارے پاس امانت رہے گا اور وہ بھی قبول کرے یا کوئی لفظ کہے بغیر مال کا مالک اس شخص کو سمجھادے کہ وہ اسے مال رکھوالی کے لیے دے رہا ہے اور وہ بھی رکھوالی کے قصد سے لے لے تو ضروری ہے کہ امانت داری کے ان احکام کے مطابق عمل کرےجو بعد میں بیان ہوں گے۔

امانت رکھنے والے اور امانت دینے والے کی شرائط

مسئلہ 2337۔ ضروری ہے کہ امانت دار اور وہ شخص جومال کو بطور امانت دے دونوں عاقل اور ممیز ہوں لہذا اگر کوئی شخص کسی مال کو دیوانے یا غیر ممیز کے پاس امانت کے طور پر رکھے، یا دیوانہ یا غیر ممیز کوئی مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھے تو صحیح نہیں ہے، اسی طرح ضروری ہے کہ امانت رکھوانے والا بالغ اور مال کا مالک ہو اور امانت رکھنے کا قصد رکھتا ہو لیکن ممیز بچے کے لیے اپنے سرپرست کے اذن سے جائز ہے کہ اپنے مال کو کسی کے پاس امانت رکھے اسی طرح جائزہے کہ انسان دوسرے کے مال کو اس کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھے۔

بچے یا دیوانے سے امانت لینا اور اس کا ذمہ دار ہونا

مسئلہ 2338۔ اگر کوئی شخص بچے یا دیوانےسے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بطور امانت قبول کرلے تو ضروری ہے کہ وہ چیز ا س کے مالک کو دے دے اور ا گر وہ چیز خود بچے یا دیوانے کا مال ہو چنانچہ ان کے سرپرست نے امانت دینے کی اجازت نہیں دی ہو تو ضروری ہے کہ اس مال کو ان کے سرپرست تک پہنچا دے اور ا گر وہ مال تلف ہو جائے -خواہ مال کو ان تک پہنچانے میں کوتاہی کی ہو یا کوتاہی نہ کی ہو- تو اس مال کا ذمہ دار ہے اور ضروری ہے کہ اس کا عوض دے مگر یہ کہ مال کے تلف ہوجانے کے خوف سے اسے سنبھالا ہو تاکہ اس کے مالک یا اس کے سرپرست تک پہنچا دے لیکن مال تلف ہوجائے تو اس صورت میں ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ امانت دار کا امانت کی حفاظت کرنے سے ناتوان ہو جانا ▪

مسئلہ 2339۔ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرسکتا ہو اگر امانت رکھوانے والا اس کی حالت سے باخبر نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ شخص امانت قبول نہ کرے مگر یہ کہ مال کا مالک اس کی حفاظت میں اس (امانتدار) سے زیادہ ناتوان ہو اور امانت دار سے بہتر کوئی شخص اس مال کی حفاظت نہ کرسکتا ہو۔

▪ اس شخص کا ذمہ دار ہونا جس نے امانت قبول نہیں کی ہو ▪

مسئلہ 2340۔ اگر انسان مال کے مالک کو سمجھائے کہ وہ اس کے مال کی حفاظت کے لیے تیار نہیں چنانچہ وہ مالک کے مال کو چھوڑ کر چلا جائے اور وہ مال تلف ہوجائے تو جس شخص نے امانت قبول نہ کی ہو وہ ذمہ دار نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس مال کی حفاظت کرے۔

▪ امانت کو فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2341۔ امانت ایک غیر لازمی معاہدہ ہے لہذا جو شخص کسی کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوائے جب چاہے اپنا مال واپس لے سکتا ہے اور جو شخص امانت قبول کرتا ہے جب بھی چاہے اسے اس کے مالک کو واپس کرسکتا ہے۔

▪ امانت کے فسخ ہونے کے بعد امانت دار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2342۔ اگر کوئی شخص امانت کی حفاظت کو ترک کر دے اور امانت داری کو فسخ کردے تو ضروری ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے مال اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا سرپرست تک پہنچا دے یا انہیں اطلاع دے کہ وہ مال کی (مزید) حفاظت کے لیے تیار نہیں ہے اوراگر وہ بغیر کسی عذر کے مال ان تک نہ پہنچائے اور اطلاع بھی نہ دے اگر مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ امانت کی حفاظت کے لیے امانت دار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2343۔ جو شخص امانت قبول کرے اگر اس کے پاس اسے رکھنے کے لیے مناسب جگہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے لیے مناسب جگہ مہیا کرے اور امانت کی اس طرح حفاظت

کرے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے حفاظت میں کوتاہی کی ہے اور اگر وہ اس کو غیر مناسب جگہ پر رکھے اور امانت تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ امانت کا تلف ہو جانا ▪

مسئلہ 2344۔ جو شخص امانت قبول کرے اگر وہ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور اتفاقی طور پر وہ مال تلف ہوجائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر وہ مال کو ایسی جگہ رکھے جہاں وہ غیر محفوظ ہو کہ اگر کوئی ظالم خبر پائے تو لے جائے، اگر وہ مال تلف ہو جائے توضروری ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے۔

▪ مالک کا مال کی نگہداشت کی جگہ تبدیل کرنے سے منع کرنا ▪

مسئلہ 2345۔ اگر مال کا مالک اپنے مال کی حفاظت کے لیے کوئی جگہ معین کردے اور جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس سے کہے کہ "تمھیں چاہیے کہ یہیں مال کا خیال رکھو اور اگر اس کے ضایع ہوجانے کا احتمال ہو تب بھی تم اسے کہیں اور نہ لے جانا"تو امانت قبول کرنے والا اسے کسی اورجگہ نہیں لے جاسکتا اور اگر وہ مال کو کسی دوسری جگہ لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار ہے۔

▪ مالک کا مال منتقل کرنے سے منع نہ کرنے کی صورت میں اسے کسی دوسری جگہ منتقل کرنا ▪

مسئلہ 2346۔ اگر مال کا مالک اپنے مال کی حفاظت کے لیے کسی جگہ کا نام بتائے اور جس نے امانت قبول کی ہو وہ جانتا ہو کہ اس کی نظر میں وہ جگہ کوئی خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ وہ جگہ حفاظت کی جگہوں میں سے ایک ہے، تو وہ شخص کہ جس نے امانت قبول کی ہے اس مال کو کسی دوسری جگہ جو پہلی جگہ سے زیادہ محفوظ ہویا پہلی جگہ جتنی محفوظ ہو لے جاسکتا ہے اور اگر مال وہاں تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ مال کے مالک کا دیوانہ ہو جانا ▪

مسئلہ 2347۔ اگر مال کا مالک دیوانہ ہوجائے توجس شخص نے امانت قبول کی ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ فوراً امانت اس کے سرپرست کو دےدے یا اس کے سرپرست کو اطلاع دے اوراگر شرعی عذر کے بغیر اس مال کو اس کےسرپرست کو نہ دے اور اطلاع دینے میں بھی کوتاہی کرے اور مال تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ مال کا مالک مر جانے کی صورت میں امانت دار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2348۔ اگر مال کا مالک مر جائے تو امانت دار پر ضروری ہے کہ اس مال کو ورثاء تک پہنچائے یا وارث کے سرپرست یا وکیل تک پہنچائے یا ان کو اطلاع دے اور اگر مال کو ان تک نہ پہنچائے اور اطلاع دینے میں بھی کوتاہی کرے اور مال تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار ہے اور اگر امانت کے بارے میں کوئی وصیّت ہو چکی ہو اور اس کے لیے کوئی وصی مقرر ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اس مال کو وصی تک پہنچائے یا اسے اطلاع دے، لیکن اگر یہ جاننے کے لیے کہ جو شخص کہہ رہا ہے کہ میں میت کا وارث ہوں یا میں اس کا وصی ہوں کیا وہ سچ کہہ رہا ہے یا نہیں، یا میت کا کوئی اور وارث بھی ہے یا نہیں، یا میت نے امانت کے بارے میں کوئی وصیت کی ہے اور اس وصیت کے لیے کسی کو وصی مقرر کیا ہے یا نہیں اسے مال نہ دے اور اطلاع دینے سے بھی اجتناب کرے اور مال تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ امانت رکھنے والے کے ورثاء کے متعدد ہونے کی صورت میں امانت دار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2349۔ اگر مال کا مالک مرجائے اور اس کے چند ورثاء ہوں، تو اگر اس نےامانت کے بارے میں کوئی وصیت کی ہو اور اس وصیت کے لیے کوئی وصی مقرر کرچکا ہو، تو امانتدار کے لیے ضروری ہے کہ اس مال کو وصی تک پہنچا دے یا اسے اطلاع دے اور اگر اس کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو یا اس وصیت کے لیے کسی کو وصی مقرر نہ کیا ہو، تو امانت دار کے لیے ضروری ہے کہ اس مال کو سب ورثاء یا ان کے سرپرستوں کو دےدے یا ان کو اطلاع دے یا ایسے شخص کو دے جسے سب ورثاء نے مال لینے کی اجازت دی ہو اور اگر تمام مال ان ورثاء میں سے کسی ایک کو دے اور دوسرے ورثاء نے یا ان کے سرپرستوں نے اجازت نہ دی ہو تو امانت دار دوسروں کے حصّوں کا ذمہ دار ہے۔

▪ امانت دار کا مر جانا یا دیوانہ ہو جانا ▪

مسئلہ 2350۔ جس شخص نے امانت قبول کی ہو اگر وہ مرجائے یا دیوانہ ہو جائے تو اس کے وارث یا اس کے سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے مال کے مالک یا اس کے سرپرست یا اس کے وکیل کو اطلاع دے یا امانت ان تک پہنچا دے۔

▪ امانت دار کا موت کی نشانیاں دیکھنے کی صورت میں وظیفہ ▪

مسئلہ 2351۔ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے تو اگر ممکن ہو توضروری

ہے کہ امانت کو اس کے مالک یا اس کے وکیل یا اس کے سرپرست تک پہنچا دے یا ان کو اس چیز کی اطلاع دے اور اگر ان تک امانت کا پہنچانا اور ان کو اطلاع دینا ممکن نہ ہو توضروری ہے کہ امانت حاکم شرع کو دے اورچنانچہ حاکم شرع دستیاب نہ ہو تو اگر اس کا وارث امین شخص ہو اور امانت سے مطلع ہو، تو ضروری نہیں ہے کہ وصیت کرے ورنہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مرنے کے بعد مال کا اس کے مالک تک پہنچنے کے لیے جو سب سے زیادہ مفید کام ہو اس کام کو انجام دے مثلا اس مال کے بارے میں وصیت کرے اور گواہ لے اور وصی اور گواہ کو مال کے مالک کا نام بتائے اور اس مال کی جنس اور خصوصیات اور مکان اورجگہ بتائے۔

▪ امانت دار کا موت کی نشانیاں دیکھنے کی صورت میں اپنے وظیفے پر عمل نہ کرنا ▪

مسئلہ 2352۔ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اورگذشتہ مسئلے میں بیان شدہ حکم پر عمل نہ کرے چنانچہ وہ امانت تلف ہو جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اگر چہ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کی ہو اور اس بیماری سے تندرست ہو جائے یا کچھ مدت گذرنے کےبعد پشیمان ہوجائے اور وصیت کرے، مگر یہ کہ تندرستی کے بعد مال کا مالک راضی ہو کہ مال پھر بھی امانت کے طور پر رہے اور امانت دار کو بھی مالک کی رضایت کا علم ہو چکا ہو کہ اس صورت میں امانت کا حکم ابھی تک باقی ہے۔ لہذا اگر اس کے بعد امانت بغیر کوتاہی کے تلف ہوجائے تو امانتدار ذمہ دار نہیں ہے۔

عاریہ کے احکام

■ عاریہ کا معنی ■

مسئلہ 2353۔ "عاریہ" سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اس مال سے استفادہ کرے اور اس کے عوض کوئی چیز اس سے نہ لے۔

■ عاریہ کا معاہدہ ■

مسئلہ 2354۔ عاریہ میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں اور اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی کو لباس عاریہ کے قصد سے دے اور وہ بھی اسی قصد سے لے تو عاریہ صحیح ہے۔

■ جن جگہوں میں عاریہ جائز نہیں ■

مسئلہ 2355۔ غصبی چیز کو بطور عاریہ دینا اور جو عاریہ دینے والے کا اپنا مال ہو لیکن اس کی منفعت اس نے کسی دوسرے شخص کے سپرد کی ہو مثلاً اسے کرائے پر دے رکھا ہو، اس صورت میں صحیح ہے کہ جب غصبی چیز کا مالک یا وہ شخص جس نے عاریہ دینی والی چیز کو بطور اجارہ لے رکھا ہو اس کے عاریہ دینے پر راضی ہو۔

■ غصبی مال اور اس جیسے مال کا عاریہ ■

مسئلہ 2356۔ انسان جس چیز کی منفعت کا مالک ہو مثلاً اس چیز کو کرائے پر لے رکھا ہو تو اس مال کو ایسے شخص کو عاریہ پر دے سکتا ہے جو قابل اعتماد ہو اور اسے عاریہ دینا مال کے لیے خطرہ نہ رکھتا ہو لیکن اگر اجارہ میں شرط کرچکے ہوں کہ خود اس مال سے استفادہ کرے گا، تو ایسا مال دوسرے کو عاریہ نہیں دے سکتا۔

■ عاریہ دینے والے کے شرائط ■

مسئلہ 2357۔ اگر دیوانہ، بچہ، مفلّس اور سفیہ اپنے مال کو عاریہ پر دیں تو صحیح نہیں ہے اسی طرح اگر کسی نے عاریہ دینے والے کو مجبور کیا ہو تو عاریہ باطل ہے مگر یہ کہ بعد میں اس کی اجازت دے لیکن اگر دیوانے یا بچے یا سفیہ کے سرپرست عاریہ دینے میں بھلائی سمجھیں

تو ان کے مال کو عاریہ دے سکتے ہیں نیز اگر ممیز بچہ یا سفیہ شخص اپنے سرپرست کی اجازت سے، یا مفلس شخص قرض خواہ کے اذن یا اجازت سے اپنے مال کو عاریہ دے تو صحیح ہے۔

▪ عاریہ لی ہوئی چیز کا تلف ہو جانا ▪

مسئلہ 2358۔ اگر انسان عاریہ لی ہوئی چیز کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور اس سے معمول سے زیادہ استفادہ بھی نہ کرے اور اتفاقی طور پر وہ چیز تلف ہو جائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے لیکن شرط کریں کہ اگر تلف ہو جائے تو عاریہ لینے والا ذمہ دار ہو گا یا جو چیز عاریہ پر لی ہو وہ سونا یا چاندی ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ سونے اور چاندی کا عاریہ پر لینا ذمہ دار نہ ہونے کی شرط پر ▪

مسئلہ 2359۔ اگر کوئی شخص سونا یا چاندی عاریہ پر لے اور شرط کرے کہ اگر تلف ہو جائے تو ذمہ دار نہیں ہوگا اگر وہ تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

▪ عاریہ دینے والے کے مرجانے کی صورت میں حکم ▪

مسئلہ 2360۔ اگر عاریہ دینے والا مرجائے چنانچہ اس نے عاریہ پر دی ہوئی چیز کے بارے میں کوئی وصیت کی ہو اور اس کے لیے کوئی وصی مقرر کیا ہو، تو عاریہ پر لینے والے کے لیے ضروری ہے کہ عاریہ پر لی ہوئی چیز اس کے وصی کو دےدے اور اگر کوئی وصیت نہ کی ہو یا اس کے لیے وصی مقرر نہ کیا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ورثاء یا اس کے سرپرست یا وکیل کو دےدے۔

▪ عاریہ دینے والے کا تصرف سے ممنوع ہو جانا ▪

مسئلہ 2361۔ اگر عاریہ دینے والے کی صورتحال ایسی ہو جائے کہ شرعاً اپنے مال میں تصرف نہ کر سکتا ہو مثلا دیوانہ ہو جائے تو عاریہ لینے والے پر ضروری ہے کہ جس مال کو بطور عاریہ لیا ہے اس کے سرپرست کو دے۔

▪ عاریہ کا فسخ کرنا ▪

مسئلہ 2362۔ عاریہ غیر لازمی معاہدہ ہے لہذا جس شخص نے کوئی چیز عاریہ پر دی ہو وہ جب چاہے اسے واپس لے سکتا ہے اور جس نے وہ چیز عاریہ پر لی ہو وہ بھی جب چاہے

اسے واپس کر سکتا ہے مگر یہ کہ شرط کر چکے ہوں کہ عاریہ دینے والا یا عاریہ لینے والا یا دونوں اس معاملے کو فسخ کرنے کا حق نہ رکھتے ہوں تو ضروری ہے کہ اس شرط کے مطابق عمل کیا جائے۔

▪ ایسی چیز کو بطور عاریہ دینا جس سے حلال استفادہ نہ ہو سکتا ہو ▪

مسئلہ 2363۔ کسی ایسی چیز کا عاریہ دینا جس سے حلال استفادہ نہ ہو سکتا ہو مثلاً لہو اور قمار (جوئے) کے لیے مختص شدہ آلات اور اسی طرح ایسی چیز کا عاریہ دینا جس سے حلال اور حرام دونوں استفادے ممکن ہوں لیکن اسے حرام استفادہ کے لیے عاریہ پر دے، تو یہ عاریہ باطل ہے۔

▪ بھیڑوں کو ان کے دودھ اور اون سے استفادہ کرنے کے لیے عاریہ پر دینا ▪

مسئلہ 2364۔ بھیڑ (بکریوں) کو ان کے دودھ اور اون سے استفادہ کرنے کے لیے نیز نر حیوان کو مادہ حیوانات کے ساتھ ملاپ کے لیے عاریہ پر دینا صحیح ہے۔

▪ عاریہ لی ہوئی چیز کا اس کے مالک کو واپس کرنے کے بعد تلف ہونا ▪

مسئلہ 2365۔ اگر کسی چیز کو بطور عاریہ لینے والا اسے اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا سرپرست کو دے دے اور اس کے بعد وہ چیز تلف ہوجائے تو اس چیز کو عاریہ لینے والا ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر وہ مال کے مالک یا اس کے وکیل یا سرپرست کی اجازت کے بغیر مال کو ایسی جگہ لے جائے جہاں مال کا مالک اسے عام طور پر لے جاتا ہو مثلاً گھوڑے کو ا س اصطبل میں باندھ دے جو اس کے مالک نے اس کے لیے تیار کیا ہو اور بعد میں گھوڑا تلف ہو جائے یا کوئی اسے تلف کر دے تو عاریہ لینے والا ذمہ دار ہے۔

▪ نجس چیز کا عاریہ دینا ▪

مسئلہ 2366۔ اگر کوئی شخص نجس چیز کو ایسے کام کے لیے عاریہ پر دے جس میں اس کا پاک ہونا شرط ہو مثلاً نجس برتن کو کھانا کھانے کے لیے عاریہ دے، تو ضروری ہے کہ عاریہ لینے والے کو اس کے نجس ہونے کے متعلق بتا دے اور اگر نجس لباس کو نماز پڑھنے کے لیے عاریہ دے تو ضروری نہیں ہے کہ عاریہ لینے والے کو اس کے نجس ہونے کے بارے میں بتائے مگر یہ کہ عاریہ لینے والا اس چیز کے نجس ہونے کو پہلے سے جانتا ہو اور فی الحال

اسے بھول چکا ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ اس کے نجس ہونے کے بارے میں اسے بتا دے۔

▪ عاریہ پر لی ہوئی چیز کو کرائے یا عاریہ پر دینا ▪

مسئلہ 2367۔ جو چیز کسی شخص نے عاریہ پر لی ہو اسے اس کے مالک کے اذن یا اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو کرائے یا عاریہ پر نہیں دے سکتا۔

▪ عاریہ لینے والے شخص کا اس مال کو کسی دوسرے کو عاریہ دینے کے بعد مر جانا ▪

مسئلہ 2368۔ جو چیز کسی شخص نے عاریہ پر لی ہو اگر وہ اسے مالک کے اذن یا اجازت سے کسی اور شخص کو عاریہ پر دےدے تو اگر جس شخص نے پہلے وہ چیز عاریہ پر لی ہو مر جائے یا دیوانہ ہو جائے تو دوسرا عاریہ باطل نہیں ہوتا۔

▪ عاریہ پر لی ہوئی چیز کا غصبی ہونا ▪

مسئلہ 2369۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو مال اس نے عاریہ پر لیا ہے وہ غصبی ہے تو ضروری ہے کہ وہ مال اس کے مالک کو یا مالک کے سرپرست یا وکیل تک پہنچا دے اور وہ اسے عاریہ دینے والے کو نہیں دے سکتا۔

▪ عاریہ پر لی ہوئی چیز کا تلف ہونا عاریہ لینے والے شخص کا اس کے غصبی ہونے کی جاننے کی صورت میں ▪

مسئلہ 2370۔ اگر کوئی شخص ایسا مال عاریہ پر لے جس کے بارے میں جانتا ہو کہ وہ غصبی ہے اور اسے فائدہ حاصل کرے اور اس کے پاس وہ مال تلف ہوجائے تو مالک اس مال کا عوض اور جو استفادہ عاریہ والے نے اس سے اٹھایا ہے اس کا عوض، عاریہ لینے والے سے یا مال کو غصب کرنے والے سے مانگ سکتا ہے اور اگر مالک عاریہ لینے والے سے عوض لے لے تو عاریہ لینے والا جو کچھ مالک کو دے اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کرسکتا اور اگر عاریہ لینے والا اس مال سے استفادہ نہ کرے لیکن اگر یہ غاصب اس مال کو غصب نہ کرتا تو مالک اس سے استفادہ کر پاتا تو مالک ایسے استفادہ کے عوض کو عاریہ لینے والے سے یا غصب کرنے والے سے واپس لے سکتا ہے۔

■ عاریہ پر لی ہوئی چیز کا تلف ہونا اس کے غصبی ہونے کو نہ جاننے کی صورت میں ■

مسئلہ 2371۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے جو مال عاریہ پر لیا ہے وہ غصبی ہے اور وہ مال اس کے پاس تلف ہوجائے تو اگر مال کا مالک اس کا عوض اس سے لے لے تو وہ بھی جو کچھ مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے جو چیز عاریہ پر لی ہو وہ سونا یا چاندی ہو یا عاریہ دینے والے نے اس سے شرط کی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس کا عوض دے گا، تو اس نے مال کا جو عوض مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کر سکتا۔

نکاح (شادی) کے احکام

شادی کے عقد (نکاح) کے ذریعے عورت مرد پر اور مرد عورت پر حلال ہو جاتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں: دائمی نکاح اور عارضی (مدت دار) نکاح۔

دائمی نکاح: اس شادی کے عقد کو کہتے ہیں جس میں شادی کی مدت کسی بھی صورت میں محدود نہ ہو اور جس عورت سے اس قسم کا نکاح کا عقد کیا جائے اسے "دائمہ" کہتے ہیں۔

عارضی نکاح: اس شادی کے عقد کو کہتے ہیں جس میں شادی کی مدت معین ہو مثلاً عورت کے ساتھ ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک مہینے یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لیے عقد کیا جائے اور جب عورت سے اس قسم کے نکاح کا عقد کیا جائے اس کو "متعہ" اور "صیغہ" کہتے ہیں۔

عقد نکاح کے احکام

▪ نکاح کے عقد میں لازمی صیغہ پڑھنا ▪

مسئلہ 2372۔ نکاح -چاہے دائمی ہو یا عارضی - میں صیغہ پڑھنا ضروری ہے، عورت اور مرد کا صرف راضی ہونا یا معاطات اور (نکاح نامہ) لکھنا کافی نہیں ہے مگر اس شخص کے لیے جو گونگا ہو تو وہ اگر لکھ سکتا ہو تو لکھنے کے ذریعے اور اگر نہیں لکھ سکتا ہو تو اشارے کے ذریعے نکاح کے عقد کو انشاء (ایجاد و تخلیق) کرے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو ایسے شخص کو وکیل بنائے جو عقد نکاح پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو۔

نکاح کا صیغہ یا تو خود عورت اور مرد پڑھیں یا کسی دوسرے کو وکیل بنائیں جو ان کی جانب سے نکاح کا صیغہ پڑھے، یا کسی کا سرپرست اس کے لیے نکاح کا صیغہ پڑھے یا وہ کسی دوسرے کو نکاح کا صیغہ پڑھنے کے لیے وکیل بنائے۔

▪ نکاح کا صیغہ پڑھنے میں عورت اور ممیز بچے کا وکیل بننا ▪

مسئلہ 2373۔ وکیل کا مرد ہونا ضروری نہیں۔ عورت بھی نکاح کا صیغہ پڑھنے کے لیے کسی دوسرے کی جانب سے وکیل بن سکتی ہے بلکہ ممیز بچہ بھی نکاح کا صیغہ پڑھنے کے لیے وکیل بن سکتا ہے۔

▪ صیغہ نکاح پڑھنے سے متعلق وکیل کی بات پر بھروسہ کرنا ▪

مسئلہ 2374۔ عورت اور مرد کو جب تک اطمینان حاصل نہ ہو جائے کہ ان کے وکیلوں نے صیغہ پڑھ دیا ہے، یا کسی معتبر دلیل سے جیسے دو عادل گواہوں کے کہنے سے ثابت نہ ہو کہ صیغہ پڑھا گیا ہے، تو نکاح کے احکام پر عمل نہیں کرسکتے۔ مثلاً ایک دوسرے کو محرمانہ نظر سے نہیں دیکھ سکتے ہیں اور فقط گمان کرنا کہ وکیل نے صیغہ پڑھ لیا ہے کافی نہیں ہے۔ اگر وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغہ پڑھ لیا ہے تو جب تک اس کے کہنے پر صیغہ پڑھنے پر اطمینان حاصل نہ ہو، وکیل کی بات کے کافی ہونے میں احتیاط کے مطابق عمل کرے اور اگر انہیں خود یا عمومی طور پر اطمینان حاصل ہوجائے کہ وکیل نے عقد نکاح پڑھا لیاہے لیکن شک کرے کہ عقدِ نکاح درست پڑھا گیا ہے یا نہیں تو جو عقدِ نکاح پڑھا گیا ہے وہ شرعی لحاظ سے صحیح شمار ہوگا۔

▪ وکیل کا صیغہ نکاح پڑھنے کو مؤخر کرنا ▪

مسئلہ 2375۔ اگر کوئی عورت کسی کو وکیل مقرر کرے کہ تم میرا نکاح مثلاً دس دن کے لیے فلاں شخص کے ساتھ پڑھ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نہ کرے، تو امکان کی صورت میں وکیل پر ضروری ہے کہ نکاح کے عقد پڑھنے کو معمول مقدار سے زیادہ مؤخر نہ کرے مگر یہ کہ مؤخر کرنے پر کوئی نشانی اور قرینہ ہو تو اس صورت میں جس مقدار تک وہ نشانی سمجھائے اتنا نکاح کے عقد کو مؤخر کرسکتا ہے۔ ہر حالت میں ضروری ہے کہ دس دن کی ابتدا اسی عقد کے وقت کو قرار دے۔

▪ نکاح کا صیغہ پڑھنے میں وکیل بننا ▪

مسئلہ 2376۔ ایک شخص دائمی نکاح یا عارضی نکاح (متعہ) کا صیغہ پڑھنے کے لیے دو افراد کی جانب سے وکیل بن سکتا ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نکاح کے صیغے کو دو افراد پڑھیں لیکن اگر شوہر بیوی کی جانب سے وکالت کے طور پر اور بیوی شوہر کی جانب سے وکالت کے طور پر نکاح کا صیغہ پڑھے تو اس طرح کے نکاح کے صحیح ہونے میں ضروری ہے کہ احتیاط کی جائے، خواہ یہ وکالت ایجاب میں ہو یا قبول میں ہو، حتیٰ اگر نکاح کے عقد کو دو اشخاص پڑھیں مثال کے طورپر شوہر بیوی کا وکیل بنے اور بیوی شوہر کی وکیل بنے یا کسی دوسرے شخص کو اپنے لیے وکیل بنائے۔

دائمی نکاح پڑھنے کا طریقہ

▪ دائمی نکاح کا صیغہ ▪

مسئلہ 2377۔ اگر عورت اور مرد خود اپنے لئے دائمی نکاح کا صیغہ پڑھیں اورپہلے عورت کہے "زوجتک نفسی علی الصداق المعلوم" (یعنی میں نے اس مہر پر جو معین ہو چکا ہے اپنے آپ کو تمہاری بیوی بنایا) اور اس کے بعد قابل توجہ فاصلہ ڈالے بغیر مرد کہے "قبلت التزویج علی الصداق المعلوم" (یعنی میں نے اس مہر پر جو معین ہو چکا ہے ازدواج کو قبول کیا) تو نکاح صحیح ہے۔ دوسرے جملے کو ذکر شدہ مہر کی طرف اشارہ کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں مثلا کہے "قبلت التزویج هکذا" بلکہ اگر جواب میں صرف "قبلت" یا "قبلت التزویج" کہہ دے اور اس کا مقصد نکاح کو معین شدہ مہر کے بدلے قبول کرنا ہو تو کافی ہے۔

دائمی نکاح میں اگر دیگر افراد کو وکیل بنائے کہ ان دونوں کی جانب سے نکاح کا صیغہ پڑھے تو مثلاً مرد کا نام احمد اور عورت کا نام فاطمہ ہو اور عورت کا وکیل کہے "زوجت موکلتی فاطمه موکلک احمد علی الصدا ق المعلوم" اور اس کے بعد زیادہ فاصلہ ڈالے بغیر مرد کا وکیل کہے "قبلت التزویج لموکلی علی الصداق المعلوم" تو نکاح صحیح ہوگا اور اسی طرح دوسرے صیغے اور الفاظ میں بھی جو ذکر ہوئے۔

قابل ذکر ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ ایجاب کے صیغے کو عورت اور قبول کے صیغے کو مرد پڑھے بلکہ اس کے برعکس ایجاب کے صیغے کو مرد اور قبول کے صیغے کو عورت پڑھ سکتی ہے۔ ہر صورت میں ضروری ہے کہ جو صیغہ اور الفاظ مرد اور عورت پڑھیں ان کا معنی ایک جیسا ہونا چاہیے۔ اگرچہ دونوں کے الفاظ ایک جیسے نہ ہوں مثلاً اگر عورت "زوجتک" کے لفظ سے ایجاب کا صیغہ پڑھے اور مرد "قبلت النکاح" کے لفظ سے اس کو قبول کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

عارضی نکاح (متعہ) پڑھنے کا طریقہ

▪ متعہ کا صیغہ ▪

مسئلہ 2378۔ اگر عورت اور مرد اپنے لئے غیر دائمی نکاح (یعنی متعہ) کے صیغے کو خود پڑھنا چاہیں، تو اس کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد عورت کہے "زوجتک نفسی فی المدة المعلومة علی المهر المعلوم" اور پھر زیادہ فاصلہ ڈالے بغیر مرد کہے: "قبلت التزویج فی المدة المعلومة علی

المهر المعلوم" یا "قبلت التزویج هکذا" یا "قبلت تزویج" یا "قبلت" تو یہ صحیح ہے۔
اگر دونوں کسی دوسرے شخص کو وکیل بنائیں اور پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے: "متعت موکلتی موکلک فی المدة المعلومة علی المهر المعلوم" پھر فاصلے کے بغیر مرد کا وکیل کہے "قبلت لموکلی هکذا" (یا دوسرے صیغوں اور الفاظ کے ساتھ پڑھے جن کا ذکر ہو چکا ہے) تو صحیح ہے۔

نکاح کے شرائط

▪ عقدِ نکاح کے شرائط ▪

مسئلہ 2379۔ صیغہ نکاح کی چند شرطیں ہیں:
1۔ احتیاط مستحب کی بنا پر نکاح کا صیغہ صحیح عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت صحیح عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتے ہوں اور بلا اشکال ہر اس لفظ میں صیغہ پڑھے جو "زوجتک" اور "قبلت" کے معنی کو سمجھائے تو صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو کہ کوئی ایسا شخص جو صحیح عربی میں صیغہ پڑھ سکتا ہو تو اسے وکیل بنائے۔
2۔ مرد اور عورت یا ان کے وکیل یا سرپرست جو صیغہ پڑھ رہے ہوں "قصد انشاء" رکھے، یعنی اگر خود مرد اور عورت صیغہ پڑھ رہے ہوں تو عورت کا "زوجتک نفسی" کہنا اس نیت سے ہو کہ خود کو اس کی بیوی قرار دے اور مرد کا "قبلت التزویج" کہنا اس نیت سے ہو کہ وہ اسے اپنی بیوی بننا قبول کرے، اسی طرح اگر مرد اور عورت کے وکیل یا سرپرست صیغہ پڑھ رہے ہوں تو "زوجت" اور "قبلت" کہنے سے ان کی نیت یہ ہو کہ وہ مرد اور عورت جنہوں نے انہیں وکیل بنایا ہے یا جن کا سرپرست ہے، میاں بیوی بن جائیں۔
3۔ جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ وہ ممیز اور عاقل ہو خواہ صیغہ کو اپنے لیے پڑھ رہا ہو یا کسی دوسرے کی جانب سے وکیل بن کر صیغہ پڑھ رہا ہو اور اگر ممیز اپنے لیے صیغہ پڑھ رہا ہو تو ضروری ہے کہ سرپرست کی اجازت سے ہو، اور احتیاط مستحب کی بنا پر جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو، وہ بالغ ہو۔
4۔ اگر مرد اور عورت کے وکیل یا ان کے سرپرست صیغہ پڑھ رہے ہوں تو نکاح کے صیغہ میں عورت اور شوہر کو معین کر لیں مثلاً ان کے نام لیں یا ان کی طرف اشارہ کریں لہٰذا جس شخص کی کئی بیٹیاں ہوں اگر وہ کسی مرد سے کہے "زوجتک احدی بناتی" (یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمہاری بیوی بنایا) اور وہ مرد کہے "قبلت" (یعنی میں نے قبول کیا) تو چونکہ نکاح کرتے وقت لڑکی کو معین نہیں کیا گیا ہے اس لیے نکاح باطل ہے۔

5۔ عورت اور مرد نکاح پر راضی ہوں البتہ اگر عورت بظاہر ناپسندیدگی سے اجازت دے اور معلوم ہو کہ دل سے راضی ہے تو نکاح صحیح ہے۔

▪ غلط صیغے پڑھنا ▪

مسئلہ 2380۔ اگر عرف یعنی لوگوں کی نظر میں نکاح کا صیغہ غلط ہو تو نکاح باطل ہے اور اگر نکاح کا صیغہ عرف کی نظر میں اشکال نہ رکھتا ہو جیساکہ نکاح کا صیغہ ٹوٹی پھوٹی عربی الفاظ میں پڑھنا یا اسے عربی الفاظ میں فارسی یا اردو کے لہجے کے ساتھ پڑھنا، تو بھی نکاح صحیح ہے اور اگر نکاح کے صیغہ کو درست پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی کو وکیل بنائے۔

▪ ایسا شخص نکاح کے صیغے پڑھے جو عربی زبان کے قواعد نہ جانتا ہو ▪

مسئلہ 2381۔ جو شخص عربی زبان کے قواعد کو نہ جانتا ہو اگر اس کی قرأت درست ہو اور نکاح کے صیغہ کے ہر لفظ کے معنی کو علیحدہ جانتا ہو اور اس کے ہر لفظ سے اس کے معنی کو قصد کرے، تو نکاح کے صیغہ کو پڑھ سکتا ہے بلکہ اگر نکاح کے صیغے کے معنی کو مجموعی طور پر جانتا ہو اور پورے جملے سے اس کے معنی کو قصد کرے تو بھی کافی ہے۔

▪ مرد اور عورت کی اجازت کے بغیر نکاح پڑھنا ▪

مسئلہ 2382۔ اگر ایسا شخص جو عورت یا مرد کا سرپرست نہ ہو ان کی اجازت کے بغیر یا ان کے سرپرست یا وکیل کی اجازت کے بغیر، نکاح کا صیغہ پڑھ لے اور بعد میں مرد یا عورت یا ان کا سرپرست یا ان کا وکیل اجازت دے دے تو عقدِ نکاح درست ہوگا۔

▪ نکاح پر مجبور ہونے کے بعد اس پر رضامند ہونا ▪

مسئلہ 2383۔ اگر عورت اور مرد دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو نکاح پر مجبور کیا جائے اور نکاح کا صیغہ پڑھنے کے بعد وہ راضی ہو جائیں اور کہہ دیں کہ ہم اس نکاح کے عقد پر راضی ہیں تو نکاح کا عقد صحیح ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نکاح کے عقد کو دوبارہ پڑھا جائے۔

▪ باپ اور دادا کا نابالغ اولاد یا دیوانے کا نکاح کرنا ▪

مسئلہ 2384۔ باپ اور دادا نقصان اور خرابی نہ رکھنے کی صورت میں نابالغ یا دیوانہ لڑکے یا لڑکی کا کسی دوسرے سے نکاح کرسکتے ہیں اور اس میں فرق نہیں کرتا کہ دیوانہ دیوانگی کی حالت میں بالغ ہوچکا ہو یا بالغ ہونے کے بعد دیوانہ ہوچکا ہو، اور جب لڑکی بالغ ہوجائے اس نکاح کو ختم اور منسوخ نہیں کرسکتی اور اگر لڑکا بالغ ہوجائے اور نکاح کو ختم کرے تو ضروری ہے کہ نکاح کے باقی ہونے میں احتیاط کیا جائے اور اس بنا پر اس لڑکے کو لڑکی کا شوہر شمار نہ کیا جائے۔ اور لڑکی بھی جب تک طلاق نہ لے، کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔

▪ باپ یا دادا کا رشیدہ لڑکی کا نکاح کرنا ▪

مسئلہ 2385۔ باپ یا دادا ایسی لڑکی کو شوہر دلا سکتے ہیں جو سن بلوغت تک پہنچی ہو اور رشیدہ ہو (یعنی اپنا برا بھلا سمجھ سکتی ہو) اور کنواری ہو نیز احتیاط استحبابی کے مطابق یہ ہے کہ لڑکی کی رضایت کو بھی اس بارے میں حاصل کرے۔ ماں اور بھائی کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ اور اگر کنواری اور رشیدہ لڑکی چاہے کہ کسی سے نکاح کرے اور اس کے باپ اور دادا اجازت نہ دیں چنانچہ ان کا اسے نکاح سے روکنا لڑکی کی بھلائی کا خیال رکھے بغیر ہو، تو ان کی اجازت ضروری نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے لڑکی کو اس وجہ سے نکاح سے روکا ہو کہ اس نکاح کو لڑکی کی بھلائی میں نہیں سمجھتے ہوں تو ایسی لڑکی کا نکاح باپ یا دادا کی اجازت کے بغیر باطل ہے۔

▪ جن جگہوں میں لڑکی کی شادی میں سرپرست کا اذن لازمی نہیں ▪

مسئلہ 2386۔ اگر باپ یا دادا غیر حاضر ہوں اس طرح سے کہ ان سے اجازت لینا ممکن نہ ہو اور لڑکی کو شادی کی ضرورت ہو، تو باپ اور دادا سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر لڑکی کنواری نہ ہو تو باپ یا دادا کی اجازت ضروری نہیں ہے، لیکن اگر لڑکی کی بکارت شوہر کے علاوہ کسی اور وجہ سے زائل ہو چکی ہو مثال کے طور پر چھلانگ لگانے کی وجہ سے یا العیاذ باللہ زنا کی وجہ سے یا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے سے غلطی سے ہمبستری کرنے (وطی بالشبہۃ) کی وجہ سے، تو باپ یا دادا کی اجازت ضروری ہے۔

▪ شوہر کے نابالغ ہونے کی صورت میں بیوی کا خرچ ▪

مسئلہ 2387۔ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کی دائمی شادی کردیں تو لڑکے پر ضروری ہے

کہ بالغ ہونے کے بعد اس عورت کا خرچ دے اور بالغ ہونے سے پہلے اگر لڑکا اس سے جنسی لذّت اٹھا سکتا ہو اور لڑکی نے بھی اپنے آپ کو اس کام کے لیے اس کے اختیار میں قرار دیا ہو تو لڑکی خرچے کا حق رکھتی ہے اور لڑکے کے سرپرست پر ضروری ہے کہ لڑکی کے اخراجات لڑکے کے مال یا کسی دوسرے مال سے ادا کرکے لڑکے کو بری الذمہ کرے اور اگر لڑکے کے سرپرست نے خرچ نہ دیا توخود لڑکے پر بالغ ہونے کے بعد واجب ہے کہ اس خرچ کو ادا کرے۔

▪ شوہر کے نابالغ ہونے کی صورت میں بیوی کا مہر ▪

مسئلہ 2388۔ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کی شادی کریں تو اگر لڑکے کے پاس نکاح کے وقت کوئی مال نہ ہو تو جس شخص نے لڑکے کی شادی کروائی ہے اس پر ضروری ہے کہ عورت کا مہر ادا کرے اور اگر لڑکے کے پاس نکاح کے وقت کوئی مال ہو تو وہ لڑکا خود عورت کے لیے مہر کا قرضدار ہے۔

وہ عیوب جن کی وجہ سے نکاح کو فسخ کیا جاسکتا ہے

▪ وہ عیوب جن کی وجہ سے مرد نکاح کو فسخ کرسکتا ہے ▪

مسئلہ 2389۔ اگر نکاح کے بعد مرد کو پتہ چلے کہ عورت میں نکاح کے وقت مندرجہ ذیل سات عیوب میں سے کوئی ایک عیب موجود تھا تو نکاح کو فسخ کرسکتا ہے:

1۔دیوانگی
2۔جذام کی بیماری
3۔برص کی بیماری
4۔اندھاپن
5۔اپاہج ہونا
6۔افضاء ہوئی ہو یعنی اس کا پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانے کا مخرج ایک ہو چکا ہو۔
7۔عورت کی شرمگاہ میں گوشت، ہڈی یا کوئی اور چیز ہو جو ہمبستری سے روکے یا ہمبستری سے نفرت کا باعث بنے۔

اگر شوہر کو نکاح سے پہلے پتہ چلے کہ عورت میں ان عیوب میں سے کوئی ایک عیب موجود ہے یا اس میں شک کرے اور اس کے باوجود اس عورت سے شادی پر رضامند ہوا ہو تو نکاح کے بعد اس کو فسخ نہیں

کرسکتا ہے۔

▪ وہ عیوب جن کی وجہ سے عورت نکاح کو فسخ کرنے کا حق رکھتی ہے ▪

مسئلہ 2390۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد پتہ چلے کہ اس کا شوہر دیوانہ تھا یا نکاح کے بعد دیوانہ ہوجائے (خواہ اس کے ساتھ ہمبستری کرنے سے پہلے ہو یا ہمبستری کے بعد ہو) یا نکاح کے بعد اس کو پتہ چلے کہ اس کے شوہر کا آلہ تناسل نہیں ہے یا نکاح کرنے کے بعد اور ہمبستری کرنے سے پہلے اس کا آلہ تناسل کٹ جائے یا نکاح کرنے کے بعد اور ہمبستری کرنے سے پہلے اسے پتہ چلے کہ مرد کو ایسی بیماری ہے یا اس پر جادو کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہمبستری نہیں کرسکتا ہے یا اس کے خصیے نکال دئے گئے ہیں، تو عورت نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

اگر مرد عنین (نامرد) ہو اور ہمبستری نہ کرسکتا ہو (حتی اگر اس کے ساتھ ہمبستری کرنے کے بعد عنین (نامرد) ہوچکا ہو) تو اگر عورت حاکم شرع سے رجوع کرے اور اس کے حکم سے اس کے بعد ایک سال تک صبر کرے اور شوہر اس مدت میں اپنی بیوی سے یا کسی دوسری عورت سے ہمبستری نہ کرسکے، تو عورت نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

ان سب عیوب میں اگر مرد یا عورت ان عیوب کے باوجود نکاح کرنے پر راضی ہو جائے تو اس کے بعد نکاح کو فسخ نہیں کیا جاسکتا۔

▪ نکاح کے فسخ کرنے کی صورت میں طلاق کا ضروری نہ ہونا ▪

مسئلہ 2391۔ اگر مرد یا عورت گذشتہ دو مسئلوں میں بیان شدہ عیوب میں سے کسی ایک عیب کی وجہ سے نکاح کو فسخ کردے تو ضروری ہے کہ طلاق کے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔

▪ نکاح کو فسخ کرنے کی صورت میں مہر کا حکم ▪

مسئلہ 2392۔ اگر مرد یا عورت کسی ایک عیب کی وجہ سے نکاح کو فسخ کردے تو اگر مرد نے بیوی سے ہمبستری کی ہو تو شوہر پر ضروری ہے کہ پورا مہر اسے دے اور اگر ہمبستری نہ کی ہو تو اس کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں اگر ان دوعیبوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے عورت نکاح کو فسخ کردے تو مرد پر ضروری ہے کہ آدھا مہر ادا کرے یعنی اگر مرد کے خصیے نکال دیے گئے ہوں اس صورت میں کہ مرد اور عورت کے درمیان مکمل خلوت حاصل ہوچکی ہو دوسرا یہ کہ مرد عنین (نامرد) ہو۔

وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے

▪ محرم عورتوں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2393۔ جو عورتیں انسان کے لیے ماں، بہن اور ساس کی طرح محرم ہوں ان سے نکاح کرنا حرام اور باطل ہے۔

▪ ساس اور بیوی کی دادی اور نانی کا محرم ہونا ▪

مسئلہ 2394۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے چاہے اس کے ساتھ ہمبستری بھی نہ کرے تو اس عورت کی ماں، نانی اور دادی -جتنا سلسلہ اوپر چلا جائے- سب عورتیں مرد کی محرم ہوجاتی ہیں۔

▪ ہمبستری کرنے کے بعد بیوی کی بیٹی اور اس کی پوتی اور نواسی کا محرم بننا ▪

مسئلہ 2395۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکے ساتھ ہمبستری کرے تو پھر اس عورت کی بیٹی، نواسی اور پوتی -جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے -سب عورتیں اس مرد کی محرم ہوجاتی ہیں، چاہے وہ نکاح کے وقت موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوئی ہوں۔

▪ بیوی کی بیٹی، نواسی اور پوتی سے شادی کا حرام ہونا ▪

مسئلہ 2396۔ اگر کسی مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا ہو اگر چہ اس سے ہمبستری بھی نہ کی ہو جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے اس وقت تک اس کی بیٹی، نواسی اور پوتی - جتنا سلسلہ نیچے جائے -سے شادی نہیں کرسکتا۔

▪ رشتے کی وجہ سے محرم عورتیں ▪

مسئلہ 2397۔ انسان کے باپ یا ماں کی پھوپھی اور خالہ، دادا یا نانا کی پھوپھی اور خالہ، دادی یا نانی کی پھوپھی اور خالہ-جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے-سب اس کے محرم ہیں۔

▪ بیوی کا محرم شدہ مرد ▪

مسئلہ 2398۔ شوہر کا باپ اور دادا-اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلاجائے-اور شوہر کا بیٹا، پوتااور

نواسا۔جس قدر بھی یہ سلسلہ نیچے چلاجائے۔خواہ وہ نکاح کے وقت موجود ہوں یا جس عرصے میں اس کی بیوی ہے اس وقت پیدا ہوجائے یا بعد میں پیدا ہو سب اس کی بیوی کے محرم ہیں۔

▪ بیوی کی بہن سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2399۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے، خواہ وہ دائمی نکاح ہو یا غیر دائمی (یعنی متعہ) تو جب تک وہ عورت اس کی نکاح میں ہے وہ اس کی بہن کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔

▪ بیوی کی بہن سے عدّت کے دوران نکاح کرنا ▪

مسئلہ 2400۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب کے مطابق جس کا ذکر طلاق کے مسائل (مسئلہ 2531) میں ہوگا اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے تو وہ عدّت کے دوران اس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا لیکن طلاق بائن کے عدّت کے دوران (جو بعد میں بیان کیاجائے گا) اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ متعہ کی عدّت کے دوران عورت کی بہن سے نکاح کرنے سے پرہیز کرے۔

▪ بیوی کی بھانجی اور بھتیجی سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2401۔ انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھتیجی یا بھانجی سے شادی نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ان سے نکاح کرلے اور بعد میں بیوی کہہ دے کہ اس نکاح پر میں راضی ہوں تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

▪ بیوی کا اس کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی پر رضامند نہ ہونا ▪

مسئلہ 2402۔ اگر بیوی کو پتہ چلے کہ اس کے شوہر نے اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرلیا ہے اور خاموش رہے تو اگر وہ بعد میں راضی نہ ہوئی تو ان کا نکاح باطل ہے۔

▪ لڑکی کی ماں سے زنا کرنے کے بعد اس سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2403۔ اگر انسان کسی عورت سے شادی کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تو اس عورت سے شادی نہیں کرسکتاہے اور یہ حکم خالہ کی بیٹی سے شادی کرنے کے ساتھ

مختص نہیں ہے جب شادی سے پہلے اس کی ماں (یعنی خالہ) زنا کرچکاہو بلکہ اس صورت کے علاوہ بھی یہی حکم ہے۔

■ شادی کے بعد ساس سے زنا کرنا ■

مسئلہ 2404۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور ہمبستری کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو اپنی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن اگر یہی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے توپھر دوبارہ اس سے شادی نہیں کرسکتا اور اگر کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ ہمبستری کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تووہ بیوی اس پر حرام ہوجائے گی۔

■ عورت پرایسے شخص کا باپ اوربیٹا حرام ہونا جس نے اس سے زنا کیاہو ■

مسئلہ 2405۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی لیکن اگر کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی سے یا بہو سے اس کے شوہر کی ہمبستری کرنے کے بعد ہمبستری کرلے، تو وہ عورت اپنےشوہر پر حرام نہیں ہوگی اور اگر بیٹا اپنے باپ کی بیوی (یعنی سوتیلی ماں) سے باپ کی ہمبستری کرنے سے پہلے ہمبستری کرلے تو اس کے باپ پر وہ بیوی حرام ہوجائے گی اور اگر باپ اپنی بہو سے اس کے بیٹے کی ہمبستری کرنے سے پہلے ہمبستری کرلے تو اس بہو پر ضروری ہے کہ اپنے شوہر کے حق میں ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کے احکام جاری کرے اور اس سے طلاق لیے بغیر کسی دوسرے سے شادی نہ کرے۔

■ مسلمان کاکافر سے شادی کرنا ■

مسئلہ 2406۔ مسلمان عورت کافر مرد سے نکاح نہیں کرسکتی اور مسلمان مرد بھی اہل کتاب اور مجوس کے علاوہ کافر عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتا خواہ وہ دائمی نکاح ہو یا عارضی نکاح (متعہ) ہو۔ اور ظاہراً دائمی نکاح یا عارضی نکاح (متعہ) یہودی اور نصرانی عورت سے باطل نہیں ہے بلکہ احتیاط استحبابی کے خلاف ہے اور دائمی نکاح میں کراہت بھی رکھتا ہے۔ مجوسی عورت سے دائمی نکاح کرنا صحیح نہیں ہے اور اس کے ساتھ عارضی نکاح (متعہ) مکروہ اور احتیاط استحبابی کے خلاف ہے اور اگر کافر مرد اور عورت آپس میں شادی کریں اوربعد میں شوہر مسلمان ہوجائے اور اس کی بیوی جو عیسائیت، یہودیت یا مجوسیت کے دین پر ہوکر اپنے اسی دین پر باقی رہے تو ان کانکاح باطل نہیں ہوتا۔ بیوی یا شوہر کے مسلمان ہونے کے کچھ احکام ہیں جو

تفصیلی فقہی کتب میں ذکر ہوئے ہیں۔

شوہر دار عورت یا عدّت میں عورت سے زنا کرنے کے بعد اس سے شادی کرنا

مسئلہ 2407۔ شوہر دار عورت سے زنا کرنا اس کے ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا باعث نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر ایسی عورت سے زنا کرے جو عدّت میں ہو تو وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوگی-خواہ طلاق رجعی کی عدّت ہو یا طلاق بائن یا عدّت وفات یا عدّت متعہ یا اس کے علاوہ ہو-لہذا عدّت کے خاتمے کے بعد اس عورت سے شادی کرسکتا ہے البتہ اگر زنا طلاق رجعی کے عدّت میں واقع ہوئی ہو تو احتیاط مستحب مؤکد یہ ہے کہ اس عورت سے شادی نہ کرے۔

زناکار عورت سے دائمی یا عارضی نکاح کرنا

مسئلہ 2408۔ جس عورت نے زنا کی ہو اس کے ساتھ دائمی نکاح جائز نہیں ہے-خواہ وہ عورت مشہور زناکارہ ہو یا نہ ہو، خواہ خود اس مرد نے اس عورت سے زنا کیا ہو یا کسی دوسرے نے۔ مگر یہ کہ کسی طریقے سے مثلاً خود اس عورت کے توبہ سے یا مرد کی کڑی نگرانی اور روکنے سے اطمینان حاصل ہوجائے کہ وہ عورت مزید زنا نہیں کرے گی البتہ مرد بنابر احتیاط عورت کے حیض ہونے تک صبر کرے گا اور اگر حاملہ ہو تو بچے کی پیدائش تک صبر کرے گا

اسی طرح زنا کرنے والی عورت سے عارضی نکاح (متعہ) بھی جائز نہیں مگر یہ کہ اطمینان ہوجائے کہ جب تک وہ اس کی نکاح میں رہے گی وہ اس کام کو تکرار نہیں کرے گی،اسی طرح احتیاط کی بناء پر وہ عورت کے حیض آنے تک یا اگر حاملہ ہے تو بچے کی پیدائش تک صبر کرے۔

بہر حال چاہے دائمی نکاح ہو یا عارضی جب تک مدت ختم نہ ہو نزدیکی جائز نہیں۔

اس عورت سے شادی کرنا جو عدّت میں ہو

مسئلہ 2409۔ جو عورت کسی دوسرے کی عدّت میں ہو اس کے ساتھ عارضی (متعہ) یا دائمی نکاح حرام اور باطل ہے اور اگر ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرے جو کسی دوسرے کی عدّت میں ہو تو تین صورتوں میں وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی ہے اگر چہ نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو:

1۔ نکاح کرتے وقت دونوں یا ان میں سے کوئی ایک جانتا ہو کہ عورت کسی دوسرے کی عدّت میں

ہے اور دوسرے کی عدت میں عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔

2۔ نکاح کرتے وقت اس عورت کا عدّت میں ہونا دونوں کے لیے یا ان میں سے کسی ایک کے لیے کسی ایک شرعی راستے سے- جیسے دو عادل مردوں کی گواہی یا زیادہ اطمینان دینے والی خبریں-ثابت ہو چکا ہو۔

3۔ نکاح کرتے وقت دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو معلوم ہو کہ یہ عورت پہلے عدّت میں تھی اور عدّت کی مدت ختم ہونے کے بارے میں شک ہو اور اس کا بر خلاف ثابت نہ ہو۔

▪ اس عورت سے نکاح کرنا اور ہمبستری کرنا جو کسی دوسرے شخص کی عدّت میں ہو ▪

مسئلہ 2410۔ اگر ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرے جو کسی دوسرے کی عدّت میں ہو اور عدّت میں اس کے ساتھ ہمبستری کرے تو وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے اگر چہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک اس کام میں شرعی لحاظ سے عذر رکھتا ہو مثلاً اس بات سے لاعلمی کی وجہ سے اس کام کا مرتکب ہوا ہو۔

▪ شادی شدہ عورت سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2411۔ شادی شدہ عورت سے شادی کرنا حرام اور باطل ہے اور اگر کوئی شخص شادی شدہ عورت سے شادی کرے تو مندرجہ ذیل صورتوں میں وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے:

1۔ نکاح کرتے وقت مرد اور عورت دونوں جانتے ہوں کہ عورت شادی شدہ ہے اور ان کا آپس میں شادی کرنا حرام ہے۔

2۔ نکاح کرتے وقت کسی ایک شرعی راستے سے- جیسے دو عادل مردوں کی گواہی یا زیادہ اطمینان دینے والی خبریں- یہ بات (کہ عورت شادی شدہ ہے) ثابت ہو چکی ہو۔

3۔ نکاح کرتے وقت دونوں جانتے ہوں کہ یہ عورت پہلے سے شادی شدہ تھی اور ابھی اس کے شادی شدہ ہونے میں شک رکھتے ہوں اور اس کا غیر شادی ہونا ثابت نہ ہوا ہو۔

ان تینوں صورتوں میں ایسے مرد اور عورت جنھوں نے کسی شرعی عذر کے بغیر نکاح کی ہے ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائینگے، چاہے دخول نہ بھی کی ہو۔

4۔ نکاح کرتے وقت صرف مرد جانتا ہو کہ عورت شادی شدہ ہے اور اس کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے۔

5۔ نکاح کرتے وقت کسی ایک شرعی راستے سے صرف مرد کے لیے یہ بات (کہ عورت شادی شدہ

ہے)ثابت ہو چکی ہو۔
6۔ نکاح کرتے وقت صرف مرد جانتا ہو کہ یہ عورت پہلے شادی شدہ تھی لیکن اب شادی کے وقت بھی اس کا شوہر ہے اس بارے میں شک رکھتا ہو اور اس کا غیر شادی شدہ ثابت نہیں ہوا ہو۔

(یہ یاد دہانی مناسب ہے کہ اگر عورت کسی ایسے شخص سے جو اس کے شادی شدہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں لاعلم ہو، کہے کہ میں شادی شدہ نہیں ہوں تو اگر مرد احتمال دے کہ یہ عورت ایسی چیزیں جانتی ہے جن سے وہ بے خبر ہے تو اس صورت میں عورت کی بات اس کے لیے معتبر ہے لیکن اگر مرد جانتا ہو کہ یہ عورت اس مقدار سے زیادہ معلومات نہیں رکھتی جو معلومات مرد کے پاس ہیں تو اس صورت میں اس عورت کی بات اس کے لیے معتبر نہیں ہے۔)

ان تین صورتوں میں کہ صرف مرد شرعی عذر کے بغیر شادی کر چکا ہے، اگر اس نے نکاح کے بعد ہمبستری بھی کی ہو، تو یہ عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

ان چند صورتوں کے علاوہ اگرچہ شادی شدہ عورت سے شادی کرنا باطل ہے لیکن ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا باعث نہیں ہے۔

▪ وہ عورت جس نے شوہر سے ہمبستری کرنے سے پہلے زنا کی ہو ▪

مسئلہ 2412۔ اگر شادی شدہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہمبستری کرنے سے پہلے کسی کے ساتھ زنا کرے تو اس کے شوہر پر مہر کی ادائیگی واجب نہیں ہے اور اس کی زوجیت کے باقی ہونے یا ختم ہونے میں ضروری ہے کہ احتیاط کی جائے اور اس کا شوہر اس کو طلاق دے اور ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کے احکام بھی جاری کرے (یعنی اس سے مزید جنسی لذت نہ اٹھائے اور اس کو طلاق دینے کے بعد دوبارہ اس سے نکاح نہ کرے) اور اگر یہ عورت اپنے شوہر سے ہمبستری کرنے کے بعد کسی سے زنا کرے تو وہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کا شوہر اس کو احتیاط کے طور پر طلاق دے اور ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کے احکام بھی جاری کرے، خاص کر اگر عورت توبہ نہ کرے اور اپنے عمل (زنا کرنے) پر مصرّ ہو لیکن بہر حال اس کا مہر ساقط نہیں ہوگا۔

▪ شادی کرنے کے بعد پہلے شوہر کی عدّت پوری ہونے میں شک کرنا ▪

مسئلہ 2413۔ اگر عورت کسی بھی وجہ سے۔جیسے طلاق دینے سے یا نکاح کو فسخ کرنے سے یا نکاح کے فسخ ہونے سے یا عارضی نکاح (متعہ) میں مدت ختم ہونے سے یا مدت کی بخش دینے سے۔اپنے شوہر کی زوجیت (زوجہ ہونا) سے نکل جائے تو چنانچہ کچھ عرصے کے بعد دوسرا

شوہر کرے اور بعد میں شک کرے کہ دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کرتے وقت، کیا پہلے شوہر کی عدّت ختم ہوئی تھی یا نہیں تو اس پر ضروری ہے کہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

▪ لواط کی وجہ سے شادی کا حرام ہو جانا ▪

مسئلہ 2414۔ اگر کوئی مرد کسی بچے سے یا ایسے نوجوان سے جو بلوغت کے ابتدائی برسوں میں ہو-العیاذ باللہ-لواط کرے تو اس کے بعد اس شخص کی بہن یا بیٹی-خواہ باواسطہ ہو یا بغیر واسطہ ہو-یا ماں-خواہ باواسطہ ہو یا بغیر واسطہ ہو-سے شادی نہیں کرسکتا بلکہ اگر کسی ایسے شخص کے ساتھ لواط کرے جس کے بلوغت کے ابتدائی سال گذرچکے ہوں تب بھی بنابر احتیاط مستحب یہی حکم جاری ہے اور اگر کسی شخص نے بچپن کے زمانے میں (بلوغت سے پہلے) لواط کی ہو تو بنا بر احتیاط مستحب مؤکد مذکورہ افراد سے شادی کرنے سے اجتناب کرے تمام گذشتہ صورتوں میں اگر شک کرے کہ ختنہ گاہ کی مقدار داخل ہوا ہے یا نہیں، یا گمان ہو کہ دخول ہوا ہے تو مذکورہ افراد ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوں گے۔ اسی طرح ہر صورت میں لواط کرنے والے کا کوئی بھی رشتہ دار لواط کروانے والے پر ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوگا۔

▪ شادی کرنے کے بعد بیوی کے کسی رشتہ دار سے لواط کرنا ▪

مسئلہ 2415۔ اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد بیوی کے رشتہ داروں میں سے کسی ایک کے ساتھ جس طرح گذشتہ مسئلہ میں بیان ہوا-العیاذ باللہ-لواط کرے تو اگر لواط بیوی کے بھائی سے ہواہوتو ان کا نکاح باطل ہوجائے گا اورا یک دوسرے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائیں گے لیکن اگربھائی کے علاوہ کسی دوسرے رشتہ دار مثلاً بیوی کے بیٹے سے لواطت کیا ہو تو یہ نکاح کے باطل ہونے اور ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا باعث نہیں ہوگا لیکن اگر کسی بھی وجہ سے (جیسے طلاق) ان کا نکاح ٹوٹ جائے تو دوبارہ آپس میں نکاح نہیں کرسکتے، بہرحال اگر شک کرے کہ ختنہ گاہ کی مقدار میں ہمبستری ہوئی ہے یا نہیں یا گمان کرے کہ ہمبستری ہو چکی ہے تو بیوی حرام نہیں ہوگی۔

▪ مرد کا احرام کی حالت میں شادی کرنا ▪

مسئلہ 2416۔ حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے اور ایسا شخص جو احرام کی حالت میں ہو کسی عورت سے نکاح کرے تو ان کانکاح باطل ہے اگر چہ وہ عورت احرام کی حالت میں نہ ہو۔ اگر نکاح کرتے وقت جانتا ہو کہ احرام کی حالت میں ہے اور جانتا ہو

کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا اس پر حرام ہے تو یہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی خواہ ہمبستری کی ہو یا نہ کی ہو۔ لیکن اگراپنے محرم ہونے کو یا احرام کی حالت میں نکاح کے حرام ہونے کو نہ جانتے ہوئے نکاح کیا ہو تو اگر چہ نکاح باطل ہے لیکن وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوگی چاہے اس سے ہمبستری کر چکا ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہمبستری کرنے کی صورت میں دوبارہ اس عورت سے شادی نہ کرے۔

▪ عورت کا احرام کی حالت میں شادی کرنا ▪

مسئلہ 2417۔ جو عورت احرام کی حالت میں ہو اگر وہ کسی مرد سے نکاح کرے تو نکاح باطل ہے اگر چہ وہ مرد احرام کی حالت میں نہ ہو اور اگر عورت یہ جانتی تھی کہ احرام کی حالت میں ہے اورجانتی تھی کہ احرام کی حالت میں شادی کرنا حرام ہے تو یہ مرد اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائے گا اگر چہ ابھی تک ہمبستری نہ کی ہو۔ بصورت دیگر یہ مرد اس پر ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوگا اگرچہ ہمبستری کرچکے ہوں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہمبستری کرنے کی صورت میں دوبارہ اس سے شادی نہ کرے۔

▪ طواف النساء سے پہلے جنسی لذت اٹھانا یا شادی کرنا ▪

مسئلہ 2418۔ جب تک مرد یا عورت نے طواف النساء-جو حج، عمرہ مفردہ اور عمرہ قران کے اعمال میں سے ایک ہے-بجا نہ لایا ہو اس وقت تک میاں بیوی پر ایک دوسرے سے جنسی لذت اٹھانا حلال نہیں ہوگا اوراگر شادی کرنا چاہیں تو اگر حلق یا تقصیر کے ذریعے احرام سے خارج ہوئے ہوں توان کا نکاح صحیح ہے اگر چہ طواف النساء انجام نہ دیا ہو۔

▪ نابالغ بیوی سے ہمبستری کرنا ▪

مسئلہ 2419۔ باپ یا دادا اس صورت میں کہ نکاح کوئی خرابی اور نقصان نہ رکھتی ہو اپنی نابالغ لڑکی کا کسی سے نکاح کرسکتے ہیں اور نکاح کرنے کے بعد شوہر کے لیے اپنی نابالغ بیوی سے ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے لیکن ہمبستری کے علاوہ دوسری جنسی لذتیں اٹھانے میں اشکال نہیں۔

اگر کوئی مرد اپنی نابالغ بیوی سے ہمبستری کرے تو یہ حرام کام ان کے نکاح کو باطل نہیں کرتا اور ان کی ہمبستری بیوی کے بالغ ہونے کے بعد بھی حرام نہیں ہوگی لیکن اگر اس ہمبستری سے لڑکی افضاء ہو جائے (یعنی پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانے کا مخرج ایک ہو جائے) تو اس پر ضروری ہے کہ ارش ادا کرے

یعنی جو نقصان بیوی کو پہنچایا ہے اس کا ازالہ کرے اور اگر اس کے افضا ہونے کے بعد اس کو طلاق دے تو اس پر ضروری ہے کہ ارش کے بجائے پوری دیّت ادا کرے بہر حال اس پر ضروری ہے کہ بیوی کے مہر کے علاوہ اس کو عمر بھر خرچ بھی ادا کرے اگرچہ اسے طلاق دے اور وہ کسی دوسرے شوہر سے شادی کرلے۔

▪ بیوی کا تین طلاقیں لینا ▪

مسئلہ 2420۔ جس عورت کو شوہر تین مرتبہ طلاق دے وہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرلے -انہی شرائط کے ساتھ جو مسئلہ نمبر 2536 میں بیان ہوں گے- تو پہلا شوہر تب اس عورت سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے جب وہ دوسرے شوہر سے جدا ہونے ہوکر عدّت پوری کرے۔

دائمی نکاح کے احکام

▪ میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق ▪

مسئلہ 2421۔ جس عورت کا دائمی نکاح ہوجائے اس پر ضروری ہے کہ شرعی عذر نہ رکھنے کی صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے اور اس پر ضروری ہے کہ شوہر جو لذت اس سے لینا چاہے -عورت کے پاس اس لذت سے انکار کرنے کے لیے کوئی شرعی عذر نہ ہو- تو اس لذت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرے اور اگر ان چیزوں میں شوہر کی اطاعت کرے تو اس کی غذا، لباس، رہائش اور دوسرے گھریلو لوازمات (بیوی کی شان اور حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے) مہیا کرنا شوہر پر واجب ہے اور اگر یہ چیزیں مہیا نہ کرے خواہ قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو تو وہ بیوی کا مقروض ہے۔

قابل ذکر ہے کہ دبر سے ہمبستری کرنا بیوی پر شوہر کے حقوق میں سے نہیں ہے اور بیوی اس کام سے انکار کرسکتی ہے بلکہ شوہر بیوی کی رضایت کے بغیر یہ کام نہیں کرسکتا ہے۔

▪ بیوی کا شوہر کے حقوق ادا نہ کرنا ▪

مسئلہ 2422۔ اگر عورت ان کاموں میں جو گذشتہ مسئلہ میں بیان ہو چکے ہیں شرعی عذر کے بغیر شوہر کی اطاعت نہ کرے تو عورت گنہگار ہے اور غذا، لباس، رہائش، دیگر سامان اور شوہر کے ساتھ اکٹھا سونے کا حق نہیں رکھتی لیکن اس کا مہر ختم نہیں ہوگا۔

▪ گھر کے کاموں میں بیوی کی اجرت ▪

مسئلہ 2423۔ اگر نکاح کے عقد میں گھریلو کاموں میں سے کسی کام کی انجام دہی کو عورت پر شرط کرچکے ہوں مثلاً نکاح کے عقد کے ضمن میں کھانا پکانے کو ذکر کرچکے ہوں یا نکاح کے عقد کو اس کی بناء پر جاری کرچکے ہوں اس طرح سے کہ اس شرط کی خلاف ورزی کو نکاح کے معاہدے کی خلاف ورزی سمجھا جائے تو عورت پر ضروری ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے ذمہ لیا ہے اس پر عمل کرے اور اس صورت کے علاوہ عورت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ گھریلو خدمت کو انجام دے اور گھر کے کام انجام دینے کی بابت اپنے شوہر سے اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے اسی طرح ان کاموں کی بابت جن کو شوہر کی فرمائش پر پہلے انجام دے چکی ہے اجرت لے سکتی ہے، مگر چہار صورتوں میں:

1۔ان کاموں کو انجام دیتے وقت یہ جانتے ہوئے کہ وہ اجرت کی حقدار ہے مفت اور بلا معاوضہ ہونے کا قصد کر چکی ہو۔
2۔اسے اجرت کی حقدار ہونے کا علم نہیں تھا لیکن مطلق طور پر مفت اور بلا معاوضہ ہونے کا قصد کر چکی ہو (یعنی مثلاً قصد کر چکی ہو کہ بغیر اجرت کے کھانے پکائے حتیٰ اگر اجرت لینے کا حق رکھتی ہو)
3۔ان کاموں کو انجام دینے کے بعد اپنے اجرت لینے کے حق کو معاف کر چکی ہو۔
4۔شوہر کام کو مفت اور بلا معاوضہ انجام دینے کا قصد رکھتا تھا اور شوہر کی فرمائش مفت اور بلا معاوضہ ہونے میں ظاہر ہو۔

▪ بیوی کے سفر کے اخراجات ▪

مسئلہ 2424۔ اگر بیوی سفر پر چلی جائے چنانچہ اس کا سفر پر جانا حج اور نذر کے سفر کی طرح واجب ہو، تو سفر کے اخراجات کی وہ مقدار جو وطن میں رہنے کے اخراجات کی مقدار سے زیادہ ہو، شوہر کے ذمہ نہیں ہے لیکن اگر معمول کے مطابق بیوی کا سفر کرنا ضروری ہوتو اس کے سفر کے تمام اخراجات اس کے شوہر کے ذمہ ہیں اگر چہ وہ اخراجات وطن کے اخراجات سے زیادہ ہوں لیکن اگر بیوی کا سفر کرنا معمول کے مطابق نہ ہو تو سفر کے اخراجات کی وہ مقدار جو وطن میں رہنے کے اخراجات کی مقدار سے زیادہ ہو، شوہر کے ذمہ نہیں ہے۔ اورا گر عورت کے لیے سفر ضرورت نہ رکھتا ہو اور شوہر کی اجازت سے سفر کرے تو بیوی کے سفر کے اخراجات کی ادائیگی کا ضروری ہونا اس کا اپنے شوہر سے سمجھوتے پر منحصر ہے اور اگر شوہر بیوی کو سفر پر لے جانے پر راغب ہو تو عورت پر ضروری ہے کہ شوہر کے ساتھ جائے اور بیوی کے سفر کا خرچ شوہر کے ذمہ ہے۔

▪ شوہر کا بیوی کے خرچ کو ادا نہ کرنا ▪

مسئلہ 2425۔ جو عورت شوہر کی اطاعت کرتی ہو اگر خرچ کا مطالبہ کرے اور شوہر اس کو خرچ نہ دے، تو وہ اپنے شوہر کو خرچ کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے حاکم شرع کو شکایت کر سکتی ہے اور اگر حاکم شرع تک رسائی نہ ہو تو عادل مؤمنوں کے پاس اور وہ بھی ممکن نہ ہو تو فاسق مؤمنوں کے پاس شکایت کرے اورا گر شوہر کو خرچ دینے پر مجبور نہ کر سکے تو ہر دن کے خرچ کی مقدار کو اسی دن شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے لے سکتی ہے۔ اسی طرح ان گذشتہ دنوں کا خرچ جو شوہر نے نہیں دیا اسی ترتیب سے شوہر سے لے سکتی ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو چنانچہ یہ عورت ناچار ہو کہ اپنے معاش کو مہیا کرے

اور شوہر کی اطاعت کرنے کی صورت میں خرچ اور روزی کا مہیا کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو، تو جس وقت معاش کے مہیا کرنے میں مصروف ہو اس وقت شوہر کی اطاعت کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

▪ شوہر کا رات کو بیوی کے پاس گزارنا ▪

مسئلہ 2426۔ شوہر پر ضروری ہے کہ ہر چار راتوں میں سے کوئی ایک رات سورج نکلنے تک دائمی نکاح والی بیوی کے پاس گزارے البتہ مرد کا سفر کرنا-اگر چہ سفر کی ضرورت نہ ہو-جائز ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بیوی کو بھی اپنے ساتھ لے جائے لیکن اگر اس کو اپنے ساتھ لے جائے تو امکان کی صورت میں ضروری ہے کہ ہر چار راتوں میں سے کوئی ایک رات اس کے پاس گزارے۔

▪ چار مہینوں سے زیادہ بیوی سے ہمبستری کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 2427۔ شوہر دائمی نکاح والی عورت کی رضایت کے بغیر قمری سال کے چار مہینے سے زیادہ مدّت کے لیے ہمبستری ترک نہیں کرسکتا۔ اسی طرح ہے اگر چار مہینوں سے کم مدت میں ہمبستری کا ترک کرنا بیوی کی اذیت کا سبب بنے اور شوہر کوئی عذر-جیسے نفسیاتی مشکل یا صحت و مزاج کی مشکل-نہ رکھتا ہو۔

▪ دائمی یا عارضی نکاح میں مہر کا معین نہ کرنا ▪

مسئلہ 2428۔ اگر دائمی نکاح میں مہر معین نہ کریں تو نکاح صحیح ہے اور شوہر بیوی سے ہمبستری کرے تو ضروری ہے کہ اس کا مہر اسی جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق دے لیکن اگر عارضی نکاح (متعہ) میں مہر معین نہ کرے تو عارضی نکاح باطل ہے۔

▪ مہر لینے سے پہلے ہمبستری سے روکنا ▪

مسئلہ 2429۔ اگر دائمی نکاح پڑھتے وقت مہر ادا کرنے کے لیے کوئی مدت معین نہ کی جائے، تو بیوی مہر لینے سے پہلے شوہر کو ہمبستری کرنے سے روک سکتی ہے -خواہ مرد مہر ادا کرنے پر قادر ہو یا قادر نہ ہو- لیکن اگر بیوی مہر لینے سے پہلے ہمبستری کرنے پر راضی ہو جائے اور شوہر اس سے ہمبستری کرے تو پھر شرعی عذر کے بغیر شوہر کو ہمبستری کرنے سے نہیں روک سکتی۔

عارضی نکاح (متعہ)

▪ لذت اٹھانے کے قصد کے بغیر متعہ کرنا ▪

مسئلہ 2430۔ عارضی نکاح اگر چہ لذت حاصل کرنے کے لیےنہ ہوتب بھی صحیح ہے اور عارضی نکاح والی عورت کو "متعہ" یا "صیغہ" بھی کہا جاتا ہے۔

▪ متعہ کرنے والی عورت سے چار مہینے تک ہمبستری کرنا ▪

مسئلہ 2431۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ شوہرمتعہ کرنے والی عورت کی رضامندی کے بغیر چار مہینے سے زیادہ اس سے ہمبستری ترک نہ کرے۔

▪ متعہ میں ہمبستری نہ کرنے کی شرط لگانا ▪

مسئلہ 2432۔ جس عورت کےساتھ متعہ کیا جا رہا ہو اگروہ نکاح میں یہ شرط عائد کرے کہ شوہر اس سے ہمبستری نہ کرے تو نکاح اور اس کی عائد کردہ شرط صحیح ہے اور شوہر اس سے صرف دوسری لذتیں اٹھاسکتا ہے لیکن اگر وہ بعد میں ہمبستری کے لیے راضی ہوجائے تو شوہر اس سے ہمبستری کرسکتا ہے۔

▪ متعہ کے دوران عورت کا خرچ ▪

مسئلہ 2433۔ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو خواہ وہ حاملہ ہو جائے تب بھی خرچ کا حق نہیں رکھتی مگر یہ کہ خرچ کے حق کی قید لگائی جاچکی ہو۔

▪ متعہ میں ایک ساتھ سونے کا حق رکھنا اور میراث پانا ▪

مسئلہ 2434۔ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ شوہر کے ساتھ اکٹھا سونے کا حق نہیں رکھتی اور شوہر سے میراث بھی نہیں پاتی اور شوہر بھی اس سے میراث نہیں پاتا مگر یہ کہ ایک ساتھ اکٹھا سونے کی شرط کرچکے ہوں نیز اگر ان دونوں نے ایک دوسرے سے میراث پانے کی شرط رکھی ہو تو ایک دوسرے سے میراث پائیں گے لیکن اگر فقط کسی ایک کا دوسرے سے میراث پانے کی شرط رکھی گئی ہو تو ایسی شرط درست نہیں ہے۔

▪ متعہ کرنے والی عورت کا اکٹھا سونے اور خرچ کا حق نہ رکھنے سے لاعلم ہونا ▪

مسئلہ 2435۔ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خرچ اور اکٹھا سونے کا حق نہیں رکھتی تو بھی اس کا نکاح صحیح ہے اور اس وجہ سے کہ وہ ان امور سے ناواقف تھی اس کا شوہر پر کوئی حق نہیں بنتا۔

▪ متعہ کے دوران عورت کا گھر سے نکلنا ▪

مسئلہ 2436۔ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جاسکتی ہے لیکن اگر اس کے باہر جانے کی وجہ سے شوہر کی حق تلفی ہو تو اس کا باہر جانا حرام ہے۔

▪ عورت کا ایسے عقد پر رضامند ہو جانا جس کو وکیل نے طے شدہ باتوں کی خلاف ورزی کر کے پڑھا ہو ▪

مسئلہ 2437۔ اگر کوئی عورت کسی مرد کو وکیل بنائے کہ معینہ مدت کے لیے اورمعینہ رقم کے عوض اس کا خود اپنے ساتھ متعہ کاصیغہ پڑھے اور وہ شخص اس کا دائمی نکاح اپنے ساتھ پڑھ لے یا معینہ مدت یا معینہ رقم کے بجائے کسی اور مدت یا رقم پر متعہ کا صیغہ پڑھ لے تو جس وقت عورت کو ان امور کا پتہ چلے اگر وہ راضی ہو جائے اور اجازت دے دے تو نکاح صحیح ہے لیکن اگر اس نکاح پر رضامندی کے اظہار سے پہلے اس نکاح کا انکار کر لے اورانکار سے عرصہ دراز گذرنے کے بعد اس نکاح کی اجازت دے تو نکاح باطل ہے۔

▪ محرم بننے کے لیے نابالغ سے متعہ کرنا ▪

مسئلہ 2438۔ باپ یا دادا محرم ہونے کے لیے اپنے نابالغ بیٹے سے کسی عورت کی نکاح کراسکتے ہیں اور اسی طرح محرم ہونے کے لیے اپنی نابالغ لڑکی کی نکاح کسی شخص سے کراسکتے ہیں لیکن دونوں صورتوں میں اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی جنسی لذت اٹھانے کے قابل نہ ہو تو ضروری ہے کہ نکاح کی مدت اتنی لمبی رکھے کہ اس مدت میں وہ اس قابل ہوجائے ورنہ ضروری ہے کہ احتیاط کریں یعنی اس لڑکی کو اس کی بیوی شمار نہ کریں اور یہ لڑکی متعہ کی مدت ختم ہوئے بغیر یا باقیماندہ مدت کو بخشے بغیر، یا دائمی نکاح میں طلاق کے بغیر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

■ محرم بننے کے لیے ایسے نابالغ سے متعہ کرنا جو غائب ہو ■

مسئلہ 2439۔ اگر باپ یا دادا اپنی نابالغ اولاد کا جو دوسری جگہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں، محرم بننے کے لیے کسی سے نکاح کردے تو ظاہری طور پر محرم بننے کا مقصد حاصل ہوجائے گا اور اگر بعد میں معلوم ہو کہ نکاح کے وقت اولاد زندہ نہ تھی تو نکاح باطل ہے اور وہ لوگ جو نکاح کی وجہ سے بظاہر محرم بن گئے تھے، نامحرم ہوجائیں گے۔

■ متعہ کی باقیماندہ مدت معاف کرنے کی صورت میں مہر کا حکم ■

مسئلہ 2440۔ اگر مرد متعہ کی مدت معاف کردے چنانچہ اس عورت سے ہمبستری کرچکا ہو تو مرد پر ضروری ہے کہ مہر کی پوری رقم جو طے ہوئی تھی، اس کو دے دے بلکہ بنابر احتیاط اگر ہمبستری نہ بھی کی ہو تو بھی اس کا پورا مہر دے دے۔

■ متعہ کے دوران دائمی نکاح کرنا ■

مسئلہ 2441۔ مرد اس عورت سے دائمی نکاح نہیں کرسکتا جو ابھی اس کے متعہ میں ہو مگر یہ کہ متعہ کی بقیہ مدت معاف کردے تو اس کی متعہ کی مدت پوری ہونے کے بعد یا مدت معاف کرنے کے بعد اس سے دائمی نکاح کرسکتا ہے اگر چہ ابھی تک اس کی عدّت پوری نہ ہوئی ہو۔

نگاہ کے احکام

■ نامحرم کے بدن کو دیکھنا ■

مسئلہ 2442۔ مرد کے لیے نامحرم نو سال پورے ہونے والی عورت کا جسم دیکھنا اور اسی طرح اس کے بالوں کو دیکھنا خواہ لذت کے ارادے سے ہو یا اس کے بغیر ہو حرام ہے اور اس کے چہرے اور ہاتھوں کو کلائی تک دیکھنا اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ لذت کے ارادے کے بغیراور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے بغیر بھی انہیں نہ دیکھے۔

عورت کے لیے مرد کے جسم کے ان حصوں پر نظر ڈالنا جو معمولاً اور عام طور پر پوشیدہ ہیں لذت کے

ارادے کے بغیر جائز نہیں ہے اور لذت کے ارادے سے مرد کے جسم کے تمام حصوں کو دیکھنا حرام ہے۔
یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس فصل (نکاح) کے مسائل میں لذت سے مراد جنسی اور شہوانی لذت ہے کہ جس کی شدت عام طور پر ہمبستری کے مقدمات (ہمبستری کے قریب) میں انسان میں نمایاں ہوتی ہے اور وہ لذت مراد نہیں ہے کہ جو اولاد کو دیکھ کر ماں باپ کو حاصل ہوتی ہے یا وہ لذت جو کسی خوبصورت عمارت یا چمن یا پھول کے باغ کو دیکھنے سے انسان کے وجود میں آتی ہے۔

▪ کافر عورتوں کو دیکھنا ▪

مسئلہ 2443۔ اگر انسان لذت کے ارادے کے بغیر اہل کتاب -مثلاً یہودی و نصاری- بلکہ ہر کافر عورت کے ہاتھ، چہرہ اور بال کو دیکھے تو اس صورت میں کہ حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو اشکال نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ ان کے جسم کے دیگر حصوں کو نہ دیکھے۔

▪ نامحرم، نابالغ اور غیر مسلم عورتوں سے اپنا بدن چھپانا ▪

مسئلہ 2444۔ عورت پر ضروری ہے کہ وہ-چہرے اور ہاتھوں کی کلائی تک کے علاوہ-اپنا بدن اور سر کے بال نامحرم مرد سے چھپائے نیز کافر عورت سے بھی چھپائے اور اسی طرح ضروری ہے کہ اپنے بدن کو اس لڑکے سے بھی چھپائے جو بالغ تو نہیں ہے لیکن ہمبستری کر سکتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنا بدن اور سر کے بال اس لڑکے سے بھی چھپائے جو ابھی بالغ تو نہ ہوا ہو لیکن اسے اچھے برے کی تمیز آگئی ہو۔

▪ دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا ▪

مسئلہ 2445۔ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے اگر چہ ممیز بچہ کی ہو جو اچھائی اور برائی کو جانتا ہو، اگر چہ ایسا کرنا شیشے کے پیچھے سے، صاف و شفاف پانی اور انہی جیسی چیزوں کے ذریعے سے ہی کیوں نہ ہو البتہ میاں بیوی اور وہ لوگ جو ان دونوں کے حکم میں ہیں ایک دوسرے کے پورے بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔

▪ محرم اشخاص کے بدن کو دیکھنا ▪

مسئلہ 2446۔ جو مرد اور عورت آپس میں محرم ہوں اگر وہ لذت کی نیت نہ رکھتے ہوں تو شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

▪ ہم جنس کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا ▪

مسئلہ 2447۔ ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن لذت کی نیت سے نہیں دیکھنا چاہیے اور ایک عورت کے لیے بھی دوسری عورت کے بدن کو لذت کی نیت اور قصد سے دیکھنا حرام ہے۔

▪ نامحرم کی تصویر بنانا اور نامحرم کی تصویر دیکھنا ▪

مسئلہ 2448۔ مرد کے لیے کسی نامحرم عورت کی تصویر لینا - اگر کسی حرام کام جیسے ہتھیلیوں اور چہرے کے علاوہ بدن کے دوسرے حصے کی طرف نگاہ کرنا یا عورت کے بدن کو چھونا یا لذت کی قصد سے دیکھنا یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف-کے ہمراہ نہ ہو تو حرام نہیں ہے اور اگر کسی نامحرم عورت کو پہنچانتا ہو تو اس کی تصویر کو نہیں دیکھ سکتا ہے مگر یہ کہ اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھے یا اس تصویر کو دیکھنا اس عورت کی بے حرمتی کا باعث نہ بنے جس کی تصویر بنائی گئی ہو، کہ اس صورت میں اگر تصویر کو دیکھنا عام لوگوں کے لیے شہوت ابھارنے کا باعث نہ ہو اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف بھی نہ ہو تو ایسی تصویر کا دیکھنا جائز ہے۔

▪ مجبوری کی حالت میں شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کو چھونا ▪

مسئلہ 2449۔ اگر کوئی عورت مجبوری کی حالت میں کسی دوسری عورت کا یا اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کا حقنہ (انیما) کرنا چاہے یا اس کی شرمگاہ کو دھو کر پاک کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لے تاکہ اس کا ہاتھ اس مرد کی شرمگاہ پر نہ لگے اسی طرح اگر ایک مرد مجبوری کی حالت میں کسی دوسرے مرد یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا حقنہ کرناچاہے یا اس کی شرمگاہ کو دھوکر پاک کرنا چاہے تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

▪ نامحرم معالج سے رجوع کرنا ▪

مسئلہ 2450۔ اگرکوئی عورت مجبور ہو کہ نامحرم مرد سے علاج کروائے اور مرد مجبور ہو کہ علاج کرنے کے لیے نامحرم عورت کو دیکھے اور اس کے بدن کو ہاتھ لگائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر صرف دیکھنے سے علاج کرسکتا ہو تو اسے چاہیے کہ عورت کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے اوراگر صرف ہاتھ لگانے سے علاج کرسکتا ہو تو اسے چاہیے کہ عورت کی طرف نہ دیکھے۔ اسی طرح اگر علاج کروانا نامحرم ڈاکٹر میں منحصر نہ ہو لیکن عورت خاتون

ڈاکٹر کے بارے میں لاعلمی کی وجہ سے، مجبور ہو کہ نامحرم مرد سے علاج کروائے تو اگر مرد کا علاج کرنا عورت کے بدن کے ان اعضاء کو ہاتھ لگانے یا دیکھنے کے بغیر ممکن نہ ہو جن پر ہاتھ لگانا یا ان کو دیکھنا حرام ہے اور مرد ڈاکٹر جانتا ہو علاج کروانا صرف مرد ڈاکٹر پر منحصر نہیں ہے، تواس مرد کے لیے جائز نہیں ہے کہ علاج کرے۔

▪ علاج کے لیے کسی دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2451۔ اگر انسان شوہر یا بیوی کے علاوہ کسی دوسرے کا علاج کرنے کے لیے مجبور ہو کہ اس کی شرمگاہ کو دیکھے تواحتیاط مستحب کی بنا پر اس کے مد مقابل آئینہ رکھ کر اس کی طرف نگاہ کرے لیکن اگر خود شرمگاہ کو دیکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

نکاح کے مختلف مسائل

▪ جو شخص شادی نہ کرنے کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہوتا ہو ▪

مسئلہ 2452۔ جو شخص شادی نہ کرنے کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر حرام کام میں مبتلا ہوتاہو اس پر واجب ہے کہ شادی کرے۔

▪ عقد میں بکارت کی شرط رکھنا ▪

مسئلہ 2453۔ اگر شوہر نکاح میں شرط عائد کرے کہ عورت کنواری ہو اور نکاح کے بعد معلوم ہو کہ وہ کنواری نہیں تو بنابر احتیاط نکاح کو فسخ نہیں کیا جاسکتا۔

▪ نامحرم کے ساتھ خلوت کرنا ▪

مسئلہ 2454۔ نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسی جگہ ساتھ ہونا جہاں حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو، حرام ہے۔

▪ عقد کرتے وقت مہر ادا نہ کرنے کی نیت رکھنا ▪

مسئلہ 2455۔ اگر کوئی مرد عورت کا مہر نکاح میں معین کردے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہیں دے گا تو نکاح صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ مہر ادا کرے۔

▪ مرتد ہونے کا سبب ▪

مسئلہ 2456۔ جو مسلمان خدا کا منکر ہو جائے یا خدا کی وحدانیت کا منکر ہوجائے یا پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ کی رسالت کا منکر ہو جائے تو وہ شخص مرتد ہوتا ہے اور جو شخص توحید اور رسالت کو مانتے ہو ئےدین کے ضروری حکم (یعنی وہ حکم جس کو مسلمان دین اسلام کا جزو سمجھتے ہیں مثلاً نماز اور روزہ کا واجب ہونا) کا انکار کرے تو یہ مرتد ہونے کا باعث نہیں ہے اگر چہ اس حکم کے ضروری ہونے کو جانتا ہو لیکن مسئلہ 107 میں بیان ہوا کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے اور کوئی شبہہ اس کے ذہن میں نہ ہو اور شک کرے کہ وہ اصول دین کے دو اصل توحید اور رسالت پر قلبی ایمان رکھتا ہے یا نہیں، تو وہ شرعی لحاظ سے کافر شمار کیا جائے گا اگر چہ اس حکم کے ضروری ہونے کو نہ جانتا ہو۔

▪ شادی کے بعد عورت کا مرتد ہو جانا ▪

مسئلہ 2457۔ اگر عورت اس سےپہلے کہ شوہر اس سے ہمبستری کرے مرتد ہوجائے یا یائسہ ہونے کے وقت، مرتد ہوجائےتو اس کا نکاح باطل ہوجائے گا لیکن دوسری صورتوں میں جہاں عدّت رکھنا ضروری ہے (اس حکم کے مطابق جو طلاق کے احکام میں آئے گا) اگر عدّت کے دوران دوبارہ مسلمان ہوجائے تو نکاح باقی رہے گا اور اگر عدّت کے خاتمے تک مرتد رہے تو نکاح باطل ہے۔

▪ شادی کے بعد مرد کا فطری مرتد ہو جانا ▪

مسئلہ 2458۔ جس شخص کا نطفہ منعقد ہوتے وقت ماں یا باپ مسلمان تھے اگر ایسا شخص مرتد ہوجائے تو اس کی مسلمان بیوی کا نکاح باطل ہوگا اور ضروری ہے کہ اس کی بیوی (اس مقدار کے مطابق جو احکام طلاق میں آئے گا) وفات کی عدّت گزارے۔

▪ شادی کے بعد مرد کا ملی مرتد ہو جانا ▪

مسئلہ 2459۔ جو مرد غیر مسلمان ماں اور باپ سے پیدا ہو کر اسلام قبول کرچکا ہو اگر اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے یا بیوی کے یائسہ ہونے کے بعد مرتد ہوجائے تو اس کا نکاح باطل ہوجائے گا لیکن اگر بیوی سے ہمبستری کرنے کے بعد اور بیوی کے یائسہ ہونے سے پہلے مرتد ہوجائے تو اس کی بیوی پر ضروری ہے کہ (اس مقدار کے مطابق جو احکام طلاق میں آئے گا) طلاق کی عدّت رکھے پس اگر عدّت کے ختم ہونے سے پہلے اس کا شوہر مسلمان ہوجائے تو نکاح باقی ہے ورنہ نکاح باطل ہے۔

▪ عورت کا عقد میں رہائش کی جگہ کی شرط رکھنا ▪

مسئلہ 2460۔ اگر عورت نکاح میں مرد پر شرط عائد کرے کہ اسے (ایک معین) شہر سے باہر نہ لے جائے اور مرد بھی اس شرط کو قبول کرلے تو ضروری ہے کہ اس عورت کو اس کی رضامندی کے بغیر اس شہر سے باہر نہ لے جائے۔

▪ سوتیلی ماں کی اولاد سے شادی کرنا/بہو کی ماں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2461۔ اگر کسی عورت کی پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو بعد میں اس کا دوسرا شوہر اس لڑکی کا نکاح اپنے اس لڑکے سے کرسکتا ہے جو اس بیوی سے نہ ہو نیز اگر لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرے تو بعد میں اس لڑکی کی ماں سے خود بھی نکاح کرسکتا ہے۔

▪ زنا سے حمل کو سقط کرنا ▪

مسئلہ 2462۔ اگر کوئی عورت زنا سے بھی حاملہ ہوجائے تو بچے کو سقط کرانااس کے لیے جائز نہیں ہے۔

▪ وہ فرزند جس کے بارے میں علم نہ ہو کہ حلال نطفے سے ہے یا حرام نطفے سے ▪

مسئلہ 2463۔ اگر کوئی مرد کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو شادی شدہ نہ ہو اور کسی دوسرے کی عدّت میں بھی نہ ہو چنانچہ بعد میں اس عورت سے شادی کرلے اور کوئی بچہ پیدا ہوجائے تو اس صورت میں کہ جب وہ یہ نہ جانتا ہو کہ بچہ حلال نطفے سے ہے یا حرام نطفے سے تو وہ بچہ حلال زادہ ہے۔

▪ ولد شبہہ کے احکام ▪

مسئلہ 2464۔ اگر مرد اور عورت دونوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ عورت عدّت میں ہے یا وہ دونوں یہ نہ جانتے ہوں کہ عدّت میں نکاح باطل ہے اور آپس میں شادی کرلیں اور ان کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگا اور اولاد کے تمام احکام رکھے گا، اسی طرح سے اگر مرد اور عورت میں سے کسی ایک کو معلوم نہ ہو کہ عورت عدّت میں ہے یا ان میں سے کوئی ایک نہ جانتا ہو کہ عدّت کے دوران نکاح باطل ہے، تو جو شخص نہیں جانتا تھا اور جو بچہ پیدا ہوا ہے ان دونوں کے درمیان اولاد کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن ان میں سے دوسرا شخص جوجانتا تھا کہ عورت عدّت میں ہے اور عدّت میں نکاح باطل ہے وہ بچے سے میراث نہیں پائے گا اور بچہ بھی اس سے میراث نہیں پائے گا لیکن یہ دونوں آپس میں محرم ہیں اور محرم ہونے کے احکام رکھتے ہیں لہذا دوسرے محرم افراد کی طرح ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں اور ان دونوں کی آپس میں شادی جائز نہیں ہے اور دوسری اولاد کی طرح نفقہ اور خرچ کا حق رکھتا ہے اور مذکورہ دونوں صورتوں میں میاں بیوی کا نکاح باطل ہے اور اگر عدّت کے دوران ہمبستری ہوئی ہو تو ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائیں گے۔

▪ یائسہ ہونے، عدّت اور شوہر نہ رکھنے کے بارے میں عورت کی بات کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 2465۔ اگرکوئی عورت یہ کہے کہ میں یائسہ ہوں یا میں شادی شدہ نہیں ہوں یاکہے میں عدّت میں نہیں ہوں تو جب تک اس کی بات کے غلط ہونے پر اطمینان حاصل نہ ہوجائے تو عورت کی بات قبول کی جائے گی۔

▪ شوہر نہ رکھنے میں عورت کی بات کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 2466۔ اگر کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد کوئی شخص کہے کہ یہ عورت شادی شدہ تھی اور عورت کہے کہ میں شادی شدہ نہیں تھی تو اگر شرعاً ثابت نہ ہو کہ یہ عورت اس سے پہلے شادی شدہ تھی تو ضروری ہے کہ عورت کی بات مان لی جائے۔

▪ بیٹے اور بیٹی کی پرورش کا حق ▪

مسئلہ 2467۔ جب تک لڑکا یا لڑکی کے قمری سات سال پورے نہ ہو جائیں، باپ بچوں کو ان کی ماں سے اس وقت تک جدا نہیں کرسکتا جب تک وہ دوسرے شوہر کی گھر نہ گئی ہو لیکن ماں پر ضروری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت اور سرپرستی کی کیفیت اور طریقے کے بارے میں

باپ کے نظریئے کا خیال رکھے، دودھ پلانے کے دورانیے میں عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خود دودھ پلائے مگر یہ کہ کوئی دوسری عورت پائی جائے جو مفت میں یا کمتر اجرت پر دودھ پلانے کے لیے تیار ہو تو اس صورت میں باپ بچے کو ماں سے جدا کر سکتا ہے اگر چہ مستحب ہے کہ ایسا کام نہ کرے اور بچے کو اس کی ماں کے پاس ہی رہنے دے، اس دوران بھی بچے کی تربیت اور سرپرستی میں باپ کے نظریئے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

▪ بیٹی کی جلد شادی کروانے کا مستحب ہونا ▪

مسئلہ 2468۔ مستحب ہے ایسی لڑکی کی شادی میں جلدی کی جائے جو بالغ (یعنی مکلف) ہو اور ایسی عمر تک پہنچ گئی ہو جس میں حیض دیکھنا اس کے لیے معمول ہو امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں مر د کی سعادتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی بیٹی اس کے گھر میں حیض نہ دیکھے۔

▪ دوسری شادی نہ کرنے کے بدلے مہر پر مصالحت کرنا ▪

مسئلہ 2469۔ اگر بیوی شوہر کے ساتھ اپنے مہر پر مصالحت کرے (یعنی اسے مہر بخش دے) کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو ضروری ہے کہ احتیاط سے کام لے، بیوی مہر نہ لے اور شوہر دوسری شادی نہ کرے۔

▪ ولدالزنا شخص کی اولاد ▪

مسئلہ 2470۔ جو شخص ولد الزنا ہو اگر وہ شادی کرلےاور اس کے یہاں بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ حلال زادہ ہے۔

▪ میاں بیوی کی حرام ہمبستری سے پیدا ہونے والا فرزند ▪

مسئلہ 2471۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں میں یا عورت کے حائض ہونے کی حالت میں ہمبستری کرے تو گنہگار ہے لیکن اگر ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہے۔

▪ اس شوہر کے زندہ ہونے کا پتہ چلنا جس کی بیوی نے اس کی موت پر یقین کرکے کسی دوسرے سے شادی کرلی ہو ▪

مسئلہ 2472۔ جس عورت کو یقین ہو کہ اس کا شوہر مرگیا ہے اگر وہ وفات کی عدّت (کہ

جس کی مقدار طلاق کے احکام میں بیان ہوگی) کے بعد شادی کر لے اور اس کے بعد معلوم ہوجائے کہ اس کا شوہر زندہ ہے تو اس پر ضروری ہے کہ دوسرے شوہر سے جدا ہوجائے اور یہ عورت پہلے شوہر پر حلال ہے لیکن اگر دوسرے شوہر نے اس سے ہمبستر کی ہو تو عورت کے لیے ضروری ہے کہ وطی شبہہ کی عدّت (جس کی مقدار طلاق کی عدّت جیسی ہے) گزارے اور عدّت کے دوران پہلے شوہر پر ضروری ہے کہ اس سے ہمبستری نہ کرے لیکن اس سے دوسری جنسی لذتیں اٹھانا جائز ہے اور اس کا نفقہ اور خرچ پہلے شوہر کے ذمہ ہے۔ وطی شبہہ کی عدّت کی ابتدا دوسرے شوہر سے آخری ہمبستری کرنے سے شروع ہوگا اور دوسرے شوہر پر ضروری ہے کہ ہمبستری کرنے کی وجہ سے اس کا مہر ادا کرے اور اگر مہر المسمّی (یعنی وہ مہر جو نکاح میں معین ہوچکا ہے) اور مہر المثل (یعنی اس عورت جیسی دوسری عورتوں کا مہر) کے درمیان فرق ہو تو فرق کی مقدار میں بنابر احتیاط آپس میں مصالحت کر لیں۔

دودھ پلانے کے احکام

▪ رضاعی محارم ▪

مسئلہ 2473۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو (ان شرائط کے ساتھ جو مسئلہ 2483 میں اور اس کے بعد بیان کئے جائیں گے) دودھ پلائے تو درج ذیل رضاعی رابطے ایجاد ہونگے اور یہ رابطے کہ نسبی طور پر محرم ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح رضاعی رابطے بھی محرم ہونے کا باعث بنتے ہیں:

1۔ دودھ پلانے والی عورت بچے کی رضاعی ماں ہوگی۔

2۔ اس عورت کا شوہر جس کا دودھ ہے، وہ بچے کا رضاعی باپ ہوگا۔

3۔ اس مرد کے ماں باپ اور اجداد- اگرچہ رضاعی ہوں- اس بچے کے رضاعی دادا اور دادی ہوں گے۔

4۔ اس عورت کے ماں باپ اور اجداد- اگرچہ رضاعی ہوں- اس بچے کے رضاعی نانا اور نانی ہوں گے۔

5۔ اس عورت یا اس مرد کے بیٹے بیٹیاں- نسبی ہوں یا رضاعی- اس بچے کے رضاعی بہن بھائی ہوں گے۔

6۔ اس عورت یا مرد کے پوتے پوتیاں یا نواسے نواسیاں- نسبی ہوں یا رضاعی- اس بچے کے رضاعی

بھتیجے بھتیجیاں یا بھانجے بھانجیاں ہوں گے۔
7۔اس مرد کے بہن بھائی- نسبی ہوں یا رضاعی -اس بچے کے رضاعی چچا اور پھوپھی ہوں گے۔
8۔اس عورت کے بہن بھائی- نسبی ہوں یا رضاعی -اس بچے کے رضاعی ماموں اور خالہ ہوں گے۔
9۔اس مرد کے چچا، پھوپی، ماموں اور خالہ -اگرچہ واسطہ کے ساتھ ہوں-اس بچے کے رضاعی باپ کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ہوں گے۔
10۔اس عورت کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ -اگرچہ واسطہ کے ساتھ ہوں-اس بچے کی رضاعی ماں کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ہوں گے۔

■ دودھ پینے والے کے ماں باپ کا اپنے فرزند کے رضاعی ماں باپ کی اولاد سے شادی کرنا ■

مسئلہ 2474۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو (ان شرائط کے ساتھ جو مسئلہ 2483 میں اور اس کے بعد بیان کیے جائیں گے) دودھ پلائے تو اس بچے کا باپ -اگرچہ رضاعی ہو- اس عورت کی نسبی بیٹیوں، پوتیوں اور نواسیوں سے شادی نہیں کرسکتا۔ لیکن اس عورت کی رضاعی بیٹیوں، نواسیوں اور پوتیوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح بچے کا باپ اس عورت کے اس شوہر کی لڑکیوں، پوتیوں اور نواسیوں -اگرچہ رضاعی ہوں- سے شادی نہیں کرسکتا کہ جس کا دودھ ہے، بلکہ اس بچے کی ماں بھی احتیاط کرے گی اور اس مرد کی اولاد -اگرچہ وہ واسطہ کے ساتھ اولاد ہوں- سے شادی نہیں کرے گی کہ جس مرد سے دودھ ہو اور دودھ پلانے والی عورت کی اولاد -اگرچہ وہ واسطہ کے ساتھ اولاد ہوں- سے شادی نہیں کرے گی اور اسی طرح نگاہ کرنے اور ہاتھ ملانے یا ان جیسی چیزوں میں ضروری ہے کہ انہیں محرم نہ سمجھے۔

■ دودھ پلانی والی عورت کے شوہر کے بچے کی ماں باپ کی اولاد سے شادی کرنا ■

مسئلہ 2475۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو (ان شرائط کے ساتھ جو مسئلہ 2483 اور اس کے بعد مسائل میں بیان کئے جائیں گے) دودھ پلائے تو اس عورت کے شوہر پر کہ جس کا دودھ ہے، ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس بچے کے باپ کی نسبی اور رضاعی اولاد-اگرچہ وہ واسطہ سے اولاد ہوں-سے شادی نہ کرے اور بچے کی ماں کی نسبی اولاد سے شادی نہ کرے۔ اسی طرح نگاہ کرنے اور ہاتھ ملانے اور محرم ہونے کے دوسرے احکام میں ان سے محرم عورتوں کی طرح سے رفتار نہیں کرسکتا لیکن اس شوہر کے رشتہ دار اس بچے کے بہن بھائی سے شادی کرسکتے ہیں۔

▪ دودھ پلانی والی عورت کا بچے کے ماں باپ کی اولاد سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2476۔ اگر کوئی عورت ایک بچے کو پورا دودھ پلائے تو اس عورت کے لیے ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس بچے کے باپ کی نسبی اور رضاعی اولاد-اگر چہ وہ واسطہ کے ساتھ اولاد ہوں-سے اور اس بچے کی ماں کی نسبی اولاد سے شادی نہ کرے اسی طرح نگاہ کرنے اور ہاتھ ملانے اور محرم ہونے کے دوسرے احکام میں ان سے محرم لوگوں کی طرح سے رفتار نہیں کرسکتی۔ لیکن اس عورت کے رشتہ دار اس بچے کے بہن بھائیوں سے شادی کرسکتے ہیں۔

▪ مرد کا بیوی کی رضاعی اولاد سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2477۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے شادی کرے جس نے کسی بچے کو پورا دودھ پلایا ہواور اس عورت سے ہمبستری بھی کرلے تو پھر اس عورت کی بیٹی اور اولاد اور پوتیوں او ر نواسیوں -اگر چہ رضاعی ہوں- سے نکاح نہیں کرسکتا اگر چہ وہ عورت اب اس کے نکاح سے خارج ہوچکی ہو۔

▪ بیوی کی رضاعی ماں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2478۔ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے شادی کرلے تو پھر وہ اس عور ت سے کہ جس نے اس لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو اور اس کی ماں اور دادی اور نانی سے -اگرچہ رضاعی ہوں- شادی نہیں کرسکتا۔ اگر چہ ابھی تک اس عورت سے ہمبستری نہ کی ہو۔

▪ ماں یا دادی یا نانی کی رضاعی اولاد سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2479۔ انسان ایسی عورت سے شادی نہیں کرسکتا جسے اس شخص کی ماں یا دادی اور نانی نے پورا دودھ پلایا ہو۔ اسی طرح عورت اس مرد سے شادی نہیں کرسکتی کہ جسے اس کی ماں یا دادی یا نانی نے پورا دودھ پلایا ہو۔ اسی طرح اگر باپ کی بیوی (یعنی اس کی سوتیلی ماں) یا دادا کی بیوی نے باپ یا دادا کے دودھ سے کسی بچے کو دودھ پلایا ہو تو وہ شخص اس بچی سے شادی نہیں کرسکتا۔

اگر کوئی شخص کسی شیر خوار بچے یا بچی سے نکاح کرے اور نکاح کے بعد اس شخص کی ماں یا دادی اور نانی یا باپ کی بیوی (یعنی اس کی سوتیلی ماں) باپ کے دودھ سے یا دادا کی بیوی دادا کے دودھ سے اس شیر خوار کو پورا دودھ پلائے تو ان کا نکاح باطل ہو گا اور ایسی عورت سے شادی کرنے کا حکم جسے اس شخص کی رضاعی ماں نے پورا دودھ پلایا ہو، مسئلہ 2485 اور 2486 میں بیان ہو گا۔

▪ بہن یا بھائی کی رضاعی اولاد سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2480۔ انسان اس عورت اور مرد سے نکاح نہیں کرسکتا کہ جسے اس کی بہن یا اس کی بھابی نے اس کے بھائی کے دودھ سے پورا دودھ پلایا ہو، اگر چہ وہ بہن یا بھائی رضاعی ہوں اور یہی حکم ہے اگر اس کے بہن بھائی کی اولاد یا ان کی اولا کی اولاد یا ان کی اولاد کی بیویوں نے بہن یا بھائی کی اولاد کے دودھ سے پورا دودھ پلایا ہو۔ اگر انسان کسی شیرخوار بچے یا بچی سے نکاح کرے اور اس کے بعد اوپر ذکرشدہ اشخاص میں سے کوئی ایک اسے پورا دودھ پلائے تو نکاح باطل ہوجائے گا۔

▪ نواسی اور پوتی کو دودھ پلانا ▪

مسئلہ 2481۔ اگرکوئی عورت اپنی نسبی بیٹی کے فرزند (یعنی اپنے نواسے یا نواسی) کو پورا دودھ پلائے تو وہ بیٹی اس فرزند کے باپ پر -اگر چہ رضاعی ہو- حرام ہوجائے گی (یعنی اس دودھ پلانے والی عورت کی بیٹی اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی) اور اگر کوئی عورت اس بچے کو دودھ پلائے جو اس کی بیٹی کے شوہر کی دوسری بیوی کا بچہ ہو -اگر چہ رضاعی ہو- تب بھی یہی حکم ہے بلکہ اگر دادی اپنے -نسبی- پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو ضروری ہے کہ بہو -جو کہ اس شیرخوار بچے کی ماں ہے- کا اس کے بیٹے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں احتیاط کیا جائے اور یہی حکم ہے اگر دادی بہو کے اس بچے کو دودھ پلائے جو اس کے دوسرے شوہر سے ہو۔

▪ لڑکی کی سوتیلی ماں کا لڑکی کے شوہر کے فرزند کو دودھ پلانا ▪

مسئلہ 2482۔ اگر کسی لڑکی کی سوتیلی ماں اس لڑکی کے شوہر کے بچے کو اس لڑکی کے باپ کے دودھ سے پورا دودھ پلا دے تو وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی خواہ وہ بچہ اس لڑکی سے ہو یا اس کے شوہر کی دوسری بیوی سے۔

دودھ پلانے سے محرم بننے کی شرائط

▪ رضاعی محرم بننے کی شرائط ▪

مسئلہ 2483۔ بچے کو جو دودھ پلانا محرم بننے کا سبب بنتا ہے، اس کی دس شرطیں ہیں۔

1۔دودھ پلانے والی عورت کے بچے کا دودھ ہو پس اگر حاملہ ہوئے بغیر عورت کے پستان میں دودھ جمع ہو جائے یا حاملہ ہونے کی وجہ سے دودھ نکلے لیکن بچہ ابھی تک پیدا نہ ہوا ہو، تو دودھ پلانا محرم بننے کا سبب نہیں ہوتا۔

2۔بچہ زندہ عورت کا دودھ پیئے۔ پس اگر محرم بننے کے لیے معتبر مقدار میں سے کچھ دودھ مردہ عورت کے پستان سے پیئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

3۔اس عورت کا دودھ زنا سے نہ ہو پس اگر زنا سے پیدا شدہ بچے کا دودھ کسی دوسرے بچے کو پلائے تو اس دودھ کے ذریعے وہ بچہ کسی کا محرم نہیں ہو گا لیکن اگر دودھ شبہہ کی ہمبستری (وطی بالشبہہ) کا ہو یا کسی اور وجہ سے حرام مباشرت اور ہمبستری کا ہو- مثلاً احرام کی حالت میں یا شدید ضرر و نقصان کی صورت میں یا حیض کی حالت میں-تو یہ دودھ محرم بننے کا سبب بنتا ہے۔

4۔بچہ دودھ پستان سے پیئے پس اگر دودھ دوہنے کے بعد بچے کو پلائیں تو یہ کافی نہیں ہے۔

5۔بچے کے منہ میں دودھ خالص ہونے کی حالت سے خارج نہ ہونے پائے۔ پس اگر دودھ کسی اور مائع شے میں اس طرح ملا دیا جائے کہ اسے مزید دودھ نہ کہا جاسکے، تو محرم بننے کا سبب نہیں ہو گا۔

6۔ محرم بننے کے لیے جس مقدار میں دودھ کی ضرورت ہے، وہ ایک ہی شوہر سے ہو۔ پس اگر کوئی عورت کسی بچے کو شوہر کے دودھ سے سات بار دودھ پلائے اور پھر اس شوہر سے طلاق لے کر کسی دوسرے مرد سے شادی کر لے اور دوسرے شوہر کے دودھ سے آٹھ بار اسی بچے کو دودھ پلائے تو وہ بچہ اس دودھ سے کسی کا محرم نہیں بنے گا۔ اگرچہ اس دوران بچے نے کسی اور عورت کا دودھ نہ پیا ہو۔

7۔دودھ پلانے والی ایک ہی عورت ہو پس اگر ایک مرد کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کسی بچے کو سات دفعہ اور دوسری بیوی آٹھ دفعہ دودھ پلائے تو وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا اگرچہ سارا دودھ ایک ہی شوہر کا ہو۔

8۔بچہ دودھ کی معتبر مقدار میں سے کچھ کو قے نہ کر دے لیکن اگر بچہ پیٹ بھر کر دودھ پینے کے بعد اضافی دودھ پی لے اور اسے قے کرے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9۔ جو دودھ بچہ پیتا ہے، اس سے بچہ محسوس طور پر نشو و نما پائے۔ اس طرح سے کہ لوگ کہیں کہ اس دودھ سے اس کی ہڈیاں مضبوط ہوئی ہیں اور بدن میں گوشت پیدا ہوا ہے یا پندرہ دفعہ سیر ہو کر یا ایک دن اور ایک رات اس طرح پیئے جیسا کہ بعد کے مسئلے میں بیان کیا جائے گا۔ ہاں اگر دس دفعہ

دودھ پلانے کے بعد کوئی اور عورت اس بچے کو دودھ نہ پلائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو لوگ دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بنتے ہیں، وہ ان سے شادی نہ کریں اور نگاہ کرنے اور ہاتھ ملانے جیسی باتوں میں انہیں اپنے لیے محرم قرار نہ دے۔

10۔ بچے کے دودھ پینے کے آغاز سے دو سال کا عرصہ نہ گزرا ہو لہذا اگر پیدائش کے دوسرے مہینے کے آغاز سے دودھ پینا شروع کردے تو چنانچہ دودھ پینے کی کچھ مقدار پیدائش کے چھبیسویں مہینے میں داخل ہونے کے بعد واقع ہو جائے تو وہ کسی کا محرم نہیں ہو گا لیکن اگر دودھ پینے کی پوری لازم مقدار پچیسویں مہینے میں یا اس سے پہلے واقع ہو جائے تو وہ محرم بن جائے گا اور یہ شرط دودھ دینے والی عورت کے (جنے ہوئے) بچے کے لیے یا عورت کے دودھ نکلنے کے لیے لازمی نہیں ہے۔ لہذا اگر عورت کے دودھ نکلنے کے آغاز کو دو سال سے زیادہ عرصہ گزر جائے یا دودھ دینے والی عورت کے (جنے ہوئے) بچے کے دودھ پینے کے آغاز سے دو سال سے زیادہ عرصہ گزر جائے اور اس دودھ سے کسی دوسرے بچے کو لازمی شرائط کے مطابق دودھ پلائے، تو یہ دودھ محرم بننے کا سبب بنے گا۔

▪ پندرہ مرتبہ یا پورے ایک دن رات دودھ پینے سے محرم بننے کا طریقہ کار ▪

مسئلہ 2484۔ بتایا گیا کہ اگر کوئی بچہ پورے ایک دن رات کسی عورت کا دودھ پیئے تو یہ دودھ پینا محرم بننے کا باعث ہوگا، ضروری ہے کہ یہ دودھ پینا پورا اور مکمل ہو (یعنی اس عرصے میں بچہ بھوکا نہ رہے اور جب بھی دودھ پینا چاہے، پی لے) اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بچہ ہر بار پوری مقدار میں دودھ پیئے یا جتنا دودھ اسے چاہیے، اسے چند دفعہ پیئے (یعنی تھوڑا دودھ پیئے اور کھیلنے کے بعد یا آرام کرنے کے بعد یا مختصر نیند کے بعد دودھ پینے کو پورا اور مکمل کردے)۔ لیکن ضروری ہے کہ پورے دن رات میں دوسری غذا یا کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے لیکن ان چیزوں کا پینا جو دودھ پینے کے دوران معمول ہے مثلاً پودینہ کی عرقیات جو معدہ کا گیس ختم کرنے کے لیے بچے کو پلائی جاتی ہے، تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

دودھ پلانے کی مقدار کا دوسرا معیار جو بتایا گیا ہے وہ پندرہ بار دودھ پلانا ہے کہ بچہ اس دوران کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے-اگرچہ پوری مقدار نہ ہو- لیکن اسے دوسری غذا کھلانے میں کوئی اشکال نہیں۔ ایک اور معیار (یعنی اتنی مقدار میں دودھ پیئے کہ محسوس طور پر بچے کے گوشت کی نشوونما اور اس کی ہڈیوں کی مضبوطی کا باعث بنے) کے مطابق، اس دوران دوسری غذا کھانا یا کسی دوسری عورت کا دودھ پینا، اشکال نہیں رکھتا۔

▪ رضاعی ماں باپ/رضاعی بہن بھائی ▪

مسئلہ 2485۔ اگر کوئی بچہ گذشتہ مسائل میں بیان شدہ شرائط کے ساتھ کسی عورت کا دودھ پیئے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں، جس مرد سے دودھ ہو، وہ رضاعی باپ اور یہ بچہ ان کا رضاعی بیٹا یا بیٹی اور اس مرد اور عورت کی نسبی اولاد کا رضاعی بھائی یا بہن ہوگا۔ لیکن اگر اس مرد یا عورت کی کوئی دوسری رضاعی اولاد ہوں تو اسی صورت میں ان کا رضاعی بہن یا بھائی ہوگا کہ سب کا دودھ ایک ہی مرد سے ہو۔ پس اگر کوئی عورت کسی مرد کے دود ھ سے پندرہ بار کسی بچے کو دودھ پلائے اور اس کے بعد دوسری شادی کرلے اور اس شوہر کا دودھ بھی کسی بچی کو پندرہ دفعہ پلائے تو وہ دونوں بچے آپس میں رضاعی بہن بھائی نہیں بنیں گے، اگر چہ وہ دونوں اس دودھ پلانے والی عورت اور جس مرد کا دودھ ہے، ان کی رضاعی اولاد ہیں۔

▪ جو عورت ایک شوہر کا دودھ چند بچوں کو پلائے ▪

مسئلہ 2486۔ اگر ایک عورت ایک ہی شوہر کا دودھ چند بچوں کو پلائے تو وہ سب آپس میں اور اس عورت کے شوہر کے اور دودھ پلانے والی عورت کے محرم ہوں گے۔

▪ مرد کی رضاعی اولاد کا آپس میں محرم ہونا بیویوں کے تعدد کی صورت میں ▪

مسئلہ 2487۔ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کسی بچے کو معتبر شرائط کے مطابق پورا دودھ پلائے اور دوسری بیوی کسی بچی کو دودھ پلائے تو یہ دونوں بچے آپس میں اور اس مرد کے اور ان عورتوں کے محرم ہوں گے اوراگر دو سے زیادہ بیویاں ہوں، تو بھی یہی حکم ہے۔

▪ رضاعی اولاد کے بہن بھائی کا آپس میں محرم نہ ہونا ▪

مسئلہ 2488۔ اگر کوئی عورت ایک شوہر کے دودھ سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو پورا دودھ پلائے تو اس لڑکی کے بہن بھائی اور اس لڑکے کے بہن بھائی آپس میں محرم نہیں بنیں گے۔ لیکن دودھ پلانے والی عورت اور وہ مرد جس کا دودھ ہے، ان دونوں پر ضروری ہے کہ احتیاط کریں اور اس لڑکے اور لڑکی کے باپ کی نسبی اور رضاعی اولاد سے اور ان کی ماں کی نسبی اولاد سے شادی نہ کریں۔ اور اسی طرح نگاہ کرنے یا ہاتھ ملانے اور ان جیسی باتوں میں ضروری ہے کہ ان کو محرم شمار نہ کیا جائے۔

▪ مرد کا بیوی کی رضاعی بھانجی یا بھتیجی سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2489۔ کوئی شخص اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر ان عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتا جو دودھ پینے کی وجہ سے اس کی بیوی کی بھانجیاں یا بھتیجیاں بن گئی ہوں۔ لیکن اگر پہلے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح کرچکا ہو تو ان کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح صحیح ہے۔ اور اگر پہلے والے نکاح کے بارے میں انہیں اطلاع ملے تو وہ اس نکاح کو ختم نہیں کرسکتیں ۔

▪ لواط کرانے والے کے رضاعی رشتہ داروں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2490۔ اگر کوئی مرد کسی بچے سے یا ایسے نوجوان سے، جس کے بلوغت کے ابتدائی سال ہوں، العیاذباللہ لواطت کرے تو اس کی بہن یا بیٹی یا پوتی یا نواسی یا دادی یا نانی سے -اگر چہ رضاعی ہوں (نسبی رشتہ دار عورتوں کی طرح)- شادی نہیں کرسکتا ہے، بلکہ اگر ایسے شخص کے ساتھ لواط کرے جو بلوغت کے ابتدائی سالوں سے گزرچکا ہو، وہاں بھی بنابر احتیاط یہی حکم جاری ہوگا۔ اور اگر کسی شخص نے بچپن میں بلوغت سے پہلے لواط کی ہو تو احتیاط مستحب مؤکد یہ ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ شادی کرنے سے گریز کرے اور بہرحال اور کسی بھی صورت میں لواط کرنے والے کے رشتہ دار لواط کرانے والے پر حرام نہیں ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ کام-العیاذ باللہ-شادی کرنے کے بعد انجام پائے، چنانچہ بیوی کے رضاعی بھائی سے (نسبی بھائی کی طرح) لواط کرے، ان کا نکاح باطل ہو جائے گا اورایک دوسرے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائیں گے لیکن اگر بھائی کے علاوہ کسی دوسرے سے لواط کرے تو نکاح کے باطل ہونے اور ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا باعث نہیں بنے گا۔

▪ بھائی کی رضاعی ماں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2491۔ انسان پرضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اس عورت سے شادی نہ کرے جس نے اس کے بھائی کو پورا دودھ پلایا ہو اسی طرح اس کے ساتھ محرم عورتوں کی طرح رفتار نہ کرے جیسے اس کے بالوں کی طرف دیکھنا یا اس سے ہاتھ ملانا۔

▪ دو رضاعی بہنوں سے شادی کرنا ▪

مسئلہ 2492۔ انسان دو بہنوں سے ایک ہی وقت میں نکاح نہیں کرسکتا اگر چہ وہ رضاعی بہنیں ہوں-یعنی دودھ پینے کی وجہ سے ایک دوسرے کی بہنیں بن گئی ہوں-اور اگر دو

عورتوں سے ایک ہی وقت میں نکاح کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ وآپس میں بہنیں ہیں، تو دونوں نکاح باطل ہیں، خواہ دونوں کے نکاح کے لیے ایک ہی صیغہ پڑھا گیا ہو یا ہر ایک کے لیے علیحدہ صیغہ پڑھا گیا ہو۔

▪ عورت کے لیے جن افراد کو دودھ پلانا مناسب نہیں ▪

مسئلہ 2493۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے دودھ سے مندرجہ ذیل افراد کو دودھ پلائے تو اس عورت کا شوہر اس پر حرام نہیں ہوگا۔ اگر چہ بہتر ہے کہ یہ کام انجام نہ دے:

1۔اپنے بھائی یا بہن کو۔

2۔اپنے پوتوں پوتیوں اور نواسوں، نواسیوں کو-جو واسطہ کے ساتھ ہو یا بلا واسطہ ہو۔

3۔اپنے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کو-جو واسطہ کے ساتھ ہو یا بلا واسطہ ہو۔

4۔اپنے چچا یا ماموں کی بلا واسطہ اولاد کو۔

5۔اپنے بھائی کی بلا واسطہ اولاد کو یا بھائی کے پوتے یا پوتی کو-جو واسطہ کے ساتھ ہو یا بلا واسطہ ہو۔

▪ مرد کے کچھ رشتہ داروں کو دودھ پلانے کی صورت میں شادی کرنا ▪

مسئلہ 2494۔ اگر کوئی عورت کسی مرد کے رشتہ داروں میں سے کسی ایک کو آنے والے تفصیل کے مطابق دودھ پلائے -اگر چہ وہ دودھ اس شوہر سے نہ ہو- تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس مرد سے شادی کرنے سے اجتناب کرے۔ اور اگر دودھ پلانے سے پہلے وہ اس مرد کی بیوی تھی تو دودھ پلانے کی وجہ سے یہ عورت اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوگی لیکن بہتر ہے کہ یہ کام انجام نہ دے:

1۔اس مرد کے بھائی یا بہن۔

2۔ شوہر کے باواسطہ اور بغیر واسطہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں، اگرچہ کسی دوسری بیوی سے ہوں۔

3۔مرد کا چچا پھوپھی ماموں خالہ- باواسطہ ہوں یا بلا واسطہ۔

4۔مرد کی خالہ یا پھوپھی کی بلا واسطہ اولاد۔

5۔مرد کے بلا واسطہ بھانجے یا بھانجیاں یا مرد کی بہن کے نواسے یا نواسیاں- باواسطہ ہوں یا بلا واسطہ۔

▪ عورت کا شوہر کی دوسری بیوی کے رشتہ داروں کو دودھ پلانا ▪

مسئلہ 2495۔ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اگر اس کی ایک بیوی شوہر کے دودھ سے دوسری

بیوی کے کسی رشتہ دار کو -مسئلہ 2493 کی تفصیل کے مطابق- دودھ پلائے تو دوسری بیوی اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسا کام انجام نہ دے۔ پس بہتر یہ ہے کہ دوسری بیوی کے بھائی یا بہن اور چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کو دودھ نہ پلائے۔

دودھ پلانے کے آداب

▪ ماں کا دودھ پلانے کا حق/دودھ پلانے کے عوض اجرت کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2496۔ بچے کو دودھ پلانے کے لیے اس کی اپنی ماں سب سے بہتر ہے اور ایک حدیث میں حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے "جو برکت ماں کی دودھ میں پائی جاتی ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں ہے"۔ دودھ پلانا ماں کا حق ہے اور وہ اس کے عوض بچے کے باپ سے اجرت کا مطالبہ کرسکتی ہے اور باپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ بچے کو دودھ پلانے کے لیے کسی دوسرے کے سپرد کرے، مگر اس صورت میں کہ ماں دایہ سے زیادہ اجرت مانگےاور ماں نے باپ کی فرمائش پر اس سے پہلے جو دودھ پلایا ہے، اس کی اجرت کا بھی مطالبہ کرسکتی ہے لیکن درج ذیل چار صورتوں میں مطالبہ نہیں کرسکتی:

1۔دودھ پلاتے وقت یہ جانتے ہوئے کہ وہ اجرت کی حقدار ہے، مفت اور بلا معاوضہ پلانے کا قصد کرچکی ہو۔

2۔اسے اجرت کے حقدار ہونے کا علم نہ ہو، لیکن مطلق طور پر مفت اور بلا معاوضہ پلانے کا قصد کرچکی ہو (یعنی قصد کرچکی ہو کہ بغیر اجرت دودھ پلائے خواہ اجرت لینے کا حق رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو)۔

3۔دودھ پلانے کے بعد اجرت لینے کے حق کو معاف کرچکی ہو۔

4۔بچے کا باپ مفت اور بلا معاوضہ دودھ پلانے کا قصد رکھتا تھا اور اس کی فرمائش مفت اور بلا معاوضہ ہونے میں ظاہر ہو۔

▪ دایہ کی صفات ▪

مسئلہ 2497۔ مستحب ہے کہ بچے کی دایہ شیعہ اثنا عشری، اچھے اخلاق اور رفتار کی مالکہ ہو اور ایک اچھی بیوی کی خصوصیات کی حامل ہو۔ نادان، ناصبی یا زنازادی کو دایہ کے طور پر انتخاب کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے کہ ایسی دایہ انتخاب کی جائے کہ جس کا دودھ زنا

سے ہو یا دایہ حرام (جیسے شراب، خنزیر کا گوشت، مردار یا غضبی مال) کھاتی ہو۔

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

▪ ہر بچے کو دودھ پلانا ▪

مسئلہ 2498۔ عورتوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ ہر ایک بچے کو دودھ نہ پلائیں کیونکہ ہوسکتا ہے وہ بھول جائیں کہ انہوں نے کس کس کو دودھ پلایا ہے اور (ممکن ہے) بعد میں دو محرم ایک دوسرے سے نکاح کرلیں۔

▪ رضاعی رشتہ داروں کے احکام ▪

مسئلہ 2499۔ جو لوگ دودھ پلانے کی وجہ سے رشتہ دار بن جاتے ہیں وہ ایک دوسرے سے میراث نہیں پائیں گے اور انہیں رشتہ داری کے وہ حقوق بھی حاصل نہیں ہیں جو کسی انسان کے رشتہ دار کو ہوتے ہیں۔

▪ بچے کو دودھ پلانے کا دورانیہ ▪

مسئلہ 2500۔ ممکن ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ بچے کو پورے اکیس مہینے دودھ پلایا جائے اور مستحب ہے کہ اسے پوری مقدار میں (یعنی پورے چوبیس مہینے) دودھ پلایا جائے اور اس سے پہلے دودھ سے نہ چھڑایا جائے۔ البتہ اگر بچے کے ماں باپ بچے کی بھلائی اس میں دیکھیں اور راضی ہو جائیں کہ چوبیس مہینے سے پہلے پہلے بچے کو دودھ دینا بند کردیں، تو یہ کام انجام دے سکتے ہیں۔ بلکہ اکیس مہینے سے پہلے بھی بچے کو دودھ سے چھڑا سکتے ہیں اگر چہ اکیس مہینے سے پہلے دودھ سے چھڑانا احتیاط مستحب کے خلاف ہے اور ضروری ہے کہ بچے کو دو سال سے زیادہ دودھ نہ پلایا جائے اور دو سال کے بعد پلایا جانے والا دودھ ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا سبب نہیں بنتا اور ماں کو اس دودھ کے عوض اجرت لینے کا حق نہیں ہے۔

▪ کسی دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے کے لیے شوہر کی اجازت ▪

مسئلہ 2501۔ اگر دودھ پلانے کی وجہ سے شوہر کا حق ضایع نہ ہوتا ہو تو عورت شوہر کی

اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اور جائز نہیں ہے کہ کسی عقلائی مقصد کے بغیر یا کسی مؤمن کو اذیت دینے کے قصد سے ایسے بچے کو پورا دودھ پلائے کہ جس دودھ پلانے کی وجہ سے کوئی عورت اپنے شوہر پر حرام ہوجائے مگر یہ کہ میاں بیوی دونوں اس بات پر راضی ہوں۔ لہذا نانی کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی عقلائی مقصد کے بغیر یا اپنی بیٹی یا اپنے داماد کو اذیت دینے کے قصد سے اپنے نواسے کو پورا دودھ پلائے مگر یہ کہ اس کی بیٹی اور داماد اس بات پر راضی ہوں۔

▪ بھابھی یا بھائی کی بیوی کے محرم بننے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2502۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی بھابھی اس کی محرم بن جائے تو وہ کسی شیرخوار بچی سے، اس کے سرپرست کی اجازت اور دیگر شرائط کو رعایت کرتے ہوئے، متعہ کرلے اور بھابھی اس بچی کو پورا دودھ پلائے۔ لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کہ متعہ کی مدت اتنی ہو کہ بچی میں جنسی لذت اٹھانے کی قابلیت پیدا ہوجائے اور دودھ پلانے کی مدت پوری ہونے کے بعد بھابھی اس کی محرم بن جائے گی۔ اور اگر بھابھی کا پلایا ہوا دودھ بھائی کا ہو تو محرم ہونے کے علاوہ بچی کے ساتھ متعہ بھی باطل ہوگا۔

▪ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد مرد کا عورت کے ساتھ محرم ہونے کے بارے میں ادعا کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 2503۔ اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرنے سے پہلے کہے کہ یہ عورت میری محرم ہے یا ایسی چیز کا اعتراف کرے جو محرم ہونے کا باعث بنتا ہو مثلا کہے میں نے اس عورت کی ماں کا دودھ پیا ہے تو اس کی شخصی ذمہ داری تبدیل نہیں ہوگی پس اگر اس عورت کے محرم ہونے پر واقعا یقین اور اعتقاد رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ اس عورت سے شادی نہ کرے اور اگر اس عورت کے محرم ہونے میں شک ہو تو شک کرنے والے شخص کی طرح عمل کرے گا۔ لیکن دوسرے اشخاص-جیسے حاکم شرع اور دوسرے افراد- کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے اعتراف کے مطابق عمل کریں، بشرطیکہ اس کے دعوے کا خلاف ثابت نہ ہو۔

اگر نکاح کرنے کے بعد اس طرح کا اعتراف کرے پھر بھی اس کی شخصی ذمہ داری تبدیل نہیں ہوگی لیکن دوسروں کی ذمہ داری ہے کہ اگر قضاوت کے معیاروں کے مطابق اس کی بات ثابت ہوجائے (مثلاوہ مرد اپنی بات پر شرعی گواہ رکھتا ہو یا عورت بھی اس کی بات قبول کرلے یا ان دو طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقے) تو جو اشخاص اس کی بات کی سچائی اور صحیح ہونے کا احتمال دیتے ہوں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ

اس کی بات کو مان لیں اور اس عورت کے ساتھ نکاح کو باطل سمجھیں اور اس صورت کے علاوہ ان کے لیے ہے کہ ان کے نکاح کو صحیح مانیں۔

مہر کا حکم یوں ہے کہ اگر اس عورت سے ہمبستری نہیں ہوئی ہو یا (ہمبستری ہوئی ہو لیکن) عورت ہمبستری کرتے وقت اس ہمبستری کے شرعی لحاظ سے جائز ہونے کا اعتقاد و یقین نہ رکھتی ہو۔ چاہے خود کو اس مرد کے لیے محرم سمجھتی ہو یا (محرم ہونے میں) شک رکھتی ہو۔ تو وہ عورت مہر کا حق نہیں رکھتی اور اگر عورت اس اعتقاد و یقین کے ساتھ کہ شرعی لحاظ سے اس مرد کے ساتھ ہمبستری جائز ہے اس لیے ہمبستری پر راضی ہوئی ہو، تو مہر کا حق رکھتی ہے اور مہر کی مقدار کے لحاظ سے اگر اس کے لیے متعین شدہ مہر اور مہر المثل میں فرق ہو تو احتیاط کی بنا پر جس مقدار میں فرق ہو اس پر آپس میں مصالحت کر لیں۔

▪ عورت کا مرد کی محرم ہونے کے ادعا کو قبول کرنا ▪

مسئلہ 2504۔ اگر کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنے سے پہلے یہ کہہ دے کہ یہ مرد میرا محرم ہے، یا نکاح کرنے کے بعد اس طرح کا اعتراف کرے، تو یہ مرد کے اعتراف کی طرح ہے جو گذشتہ مسئلے میں بیان ہوا۔

▪ دودھ پلانے کی وجہ سے محرم ہونے کے اثبات کے راستے ▪

مسئلہ 2505۔ ایسا دودھ پلانا جو محرم بننے کا سبب بنتا ہے، چند طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

1۔ خود انسان کو معلوم ہو مثلاً دودھ پلانے والی عورت کو خود معلوم ہو یا جس مرد کا دودھ ہے، اسے معلوم ہو۔

2۔ اتنی تعداد میں لوگ اس بات کی خبر دیں کہ انسان کو یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے۔

3۔ دو عادل مرد یا ایک مرد اور دو عادل عورتیں یا چار عادل عورتیں اس بات کی گواہی دیں۔

4۔ خود اس عورت یا مرد کا محرم ہونے پر اعتراف کرنا، ان لوگوں کے لیے جو احتمال دیتے ہوں کہ یہ اعتراف صحیح اور سچ ہو گا۔

ان آخری تین صورتوں میں ضروری نہیں ہے کہ اطلاع دینے والا یا گواہ یا اعتراف کرنے والا شخص دودھ پلانے کی تمام خصوصیات کو بیان کرے۔ اسی طرح یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ ہمارا عقیدہ اور ان کا عقیدہ ایک ہیں بلکہ اتنا احتمال دے کہ ان کا عقیدہ ایسے دودھ پلانے میں جو محرم ہونے کا سبب ہے، ہمارے عقیدے جیسا ہے اور احتمال دے کہ ان لوگوں نے ان شرائط اور خصوصیات میں غلطی نہیں کی ہے جو دودھ پلانے میں ضروری ہیں، تو کافی ہے۔

▪ بچے کے دودھ پینے کی مقدار میں شک کرنا ▪

مسئلہ 2506۔ اگر شک اس بات میں ہو کہ بچے نے اتنی مقدار میں دودھ پیا ہے جو محرم بننے کا سبب ہے یا نہیں پیا ہے اور سابقہ مسئلہ میں بیان شدہ ثابت راستوں میں سے کوئی ایک راستہ بھی نہ ہو تو رضاعی رابطہ نہیں ہوگا اگر چہ گمان رکھتے ہوں کہ بچے نے معتبر مقدار میں دودھ پیا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ احتیاط کرے۔

طلاق کے احکام

▪ طلاق دینے والے کی شرائط ▪

مسئلہ 2507۔ جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اس کے لیے ضروری ہے کہ عاقل ہو اور اس کی عمر دس سال سے کم نہ ہو اور اگردس سال سے زیادہ عمر کا نابالغ ممیز بچہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس کی طلاق صحیح ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ انسان حقیقتاً شرعی طلاق اور بیوی کو اس کی زوجہ ہونے سے جدا کرنے کا قصد رکھتا ہو اور طلاق دینے والے کا محض طلاق پر مجبور ہونا طلاق کے باطل ہونے کا باعث نہیں بنتا۔ البتہ مجبور ہونے کے بیشتر موارد میں مجبور شخص شرعی طلاق کے واقع ہونے کا حقیقتاً قصد نہیں کرتا بلکہ صرف طلاق کے صیغے کو جاری کرنے کا قصد کرتا ہے۔ لہذا اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی لیکن اگر مرد مجبور ہونے کی وجہ سے حقیقتاً اپنی بیوی کی شرعی طلاق کا قصد کرے تو اس کی طلاق صحیح ہوگی۔

▪ طلاق کے صحیح ہونے کے لیے عورت کی شرائط ▪

مسئلہ 2508۔ ضروری ہے کہ عورت طلاق کے وقت حیض اور نفاس سے پاک ہو اور اس کے شوہر نے اس کی پاکیزگی کے زمانے یا نفاس یا حیض کی حالت میں جو اس پاکیزگی کے زمانے سے پہلے تھا اس سے ہمبستری نہ کی ہو اور ان دو شرائط کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان کی جائے گی۔

▪ حیض اور نفاس میں طلاق کے صحیح ہونے کی صورتیں ▪

مسئلہ 2509۔ عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تین صورتوں میں طلاق دینا صحیح ہے:

1۔ شوہر نے نکاح کے بعد اس سے ہمبستری نہ کی ہو۔

2۔ معلوم ہو کہ وہ حاملہ ہے اور اگر یہ بات معلوم نہ ہو اور شوہر اسے حیض کی حالت میں طلاق دے دے اور بعد میں شوہر کو معلوم ہو کہ وہ حاملہ تھی تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اسے دوبارہ طلاق دے اور جب تک دوبارہ طلاق نہ دے نکاح کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کے لیے میاں بیوی شمار نہیں ہوں گے۔

3۔ مرد کے لیے غائب ہونے یا کسی اور وجہ سے - جیسے قید میں ہونا - یہ جاننا ممکن نہ ہو یا مشکل ہو کہ

عورت حیض اور نفاس سے پاک ہے یا نہیں۔

طلاق کے بعد عورت کے پاک ہونے یا حالتِ حیض یا نفاس میں ہونے کی اطلاع ملنا

مسئلہ 2510۔ جہاں طلاق کے لیے عورت کا حیض کے خون سے پاک ہونا شرط ہے اگر کوئی شخص عورت کو حیض و نفاس کے خون سے پاک سمجھتے ہوئے طلاق دےدے اور بعد میں معلوم ہو کہ طلاق دیتے وقت وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی تو اس کی طلاق باطل ہے اور اگر شوہر اسے حیض کی حالت میں سمجھے اور طلاق دےدے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ پاک تھی تو اس کی طلاق صحیح ہے۔

غائب شخص کا بیوی کی حالتِ حیض یا نفاس کو جانتے ہوئے طلاق دینا

مسئلہ 2511۔ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے اگر وہ غائب ہو مثلا سفر میں ہے اوروہ بیوی کو طلاق دینا چاہے توضروری ہے کہ اتنی مدت انتظار کرے جس میں شرعی لحاظ سے عورت حیض یا نفاس کی حالت میں سمجھی جاتی ہے اور اتنی مدت گزرنے کے بعد اسے طلاق دے۔

غائب شخص کا اپنی بیوی کی حالت جاننے کے ممکن ہونے کی صورت میں اسے طلاق دینا

مسئلہ 2512۔ جو شخص غائب ہو اور مشقت و سختی کے بغیر معلوم کرسکتا ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں اگر وہ بیوی کی حالت کے بارے میں معلومات لیے بغیر طلاق دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اتنی مدت انتظار کرے کہ جس میں اسے اطمینان حاصل ہوجائے کہ وہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوگئی ہے یا ان علامتوں کی وجہ سے، کہ جنہیں شرع نے معین کی ہے-جیسے عورت کی ماہواری -عورت کے حیض و نفاس سے پاکیزگی پر حکم ہو۔

ہمبستری کے بعد طلاق دینا

مسئلہ 2513۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے جو کہ حیض و نفاس کے خون سے پاک ہو اور اسے طلاق دینا چاہے تو ضروری ہے کہ انتظار کرے تاکہ اسے حیض آجائے اور پاک ہوجائے لیکن وہ زوجہ جس کی عمر کے نو سال پورے نہیں ہوئے ہیں یا جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ حاملہ ہے تو اگر اسے ہمبستری کے بعد طلاق دے تو طلاق صحیح

ہے اور یہی حکم یائسہ عورت کے لیے بھی ہے یعنی اگر وہ قریشیہ ہو (سیدہ عورت قریشی عورتوں کی ایک قسم ہے) تو اس کی عمر قمری ساٹھ سال سے زیادہ اور اگر قریشیہ نہیں ہو تو قمری پچاس سال سے زیادہ ہو۔

■ جس عورت کو ہمبستری کے بعد طلاق دی ہو اس کے حاملہ ہونے سے مطلع ہونا ■

مسئلہ 2514۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے ہمبستری کرے جو حیض اور نفاس سے پاک ہو اور اسی پاکی کی حالت میں اسے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ طلاق دینے کے وقت حاملہ تھی تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور اسے دوبارہ طلاق دے اور جب تک اسے دوبارہ طلاق نہ دے، آپس میں میاں بیوی جیسا برتاؤ نہ کریں۔

■ سفر میں بیوی کو طلاق دینا ■

مسئلہ 2515۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے ہمبستری کرے جو حیض و نفاس سے پاک ہو اور پھر شوہر غائب ہو جائے مثلا سفر پر چلا جائے، چنانچہ احتمال دے کہ ابھی تک پاکیزگی کی حالت سے خارج نہیں ہوئی ہے اور وہ چاہے کہ سفر کے دوران اسے طلاق دے تو ضروری ہے کہ ایک مہینہ انتظار کرے اور اس کے بعد طلاق دے اور اگر ایک مہینہ انتظار کرنے کے بعد اسے طلاق دے تو اس کی طلاق صحیح ہے اگر چہ بعد میں معلوم ہوجائے کہ طلاق کے وقت وہ اس پاکیزگی کی حالت سے خارج نہیں ہوئی تھی یا طلاق کے وقت حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔

اگر غائب شخص کو یقین ہو کہ اس کی بیوی حیض و نفاس کے خون سے پاک ہے اور اس پاکیزگی کی حالت میں اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو یا شرع کے حکم کے مطابق اس کی بیوی پاک ہونے کی حالت میں شمار کی جاتی ہو تو اگر بیوی کو طلاق دے یہ طلاق صحیح ہے اگرچہ بعد میں پتہ چلے کہ بیوی طلاق کے وقت پاکیزگی کی اس حالت میں تھی جس میں ہمبستری ہوئی تھی یا طلاق کے وقت حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔

■ اس عورت کو طلاق دینا جو حیض کی عادی نہیں ■

مسئلہ 2516۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے جس کی عمر نو سال پوری ہوچکی ہو اور یائسہ ہونے کی عمر تک نہ پہنچی ہو لیکن معمول کے مطابق حیض کا خون نہ دیکھتی ہو تو ضروری ہے کہ جس دن سے اس نے اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہے تین قمری مہینوں تک اس سے ہمبستری کرنے سے اجتناب کرے اور اس کے بعد اسے طلاق دے۔

▪ طلاق کا صیغہ ▪

مسئلہ 2517۔ ضروری ہے کہ طلاق کا صیغہ صحیح طریقے سے لفظ "طالق" کے ساتھ پڑھا جائے اور مشہور قول کے مطابق صیغہ عربی میں پڑھا جائے اور دو عادل مرد اسے سنیں اور اگر عورت معین نہ ہو تو کسی بھی طریقے سے اسے معین کرے لہذا اگر شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہے اور اس کی بیوی کا نام مثلاًفاطمہ ہو تو یوں کہے "زوجتی فاطمہ طالق" اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کو وکیل بنائے تو وکیل کہے گا" زوجة موکلی فاطمة طالق"۔

▪ متعہ کرنے والی عورت سے الگ ہونا ▪

مسئلہ 2518۔ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا جائے مثلا ایک مہینہ یا ایک سال کے لیے اس سے کوئی متعہ کرلے، اس کے لیے کوئی طلاق نہیں ہے اور اس کا آزاد ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ یا تو متعہ کی مدت ختم ہوجائے یا مرد اسے باقیماندہ مدت بخش دے یا اس کا متعہ دودھ پینے اور اس جیسی چیزوں سے فسخ ہوجائے اور کسی کو اس پر گواہ قرار دینا اور اس عورت کا حیض سے پاک ہونا ضروری نہیں۔

طلاق کی عدّت

▪ وہ عورتیں جو عدّت نہیں رکھتی ▪

مسئلہ 2519۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو ہمبستری کرنے سے پہلے طلاق دے تو اس کی کوئی عدت نہیں ہوتی اور وہ طلاق کے فورا بعد کسی سے شادی کرسکتی ہے اور وہ عورت جس کے نوسال پورے نہیں ہوئے ہوں یا جو عورت یائسہ ہوچکی ہو، اس کی کوئی عدت نہیں ہے، اگر چہ مرد نے اس سے ہمبستری کی ہو۔

▪ طلاق کی عدت کی مدت ▪

مسئلہ 2520۔ جس عورت کی عمر پورے نو سال ہو اور وہ یائسہ بھی نہ ہو، تو اگر اس کا شوہر اس سے ہمبستری کرے اور اسے طلاق دے تو ضروری ہے کہ وہ عورت طلاق کے بعد عدت گزارے یعنی طلاق کے بعد تین مرتبہ پاکیزگی کے ایام دیکھے اور اس مدت کے بعد

وہ دوسری شادی کرسکتی ہے اور اگر شوہر پاکیزگی کی حالت میں بیوی کو طلاق دے اور طلاق کے بعد بہت مختصر مدت کے لیے بھی پاک رہی ہو تو یہ ایک پاکیزگی کی مدت شمار ہوگی۔

▪ اس عورت کی عدت جو حیض کی عادت نہیں رکھتی ▪

مسئلہ 2521۔ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو لیکن اس کی عمر ایسی عورتوں کے برابر ہو جنہیں حیض آتاہے یا پھر اسے حیض آتاہو لیکن دو حیضوں کے درمیان تین مہینے یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اگر اس کا شوہر اس سے ہمبستری کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے کہ طلاق کے بعد تین قمری مہینے کی عدت رکھے۔

▪ طلاق کی عدت میں تین مہینوں کے حساب کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2522۔ جس عورت کی عدت تین مہینے ہو مہینے کے جس دن اسے طلاق ہوئی ہو چوتھے مہینے کی اسی تاریخ کو اس کی عدت ختم ہو گی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ طلاق کے بعد 90 دن گزرنے سے پہلے شادی نہ کرے اور جو کام عدت کے ایام میں حرام ہیں -جیسے زینت کرنا- ان سے اجتناب کرے۔

▪ حاملہ عورت کی عدت ▪

مسئلہ 2523۔ اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت بچے کے پیدا ہونے یا سقط ہو جانے تک ہے لہذا مثال کے طور پر اگر طلاق کے ایک گھنٹے بعد بچہ پیدا ہوجائے تو عورت کی عدت ختم ہوجائے گی لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ بچہ صحیح نکاح کے نتیجے میں پیدا ہو ا ہو یا شوہر نے نکاح سے پہلے شبہہ کے ساتھ سے عورت سے ہمبستری کی ہو (وطی بالشبہہ) اور اسی سے حاملہ ہوئی ہو لیکن اگر عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو یا شوہر کےعلاوہ کسی دوسرے سے حاملہ ہوئی ہو اور شوہر اسے طلاق دے تو طلاق کی عدت بچے کے پیدا ہونے یا سقط ہونے سے ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کی عدت غیر حاملہ عورت کی مانند ہوگی۔

▪ متعہ یاازدواج مؤقت کی عدت ▪

مسئلہ 2524۔ جس عورت نے عمر کے نو سال مکمل کرلیے ہوں اور جو یائسہ نہ ہو، اگر وہ متعہ کرے تو اگر اس کا شوہر اس سے ہمبستری کرے اور اس متعہ کی مدت تمام ہوجائے یا کسی اور جہت سے جیسے شوہر اسے مدت بخش دے یا دودھ پینے کی وجہ سے متعہ فسخ ہوجائے تو

ضروری ہے کہ وہ عدت گزارے۔ پس اگر اسے حیض آتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک پورے حیض کے برابر عدت رکھے اور مستحب ہے بلکہ احتیاط استحبابی ہے کہ دو پورے حیض تک انتظار کرے اور نکاح نہ کرے اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن تک کسی سے شادی کرنے سے اجتناب کرے۔ بہر حال اگر یہ عورت حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے سے یا بچہ سقط ہونے سے عدت ختم ہوجائے گی جیسا کہ گذشتہ مسئلے میں بیان ہوا۔

▪ طلاق کی عدت کا آغاز ▪

مسئلہ 2525۔ طلاق کی عدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب طلاق کا صیغہ پڑھنا ختم ہوجاتا ہے، خواہ عورت کو پتہ چلے کہ اسے طلاق دی گئی ہے یا پتہ نہ چلے۔ پس اگر اسے عدت (کے برابر مدت) گزرنے کے بعد پتہ چلے کہ طلاق ہوگئی ہے توضروری نہیں ہے کہ دوبارہ عدت رکھے۔ اسی طرح اگر شوہر کا وکیل اس کی بیوی کو طلاق دے اور شوہر طلاق سے اطلاع نہ رکھتا ہو اور شوہر کو عدت ختم ہونے کے بعد پتہ چلے کہ اس کے وکیل نے اس کی بیوی کو طلاق دی ہے تو عورت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ عدت گزارے۔

اس عورت کی عدت جس کا شوہر مرگیا ہو

▪ وفات کی عدت ▪

مسئلہ 2526۔ جس عورت کا شوہر مرجائے اگر وہ حاملہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ قمری چار مہینے اور دس دن عدت گزارے یعنی کسی سے نکاح نہ کرے اگر چہ وہ متعہ والی عورت ہو یا ان عورتوں میں سے ہوں جن کے لیے طلاق کی عدت نہیں اور اگر حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ بچہ جننے یا سقط ہونے تک عدت گزارے، لیکن اگر چار مہینے اور دس دن گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے یا سقط ہوجائے تو ضروری ہے کہ چار مہینے اور دس دن تک عدت گزارے اور اس عدت کو وفات کی عدت کہتے ہیں۔

▪ وفات کی عدت کے دوران عورت کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2527۔ جو عورت وفات کی عدت میں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ سجاوٹ کرنے، زینت والے کپڑے پہننا، آنکھوں میں سرمہ لگانا یا ان جیسے دوسرے کاموں سے اجتناب کرے۔

■ وفات کی عدت کا آغاز ■

مسئلہ 2528۔ وفات کی عدت کا آغاز اس وقت سے ہو گا جب بیوی، شوہر کی موت کے بارے میں مطلع ہوجائے۔

■ شوہر کے مرجانے اور پھر کسی دوسرے سے شادی کرنے کے بعد اس کے زندہ ہونے کی اطلاع ملنا ■

مسئلہ 2529۔ اگر عورت کو یقین ہوجائے کہ اس کا شوہر مرچکا ہے اور وفات کی عدت تمام ہونے کے بعد وہ دوسری شادی کرلے، تو اگر معلوم ہوجائے کہ جس وقت عورت کو اس کی موت کا یقین تھا اس وقت وہ زندہ تھا اور بعد میں مرا ہے توضروری ہے کہ وہ دوسرے شوہر سے علیحدہ ہوجائے اور پہلے شوہر کے لیے وفات کی عدت گزارے اور اس کی ابتدا اس وقت سے ہوگی جب اسے شوہر کی موت کی صحیح خبر ملی تھی اور اگر دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہو تو وطی بالشبھۃ کی عدت-جو نکاح دائم کے وطی بالشبہہ میں طلاق کی عدت کی طرح ہے اور متعہ کے وطی بالشبہہ میں متعہ کی عدت کی طرح ہے- گزارے گی اور اس فرض میں کہ وطی بالشبہہ کی عدت وفات کی عدت سے پہلے ہے، ظاہراً وفات کی عدت اور وطی بالشبہہ کی عدت آپس میں ایک ساتھ شمار ہوں گی اور دو الگ الگ عدت رکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ دونوں میں سے جس کی مدت دیر سے ختم ہوگی اس کی مدت ختم ہونے سے عورت دونوں عدت سے فارغ ہوجائے گی۔

■ عدت ختم ہونے میں عورت کی بات کو قبول کرنا ■

مسئلہ 2530۔ اگر عورت کہے کہ میری عدت ختم ہوگئی ہے چنانچہ اس کی بات کے برخلاف اطمینان نہ ہو تو اس کی بات قابل قبول ہے۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی

■ طلاق بائن اور اس کی اقسام ■

مسئلہ 2531۔ طلاق بائن وہ طلاق ہے کہ جس کے بعد مرد اپنی عورت کی طرف رجوع

کرنے کا حق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ بغیر نکاح کے دوبارہ اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا اور اس طلاق کی چھ قسمیں ہیں:

1۔اس عورت کو دی گئی طلاق جس نے ابھی نو قمری سال پورے نہیں کیے؛
2۔یائسہ عورت کو دی گئی طلاق؛
3۔ایسی عورت کو طلاق دینا جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے ہمبستری نہ کی ہو؛
4۔کسی عورت کی تیسری طلاق جسے تین دفعہ طلاق دی جاچکی ہو؛
5۔خلع اور مبارات کی طلاق؛
6۔حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جس کا شوہر نہ اس کی زندگی کے اخراجات برداشت کرتا ہو، نہ اسے طلاق دیتا ہو، جن کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے،

ان (مذکورہ) طلاقوں کے علاوہ جو طلاقیں ہیں وہ "طلاق رجعی" ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک عورت عدت کی حالت میں ہو، شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہے۔

▪ طلاق رجعی کے احکام ▪

مسئلہ 2532۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی ہو اس کے لیے اس عورت کو اس گھر سے نکال دینا کہ جس میں وہ طلاق دینے کے وقت مقیم تھی حرام ہے البتہ بعض موقعوں پر (جن کا ذکر مفصل طور پر کتابوں میں بیان ہوچکا ہے) گھر سے نکال دینے میں کوئی اشکال نہیں اور نیز یہ بھی حرام ہے کہ عورت غیر ضروری کاموں کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر جائے۔

رجوع کرنے کے احکام

▪ طلاق رجعی میں رجوع کرنے کی اقسام ▪

مسئلہ 2533۔ طلاق رجعی میں مرد دو طریقوں سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہے:

1۔ایسی باتیں کرے جن کا یہ مطلب ہو کہ اس نے اسے دوبارہ اپنی بیوی بنالیا ہے یا کوئی ایسا کام کرے جس کا یہ مطلب ہو کہ اس نے اسے دوبارہ اپنی بیوی بنالی ہے مثلاً اپنی بیوی کا بوسہ لے۔
2۔اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے، اگر رجوع کی قصد کے بغیر ہمبستری کرے تو بھی اسے رجوع سمجھا جائے گا۔

▪ گواہ بنائے بغیر اور بیوی کو مطلع کیے بغیر رجوع کرنا ▪

مسئلہ 2534۔ رجوع کرنے میں مرد کے لیے ضروری نہیں کہ کسی کو گواہ بنائے یا اپنی بیوی کو (رجوع کے متعلق) اطلاع دے بلکہ اگر کسی کو پتہ چلے بغیر ہی رجوع کرلے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے لیکن اگر عدت ختم ہونے کے بعد مرد کہے کہ میں نے عدت کے دوران ہی رجوع کیا تھا اور عورت اس بات کی تصدیق نہ کرے تو ضروری ہے کہ مرد اس بات کو ثابت کرے۔

▪ رجوع نہ کرنے پر مصالحت کے بعد شوہر کا اس کی خلاف ورزی کرنا ▪

مسئلہ 2535۔ جس مرد نے عورت کو طلاق رجعی دی ہو اگر وہ اس سے کچھ مال لے لے اور اس سے مصالحت کرلے کہ اب تجھ سے رجوع نہیں کروں گا تو اگرچہ یہ مصالحت درست ہے اور مرد پر واجب ہے کہ رجوع نہ کرے لیکن اس سے مرد کے رجوع کا حق ختم نہیں ہوتا اور اگر وہ رجوع کرے تو وہ دوبارہ اس کی بیوی بن جائے گی۔

▪ تیسری طلاق اور محلّل ▪

مسئلہ 2536۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دے کر اس کی طرف رجوع کرلے یا اسے دو دفعہ طلاق دے اور ہر طلاق کے بعد اس سے نکاح کرے تو تیسری طلاق کے بعد وہ عورت اس مرد پر حرام ہوجائے گی لیکن اگر عورت تیسری طلاق کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو وہ چار شرطوں کے ساتھ پہلے مرد پر حلال ہوگی یعنی وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کرسکے گا:

1۔ دوسرے شوہر کا نکاح دائمی ہو پس اگر مثال کے طور پر وہ ایک مہینے یا ایک سال کے لیے اس عورت سے متعہ کرلے تو اس مرد کی اس سے علیحدگی کے بعد پہلا شوہر اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

2۔ دوسرا شوہر ہمبستری اور دخول کرے۔

3۔ دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا نکاح کو فسخ کرے یا نکاح کسی اور وجہ سے مثلاً دودھ پلانے کی وجہ سے فسخ ہوجائے یا دوسرا شوہر مرجائے۔

4۔ دوسرے شوہر کی طلاق کی عدت یا فسخ کی عدت یا وفات کی عدت ختم ہوجائے۔

طلاق خلع

▪ خلع کی طلاق کا معنی ▪

مسئلہ 2537۔ اس عورت کی طلاق کو جو اپنے شوہر کی طرف راغب نہ ہو اور اپنا مہر یا کوئی اور مال بخش دے تا کہ وہ اسے طلاق دےدے "طلاق خلع" کہتے ہیں۔

▪ خلع کی طلاق کا صیغہ ▪

مسئلہ 2538۔ اگر شوہر طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی طرح سے بیوی کو معین کرے تو اگر اس کی بیوی کا نام مثلاًفاطمہ ہو تو یوں کہے "زوجتی فاطمة خلعتها علی مابذلت"اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس جملے کے بعد طلاق کا صیغہ بھی اس سے ضمیمہ کرے مثلا کہے "ھی طالق" یا فھی طالق" (یعنی میں اپنی بیوی فاطمہ کو اس مال کے عوض جو اس نے مجھے دیا ہے طلاق خلع دے رہاہوں)۔

▪ وکیل کا طلاق خلع کا صیغہ پڑھنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2539۔ اگر کوئی عورت کسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کا مہر اس کے شوہر کو بخش دے اور شوہر بھی اسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دےدے تو اگر مثال کے طور پر شوہر کا نام محمد اور بیوی کا نام فاطمہ ہو تو وکیل صیغہ طلاق یوں پڑھے گا"عن موکلتی فاطمة بذلت مهرها لموکلی محمد لیخلصها علیه"اور اس کے بعد بلافاصلہ کہے "زوجة موکلی خلصتها علی مابذلت" اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کے بعد طلاق کا صیغہ بھی پڑھے مثلا یوں کہے "ھی طالق" یا "فھی طالق"اور اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے کہ اس کے شوہر کو مہر کے علاوہ کوئی اور چیز بخش دے تاکہ اس کا شوہر اسے طلاق دےدے تو ضروری ہے کہ وکیل لفظ"مهرها" کے بجائے اس چیز کا نام لے مثلا اگر عورت نے کوئی زمین دی ہو تو ضروری ہے کہ کہے "--- بذلت الارض--- "۔

طلاق مبارات

▪ مبارات کی طلاق کا معنی ▪

مسئلہ 2540۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں اور عورت مرد کو کچھ مال دے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے تو اس طلاق کو "طلاق مبارات" کہتے ہیں۔

▪ مبارات کی طلاق کا صیغہ ▪

مسئلہ 2541۔ اگر شوہر مبارات کا صیغہ پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ عورت کو کسی طرح سے معین کرے مثلا اگر عورت کا نام فاطمہ ہو اور کچھ مال شوہر کو بخش دے تاکہ وہ اسے طلاق دےدے تو شوہر کہے گا "بارأت زوجتي فاطمة على ما بذلت" (یعنی میں اپنی بیوی فاطمہ سے اس مال کے مقابلہ میں جو اس نے مجھے دیا ہے، جدا ہوتا ہوں) اگر وہ شخص کسی کو وکیل مقرر کرے تو وکیل کہے گا "عن قبل موكلى بارأت زوجة فاطمة على مابذلت"اور دونوں صورتوں میں ضروری ہے کہ مبارات کا صیغہ پڑھنے کے بعد احتیاط کرے اور طلاق کا صیغہ بھی پڑھے مثلا کہے کہ "هي طالق" یا "فهي طالق" اور اگر "على مابذلت" کے بجائے 'بما بذلت" کہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

▪ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خلع اور مبارات کی طلاق کا صیغہ پڑھنا ▪

مسئلہ 2542۔ ضروری ہے کہ طلاق خلع اور طلاق مبارات کے صیغوں کو صحیح طریقے سے پڑھے اور بنابر مشہور عربی میں پڑھے جائیں لیکن اگر عورت اپنا مال شوہر کو بخشنے کے لیے مثلا اردو زبان میں کہے "میں نے طلاق لینے کے لیے فلاں مال تمھیں بخش دیا" تو کوئی اشکال نہیں۔

▪ خلع اور مبارات طلاق میں رجوع کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2543۔ اگرکوئی عورت طلاق خلع یا طلاق مبارات کی عدت کے دوران اپنی بخشش سے پھر جائے تو شوہر اس کی طرف رجوع کرسکتا ہے اور دوبارہ نکاح کیے بغیر اسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔

■ خلع اور مبارات کے عوض کا عورت کے حق مہر سے زیادہ ہونا ■

مسئلہ 2544۔ جو مال شوہر طلاق مبارات کے لیے لے، ضروری ہے کہ وہ عورت کے حق مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن طلاق خلع میں لیا جانے والا مال اگر حق مہر سے زیادہ بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

طلاق کے مختلف مسائل

■ وطی بالشبہہ کی عدت ■

مسئلہ 2545۔ اگر کوئی آدمی کسی نامحرم عورت سے اس گمان میں ہمبستری کرے کہ وہ اس کی بیوی ہے تو خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ شخص اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان کرے کہ اس کا شوہر ہے تو عورت پر ضروری ہے کہ عدت گزارے۔

■ زنا کی عدت ■

مسئلہ 2546۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے یہ جانتے ہوئے زنا کرے کہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے تو عورت پر عدت گزارنا ضروری نہیں ہے خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ آدمی اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان کرے کہ وہ آدمی اس کا شوہر ہے۔

■ شادی شدہ عورت سے شادی کرنے کا وعدہ کرکے اسے طلاق لینے پر مجبور کرنا ■

مسئلہ 2547۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت کو ورغلائے کہ اپنے شوہر سے طلاق لے کر اس کی بیوی بن جائے تو طلاق اور نکاح صحیح ہیں لیکن ان دونوں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔

■ طلاق کا اختیار عورت کو دینا ■

مسئلہ 2548۔ اگر عورت شرط رکھے کہ اگر شوہر سفر پر چلا جائے یا مثلاً چھ مہینے تک اس کے اخراجات نہ دے تو طلاق کا اختیار عورت کے پاس ہو گا۔ یہ شرط باطل ہے لیکن اگر وہ یوں شرط رکھے کہ اگر شوہر سفر پر چلا جائے یا چھ مہینے تک اس کے اخراجات نہ دے تو وہ شوہر کی جانب سے اپنے آپ کو طلاق دینے میں وکیل ہو گی، چنانچہ شوہر نے اسے وکالت

سے معزول نہ کیا ہو یا معزول کر چکا ہو لیکن معزول ہونے کی خبر بیوی تک نہیں پہنچی ہو اور بیوی اپنے آپ کو طلاق دے دے تو طلاق صحیح ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر شرط اس طرح رکھی جائے کہ شوہر اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لیے وکیل بنائے اور وکالت سے عزل کرنے کا حق بھی شوہر کو نہ ہو (اس طرح کہ اگر عورت کو وکالت سے عزل کرے اور اسے وکالت سے عزل ہونے کی خبر بھی پہنچے پھر بھی وکالت باقی رہے) تو ایسی شرط صحیح نہیں ہے اگرچہ وکالت خود صحیح ہے۔ لیکن اگر شرط اس طرح سے ہو کہ عورت طلاق دینے میں وکیل ہو اور مرد پر لازم ہو کہ اسے وکالت سے معزول نہ کرے تو اس صورت میں شرط صحیح ہے اور عورت کو وکالت سے معزول کرنا مرد پر حرام ہے لیکن اگر اس حرام کام کا مرتکب ہوتے ہوئے اسے معزول کرے تو اس کا معزول کرنا صحیح ہے اور عورت کا معزول ہونے سے اطلاع پیدا کرنے کے بعد وہ عورت پھر طلاق دینے میں وکیل نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ شرط نکاح کے عقد کے ضمن میں ہو یا کسی دوسرے عقد کے ضمن میں ہو یا میاں بیوی کے درمیان مستقل معاہدے ایسا طے پایا ہو۔

▪ اس عورت کا شادی کرنا جس کا شوہر کھو گیا ہو ▪

مسئلہ 2549۔ جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ حاکم شرع کے پاس جائے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرے۔

▪ دیوانے کی طلاق کا طریقہ ▪

مسئلہ 2550۔ دیوانے کا باپ اوردادا اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں مگر یہ کہ بیوی کو طلاق دینے میں دیوانہ کے لیے خرابی اور نقصان پایا جائے۔

▪ نابالغ بچے کی جانب سے اس کے سرپرست اور ولی کا طلاق دینا ▪

مسئلہ 2551۔ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے (یا پوتے) کا کسی عورت سے متعہ کردیں تو اگرچہ متعہ کی مدت میں اس لڑکے کے بالغ ہونے کی کچھ مدت بھی شامل ہو مثلاً اپنے چودہ سال لڑکے کا کسی عورت سے دو سال کے لیے متعہ کردیں تو اگر اس میں لڑکے کی بھلائی ہو تو وہ (یعنی باپ یا دادا) اس عورت کی مدت بخش سکتے ہیں لیکن لڑکے کے دائمی نکاح کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے۔

■ گواہوں کے عادل ہونے پر یقین کے بغیر ہی طلاق شدہ عورت سے شادی کرنا ■

مسئلہ 2552۔ اگر کوئی شخص دو آدمیوں کو شرع کی مقرر کردہ علامت کی رو سے عادل سمجھے اور اپنی بیوی کو ان کے سامنے طلاق دے دے تو دوسرا شخص جو جانتا ہو کہ یہ دونوں عادل نہیں ہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ اس عورت سے نہ تو خود نکاح کرے اور نہ ہی کسی دوسرے کو نکاح کرنے دے لیکن اگر اس دوسرے شخص کو ان دو آدمیوں کی عدالت میں شک ہو تو اس عورت کی عدت ختم ہونے کے بعد اس کے ساتھ خود نکاح کرسکتا ہے اور کسی دوسرے سے نکاح کرواسکتا ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اجتناب کرے اور کسی دوسرے سے اس کا نکاح نہ کروائے۔

■ بیوی کو بتائے بغیر اسے طلاق دینا اور اس کے احکام ■

مسئلہ 2553۔ اگر کوئی شخص بغیر اس کے کہ اس کی بیوی کو معلوم ہو اسے طلاق دے اور اسے بیوی ہونے کے زمانہ کی طرح خرچ بھی دیتا رہے اور مثلا ایک سال کے بعد کہے کہ میں نے ایک سال پہلے تجھے طلاق دے دی تھی اور اس کو شرعی طور پر ثابت بھی کردے تو وہ چیزیں جو اس مدت میں اس کے لیے مہیا کی تھیں اگر وہ انہیں استعمال میں نہ لائی ہو، اس سے واپس لے سکتا ہے لیکن مرد ان چیزوں کا مطالبہ نہیں کرسکتا جو عورت نے استعمال کرلی ہو۔

غصب کے احکام

غصب کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کے مال پر یا اس کے حق پر ظلم کر کے اپنا تسلط جما لے اور یہ گناہان کبیرہ میں سے ایک ہے اور اگر کوئی اسے انجام دے تو قیامت کے دن وہ سخت عذاب میں مبتلا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ "جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین غصب کرے قیامت کے دن اس زمین کو اس کے سات طبقوں سمیت طوق کی طرح اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔"

▪ حق استفادہ کو غصب کرنا ▪

مسئلہ 2554۔ اگر کوئی شخص لوگوں کو مسجد، مدرسے، پل یا عام استعمال کے لیے بنائی گئی دوسری جگہوں سے استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیا ہے۔ یہی صورتحال تب بھی ہے جب کوئی کسی دوسرے شخص کو اس جگہ سے استفادہ نہ کرنے دے جو اس نے پہلے ہی لے رکھی ہے۔

▪ مقروض کا قرض کی ادائیگی سے پہلے گروی رکھی ہوئی چیز میں تصرف کرنا ▪

مسئلہ 2555۔ جو شخص کوئی چیز قرض خواہ کے پاس گروی رکھ دیتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے پاس ہی رہے تاکہ اگر اس کا قرضہ ادا نہ کرے تو وہ اپنا قرضہ اس چیز سے وصول کر سکے۔ پس اگر قرض ادا کرنے سے پہلے اس سے وہ چیز لے لے، تو اس نے اس کا حق غصب کیا ہے۔

▪ غصب شدہ گروی چیز کے مطالبہ کرنے کا حق رکھنا ▪

مسئلہ 2556۔ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ہو اگر کوئی دوسرا شخص اسے غصب کر لے تو مال کا مالک اور گروی رکھنے والا دونوں غاصب سے غصب کی ہوئی چیز کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اگر وہ چیز اس سے لے لیں تو پھر بھی وہ گروی رہے گی اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور اس کا عوض لے لے تو وہ عوض بھی خود اس چیز کی طرح گروی رہے گی۔

▪ غصب ہوئے مال کو مالک یا اس کے وکیل کو واپس کرنا ▪

مسئلہ 2557۔ اگر انسان کوئی چیز غصب کرے تو ضروری ہے کہ جتنی جلد ہو سکے اسے اس

کے مالک یامالک کے سرپرست کو لوٹا دے اور اگر اس کے وکیل کو بھی لوٹا دے تو گویا وہ چیز خود مالک کو واپس کردی ہے۔

▪ غصبی مال کی منفعت ▪

مسئلہ 2558۔ جو چیز غصب کی گئی ہو اگر اس سے کوئی نفع حاصل ہوجائے مثلا غصب کی ہوئی بھیڑ کا بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے مالک کا مال ہے نیز مثال کے طور پر اگر کسی نے کوئی مکان غصب کر لیا ہو تو خواہ غاصب اس مکان میں نہ رہے ضروری ہے کہ اس کا کرایہ مالک کو دے مگر اس صورت میں کہ اگر غصب نہ بھی کرتا تو مالک کے لیے اس مکان کو کرائے پر دینا یا اس سے استفادہ کرنا ممکن نہ تھا اور غاصب بھی اس میں نہ رہتا تو اس صورت میں غاصب پر کرایہ دینا لازم نہیں۔

▪ دیوانے یانابالغ کے مال کو غصب کرنا ▪

مسئلہ 2559۔ اگر کوئی شخص بچے، دیوانے یا سفیہ سے کوئی چیز غصب کرے جو اس بچے یا دیوانے یا سفیہ کا مال ہو تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے سرپرست کو دے دے۔ لیکن اگر سرپرست کو نہ دے بچے، دیوانے یا سفیہ کے سپرد کردے اوروہ چیز تلف ہوجائے تو غاصب ذمہ دار ہے۔

▪ دواشخاص کاکسی مال کو غصب کرنا ▪

مسئلہ 2560۔ اگر دو آدمی مل کر کسی چیز کو غصب کریں تو ہر کوئی جس مقدار میں اس چیز پر تسلط رکھتا ہو اسی مقدار میں ذمہ دار ہوگا اور اگر ان دونوں میں سے ہر ایک پوری چیز پر تسلط رکھتا ہے تو ان میں سے ہر ایک اس پوری چیز کا ذمہ دار ہے اگر چہ ان میں سے ہر ایک بذات خود اسے غصب نہیں کرسکتا تھا۔

▪ غصبی مال کو غیر غصبی مال سے مخلوط کرنا ▪

مسئلہ 2561۔ اگر کوئی شخص غصب کی ہوئی چیز کو کسی دوسری چیز سے ملا دے مثلا جو گندم غصب کیا ہو اسے جو سے ملا دے تو اگر ان کا جدا کرنا ممکن ہو تو خواہ اس میں زحمت ہی کیوں نہ ہو، ضروری ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرے اور غصب کی ہوئی چیز اس کے مالک کو واپس کردے مگر یہ کہ وہ جانتا ہو کہ مالک کسی اور طریقے سے واپس کرنے پر

بھی راضی ہے۔

▪ غصبی مال کو خراب کرنا ▪

مسئلہ 2562۔ اگر کوئی ایسی چیز جس کا بنانا حرام اور رکھنا جائز ہے غصب کرلے اور اسے خراب کر دے تو ضروری ہے کہ اس چیز کو اور اس چیز میں جو فرق پڑا ہے (یعنی اس بنی ہوئی چیز اور خراب کی ہوئی چیز کے قیمت کے درمیان جو فرق ہے) اس کے ساتھ مالک کو واپس کردے۔

یہی حکم وہاں بھی ہے جہاں مثلاً سونے کی بالیوں کو غصب کرے اور اسے خراب کردے چنانچہ اگر قیمت میں جو فرق پڑا ہو وہ نہ دینا چاہے اور کہے کہ میں اسے پہلے کی طرح بنادوں گا مالک اس کی بات ماننے پر مجبور نہیں ہے اور مالک بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اسے پہلے کی طرح بنادے مگر یہ کہ اس کو دوبارہ پہلے کی طرح بنانے میں غاصب کے لیے کوئی مشقت اور سختی نہ ہو تو مالک اسے مجبور کرسکتا ہے۔

▪ غصبی مال کی قدر و قیمت کو بڑھانا ▪

مسئلہ 2563۔ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی کرے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہوجائے مثلاً جو سونا غصب کیا ہو اس سے بالیاں بنا دے تو اگر مال کا مالک اسے کہے کہ مجھے مال اسی شکل میں (یعنی بالیوں کی شکل میں) واپس کر دو توضروری ہے کہ اسی شکل میں اسے دےدے اور جو زحمت اس نے اٹھائی ہو یعنی بالیاں بنانے پر جو محنت کی ہو اس کی مزدوری نہیں لے سکتا بلکہ حق نہیں رکھتا کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس چیز کو اس کی پہلی حالت میں لے آئے اور اگر مالک کی اجازت کے بغیر اس چیز کو پہلے جیساکردے تو ضروری ہے کہ دونوں میں قیمت کا فرق بھی ادا کرے۔

▪ غصبی مال کی قدر و قیمت کو بڑھانے کے بعد اس کے مالک کا اسے اپنی پہلی حالت میں واپس لانے کا مطالبہ کرنا ▪

مسئلہ 2564۔ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی لائے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہوجائے اور اس کا مالک اسے اس چیز کی پہلی حالت میں واپس لانے کا کہے تو واجب ہے کہ اسے اس کی پہلی حالت میں لے آئے چنانچہ تبدیلی کرنے کی وجہ سے اس چیز کی قیمت پہلی حالت سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا فرق مالک کو دے لہذا اگر کوئی شخص غصب کئے ہوئے سونے سے بالیاں بنالے اور اس سونے کا

مالک کہے کہ تمہارے لیے لازم ہے کہ اسے پرانی شکل میں لے آؤتو اگر پگھلانے کے بعد سونے کی قیمت اس قیمت سے گھٹ جائے جو بالیاں بنانے سے پہلے تھی تو غاصب کے لیے ضروری ہے کہ قیمتوں میں جتنا فرق اور تفاوت ہو اس کے مالک کو دے لیکن اگر قیمت کا کم ہونا بازار کی قیمت میں فرق کی وجہ سے ہو (اور اس کی قیمت کا کم ہونا بالیوں میں یا اس کی خصوصیات میں کسی نقص اور کمی پیدا ہونے کی وجہ سے نہ ہو) تو اس قیمت کے فرق کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ غصبی زمین میں کھیتی اور درختکاری کرنا ▪

مسئلہ 2565۔ اگر کوئی شخص اس زمین میں جو اس نے غصب کی ہو کھیتی باڑی کرے یا درخت لگائے تو زراعت، درخت اور ان کا پھل خود اس کا مال ہے اور اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی نہ ہو کہ زراعت اور درخت اس زمین میں رہیں تو جس نے وہ زمین غصب کی ہو ضروری ہے کہ خواہ ایسا کرنا اس کے لیے نقصان دہ ہی کیوں نہ ہو وہ فوراً اپنی زراعت یا درختوں کو زمین سے اکھاڑلے۔ نیز ضروری ہے کہ جتنی مدت زراعت اور درخت اس زمین میں رہے ہوں اتنی مدت کا کرایہ زمین کے مالک کو دے اور جو خرابیاں زمین میں پیدا ہوئی ہوں انہیں درست کرے۔ مثلا جہاں درختوں کو اکھاڑنے سے زمین میں گڑھے پڑ گئے ہوں اس جگہ کو ہموار کرے۔ اگر ان خرابیوں کی وجہ سے زمین کی قیمت پہلے سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ کہ قیمت میں جو فرق پڑے وہ بھی ادا کرے اور وہ زمین کے مالک کو اس بات پر مجبور نہیں کرسکتا کہ زمین اسے فروخت کرے یا کرائے پر دے دے نیز زمین کا مالک بھی اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ درخت یا زراعت اسے بیچ دے۔

▪ اپنی زمین پر غصبی کھیتی باقی رکھنے پر زمین کے مالک کا رضامند ہوجانا ▪

مسئلہ 2566۔ اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی ہوجائے کہ زراعت اور درخت اس کی زمین میں رہیں تو جس شخص نے زمین غصب کی ہو اس کے لیے لازم نہیں ہے کہ زراعت اور درختوں کو اکھاڑے، لیکن ضروری ہے کہ جب زمین غصب کی ہو اس وقت سے لے کر مالک کے راضی ہونے کی مدت تک زمین کا کرایہ ادا کرے۔

▪ غصبی مال کا تلف ہوجانا ▪

مسئلہ 2567۔ اشیاء کی دو قسمیں ہیں قیمی اور مثلی "قیمی" سے مراد یہ ہے کہ ہر لحاظ سے

اسی جیسی چیز کا فراہم کرنا عام لوگوں کے لیے آسان نہ ہو۔ "مثلی" سے مراد وہ چیز ہے کہ ہرلحاظ سے اس جیسی چیز کا فراہم کرنا عام لوگوں کے لیے آسان ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قیمی چیز مثلاً گائے اور بھیڑ کو غصب کرے اور وہ چیز تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ غاصب اس چیز کی قیمت ادا کرے لیکن اگر غاصب تلف شدہ چیز جیسی کسی چیز کا مالک ہو، جو ہر لحاظ سے اسی جیسی ہو، مثلاً اس کا کسی پر ایک ایسی بھیڑ کا ادھار ہو جس کی تمام خصوصیات تلف شدہ بھیڑ جیسی ہوں یا تلف شدہ چیز جیسی کسی چیز کا فراہم کرنا خود غاصب کے لیے آسان ہو تو مالک غاصب کو اس چیز کی مثل دینے پر مجبور کرسکتا ہے لیکن اگر غاصب کے لیے اس چیز جیسی کسی چیز کا فراہم کرنا دشوار ہو یا اس جیسی چیز کے فراہم کرنے میں اس چیز کی قیمت سے زیادہ قیمت دینی پڑ رہی ہو تو ضروری نہیں ہے کہ اس جیسی چیز دے، بلکہ مالک کو اس چیز کی قیمت دے سکتا ہے۔ اور اگر اس چیز کی بازار کی قیمت بدل گئی ہو تو ضروری ہے کہ وہ قیمت ادا کرے جو تلف ہونے کے وقت تھی۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ غصب کرنے کے وقت سے لے کر تلف ہونے تک اس چیز کی جو زیادہ سے زیادہ قیمت رہی ہو، وہی دے۔

▪ غصبی مال کا بڑھ جانا ▪

مسئلہ 2568۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ "قیمی" ہو (جیسے بھیڑ) اور تلف ہو جائے چنانچہ اس کی بازار کی قیمت میں فرق نہ پڑی ہو لیکن جتنی مدت وہ غاصب کے پاس رہی ہو، اس مدت میں کسی وجہ سے (جیسے موٹا ہونے سے یا گوشت کی کیفیت بہتر ہونے سے) اس کی قیمت بڑھ گئی ہو تو ضروری ہے کہ اس عرصے کی زیادہ سے زیادہ قیمت جو رہی ہو مالک کو ادا کرے۔

▪ غصبی مال کا عوض دینا کہ اسکی مثل موجود ہو ▪

مسئلہ 2569۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ مثلی ہو (جیسے گیہوں اور جو) اور تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ غصب شدہ جیسی چیز مالک کو دے اور ضروری ہے کہ اس کی خصوصیات اسی چیز کی طرح ہوں، جسے غصب کیا تھا اور جو تلف ہوئی ہے۔

▪ غصبی مال کا غصب ہو جانا ▪

مسئلہ 2570۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو، اگر کوئی اور شخص وہی چیز اس سے غصب

کرے اور پھر وہ تلف ہو جائے تو مال کا مالک ان دونوں میں سے ہر ایک سے اس کا عوض لے سکتا ہے۔ یا اپنے مال کا عوض دونوں سے (ہر ایک سے عوض کی کچھ مقدار کی صورت) لے سکتا ہے۔ لہذا اگر مال کا مالک اس کا عوض پہلے غاصب سے لے لے تو پہلے غاصب نے جو کچھ دیا ہو وہ دوسرے غاصب سے لے سکتا ہے لیکن اگر مال کامالک اس کا عوض دوسرے غاصب (جس کے پاس وہ مال تلف ہوا ہے) سے لے لے تو دوسرے غاصب نے جو دیا ہے، وہ پہلے غاصب سے نہیں لے سکتا۔

▪ باطل معاملہ اوراس کے بعد کے تصرفات ▪

مسئلہ 2571۔ جس چیز کو بیچا ہے اگر اس میں معاملے کے صحیح ہونے کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ہو مثلاً جس چیز کی خرید و فروخت تول کے کرنا ضروری ہو، اگر اس کا معاملہ بغیر تولے کیا جائے تو معاملہ باطل ہے اور بیچنے والا اور اگر خریدار معاملے سے قطع نظر اس بات پر رضامند ہوں کہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ ورنہ جو چیز انہوں نے ایک دوسرے سے لی ہو وہ غصبی مال کے مانند ہے اور ان کے لیے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں واپس کردیں اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ دوسرے کا مال تلف ہوجائے تو خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کہ معاملہ باطل تھا، ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

▪ خریدنے سے پہلے مال کا خریدار کے ہاتھوں تلف ہو جانا ▪

مسئلہ 2572۔ جب ایک شخص کوئی مال کسی بیچنے والے سے اس مقصد سے لے کر اسے دیکھے یا کچھ مدت اپنے پاس رکھے تاکہ اگر پسند آئے تو خرید لے تو اگر وہ مال تلف ہوجائے اگر اس نے کوتاہی اور زیادتی نہ کی ہو، تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

گم شدہ مال ملنے کے احکام

▪ ایسے مال کا ملنا جس کی کوئی علامت اور نشانی نہ ہو ▪

مسئلہ 2573۔ انسان کو جو مال ملتا ہے اگر اس پر ایسی علامت یا نشانی نہ ہو جس کے ذریعے اس کا مالک معلوم ہو سکے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور حاکم شرع کی اجازت سے اسے صدقہ دے اور اس کو اپنی ملکیت میں نہیں لاسکتا مگر یہ کہ اس کی قیمت ایک درھم (کہ بنابر مشہور 12/6 نخود سکہ دار چاندی ہے اور مسئلہ 1872 میں اس کی مقدا ر کے بارے میں توضیح دی گئی ہے) سے کم ہوتو اس صورت میں اس کو اپنی ملکیت میں لاسکتا ہے۔

▪ ایسا گمشدہ مال جو نشانی رکھتا ہو ▪

مسئلہ 2574۔ اگر کوئی ایسا مال پائے جس پر کوئی نشانی ہو تو اگر اس کا مالک معلوم ہو لیکن معلوم نہ ہو کہ وہ اس کے اٹھانے پر راضی ہے یا نہیں تو اسے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں اٹھا سکتا مگر یہ کہ اس مال کا اٹھانا اس کے مالک سے احسان شمار ہو مثلا ایسی جگہ پر جہاں مال تلف ہورہا ہو، اسے مالک کے لیے حفاظت کرنے کی نیت سے اٹھا سکتا ہے۔ اور ا گر اس کے مالک کے بارے میں معلوم نہ ہو تو اگر اس کی قیمت ایک درھم سے کم ہوتو اسے اپنی ملکیت میں لانے کی نیت سے اٹھا سکتا ہے۔

▪ ایسے مال کا ملنا جو نشانی رکھتا ہو اور اس کی قیمت ایک درھم یا اس سے زیادہ ہو ▪

مسئلہ 2575۔ اگر کسی شخص کو ایک ایسی چیز مل جائے جس پر کوئی ایسی نشانی ہو جس کے ذریعے اس کے مالک کا پتہ چلایا جاسکے تو اگر چہ اسے معلوم ہو کہ ا س کا مالک ایک ایسا کافر ہے جس کا مال محترم ہے تو اگر اس چیز کی قیمت ایک درھم تک ہو تو ضروری ہے کہ جس دن وہ چیز ملی ہو اس سےایک سال تک لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ اعلان کرتا رہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اس چیز کو پانےوالا شخص خود اعلان کرے بلکہ ایسے شخص سے اعلان کروا سکتا ہےجس پر اسے بھروسہ ہو۔

▪ ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد اس کے مالک کا نہ ملنا ▪

مسئلہ 2576۔ اگر ایک سال تک اعلان کرے اور مال کا مالک نہ ملے تو اس صورت میں جب کہ وہ مال حرم کے علاوہ کسی جگہ سے ملا ہو تو وہ اس مال کو اپنے لیے اٹھا سکتا ہے یا اسے اس کے مالک کے لیے اپنے پاس رکھ سکتا ہے تاکہ جب بھی وہ ملے اسے دے دے یا اسے صدقہ دے۔

▪ ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد مال کا ذمہ دار ہو جانا ▪

مسئلہ 2577۔ اگر ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد بھی مال کا مالک نہ ملے اور جسے وہ مال ملا ہو، وہ مال کے مالک کے لیے اسے اپنے پاس رکھ لے اور وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس نے مال کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن اگر اس مال کو اپنے لیے اٹھایا ہو تو وہ ذمہ دار ہے (یعنی اگر اس کا مالک ملے تو ضروری ہے کہ اس کو مال یا اس کا عوض ادا کرے) اور اگر اس مال کو صدقہ دے چکا ہو تو مال کے مالک کو اختیار ہے کہ اس صدقے پر راضی ہو جائے یا اپنے مال کا عوض وصول کرے اور صدقے کا ثواب صدقہ دینے والے کو ملے گا۔ اس باب کے دوسرے مسائل میں بھی جہاں صدقہ دینے کی بات ہوئی ہے اگر مالک صدقہ دینے پر راضی ہو تو صدقہ دینے والا ذمہ دار ہے۔

▪ ملے ہوئے مال کے بارے میں جان بوجھ کر ایک سال تک اعلان کو ترک کرنا ▪

مسئلہ 2578۔ جس شخص نے کوئی مال پایا ہو اگر وہ ذکر شدہ روش کے مطابق جان بوجھ کر اعلان نہ کرے تو اگرچہ اعلان نہ کرکے پہلے ہی گناہ کا مرتکب ہوا ہے، پھر بھی اس پر واجب ہے کہ اعلان کرلے۔

▪ مکہ مکرمہ کے حرم میں گمشدہ مال ▪

مسئلہ 2579۔ جب بھی حرم (جو مکہ اور اس کے اطراف کا معینہ خاص علاقہ ہے) میں کوئی گمشدہ مال دیکھے تو ضروری ہے کہ اسے اسی جگہ رہنے دے اور نہ اٹھائے خواہ اس کی قیمت ایک درھم کے برابر ہو یا اس سے کم ہو۔ مگر یہ کہ مالک کو ڈھونڈنے کے لیے اعلان کرنے کی غرض سے اسے اٹھائے، تو اعلان کرنے کے بعد اگر مالک نہ ملے تو اسے بھی صدقہ دے یا اس کے مالک کے لیے جب تک اس کے ملنے کا احتمال ہو، اس وقت تک اپنے پاس رکھے۔

■ دیوانے یا بچے کو مال ملنا ■

مسئلہ 2580۔ اگر کسی دیوانے یا نابالغ بچے کو کوئی چیز مل جائے تو اس کے سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اعلان کرائے اور اس کے بعد بھلائی کی نیت سے اسے بچے یا دیوانے کی ملکیت میں لے آئے یا صدقہ دے یا مالک کے لیے اپنے پاس رکھے۔

■ ایک سال کے اندر اندر مال کے مالک کے ملنے کی امید کا نہ ہونا ■

مسئلہ 2581۔ اگر ایک سال کے دوران جس میں وہ (ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کررہا ہے، مال کے مالک کے ملنے سے ناامید ہوجائے تو ضروری ہے کہ اسے صدقہ دے اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور حاکم شرع سے اذن لے۔

■ اعلان کرنے کے سال کے دوران مال کا تلف ہو جانا ■

مسئلہ 2582۔ اگر اسی سال کے دوران کہ جس میں شخص (ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کر رہا ہو، وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس شخص نے اس مال کی نگہداشت میں سستی کی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے اور اگر کوتاہی نہ کی ہو تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

■ اعلان کرنے کے ذریعے مال کے مالک کے ملنے سے مایوس ہو جانا ■

مسئلہ 2583۔ اگر کوئی مال جس کی کوئی نشانی ہو اور اس کی قیمت ایک درھم تک پہنچتی ہو، کسی ایسی جگہ ملے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اعلان کے ذریعے اس کا مالک نہیں ملے گا تو ضروری ہے کہ اسے صدقہ دے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ ایک سال ختم ہونے تک انتظار کرے اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور صدقہ دینے کے لیے حاکم شرع سے اجازت لے۔

■ کسی مال کو اپنا سمجھتے ہوئے اٹھا لینا ■

مسئلہ 2584۔ اگر کسی شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اسے اپنا مال سمجھتے ہوئے اٹھا لے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وہ اس کا اپنا مال نہیں ہے تو ملی ہوئی چیز کے بارے میں ذکر شدہ احکام کے مطابق عمل کرے۔

▪ گمشدہ مال کے بارے میں اعلان کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2585۔ جو چیز ملی ہو ضروری ہے کہ اس کے اعلان کے لیے ایسے جملوں کا انتخاب کیا جائے جو سننے والے کو گمشدہ مال اور اس کی خصوصیات کی طرف سب سے بہتر انداز میں متوجہ کرسکے لہذا عام طور پر اتنا کہنا کافی نہیں ہے کہ "مجھے کوئی چیز ملی ہے یا کوئی مال ملا ہے" بلکہ مثلاً اس طرح کہنا چاہیے "سونا یا چاندی یا برتن یا ایک کرتا ملا ہے" البتہ ضروری ہے کہ اس کی تمام خصوصیات کا ذکر نہ کرے (تاکہ وہ چیز معین نہ ہوجائے) بلکہ ضروری ہے کہ وہ ملی ہوئی چیز ابہام کی حالت میں باقی رہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ بہترین طریقہ انتخاب کرے جس سے مال اس کے مالک تک پہنچ سکے اور اعلان نہ تو مکمل طور پر مبہم ہو اور نہ ہی مکمل واضح ہو بلکہ ان دوحالتوں کے درمیان ہو۔

▪ مال ایسے شخص کو دینا جو اس کے مالک ہونے کا ادعا کرے ▪

مسئلہ 2586۔ اگر کسی کو کوئی چیز مل جائے اور دوسرا شخص کہے کہ یہ مال میرا ہے اور اس کی نشانیاں بھی بتا دیں تو اگر اطمینان نہ ہو کہ یہ اسی کا مال ہے، اسے وہ مال نہیں دے سکتا۔ اور اگر اطمینان حاصل ہوجائے کہ یہ اسی کا مال ہے تو ضروری ہے کہ اسے دےدے اور ضروری نہیں ہے وہ شخص ایسی نشانیاں بتائے جن کی طرف عموماًمال کا مالک بھی توجہ نہیں دیتا۔

▪ ایسے مال کا تلف ہو جانا جس کے ملنے کا اعلان نہ کیا ہو ▪

مسئلہ 2587۔ کسی شخص کو جو چیز ملی ہو اگر اس کی قیمت ایک درھم تک پہنچے تو اگر وہ اعلان نہ کرے اوراس چیز کو مسجد یا کسی دوسری جگہ جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں رکھ دے اوروہ چیز تلف ہو جائے یا کوئی دوسرا شخص اسے اٹھا لے جائے تو جس شخص کو وہ چیز پڑی ہوئی ملی ہو، وہ ذمہ دار ہے۔

▪ ایسے مال کا ملنا جو خراب ہوتا ہو ▪

مسئلہ 2588۔ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی چیز ملے کہ اگر اسے پاس رکھے تو خراب ہوجائے یا اس کی قیمت میں کمی آجائے تو ضروری ہے کہ جب تک اس کی قیمت کم نہیں ہوتی، اس وقت تک اسے پاس رکھے اور پھر اس کی قیمت معلوم کرے اور اسے خود لےلے یا بیچ دے اور پیسے پاس رکھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو خود اسے لینے کے لیے یا کسی دوسرے کے ہاتھوں بیچنے کے لیے حاکم شرع سے اجازت لے لیکن ظاہراً اجازت

لینا ضروری نہیں ہے۔ خاص طور پر ان چیزوں میں جو بہت جلد خراب ہوتی ہیں جیسے پکا ہوا کھانا یا سبزیاں۔ بہرحال ضروری ہے کہ ایک سال تک اعلان کرتا رہے تاکہ اگر اس کا مالک ملے تو اس کی قیمت اسے دے اور اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے بطور صدقہ دے۔

▪ نماز کے دوران ملا ہوا مال اپنے پاس رکھنا ▪

مسئلہ 2589۔ اگر ملے ہوئے مال کو اپنے پاس رکھنے سے اسے کوئی ضرر و نقصان نہ ہو تو اس مال کو وضو اور نماز وغیرہ کے دوران اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

▪ اپنے اٹھائے ہوئے جوتوں کی جگہ دوسرے جوتے استعمال کرنا ▪

مسئلہ 2590۔ اگر کسی شخص کا جوتا اٹھا لیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا جوتا پہن لے تو اگر اسے معلوم ہو کہ جو جوتا پڑا ہے یہ اسی شخص کا ہے جو اس کا جوتا لے گیا ہے اور اسے اپنا جوتا بھی نہ ملے تو جو جوتا پڑا ہے اس کو اپنے جوتے کی جگہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی قیمت اس کے جوتے سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ جس وقت اس کا مالک مل جائے، وہ اضافی قیمت اسے دے دے اور اگرمالک کے ملنے سے نااُمید ہو جائے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور حاکم شرع کی اجازت سے اضافی قیمت بطور صدقہ دے۔ اور اگر احتمال دے کہ جوتا اس شخص کا نہیں ہے جو اس کا جوتا لے گیا ہے، تواگر اس کی قیمت ایک درھم سے کم ہو تو وہ جوتا اپنے لیے اٹھا سکتا ہے اور اگر ایک درھم سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ ایک سال تک اعلان کرے اور ایک سال کے بعد احتیاط کے طور پر بطور صدقہ دے۔

▪ مجہول المالک مال ▪

مسئلہ 2591۔ وہ مال جو انسان کے پاس ہے اگر اس کا مالک معلوم نہ ہو اور اس مال پر گم شدہ مال کا اطلاق نہ ہوتا ہو مثلا اس کے پاس امانت کے طور پر رکھا گیا ہو اور وہ بھول جائے کہ اس مال کا مالک کون ہے اور مال کا مالک بھی اپنا مال لینے نہ آئے (کہ اس مال کو مجہول المالک مال کہتے ہیں)، تو ضروری ہے کہ اس مالک کو ڈھونڈے اور جب اس کے مالک کے ملنے سے ناامید ہوجائے تو اسے بطور صدقہ دے۔ اور ضروری ہے کہ احتیاط کرے اور صدقہ دینے کے لیے حاکم شرع سے اجازت لے اور اگر صدقہ دینے کے بعد مالک مل جائے تو اس کےذمہ کچھ نہیں ہے اور یہی حکم ہے اگر مال کا مالک معلوم ہو لیکن اس کے مالک یا مالک کے سرپرست تک مال نہ پہنچا سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کو بطور صدقہ دے اور ضروری

ہے کہ احتیاط کرے اور صدقہ دینے کے لیے حاکم شرع سے اجازت طلب کرے۔

حیوانات کے ذبح اور شکار کرنے کے احکام

▪ حلال گوشت حیوان کے پاک اور حلال ہونے کی شرط ▪

مسئلہ 2592۔ اگر حلال گوشت حیوان کو یوں ذبح کیا جائے کہ بعد میں بیان کیا جائے گا، خواہ وہ جنگلی ہو یا پالتو، اس کی جان نکل جانے کے بعد اس کا بدن پاک ہے اور نتیجتاً اس کا گوشت حلا ل ہے۔

البتہ بعض موقعوں پر جو مسئلہ 2640 میں بیان ہوں گے، حلال گوشت حیوان حرام گوشت ہو جائے گا، لہذا اس حیوان کے ذبح کرنے سے اس کا گوشت حلال نہیں ہوگا۔

▪ حلال گوشت حیوان کا شکار کرنا ▪

مسئلہ 2593۔ وہ جنگلی حیوان جن کا گوشت حلال ہو مثلاً ہرن، چکورا، پہاڑی بکرا اور وہ حیوان جس کا گوشت حلال ہو اور جو پہلے پالتو رہے ہوں اور بعد میں جنگلی بن گئے ہوں مثلاً پالتو گائے او ر اونٹ جو بھاگ گئے ہوں اور جنگلی بن گئے ہوں، اگر انہیں اس طریقے سے شکا ر کیا جائے جس کا ذکر بعد میں آئے گا، تو وہ پاک اور حلال ہیں۔ لیکن حلال گوشت والے پالتو حیوان مثلاً بھیڑ، بکری اور گھریلو مرغیاں اور حلا ل گوشت والے وہ جنگلی حیوان جو تربیت کی وجہ سے پالتو بن جائیں، شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے۔

▪ وحشی حلال گوشت حیوان کا شکار ہو جانے سے حلال ہونے کی شرط ▪

مسئلہ 2594۔ حلال گوشت والا جنگلی حیوان شکار کرنے سے اس صورت میں پا ک اور حلا ل ہوتا ہے جب وہ بھاگ سکتا ہو یا اڑ سکتا ہو لہذا ہرن کا وہ بچہ جو بھاگ نہ سکے اور چکور کا وہ بچہ جو اڑ نہ سکے، شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے ہیں۔

▪ ایسا حلال گوشت حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو ▪

مسئلہ 2595۔ وہ حلال گوشت حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو مثلاً مچھلی اگر خود بخود مرجائے یا بعد میں آنے والے شرعی طریقے کے علاوہ اسے ماردیں، تو پاک ہے لیکن اس کا

گوشت نہیں کھا سکتے۔

▪ ایسا حرام گوشت حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو ▪

مسئلہ 2596۔ حرام گوشت وہ حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو مثلاً سانپ، مرنے کے بعد حلال نہیں ہے، چاہے خود مرجائے یا اسے ذبح کرے یا اسے شکار کرے، لیکن اس کا مردہ پاک ہے۔

▪ ذبح اور شکار سے کتے اور سور کا پاک نہ ہونا ▪

مسئلہ 2597۔ کتا اور سور ذبح کرنے اور شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے اور ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے اور وہ حرام گوشت والے حیوان جو درندہ ہیں اور گوشت کھاتے ہیں مثلاً بھیڑیا اور چیتا اگر اس طریقے سے، جو بیان ہوا ہے ان کو ذبح کیا جائے یا تیر اور اس کی طرح چیز سے ان کا شکا ر کیا جائے تو وہ پاک ہیں، لیکن ان کا گوشت حلال نہیں ہوگا اور اگر شکاری کتے کے ذریعے ان کا شکار کیاجائے تو ان کے بدن کا پاک ہونا اشکال رکھتا ہے۔

▪ ہاتھی، ریچھ، چوہا اور بندر کا ذبح کرنا یا شکار کرنا ▪

مسئلہ 2598۔ ہاتھی، ریچھ، بندر، چوہا اور وہ جانور جو سانپ اور چھپکلی کی طرح زمین کے اندر زندگی گزارتے ہیں اگر اچھلنے والا خون رکھتے ہوں اور خود بخود مرجائیں تو نجس ہیں بلکہ اگر انہیں ذبح کردیں یا ان کا شکار کریں تو بھی ا ن کے بدن کا پاک ہونا اشکال رکھتا ہے۔

▪ زندہ حیوان کے پیٹ سے مردہ بچے کا نکلنا یا نکالنا ▪

مسئلہ 2599۔ اگر زندہ حیوان کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے یا اسے نکالا جائے تو وہ نجس ہے اور اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ

▪ چار رگوں کا کاٹ دینا ▪

مسئلہ 2600۔ حیوان کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا حلقوم "سانس کی نالی" مری "کھانے کی نالی" اور دو موٹی رگیں جو حلقوم کے دونوں طرف ہوتی ہیں جنہیں عربی میں اوداج اربعہ "چار رگیں" کہا جاتا ہے، ان کو گلے کی گرہ کے نیچے سے پورا کاٹا جائے ا ور اگر ان کو چیر دیا جائے تو کافی نہیں۔

▪ حیوان کے مر جانے کے بعد اس کی چار رگوں میں سے کچھ کو کاٹ دینا ▪

مسئلہ 2601۔ اگر کوئی شخص چار رگوں میں سے بعض کو کاٹ دیں اور پھر حیوان کے مرنے تک انتظار کرے اور باقی رگیں بعد میں کاٹ دیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر حیوان کی چار رگیں اس کی جان نکلنے سے پہلے کاٹ دی جائیں لیکن مسلسل اور پے درپے نہ کاٹے تو وہ حلال اور پاک ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پے درپے کاٹے۔

▪ بھیڑیا کا بھیڑ کی رگوں کا پھاڑ دینا ▪

مسئلہ 2602۔ اگر بھیڑ یا کسی بھیڑ یا بکری کا گلا اس طرح پھا ڑ دے کہ ان چار رگوں میں سے بعض رگیں جنہیں ذبح کرتے وقت کا ٹنا ضروری ہے، مکمل طور پر اکھڑ جائیں، تو بنابر احتیاط دوسری رگوں کو کاٹنے سے وہ بھیڑ حلال اور پاک نہیں ہوگی لیکن اگر چاروں رگوں میں سے ہر ایک کا کچھ حصہ باقی رہے، اگر چہ باقی حصہ کٹ چکا ہو، جب کہ بھیڑ ابھی تک زندہ ہو تو چاروں رگوں کا باقی حصہ کاٹنے سے وہ بھیڑ حلال اور پاک ہوگی۔

حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط

▪ ذبح کرنے کی پانچ شرائط ▪

مسئلہ 2603۔ حیوان کو ذبح کرنے کی چند شرطیں ہیں:

1۔ جو شخص کسی حیوان کو ذبح کرے خواہ مرد ہو یا عورت اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ہو اور

مسلمان بچہ بھی اگر ممیز ہو (یعنی جو اچھائی برائی کی سمجھ رکھتا ہو) حیوان کو ذبح کر سکتا ہے۔ لیکن کافر یا ان فرقوں کے لوگ جو کافر کے حکم میں ہیں۔ مثلاً غالی، خوارج اور ناصبی۔ حیوان کو ذبح نہیں کر سکتے ہیں۔

2۔ حیوان کو اسی تیز دھار والی چیز سے ذبح کیا جائے جس سے ذبح کرنا معمول ہو جیسے چھری اور چاقو۔ اور ضروری نہیں ہے کہ وہ لوہے سے بنی ہوئی ہو لہذا اسٹیل کی چھری سے ذبح کرنا اشکال نہیں رکھ، تا اگرچہ وہ جانتا ہو کہ اسٹیل کو لوہا نہیں کہا جاتا اور اگر کوئی تیز دھار والی چیز نہیں مل سکتی اور صورتحال یہ ہو کہ اگر حیوان کو ذبح نہ کیا گیا تو وہ مر جائے گا یا اس کا ذبح کرنا ضروری ہو تو کسی ایسی تیز دھار والی چیز مثلاً تیز شیشے اور پتھر سے ذبح کیا جا سکتا ہے جو اس کی چار رگیں کاٹ دے۔

3۔ ذبح کرتے وقت حیوان کے اگلے حصے کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور جو شخص جانتا ہو کہ ذبح کرتے وقت ضروری ہے کہ حیوان قبلہ رخ ہو اگر وہ جان بوجھ کر اسے قبلہ کی طرف کئے بغیر ذبح کرے تو وہ حیوان حرام ہو جائے گا لیکن اگر ذبح کرنے والا بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلہ میں اشتباہ اور غلطی کرے یا اسے معلوم نہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے یا حیوان کو قبلہ رخ نہ کر سکتا ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

4۔ جس وقت حیوان کو ذبح کرنے لگے یا چھری اس کے گلے پر رکھ دے تو ذبح کرنے کی نیت سے خدا کا نام لے اور اگر صرف "بسم اللہ" یا "الحمدللہ" یا "سبحان اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" کہہ دے تو کافی ہے اور خدا کا نام کسی بھی زبان میں لے تو کافی ہے اگرچہ چھری گردن پر رکھنے سے کچھ پہلے ہو یا چھری رکھنے کے بعد ہو اور اگر ذبح کرنے کی نیت کئے بغیر خدا کا نام لے تو وہ حیوان پاک نہیں ہو گا اور اس کا گوشت بھی حرام ہے اور اگر بھول جانے کی وجہ سے خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں ہے۔

5۔ حیوان کے بدن سے تازہ خون زیادہ نکلے اور ذبح کرنے والا جانتا ہو یا احتمال دے کہ ذبح ہونے کے بعد حیوان نے کوئی حرکت کی ہے اگرچہ مثال کے طور پر صرف اپنی آنکھ یا دم کو حرکت دے یا اپنا پاؤں زمین پر مارے۔ لیکن اگر صرف اس طرح کا خون نکلے اور وہ جانتا ہو کہ ذبح ہونے کے بعد حیوان نے کوئی حرکت نہیں کی ہے یا حیوان کے حرکت کرنے کو جانتا ہو اور یہ بھی جانے کہ اس طرح کا خون نہیں نکلا ہے تو کافی نہیں ہے البتہ اگر تازہ خون زیادہ نکلے اور احتمال دے کہ حیوان نے کوئی حرکت کی ہے یا حیوان کوئی حرکت کرے اور احتمال دے کہ تازہ خون زیادہ نکلا ہو تو کافی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانچویں شرط اس وقت ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے حیوان کے مرنے یا زندہ ہونے کے بارے میں علم نہ ہو لیکن اگر جانتا ہو کہ ذبح کرنے سے پہلے حیوان زندہ تھا تو یہ شرط ضروری نہیں ہے۔

اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ

▪ اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2604۔ اگر اونٹ کو نحر کرنا چاہے تاکہ جان نکلنے کے بعد وہ پاک اور حلال ہوجائے تو ضروری ہے کہ ان شرائط کے ساتھ جو حیوان کو ذبح کرنے کے لیے بتائی گئی ہیں چھری یا کوئی اور دھار والی تیز چیز اونٹ کی گردن اور سینے کے درمیان گہرائی میں گھونپ دیں۔

▪ نحر کرتے وقت اونٹ کے بدن کا زمین پر واقع ہونے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2605۔ جب چھری اونٹ کی گردن میں گھونپنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ اونٹ کھڑا ہو لیکن اگر اس وقت جب اس کے گھٹنے زمین سے لگے ہوں یا پہلو پر لیٹا ہو اور اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ رخ ہو، چھری اس کی گردن کی گہرائی میں گھونپ دی جائے تو اشکال نہیں ہے۔

▪ اونٹ کو ذبح کرنے اور گائے اور بھیڑ بکریوں کو نحر کرنے کا حکم ▪

مسئلہ 2606۔ اگر اونٹ کی گردن میں چھری گھونپنے کے بجائے اسے ذبح کیا جائے یا بھیڑ اور گائے اور ان جیسے دوسرے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں اونٹ کی طرح چھری گھونپی جائے تو ان کا بدن نجس اور گوشت حرام ہے۔ لیکن اگر اونٹ کی چار رگیں کاٹی جائیں اور ابھی وہ زندہ ہو تو مذکورہ طریقے کے مطابق اس کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے تو اس کا بدن پاک اور گوشت حلال ہے۔ نیز اگر گائے یا بھیڑ اور ان جیسے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے اور ابھی وہ زندہ ہوں اور انہیں شرائط کی رعایت کرتے ہوئے ذبح کیا جائے تو وہ پاک اور ان کا گوشت حلال ہے۔

▪ سرکش اور بے قابو حیوان کے ذبح یا نحر کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2607۔ اگر کوئی حیوان سرکش اور بے قابو ہوجائے اور اس طریقے کے مطابق جو شرع نے مقرر کیا ہے ذبح (یا نحر) کرنا ممکن نہ ہو یا مثلاً کنویں میں گر جائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ وہیں مرجائے گا اور اس کا مذکورہ طریقے کے مطابق ذبح (یا نحر) کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے بدن پر جہاں کہیں بھی زخم لگایا جائے اور اس زخم کے نتیجے میں اس کی جان نکل جائے وہ حیوان پاک ہے اور حلال ہے اور اس کا قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں لیکن ضروری ہے کہ

دوسری شرائط جو حیوان کو ذبح کرنے کے بارے میں بتائیں گئی ہیں، اس میں موجود ہوں۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات

▪ ذبح کرتے وقت مستحب چیزیں ▪

مسئلہ 2608۔ حیوانات کو ذبح کرتے وقت چند چیزیں مستحب ہیں:

1۔ بھیڑ بکری کو ذبح کرتے وقت اس کی اگلی دونوں اور پچھلی ایک ٹانگ باندھ دیے جائیں اور دوسری ٹانگ کھلی رہنے دی جائے اور گائے کو ذبح کرتے وقت اس کی چاروں ٹانگیں باندھ دی جائیں اور دم کھلی رکھی جائے اور اونٹ کو نحر کرتے وقت اس کی اگلی دونوں ٹانگیں نیچے سے گھٹنے تک یا بغل کے نیچے ایک دوسرے سے باندھ دی جائیں اور اس کی پچھلی ٹانگیں کھلی رکھی جائیں اور مستحب ہے کہ مرغی کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ پھڑ پھڑا سکے۔

2۔ جو شخص حیوان کو ذبح کررہا ہو وہ قبلہ رخ ہو۔

3۔ حیوان کو ذبح (یا نحر) کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

4۔ (ذبح یا نحر کرتے وقت) ایسا کام کیا جائے کہ حیوان کو کم سے کم تکلیف ہو مثلاً چھری خوب تیز کرلی جائے اور حیوان کو جلدی ذبح کیا جائے۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات

▪ ذبح کرتے وقت مکروہ چیزیں ▪

مسئلہ 2609۔ حیوانات کو ذبح کرتے وقت چند چیزیں مکروہ ہیں:

1۔ چھری گردن کی پشت پر چلاتے ہوئے آگے کی طرف لے آنا تاکہ گردن پیچھے سے کٹ جائے۔

2۔ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے سر کو بدن سے جدا کرنا لیکن اگر غفلت کی وجہ سے یا چھری حد سے زیادہ تیز ہونے کی وجہ سے بغیر اختیار کے حیوان کا سر تن سے جدا ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

3۔ جان نکلنے سے پہلے جان بوجھ کر حرام مغز (جو کہ ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے اور گردن سے لے کر حیوان کی دم تک پھیلا ہوتا ہے) کو کاٹنا۔

احتیاط استحبابی مؤکد کی بناپر ان تین چیزوں کا خیال رکھا جائے اور جس حیوان کو ذبح کرتے وقت ان تین چیزوں میں سے کسی ایک خیال نہ رکھا گیا ہو اس کا گوشت کھانے سے اجتناب کریں۔

4۔ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کی کھال اتارنا۔

5۔ حیوان کو ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں کوئی دوسرا حیوان اسے دیکھ رہا ہو۔

6۔ رات کے وقت یا جمعہ کے دن ظہر سے پہلے حیوان کو ذبح کرنا البتہ اگر ایسا کرنا ضرورت کے تحت ہو تو اس میں کوئی عیب نہیں۔

7۔ جس چوپائے کو انسان نے پالا ہو، اسے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا۔

ہتھیار سے شکار کرنے کے احکام

▪ اسلحے سے شکار کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 2610۔ اگر حلال گوشت جنگلی حیوان کا شکار ہتھیار کے ذریعے کیا جائے اور وہ مر جائے تو پانچ شرطوں کے ساتھ وہ حیوان پاک اور حلال ہوتا ہے:

1۔ شکار کا ہتھیار چھری اور تلوار کی طرح کاٹنے والا ہو یا نیزے اور تیر کی طرح تیز ہو تاکہ تیز ہونے کی وجہ سے حیوان کے بدن کو چیر دے اور اگر حیوان کا شکار جال یا لکڑی یا پتھر یا ان جیسی چیزوں کے ذریعے کیا جائے (اور وہ مر جائے) تو وہ پاک نہیں ہوگا اور اسے کھانا بھی حرام ہے اور اگر حیوان کا شکار بندوق سے کیا جائے اور اس کی گولی تیز ہو جو کہ حیوان کے جسم میں اتر کر اسے چیر دے تو پاک اور حلال ہے اور اگر گولی تیز نہ ہو بلکہ زور سے دباؤ کی وجہ سے حیوان کے بدن میں چلی جائے اور اسے مار دے یا اس کی گرمی کی وجہ سے اس کا بدن جلا دے اور وہ حیوان جلنے کے نتیجے میں مر جائے تو اس کے پاک اور حلال ہونے میں اشکال ہے۔

2۔ ضروری ہے کہ شکاری مسلمان ہو یا ایسا مسلمان بچہ ہو جو برے بھلے کی تمیز رکھتا ہو اور اگر کافر یا ایسا شخص ہو جو کہ کافر کے حکم میں ہو۔ جیسے غالی اور خوارج اور ناصبی۔ اور وہ کسی حیوان کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے۔

3۔ ہتھیار اسی حیوان کو شکار کرنے کے لیے استعمال کرے اور اگر مثلاً۔ کوئی شخص کسی جگہ کو نشانہ بنا رہا ہو اور اتفاقاً ایک حیوان کو مار دے تو وہ حیوان پاک نہیں ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

4۔ ہتھیار چلاتے وقت شکاری اللہ کا نام لے چنانچہ جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لے تو شکار حلال نہیں ہوتا البتہ اگر بھول جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

5۔ شکاری حیوان کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ مر چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو ذبح کرنے کے لیے وقت نہ ہو (البتہ شکار تک پہنچنے میں غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے نہ ہو) چنانچہ ذبح کرنے کے لیے وقت ہوتے ہوئے وہ اسے ذبح نہ کرے اور وہ مر جائے تو حیوان حرام ہے۔

▪ دو شکاریوں میں سے کسی ایک میں شرائط نہ ہونے کی صورت میں حیوان کا حکم ▪

مسئلہ 2611۔ اگر دو اشخاص (مل کر) ایک حیوان کا شکار کریں اور ان میں سے ایک مسلمان اور دوسرا کافر ہو یا ان میں سے ایک خدا کا نام لے اور دوسرا جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے۔

▪ گولی لگنے کے بعد حیوان کا پانی میں گر جانا ▪

مسئلہ 2612۔ اگر تیر لگنے کے بعد مثلاً حیوان پانی میں گر جائے اور انسان کو علم ہو کہ حیوان گولی لگنے سے مرا ہے یا پانی میں گرنے سے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے بلکہ اگر انسان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ صرف گولی لگنے سے مرا ہے تب بھی وہ حیوان حلال نہیں ہے۔

▪ غصبی اسلحے یا کتے سے شکار کرنا ▪

مسئلہ 2613۔ اگر کوئی شخص غصبی کتے یا غصبی ہتھیار سے کسی حیوان کا شکار کرے تو شکار حلال ہے اور خود اس شکاری کا مال ہو جاتا ہے لیکن اس بات کے علاوہ کہ اس نے گناہ کیا ہے ضروری ہے کہ ہتھیار یا کتے کی اجرت اس کے مالک کو ادا کرے۔

▪ شرعی شکار کی وجہ سے حیوان کے دو ٹکڑے ہو جانا ▪

مسئلہ 2614۔ اگر تلوار یا کسی اور چیز سے کہ جس سے شکار کرنا صحیح ہے ان شرائط کے ساتھ جو مسئلہ 2610 میں بیان ہو چکے ہیں، کسی حیوان کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں اور سر اور گردن ایک حصے میں رہیں اور انسان اس وقت شکار کے پاس پہنچے جب اس کی جان نکل چکی ہو تو وہ دونوں حصے حلال ہیں اور اگر حیوان زندہ ہو لیکن اسے ذبح کرنے کے لیے وقت نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اگر ذبح کرنے کے لیے وقت ہو تو وہ حصہ جس میں سر اور گردن نہ ہو حرام ہے اور وہ حصہ جس میں سر اور گردن ہوں اگر مذکورہ شرائط کے مطابق ذبح کیا جائے تو حلال ہے ورنہ وہ حصہ بھی حرام ہے۔

▪ غیر شرعی شکار کی وجہ سے حیوان کے دو ٹکڑے ہو جانا ▪

مسئلہ 2615۔ اگر لکڑی یا پتھر یا کسی دوسری چیز سے جن سے شکار کرنا صحیح نہیں ہے کسی حیوان کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں تو وہ حصہ جس میں سر اور گردن نہ ہو حرام ہے اور جس حصے میں سر اور گردن ہیں اگر وہ زندہ رہیں اور اسے شرع کے متعین کردہ طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔

▪ شکار کئے گئے حیوان کے پیٹ سے زندہ بچے کا نکلنا ▪

مسئلہ 2616۔ جب کسی حیوان کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اگر اس بچے کو شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو حلال ورنہ حرام ہے۔

▪ شکار کئے گئے حیوان کے پیٹ سے مردہ بچے کا نکلنا ▪

مسئلہ 2617۔ اگر کسی حیوان کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو اگر اس بچے کی بناوٹ مکمل ہو اور اون یا بال اس کے بدن پر اگے ہوئے ہوں تو وہ بچہ پاک اور حلال ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ اس کی ماں کے شکار سے پہلے وہ مرچکا تھا تو وہ بچہ نجس اور حرام ہے۔

شکاری کتے سے شکار کرنے کے احکام

▪ شکاری کتے سے شکار کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 2618۔ اگر شکاری کتا کسی حلال گوشت جنگلی حیوان کا شکار کرے تو اس حیوان کے پاک ہونے اور حلال ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں ▪

1۔ کتا اس طرح سدھایا ہوا ہو کہ جب بھی اسے شکار پکڑنے کے لیے بھیجا جائے چلا جائے اور جب اسے جانے سے روکا جائے تو رک جائے نیز ضروری ہے کہ اس کی عادت ایسی ہو کہ جب تک مالک نہ پہنچے شکار کو نہ کھائے اور اگر اس کی عادت شکار کے خون پی لینے کی ہو یا اتفاقاً کبھی شکار کو کھا لے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

2۔ اس کا مالک اسے شکار کے لیے بھیجے اور اگر وہ اپنے آپ ہی شکار کے پیچھے جائے اور کسی حیوان کو

شکار کرلے تو اس حیوان کا کھانا حرام ہے بلکہ اگر کتا اپنے آپ شکار کے پیچھے لگ جائے اور بعد میں اس کا مالک اسے آواز دے تاکہ وہ جلدی شکار تک پہنچے تو اگرچہ وہ مالک کی آواز کی وجہ سے تیز بھاگے، ضروری ہے کہ اس شکار کے کھانے سے اجتناب کرے۔

3۔ جو شخص کتے کو شکار کے پیچھے لگائے ضروری ہے کہ مسلمان ہو یا ایسا مسلمان بچہ ہو جو برے بھلے کو سمجھتا ہو اور اگر کافر یا ایسا شخص جو کافر کے حکم میں ہے، جیسے غالی اور خارجی اور ناصبی، کتے کو شکار کے پیچھے لگائے تو اس کتے کا شکار حرام ہے۔

4۔ کتے کو شکار کے پیچھے بھیجتے وقت شکاری اللہ کا نام لے اور اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام ہے لیکن اگر بھول جائے تو اشکال نہیں ہے۔

5۔ شکار کو کتے کے دانت کے کاٹنے سے جو زخم آئے وہ اس سے مرے لہذا اگر کتا شکار کا گلا گھونٹ دے یا شکار دوڑنے یا ڈر جانے کی وجہ سے مر جائے تو حلال نہیں ہے۔

6۔ جس شخص نے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجا ہو اگر وہ (شکار کئے گئے حیوان کے پاس) اس وقت پہنچے جب وہ مر چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو اسے ذبح کرنے کے لیے وقت نہ ہو لیکن شکار کے پاس پہنچنا غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے نہ ہو اور اگر ایسے وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنے کے لیے وقت ہو لیکن وہ حیوان کو ذبح نہ کرے حتی کہ وہ مر جائے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے۔

■ ایسے حیوان کو ذبح کرنا جسے کتا شکار کر چکا ہو ■

مسئلہ 2619۔ جس شخص نے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجا ہو اگر وہ شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ اسے ذبح کر سکتا ہو چنانچہ مثلاً چھری نکالنے کی وجہ سے وقت گذر جائے اور حیوان مر جائے تو حلال ہے لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس سے حیوان کو ذبح کرے اور وہ مر جائے تو ضروری ہے کہ اس کا گوشت کھانے سے اجتناب کرے۔

■ چند ایسے کتوں کا کسی حیوان کا شکار کرنا جن میں سے ایک میں شرائط نہ ہو ■

مسئلہ 2620۔ اگر کئی کتے ایک ساتھ شکار کے پیچھے بھیجے جائیں اور وہ سب مل کر کسی حیوان کا شکار کریں تو اگر وہ سب کے سب ان شرائط پر پورا اترتے ہوں جو بیان کئے گئے ہیں تو شکار حلال ہے اور اگر ان میں سے ایک کتا بھی ان شرائط پر پورا نہ اترے تو شکار حرام ہے۔

▪ ایسے حیوان کا شکار جس کے پیچھے کتا نہ لگا یا ہو ▪

مسئلہ 2621۔ اگر کوئی شخص کتے کو کسی حیوان کے شکار کے لیے بھیجے اور وہ کتا کوئی دوسرا حیوان شکار کرلے تو وہ شکار حلال اور پاک ہے اور اگر جس حیوان کے پیچھے بھیجا گیا ہو اسے بھی اور ایک اور حیوان کو بھی شکار کرلے تو وہ دونوں حلال اور پاک ہیں۔

▪ چند ایسے شکاریوں کا کسی کتے کو شکار کے پیچھے بھیجنا جن میں سے ایک میں شرائط نہ ہوں ▪

مسئلہ 2622۔ اگر چند اشخاص مل کر ایک کتے کو شکار کے پیچھے بھیجیں اور ان میں سے ایک شخص کافر ہو یا جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام ہے اور اگر ان میں سے ایک کتا اس طرح سدھایا ہوا نہ ہو جیسا کہ پہلے بیان ہوا تو وہ شکار حرام ہے۔

▪ کتے کے علاوہ کسی دوسرے حیوان کے ذریعے شکار کرنا ▪

مسئلہ 2623۔ شکاری کتے کے علاوہ اگر باز یا کوئی اور جانور کسی حیوان کو شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اس شکار کے پاس پہنچ جائے اور وہ ابھی زندہ ہو اور اس طریقے کے مطابق جس کا ذکر کیا گیا اسے ذبح کر لے تو وہ حلال ہے۔

مچھلی کے شکار کے احکام

▪ مچھلی کے شکار کا طریقہ ▪

مسئلہ 2624۔ اگر چھلکے دار مچھلی پانی سے زندہ پکڑ لی جائے اور وہ پانی سے باہر مرجائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے اور اگر وہ پانی میں مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے مگر یہ کہ مچھیرے کے جال میں پانی کے اندر مرجائے تو اس صورت میں کھانا بھی حلال ہے اور جس مچھلی کے چھلکے نہ ہوں اگر چہ اسے پانی سے زندہ پکڑ لیا جائے اور پانی کے باہر مرے وہ حرام ہے۔

▪ پانی کے باہر آجانے والی مچھلی ▪

مسئلہ 2625۔ اگر مچھلی (اچھل کر) پانی سے باہر آگرے یا پانی کی لہر اسے باہر پھینک دے

یا پانی اتر جائے اور مچھلی خشکی پر رہ جائے تو اگر اس کے مرنے سے پہلے کوئی شخص اسے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے پکڑ لے تو وہ مرنے کے بعد حلال ہے۔

▪ مچھلی کا شکار کرنے والے کے شرائط ▪

مسئلہ 2626۔ جو شخص مچھلی کا شکار کرے اس کے لیے ضروری نہیں کہ مسلمان ہو یا مچھلی کو پکڑتے وقت خدا کا نام لے لیکن یہ ضروری ہے کہ انسان دیکھے یا کسی اور طریقے سے اسے یہ اطمینان ہو کہ شکاری نے مچھلی کو پانی سے زندہ پکڑا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کی اندر مری ہے۔

▪ شرعی شکار میں شک کرنا ▪

مسئلہ 2627۔ جس مری ہوئی مچھلی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اسے پانی سے زندہ پکڑا گیا ہے یا مردہ حالت میں پکڑا گیا ہے تو اگر غیر اسلامی ممالک سے لائی گئی ہو تو حرام ہے اور اگر مسلمانوں کے بازار سے یا کسی اسلامی ملک سے خریدی گئی ہو یا ان جگہوں سے کسی غیر اسلامی ملک لے جائی گئی ہو تو اشکال نہیں ہے جیسے کہ مسئلہ 95 اور 96 میں بیان ہوا لیکن اگر انسان جانتا ہو کہ مچھلی غیر اسلامی ممالک سے تحقیق کئے بغیر مسلمانوں کے بازار یا اسلامی ملک میں درآمد کی گئی ہے تو حرام ہے۔

▪ زندہ مچھلی کا کھانا ▪

مسئلہ 2628۔ زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ کھانے سے اجتناب کیا جائے۔

▪ مچھلی کے مر جانے سے پہلے اسے بھوننا یا مارنا ▪

مسئلہ 2629۔ اگر زندہ مچھلی کو بھون لیا جائے یا اسے پانی کے باہر مرنے سے پہلے مار دیا جائے تو اس کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے نہ کھائے۔

▪ مچھلی کے دو ٹکڑے کرنا اور اس کے زندہ ٹکڑے کا پانی میں گر جانا ▪

مسئلہ 2630۔ اگر پانی سے باہر مچھلی کے دو ٹکڑے کر لئے جائیں اور ان میں سے ایک حصہ زندہ ہونے کی حالت میں پانی میں گر جائے تو بنا بر احتیاط جو حصہ پانی سے باہر رہ جائے اسے نہ کھایا جائے۔

ٹڈی کے شکار کے احکام

▪ ٹڈی کھانے کے حلال ہونے کے شرائط ▪

مسئلہ 2631۔ اگر ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے زندہ پکڑ لیا جائے تو اس کا کھانا حلال ہے اور ضروری نہیں کہ اسے پکڑنے والا مسلمان ہو اور اسے پکڑتے وقت خدا کا نام لے لیکن اگر مردہ ٹڈی غیر اسلامی ممالک سے خریدی گئی ہو یا مسلمانوں کے بازار سے یا کسی اسلامی ملک سے خریدی گئی ہو لیکن معلوم ہو کہ بغیر تحقیق کے غیر اسلامی ممالک سے در آمد کی گئی ہیں اور معلوم نہ ہو کہ انہیں زندہ پکڑا ہے یا نہیں، تو حرام ہے جیسا کہ مسئلہ 95 اور 96 میں بیان ہوا۔

▪ ایسی ٹڈی کا کھانا جو اڑ نہ سکتی ہو ▪

مسئلہ 2632۔ جس ٹڈی کے پر ابھی تک نہ نکلے ہوں اور وہ اڑ نہ سکتی ہو، اس کا کھانا حرام ہے۔

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام

▪ پرندوں کے حلال اور حرام ہونے کا معیار ▪

مسئلہ 2633۔ ہر وہ پرندہ جو شاہین، عقاب اور باز کی طرح پنجے والا ہو یا ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت پروں کو مارتا کم اور بے حرکت زیادہ رکھتا ہو حرام ہے۔ اسی طرح چمگاڈر اور مور اور کوّے کی تمام اقسام حرام ہیں۔

دوسرے پرندوں میں اگر واضح ہو کہ کسی پرندے کا پنجہ نہیں ہے اور اڑتے وقت پروں کا مارنا بے حرکت رکھنے سے کم نہ ہو تو وہ پرندہ حلال ہے اور اگر کسی پرندے کا پنجے دار ہونا اور غیر پنجے دار ہونا اور اس کی پرواز کی کیفیت معلوم نہ ہو تو اگر وہ پرندہ پوٹا یا سنگدانہ یا پاؤں کی پشت پر کانٹا رکھتا ہو تو وہ حلال ہے ورنہ حرام ہے۔

گھریلو مرغی، کبوتر اور چڑیا اور دیگر چھوٹے تیز رفتار قسم کے پرندے جیسے بلبل، مینا اور چکاوک حلال گوشت پرندوں میں سے ہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہدہد اور ابابیل کا گوشت کھانے پرہیز کریں اور ہر وہ پرندہ جو کسی کے گھر اپنا مسکن بنائے تو اس کو مارنا مکروہ ہے۔

▪ زندہ حیوان کے اعضاء کو جدا کرنا ▪

مسئلہ 2634۔ اگر اس حصے کو جس میں روح ہو زندہ حیوان سے جدا کر لیا جائے مثلاً چکتی (بھیڑ کے دم کے پاس کی چربی) یا زندہ بھیڑ کے گوشت کی کچھ مقدار کاٹ لی جائے تو وہ نجس اور حرام ہے۔

▪ حلال گوشت حیوان کے حرام اجزاء ▪

مسئلہ 2635۔ حلال گوشت حیوانات کے چودہ اجزاء حرام ہیں:

1۔خون
2۔آلہ تناسل
3۔شرمگاہ
4۔بچہ دانی
5۔غدود
6۔کپورے (بیضہ)

7۔وہ چیز جو بھیجے میں ہوتی ہے اور تقریباً آدھے چنے کی برابر ہے۔
8۔حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔
9۔وہ پٹھے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔
10۔پتہ (صفرا کی تھیلی)
11۔ تلی (طحال)
12۔مثانہ
13۔آنکھ کا ڈھیلا
14۔وہ چیز کہ جو سموں کے درمیان ہوتی ہے اور اسے ذات الاشاجع کہتے ہیں۔
ان چیزوں میں سے بعض کا حرام ہونا بنا بر احتیاط ہے۔

▪ ایسی چیزوں کا کھانا جن سے انسانی طبیعت نفرت کرتی ہے ▪

مسئلہ 2636۔ ضروری ہے کہ ایسی چیزوں کے کھانے سے اجتناب کیا جائے جن سے انسانی طبیعت نفرت کرتی ہے جیسے ناک کا پانی۔ اور حرام گوشت حیوانات کا پیشاب پینا حرام ہے اور اسی طرح حلال گوشت حیوانات کا پیشاب پینا بھی حرام ہے حتیٰ اونٹ کا پیشاب لیکن اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں کا پیشاب چنانچہ علاج کے لیے پینے کی ضرورت ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

▪ مٹی اور کیچڑ کا کھالینا ▪

مسئلہ 2637۔ مٹی کھانا حرام ہے اور تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام کا کھانا شفا کے لیے جائز ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تھوڑی سی مقدار جیسے ایک چنے کے برابر پر اکتفا کیا جائے۔ البتہ داغستانی اور ارمنی مٹی کو علاج کے لیے کھانا چنانچہ علاج ان کے کھانے پر منحصر ہو، جائز ہے۔

▪ بلغم اور ناک کے پانی کو نگلنا ▪

مسئلہ 2638۔ ناک کا پانی اور سینے کا بلغم جو منہ میں آجائے اس کا نگلنا حرام نہیں ہے نیز اس غذا کے نگلنے میں خلال کرتے وقت دانتوں کے درمیان سے نکلے کوئی اشکال نہیں ہے۔

■ نقصان دہ چیزوں کا کھانا ■

مسئلہ 2639۔ ایسی چیز کا کھانا جو موت کا سبب بنے یا انسان کے لیے سخت نقصان دہ ہو مثلاً کسی عضو میں نقص کا باعث ہو توحرام ہے۔

■ گھوڑے، خچر، گدھے اور اس حیوان کا گوشت جس سے بدفعلی ہوئی ہو ■

مسئلہ 2640۔ گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ہے اور اگر کوئی شخص ان سے بدفعلی کرے تو وہ حیوان حرام نہیں ہوجاتا ہے لیکن ضروری ہے کہ انہیں شہر سے باہر لے جاکر کسی دوسری جگہ جہاں ان کی حالت کو نہ جانتے ہوں بیچ دیا جائے اور بدفعلی کی وجہ سے حیوان اس کے مالک کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتا اور اگر بدفعلی کرنے والا اس حیوان کا مالک نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ حیوان کو شہر سے باہر لے جانے اور بیچنے کی وجہ سے مالک کو جتنا نقصان پہنچایاہے اس کا تدارک کرےاور اگر کسی حلال گوشت حیوان کہ جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور دودھ پیا جاتا ہے مثلاًگائے، بھیڑ، بکریاں اور اونٹ ان سے بد فعلی کرے تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس ہوجاتا ہے اور ان کا گوشت کھانا اور دودھ پینا حرام ہے اور اسی طرح ان کا وہ بچہ جو بدفعلی کے وقت حیوان کے پیٹ میں ہو یا بدفعلی کے بعد پیدا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور ضروری ہے کہ ایسے حیوان کو فوراًذبح کرکے جلا دیا جائے اور جس نے اس حیوان کے ساتھ بدفعلی کی ہو اگر وہ اس کا مالک نہ ہو تواس کی قیمت اس کے مالک کو دے اور اگر جس بھیڑ کے ساتھ بدفعلی ہوئی ہے وہ ریوڑ میں جا کر مشتبہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ قرعہ کشی کے ذریعے اس کا تعین کیا جائے اور جن کاموں کا ذکر ہوا اس کے حق میں انجام دیے جائیں۔

■ حلال گوشت حیوانات کا سورنی کا دودھ پینا ■

مسئلہ 2641۔ اگر بھیڑ، بکری کا بچہ -اور اسی طرح گائے کا بچہ اور دوسرے حلال گوشت حیوانوں کے بچے- سورنی کا دودھ اتنی مقدار میں پی لے کہ اس کے بدن میں گوشت پیدا ہو جائے اور اس کی ہڈیاں اس سے مضبوط ہوجائیں تو وہ خود اور اس کی نسل حرام ہوجاتی ہے اورا گر وہ اس سے کم مقدار میں دودھ پیئے تو لازم ہے کہ اس کا استبراء کیا جائے تاکہ وہ حلال ہو جائے اور اس کا استبراء یہ ہے کہ سات دن بھیڑ بکری-یاکسی دوسر حلال گوشت حیوان- کا دودھ پیئے اور اگر اسے دودھ کی ضرورت نہ ہو تو ساتھ دن کوئی دوسری پاک غذا کھائے۔

▪ شراب نوشی ▪

مسئلہ 2642۔ شراب پینا حرام ہے اور بعض احادیث میں اسے سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص شراب کے حرام ہونے کا انکار کرے چنانچہ اس کے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی شبہہ نہ ہو تو وہ شرعاً کافر شمار ہوتا ہے مگر یہ کہ شہادتین کو اپنی زبان پر جاری کرے اور علم ہو کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ پر دل سے ایمان رکھتا ہے (جیساکہ مسئلہ 107 اور 2456 میں بیان ہوا) امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: شراب برائیوں کی جڑ اور گناہوں کا منبع ہے جو شخص شراب پیئے وہ اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے اور اس وقت خدا کو نہیں پہچانتا، کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں چوکتا، کسی شخص کا احترام نہیں کرتا، اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کا پاس نہیں رکھتا، کھلم کھلا برائی کرنے سے نہیں شرماتا اورجو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیئے، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور جو شخص شراب پینے کا عادی ہو جائے کہ جب بھی ملے پی لیتا ہو تو وہ بت پرستوں کی طرح قیامت میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ قیامت کے دن شراب خوار کا چہرہ سیاہ ہو گا اور اس کی زبان منہ سے باہر نکلی ہوئی ہوگی اور اس کا لعاب دہن اس کے سینے گر رہا ہوگا اور اس سے پیاس کی صدا بلند ہورہی ہوگی۔

▪ اس دستر خوان پر بیٹھنا جس پر شراب نوشی ہورہی ہو ▪

مسئلہ 2643۔ ضروری ہے کہ انسان اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جارہی ہو اور اس دسترخوان پر کھانا کھانا بھی حرام ہے بلکہ ضروری ہے کہ ایسے دسترخوان سے کھانا نہ کھایا جائے جس پر پہلے شراب پی گئی ہو۔

▪ مسلمان شخص کو پیاس اور بھوک سے نجات دلانا ▪

مسئلہ 2644۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اگر کوئی دوسرا مسلمان بھوک یا پیاس سے مر رہا ہو تو اس کو کھانا اور پانی دے کر موت سے نجات دلائے۔

کھانا کھانے کے آداب

▪ کھانا کھانے کے چند آداب ہیں ▪

مسئلہ 2645۔

1۔ کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے۔

2۔ کھانا کھا لینے کے بعد اپنے ہاتھ دھوئے اور رومال سے خشک کرے۔

3۔ میزبان سب سے پہلے کھانا کھانا شروع کرے اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے اور کھانا شروع کرنے سے قبل میزبان سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے اس کے بعد جو شخص اس کے دائیں طرف بیٹھا ہو وہ دھوئے اور اسی طرح سلسلہ وار ہاتھ دھوتے رہیں حتیٰ کہ نوبت اس شخص تک آجائے جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہو اور کھانا کھا لینے کے بعد جو شخص میزبان کے بائیں طرف بیٹھا ہوں سب سے پہلے وہ ہاتھ دھوئے اور اسی طرح دھوتے جائیں حتیٰ کہ نوبت میزبان تک پہنچ جائے۔

4۔ کھانا کھانے سے پہلے "بسم اللہ" کہے لیکن اگر ایک دستر خوان پر کئی قسم کے کھانے ہوں تو ان میں سے ہر کھانا، کھانے سے پہلے "بسم اللہ" کہے۔

5۔ اگر چند اشخاص ایک دستر خوان پر بیٹھے ہوں تو ہر شخص اپنے سامنے پڑے ہوئے کھانے سے کھائے۔

6۔ چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر کھائے۔

7۔ دستر خوان پر زیادہ دیر بیٹھے اور کھانے کو طول دے۔

8۔ کھانا خوب اچھی طرح چبا کر کھائے۔

9۔ کھانا کھا لینے کے بعد اللہ کی حمد بجا لائے۔

10۔ انگلیوں کو چاٹے۔

11۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرے البتہ انار کی ٹہنی اور ریحان کے تنکے اور کھجور کے درخت کے پتے اور تنکے سے خلال نہ کرے۔

12۔ جو دستر خوان سے باہر گر جائے اسے جمع کرے اور کھا لے لیکن اگر بیابان میں کھانا کھائے تو مستحب ہے کہ جو کچھ گرے اسے پرندوں اور جانوروں کے لیے چھوڑ دے۔

13۔ دن اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائے اور دن کے درمیان اور رات کے درمیان میں نہ کھائے۔

14۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل لیٹے اور دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے۔

15۔ کھانے کی ابتدا اور آخر میں نمک کھائے۔

16۔ پھل کھانے سے پہلے انہیں پانی سے دھولے۔

وہ چیزیں جن کی کھانا کھاتے وقت مذمت کی گئی ہے

▪ کھانا کھاتے وقت چند باتیں مذموم ہیں ▪

مسئلہ 2646۔

1۔ بھرے پیٹ پر کھانا کھانا
2۔ زیادہ کھانا، روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز سے زیادہ بھرا پیٹ برا لگتا ہے۔
3۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کا منہ تکنا
4۔ گرم کھانا کھانا
5۔ جو چیز کھائی یا پی جارہی ہو اسے پھونک مارنا
6۔ دستر خوان پر روٹی رکھ دیئے جانے کے بعد کسی اور چیز کا منتظر ہونا
7۔ بائیں ہاتھ سے کھانا البتہ انگور اور انار کو بائیں ہاتھ سے کھانا مکروہ نہیں۔
8۔ دو انگلیوں سے کھانا کھانا
9۔ روٹی کو چھری سے کاٹنا
10۔ روٹی کو کھانے کے برتن کے نیچے رکھنا
11۔ ہڈی سے چپکے ہوئے گوشت کو یوں کھانا کہ ہڈی پر بالکل گوشت باقی نہ رہے۔
12۔ اس پھل کا چھلکا اتارنا جو چھلکے کے ساتھ کھایا جاتا ہو۔
13۔ پھل پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا البتہ اگر پھل کی کافی مقدار کو باقی رکھے تو یہ اسراف اور حرام ہے۔

پانی پینے کے آداب

▪ پانی پینے کے چند آداب ہیں ▪

مسئلہ 2647۔

1۔ پانی چوسنے کی طرز پر پیئے
2۔ دن کے وقت کھڑے ہو کر پانی پیئے
3۔ پانی پینے سے پہلے "بسم اللہ" اور پینے کے بعد "الحمد للہ" کہے۔

4۔ پانی تین سانس میں پیئے
5۔ خواہش اور میل پر پانی پیئے
6۔ پانی پینے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔

وہ باتیں جو پانی پیتے وقت مذموم ہیں

مسئلہ 2648۔ زیادہ پانی پینا، مرغّن غذا کھانے کے بعد پانی پینا اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا مذموم ہے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ سے پینا اور کوزے کی ٹوٹی ہوئی جگہ اور اس کے دستے والی جگہ سے پانی پینا مذموم ہے۔

نذر (منت) اور عہد کے احکام

▪ نذر کے معنی ▪

مسئلہ 2649۔ نذر یہ ہے کہ انسان اللہ کے لیے کسی چیز کو اپنے ذمے قرار دے اور وہ چیز کسی کام کو انجام دینا یا کسی کام کو ترک کر نا ہو سکتا ہے۔

▪ نذر کا صیغہ ▪

مسئلہ 2650۔ نذر میں صیغہ (الفاظ) ضروری ہے اور نذر کے صیغے میں اللہ کا نام زبان پر جاری کرنا ضروری ہے لیکن صیغہ کے دیگر اجزاء و الفاظ کا زبان پر جاری کرنا لازمی نہیں بلکہ لکھ کر یا کسی کام کے ذریعے سے بھی ہو سکتاہے اور اسی طرح لازم نہیں کہ اللہ کا نام عربی زبان میں کہا جائے۔ لہذا اگر کوئی شخص کہے: "اگر میرا مریض صحت یاب ہو گیا تو اللہ تعالی کے لیے میرا ذمہ ہے کہ میں ایک ہزار روپیہ کسی فقیر کو دوں"، تو اس کی نذر صحیح ہے۔

▪ نذر ماننے والے کی شرائط ▪

مسئلہ 2651۔ ضروری ہے کہ نذر ماننے والا ممیز اور عاقل ہو اور اپنے ارادے اور اختیار کے ساتھ نذر مانے۔ لہذا کسی ایسے شخص کا نذر ماننا جسے مجبور کیا جائے یا جو غصے میں آکر ۔مثلاً۔ بغیر ارادے کے یا بغیر اختیار کے نذر مانے، صحیح نہیں ہے۔ لیکن جس شخص کو نذر ماننے پر مجبور کیا گیا ہو، اگربعد میں اس نذر پر راضی ہو جائے اور اجازت دے دے تو ظاہراً نذر صحیح ہوگی۔ مفلس (دیوالیہ) شخص کا اپنےا س مال میں سے نذر ماننا جس میں تصرف کرنے سے اسے روکا گیا ہو، قرض خواہ کی اجازت کے بغیر اور ممیز بچے کا اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر نذر ماننا باطل ہے۔ لیکن اگر قرض خواہ یا بچے کا سرپرست اذن دے دے یا بعد میں نذر کی اجازت دے دے، تو اس کی نذر صحیح ہوگی۔

▪ سفیہ شخص کا مالی امور میں نذر ماننا ▪

مسئلہ 2652۔ کوئی سفیہ (جسے مالی امور میں عام لوگوں کی نسبت نفع اور نقصان کی پہچان کم ہوتی ہے) اگر سرپرست کی اجازت کے بغیر نذر مانے ۔مثلاً۔کہے کہ کوئی چیز فقیر کو دے

گا تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا سرپرست بعد میں اس کی اجازت دے دے۔

■ شوہر کی اجازت کے بغیر نذر ماننا ■

مسئلہ 2653۔ مشہور نظریے کے مطابق شوہر کے منع کرنے پر بلکہ شوہر کے اذن کے بغیر بیوی کی نذر درست نہیں ہے اور ظاہراً نذر کرنے کے بعد شوہر کی اجازت سے نذر صحیح ہوجاتی ہے لیکن بنابر احتیاط حتی شوہر کے منع کرنے کی صورت میں بھی اپنی نذر پر عمل کرے۔

■ شوہر کا بیوی کی نذر کی اجازت دینے کے بعد اس نذر کو توڑنا ■

مسئلہ 2654۔ اگرعورت شوہر کی اجازت سے نذرکرے تو شوہر اس کی نذر ختم نہیں کرسکتا یا اسے نذر پر عمل کرنے سے نہیں روک سکتا مگر یہ کہ عورت نے ایسا کام نذر کیا ہو، جس کا انجام دینا شوہر کے اذن کے بغیر جائز نہ ہو تو اس صورت میں شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی کو نذر پر عمل سے روکے۔ اس صورت میں نذر پر عمل کرنا لازمی نہیں ہوگا، اگر چہ نذر کرتے وقت شوہر نے اس کی اجازت دے دی ہو۔

■ باپ کا فرزند کی نذر کی اجازت دینا یا اس سے منع کرنا ■

مسئلہ 2655۔ اگر اولاد باپ کی اجازت سے نذر مانے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے بلکہ بنابر احتیاط اگر باپ کے اذن کے بغیر نذر مانے بلکہ اگر باپ کے منع کرنے کے باوجو د نذر مانےتو بھی اس نذر پر عمل کرے۔

■ ایسے کام کی نذر جس پر قدرت نہ رکھتا ہو/نذر پر عمل کرنے سے ناتوان ہو جانا ■

مسئلہ 2656۔ انسان ایسےکام کی نذر کرسکتا ہے جسے انجام دینا اس کے لیے ممکن ہو لہذا جو شخص پیدل کربلا نہ جاسکتا ہو، اگر وہ نذر مانے کہ وہاں تک پیدل جائےگا، تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے۔ لیکن اگر روزہ رکھنے کی نذر مانے اور اچانک اس کے انجام دینے سے عاجز ہوجائے، تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اوراگر قضا کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مدکھانا (ہر مد صاع کا چوتھائی حصہ ہے جس کی مقدار مسئلہ1872 اور 1999 میں بیان ہوئی ہے) کسی مسکین کو صدقہ دے۔

▪ ایسے کام کی نذر جو شرعاً مطلوب نہ ہو ▪

مسئلہ 2657۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ کوئی حرام یا مکروہ کام انجام دے گا یا کوئی واجب یا مستحب کام ترک کر دے گا تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے، لیکن اگر ایک سال یا ہر جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانے تو ضروری ہے کہ ان دنوں کے روزے کی قضا بجالائے جن دنوں میں روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے یا مکروہ ہے اور اگر ان دونوں کی قضا بجا نہ لاسکے تو ہر دن کے لیے ایک مد کھانا مسکین کو صدقہ دے گا۔

▪ مباح کام کے انجام دینے یا ترک کرنے کی نذر ▪

مسئلہ 2658۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ کسی مباح کام کو انجام دے گا یا ترک کرے گا تو اگر اس کام کا بجالانا اور ترک کرنا ہر لحاظ سے برابر ہو تو ضروری ہے کہ اس نذر پر عمل کرے اور اگر اس کام کاا نجام دینا کسی لحاظ سے بہتر ہو تو اس کام کے انجام دینے کی نذر صحیح ہے۔ لہذا اگر ایسے کام انجام دینے کی نذر مانے جس کا انجام دینا اور ترک کرنا خود بخود برابر ہو لیکن نذر پر عمل کرنا کسی واجب یا مستحب عمل کے انجام دینے کے لیے مقدمہ بن رہا ہو اور نذر کرنے والا اس نذر پر عمل کرکے کسی واجب یا مستحب کام کو انجام دینا چاہے تو اس صورت میں بلا اشکال اس کی نذر صحیح ہے اگر چہ کسی اچھے کام کے انجام دینے کے لیے یہ نذر نہیں کی ہو لہذا اگر ایسے بعام کو کھانے کی نذر مانے جو عبادت انجام دینے کے لیے قوت کا باعث بنتا ہو اور نذر کرنے والا اس غذا کو کھانے سے عبادت بجالائے تو اس صورت میں اس کی نذر صحیح ہے۔

▪ ایسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر ماننا جہاں کوئی ترجیح نہ رکھتا ہو ▪

مسئلہ 2659۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اپنی واجب یا مستحب نماز ایسی جگہ پڑھے گا جہاں خود بخود نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ نہیں مثلاً نذر مانے کہ نماز کمرے میں پڑھے گا تو اگر وہاں نما زپڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلاً وہاں خلوت ہے اس لیے انسان حضور قلب پیدا کرسکتا ہے تو نذر صحیح ہے بلکہ اگر وہاں نماز پڑھنا کسی جہت سے بھی ترجیح نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نذر پر عمل کرے مگر یہ کہ اس جگہ نماز پڑھنا کسی جہت سے ناپسند ہو تو نذر صحیح نہیں ہے۔

▪ عمل کا نذر کے مطابق ہونا ▪

مسئلہ 2660۔ اگر ایک شخص کوئی عمل بجالانے کی نذر مانے تو ضروری ہے کہ وہ عمل اس

طرح بجالائے جس طرح نذر کی ہے لہذا اگر نذر مانے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو صدقہ دے گا یار وزہ رکھے گا یا مہینے کی پہلی تاریخ کو اول ماہ کی نماز پڑھے گا تو اگر اس دن سے پہلے یا بعد میں اس عمل کو بجالائے تو کافی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص نذر مانے کہ جب اس کا مریض صحت یاب ہو جائے گا تو وہ صدقہ دے گا تو اگر مریض کی صحت یابی سے پہلے صدقہ دےدے تو کافی نہیں ہے۔

■ کسی کام کی مقدار، خصوصیات یا وقت تعین کیے بغیر اسے انجام دینے کی نذر ماننا ■

مسئلہ 2661۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کی نذر مانے لیکن روزوں کا وقت اور تعداد معین نہ کرے تو اگر ایک روزہ رکھے تو کافی ہے اور اگر نماز پڑھنے کی نذر مانے اور نمازوں کی مقدار اور خصوصیات معین نہ کرے تو اگر ایک دو رکعتی نماز پڑھ لے تو کافی ہے اور اگر نذر مانے کہ صدقہ دے گا اور صدقے کی جنس اور مقدار معین نہ کرے تو اگر ایسی چیز دے کہ لوگ کہیں کہ اس نے صدقہ دیا ہے تو اس نے اپنی نذر کے مطابق عمل کیا ہے اور اگر نذر کرے کہ کوئی کام اللہ کی خوشنودی کے لیے بجالائے گا تو اگر ایک دو رکعتی نماز پڑھ لے یا ایک روزہ رکھ لے یا کوئی چیز بطور صدقہ دےدے تو اس نے اپنی نذر ادا کی ہے۔

■ اس دن سفر کرنا جس دن روزہ رکھنے کی نذر کر چکا ہو ■

مسئلہ 2662۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ ایک خاص دن کو روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اسی دن روزہ رکھے اور اس دن سفر پر نہیں جاسکتا اور اگر سفر کرنے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا تو ضروری ہے کہ اس دن کی قضا-اس تفصیل کے ساتھ جو بعد والے مسئلے میں آئے گی -کے علاوہ کفارہ بھی دے۔ اور اگر اس دن ناچاری کی وجہ سے سفر میں روزہ نہ رکھ سکے یا کوئی اور عذر پیش آئے مثلاً وہ بیمار پڑ جائے یا اسے حیض آئے تو صرف قضا کافی ہے۔

■ نذر پر عمل ترک کرنے کا کفارہ ■

مسئلہ 2663۔ اگر انسان اپنے اختیار اور مرضی سے اپنی نذر پر عمل نہ کرے تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ ماہ مبارک رمضان کے روزے کا کفارہ اور قسم کا کفارہ دونوں ادا کرے لہذا اگر ساٹھ مسکینوں میں سے ہر مسکین کو ایک مد کھانا دے تو بلااشکال کافی ہے اور اگر چاہے کہ دو مہینے روزہ رکھے (کہ جس میں ایک مہینہ اور ایک دن پے در پے اور مسلسل ہوں گے) تو ممکن ہونے کی صورت میں دس مسکینوں کو کپڑے بھی دے یا ہر ایک مسکین

کو ایک مد کھانا دے۔

▪ معین مدت میں کسی کام کے ترک کرنے کی نذر ماننا ▪

مسئلہ 2664۔ اگر کوئی شخص ایک معین وقت تک کوئی عمل ترک کرنے کی نذر مانے تو اس کا کفارہ ماہ رمضان کے کفارے کی طرح ہے اور اس وقت کے گذرنے کے بعد اس عمل کو بجالاسکتا ہے اور اگر اس وقت کے گذرنے سے پہلے جان بوجھ کر یا کسی عذر کی وجہ سے اس کام کو انجام دے تو اگر باقی ماندہ عرصے میں اس عمل کو ترک کرنے کی نذر میں کوئی مقصد نہ ہو تو باقی مدت میں اس فعل کو ترک کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر ابھی تک نذر کا مقصد باقی ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ معین ہوئے وقت کے آخر تک اس کام کو انجام نہ دے اور چنانچہ اس وقت سے پہلے دوبارہ کسی عذر کے بغیر اس کام کو انجام دے تو ضروری ہے کہ گذشتہ دو مسئلوں میں بیان شدہ مقدار میں کفارہ دے اور اس صورت میں اگر پہلی مرتبہ بھی بغیر عذر کے وہ کام انجام دے چکا ہو تو بلااشکال ضروری ہے کہ کفارہ دے اور بنابر احتیاط متعدد کفارہ دے۔

▪ مدت تعین کئے بغیر کسی کام کے ترک کرنے کی نذر ماننا ▪

مسئلہ 2665۔ جس شخص نے کوئی عمل ترک کرنے کی نذر کی ہو اور اس کے لیے کوئی وقت معین نہ کیا ہو تو جب بھی اس عمل کو انجام دے تو ضروری ہے کہ گذشتہ مسئلے کے مطابق عمل کرے۔

▪ جن دنوں کے روزہ رکھنے کی نذر کی ہوان کے دوران کسی عذر کا پیش آنا ▪

مسئلہ 2666۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ ہر ہفتے ایک معین دن کا مثلاً جمع کا روزہ رکھے گا تو اگرایک جمعے کے دن عید الفطر یا عید قربان پڑجائے یا جمعہ کے دن اسے کوئی اور عذر مثلاً سفر در پیش ہو یا حیض آجائے تو ضروری ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس کی قضا بجالائے اور اگر قضا بجا نہ لاسکے تو ہر دن کے لیے ایک مد بعام مسکین کو بطور صدقہ دےدے۔

▪ نذر کرنے والے کانذر پر عمل کرنے سے پہلے مر جانا ▪

مسئلہ 2667۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ ایک معین مقدار میں صدقہ دے گا تو اگروہ صدقہ دینے سے پہلے مرجائے تو ضروری ہے کہ اس کے مال سے اسی مقدار میں صدقہ دے۔

▪ نذر میں معین کیے گئے فقیر کے علاوہ کسی دوسرے فقیر کو نذر کا صدقہ کا دینا ▪

مسئلہ 2668۔ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ ایک معین فقیر کو صدقہ دے گا تو وہ کسی دوسرے فقیر کو نہیں دے سکتا اور اگر وہ معین کردہ فقیر مرجائے تو بنابر احتیاط صدقہ ا س کے ورثاء کو دے گا۔

▪ کسی معین امام کی زیارت کی نذر ماننا ▪

مسئلہ 2669۔ اگر کوئی نذر مانے کہ ائمہ علیہم السلام میں سے کسی ایک کی مثلاً امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوگا تو اگر وہ کسی دوسرے امام کی زیارت کے لیے جائے تو یہ کافی نہیں ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے اس امام کی زیارت نہ کرسکے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

▪ زیارت کا غسل اور اس کی نماز اس شخص کے لیے جس نے زیارت کرنے کی نذر مانی ہو ▪

مسئلہ 2670۔ جس شخص نے زیارت کرنے کی نذر کی ہو لیکن زیارت کا غسل اور اس کی نماز کی نذر نہ مانی ہو تو غسل اور نماز بجالانا لازم نہیں ہے۔

▪ اس چیز کا مصرف جسے امام علیہ السلام کے حرم کے لیے نذر مانی ہو ▪

مسئلہ 2671۔ اگر کوئی شخص کسی امام یا امام زادے کے حرم کے لیے کوئی چیز نذر مانے اور خاص مصرف معین نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس چیز کو اس حرم کی تعمیر (و مرمت) اور روشنیوں اور صفائی اور قالین وغیر پر صرف کرے یا اس حرم کے زائرین اور خادموں کو دے یا اس حرم کے زائرین کی رہائش کے لیے صرف کرے اور اگر ان جیسے کام ممکن نہ ہوں تو ان زائرین کو دے جو واپس لوٹنے کے لیے خرچے کے محتاج ہیں۔

▪ اس چیز کا مصرف جسے خود امام علیہ السلام کے لیے نذر مانی ہو ▪

مسئلہ 2672۔ اگر کوئی شخص خود امام علیہ السلام یا کسی امام زادے کے لیے کوئی چیز نذر مانے تو اگر کسی معین مصرف کی نیت کی ہو تو ضروری ہے کہ اس چیز کو اسی مصرف میں لائے اور اگر کسی معین مصرف کی نیت نہ کی ہو تو اگر اسے ایسے کام میں صرف کرے جو امام علیہ السلام یا امام زادے سے خاص نسبت رکھتا ہو جیسے عزاداری اور جشن ولادت یا امام

علیہ السلام یا اس امام زادے کے حرم کی تعمیر اور اس جیسے دیگر معارف تو ظاہراً کافی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ امام علیہ السلام کے لیے ہدیہ کی قصد کرے اور اگر مسجد بنانے یا پل تعمیر کرنے پر صرف کرے اور اس کا ثواب امام علیہ السلام کے لیے ہدیہ کرے تو یہ کافی ہونا محل اشکال ہے۔

▪ نذر مانی ہوئی بھیڑ بکری کا منافع ▪

مسئلہ 2673۔ جو بھیڑ صدقے کے لیے یا کسی امام کے لیے نذر مانی جائے تو اس کے اون اور جس مقدار میں وہ فربہ ہو جائے، نذر کا جزء ہے اورا گر وہ نذر کے مصرف میں لائے جانے سے پہلے دودھ دے یا بچہ جنے تو ضروری ہے کہ اس کو نذر کے مصرف میں لایا جائے۔

▪ مشروط نذر اور نذر سے پہلے شرط کے موجود ہونے کا علم ہونا ▪

مسئلہ 2674۔ جب کوئی نذر مانے کہ اگر اس کا مریض صحت یاب ہو جائے یا اس کا مسافر واپس آجائے تو وہ فلاں کام کرے گا تو اگر پتہ چلے کہ نذر ماننے سے پہلے مریض صحت یاب ہو گیا تھا یا مسافر واپس آگیا تھا تو پھر نذر پر عمل کرنا لازمی نہیں۔

▪ والدین کا اپنی بیٹی کا کسی سید زادے سے شادی کروانے کی نذر کرنا ▪

مسئلہ 2675۔ اگر باپ یا ماں نذر مانے کہ اپنی بیٹی کی شادی کسی سید زادے سے کریں گے تو اگر بیٹی کی بھلائی اسی میں ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نذر پر عمل کریں بلکہ اگر نذر کا انجام دینا اور ترک کرنا برابر ہو تو ضروری ہے کہ نذر پر عمل کریں لیکن لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس صورت میں جب شادی کا اختیار خود لڑکی کے پاس ہو توضروری ہے کہ لڑکی کو اس بات پر راضی کریں اور اگر لڑکی کا راضی کرانا ممکن نہ ہو تو نذر باطل ہو گی۔

▪ خداوند متعال کے ساتھ عہد کرنا ▪

مسئلہ 2676۔ جب کوئی شخص اللہ تعالی سے عہد کرے کہ جب اس کی کوئی معین شرعی حاجت پوری ہو جائے گی تو وہ فلاں کار خیر انجام دے گا توجب حاجت پوری ہوجائے تو ضروری ہے کہ وہ کام انجام دے نیز اگر وہ کوئی حاجت نہ ہوتے ہوئے عہد کرے کہ فلاں کار خیر انجام دے گا تو وہ کام اس پر واجب ہوجاتا ہے۔

▪ عہد کے محقق ہونے کی شرائط ▪

مسئلہ 2677۔ عہد میں بھی نذر کی طرح ضروری ہے کہ اللہ تعالی سے عہد کرے اور عہد کو انشاء (ایجاد و تخلیق) کرے اور لازم نہیں ہے کہ عہد کا انشاء کرنا کسی لفظی صیغے سے انجام پائے بلکہ اسے لکھ کر یا کسی دوسرے کام کے ذریعے سے بھی انجام دے سکتا ہے لیکن بہر حال ضروری ہے کہ اللہ تعالی کا نام -کسی بھی زبان میں ہو اگر چہ عربی نہ ہو- اپنی زبان پر جاری کرے اور اگر کسی نیک کام کے انجام دینے کا عہد کرے یا برے کام کو ترک کرنے کا عہد کرے تو اس عہد پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ ظاہراً اگر کسی ایسے کام کا عہد کرے جس کا انجام دینا اور ترک کرنا برابر ہو تو ضروری ہے کہ کہ اپنے عہد پر عمل کرے۔

▪ جان بوجھ کر عہد پر عمل نہ کرنے کا کفارہ ▪

مسئلہ 2678۔ اگر کوئی شخص بغیر عذر کے اپنے عہد پر عمل نہ کرے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور اس کا کفارہ ماہ رمضان کے روزے کے افطار کے کفارے کی طرح ہے یعنی ضروری ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو (ہر ایک کو) ایک مدّ بعام دے یا دو مہینے پے درپے اور مسلسل روزہ رکھے یا ایک غلام آزاد کرے۔

قسم کھانے کے احکام

قسم کی خلاف ورزی کرنے کا کفارہ

مسئلہ 2679۔ جب کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں کام انجام دے گا یا ترک کرے گا مثلاً قسم کھائے کہ روزہ رکھے گا یا تمباکو نوشی سے پرہیز کرے گا تو اگر بعد میں کسی عذر کے بغیر اس قسم کے خلاف عمل کرے تو اس نے گناہ کیاہے اور ضروری ہے کہ کفارہ دے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انہیں لباس پہنائے۔ گر یہ اعمال بجا نہ لاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ تین دن مسلسل اور پے در پے روزہ رکھے۔

قسم کھانے والے کی شرائط

مسئلہ 2680۔ قسم کی چند شرطیں ہیں:

1۔جو شخص قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ ممیز اور عاقل ہو اور اپنے ارادے اور اختیار سے قسم کھائے لہذا بچے، دیوانے، مست اور جس شخص کو قسم کھانے پر مجبور کیا گیا ہو ان کا قسم کھانا درست نہیں لیکن جسے قسم کھانے پر مجبور کیا گیا ہو اپنی کھائی ہوئی قسم کی بعد میں اجازت دے تو وہ قسم صحیح ہو جائے گی۔ نیز اگر غصے کی حالت میں ارادہ یا اختیار کے بغیر قسم کھائے تو صحیح نہیں ہے اور ممیز بچے کی قسم اس کے سرپرست کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے۔

2۔(قسم کھانے والا) جس کام کے انجام دینے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ واجب یا مستحب ہو اور جس کام کے ترک کرنے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ واجب اور مستحب نہ ہو لہذا جس کام کا انجام دینا اور ترک کرنا ہر لحاظ سے برابر ہو اگر اس کے ترک کرنے کی قسم کھائے تو ضروری ہے کہ اپنی قسم پر عمل کرے اور اگر اس کے انجام دینے کی قسم کھائے تو ضروری نہیں کہ اس کام کو انجام دے۔

3۔(قسم کھانے والا) اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اللہ کی ذات کے سوا کسی اور کے لیے استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً "خدا" اور "اللہ"۔ اگر ایسے نام کی قسم کھائے جو اس کی ذات کے سوا کسی اور کے لیے بھی استعمال ہوتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے اتنی کثرت سے استعمال ہوتا ہو کہ جب بھی کوئی شخص وہ نام لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہی ذہن میں آتی ہو مثلاً اگر کوئی خالق اور رازق کی قسم کھائے تو قسم صحیح ہے نیز اگر کسی علامت یعنی قرینہ سے سمجھا کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو قسم صحیح ہے اور بنا بر احتیاط کسی علامت سے سمجھائے بغیر بھی قسم صحیح ہے۔

4۔ (قسم کھانے والا) کسی بھی طریقے سے جیسے بولنے یا لکھنے یا اشارے سے قسم کھانے کو انشاء کرے۔ ظاہراً قسم کو زبان پر لانا ضروری نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر لائے اور اس کا لکھنا یا اشارہ کرنا کافی نہیں ہے اور اگر گونگا شخص اشارے سے قسم کھائے اور اس کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو قسم صحیح ہے۔

5۔ (قسم کھانے والے کے لیے) قسم پر عمل کرنا ممکن ہو۔ اگر قسم کھانے کے وقت اس کے لیے اس پر عمل کرنا ممکن ہو لیکن بعد میں ناتوان ہو جائے تو جس وقت سے عاجز ہو گا اسی وقت سے اس کی قسم ختم ہو جائے گی اور اگر قسم پر عمل کرنا اس کے لیے نقصان یا حرج (یعنی زیادہ مشقت اور سختی جو عام طور پر ناقابل برداشت ہو) کے ہمراہ ہو تو یہ قسم کے صحیح ہونے کے لیے مانع نہیں بنے گی البتہ بعض اوقات نقصان یا حرج کو برداشت کرنا شرعاً ناپسند ہے کہ اس صورت میں دوسری شرط نہ ہونے کی وجہ سے یہ قسم درست نہیں ہوگی۔

▪ باپ یا شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھانا ▪

مسئلہ 2681۔ اولاد کا باپ کی اجازت کے بغیر اور بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھانا صحیح نہیں ہے لہذا اگر باپ اولاد کو یا شوہر بیوی کو قسم کھانے سے پہلے قسم کھانے یا ایسے کام کو انجام دینے سے روکے جس میں قسم کھائی جاتی ہے تو قسم صحیح نہیں ہوگی۔

▪ باپ یا شوہر کا قسم کی مخالفت کرنا اس کی اجازت دینے کے بعد ▪

مسئلہ 2682۔ اگر اولاد باپ کی اجازت سے یا بیوی شوہر کی اجازت سے قسم کھائے تو بعد میں باپ یا شوہر اولاد یا بیوی کی قسم نہیں توڑ سکتے مگر یہ کہ عورت نے ایسے کام کے انجام دینے کی قسم کھائی ہو جو شوہر کی اجازت کے بغیر جائز نہ ہو تو اس صورت میں اگر شوہر اس کام کو انجام دینے کی اجازت نہ دے تو اس قسم پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

▪ قسم پر عمل کرنے کو ناچاری کی وجہ سے ترک کرنا اور وسواس میں مبتلا شخص کا قسم کھانا ▪

مسئلہ 2683۔ اگر انسان بھول کر یا ناچاری کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح اگر اسے مجبور کیا جائے کہ قسم پر عمل نہ کرے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر وسواس میں مبتلا شخص قسم کھائے مثلاً یہ کہے کہ واللّٰہِ میں ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور وسواس کی وجہ سے مشغول نہ ہو تا ہو تو اگر اس کا وسواسی ہونا ایسا ہو کہ بغیر اختیار کے قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

▪ سچی قسم اور جھوٹی قسم ▪

مسئلہ 2684۔ اگر کوئی شخص کسی بات کو ثابت کرنے یا کسی بات کا انکار کرنے کے لیے قسم کھائے تو اگر اس کی بات سچی ہو تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹی ہو تو حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان کو یا غیر مسلمان کو (کہ جس کے اموال کا احترام ضروری ہے) کسی ظالم کے شر سے نجات دلانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو اس میں اشکال نہیں بلکہ بعض اوقات ایسی قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے تاہم اگر توریہ کرنا ممکن ہو یعنی قسم کھاتے وقت اس طرح سے نیت کرے کہ جھوٹ نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر توریہ کرے مثلاً اگر کوئی ظالم کسی کو اذیت دینا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے پوچھے کہ کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے؟ اور اس نے اس شخص کو ایک گھنٹہ قبل دیکھا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ کہے کہ میں نے اسے انہیں دیکھا اور نیت یہ کرے کہ اس وقت سے پانچ منٹ پہلے میں نے اسے نہیں دیکھا۔

وقف کے احکام

▪ وقف کرنے کے اثرات ▪

مسئلہ 2685۔ اگر ایک شخص کوئی چیز وقف کرے تو وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور وہ خود یا دوسرے لوگ نہ ہی وہ چیز کسی تیسرے شخص کو کسی بھی طریقے سے -مثلا کسی کو بخشنا یا بیچنا- منتقل کرسکتے ہیں اور نہ کوئی شخص اس میں سے کچھ بطور میراث لے سکتا ہے۔ لیکن وقف کا متولی بعض صورتوں میں جن کا ذکر مسئلہ2102 اور 2103 میں کیا گیا ہے، اسے بیچ سکتا ہے۔

▪ وقف کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2686۔ وقف میں اس کے معنی کا انشاء کرنا ضروری ہے لیکن ضروری نہیں کہ وقف کے معنی زبان پر جاری کیے جائیں یا صیغہ عربی میں پڑھا جائے، بلکہ اگر وقف کے معنی کسی دوسری زبان میں یا لکھنے کے ذریعے ادا ہوں یا کسی دوسرے کا م کے ذریعے وقف کا انشاء کرے، تو کافی ہے۔ اور وقف کرنے میں شرط نہیں ہے کہ جس شخص کے لیے وقف ہورہا ہو وہ شخص یا اس کا سرپرست یا اس کا وکیل قبول کرے۔ اسی طرح اگر وقف کسی مخصوص افراد کے لیے نہ ہو بلکہ مسجد اور مدرسے کی طرح سب لوگوں کے لیے وقف کرے یا مثلاً فقراء یا سادات کے لیے وقف کرے، تو کسی کا قبول کرنا ضروری نہیں لہذا اگر -مثلاً- کہے کہ میں اپنے گھر کو وقف کرتا ہوں تو وقف (ان شرائط کے مطابق جو بیان ہوں گے) صحیح ہوگا۔

▪ انشاء کے بغیر وقف کرنے کا ارادہ کرنا ▪

مسئلہ 2687۔ اگر مالک وقف کرنے کا اردہ رکھتا ہو اور اس کام کے لیے کوئی زمین بھی معین کرچکا ہو، تو وقف متحقق نہیں ہوگا۔ بلکہ ضروری ہے کہ وقف کو اس کے شرائط کے مطابق انشاء کرے۔

▪ قصد قربت کرنا اور انشاء کے وقت ہمیشہ کے لیے وقف کرنا ▪

مسئلہ 2688۔ اگر ایک شخص کوئی مال وقف کرے تو ضروری نہیں کہ قصد قربت رکھتا ہو

لیکن صیغہ جاری کرنے کے وقت سے اس مال کو ہمیشہ کے لیے وقف کردے اوراسی بناء پر مثلا اگر وہ کہے کہ یہ مال میرے مرنے کے بعد وقف ہوگا تو چونکہ وہ مال صیغہ پڑھنے کے وقت سے اس کے مرنے کے وقت تک وقف نہیں رہا، اس لیے وقف صحیح نہیں ہے۔ نیز اگر کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف رہے گا اور پھر وقف نہیں ہوگا، یا یہ کہے کہ یہ مال دس سال کے لیے وقف ہوگا پھر پانچ سال کے لیے وقف نہیں ہوگا اور پھر دوبارہ وقف ہوجائے گا، یا کہے کہ دس سال تک وقف ہو گا اور اس کے بعد کے عرصے کے بارے میں کچھ نہ کہے، تو وہ وقف صحیح نہیں ہے۔ البتہ وقف کی طرح ایک دوسرا تعہد بھی ہے جسے حبس کہا جاتا ہے کہ اس کی مدت محدود ہے اورا اس تعہد کی توضیح اور اس کی اقسام مفصل فقہی کتب میں موجود ہے۔

▪ خصوصی وقف اور عمومی وقف ▪

مسئلہ 2689۔ وقف کی دو قسمیں ہیں: خصوصی وقف اور عمومی وقف۔

خصوصی وقف میں مال مخصوص افراد کے لیے وقف ہوتا ہے اور یہ وقف اس صورت میں صحیح ہے جب وقف کرنے والا وقف کا مال جن لوگوں کے لیے وقف کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک یا ان کے وکیل یا ان کے سرپرست کے تصرف میں دے دے۔ اور اگر کوئی چیز اپنے چھوٹے بچوں کے لیے وقف کرے اور اس نیت سے کہ یہ چیز ان کے لیے وقف رہے، اس چیز کی نگہداشت کرے، تو وقف صحیح ہے۔

عمومی وقف میں ضروری ہے کہ اس مال کے لیے متولی معین کرے یا وقف کا مال ان لوگوں کے تصرف میں لایا جائے جن کے لیے وقف کیا ہے اور وہ لوگ وقف سے متناسب کوئی کام اس میں انجام دیں۔ مثلاً جو زمین مسجد کے لیے وقف ہوئی ہے اس میں نماز پڑھیں۔

▪ مسجد کے وقف کرنے میں متولی کا تعین کرنا ▪

مسئلہ 2690۔ اگر کسی مسجد کو وقف کرے تو وقف کے صحیح ہونے کے لیے کسی ایک فرد کا اس مسجد میں نماز پڑھنا ہی کافی ہے بلکہ اس کے لیے ایک متولی معین کرنا ہی کفایت کرتا ہے۔

▪ وقف کرنے والے کی شرائط ▪

مسئلہ 2691۔ ضروری ہے کہ وقف کرنے والا ممیز اور عاقل ہو۔ نیز قصد اور اختیار کے ساتھ وقف کرے اور شرعاً اپنے مال میں تصرف کرسکتا ہو۔ لہذا اگر سفیہ اپنے سرپرست

کے اذن یا اجازت کے بغیر کوئی چیز وقف کرے تو صحیح نہیں۔ نیز جس نے اختیار کے بغیر وقف کیا ہو اگر بعد میں وقف کی اجازت دے تو وقف صحیح ہوجائے گا اور دس سال کے بچے کا وقف کرنا شائستہ اور مناسب جگہ میں ظاہراً صحیح ہے۔

▪ جنین، فقراء اور آنے والی نسلوں کے لیے وقف کرنا ▪

مسئلہ 2692۔ اگر کوئی شخص مال کو ایسے بچے کے لیے وقف کرے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو اور روح اس کے بدن میں داخل ہوچکی ہو، لیکن بچہ ابھی تک پیدا نہ ہوا ہو تو اس وقف میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مثلاً کسی مخصوص مدرسے کے فقراء یا طلباء کے لیے وقف کردے جبکہ ابھی تک اس مدرسے میں کوئی فقیر یا طالب علم نہ ہو، تو یہ وقف صحیح ہے۔ لیکن اگر وقف کو مخصوص کردے کہ وقف صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو آئندہ سال سے اس مدرسہ میں رہیں گے، تو یہ وقف صحیح نہیں ہے۔ لیکن ان تمام افراد کے لیے کسی مال کو وقف کرسکتا ہے جو مدرسے میں ہیں یا بعد میں مدرسے میں آئیں گے اور اسی طرح کسی مال کوزندوں کے لیے اور ان کے بعد ان لوگوں کے لیے جو بعد میں پیدا ہوں گے، وقف کرسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کوئی چیز اپنی اولاد کے لیے وقف کردے کہ اس کے بعد اس کے پوتوں کے لیے وقف ہوگی اور (اولاد کے) ہر گروہ کے بعد آنے والا گروہ اس وقف سے استفادہ کرے گا۔

▪ پورے موقوفہ کو یا اس کے کچھ حصے کو اپنے لیے وقف کرنا ▪

مسئلہ 2693۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے آپ لیے وقف کرے مثلاً کوئی دکان وقف کردے تاکہ اس کی پوری آمدنی یا آمدنی کا کچھ حصہ اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر خرچ کیا جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے۔ لیکن مثلاً اگر کوئی مال فقراء کے لیے وقف کردے اور خود بھی فقیر ہو تو وقف کے منافع سے استفادہ کرسکتا ہے۔

▪ متولی تعیین نہ کرنے کی صورت میں مخصوص وقف کا اختیار رکھنے والا ▪

مسئلہ 2694۔ جو چیز کسی شخص نے وقف کی ہو اگر اس نے اس کا متولی بھی معین کیا ہو تو ضروری ہے کہ متولی کی ہدایات کے مطابق عمل ہو اور اگر متولی معین نہ کیا ہو اور مال مخصوص افراد پر مثلاً اپنی اولاد کے لیے وقف کیا ہو تو اگر وہ افراد بالغ اور عاقل ہوں اور سفیہ نہ ہوں تو وہ اس سے استفادہ میں خود مختار ہیں اور اگر نابالغ یا دیوانہ یا سفیہ ہوں

تو پھر ان کے سرپرست کو اختیار ہے۔ اور وقف سے استفادہ کرنے کے لیے حاکم شرع کی اجازت ضروری نہیں۔

■ عمومی وقف کے لیے متولی کا تعین کرنا ■

مسئلہ 2695۔ اگر کوئی شخص جائیداد کو کسی عمومی عنوان کے لیے وقف کرے مثلاً اسے فقراء یا سادات کے لیے وقف کرے یا اس مقصد سے وقف کرے کہ اس کا منافع بطور خیرات دیا جائے تو ضروری ہے کہ اس کے لیے متولی معین کرے یا وقف شدہ مال کو ان لوگوں کے تصرف میں دے جن کے لیے وقف کیا ہے۔ اور وہ لوگ وقف سے متناسب کوئی کام اس میں انجام دیں۔

اور اگر معین کیا ہوا متولی مر جائے اور اس کے بعد کوئی متولی معین نہ کیا ہو تو وقف باطل نہیں ہوگا، بلکہ اس کا اختیار حاکم شرع کے پاس چلا جائے گا۔

■ متولی یا موقوف علیہ کے مرنے کے بعد کرائے کی باقی مدت کا حکم ■

مسئلہ 2696۔ اگر کوئی شخص جائیداد کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لیے وقف کرے تاکہ ایک پشت کے بعد دوسری پشت اس سے استفادہ کرے، تو اگر وقف کا متولی اس مال کو کرائے پر دے دے اور اس کے بعد مر جائے تو اجارہ باطل نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا کوئی متولی نہ ہو اور جن لوگوں کے لیے وہ جائیداد وقف ہوئی ہے، ان میں سے ایک پشت اسے کرائے پر دےدے اور کرائے کی مدت کے دوران وہ پشت مر جائے اور جو پشت اس کے بعد ہو، وہ اس اجارہ کی تصدیق نہ کرے تو اجارہ باطل ہوجائے گا اورا س صورت میں اگر کرایہ دار نے پوری مدت کا کرایہ ادا کر رکھا ہو تو ان کے مرنے کے وقت سے لے کر اجارہ کی آخری مدت تک کا کرایہ مرنے والوں کے مال سے لیا جائے گا۔

■ وقف شدہ جائیداد کا ویران ہو جانا ■

مسئلہ 2697۔ اگر وقف شدہ جائیداد ویران ہوجائے تو وہ وقف ہونے سے خارج نہیں ہوگی بلکہ اگر اس کے تعمیر کرنے سے اسے وقف کے مورد میں استفادہ کیا جاسکتاہو تو ضروری ہے کہ اسے تعمیر کیا جائے اور اگر تعمیر کرنے کے باوجود وقف کے مورد میں استفادہ کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کو وقف کرنے والے کے مقصد کے قریب ترین کام میں استعمال کیا جائے، اگر چہ جائیداد کو فروخت کرکے ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو

تو اسے نیک کاموں میں صرف کیا جائے۔

■ وقف شدہ جائیداد کو دوسری جائیداد سے جدا کرنا ■

مسئلہ 2698۔ اگر کسی جائیداد کا کچھ حصہ وقف ہو اور کچھ حصہ وقف نہ ہو اور وہ جائیداد تقسیم نہ کی گئی ہو تو اس حصے کا مالک جو وقف نہ ہو، وقف کے متولی سے مل کر اس جائیداد کو ایک دوسرے سے جدا کرسکتے ہیں (اور اگر وقف کا کوئی متولی نہ ہو یا اس تک رسائی ممکن نہ ہو تو اس حصے کا مالک جسے وقف نہ کیا گیا ہو، حاکم شرع سے مل کر وقف شدہ حصے کو الگ کرسکتا ہے) اور اگر وقف کے مال سے مناسب فائدہ اٹھانا، جدا کرنے کے بغیر ممکن نہ ہو تووقف کے متولی (یا حاکم شرع) پر لازم ہے کہ وہ وقف کو غیر وقف سے جدا کرنے کے لیے اقدام کرے۔

■ وقف کے متولی کا خیانت کرنا ■

مسئلہ 2699۔ اگر وقف کا متولی خیانت کرے اور اس کا منافع معین کی گئی جگہ میں استعمال نہ کرے تو ممکن ہونے کی صورت میں حاکم شرع پر ضروری ہے کہ کسی شخص کو نگراں مقرر کرنے سے متولی کو خیانت سے روکے اورا گر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اس کی جگہ کوئی دوسرا امانتدار متولی مقرر کرے۔

■ امام بارگاہ کے قالین کو مسجد منتقل کرنا ■

مسئلہ 2700۔ جو قالین امام بارگاہ کے لیے وقف کیا گیا ہو اسے نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں نہیں لایا جاسکتا اگر چہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

■ مسجد کو موقوفہ مال کی ضرورت نہ ہونا ■

مسئلہ 2701۔ اگر کوئی جائیداد کسی مسجد کی مرمت کے لیےوقف کی جائے تو اگر اس مسجد کو کسی بھی صورت میں مرمت کی ضرورت نہ ہواور یہ احتمال بھی نہ ہو کہ آئندہ اسے مرمت کی ضرورت ہو گی اس طرح کہ اس موقوفہ مال کے منافع کی نگہداشت بیہودہ ہو، تو ان منافع کو مسجد کی دیگر ضروریات میں استعمال کرسکتے ہیں اورا گر مسجد کو کسی بھی چیز کی ضرورت نہ ہو اور ضرورت پڑنے کا احتمال بھی نہ ہو تو وقف کے منافع کو کسی دوسری مسجد کے کام میں لاسکتے ہیں جسے مرمت کی ضرورت ہو۔

▪ اس جائیداد کے منافع کے خرچ کرنے کا طریقہ جسے مختلف کاموں کے لیے وقف کیا گیا ہو ▪

مسئلہ 2702۔ اگر کوئی شخص جائیداد وقف کرے تاکہ اس کی آمدنی مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائے اور مسجد کے امام جماعت کو اور مؤذن کو دی جائے تو متولی اس آمدنی کو ان تمام موارد میں یا بعض موارد میں اس طرح سے خرچ کرے گا، جو وقف کرنے والے کے قصد کے نزدیک تر ہو۔

وصیت کے احکام

▪ وصیت کی تعریف ▪

مسئلہ 2703۔ وصیت یہ ہے کہ انسان ان امور کے بارے میں جو اس کے اختیار میں ہیں، اپنے مرنے کے بعد کے لیے تاکید کرے مثلاً کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے کچھ کام انجام دیئے جائیں، یا کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز فلاں شخص کی ملکیت ہوگی یا اپنی اولاد کے لیے اور جولوگ اس کے اختیار میں ہوں ان کے لیے کسی کو نگراں اور سرپرست مقرر کرے۔ جس شخص کو وصیت کی جائے اسے "وصی" کہتے ہیں۔

▪ لکھنے یااشارہ کرنے کے ذریعے وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2704۔ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے یا لکھ کر اپنا مقصد سمجھا دے تو وہ ہر کام کے لیے وصیت کرسکتا ہے بلکہ جو شخص بول سکتا ہو اگر وہ بھی لکھ کر یا اشارے سے اپنا مقصد سمجھائے تو وصیت صحیح ہے۔

▪ میت کے دستخط کے ساتھ تحریر کی موجودگی ▪

مسئلہ 2705۔ اگر کوئی تحریر میت کے دستخط یا مہر کے ساتھ نظر آئے تو اگر اس نے اپنا مقصد اس میں سمجھایا ہو اور معلوم ہو کہ اس کے بارے میں وصیت کی ہے تو ضروری ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

▪ وصیت کرنے والے کی شرائط ▪

مسئلہ 2706۔ جو شخص وصیت کرے ضروری ہے کہ ممیز اور عاقل ہو اور اپنے اختیار سے وصیت کرے اور جو شخص بغیر اختیار کے وصیت کرے اگر بعد میں اس پر راضی ہو جائے تو وہ وصیت صحیح ہوگی۔ وہ بچہ جس کی عمر سات سال نہ ہوئی ہو اس کی وصیت صحیح نہیں ہے اور سات سال کے بچے کی وصیت اگر تھوڑی مقدار کے بارے میں ہو تو اس صورت میں صحیح ہے کہ بجا اور مناسب ہو اور جو بچہ دس سال کی عمر تک پہنچا ہو وہ اپنے نسبی رشتہ داروں

میں مال کے ایک تہائی حصے کی وصیت کرسکتا ہے بشرطیہ اس کی وصیت عقلاء کے نزدیک بجا اور مناسب ہو۔ اسی طرح سفیہ کی وصیت بھی اگر عقلا کے نزدیک بجا ہو تو نافذ ہے۔

▪ خودکشی کرنے کے بعد وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2707۔ جو شخص خودکشی کے قصد سے اپنے آپ کو زخمی کرلے یا کوئی دوسرا کام انجام دے اور وصیت کرے اورپھر اس کام کی وجہ سے مرجائے تو اس کی وصیت صحیح نہیں ہے۔

▪ وصیت کے نافذ ہونے میں قبول کالازمی نہ ہونا ▪

مسئلہ 2708۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے اموال میں سے کوئی چیز کسی دوسرے کی ملکیت ہو گی تو وہ شخص اس صورت میں اس چیز کا مالک بنے گا جب وہ وصیت کو قبول کرلے خواہ اس کا قبول کرنا وصیت کرنے والے کی زندگی میں ہو یا اس کے مرنے کے بعد ہوبلکہ ظاہراً وصیت میں قبول کرنا لازمی نہیں ہے بلکہ جس کے لیے وصیت کی گئی ہو وہ اس کو رد نہ کرے تو وصیت کے صحیح ہونے کے لیے کافی ہے۔

▪ موت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد قرضدار اور امانت دار کا وظیفہ ▪

مسئلہ 2709۔ جب انسان اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ لے توضروری ہے کہ لوگوں کی امانتیں فوراً ان کے مالکوں کو واپس کردے یا انہیں اطلاع دے دے اس طرح سے کہ وہ اپنا مال اپنے اختیار میں لے سکیں۔ اگر وہ لوگوں کا مقروض ہو اور قرضے کی ادائیگی کا وقت آگیا ہو تو ضروری ہے کہ قرض کو ادا کرے مگر یہ کہ مال کا مالک اس پرراضی ہو کہ وہ مال یا قرض کا مال اس کے پاس رہے اور اگر اس مال کو یا قرض کے مال کو خود نہیں دے سکتا یا قرضے کی ادائیگی کا وقت نہیں آیا ہے یا مال کا مالک اس پر راضی ہو کہ مال اس کے پاس رہے تو اگر اسے یہ خوف ہو کہ شایداس کے ورثاء مال کو اس کے مالکوں تک نہیں پہنچائیں گے تو ضروری ہے کہ کہ مال کو مالک تک پہنچانے کے لیے بہترین طریقہ اپنائے مثلاً وصیت کرے یا گواہ لے یا تحریر لکھ دے یا رسمی طور پر قلمبند کرے۔

▪ موت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد اس شخص کا وظیفہ جس کے ذمے خمس، ردّ مظالم وغیرہ ہوں ▪

مسئلہ 2710۔ جو شخص اپنےآپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو، اگر خمس، زکوۃ اور ردّ مظالم اس کے ذمے ہوں تو اس پر ضروری ہے کہ انہیں فوراً ادا کرے لیکن اگر انہیں اس

وقت ادا نہ کرسکتا ہو تو اگر اس کے پاس مال ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی دوسرا شخص یہ چیزیں ادا کردے گا تو ضروری ہے کہ وصیت کرے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

▪ موت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد قضا نمازوں اور روزوں کی وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2711۔ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کی قضا شدہ نمازیں اور روزے ہوں تو ضروری ہے کہ وصیت کرے کہ ان عبادات کی ادائیگی کے لیے کسی کو نائب بنایا جائے مگر یہ کہ وہ مطمئن ہو کہ کوئی شخص اس کی نماز اور روزہ کی قضا کو وصیت کے بغیر بھی انجام دے گا اور اگر کسی کو نائب بنانے کے لیے میت کے مال سے خرچ کرنا ضروری ہو تو میت کے مال سے ایک تہائی مقدار میں لیا جائے گا اور ایک تہائی سے زیادہ اس کے مال سے لینے کے لیے ورثاء کی اجازت ضروری ہے اور اگر میت کا کوئی مال نہ ہو تو ضروری ہے کہ ایسا طریقہ اپنایا جائے کہ اس کے نماز اور روزے کی قضا انجام دی جاسکے مثلاً اگر احتمال ہو کہ کوئی شخص کوئی مال لیے بغیر ان کو انجام دے گا تو وصیت کرے گا تاکہ نماز اور روزے کی قضا انجام دی جاسکے اور اگر اس کی قضا نماز اور روزے مسئلہ 1399 کے مطابق اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہوں تو ضروری ہے کہ اسے اطلاع دی جائے یا اسے وصیت کرے کہ ان کو انجام دے یا کسی اور طریقے سے کوئی ایسا کام کرے کہ اس کی نمازیں اور روزے بجا لائی جاسکیں۔

▪ موت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد مال کی نشانیاں بتانا اور نابالغ کے لیے نگراں مقرر کرنا ▪

مسئلہ 2712۔ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کا مال کسی کے پاس ہو یا ایسی جگہ چھپا ہوا ہو جس کا ورثاء کو علم نہ ہو تو اگر لاعلمی کی وجہ سے ورثاء کا حق ضایع ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ انہیں اطلاع دے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے نابالغ بچوں کے لیے نگراں اور سرپرست مقرر کرے لیکن اس صورت میں جب کہ نگراں کا نہ ہونا مال کے تلف ہونے کا سبب یا خود بچوں کے ضایع ہونے کا سبب ہو تو ضروری ہے کہ ان کے لیے ایک امانت دار نگراں مقرر کرے۔

▪ وصی کی شرائط ▪

مسئلہ 2713۔ ضروری ہے کہ وصی عاقل ہو اور سفیہ نہ ہو۔ احوط یہ ہے کہ وہ بالغ ہو اور

مسلمان کا وصی بھی مسلمان ہو اور جہاں وصیت کرنا لازمی ہے وہاں پر ضروری ہے کہ وصی قابل اطمینان ہو۔

■ ایک سے زیادہ وصی ہونے کی صورت میں وصیت پر عمل کرنے کا طریقہ ■

مسئلہ 2714۔ اگر کوئی شخص کئی لوگوں کو اپنا وصی مقرر کرے تو اگر اس نے اجازت دی ہو کہ ان میں سے ہر ایک اکیلا وصیت پر عمل کرسکتاہے تو ضروری نہیں کہ وہ وصیت انجام دینے میں ایک دوسرے سے اجازت لیں اورا گروصیت کرنے والے نے ایسی کوئی اجازت نہ دی ہو، توچاہے اس نے کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ سب مل کر وصیت پر عمل کریں ان پر ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی رائے کے مطابق وصیت پر عمل کریں اور اگر وہ مل کر وصیت پر عمل کرنے پر تیار نہ ہوں تو حاکم شرع انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرسکتا ہے اور اگر وہ حاکم شرع کا حکم نہ مانیں تو حاکم شرع ایسے طریقے سے وصیت پر عمل کرے گا جو وصیت کرنے والے کی نظر سے نزدیک تر ہو مثلاً وہ سب کی جگہ یا ان میں سے کسی ایک کی جگہ کوئی اور یا دیگر افراد کووصی مقرر کرے۔

■ وصیت سے پھر جانا ■

مسئلہ 2715۔ اگر کوئی شخص اپنی وصیت سے پھر جائے مثلاً پہلے وہ یہ کہے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ فلاں شخص کو دیا جائے اور بعد میں کہے کہ اسے نہ دیا جائے تو وصیت باطل ہوجائے گی اور اگر کوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کرے مثلاً پہلےایک شخص کو اپنے بچوں کا نگراں مقرر کرے اور پھر اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو نگراں مقرر کرے تو اس کی پہلی وصیت باطل ہوجائے گی اور ضروری ہے کہ اس کی دوسری وصیت پر عمل کیا جائے۔

■ عملی طورپر وصیت سے پھر جانا ■

مسئلہ 2716۔ اگر ایک شخص کوئی ایسا کام کرے جس سے معلوم ہوجائے کہ وہ اپنی وصیت سے پھر گیا ہے مثلاً جس مکان کے بارے میں وصیت کی ہو کہ وہ کسی کو دیا جائے اسے بیچ کر کسی دوسرے شخص کو اسے بیچنے کے لیے وکیل مقرر کرے تو وصیت باطل ہوجائے گی۔

▪ ایک چیز کی ایک شخص کے لیے وصیت کرنے کے بعد دوسرے شخص کے لیے اسی چیز کے آدھے حصے کی وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2717۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ ایک معین چیز کسی شخص کو دی جائے اور بعد میں وصیت کرے کہ اس چیز کا آدھا حصہ کسی اور شخص کو دیا جائے تو ضروری ہے کہ اس چیز کے دو حصے کئے جائیں اور ان دونوں اشخاص میں سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا جائے۔

▪ مہلک بیماری میں مال عطا کرنا اور وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2718۔ اگر کوئی شخص ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے وہ مرجائے اپنے مال کی کچھ مقدار کسی شخص کو بخش دے اور وصیت کرے کہ میرے مرنے کے بعد مال کی کچھ مقدار کسی اور شخص کو بھی دی جائے تو اس کا ایسا کرنا صحیح ہے جیسا کہ مسئلہ 2264 میں گذر گیا اور اس عطا کیے ہوئے حصے کو جدا کرنے کے بعد وصیت شدہ مال اگر اس کے مال کے ایک تہائی حصے کے برابر ہو یا ورثاء اجازت دیں تو وصیت صحیح ہے لیکن اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو مال کے صرف ایک تہائی حصے کے برابر وصیت صحیح ہے۔

▪ مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرنا ▪

مسئلہ 2719۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے مال کا ایک تہائی حصّہ بیچا جائے اور اس کی آمدنی ایک معین کام میں خرچ کی جائے تو اس کی بات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

▪ مہلک بیماری میں قرضے کا اقرار کرنا ▪

مسئلہ 2720۔ اگرکوئی شخص ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے وہ مرجائے یہ کہے کہ وہ اتنی مقدار میں کسی شخص کا مقروض ہے تو اگر اس پر یہ تہمت ہو کہ اس نے یہ بات ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لیے کی ہے تو جو مقدار قرضے کی اس نے معین کی ہے وہ اس کے ایک تہائی حصے سے دی جائے گی اور اگر اس پر یہ تہمت نہ ہو تو اس کا اقرار نافذ ہے اورضروری ہے کہ قرضہ اس کے اصل مال سے ادا کیا جائے۔

▪ وصیت کے وقت وصی کا موجود نہ ہونا ▪

مسئلہ 2721۔ جس شخص کے لیے انسان وصیت کرے کہ کوئی چیز اسے دی جائے یہ

ضروری نہیں ہے کہ وصیت کرتے وقت وہ موجود ہو لہذا اگر وصیت کرے کہ فلاں عورت جو ممکن ہے حاملہ ہوجائے اس کے بچے کو فلاں چیز دی جائے تو اگر وہ بچہ وصیت کرنے والے کی موت کے بعد پیدا ہو تو ضروری ہے کہ وہ چیز اسے دی جائے اور اگر وصیت کرنے والے کی موت کے بعد وہ بچہ پیدا نہ ہو تو اس مال کو کسی ایسے دوسرے کام میں صرف کیا جائے جو وصیت کرنے والے کے مقصد سے زیادہ قریب ہو۔

▪ وصیت کے بارے میں وصی کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 2722۔ اگر انسان کو معلوم ہوجائے کہ کسی نے اسے وصی بنایا ہے تو اگر وہ وصیت کرنے والے کو اطلاع دے دے کہ وہ وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس کی وصیت پر عمل کرے لیکن اگر وصیت کرنے والے کے مرنے سے پہلے اسے معلوم نہ ہو کہ اسے وصی قرار دیا ہے یا معلوم ہوجائے لیکن وصیت کرنے والے کو مطلع نہ کرے کہ وہ وصیت پر عمل کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اس کی وصیت کو انجام دے مگر یہ کہ وصیت پر درآمد کرنا وصی کے لیے باعثِ حرج ہو یا وصیت کرنے والے کو پہلے سے بتا چکا ہو کہ اگر وہ اسے وصی بنائے گا تو وہ نہیں مانے گا یا وصیت کرنے والا کسی اور ذریعے سے اس بات سے باخبر ہو۔ اگر وصیت کرنے والا وصی کے راضی نہ ہونے کو نہ جانتا ہو اور وصی اس وصیت کرنے والے کی موت سے پہلے اس وقت اس امر کی جانب متوجہ ہو کہ وصیت کرنے والا مرض کی شدت سے کسی دوسرے کو وصیت نہ کرسکتا ہو تو اگر وصیت کا قبول کرنا اس کے لیے حرج کا باعث نہ ہو تو وصی پر ضروری ہے کہ وصیت کو قبول کرلے۔

▪ وصیت کے بجالانے کو کسی دوسرے کے سپرد کرنا ▪

مسئلہ 2723۔ جس شخص نے وصیت کی ہو اگر وہ مرجائے تو وصی ذمہ داری سے کنارہ کشی کرکے اس ذمہ داری کو کسی دوسرے کے سپرد نہیں کرسکتا لیکن اگر اسے علم ہو کہ وصیت کرنے والے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ خود وصی ہی ان کاموں کو انجام دے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ کام انجام پائیں تو وصی ان کاموں کی ذمہ داری کسی ایسے شخص کے سپرد کرسکتا ہے جو وصیت کرنے والے کی نظر میں وصی جیسا ہی ہو۔

▪ دو اوصیاء میں سے کسی ایک کے مر جانے کی صورت میں حاکم شرع کی ذمہ داری ▪

مسئلہ 2724۔ اگر کوئی شخص دو افراد کو ایک ہی وقت میں وصی بنائے تو اگر ان دونوں میں سے ایک مر جائے یا وصی کے شرائط (جو مسئلہ 2713 میں بیان ہوئے) سے مبرا ہو جائے مثلاً پاگل ہو جائے تو اگر وصیت کرنے والے کے لیے ایک سے زیادہ وصی ہونا مستقل طور پر مد نظر تھا تو حاکم شرع کسی کو اس کی جگہ معین کرے گا اور اگر دونوں مر جائیں یا دونوں وصی بننے کے شرائط سے مبرا ہو جائیں تو حاکم شرع دو افراد کو معین کرے گا لیکن اگر وصیت کرنے والے کی نظر میں مستقل دو اشخاص کا ہونا ضروری نہ ہو بلکہ مثال کے طور پر اولاد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کو باہمی اختلافات اور دشمنی سے بچانے کے لیے سب کو وصی مقرر کیا ہو تو ایک کے مرنے یا شرائط ختم ہونے سے کوئی شخص اس کی جگہ نہیں آئے گا۔

▪ وصی کا وصیت پر عمل کرنے سے ناتوان ہونا ▪

مسئلہ 2725۔ اگر وصی میت کے کاموں کی ذمہ داری اکیلا نہیں سنبھال سکتا ہو تو حاکم شرع اس کی مدد کے لیے کسی دوسرے شخص کو معین کرے گا۔

▪ وصی کے ہاتھ میں مال کا ضائع ہونا ▪

مسئلہ 2726۔ اگر میت کا کچھ مال وصی کے ہاتھ میں ضائع ہو جائے تو اگر اس نے اس کی حفاظت میں کوتاہی کی ہو یا وصیت کرنے والے کی نظر کے برخلاف عمل کیا ہو مثلاً میت نے وصیت کی تھی کہ اتنی مقدار مال فلاں شہر کے فقیر کو دیا جائے اور وصی مال کو دوسرے شہر لے جائے اور وہ مال راستے میں تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار ہے اور اگر اس نے کوتاہی نہ کی ہو اور وصیت کرنے والے کی نظر کے خلاف عمل نہ کیا ہو تو وہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

▪ وصیت کرنے والے کا دوسرے وصی کو مقرر کرنا ▪

مسئلہ 2727۔ اگر انسان کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور کہے کہ اگر وہ شخص (یعنی وصی) مر جائے تو پھر فلاں شخص وصی ہوگا تو جب پہلا وصی مر جائے تو میت کے کاموں کی ذمہ داری دوسرے وصی کے ذمے آئے گی۔

■ وہ چیزیں جو اصل مال سے نکالی جائیں گی ■

مسئلہ 2728۔ قرضہ اور مالی واجبات جیسے خمس اور زکوٰۃ اور رد مظالم نیز واجب حج (حجۃ الاسلام) اور وہ حج جو نذر کی وجہ سے میت پر واجب ہوچکی ہے انہیں میت کے اصل مال سے ادا کرنا ضروری ہے اگر چہ میت نے ان کے لیے وصیت نہ بھی کی ہو۔

■ قرض اور وصیت کو نکالنے کے بعد میراث کا تقسیم کرنا ■

مسئلہ 2729۔ اگر میت کا مال گذشتہ مسئلے میں بیان شدہ اعمال کے انجام دینے سے زیادہ ہو چنانچہ اس نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا ایک تہائی حصہ یا اس کی کچھ مقدار ایک معین مصرف میں لائی جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو جو کچھ بچے گا وہ ورثاء کا مال ہوگا۔

■ مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کرنا ■

مسئلہ 2730۔ جو مصرف میت نے معین کیا ہو اگر وہ اس کے مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو تو مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ہے جب ورثاء کوئی ایسی بات یا ایسا کام کریں یا ان کی خاموشی سے معلوم ہو کہ انہوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ہے اورا ن کا صرف (قلباً) راضی ہونا کافی نہیں ہے اوراگر وصیت کرنے والے کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد بھی اجازت دیں تو بھی صحیح ہے۔ اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض اجازت نہ دیں تو جنھوں نے اجازت دی ہو ان کے حصوں کی حدتک وصیت صحیح اور نافذ ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہر وارث کے بارے میں دیکھا جائے کہ وصیت کے ذریعے ہر وارث کے حصے کی جو مقدار کم ہوتی ہے کیا وہ اس کے ارث کے ایک تہائی حصے سے زیادہ ہے یا نہیں؟ اگرارث کے ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو تو وصیت کے نافذ ہونے کے لیے اس کی اجازت شرط ہے لہذا اگر کسی شخص کی کوئی زمین ہو اور وہ وصیت کرے کہ پوری زمین یا اس کے کچھ حصے کو کسی مصرف میں لایا جائے تو چونکہ بیوی زمین سے ارث نہیں پاتی اس لیے وصیت کے بارے میں عورت کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور اگر مرد کے پاس تین لاکھ روپے ہوں اور کوئی ایسی زمین بھی ہو جس کی قیمت تین لاکھ روپے ہو تو اگر وہ وصیت کرے کہ ان پیسوں سے دو لاکھ روپے کو کسی مصرف میں لایا جائے تو اس صورت میں باقی ورثاء کے حصوں کی نسبت اس کی وصیت ایک تہائی حصے کے برابر ہے لیکن بیوی کے حصے کی نسبت اس کی وصیت ایک تہائی حصے سے زیادہ ہے تو ضروری ہے کہ بیوی کی اجازت صرف ایک تہائی حصے سے زیادہ

میں لی جائے۔اسی طرح اگرباپ ان چیزوں کے بارے میں وصیت کرے جو باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کو ملتی ہیں (جن کا ذکر مسئلہ 2794 میں آئے گا) تو تیسرے حصے سے زیادہ کی نسبت صرف بڑے بیٹے کی بات مؤثر ہوگی۔

■ وصیت کرنے والے کی زندگی میں ورثاء کا ایک تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کی اجازت دینا ■

مسئلہ 2731۔ جو مصرف میت نے معین کیا ہو اگر وہ مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو اور اس کے مرنے سے پہلے ورثاء نے اجازت دے دی ہو کہ وصیت پر عمل ہوجائے تو اس کے مرنے کے بعد وہ اپنی اجازت سے نہیں پھر سکتے۔

■ اس وصیت پر عمل کرنے کا طریقہ جس میں ایک تہائی حصے کے لیے متعدد مصارف معین کئے ہوں ■

مسئلہ 2732۔ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کے ایک تہائی حصے سے خمس اور زکوٰۃ یا کوئی اور قرضہ جو اس کے ذمے ہو ادا کیا جائے اور اس کی قضا نمازوں اور روزوں کے لیے اجیر (نائب) مقرر کیا جائےاور کوئی مستحب کام مثلاًفقیروں کو کھانا کھلانا بھی انجام دیا جائے تو ضروری ہے کہ پہلے خمس اور زکوٰۃ یا اس کے دوسرے قرضے کو مال کے ایک تہائی حصے سے ادا کیا جائے اور اگر مال کا ایک تہائی حصہ اس کے لیے کافی نہ ہو تو اصل مال سے لیاجائے گا اور اگر خمس اور زکوٰۃ اور دوسرے قرضوں کواداکرنے کے بعد ایک تہائی حصے سے کچھ بچ جائے تو نمازوں اور روزوں کے لیے اجیر مقرر کیا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو جو مستحب کام اس نے معین کیا ہو اس پر صرف کیا جائے اور اگر اس کے مال کا ایک تہائی حصہ صرف خمس اور زکوٰۃ یا دوسرے قرضے کے برابر ہو اور ورثاء بھی ایک تہائی مال سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں تو نماز، روزوں اور مستحب کاموں کے لیے کی گئی وصیت باطل ہے۔

■ اس وصیت پر عمل کرنے کا طریقہ جس میں متعدد مصارف کا مطلق طور پر تعین کیا گیا ہو ■

مسئلہ 2733۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی نمازوں اور روزوں کے لیے اجیر (نائب) مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جائے تو اگر اس نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ یہ چیزیں مال کے ایک تہائی حصے سے دی جائیں تو ضروری ہے کہ اس کا قرضہ اصل مال سے دیا جائے اوراگر کچھ مال بچ جائے تو بچے ہوئے مال کا ایک تہائی حصہ نماز، روزہ اور مستحب کاموں کے مصرف میں لایا جائے جو اس نے معین کئے

ہیں اور اگر مال کا تیسرا حصہ ان کاموں کے لیے کافی نہ ہو تو اگر ورثاء اجازت دے دیں تو ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عمل کیا جائے اور اگر اجازت نہ دیں توضروری ہے کہ نماز اور روزوں کی قضا کی اجرت کو مال کے تیسرے حصے سے ادا کرے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو وصیت کرنے والے نے جو مستحب کام معین کیا ہو اس پر خرچ کیا جائے۔

▪ کسی شخص کا اپنی نفع میں میت کی وصیت کا دعویٰ کرنا ▪

مسئلہ 2734۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ اتنی رقم مجھے دی جائے تو اگر دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کردیں یا وہ قسم کھائے اورا یک عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کردے یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں یا پھر چار عورتیں اس کے قول کی گواہی دیں تو جتنی مقدار وہ بتائے اسے دینا ضروری ہے اور اگر ایک عادل عورت گواہی دے تو ضروری ہے کہ جس چیز کا وہ مطالبہ کررہا ہو اس کا ایک چوتھائی حصہ اسے دے دیا جائے اور اگر دو عادل عورتیں گواہی دیں تواس کا نصف دیا جائے اور اگر تین عادل عورتیں گواہی دیں تو اس کا تین چوتھائی دیا جائے نیز اگر دو اہل ذمہ کافر مرد جو اپنے دین میں عادل ہوں اس کے قول کی تصدیق کریں تو اس صورت میں جب کہ میت ان کے سامنے وصیت کرنے پر ناچار تھا اور مسلمان عادل مرد اور عورتیں بھی وصیت کے موقع پر موجود نہیں تھے تو وہ شخص میت کے مال سے جس چیز کا مطالبہ کررہا ہو وہ اسے دینا ضروری ہے۔

▪ کسی شخص کا وصی یا نگراں ہونے کا دعویٰ کرنا ▪

مسئلہ 2735۔ اگر کوئی شخص کہے میں میت کا وصی ہوں تاکہ اس کے مال کو فلاں مصرف میں لے آؤں یا یہ کہے کہ میت نے مجھے اپنے بچوں کا نگراں مقرر کیا ہے لیکن اس کی بات کی سچائی پر اطمینان نہ ہو تو اس کی بات اس صورت میں مانی جائے گی جب دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں۔

▪ وصیت کو قبول کرنے یا اسے رد کرنے سے پہلے اس شخص کا مر جانا جس کے لیے وصیت ہوئی ہو ▪

مسئلہ 2736۔ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس مال کی اتنی مقدار فلاں شخص کی ہوگی اور وہ شخص وصیت قبول کرنے یا ردّ کرنے سے پہلے مرجائے تو جب تک اس کے ورثاء وصیت کو رد نہ کریں وہ اس چیز کو قبول کرسکتے ہیں لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی وصیت سے پھر نہ جائے ورنہ ورثاء اس چیز پر کوئی حق نہیں رکھتے۔

وراثت کے احکام

تمہید

وراثت کے احکام اور مسائل کی تفصیل میں جانے سے پہلے اس کے بعض قواعد اور اصطلاحات کا تذکرہ فائدہ سے خالی نہیں ہے

الف: نسبی رشتے دار ورثاء کے تین طبقے ہیں۔ پہلا اور دوسرا طبقہ دو صنفوں سے تشکیل پاتے ہیں۔

پہلا طبقہ: اس کے دو صنف ہیں:

پہلا صنف: ماں باپ

دوسرا صنف: اولاد (بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ)

دوسرا طبقہ: اس کے بھی دو صنف ہیں:

پہلا صنف: دادا، دادی، نانا، نانی (بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ)

دوسرا صنف: بھائی، بہن اور ان کی اولاد (بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ)

تیسرا طبقہ: اس میں ایک ہی حصہ ہے: چچا پھوپھی اور ماموں خالہ اور ان کی اولاد

چچا سے مراد خود اس شخص کا چچا یا اس کے ماں باپ یا دادا، دادی، نانا، نانی۔۔۔ میں سے کسی کا چچا ہے اور پھوپھی، ماموں اور خالہ سے بھی یہی مراد ہے اور اولاد سے مراد بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں ہے۔

ورثاء کے طبقوں اور صنفوں سے متعلق تین قاعدے:

پہلا قاعدہ: ہر طبقہ بعد والے طبقے پر مقدم ہے لہٰذا جب تک پہلے طبقے کا کوئی ایک فرد بھی موجود ہے دوسرے طبقے کی باری نہیں آئے گی اور اسی طرح جب تک دوسرے طبقے کا کوئی ایک فرد موجود ہے تیسرے طبقے کی باری نہیں آئے گی۔

دوسرا قاعدہ: ہر صنف میں میت کا قریبی رشتہ دار اس کے دور والے رشتے دار پر مقدم ہے لیکن ایک صنف کا قریبی رشتہ دار دوسرے صنف کے دور والے رشتہ دار پر مقدم نہیں ہے۔

اس بنا پر بیٹا پوتے پر اور پوتا پڑ پوتے پر مقدم ہے لیکن باپ پوتے پر مقدم نہیں ہے کیونکہ یہ دو صنفوں میں ہیں، اسی طرح میت کا دادا، پردادے پر مقدم ہے اور بھائی بھتیجے پر مقدم ہے لیکن دادا بھتیجے پر اور بھائی پردادے پر مقدم نہیں ہے کیونکہ یہ دو صنفوں میں ہیں۔

تیسرا قاعدہ: میت کے پدری اور مادری رشتہ دار اس کے پدری رشتہ داروں پر مقدم ہیں بشرطیکہ دونوں کا میت کے ساتھ فاصلہ ایک جیسا ہو لیکن اگر ایک جیسا نہ ہو تو ار مقدم نہیں ہیں۔ اس بنا پر قریب والے رشتہ دار دور والے رشتہ داروں پر مقدم ہیں اگرچہ قریب والے رشتہ دار صرف باپ کی طرف سے ہوں اور دور والے رشتہ دار ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں۔

دوسرے اور تیسرے قاعدے سے ایک صورت مستثنیٰ ہے:

وہ یہ کہ میت کا پدری اور مادری چچازاد بھائی میت کے پدری چچا پر مقدم ہے اور ظاہر یہ ہے کہ چچا کی بیٹی چچا کے بیٹے کی طرح ہے اور پھوپھی چچا کی طرح ہے البتہ یہ استثناء اس صورت میں ہے کہ جب پدری اور مادری چچازاد بھائی اور پدری چچا کے ہمراہ پدری ماموں یا خالہ نہ ہو ورنہ یہ استثناء نہیں ہو گی۔

ب: میاں بیوی مذکورہ بالا تین طبقوں میں شمار نہیں ہوتے بلکہ ان کو ان تمام طبقات کے ساتھ وراثت ملتی ہے اور یہ کسی طبقے کے وراثت لینے سے مانع نہیں بنتے۔

ج: نسبی اور سببی رشتہ داروں کی وراثت کا حصہ بعض اوقات کسی خاص کسر کے ذریعے معین ہوتا ہے، اس کسر کو فرض اور جس رشتہ دار کو اس طرح سے وراثت ملتی ہے اسے "صاحب فرض" یا "فرض دار" کہتے ہیں اور بعض اوقات وراثت کا حصہ کسی خاص کسر کے علاوہ معین ہوتا ہے اور جس رشتہ دار کو اس طرح سے وراثت ملتی ہے اسے "قرابت دار" کہتے ہیں۔

• میراث کے فروض مندرجہ ذیل ہیں:

$\frac{1}{2}$ ، $\frac{1}{4}$ ، $\frac{1}{8}$ ، $\frac{1}{3}$ ، $\frac{1}{6}$ ، $\frac{2}{3}$

• اور صاحبان فروض یہ ہیں:

$\frac{1}{2}$:

1۔ ایک بیٹی (بیٹے کے بغیر)

2۔ شوہر (اگر میت کی بالواسطہ یا بلاواسطہ اولاد نہ ہو)

3۔ ایک پدری و مادری بہن یا صرف پدری بہن (بھائی کے بغیر)

$\frac{1}{4}$:

1۔ شوہر (اگر میت کی بالواسطہ یا بلاواسطہ اولاد ہو)

2۔بیوی(اگرمیت کی بالواسطہ یابلاواسطہ اولاد نہ ہو)

$\frac{1}{8}$:

بیوی(اگرمیت کی بالواسطہ یابلاواسطہ اولاد ہو)

$\frac{1}{3}$:

1۔ماں(اگرمیت کی بالواسطہ یابلاواسطہ اولاد نہ ہو اور میت کا باپ بھی ہو اور ماں کی وراثت سے کوئی حاجب بھی نہ ہو اور مسئلہ نمبر 2746 میں حاجب کے بارے میں وضاحت کی جائے گی)
2۔دو یا دو سے زیادہ مادری بھائی، یا دو یا دو سے زیادہ مادری بہنیں، یامادری بہن بھائی

$\frac{1}{6}$:

1۔ماں(اگرمیت کی اولاد ہو)
2۔باپ(اگرمیت کی اولاد ہو)
ماں باپ کے اس سہم میں کوئی فرق نہیں ہے کہ ماں باپ دونوں ہوں یاان میں سے صرف ایک ہو
3۔ماں(اگرمیت کی اولاد نہ ہو اور میت کا باپ زندہ ہو لیکن ماں کی وراثت سے کوئی حاجب موجود ہو)
وضاحت: جب میت کی اولاد نہ ہو تو اگر میت کے ماں باپ میں سے صرف ایک ہو تو یہ قرابتدار شمار ہوں گے اور اگر دونوں ہوں تو پھر ماں کو حاجب نہ ہونے کی صورت میں ایک $\frac{1}{3}$ اور حاجب موجود ہونے کی صورت میں $\frac{1}{6}$ ملے گا اور باپ قرابتدار شمار ہو گا۔
4۔ایک مادری بھائی یا بہن

$\frac{2}{3}$:

1۔دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں(بغیر بیٹے کے)
2۔دو یا دو سے زیادہ پدری ومادری یا صرف پدری بہنیں(بھائیوں کے بغیر)

دو قاعدے

پہلا قاعدہ: پہلے صاحبان فرض کو وراثت میں سے اپنا اپنا حصہ ملے گا اس کے بعد قرابت داروں کو باقی وراثت میں ملے گا

اس قاعدے سے ایک صورت مستثنیٰ ہے: اگر ایک یا ایک سے زیادہ حقیقی یا پدری بہنیں جد یا جدہ کے ساتھ جمع ہو جائیں (چاہے کوئی دوسرا وارث ہو یا نہ ہو) تو یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا بلکہ جد بھائی کی جگہ اور جدہ

بہن کی جگہ ہوگی اور وراثت کی تقسیم اس صورت کی طرح ہوگی کہ جیسے صرف بھائی یا بہنیں ہوں۔
دوسرا قاعدہ: مادری رشتہ داروں میں مذکر اور مونث کو برابر حصہ ملتا ہے لیکن حقیقی یا پدری رشتہ داروں میں مذکر کو مونث کے دو برابر حصہ ملتا ہے اس بنا پر مادری بھائی اور مادرری بہن کا حصہ برابر ہے لیکن حقیقی بھائی کو حقیقی بہن کے مقابلے میں دو برابر حصہ ملتا ہے اسی طرح پدری بھائی کو پدری بہن کے مقابلے میں دو برابر حصہ ملتا ہے اس قاعدے کی مزید وضاحت آنے والے مسائل میں بیان کی جائے گی۔
اس فصل اور دیگر فصول میں صرف آزاد انسانوں کے مسائل بیان کئے جائیں گے اور اس توضیح المسائل میں غلاموں کے مسائل بیان نہیں کیے جائیں گے کیونکہ اس زمانے میں ان کے مسائل پیش نہیں آتے۔

■ وہ رشتہ دار کہ جنہیں نسبی رشتہ داری کی وجہ سے وراثت ملتی ہے ■

مسئلہ 2737۔ جن رشتہ داروں کو نسبی رشتہ داری کی وجہ سے وراثت ملتی ہے ان کے تین طبقے ہیں:
پہلا طبقہ:
اس کے دو صنف ہیں:
پہلا صنف: ماں باپ
دوسرا صنف: اولاد (خواہ بلاواسطہ ہو یا بالواسطہ جتنی بھی نیچے چلی جائے)
اس قاعدے کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جو (دوسرا قاعدہ کے الف) کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے جب تک میت کی اولاد میں سے کوئی ایک فرد موجود ہے اس وقت تک میت کی اولاد کی اولاد کی نوبت نہیں آئے گی اور جب تک میت کی اولاد کی اولاد میں سے کوئی ایک فرد موجود ہے اس وقت تک میت کی اولاد کے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں کی نوبت نہیں آئے گی لیکن ماں باپ کو جس طرح اولاد کے ساتھ وراثت ملتی ہے اسی طرح اولاد کی اولاد اور اولاد کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں۔۔۔ کے ساتھ بھی وراثت ملتی ہے بہرحال جب تک پہلے طبقے کا کوئی ایک فرد ہے دوسرے طبقے کی باری نہیں آئے گی

دوسرا طبقہ: اس کے دو صنف ہیں:
پہلا صنف: جد اور جدہ (بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ جتنے بھی اوپر چلے جائیں)
دوسرا صنف: بھائی بہنیں اور ان کی اولاد (بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ جتنی بھی نیچے چلی جائے)
ہر حصے میں جو رشتہ دار میت کے زیادہ قریب ہے اس کو وراثت ملے گی اور اس کے ہوتے ہوئے جو اس کی نسبت سے زیادہ دور ہے اسے نہیں ملے گی اس بنا پر بلاواسطہ جد یا جدہ (خواہ وہ نانا نانی ہو) بالواسطہ جد یا جدہ (خواہ وہ دادا دادی ہو) پر مقدم ہیں اسی طرح بہن بھائی، بھتیجے بھتیجیوں بھانجے اور بھانجیوں پر مقدم ہیں اور

بھتیجے بھتیجیاں بھانجے اور بھانجیاں اپنی اولاد پر مقدم ہیں لیکن ایک ہی صنف کے افراد کا دوسرے صنف کے افراد کے ساتھ میت سے دور یا قریب ہونے کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ بہر حال جب تک پہلے طبقے یا دوسرے طبقے کا کوئی ایک فرد موجود ہے اس وقت تک تیسرے طبقے کی نوبت نہیں آئے گی۔

تیسرا طبقہ: یہ سب ایک ہی صنف میں ہیں: چچا، پھوپھی اور ماموں اور خالہ (جتنے بھی اوپر چلے جائیں) اور ان کی اولاد (جتنی بھی نیچے چلی جائے)

جب تک میت کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ میں سے کوئی ایک موجود ہے اس وقت تک ان کی اولاد کو وراثت نہیں ملے گی اور اسی طرح جب تک ان کی بلاواسطہ اولاد میں سے کوئی ایک فرد موجود ہے ان کی بالواسطہ اولاد کو وراثت نہیں ملے گی لیکن اگر میّت کا پدری چچا اور حقیقی چچا کا بیٹا ہو تو وراثت حقیقی چچا کے بیٹے کو ملے گی اور پدری چچا کو نہیں ملے گی۔ اس حکم کی وضاحت (الف/دوسرے اور تیسرے قاعدے سے استثنا) کے مقدمہ میں گزر چکی ہے۔

▪ تیسرے طبقے کو وراثت کیسے ملے گی ▪

مسئلہ 2738۔ اگر میت کے اپنے چچا پھوپھی یا ماموں اور خالہ نہ ہوں تو ان کی بلاواسطہ یا بالواسطہ اولاد کو وراثت ملے گی اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو میت کے باپ اور ماں کے چچا پھوپھی اور ماموں یا خالہ کو وراثت ملے گی اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد کو ملے گی اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو میت کے جد اور جدہ کے چچا، پھوپھی، ماموں، اور خالہ کو وراثت ملے گی اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد کو ملے گی۔

▪ وراثت کے لحاظ سے میاں بیوی کی مستقل حیثیت ▪

مسئلہ 2739۔ میاں بیوی کو اسی تفصیل کے ساتھ جو بعد میں بیان کی جائے گی، تینوں طبقوں کے ساتھ ایک دوسرے کی وراثت ملتی ہے۔

پہلے طبقے کی وراثت

▪ اگر وارث پہلے طبقے کا ایک فرد ہو ▪

مسئلہ 2740۔ اگر میت کا وارث پہلے طبقے کا صرف ایک فرد ہو مثلا صرف باپ یا صرف ماں

یا صرف ایک بیٹا یا صرف ایک بیٹی ہو تو میت کی پوری وراثت اسے ملے گی اوراگر صرف چند بیٹے یا چند بیٹیاں ہوں تو ان کے درمیان میت کا پورا مال بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر بیٹے بھی ہوں اور بیٹیاں بھی تو مال کو ان کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر ملے۔

▪ اگر میت کے وارث باپ یاماں اور ایک یاچند بیٹے ہوں ▪

مسئلہ 2741۔ اگر میت کے وارث باپ یا ماں اور ایک یا چند بیٹے ہوں تو مال کا $\frac{1}{6}$ باپ کو یا ماں کو ملے گا اور باقی $\frac{5}{6}$ ایک بیٹے یا بیٹوں کو ملے گا اور اگر بیٹے ہوں تو یہ ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

▪ میت کے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ باپ یاماں کا وارث بننا ▪

مسئلہ 2742۔ اگر میت کا وارث صرف باپ یا ماں اور بیٹا اور بیٹی ہوں تو مال کا $\frac{1}{6}$ باپ یا ماں کو ملے گا اور باقی $\frac{5}{6}$ بیٹے اور بیٹی کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دو برابر ملے اس بنا پر پر اگر میت کے وارث باپ اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو باپ کو $\frac{3}{18}$ بیٹے کو $\frac{10}{18}$ اور بیٹی کو $\frac{5}{18}$ ملے گا اور اگر میت کے وارث باپ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوں تو باپ کا حصہ $\frac{7}{42}$ اور دو بیٹوں میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{10}{42}$ (مل کر $\frac{20}{42}$) اور تین بیٹیوں میں سے ہر ایک کا $\frac{5}{42}$ (بطور مجموع $\frac{15}{42}$) ہو گا اور اس طرح کے دیگر مسائل کا بھی اسی طرح حساب کیا جائے گا۔

▪ باپ یاماں کاایک بیٹی کے ساتھ وارث بننا ▪

مسئلہ 2743۔ اگر میت کے وارث صرف باپ اور ایک بیٹی یا ماں اور ایک بیٹی ہو تو باپ یا ماں کا فرض $\frac{1}{6}$ اوربیٹی کا فرض $\frac{1}{2}$ ہے اور باقی ماندہ $\frac{2}{6}$ کو بھی اسی نسبت کے ساتھ ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا نتیجتاًپورے مال میں سے باپ یا ماں کو $\frac{1}{4}$ اور بیٹی کو $\frac{3}{4}$ ملے گا

▪ باپ یاماں کاچند بیٹیوں کے ساتھ وارث بننا ▪

مسئلہ 2744۔ اگر میت کے وارث صرف باپ یا ماں اور چند بیٹیاں ہوں تو باپ یا ماں کا فرض $\frac{1}{6}$ اوربیٹیوں کافرض $\frac{2}{3}$ اورباقیماندہ $\frac{1}{6}$ کواسی نسبت کےساتھ ان

کے درمیان تقسیم کیاجائے گالہٰذا پورے مال میں سے $\frac{1}{5}$ باپ یا ماں کواور $\frac{4}{5}$ بیٹیوں کو ملے گاجوانکے درمیان مساوی تقسیم کیاجائے گا۔

■ باپ اور ماں کا ایک بیٹے کے ساتھ وارث ہونا ■

مسئلہ 2745۔ اگر میت کے وارث صرف باپ اور ماں اور ایک بیٹا ہو تو باپ اور ماں میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ اور باقیماندہ $\frac{4}{6}$ بیٹے کو ملے گااور اگرباپ اور ماں اور چند بیٹے یاچند بیٹیاں ہوں تو باپ اورماں میں سے ہرایک کو $\frac{1}{6}$ اور باقیماندہ $\frac{4}{6}$ بیٹوں یا بیٹیوں کو ملے گاجوانکے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر وارث باپ اور ماں اور بیٹے اور بیٹیاں ہوں تو باپ اور ماں میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ اور باقیماندہ $\frac{4}{6}$ بیٹوں اوربیٹیوں کو ملے گااوران کے درمیان اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ بیٹے کودوبیٹیوں کے برابر ملے لہٰذااگرمیت کے ورثا باپ ماں اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوں تو باپ اور ماں میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{1}{6}$ اور بیٹے کاحصہ $\frac{2}{6}$ اورہربیٹی کاحصہ $\frac{1}{6}$ ہوگا

■ جب وارث فقط ماں اور باپ ہوں ■

مسئلہ 2746۔ اگر میت کے وارث فقط اس کے باپ اور ماں ہوں تو پھر بعض اوقات ماں کے لیے حاجب ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتا اس مسئلہ میں حاجب سے مراد یہ ہے کہ میت کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں کہ جو سب کے سب مسلمان ہوں اور ان کا باپ اور میت کا باپ ایک ہو (خواہ ان کی ماں اور میت کی ماں ایک ہو یا نہ ہو) اگر ماں کے لیے حاجب ہو تو ماں کو مال کا $\frac{1}{6}$ ملے گا اور باقیماندہ $\frac{5}{6}$ باپ کو ملے گا اور اگر ماں کے لئے حا جب نہ ہو تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماں کو ملے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ باپ کو ملے گا۔

■ جب وارث ماں باپ اور ایک بیٹی ہوں ■

مسئلہ 2747۔ اگر میت کے وارث فقط ماں باپ اور ایک بیٹی ہو تو پھر اگر ماں کے لیے حاجب (جیسا کے سابقہ مسئلہ میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے) نہ ہوتو باپ اور ماں میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملے گا اور باقیماندہ $\frac{1}{6}$ کو اسی نسبت کے ساتھ ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا نتیجتاً کل مال کا ماں باپ میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{5}$ اور بیٹی کو $\frac{3}{5}$ ملے گا اور اگر ماں کے لئے حاجب ہو تو باپ اور ماں میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملے

گا اور باقیماندہ $\frac{1}{6}$ کو باپ اور بیٹی کے درمیان ان کے حصے کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا لذا باپ کو $\frac{1}{4}$ اور بیٹی کو $\frac{3}{4}$ ملے گا اس بنا پر کل مال میں سے بیٹی کا حصہ $\frac{15}{24}$ اور باپ کا حصہ $\frac{5}{24}$ اور ماں کا حصہ $\frac{4}{24}$ ہوگا۔

▪ پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے درمیان وراثت کی تقسیم کا طریقہ ▪

مسئلہ 2748۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو میت کے پوتے اور پوتی کو میت کے بیٹے والا حصہ ملے گا اور نواسے اور نواسی کو میت کی بیٹی والا حصہ ملے گا مثلا اگر میت کا ایک نواسہ اور ایک پوتی ہو تو نواسے کا حصہ $\frac{1}{3}$ اور پوتی کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہوگا اور اگر ان کی تعداد ایک سے زیادہ ہو تو لڑکے کو لڑکی کے دو برابر ملے گا اس بنا پر اگر نواسے نواسیاں متعدد ہوں توان کا حصہ یعنی $\frac{1}{3}$ ان کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر لڑکے کو لڑکی کے دو برابر ملے گا اور اگر پوتے پوتیاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کا حصہ یعنی $\frac{2}{3}$ ان کے درمیان اسی طرح تقسیم کیا جائے گا۔

▪ جب پہلے طبقے میں شوہر یا بیوی اور قرابت دار افراد ہوں توان کے درمیان وراثت کی تقسیم کا طریقہ ▪

مسئلہ 2749۔ اگر پہلے طبقہ کے ہمراہ شوہر یا بیوی ہو اور پہلے طبقہ میں قرابتدار وارث بھی ہوں تو وراثت کی تقسیم واضح ہے: سب سے پہلے شوہر اور بیوی اور دیگر صاحب فرض ورثا (اگر ہوں) اپنا اپنا حصہ لیں گے اور باقیماندہ قرابتدار ورثاء کو ملے گا اس بناء پر اگر میت کے وارث شوہر اور بیٹا ہوں تو شوہر کو $\frac{1}{4}$ اور باقیماندہ بیٹے کو ملے گا اور اگر شوہر باپ ماں بیٹا اور بیٹی ہوں تو شوہر کو $\frac{1}{4}$ اور باپ اور ماں میں سے ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ اور باقیماندہ $\frac{5}{12}$ بیٹے اور بیٹی کو ملے گا اور بیٹے کو بیٹی کے دو برابر ملے گا نتیجتاً ہر ایک کا کل حصہ اس طرح ہوگا شوہر کا $\frac{9}{36}$ ماں باپ میں سے ہر ایک کا $\frac{6}{36}$ بیٹے کا $\frac{10}{36}$ اور بیٹی کا $\frac{5}{36}$۔

▪ پہلے طبقے میں صاحب فرض افراد کے ہمراہ بیوی یا شوہر ہو توان کے درمیان وارثت کی تقسیم کا طریقہ ▪

مسئلہ 2750۔ جب پہلے طبقے کے صاحب فرض افراد کے ہمراہ شوہر یا بیوی بھی ہوں تو یہاں پر بعض اوقات تمام فروض مل کر کل ترکے سے زیادہ ہوجائیں گے تو اس صورت میں بیٹی یا بیٹیوں کے حصے میں کمی کی جائے گی اور باپ ماں شوہر اور بیوی کے حصے میں تبدیلی نہیں ہوگی اور بعض اوقات تمام فروض مل کر کل ترکے سے کم ہوں گے تو اس صورت میں باقیماندہ مقدار کو باپ ماں اور بیٹی یا بیٹیوں کے درمیان ان کے حصوں کی نسبت سے

تقسیم کیا جائے گا اور بیوی اور شوہر کے حصے میں اضافہ نہیں ہوگا۔

• تمام فروض کے کل ترکہ سے زیادہ ہونے کی چند مثالیں:

1۔ اگر میت کے ورثاء شوہر باپ اور چند بیٹیاں ہوں تو شوہر کا فرض $\frac{1}{4}$ ہے اور باپ کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور بیٹیوں کا فرض $\frac{2}{3}$ ہے کہ جو مل کر $\frac{13}{12}$ ہو جاتا ہے اور یہ کل ترکہ سے $\frac{1}{12}$ زیادہ ہے کہ یہ $\frac{1}{12}$ لڑکیوں کے حصے سے کم کیا جائے گا۔ نتیجتاً شوہر کا حصہ $\frac{3}{12}$ ہوگا اور باپ کا حصہ $\frac{2}{12}$ ہوگا اور لڑکیوں کا حصہ $\frac{8}{12}$ سے کم ہو کر $\frac{7}{12}$ رہ جائے گا

2۔ اگر میت کے ورثاء شوہر باپ ماں اور ایک بیٹی ہوں تو اس صورت میں شوہر کا فرض $\frac{1}{4}$ ہے اور باپ کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور ماں کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور ایک بیٹی کا فرض $\frac{1}{2}$ ہے کہ جو مل کر $\frac{13}{12}$ ہو جاتے ہیں اور کل ترکہ سے $\frac{1}{12}$ زیادہ ہے یہاں پر بھی شوہر کا حصہ وہی $\frac{3}{12}$ اور باپ اور ماں میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{2}{12}$ ہوگا اور بیٹی کا حصہ $\frac{6}{12}$ سے کم ہو کر $\frac{5}{12}$ رہ جائے گا۔

3۔ اگر میت کے ورثاء بیوی باپ ماں اور بیٹیاں ہوں تو اس صورت میں بیوی کا فرض $\frac{1}{8}$ ہوگا (اس کی وضاحت بعد میں آئے گی) اور ماں باپ میں سے ہر ایک فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور بیٹیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہے کہ جو مل کر $\frac{27}{24}$ ہو جاتا ہے اس صورت میں بیوی کا حصہ وہی $\frac{3}{24}$ ہوگا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{4}{24}$ ہوگا اور بیٹیوں کا حصہ $\frac{16}{24}$ سے کم ہو کر $\frac{13}{24}$ رہ جائے گا۔

تمام فروض کے کل ترکہ سے کم ہونے کی چند مثالیں:

1۔ جب میت کے ورثا شوہر اور باپ یا ماں اور ایک بیٹی ہوں تو شوہر کا فرض $\frac{1}{4}$ ہے اور باپ یا ماں کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور بیٹی کا فرض $\frac{1}{2}$ ہے کہ جو مل کر $\frac{11}{12}$ ہو جاتے ہیں اور کل ترکہ سے $\frac{1}{12}$ باقی بچ جاتا ہے کہ جسے باپ یا ماں اور بیٹی کے درمیان ان کے حصوں کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا در نتیجہ شوہر کو وہی $\frac{4}{16}$ ملے گا اور باپ یا ماں کا حصہ بڑھ کر $\frac{3}{16}$ ملے گا اور بیٹی کا حصہ بڑھ کر $\frac{9}{16}$ ہو جائے گا۔

2۔ جب میت کے ورثاء بیوی، باپ یا ماں اور ایک بیٹی ہوں تو بیوی کا فرض $\frac{1}{8}$ ہے اور باپ یا ماں کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور بیٹی کا فرض $\frac{1}{2}$ ہے کہ جو مل کر $\frac{19}{24}$ ہو جاتے ہیں اور کل ترکہ سے $\frac{5}{24}$ باقی بچ جاتا ہے کہ جسے باپ (یا ماں) اور بیٹی کے درمیان ان کے حصوں کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا۔ نتیجتاً بیوی کا حصہ وہی $\frac{4}{32}$ ہوگا اور باپ یا ماں کا حصہ بڑھ کر $\frac{7}{32}$ اور بیٹی کا حصہ بڑھ کر $\frac{21}{32}$ ہو جائے گا۔

3۔ جب میت کے ورثا بیوی، باپ یا ماں اور بیٹیاں ہوں تو بیوی کا فرض $\frac{1}{8}$ ہے اور باپ یا ماں

کا فرض $\frac{1}{6}$ ہے اور بیٹیوں کا فرض $\frac{2}{3}$ ہوگا کہ جو مل کر $\frac{23}{24}$ ہو جاتا ہے اور $\frac{1}{24}$ باقی بچ جاتا ہے کہ جسے باپ (یا ماں) اور بیٹیوں کے درمیان ان کے حصوں کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا۔ نتیجتاً بیوی کا حصہ وہی $\frac{5}{40}$ گا اور باپ یا ماں کا $\frac{7}{40}$ ہوگا اور بیٹیوں کا حصہ بڑھ کر $\frac{28}{40}$ ہو جائے گا۔

دوسرے طبقے کی وراثت

▪ دوسرے طبقے کے اصناف ▪

مسئلہ 2751۔ نسبی رشتے داری کی بنیاد پر وراثت لینے والے دوسرے طبقے کے دو صنف ہیں:

پہلا: دادا، دادی، نانا، نانی (بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ)

دوسرا: بھائی بہن اور ان کی اولاد (بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ)

▪ اگر میت کے وارث فقط ایک بھائی اور ایک بہن ہو ▪

مسئلہ 2752۔ اگر میت کے وارث فقط ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو پورا مال اسے ملے گا اور اگر چند حقیقی بھائی یا چند حقیقی بہنیں ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں دونوں ہوں تو ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا مثلاً اگر دو حقیقی بھائی اور ایک حقیقی بہن ہو تو ہر بھائی کو $\frac{2}{5}$ ملے گا اور بہن کو $\frac{1}{5}$ ملے گا۔

▪ پدری بھائی اور بہن کی وراثت ▪

مسئلہ 2753۔ اگر میت کے حقیقی بھائی اور بہن ہوں تو میت کے پدری بھائی اور بہن کہ جو ماں کی طرف سے میت سے جدا ہیں ان کو وراثت نہیں ملے گی اور اگر میت کے حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو اگر صرف ایک پدری بھائی یا بہن ہو تو پورا مال اسے ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ پدری بھائی یا پدری بہنیں ہوں تو مال ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر پدری بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا۔

■ مادری بھائی اور بہنوں کے درمیان وراثت کی تقسیم ■

مسئلہ 2754۔ اگر میت کا وارث صرف ایک مادری بہن یا مادری بھائی ہو کہ جو باپ کی طرف سے میت سے جدا ہے تو سارا مال اسے ملے گا اور اگر چند مادری بھائی یا چند مادری بہنیں یا ایک مادری بھائی اور ایک مادری بہن یا چند مادری بھائی اور بہنیں ہوں تو ان کے درمیان مال بطور مساوی تقسیم ہوگا۔

■ حقیقی بھائی یا بہن اور ایک مادری بھائی یا مادری بہن کے درمیان وراثت کی تقسیم کا طریقہ ■

مسئلہ 2755۔ اگر میت کا حقیقی بھائی یا بہن اورپدری بھائی یا بہن اور ایک مادری بھائی یا مادری بہن ہو تو پدری بھائی یا بہن کو وراثت نہیں ملے گی بلکہ مادری بھائی یا بہن کو مال کا $\frac{1}{6}$ ملے گا اور باقیماندہ $\frac{5}{6}$ حقیقی بھائی یا بہن کو دیا جائے گا پس اگر چند حقیقی بھائی یا چند حقیقی بہنیں ہوں تو باقیماندہ $\frac{5}{6}$ کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر حقیقی بھائی اور بہنیں دونوں موجود ہوں تو ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا۔

■ حقیقی بھائی یا بہن اور چند مادری بھائیوں یا چند مادری بہنوں کے درمیان وراثت کی تقسیم کا طریقہ ■

مسئلہ 2756۔ اگر میت کے حقیقی بھائی یا بہن اور پدری بھائی یا بہن اور چند مادری بھائی یا چند مادری بہنیں یا مادری بھائی اور بہنیں دونوں ہوں توپدری بھائی یا بہن کو وراثت نہیں ملے گی بلکہ مال کا $\frac{1}{3}$ مادری بہن بھائیوں کو ملے گا جو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ حقیقی بھائی یا بہن کو دیا جائے گا اور اگر چند حقیقی بھائی یا چند حقیقی بہنیں ہوں تو مال ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا اور اگر حقیقی بھائی بھی ہوں اور حقیقی بہنیں بھی ہوں تو ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا۔

■ اگر میت کے وارث پدری بھائی اور بہن اور ایک مادری بھائی یا مادری بہن ہو ■

مسئلہ 2757۔ اگر میت کے وارث فقط پدری بھائی یا پدری بہن یا پدری بھائی اور بہن دونوں اور ایک مادری بھائی یا ایک مادری بہن ہو تو مال کا $\frac{1}{6}$ مادری بہن یا بھائی کو دیا جائے گا اور باقیماندہ $\frac{5}{6}$ پدری بھائی یا بہن کو ملے گا۔ پس اگر چند پدری بھائی یا بہنیں ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر پدری بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا۔

■ اگر میت کے وارث پدری بھائی یا بہن اور چند مادری بھائی یا چند مادری بہنیں ہوں ■

مسئلہ 2758۔ اگر میت کے وارث صرف پدری بھائی یا بہن اور چند مادری بھائی یا چند مادری بہنیں یا مادری بھائی اور بہنیں دونوں ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ مادری بہن بھائیوں کو ملے گا جو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ پدری بھائی اور بہن کو ملے گا پس اگر وہ سب بھائی یا بہنیں ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے گا۔

■ اگر میت کے وارث بیوی یا شوہر اور مادری بھائی یا بہن اور پدری یا حقیقی بھائی یا بہن ہوں ■

مسئلہ 2759۔ اگر میت کے وارث بیوی یا شوہر اور مادری بھائی یا بہن اور پدری یا حقیقی بھائی یا بہن ہوں تو بیوی یا شوہر کو وراثت دینے کے لیے مادری بھائی اور بہن کے حصے میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی بلکہ حقیقی یا پدری بھائی اور بہن کے حصے میں کمی کی جائے گی مثلاً اگر میت کے وارث شوہر اور مادری بھائی اور بہن اور حقیقی بھائی اور بہن ہوں تو مال کا آدھا حصہ شوہر کو ملے گا اور اس کا $\frac{1}{3}$ مادری بھائی اور بہن کو دیا جائے گا اور جو کچھ بچ جائے گا وہ حقیقی بھائی اور بہن کا ہوگا اس بنا پر شوہر کا حصہ $\frac{3}{6}$ ہے اور مادری بھائی اور بہن کا حصہ $\frac{2}{6}$ ہے کہ جو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا اور حقیقی بھائی اور بہن کا حصہ $\frac{1}{6}$ ہے کہ جسے ان کے درمیان اس طرح تقسیم کیاجائے گا کہ ہر بھائی کو بہن کے دو برابر ملے۔

■ میت کے بھائی اور بہن کی اولاد کا حصہ ■

مسئلہ 2760۔ اگر میت کا کوئی بھائی اور بہن نہ ہو تو ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد کو دیا جائے گا یعنی سب سے پہلے یہ فرض کیا جائے گا کہ اگر میت کا بھائی اور بہن زندہ ہوتے تو ان میں سے ہر ایک کا حصہ کتنا ہوتا اور پھر وہ حصہ اس کی اولاد کو دیا جائے گا اور مادری بھانجے بھانجی اور بھتیجے بھتیجی کا حصہ ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا اور پدری یا حقیقی بھانجے بھانجی یا بھتیجے بھتیجی کے حصے میں سے ہر لڑکے کو لڑکی کے دو برابر ملے گا۔

■ اگر میت کا وارث صرف ایک جد یا جدہ ہو ■

مسئلہ 2761۔ اگر میت کا وارث فقط دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہو تو پورا مال اسے ملے گا اور دادا دادی اور نانا نانی کے ہوتے ہوئے پڑدادا پڑدادی یا پڑنانا پڑنانی کو وراثت نہیں ملے گی اور

اگر میت کے وارث فقط دادا اور دادی ہوں تو $\frac{2}{3}$ دادے کا حصہ اور $\frac{1}{3}$ دادی کا حصہ ہوگا اور اگر نانا اور نانی ہوں تو مال ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا۔

▪ اگر میت کا وارث فقط ایک دادا یا دادی اور نانا یا نانی ہو ▪

مسئلہ 2762۔ اگر میت کے وارث فقط دادا یا دادی اور نانا یا نانی ہو تو دادے یا دادی کو $\frac{2}{3}$ اور نانے یا نانی کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

▪ اگر میت کے وارث دادا، دادی، نانا اور نانی ہوں ▪

مسئلہ 2763۔ اگر میت کے وارث دادا، دادی، نانا اور نانی ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ نانا اور نانی کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور مال کا $\frac{2}{3}$ دادا اور دادی کو دیا جائے گا نیز دادا کو دادی کے دو برابر ملے گا اس بنا پر نانا اور نانی میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{3}{18}$ ہوگا (مجموعی طور پر $\frac{6}{18}$) اور دادے کا حصہ $\frac{8}{18}$ ہوگا اور دادی کا حصہ $\frac{4}{18}$ ہوگا۔

▪ میت کے وارث بیوی یا شوہر اور نانا یا نانی اور دادا یا دادی ہوں ▪

مسئلہ 2764۔ اگر میت کے وارث بیوی یا شوہر اور نانا یا نانی اور دادا یا دادی ہوں تو شوہر یا بیوی کو وراثت دینے کے لیے نانے یا نانی کے حصے میں کمی نہیں کی جائے گی بلکہ دادا یا دادی کے حصے میں کمی کی جائے گی اس بنا پر نانے یا نانی کو $\frac{1}{3}$ ملے گا اور شوہر یا بیوی کو $\frac{1}{2}$ یا $\frac{1}{4}$ (اس تفصیل کے مطابق جو بعد میں آئے گی) ملے گا اور جو کچھ بچ جائے گا وہ دادے یا دادی کا ہوگا۔

▪ اگر میت کے وارث بھائی اور بہن کے صنف سے بھی ہوں اور جد اور جدہ سے بھی ▪

مسئلہ 2765۔ اگر میت کے وارث بھائی بہن اور ان کی اولاد کی صنف سے بھی ہوں اور جد اور جدہ کی صنف سے بھی، تو مسئلہ کی مختلف صورتیں ہیں ان صورتوں اور ان کے حکم کو بیان کرنے سے پہلے اس مسئلہ کا کلی معیار ذکر کرنا ضروری ہے "دادا ایک حقیقی بھائی یا پدری بھائی کی مانند ہے اور دادی ایک حقیقی یا پدری بہن کی مانند ہے اور نانا اور نانی ایک مادری بھائی یا بہن کی مانند ہے۔

مسئلہ کی مختلف صورتیں:

اول: میت کے وارث نانا، نانی، مادری بھائی اور بہن (یا ان میں سے بعض) ہوں اس صورت میں مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور مذکر یا مونث ہونا اس صورت کے حکم پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔

دوم: یہ پچھلی صورت کی طرح ہے لیکن یہاں پر سب رشتہ دار باپ کی طرف سے ہیں یعنی دادا اور دادی اور پدری بھائی اور بہن، اس صورت میں اگر تمام رشتہ دار مذکر یا مونث ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر بعض مذکر اور بعض مؤنث ہوں تو ہر مذکر کو مونث کے دو برابر ملے گا۔

سوم: میت کے ورثاء دادا یا دادی اور حقیقی بھائی یا بہن ہوں، اس صورت کا حکم دوسری صورت والا ہے اور اگر دادا یا دادی اور حقیقی بھائی یا بہن کے علاوہ پدری بھائی یا بہن بھی ہو تو پدری بھائی یا بہن کو وراثت نہیں ملے گی۔

چہارم: میت کے ورثاء اجداد یا جدات بعض باپ کی طرف سے اور بعض ماں کی طرف سے ہوں (خواہ سب مذکر ہوں یا مونث یا بعض مذکر ہوں اور بعض مونث) اور بھائی یا بہنیں بعض مادری اور بعض حقیقی یا پدری ہوں تو مال میں سے صرف ماں کی طرف سے تمام رشتہ داروں - خواہ وہ بھائی ہوں یا بہنیں اور اجداد ہوں یا جدات - کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوگا جو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا اور ان کے مذکر یا مونث ہونے کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی اور حقیقی یا صرف باپ کی طرف سے جتنے رشتہ دار ہیں مال میں سے ان کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہوگا اور اگر یہ سب مذکر یا سب مؤنث ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر بعض مزکر اور بعض مونث ہوں تو مال کے $\frac{2}{3}$ کو اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مونث کے دو برابر ملے۔

پنجم: اگر میت کے وارث دادا یا دادی اور مادری بھائی یا بہن ہو تو اس صورت میں بھائی یا بہن اگر ایک ہو تو مال کا $\frac{1}{6}$ اسے ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ انہیں ملے گا جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقیماندہ دادا اور دادی کا حصہ ہے۔ اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو دادے کو دادی کے دو برابر ملے گا۔

ششم: اگر میت کے ورثاء ایک طرف نانا یا نانی ہو اور دوسری طرف پدری یا حقیقی بھائی یا حقیقی بھائی اور بہن ہوں تو اس صورت میں $\frac{1}{3}$ نانے یا نانی کو ملے گا اگرچہ وہ ایک ہو اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو اس کو اپنے درمیان بطور مساوی تقسیم کریں گے اور $\frac{2}{3}$ بھائی یا بھائی اور بہن کا حصہ ہے پس اگر صرف ایک بھائی ہو تو یہ اسے ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور اگر بھائی اور بہن ہوں تو اسے اس طرح تقسیم کریں گے کہ بھائی کا حصہ ایک بہن کے حصے کے دو برابر ہو۔

اور اگر نانے یا نانی کے ساتھ مادری یا حقیقی بہن ہو تو اگر بہن ایک ہو تو اسے $\frac{1}{2}$ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں $\frac{2}{3}$ ملے گا اور ہر صورت میں نانے یا نانی کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہے اس بنا پر اگر بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو ترکہ سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر بہن ایک ہو تو ترکہ سے $\frac{1}{6}$ باقی بچ جائے گا کہ جسے یا تو بہن کو دے دیا جائے اور یا بہن اور نانے یا نانی کے درمیان ان کے حصوں کی نسبت سے تقسیم کر دیا جائے۔ نتیجتاً بہن کا یقینی حصہ $\frac{18}{30}$ اور نانے یا نانی کا یقینی حصہ $\frac{10}{30}$ ہے اور رہ گیا باقیماندہ $\frac{2}{30}$ تو اس کا مالک معلوم نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس مقدار میں وہ آپس میں مصالحت کر لیں۔ نتیجتاً اگر مصالحت کرنے کے بعد اس مقدار کو آپس میں بطور مساوی تقسیم کر لیں تو بہن کا حصہ $\frac{19}{30}$ اور نانے یا نانی کا حصہ $\frac{11}{30}$ ہو جائے گا اور اگر کوئی وارث نابالغ یا دیوانہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مصالحت کی بجائے بالغ اور عاقل افراد یہ مردّد مقدار نابالغ یا دیوانے کو بخش دیں۔

ہفتم: اگر میت کے ورثا ایک طرف اجداد یا جدات ہوں بعض باپ کی طرف سے اور بعض ماں کی طرف سے اور دوسری طرف حقیقی یا پدری بھائی یا بہن ہو- خواہ ایک ہو یا زیادہ- تو اس صورت میں نانا نانی کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہو گا اور اگر یہ ایک سے زیادہ ہوں تو اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور ان کے مذکر اور مؤنث ہونے کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ باپ کی طرف سے جو رشتہ دار ہیں انہیں دیا جائے گا اور اگر یہ سب مذکر یا سب مؤنث ہوں تو اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور اگر بعض مذکر اور بعض مؤنث ہوں تو اسے آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مونث کے دو برابر ملے

اور اگر ان اجداد یا جدات کے ساتھ مادری بھائی یا بہن ہو تو ترکے کا $\frac{1}{3}$ مادری رشتہ داروں (یعنی نانا نانی اور مادری بھائی اور بہن) کا حصہ ہو گا کہ جسے ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور ان کے مذکر اور مونث ہونے کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ دادا یا دادی کو دیا جائے گا اور اگر یہ ایک سے زیادہ ہوں تو پھر اگر سب مذکر یا سب مؤنث ہوں تو اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور اگر بعض مذکر اور بعض مؤنث ہوں تو اسے آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مونث کے دو برابر ملے

ہشتم: اگر میت کے ورثاء بعض پدری یا حقیقی بھائی یا بہنیں اور بعض مادری بھائی یا بہنیں ہوں اور ان کے ساتھ دادا یا دادی ہو تو اس صورت میں اگر مادری بھائی یا بہن ایک ہو تو اسے $\frac{1}{6}$ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں $\frac{1}{3}$ ملے گا کہ جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقی ترکہ پدری یا حقیقی بھائی یا بہن اور دادے یا دادی کو ملے گا اور اگر یہ لوگ سب مذکر یا سب مؤنث ہوں تو اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور اگر بعض مذکر اور بعض مؤنث ہوں تو اسے آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مؤنث کے دو برابر ملے۔

اور اگر ان بھائیوں یا بہنوں کے ہمراہ نانا یا نانی ہو تو مادری رشتہ داروں) یعنی نانا یا نانی اور مادری بھائی یا بہن) کا حصہ مجموعی طور پر $\frac{1}{3}$ ہو گا کہ جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ پدری یا حقیقی بھائی یا بہنوں کو ملے گا کہ جو اگر سب مذکر یا سب مؤنث ہوئے تو اسے آپس میں بطور مساوی اور اگر بعض مذکر اور بعض مؤنث ہوں تو اسے آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مونث کے دو برابر ملے۔ اس چیز کی یاد دہانی کرانا ضروری ہے کہ کلی طور پر اگر حقیقی بھائی یا بہنیں ہوں تو پدری بھائی یا بہنوں کو وراثت نہیں ملتی

▪ بھائی یا بہن کے ہوتے ہوئے ان کی اولاد کی وراثت ▪

مسئلہ 2766۔ اگر میت کا بھائی یا بہن ہو تو ان کی اولاد کو وراثت نہیں ملتی لیکن یہ حکم اس جگہ جاری نہیں ہو گا کہ جہاں بھائی یا بہن کی اولاد کی وراثت بھائی یا بہن کی وراثت کے ساتھ نہ ٹکراتی ہو مثلا اگر میت کا پدری بھائی اور نانا ہو تو پدری بھائی کو $\frac{2}{3}$ ملے گا اور نانے کو $\frac{1}{3}$ ملے گا اس صورت میں اگر میت کے مادری بھائی کا بیٹا بھی ہو تو بھائی کا بیٹا اور نانا $\frac{1}{3}$ میں شریک ہوں گے کیونکہ مادری بھائی کے بیٹے کی وراثت کا پدری بھائی کی وراثت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنتا۔

تیسرے طبقے کی وراثت

▪ وراثت کے تیسرے طبقے کے افراد ▪

مسئلہ 2767۔ تیسرا طبقہ کہ جو سب کے سب ایک ہی صنف میں آتے ہیں، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ (خواہ بلاواسطہ ہوں یا بلواسطہ) اور ان کی اولاد (بلاواسطہ ہو ں یا بالواسطہ) ہے اور اگر پہلے اور دوسرے طبقے کا کوئی فرد نہ ہو تو میت کی وراثت ان افراد کو ملے گی۔

▪ اگر میت کے وارث فقط ایک چچا یا ایک پھوپھی یا چند چچے یا چند پھوپھیاں ہوں ▪

مسئلہ 2768۔ اگر میت کے وارث فقط ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو -چاہے حقیقی ہوں (یعنی میت کا باپ اور یہ ایک ماں باپ سے ہوں) یا پدری ہو یا مادری ہو- تو سارا مال اسے ملے گا اور اگر چند چچا یا چند پھوپھیاں ہوں اور سب حقیقی ہوں یا سبب پدری ہوں یا سب مادری ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر بعض پدری اور

بعض مادری اور بعض حقیقی ہوں تو حقیقی چچا یا پھوپی کے ہوتے ہوئے پدری چچا اور پھوپھی کو وراثت نہیں ملے گی اور مادری چچا یا پھوپھی اگر ایک ہو تو اسے $\frac{1}{6}$ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں $\frac{1}{3}$ ملے گا کہ جسے بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور باقی مال حقیقی چچا یا پھوپی کو ملے گا اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو اسے ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

▪ چاچا اور پھوپھی کے درمیان وراثت کی تقسیم اگر سب مادری یا سب پدری یا سب حقیقی ہوں ▪

مسئلہ 2769۔ اگر میت کے وارث ایک یا چند چچا اور ایک یا چند پھوپھیاں ہوں تو اگر وہ سب مادری ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر سب حقیقی یا سب پدری ہوں تو چچا کو پھوپھی کے دو برابر ملے گا مثلا اگر میت کے وارث دو چچا اور ایک پھوپھی ہو اور وہ سب حقیقی یا پدری ہوں تو مال کا $\frac{1}{5}$ پھوپھی کو ملے گا اور دو میں سے ہر چچے کو $\frac{2}{5}$ ملے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی تقسیم کے سلسلے میں آپس میں مصالحت کریں اور مصالحت کا فطری طریقہ یہ ہے کہ جو مقدار دو اشخاص کے درمیان مردّد ہے اسے آپس میں بطور مساوی تقسیم کر لیں اس بنا پر مصالحت کے بعد ہر شخص کا حصہ اس کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حصے کی اوسط مقدار ہوگی۔

اس مصالحت کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ بعض علماء کے نزدیک چچا اور پھوپھی کا حصہ برابر ہے نتیجتا مذکورہ مثال ان کے نزدیک چچا اور پھوپھی میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{10}{30}$ ہوگا اس بنا پر چچا کا یقینی حصہ $\frac{10}{30}$ (صحیح نظر کے مطابق $\frac{12}{30}$) اور پھوپھی کا یقینی حصہ $\frac{6}{30}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{10}{30}$) ہوگا اور جو مقدار مردّد ہے اگر اسے مصالحت کے نتیجے میں بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو تو ہر چچا کا حتمی اور آخری حصہ $\frac{11}{30}$ اور پھوپھی کا حصہ $\frac{8}{30}$ ہوگا۔ اور اگر کوئی وارث نابالغ یا دیوانہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بالغ اور عاقل ورثاء مردّد مقدار کو مصالحت کرنے کی بجائے نابالغ یا دیوانے وارث کو بخش دیں اور آئندہ آنے والے مسائل بھی اسی طرح ہیں۔

▪ چچا اور پھوپھیوں کے درمیان وراثت کی تقسیم اگر ان میں سے صرف بعض حقیقی ہوں ▪

مسئلہ 2770۔ اگر میت کے وارث ایک یا چند چچا اور ایک یا چند پھوپھیاں ہوں اور ان میں سے بعض حقیقی اور بعض پدری اور بعض مادری ہوں تو حقیقی چچا یا پھوپھی کے ہوتے ہوئے پدری چچے اور پھوپھی کو وراثت نہیں ملے گی پس اگر میت کے حقیقی چچے اور پھوپھی کے علاوہ صرف ایک مادری چچا یا پھوپھی ہو تو مال کا $\frac{1}{6}$ مادری چچا یا پھوپی کو ملے گا اور

باقی حقیقی چچا اور پھوپھی کو ملے گا اور بچے کو پھوپھی کے دو برابر ملے گا اور اگر میت کے حقیقی چچا یا پھوپھی کے علاوہ متعدد مادری چچا اور پھوپھیاں ہوں (خواہ سب چچا ہوں یا سب پھوپھیاں ہوں یا بعض چچا اور بعض پھوپھیاں ہوں) تو مال کا $\frac{1}{3}$ مادری چچا اور پھوپھیوں کو ملے گا کہ جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقی حقیقی چچا اور پھوپھیوں کو ملے گا اور چچا کو پھوپھی کے دو برابر ملے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تقسیم کے سلسلے میں آپس میں مصالحت کریں۔

اس مصالحت کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ بعض علماء کا نظریہ یہ ہے کہ مادری چچا اور پھوپھی اور حقیقی چچا اور پھوپھی سب کو بطور مساوی وراثت ملتی ہے اس بنا پر بطور مثال اگر میت کا ایک مادری چچا اور ایک حقیقی چچا ہو اور دو حقیقی پھوپھیاں ہوں تو صحیح نظریے کے مطابق مادری چچے کا حصہ $\frac{8}{48}$ ہے اور حقیقی چچے کا حصہ $\frac{20}{48}$ ہے اور دو حقیقی پھوپھیوں میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{10}{48}$ ہے (جو مل کر $\frac{20}{48}$ بنتا ہے) لیکن بعض علما کے نظریے کے مطابق ان چار افراد میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{12}{48}$ ہے اس بنا پر مادری چچے کا یقینی حصہ $\frac{8}{48}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{12}{48}$) ہے اور حقیقی چچے کا یقینی حصہ $\frac{12}{48}$ (صحیح نظر کے مطابق $\frac{20}{48}$) ہے اور مقدار ہے اسے ہر مقام میں مصالحت کے نتیجے میں بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو مادری چچے کا آخری حصہ $\frac{10}{48}$ بنتا ہے اور حقیقی چچا کا آخری حصہ $\frac{16}{48}$ بنتا ہے اور ہر حقیقی پھوپھی کا حصہ $\frac{11}{48}$ بنتا ہے (جو مل کر $\frac{22}{48}$ ہو جاتا ہے)۔

▪ اگر میت کے وارث صرف ایک ماموں یا خالہ یا چند ماموں یا چند خالائیں ہوں ▪

مسئلہ 2771۔ اگر میت کا وارث فقط ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو پورا مال اسے ملے گا اور اگر چند ماموں یا چند خالائیں ہوں اور سب حقیقی (یعنی یہ اور میت کی ماں ایک ماں باپ سے ہوں) یا سب پدری یا سب مادری ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر متعدد ماموں اور خالاؤں میں سے بعض مادری بعض پدری اور بعض حقیقی ہوں تو پدری ماموں یا خالہ کو وراثت نہیں ملے گی اور مادری ماموں یا خالہ اگر ایک ہو تو اسے $\frac{1}{6}$ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں $\frac{1}{3}$ ملے گا جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقی مال حقیقی ماموں یا خالہ کو ملے گا کہ جو اگر ایک سے زیادہ ہوں تو وہ بھی اس کو اپنے درمیان بطور مساوی تقسیم کریں گے۔

▪ خالہ اور ماموں کے درمیان وراثت کی تقسیم اگر سب مادری یا سب پدری یا سب حقیقی ہوں ▪

مسئلہ 2772۔ اگر میت کے وارث ایک یا چند ماموں اور ایک یا چند خالائیں ہوں تو اگر سب

مادری ہوں تو مال کو ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر سب حقیقی یا سب پدری ہوں تو ماموں کو خالہ کے دو برابر ملے گا اور چونکہ یہاں پر بھی بعض فقہاء حقیقی یا پدری ماموں اور خالہ کے حصے کو برابر قرار دیتے ہیں اس لئے احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہاں پر بھی مصالحت کی جائے۔

اور مصالحت کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ بطور مثال اگر دو حقیقی ماموں اور ایک حقیقی خالہ ہوں تو صحیح نظر کے مطابق دو میں سے ہر ماموں کو $\frac{12}{30}$ اور ہر خالہ کو $\frac{6}{30}$ ملے گا اور بعض علماء کی نظر کے مطابق ہر ایک کو $\frac{10}{48}$ ملے گا نتیجتاً دو میں سے ہر ماموں کا یقینی حصہ $\frac{10}{30}$ ہوگا اور خالہ کا یقینی حصہ $\frac{6}{30}$ ہوگا اور جو مقدار مردّد ہے اگر اسے مصالحت کے بعد بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو ہر ماموں کا حصہ $\frac{11}{30}$ ہوگا اور خالہ کا حصہ $\frac{8}{30}$ ہوگا۔

▪ اگر میت کے وارث ایک مادری ماموں یا خالہ اور ایک یا چند ماموں اور خالائیں ہوں کہ جن میں سے صرف بعض حقیقی ہوں ▪

مسئلہ 2773۔ اگر میت کے وارث ایک مادری ماموں یاخالہ اور ایک یا چند پدری ماموں یا خالائیں اور ایک یا چند حقیقی ماموں یا خالائیں ہوں تو حقیقی ماموں یاخالہ کے ہوتے ہوئے پدری ماموں اور خالہ کو وراثت نہیں ملے گی اور مادری ماموں یاخالہ کو مال کا $\frac{1}{6}$ ملے گا اور باقیماندہ $\frac{5}{6}$ حقیقی ماموں اور خالہ کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ماموں کو خالہ کے دو برابر ملے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تقسیم کے سلسلے میں مصالحت کریں۔

مصالحت کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ بطور مثال اگر وارث ایک مادری ماموں اور ایک حقیقی ماموں اور ایک حقیقی خالہ ہوں ہو تو صحیح نظر کے مطابق مال کا $\frac{1}{6}$ مادری ماموں کا حصہ ہے اور باقیماندہ $\frac{5}{6}$ حقیقی ماموں اور خالہ کا حصہ ہے اس طرح کہ ماموں کو خالہ کے دو برابر ملے گا در نتیجہ مادری ماموں کا حصہ $\frac{6}{36}$ ہوگا اور حقیقی ماموں کا حصہ $\frac{20}{36}$ ہوگا اور خالہ کا حصہ $\frac{10}{36}$ ہوگا اور بعض علماء کی نظر کے مطابق ہر ایک کا حصہ $\frac{12}{36}$ ہے اور جو مقدار مردّد ہے اگر مصالحت کے بعد اسے بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو مادری ماموں کا حصہ $\frac{9}{36}$ بنے گا اور حقیقی ماموں کا حصہ $\frac{16}{36}$ بنے گا اور خالہ کا حصہ $\frac{11}{36}$ بنے گا۔

▪ اگر میت کے وارث چند مادری ماموں اور خالائیں اور ایک یا چند ماموں ہوں کہ جو سب حقیقی نہ ہوں ▪

مسئلہ 2774۔ اگر میت کے وارث چند مادری ماموں اور خالائیں (خواہ سب ماموں ہوں یا سب خالائیں ہوں یا بعض ماموں اور بعض خالائیں ہوں) اور ایک یا چند حقیقی ماموں اور ایک یا چند حقیقی خالائیں اور پدری ماموں اور خالہ ہوں تو پدری ماموں اور خالہ کو وراثت نہیں

ملے گی اور مادری ماموں اور خالہ کے درمیان مال کا $\frac{1}{3}$ بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور باقیماندہ حقیقی ماموں اور خالاؤں کو ملے گا اور اسے وہ آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر ماموں کو خالہ کے دو برابر ملے اس مسئلہ میں بھی چونکہ بعض علماء کا نظریہ یہ ہے کہ ماموں اور خالہ کا حصہ برابر ہے اور حقیقی ماموں اور خالہ یا پدری ماموں اور خالہ یا مادری ماموں یا خالہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے لہٰذا احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دو نظریوں کے مطابق جو مقدار مردّد ہے اس کے سلسلے میں اسی طرح آپس میں مصالحت کریں جس طرح سابقہ مسائل میں وضاحت ہو چکی ہے۔

▪ اگر میت کے وارث ایک یا چند ماموں یا خالائیں اور ایک یا چند چچے یا پھوپھیاں ہوں ▪

مسئلہ 2775۔ اگر میت کے وارث ایک یا چند ماموں یا خالائیں ہوں (خواہ سب ماموں ہوں یا سب خالائیں ہوں یا بعض ماموں اور بعض خالائیں ہوں) اور دوسری طرف ایک یا چند چچے یا پھوپھیاں ہوں تو ماموں یا خالاؤں کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوگا اور باقیماندہ چچوں یا پھوپھیوں کا حصہ ہوگا اور ہر گروہ کے درمیان مال کی تقسیم کا طریقہ آنے والے مسائل میں بیان کیا جائے گا۔

▪ اگر وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک یا چند چچے یا پھوپھیاں ہوں ▪

مسئلہ 2776۔ اگر میت کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک یا چند چچے اور پھوپھیاں ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماموں یا خالہ کو ملے گا اور باقیماندہ چچے اور پھوپھیوں کو ملے گا اور پھر چچے اور پھوپھیاں اگر سب مادری ہوں تو ان کا حصہ ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا اور اگر سب حقیقی یا پدری ہوں تو اس طرح تقسیم ہوگا کہ چچے کو پھوپھی کے دو برابر ملے اس بنا پر اگر وارث ایک ماموں یا خالہ اور ایک حقیقی چچا اور ایک حقیقی پھوپھی ہو تو ماموں یا خالہ کا حصہ $\frac{3}{9}$ ہوگا اور چچے کا حصہ $\frac{4}{9}$ ہوگا اور پھوپھی کا حصہ $\frac{2}{9}$ ہوگا۔

▪ اگر وارث اور ایک ماموں یا خالہ ایک مادری چچا یا پھوپھی اور ایک حقیقی یا پدری چچا اور پھوپھی ہو ▪

مسئلہ 2777۔ اگر میت کے وارث ایک ماموں یا خالہ اور ایک مادری چچا یا پھوپھی ہو اور دوسری طرف ایک حقیقی یا پدری چچا اور پھوپھی ہو تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماموں یا خالہ کو ملے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ میں سے $\frac{1}{6}$ ایک مادری چچے یا پھوپھی کو ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ حقیقی یا پدری چچے اور پھوپھیوں کو ملے گا اور چچا کو پھوپھی کے دو برابر ملے گا، اس بنا پر ماموں یا خالہ کا حصہ $\frac{9}{27}$ ہوگا اور مادری چچا یا پھوپھی کا حصہ $\frac{3}{27}$ ہوگا اور حقیقی یا پدری

چچے کا حصہ $\frac{10}{27}$ ہو گا اور حقیقی یا پدری پھوپھی کا حصہ $\frac{5}{27}$ ہو گا۔

البتہ چونکہ بعض علماء کی نظر میں چچا اور پھوپھی کا حصہ برابر ہے اور حقیقی یا پدری چچا یا پھوپھی اور مادری چچا یا پھوپھی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس مقدار میں شک ہے اس کے سلسلے میں آپس میں مصالحت کریں اس بنا پر مادری چچے یا پھوپھی کا یقینی حصہ $\frac{6}{54}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{12}{54}$) ہو گا اور حقیقی یا پدری چچے کا یقینی حصہ $\frac{12}{54}$ (صحیح نظر کے مطابق $\frac{20}{54}$) ہو گا اور حقیقی یا پدری پھوپھی کا یقینی حصہ $\frac{10}{54}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{12}{54}$) ہو گا اور ان دو نظریوں کے مطابق جس مقدار کے بارے میں شک ہے اگر اسے مصالحت کے بعد بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو مادری چچا یا پھوپھی کا حصہ $\frac{9}{54}$ بنے گا اور حقیقی یا پدری چچے کا حصہ $\frac{16}{54}$ بنے گا اور حقیقی یا پدری پھوپھی کا حصہ $\frac{11}{54}$ بنے گا اور دونوں نظریوں کے مطابق ماموں یا خالہ کا حصہ $\frac{18}{54}$ ہو گا۔

▪ اگر وارث ایک ماموں یا خالہ اور ایک مادری چچا اور پھوپھی اور ایک حقیقی یا پدری چچا اور پھوپھی ہو ▪

مسئلہ 2778۔ اگر میت کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک مادری چچا اور پھوپھی اور ایک حقیقی یا پدری چچا اور پھوپھی ہو تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماموں یا خالہ کو ملے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ میں سے $\frac{1}{3}$ مادری چچا اور پھوپھی کو ملے گا کہ جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور $\frac{1}{3}$ حقیقی یا پدری چچا اور پھوپھی کو ملے گا کہ جس میں سے چچا پھوپھی کے دو برابر لے گا اس بنا پر ماموں یا خالہ کا حصہ $\frac{9}{27}$ ہو گا اور مادری چچا اور مادری پھوپھی میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{3}{27}$ ہو گا اور حقیقی چچے کا حصہ $\frac{8}{27}$ ہو گا اور حقیقی پھوپھی کا حصہ $\frac{4}{27}$ ہو گا۔ (اس مسئلہ میں اگر مادری چچا اور پھوپھی کی جگہ چند چچا یا چند پھوپھیاں ہوں تو بھی مسئلہ کا حکم یہی ہو گا)۔

اس مسئلہ میں بھی بعض علما ہر حالت میں چچا اور پھوپھی کے حصے کو برابر قرار دیتے ہیں لہذا احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو مقدار مردّد ہے اس کے سلسلے میں آپس میں مصالحت کریں اس بنا پر مادری چچا اور مادری پھوپھی میں سے ہر ایک کا یقینی حصہ $\frac{12}{108}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{18}{108}$) ہو گا اور حقیقی چچے کا یقینی حصہ $\frac{18}{108}$ (صحیح نظر کے مطابق $\frac{32}{108}$) ہو گا اور حقیقی پھوپھی کا یقینی حصہ $\frac{16}{108}$ (بعض علماء کی نظر کے مطابق $\frac{18}{108}$) ہو گا اور جو مقدار مردّد ہے اگر مصالحت کے بعد اسے بطور مساوی تقسیم کیا جائے تو مادری چچا اور مادری پھوپھی میں سے ہر ایک کا حصہ $\frac{15}{108}$ بنے گا اور حقیقی چچا کا حصہ $\frac{25}{108}$ بنے گا اور حقیقی پھوپھی کا حصہ $\frac{17}{108}$ بنے گا

اور دونوں نظریوں کے مطابق ماموں یا خالہ کا حصہ $\frac{36}{108}$ ہو گا۔

▪ اگر وارث چند ماموں اور چند خالائیں اور چچا اور پھوپھی ہوں ▪

مسئلہ 2779۔ اگر میت کے وارث چند ماموں اور چند خالائیں ہوں اور سب حقیقی یا پدری یا مادری ہوں اور چچا اور پھوپھی بھی ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماموں اور خالاؤں کو ملے گا پس اگر وہ سب مادری ہوں تو اسے ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر سب پدری یا حقیقی ہوں تو ماموں کو خالہ کے دو برابر ملے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ چچے اور پھوپھی کے درمیان اسی طریقے کے مطابق تقسیم کیا جائے گا کہ جو سابقہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے۔

▪ اگر وارث ایک یا چند مادری ماموں یا خالہ اور ایک یا چند حقیقی ماموں یا خالہ اور چچا اور پھوپھی ہوں ▪

مسئلہ 2780۔ اگر میت کے وارث ایک یا چند مادری ماموں یا خالہ اور ایک یا چند حقیقی یا پدری ماموں یا خالہ اورایک یا چند چچا یا پھوپھیاں ہوں تو مال کا $\frac{1}{3}$ ماموں اور خالاؤں کا حصہ ہوگا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ چچا اور پھوپھی کا حصہ ہوگا کہ جسے اس طریقے کے مطابق کہ جو پہلے بیان کیا گیا ہے ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور $\frac{1}{3}$ ماموں اور خلاؤں کے درمیان بھی اس طرح تقسیم ہوگا کہ اگر میت کا ایک مادری ماموں یا ایک مادری خالہ ہو تو $\frac{1}{6}$ میں سے $\frac{1}{3}$ (یعنی کل مال کا $\frac{1}{18}$) اسے ملے گا اور باقیماندہ (یعنی کل مال کا $\frac{5}{18}$) حقیقی یا پدری ماموں یا خالہ کو ملے گا کہ جس میں سے حقیقی یا پدری ماموں کو حقیقی یا پدری خالہ کے مقابلے میں دو برابر ملے گا اور اگر میت کے چند مادری ماموں یا چند مادری خالائیں ہوں یا مادری ماموں بھی ہوں اور مادری خالائیں بھی ہوں تو $\frac{1}{3}$ میں سے $\frac{1}{3}$ (یعنی کل مال کا $\frac{1}{9}$) مادری ماموں اور خالاؤں کو ملے گا کہ جسے وہ آپس میں بطور مساوی تقسیم کریں گے اور باقیماندہ (یعنی کل مال کا $\frac{2}{9}$) حقیقی یا پدری ماموں اور خالہ کو ملے گا کہ جس میں سے حقیقی یا پدری ماموں کو حقیقی یا پدری خالہ کے مقابلے میں دو برابر ملے گا۔

اس مسئلہ میں بھی چونکہ بعض علماء حقیقی یا پدری ماموں اور خالہ کے حصے کو برابر قرار دیتے ہیں، اسی بناء پر احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو مقدار کے بارے میں شک ہے اس کے سلسلے میں آپس میں مصالحت کریں اور مصالحت کا طریقہ سابقہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے۔

▪ چچے اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی اولاد کا حصہ ▪

مسئلہ 2781۔ اگر میت کا کوئی چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ نہ ہو تو چچے اور پھوپھی

میں سے ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد کو ملے گا اور ماموں اور خالہ میں سے ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد کو دیا جائے گا کہ جسے وہ آپس میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر مذکر کو مونث کے مقابلے میں دو برابر ملے اور اگر ان کی اولاد نہ ہو تو میت کے وارث اس کے باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ اور اسی طرح اس کی ماں کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ ہوں گے اور مال کا $\frac{1}{3}$ میت کی ماں کے چچے، پھوپھی اور ماموں اور خالہ کو ملے گا اور باقیماندہ $\frac{2}{3}$ میت کے باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کو ملے گا اور میت کے باپ یا ماں کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کے درمیان مال اسی طرح تقسیم کیا جائے گا جیسے خود میت کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کے درمیان تقسیم کیا جاتا تھا اور اس کی وضاحت گذشتہ مسائل میں ہوچکی ہے

میاں بیوی کی وراثت

■ میاں بیوی کو تمام طبقات کے ساتھ وراثت ملتی ہے ■

مسئلہ 2782۔ میاں بیوی کو تمام طبقات کے ساتھ وراثت ملتی ہے اُسی تفصیل کے ساتھ جوآئندہ آنے والے مسائل میں بیان کی جائے گی۔

■ بیوی کی وراثت میں سے شوہر کا حصہ ■

مسئلہ 2783۔ اگر بیوی فوت ہو جائے اور اولاد نہ ہو تو اس کا آدھا مال اس کے شوہر کو اور باقی مال دیگر ورثاء کو ملے گا اور اگر اس شوہر سے یا کسی دوسرے شوہر سے اس کی اولاد ہو تو مال کا $\frac{1}{4}$ شوہر کو اور باقی دیگر ورثاء کو ملے گا۔

■ شوہر کی وراثت میں سے بیوی کا حصہ ■

مسئلہ 2784۔ اگرشوہر فوت ہو جائے اور اس کی اولاد نہ ہو تواس کے مال کا $\frac{1}{4}$ بیوی کو اور باقی دیگر ورثاء کو ملے گا اور اگر اس بیوی سے یا کسی دوسری بیوی سے اس کی اولاد ہو تو مال کا $\frac{1}{8}$ بیوی کو اور باقی دیگر ورثاء کو ملے گا اور بیوی کو گھر، باغ اور زراعت کی زمین اور دیگر زمینوں سے وراثت نہیں ملتی- نہ خود زمین سے اور نہ ہی اس کی قیمت سے- لیکن

عمارت، کھیتی، درختوں اور دیگر وہ چیزیں کہ جو زمین کے اوپر مستقر ہیں ان سے اس کو وراثت ملتی ہے اور دیگر ورثاء ان چیزوں کی قیمت لگا کر بیوی کو ان کی قیمت میں سے اس کا حصہ دے سکتے ہیں اور اس کے لیے اسے قبول کرنا ضروری ہے۔

▪ متعہ میں وراثت کا حکم ▪

مسئلہ 2785۔ میاں بیوی - کہ جو متعہ کے ذریعے رشتہ زوجیت میں آئے - کو ایک دوسرے کی وراثت نہیں ملتی مگر یہ کہ عقد متعہ کے ضمن میں وراثت کی شرط لگائی گئی ہو تو اس صورت میں جس کے لیے وراثت لینے کی شرط لگائی گئی ہے اسے نکاح دائم والے میاں بیوی کی طرح وراثت ملے گی۔

▪ ان چیزوں میں بیوی کا تصرف کرنا کہ جن سے اسے وراثت نہیں ملتی ▪

مسئلہ 2786۔ جن چیزوں میں سے بیوی کو وراثت نہیں ملتی - جیسے زمین اور رہائش کا مکان - اگر ان میں بیوی تصرف کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ دیگر ورثا سے اجازت لے اور احتیاط یہ ہے کہ جب تک ورثاء نے بیوی کا حصہ نہیں دیا اس وقت تک ان چیزوں میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کریں کہ جن کی قیمت سے بیوی کو وراثت ملتی ہے جیسے عمارت اور درخت۔ اگر بیوی کا حصہ دینے سے پہلے ان چیزوں کو فروخت کریں تو اگر بیوی معاملے کی اجازت دے تو صحیح ہے ورنہ بنا بر احتیاط بیوی کے حصے کی نسبت معاملہ باطل ہے اور اگر خریدار اس چیز سے آگاہ نہ ہو تو چونکہ پوری خریدی ہوئی چیز اسے نہیں مل رہی اس لیے وہ معاملے کو فسخ کر سکتا ہے۔

▪ عمارت وغیرہ کی قیمت سے بیوی کے حصے کے حساب کرنے کا طریقہ ▪

مسئلہ 2787۔ اگر عمارت اور درخت وغیرہ کی قیمت لگانا چاہیں تو ضروری ہے کہ اس طرح قیمت لگائیں کہ اگر یہ چیزیں اجارے کے بغیر زمین کے اندر رہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائیں تو ان کی قیمت کتنی ہوگی اور اس قیمت میں سے بیوی کا حصہ دیں۔

▪ زیر زمین نہر وغیرہ سے وراثت لینا ▪

مسئلہ 2788۔ کاریز وغیرہ کہ جس میں پانی بہتا ہے اس کا حکم زمین والا ہے اور اس کے اندر جو اینٹیں وغیرہ لگی ہوئی ہیں ان کا حکم عمارت والا ہے۔

▪ ایک سے زیادہ بیویاں ہونے اور مرض الموت میں شادی کرنے کی صورت میں بیوی کی وراثت ▪

مسئلہ 2789۔ اگر میت کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں چنانچہ اگر اس کی اولاد نہ ہو تو مال کا $\frac{1}{4}$ اور اگر اولاد ہو تو مال کا $\frac{1}{8}$ (اسی تفصیل کے مطابق جو پہلے بیان کی جا چکی ہے) اس کی بیویوں کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا، اگرچہ شوہر نے سب کے ساتھ یا ان میں سے بعض کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو اور اگراس بیماری میں کسی عورت کے ساتھ عقد کرے کہ جس میں وہ دنیا سے رخصت ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہمبستری بھی نہ کی ہو تو اس بیوی کو اس کی وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا اور اس کا حق مہر بھی نہیں ہے۔

▪ شوہر کی وراثت اگر عورت مرض الموت میں شادی کرے ▪

مسئلہ 2790۔ اگر عورت بیماری کی حالت میں شادی کرے اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے تو اس کے شوہر کو وراثت ملے گی اگرچہ اس نے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو۔

▪ طلاق رجعی کی عدت میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی وراثت ملنا ▪

مسئلہ 2791۔ اگر عورت کو اس طریقے کے مطابق کہ جو طلاق کے احکام میں بیان ہو چکا ہے طلاق رجعی دے اور عدت کے دوران عورت فوت ہو جائے تو شوہر کو اس کی وراثت ملے گی۔ اسی طرح اگر عدت کے دوران شوہر فوت ہو جائے تو بیوی کو اس کی وراثت ملے گی لیکن اگر عدت گزرنے کے بعد یا طلاق بائن کی عدت میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے تو دوسرے کو اس کی وراثت نہیں ملے گی۔

▪ اس صورت میں بیوی کو وراثت جب شوہر مرض الموت میں اسے طلاق دے ▪

مسئلہ 2792۔ اگر شوہر مرض الموت کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے اور بارہ قمری مہینے گزرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو تین شرائط کے ساتھ بیوی کو اس کی وراثت ملے گی

اول: بیوی نے اس مدت میں کسی دوسرے سے شادی نہ کی ہو۔

دوم: ایسا نہ ہو کہ شوہر کی طرف رغبت نہ ہونے کی وجہ سے اس نے شوہر کو کوئی مال دیا ہو جس کی وجہ سے وہ اسے طلاق دینے پر راضی ہوا ہو بلکہ اگر اس نے شوہر کو کچھ نہ بھی دیا ہو لیکن طلاق بیوی کی درخواست پر دی گئی ہو تو بھی بیوی کا وراثت لینا محل اشکال ہے۔

سوم: شوہر جس بیماری میں بیوی کو طلاق دی ہے، اسی بیماری کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے فوت ہو جائے پس اگر اس بیماری سے صحت یاب ہو جائے اور پھر کسی دوسری وجہ سے فوت ہو جائے تو اس کی

بیوی کو وراثت نہیں ملے گی۔

▪ وہ لباس جو مرحوم شوہر نے اپنی بیوی کے لیے خریدے ہیں ▪

مسئلہ 2793۔ جو کپڑے مرد نے اپنی بیوی کے پہننے کے لئے فراہم کئے ہوں اگرچہ بیوی ان کپڑوں کو پہن چکی ہو شوہر کی وفات کے بعد وہ شوہر کے مال کا حصہ ہوں گے مگر جب ثابت ہوجائے کہ شوہر نے اسے اپنی بیوی کی ملکیت میں دے دئے تھے۔

وراثت کے متفرقہ مسائل

▪ باپ کے اموال میں سے بڑے بیٹے کی مخصوص چیزیں ▪

مسئلہ 2794۔ میّت کا قرآن، کتابیں، انگوٹھی، تلوار، اسلحہ، وہ لباس جسے وہ پہن چکا ہے یا پہننے کے لیے مہیا کیا تھا اور اونٹ کی کاٹھی، یہ سب بڑے بیٹے کا مال ہے اور میت کا قرآن، انگوٹھی، تلوار اور اسلحہ اگر ایک سے زیادہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ ان کے سلسلے میں بڑا بیٹا دیگر ورثاء کے ساتھ مصالحت کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر میت کی سواری کے سلسلے میں بھی بڑے بیٹے کی رضامندی حاصل کی جائے۔

▪ بڑے بیٹے کے مخصوص حصے سے میت کا قرض ادا کرنا ▪

مسئلہ 2795۔ اگر میت مقروض ہو تو اگر اس کا قرض اس کے مال کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ بڑے بیٹے کی یہ مخصوص چیزیں کہ جن کے سلسلے میں گزشتہ مسئلہ میں وضاحت کی گئی ہے میت کے قرض کی ادائیگی کے لیے دی جائیں اور اگر میت کا قرض اس کے مال سے کمتر ہو تو ضروری ہے کہ میت کا قرض ادا کرنے کے لیے تناسب کے ساتھ بڑے بیٹے کی مخصوص چیزوں میں سے بھی دیا جائے مثلا اگر میت کا کل مال 6 لاکھ روپے ہو اور اس میں سے 2 لاکھ کی وہ چیزیں ہوں جو بڑے بیٹے کا مال ہیں اور میت 3 لاکھ روپے کا مقروض ہو تو ضروری ہے کہ بڑا بیٹا میت کے قرض کی ادائیگی کے لئے 1لاکھ روپے کی مقدار اپنی مخصوص چیزوں میں سے دے۔

▪ مسلمان کافر کا وارث بنتا ہے ▪

مسئلہ 2796۔ مسلمان کو کافر کی وراثت ملتی ہے لیکن کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا اگرچہ کافر میت کا باپ یا بیٹا ہو۔

▪ قاتل کو مقتول کی وراثت ملنا ▪

مسئلہ 2797۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار کو جان بوجھ کر اور بے گناہ قتل کردے تو قاتل کو اس کی وراثت نہیں ملے گی لیکن اگر غلطی سے قتل کرے چاہے وہ جان بوجھ کر مارنے کی طرح ہی ہو مثلا اس کی پٹائی کرے اور وہ اتفاقا فوت ہوجائے یا وہ جان بوجھ کر مارنے کی طرح نہ ہو مثلا ہوا میں پتھر پھینکے اور وہ اتفاقا اس کے کسی رشتہ دار کو لگے اور اسے مار ڈالے تو اس کا وارث بنے گا لیکن قتل کی دیت سے اس کو وراثت ملنا - کہ جسے بعد میں بیان کیا جائے گا - محل اشکال ہے۔

▪ وہ افراد کہ جنہیں دیت سے وراثت نہیں ملتی ▪

مسئلہ 2798۔ مادری بھائی یا بہنیں اور ان کی اولاد اور ہر وہ شخص کہ جو مادری بھائی یا بہن کے ذریعے میت کا رشتہ دار بنتا ہے اسے دیت سے وراثت نہیں ملے گی۔

▪ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی وراثت ▪

مسئلہ 2799۔ جب بھی وراثت تقسیم کرنا چاہیں تو جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو، اگر وہ زندہ پیدا ہوجائے تو اسے وراثت ملے گی اگر بچے کے ایک سے زیادہ ہونے کا احتمال نہ ہو تو ایک لڑکے کا حصہ الگ کرنے کے بعد باقی کو ورثا اپنے درمیان تقسیم کر لیں گے لیکن اگر ماں کے پیٹ میں دو یا تین بچوں کے ہونے کا احتمال ہو اور ورثا ان سب کے حصے کو جدا کرنے پر راضی نہ ہوں تو ایک بیٹے کے حصے سے زائد کو اپنے درمیان تقسیم کر سکتے ہیں۔

بہر حال پیدائش کے بعد نومولود کو اس صورت میں وراثت ملے گی جب اس کی زندگی کے واضح اثرات موجود ہوں جیسے رونا اور واضح طور پر حرکت کرنا ورنہ شرعا حکم لگایا جائے گا کہ بچہ مردہ پیدا ہوا ہے اور وراثت میں اس کا حصہ نہیں ہے۔

اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ اگر کسی ذریعے سے - جیسے آج کل جدید میڈیکل کے ذرائع ہیں - اطمینان ہو جائے کہ جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہے وہ لڑکا ہے یا لڑکی اور بعض ورثا لڑکے اور لڑکی کے حصے کے درمیان جو فرق ہے اس کی تقسیم کو موخر کرنے کے لئے تیار نہ ہوں یا ورثا کے درمیان بعض افراد نابالغ

یا دیوانے ہوں اور اس مقدار کی تقسیم کو موخر کرنا ان کے نقصان میں ہو تو اس چیز کا تعین ضروری ہے کہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی بہر حال اگر کسی بھی طرح سے بچے کی صورتحال کا اطمینان ہو جائے تو اس کے مطابق وراثت تقسیم ہو گی۔

حدود کے احکام

حدوہ سزا ہے کہ جسے بعض گناہوں کے لئے معین کیا گیا ہے۔
اسلام میں گناہوں کی حد جاری کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے چنانچہ چند روایات میں آیا ہے کہ ایک حد کا جاری کرنا چالیس دن (یا چالیس دن رات) کی بارش سے زیادہ مفید ہے البتہ اس چیز پر بھی زور دیا گیا ہے کہ حد جاری کرنے میں افراط سے کام لینا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص افراط کرے تو خود اسے سزا دی جائے گی۔

تین نکات

حدود کے احکام میں تین نکات کی یاد دہانی کرانا ضروری ہے:
1: اس فصل میں جو احکام بیان کئے جائیں گے وہ آزاد لوگوں کے آپس کے روابط سے متعلق ہیں لیکن غلاموں کے آپس کے روابط اور ان کے آزاد افراد کے ساتھ روابط کے مخصوص احکام ہیں کہ جنہیں ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں کیا جاتا۔
2: حدود کا اجرا صرف حاکم شرع کے حکم سے ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے کو دخالت کا حق نہیں ہے
3: بعض اوقات حدود کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہوتا ہے جیسے حق قصاص اور حد قذف کا حق (اس شخص کے لئے کہ جس کی طرف زنا، لواطت یا چپٹی (نسوانی ہم جنس پرستی کی نسبت دی گئی ہے) اور بعض اوقات حدود کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہوتا ہے جیسے زنا اور لواط۔
لوگوں کے حقوق میں حد جاری کرنے کا انحصار صاحب حق کی نظر پر ہے اور اگر وہ اپنے حق سے صرف نظر کرلے تو حد جاری نہیں ہوگی۔

▪ محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے یا زنا بالجبر کی حد ▪

مسئلہ 2800۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی نسبی محرم عورت - جیسے ماں اور بہن - کے ساتھ زنا کرے تو تلوار کے ساتھ اس کی گردن پر ایک ضرب ماری جائے گی چاہے زندہ رہے یا مارا جائے اور اگر کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) کے ساتھ زنا کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کوئی مرد کسی عورت کو مجبور کر کے اس کے ساتھ زنا کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی حکم ہے اگر کافر مرد مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے۔

▪ زنا کی حد ▪

مسئلہ 2801۔ اگر بالغ وعاقل مرد کسی شرعی عذر (جیسے اکراہ و اجبار اور مسئلہ کے حکم یا اس کے موضوع سے لا علمی) کے بغیر زنا کرے (سابقہ مسئلہ میں بیان کیے گئے موارد کے علاوہ) تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر تین مرتبہ زنا کرے اور ہر مرتبہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں تو چوتھی مرتبہ اسے قتل کردیا جائے گا لیکن اگر زنا کرنے والے کی دائمی بیوی ہو کہ جس کے ساتھ اس نے ہمستری کی ہو اور جب بھی چاہے اس کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہو تو اسے سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کیا جائے گا اور مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ زنا کرنے والی عورت کا حکم زنا کرنے والے مرد جیسا ہے اور اگر کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ دائمی عقد کرے اور اس کے ساتھ ہمبستری کرنے سے پہلے زنا کرے تو اس کا سر مونڈ کر جس شہر میں وہ رہتا ہے اس سے ایک سال کے لئے بدر کردیا جائے گا اور اس مدت میں اس کی بیوی کو اس سے جدا رکھا جائے گا اسی طرح اگر عورت شوہر کے ساتھ ہمبستری سے پہلے زنا کرے تو اسے بھی ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔

▪ اس شخص کو قتل کرنا جو کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کر رہا ہو ▪

مسئلہ 2802۔ اگر کوئی مرد دیکھے کہ کوئی شخص اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر رہا ہے تو اگر اسے اپنی جان کا شدید خطرہ نہ ہو تو دونوں کو قتل کر سکتا ہے اور اگر انہیں قتل نہ کرے تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی۔

▪ لواط کی حد ▪

مسئلہ 2803۔ اگر عاقل اور بالغ مرد کسی شرعی عذر (جیسے لاعلمی اور اجبار و اکراہ) کے بغیر لواط کرے چنانچہ اگر اس کی دائمی بیوی ہو کہ جس کے ساتھ یہ ہمبستری کر چکا ہو اور جب بھی چاہے اس کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور مفعول نے بھی اگر بغیر عذر کے ایسا کیا ہو تو اسے بھی قتل کیا جائے گا اور اسے کس طرح قتل کیا جائے گا اس کا انحصار حاکم شرع کی نظر پر ہے لذا وہ اسے قتل کرنے کے لئے ہر ایسا طریقہ اپنا ئے گا کہ جو معاشرے کو گناہ سے محفوظ بنانے کے لیے موثر ہو۔

▪ جان بوجھ کر کسی کو قتل کرنے یا کسی دوسرے کے قتل کا حکم دینے کی سزا ▪

مسئلہ 2804۔ اگر عاقل اور بالغ شخص جان بوجھ کر کسی کو ناحق قتل کر دے تو مقتول کے اولیاء قاتل کو قتل کرنے کا حق رکھتے ہیں اور اگر کوئی بالغ و عاقل شخص قاتل شمار نہ ہو لیکن اس کے حکم سے کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر اور ناحق قتل کر دے تو حکم دینے والے کو دائمی قید کی سزا دی جائے گی۔ مقتول کے اولیاء کہ جنہیں قصاص لینے کا حق ہے وہ افراد ہیں جن کو میت کی وراثت ملتی ہے البتہ میاں بیوی کو قصاص اور معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

▪ بیٹے کے ہاتھوں باپ کا یا باپ کے ہاتھوں بیٹے کا قتل ▪

مسئلہ 2805۔ اگر بیٹا جان بوجھ کر اپنے باپ کو ناحق قتل کر دے تو مقتول کے اولیاء اسے قتل کرنے کا حق رکھتے ہیں لیکن اگر باپ اپنے بیٹے کو ناحق قتل کر دے تو دیت کے احکام میں بیان کیے گئےطریقے کے مطابق دیت دے گا اور حاکم شرع جتنے مناسب سمجھے اسے کوڑے مار سکتا ہے۔

▪ شہوت کی بنا پر کسی لڑکے کا بوسہ لینا ▪

مسئلہ 2806۔ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں شہوت کی بنا پر کسی لڑکے کا بوسہ لے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر احرام کی حالت کے علاوہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو حاکم شرع جس قدر مناسب سمجھے اسے تیس سے نوے کوڑے لگا سکتا ہے اس گناہ کے بارے میں روایت میں آیا ہے کہ جو شخص اس گناہ کا ارتکاب کرے خداوند عالم اگ کا ایک دھانہ اس کے منہ کے ساتھ لگا دے گا نیز روایت میں آیا ہے کہ آسمان و زمین کے فرشتے اور رحمت وغضب والے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے لئے جہنم تیار ہے۔

▪ دو افراد کو زنا یا لواط کے لیے آپس میں ملانے کی حد ▪

مسئلہ 2807۔ اگر کوئی شخص کسی مرد اور عورت کو زنا کے لیے یا مرد اور لڑکے کو لواط کے لیے آپس میں ملائے تو بنا پر مشہور اسے 75 کوڑے مارے جائیں گے اور اگر مرد ہو تو 75 کوڑوں کے بعد اس کا سر مونڈ کر کوچہ وبازار میں پھرایا جائے گا اور جس جگہ اس نے یہ کام کیا ہے وہاں سے اسے نکال باہر کیا جائے گا۔

▪ زنا یا لواط کو روکنے کے لیے کسی کو قتل کرنا ▪

مسئلہ 2808۔ اگر کوئی شخص زنا یا لواط کرنا چاہتا ہو اور اسے قتل کئے بغیر اس کام کو روکنا ممکن نہ ہو تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔

▪ کسی دوسرے کی طرف زنا، لواط یا چپٹی (نسوانی ہم جنس پرستی) کی نسبت دینے کی حد ▪

مسئلہ 2809۔ اگر بالغ و عاقل شخص کسی بالغ عاقل اور پاک دامن مسلمان مرد یا عورت کی طرف زنا، لواط یا چپٹی کی نسبت دے اور اسے شرعی طریقے سے ثابت نہ کر سکے تو لباس کے اوپر سے اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے اور کوڑا بھی متوسط طور پر مارا جائے گا اور عبا کے علاوہ اس کے دیگر کپڑے نہیں اتارے جائیں گے۔

اس حد سے چند موارد مستثنیٰ ہیں:

اول: اگر دو افراد میں سے ہر ایک دوسرے کی طرف زنا، لواط یا چپٹی کی نسبت دے تو حد جاری نہیں ہو گی بلکہ حاکم شرع کے حکم سے ان دونوں کو تعزیر لگائی جائے گی۔

دوم: اگر باپ اپنے بیٹے یا بیٹی کی طرف ایسی نسبت دے تو اس پر حد جاری نہیں ہو گی بلکہ اسے تعزیر لگائی جائے گی

سوم: اگر شوہر اپنی بیوی کی طرف ایسی نسبت دے تو اس کا خاص حکم ہے کہ جسے فقہ کی کتابوں میں "لعان" کے باب میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر کوئی شخص دوسرے کو ولدالزنا (زنازادہ) کہے تو اگر اس جملے کے ساتھ اس کے ماں باپ کی طرف زنا کی نسبت دے تو اس کے ذمہ میں مذکورہ بالا حد ثابت ہو جائے گی لیکن اگر صرف اسے گالی دینا چاہتا ہو اور سنجیدگی سے زنا کی نسبت نہ دے تو اس نے گناہ کیا لیکن مذکورہ بالا حد ثابت نہیں ہو گی۔

قابل ذکر ہے کہ یہ حد اس شخص کا حق ہے کہ جس کی اِس طرح سے توہین کی گئی ہے اور اگر وہ بخش دے تو حد جاری نہیں ہو گی۔

▪ شراب خواری کی حد ▪

مسئلہ 2810۔ اگر کوئی بالغ اور عاقل شخص کسی شرعی عذر کے بغیر شراب یا کوئی دوسرا مست کرنے والا مشروب پیئے تو پہلی اور دوسری مرتبہ اسے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور تیسری مرتبہ اسے قتل کیا جائے گا اور اگر مرد ہو تو کوڑے مارنے کے لیے شرمگاہ کے علاوہ اس کے پورے بدن کو برہنہ کیا جائے گا اور یہ حد جاری کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اس

نے اتنی پی ہو کہ مست ہو جائے بلکہ اگر تھوڑی سی پی ہو تو بھی یہ حد ثابت ہوجائے گی۔

▪ چوری کی حد اور اسے جاری کرنے کے شرائط ▪

مسئلہ 2811۔ اگر کوئی بالغ اور عاقل شخص ایسا مال چوری کرے کہ جس کی مالیت $\frac{1}{5}$ شرعی دینار ہو تو اگر اس میں وہ شرائط پائے جائیں جو فقہ کی کتابوں میں ذکر کیے گئے ہیں تو پہلی مرتبہ میں اس کے دائیں ہاتھ کی چار انگلیاں جڑ سے کاٹ دی جائیں گی اور ہتھیلی اور انگوٹھے کو چھوڑ دیا جائے گا اور دوسری مرتبہ میں اس کے بائیں پیر کو قدم کے درمیان سے کاٹا جائے گا اور ایڑی کو چھوڑ دیا جائے گا تاکہ اس کے ساتھ وہ چل سکے اور تیسری مرتبہ میں اسے قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے اور اس کے اخراجات بیت المال سے ادا کئے جائیں گے، اور اگر چوتھی دفعہ چوری کرے تو ضروری ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔

مشہور قول کے مطابق شرعی دینار $\frac{3}{4}$ معمولی مثقال یعنی 18 چنے ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے مسئلہ 1904 میں بیان کیا ہے ظاہراً شرعی دینار کا وزن اس مقدار سے زیادہ ہے اور بعض محققین کی نظر کے مطابق شرعی دینار تقریباً 4/24 گرام اور بعض دیگر کی نظر کے مطابق تقریباً 4/46 گرام ہے اس نظر کی بنا پر چوری کی حد کا نصاب تقریباً 0/9 گرام بنتا ہے اور جب تک چوری کئے گئے مال کی مالیت نصاب کی یقینی مقدار تک نہ پہنچے حد جاری نہیں ہوگی۔

دیت کے احکام

▪ قتل کی اقسام ▪

مسئلہ 2812۔ قتل کی تین قسمیں ہیں:

اول: جان بوجھ کر قتل: جان بوجھ کر قتل میں یا تو قاتل قتل کے ارادے سے کسی کو قتل کرتا ہے یا قتل ایسے آلے کے ذریعے انجام پاتا ہے کہ جو بطور معمول قتل کر دیتا ہے اور قاتل کو اس چیز کا عقلائی احتمال بھی ہو۔

دوم: قتل شبہ عمد (عمد یعنی جان بوجھ کر): اس میں انسان کسی کو ایسے آلے کے ساتھ مارتا ہے کہ جو بطور معمول قتل نہیں کرتا یا قاتل کو اس کا احتمال نہیں ہوتا اور اس کے قتل کا ارادہ بھی نہیں کرتا لیکن اتفاقی طور پر قتل ہو جاتا ہے۔

سوم: قتل خطا: اس میں قاتل مقتول کے ساتھ کوئی کام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوتا بلکہ بطور مثال وہ کسی جانور کا شکار کرنے کے لئے گولی چلاتا ہے اور غلطی سے کسی کو قتل کر دیتا ہے۔

قتل عمد میں مقتول کا ولی قاتل کو معاف بھی کر سکتا ہے یا قصاص کے شرائط کے ہوتے ہوئے حاکم شرع کے حکم سے اسے قتل بھی کر سکتا ہے اور اگر مسلمان مقتول، عورت یا لڑکی ہو تو اگرچہ اس کے مسلمان قاتل کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر قاتل مرد ہو تو ضروری ہے کہ اسے آدھی دیت دی جائے۔ اور طرفین دیت کی جس مقدار پر راضی ہوں مقتول کا وارث اسے قاتل سے لے سکتا ہے اور اگر ان کی رضامندی شریعت میں معین شدہ دیت کے بارے میں ہو تو چونکہ شریعت میں دیت کے لیے جو مقادیر معین کی گئی ہیں وہ مختلف ہیں اس لیے قاتل جو بھی مقدار چاہے دے سکتا ہے اس بنا پر وہ چاندی کی قیمت کا انتخاب کر سکتا ہے کہ جو دیت کی دیگر اقسام سے کمتر ہے اور اگر ان کی رضامندی دیت کی کسی خاص قسم کے کے سلسلے میں ہو تو ضروری ہے کہ قاتل وہی قسم دے۔

قتل شبہ عمد اور قتل خطا میں مقتول کا ولی قاتل کو قتل کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ اسے اس سے دیت لینے کا حق ہے اور قتل شبہ عمد میں دیت خود قاتل سے لی جائے گی اور قتل خطا میں عاقلہ (قاتل کے پدری رشتے داروں) سے لی جائے گی اور اگر وہ نہ دیں تو خود قاتل سے لی جائے گی۔

▪ قتل کی دیت ▪

مسئلہ 2813۔ اگر کوئی شخص مسلمان مرد کو قتل کردے تو قاتل یا اس کے عاقلہ کو جو دیت

دینا ہے وہ مندرجہ ذیل چھ چیزوں میں سے ایک ہے:
1۔ جان بوجھ کر قتل میں سو اونٹ اور ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے وہ اونٹ دے جو چھٹے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔
اور بہتر یہ ہے کہ نر ہو کہ جسے خصی نہ کیا گیا ہو۔ قتل شبہ عمد اور قتل خطا میں اونٹوں کی عمر اور ان کے نر اور مادہ ہونے کے لحاظ سے دیگر شرائط ہیں کہ جنہیں فقہ کی مفصل کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔
2۔ دو سو گائے۔
3۔ ہزار بھیڑ بکریاں۔
4۔ دو سو حلے: حلہ کپڑے کی ایک قسم ہے اور چونکہ اس بارے میں علمائے لغت کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ حلے سے مراد کیا ہے اس لیے احتیاط یہ ہے کہ دیت ادا کرنے کے لئے اس کی دیگر اقسام کا انتخاب کیا جائے۔
5۔ سونے کے ہزار شرعی دینار اور بنابر مشہور سونے کے ہر دینار کی مقدار 18 چنے سکے دار سونا ہے۔
6۔ دس ہزار درہم اور بنابر مشہور ہر درہم 12/6 چنے سکے دار چاندی ہے۔

درہم اور دینار کی دقیق تر مقدار کے بارے میں مسئلہ نمبر 1872، 1904 اور 1905 میں زیادہ وضاحت کی گئی ہے۔
اگر مقتول مسلمان عورت ہو تو مذکورہ چھ چیزوں میں سے ہر ایک میں اس کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے اور اگر مقتول کافر ذمی ہو چنانچہ وہ مرد ہو تو اس کی دیت آٹھ سو درہم ہے اور اگر عورت ہو تو چار سو درہم ہے اور اگر کافر غیر ذمی ہو تو اس کی دیت نہیں ہے۔

▪ وہ چیزیں کہ جن کی دیت قتل کی دیت جیسی ہے ▪

مسئلہ 2814۔ چند چیزیں ایسی ہیں جن کی دیت قتل کی دیت جیسی ہے کہ جس کی مقدار سابقہ مسئلہ میں بیان ہو چکی ہے:
ایک: اگر کسی کی دونوں آنکھیں اندھی کر دے یا اس کی آنکھوں کی چاروں پلکوں کو ختم کر دے اور اگر ایک آنکھ کو اندھا کرے تو قتل والی آدھی دیت دے گا اور ہر پلک میں بھی دیت کا ایک $\frac{1}{4}$ دیا جائے گا۔
دو: کسی کے دونوں کان کاٹ دے یا کوئی ایسا کام کرے کہ اس کے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور اگر ایک کان کاٹے یا ایک کان کو بہرا کرے تو ضروری ہے کہ قتل والی آدھی دیت دے اور ہر کان کی لو کی دیت اس کان کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

تین: پورے ناک یا ناک کی لو کو کاٹ دے۔
چار: کسی کی زبان کو جڑ سے کاٹ دے اور اگر زبان کا کچھ حصہ کاٹے تو زبان کاٹنے کی وجہ سے اٹھائیس حروف میں سے جتنے حروف وہ نہ بول سکتا ہو اس کی نسبت سے دیت دے گا مثلاً اگر ایک حرف نہ بول سکے تو دیت کا $\frac{1}{28}$ دے گا اور اگر دو نہ بول سکے تو $\frac{2}{28}$ دے گا و۔۔۔ اور فارسی والے چار حروف کی نسبت بھی حاکم شرع کی نظر کے مطابق دیت لی جائے گی۔
اور اگر گونگے کی پوری زبان کاٹ دے تو دیت کا ایک تہائی حصہ دے گا اور اگر گونگے کی زبان کا کچھ حصہ کاٹے تو زبان کے کاٹے ہوئے حصے کی نسبت سے گونگے کی زبان کی دیت میں سے دے گا اس بنا پر گونگے کی آدھی زبان کاٹنے کی دیت $\frac{1}{2}\times\frac{1}{3}=\frac{1}{6}$ اور گونگے کی زبان کا تیسرا حصہ کاٹنے کی دیت $\frac{1}{3}\times\frac{1}{3}=\frac{1}{9}$ ہو گی
پانچ: کسی کے پورے دانت ختم کر دے اور منہ کے آگے والے بارہ دانتوں میں سے ہر ایک کی دیت پوری دیت کا پانچ فیصد اور پیچھے والے سولہ دانتوں میں سے ہر ایک کی دیت پوری دیت کا 2/5ـ100 ہے۔
چھ: کسی کے دونوں ہاتھوں کو جوڑ سے جدا کر دے اور اگر ایک ہاتھ کو جوڑ سے جدا کرے تو قتل والی آدھی دیت دے گا۔
سات: کسی کی دس انگلیاں کاٹ دے اور ہر انگلی کی دیت قتل والی دیت کا $\frac{1}{10}$ ہے
آٹھ: کسی مرد یا عورت کے دونوں پستان کاٹ دے اور ایک پستان کاٹے تو قتل والی آدھی دیت دے گا۔
نو: کسی کے دونوں پیر جوڑ سے یا پیروں کی تمام دس انگلیاں کاٹ دے اور پیر کی ہر انگلی کی دیت قتل والی دیت کا $\frac{1}{10}$ ہے۔
دس: مرد کے خصیے ضائع کر دے۔
گیارہ: کسی کو اس طرح نقصان پہنچائے کہ اس کی عقل زائل ہو جائے۔
بارہ: کسی کو ایسا نقصان پہنچائے کہ وہ خوشبو اور بدبو کو محسوس نہ کر سکے۔

▪ عورت کے بدن کے اعضاء کی دیت ▪

مسئلہ 2815۔ عورت کے بدن کے اعضاء کی دیت جب تک دیت کے ایک تہائی حصے تک نہ پہنچے مرد کی دیت کے برابر ہو گی اور اگر ایک تہائی حصے تک پہنچ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہو گی۔

▪ قتل کا کفارہ ▪

مسئلہ 2816۔ جان بوجھ کر قتل میں اگر مقتول کے اولیاء قاتل کو معاف کر دیں یا دیت لے لیں تو ضروری ہے کہ قاتل دو ماہ پے در پے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو سیر کرے (البتہ ایک غلام آزاد کرنے کا فریضہ بھی ہے کہ جو اس زمانے میں نہیں ہے) اور قتل شبہ عمد یا خطا میں ضروری ہے کہ دیت کے علاوہ خود قاتل ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام کو آزاد نہ کر سکے (جیسا کہ آج کل کے زمانے میں ہے) تو دو ماہ پے در پے روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو ساٹھ فقیر وں کو سیر کرے۔

▪ حرام مہینوں میں قتل کا کفارہ ▪

مسئلہ 2817۔ اگر قتل حرام مہینوں (رجب، ذیقعد، ذی الحجہ، محرم) میں سے کسی مہینے میں انجام پائے تو دیت میں $\frac{1}{3}$ کا اضافہ ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ دو ماہ پے در پے روزے بھی حرام مہینوں میں رکھے اور واضح ہے کہ ان دو مہینوں میں عید قربان بھی آجائے گی لیکن اس مسئلہ میں عید قربان کا روزہ بھی واجب ہے۔

▪ اس نقصان کی کا ذمہ دار ہونا جو جانور کسی کو پہنچاتا ہے ▪

مسئلہ 2818۔ جو شخص جانور پر سوار ہے اگر ایسا کام کرے کہ جانور کسی دوسرے کو نقصان پہنچا دے تو یہ شخص ذمہ دار ہے اوراگر کوئی اورایسا کام کرے کہ حیوان اپنے سوار کو یا کسی دوسرے کو کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ کام کرنے والا ذمہ دار ہوگا۔

▪ سقط جنین اور نشو ونما کے مختلف مراحل میں اس کی دیت ▪

مسئلہ 2819۔ اگر انسان ایسا کام کرے کہ حاملہ عورت سقط کر دے اور یہ سقط مسلمان کے حکم میں ہو چنانچہ یہ سقط ہونے والی چیز نطفہ ہو تو اس کی دیت بیس دینار شرعی ہے اور اگر علقہ یعنی جما ہوا خون ہو تو چالیس دینار اور اگر مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا ہو تو ساٹھ دینار اور اگر ہڈی ہو تو اسی دینار اور اگر اس پر گوشت آ چکا ہو لیکن ابھی تک اس میں روح پھونکی نہ گئی ہو تو سو دینار اور اگر اس میں روح پھونکی جا چکی ہو تو اس کی دیت اس انسان جیسی ہے جو پیدا ہوچکا ہے۔

▪ اس جنین کی دیت کہ جسے خود ماں نے سقط کیا ہے ▪

مسئلہ 2820۔ اگر حاملہ عورت ایسا کام کرے کہ اس کا بچہ ساقط ہو جائے تو گزشتہ مسئلہ میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق اس کی دیت بچے کے وارث کو دے گی اور اس میں سے خود عورت کو کچھ نہیں ملے گا۔

▪ -حاملہ عورت کو قتل کرنے کی دیت ▪

مسئلہ 2821۔ اگر کوئی شخص حاملہ عورت کو قتل کر دے چنانچہ اگر بچہ بھی قتل ہوجائے تو عورت اور بچے دونوں کی دیت دینا ضروری ہے۔

▪ کسی دوسرے کے سر اور چہرے کی جلد پھاڑنے کی دیت ▪

مسئلہ 2822۔ اگر کسی مرد کے چہرے یا سر کی جلد پھاڑ دے تو انسان کی دیت کہ جسے مسئلہ نمبر 2813 میں بیان کیا گیا ہے کا ایک فیصد دے گا اور اگر گوشت تک پہنچ جائے اور تھوڑا گوشت کو بھی پھاڑ دے تو دو فیصد اور اگر زیادہ گوشت کو پھاڑ دے تو تین فیصد اور اگر ہڈی کی باریک جھلی تک پہنچ جائے تو چار فیصد اور اگر ہڈی کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو پانچ فیصد اور اگر ہڈی کو توڑ دے تو دس فیصد اور اگر ہڈی کے بعض چھوٹے چھوٹے ٹکڑےاپنی جگہ سے باہر آجائیں تو پندرہ فیصد دے گا اور اگر دماغ کے پردے تک پہنچ جائے تو دیت کا تیسرا حصہ دے گا اور اگر تینتیس اونٹ دے دے تو کافی ہے۔

▪ کسی کے بدن کے اعضاء کو سرخ، نیلا یا سیاہ کرنے کی دیت ▪

مسئلہ 2823۔ اگر کسی کے چہرے پر تھپڑ یا کوئی دوسری چیز اس طرح مارے کہ اس کا چہرہ سرخ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ڈیڑھ شرعی دینار دے اور اگر نیلا ہو جائے تو تین دینار اور اگر سیاہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ چھ دینار دے لیکن اگر بدن کے کسی دوسرے حصے کو مار کر سرخ، نیلا یا سیاہ کر دے تو ضروری ہے کہ اوپر بیان کی گئی دیت کا آدھا حصہ دے اور شرعی دینار کی مقدار کے بارے میں مسئلہ نمبر 1904 میں وضاحت ہو چکی ہے۔

▪ کسی کے جانور کو نقصان پہنچانے کا ذمہ دار ہونا ▪

مسئلہ 2824۔ اگر کسی کے ایسے حیوان کو کہ جو شرعی لحاظ سے قیمت رکھتا ہے زخم لگائے

یا اس کے بدن کا کوئی حصہ کاٹ دے تو ضروری ہے کہ بے عیب اور عیب دار کی قیمتوں کے درمیان جو فرق ہے وہ اس کے مالک کو دے۔

▪ کتے کو مارنے کی کا ذمہ دار ہونا ▪

مسئلہ 2825۔ اگر انسان شکاری کتے کو مار ڈالے تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کو چالیس درہم (درہم کی مقدار کے بارے میں مسئلہ نمبر 1872 میں وضاحت ہو چکی ہے) دے اور اگر کسی دوسری قسم کے ایسے کتے کو مار ڈالے کہ جو شرعی لحاظ سے قیمت رکھتا ہے (جیسے ریوڑ، زراعت اور باغ کی حفاظت کرنے والا کتا تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کو اس کی قیمت دے اور بہتر یہ ہے کہ ایسے موارد میں آپس میں مصالحت کریں اور جو کتے گھروں میں رکھے جاتے ہیں ان کو مار ڈالنے کی صورت میں ضمان نہیں ہوتی۔

▪ اس نقصان کی ضمانت کہ جو جانور کسی دوسرے کے مال کو پہنچاتا ہے ▪

مسئلہ 2826۔ اگر جانور کسی کی زراعت یا مال کو برباد کر دے چنانچہ اگر جانور کے مالک نے اس کی حفاظت میں کوتاہی کی ہو تو ضروری ہے کہ جانور نے جتنا نقصان پہنچایا ہے وہ زراعت یا مال کے مالک کو دے۔

▪ بچے کو مارنا ▪

مسئلہ 2827۔ اگر بچہ کبیرہ گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو بچے کا ولی یا بطور مثال اس کا معلم ولی کی اجازت سے اسے اس قدر مار سکتا ہے کہ جس سے اس کی تادیب ہو جائے اور دیت بھی واجب نہ ہو۔

▪ بچے کی دیت کا مالک ▪

مسئلہ 2828۔ اگر کوئی شخص بچے کو اتنا مارے کہ دیت واجب ہوجائے تو دیت بچے کی ملک ہے اور اگر بچہ فوت ہو جائے تو دیت اس کے ورثا کو دی جائے گی اور اگر بچے کا باپ اسے اتنا مارے کہ بچہ فوت ہو جائے تو اس کی دیت بچے کے دیگر ورثا کو ملے گی اور خود باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

■ دیت سے وراثت ملنا ■

مسئلہ 2829۔ میت کی دیت اس کے ورثاء کو ملتی ہے لیکن مادری بہن بھائیوں کو دیت سے حصہ نہیں ملتا جیسا کہ مسئلہ نمبر 2798 میں گزر چکا ہے۔

فہرست

تقلید کے احکام 7

طہارت کے احکام 13

مطلق اور مضاف پانی 13

مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں 13

۱۔ کُر پانی 13

۲۔ قلیل پانی 16

۳۔ جاری پانی 17

۴۔ بارش کا پانی 18

۵۔ کنویں کا پانی 20

پانی کے احکام 20

بیت الخلاء کے احکام 23

قضاءِ حاجت و طہارت 23

استبراء 27

رفع حاجت کے مستحبات اور مکروہات 28

نجاسات 29

نجاسات کے اقسام 30

۱۔ ۲۔ پیشاب و پاخانہ 30

۳۔ منی 31

۴۔ مردار 31

۵۔ خون 33

٦۔٧۔ کتااور سور 35
٨۔ کافر 35
٩۔ شراب 36
١٠۔ فقاع 37
١١۔ نجاست خور جانور کا پیشاب، پاخانہ اور پسینہ 37
حرام سے مجنب ہونے والے کا پسینہ 38
نجاست ثابت ہونے کے طریقے 39
پاک چیز کے نجس ہونے کا طریقہ 40
نجاسات کے احکام 42
مطہرات 46
مطہرات کی قسمیں 47
١۔ پانی 47
٢۔ زمین 55
٣۔ سورج 56
٤۔ استحالہ 58
٥۔ انقلاب 58
٦۔ انگور کے رس کا دو تہائی کا کم ہونا 59
٧۔ انتقال 60
٨۔ اسلام 61
٩۔ تبعیت 62
١٠۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا 63
١٢۔ ذبح سے معمول کے مقدار خون نکل جانا 65

مسلمان کا غائب ہونا 65
طہارت ثابت ہونے کے طریقے 66
برتنوں کے احکام 66
وضو 69
وضو کرنے کا طریقہ 69
ارتماسی وضو 74
وضو کرتے وقت مستحب دعائیں 74
وضو کے شرائط 75
پانی کا پاک اور مطلق ہونا 75
وضو کے پانی اور مکان کا مباح ہونا 76
وضو کے پانی کی برتن کا مباح ہونا نیز سونا اور چاندی کا نہ ہونا۔ 78
وضو کے اعضاء کا پاک ہونا 79
وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہو۔ 80
قربت کی نیت 80
وضو میں ترتیب کی رعایت 81
پے در پے انجام دینا 81
وضو کے امور کو خود انجام دینا 82
پانی کا استعمال مانع نہ ہو 82
اعضاءِ وضو پر کسی مانع کا نہ ہونا 83
وضو کے احکام 85
جن چیزوں کیلئے وضو کرنا ضروری ہے 89
وہ چیزیں جو وضو کو باطل کر دیتی ہیں۔ 91

جبیرہ وضو کے احکام 92
غسل 97
غسل انجام دینے کا طریقہ 97
غسل ترتیبی 97
غسل ارتماسی 99
غسل کے احکام 100
واجب غسل 104
ا۔ غسل جنابت 105
جنابت کے احکام 105
وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں 107
وہ چیزیں جو مجنب کے لیے مکروہ ہیں 108
غسل جنابت کے احکام 108
۲۔ استحاضہ کا غسل 109
استحاضہ کی تعریف، خصوصیات اور اقسام 109
استحاضہ کے احکام 110
۳۔ غسل حیض 119
حیض کی تعریف اور خصوصیات: 119
حائض کے احکام 124
حائض عورتوں کی اقسام 131
ا: صاحب عادت وقتیہ وعددیہ 131
۲: صاحب عادت وقتیہ 135
۳۔ صاحب عادت عددیہ 138

۴۔۵ مبتدئہ اور مضطربہ 139
۶۔ ناسیہ 142
حیض کے متفرقہ مسائل 142
۴۔ غسل نفاس 144
۵۔ غسل مس میت 147
۶۔ غسل میت 150
مستحب غسلوں کا ذکر 150
تیمم 153
تیمم کے وارد 153
پہلا مورد: وضو یا غسل کی مقدار پانی کا نہ ہونا 153
دوسرا مورد: پانی تک دسترسی نہ رکھنا 157
تیسرا مورد: پانی کے استعمال سے نقصان کا خوف 158
چوتھا مورد: پینے کے لئے پانی کی اشد ضرورت 159
پانچواں مورد: بدن یا لباس کو پاک کرنے کیلئے پانی کی ضرورت 160
چھٹا مورد: پانی یا اس کے برتن کا حرام ہونا 160
ساتواں مورد: نماز کے وقت کا تنگ ہونا 160
وہ چیزیں کہ جن پر تیمم کرنا صحیح ہے 162
وضو یا غسل کے بدلے میں تیمم کرنا 165
تیمم کے احکام 165
میت کے احکام 172
محتضر کے احکام 172
موت کے بعد کے احکام 173

تجہیز میت 174
غسل میت کے احکام 176
کفن کے احکام 180
حنوط کے احکام 183
نماز میت 185
نماز میت کے احکام 185
نماز میت کا طریقہ 188
نماز میت کے مستحبات 189
میت کی تدفین 190
دفن کے احکام 190
دفن کے مستحبات 193
نماز وحشت 197
قبر کھولنے کے احکام 198
نماز کے احکام 200
نماز کی اقسام 201
واجب نمازیں 201
روزانہ کے واجب نمازیں 201
روزانہ کی نمازوں کا وقت 202
نماز ظہر و عصر کا وقت 202
نماز مغرب و عشا کا وقت 204
نماز صبح کا وقت 206
نماز کے وقت کے احکام 206

نماز کی ترتیب سے وابستہ مسائل 212
مستحب نمازیں 214
مستحب نمازوں کی اقسام 214
یومیہ نوافل کے اوقات 215
نماز غفیلہ 217
احکام قبلہ 218
نماز میں بدن کو ڈھانپنا 220
نمازی کے لباس کے شرائط 222
پہلی شرط: ضروری ہے کہ نمازی کا لباس پاک ہو 223
دوسری شرط، احتیاط مستحب کی بنا پر نمازی کا لباس مباح ہو 227
تیسری شرط: نمازی کا لباس مردار کے اجزا سے نہ ہو 228
چوتھی شرط۔ نمازی کا لباس حرام گوشت حیوان سے نہ ہو 229
پانچویں شرط: مرد نمازی کا لباس سونے کا نہ ہو 230
چھٹی شرط: نمازی کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو 231
نمازی کے لباس کے احکام 232
وہ موارد کہ جہاں نمازی کے بدن اور لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے 234
وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں 238
وہ چیزیں کہ جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں 238
نماز پڑھنے کی جگہ 239
نماز کی جگہ کے شرائط 239
پہلی شرط: بنابر احتیاط مستحب مباح ہو 239
دوسری شرط: استقرار ہے 242

تیسری شرط: بنابر براحتیاط ایسی جگہ نماز پڑھے کہ جہاں توقف مباح ہو 243
چوتھی شرط: بنابراحتیاط جس چیز نمازی نماز پڑھتا ہے وہ مباح ہو 244
پانچویں شرط: معصومین علیہم السلام کی قبور سے آگے نہ ہو۔ 244
چھٹی شرط: نمازی کی جگہ میں سرایت کرنے والی کوئی نجاست نہ ہو۔ 244
ساتویں شرط: پیشانی اور پاؤں کی جگہ کا ہم سطح ہو 245
آٹھویں شرط: بنابر براحتیاط مستحب عورت مرد کے برابر یا اس سے آگے کھڑی نہ ہو۔ 245
نویں شرط: بنابراحتیاط مستحب کعبہ کی چھت یا کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھے 246
وہ مقامات کہ جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے 246
وہ مقامات کہ جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے 247
احکام مسجد 248
اذان و اقامت 251
نماز کے واجبات 257
نیت 258
تکبیرۃ الاحرام 260
قیام (کھڑا ہونا) 262
قرائت 266
رکوع 276
سجود 280
سجدے کے احکام 280
وہ چیزیں کہ جن پر سجدہ صحیح ہے 287
سجدہ کے مستحبات اور مکروہات 290
قرآن کا واجب سجدہ 292

تشہد 293
سلام 294
ترتیب 295
موالات 297
قنوت 297
نماز کا ترجمہ 299
ا۔ سورہ حمد کا ترجمہ 299
۲۔ سورہ "قل ہو اللہ احد" کا ترجمہ 299
۳۔ ذکر رکوع و سجود اور اس کے بعد جو اذکار مستحب ہیں ان کا ترجمہ 300
۴۔ قنوت کا ترجمہ 300
۵۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ 300
۶۔ تشہد اور سلام کا ترجمہ 300
تعقیبات نماز 301
پیغمبر اکرم (ص) پر صلوات 302
نماز کو باطل کرنے والی چیزیں 302
ا۔ نماز کی کسی شرط کا ختم ہو جانا 302
۲۔ وضو یا غسل کا باطل ہونا 303
۳۔ ہاتھ باندھنا 303
۴۔ آمین کہنا 304
۵۔ قبلہ رخ سے موڑ لینا 304
۶۔ جان بوجھ کر بولنا 304
۷۔ آواز کے ساتھ ہنسنا 308

۸۔ صورت نماز کا ختم ہو جانا 309
۹۔ باطل کرنے والے شکوک 310
۱۰۔ نماز کے اجزا کی کمی بیشی: 310
جو چیزیں نماز میں مکروہ ہیں 310
وہ موارد کہ جن میں واجب نماز کو توڑا جا سکتا ہے 311
شکیات 313
نماز کو باطل کرنے والے شک 313
وہ شک کہ جن کے بارے میں یہ ہو سکتا ہے کہ انسان ان کی پروانہ کرے۔ 314
۱۔ اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا محل گزر چکا ہے 314
۲۔ سلامِ نماز کے بعد شک 317
۳۔ وقت کے بعد شک 318
۴۔ کثیر الشک 319
۵۔ امام اور ماموم کا شک 321
۶۔ مستحب نماز کی رکعات میں شک 321
صحیح شکیات 323
نماز احتیاط 328
بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا 337
نماز کی شرائط اور اجزاء کو کم یا زیادہ کرنا 340
نماز مسافر 342
نماز قصر ہونے کی شرائط 342
پہلی شرط: شرعی مسافت 342
دوسری شرط قصد مسافت 344

تیسری شرط قصد کا برقرار رہنا 346
چوتھی شرط قاطع کا نہ ہونا 347
پانچویں شرط سفر کا جائز ہونا 348
چھٹی شرط: صحرا نشین نہ ہو 350
ساتویں شرط: "کثیر السفر نہ ہو" 351
آٹھویں شرط: "حد ترخص تک پہنچ جائے" 353
وہ چیزیں جو سفر کو منقطع کر دیتی ہیں 355
اول: وطن پہنچ جانا 355
دوم: دس دن ٹھہرنے کا ارادہ 357
سوم: بغیر ارادے کے ایک ماہ ٹھہرنا 362
متفرقہ مسائل 363
قضا نماز 366
قضا نماز کے احکام 366
ماں باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں 371
نماز جماعت 373
نماز جماعت میں حاضر ہونے کے احکام 373
نماز جماعت کے شرائط 376
اول: یہ کہ امام اور ماموم کے درمیان حائل نہ ہو 376
دوم: امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے اونچی نہ ہو 378
سوم: امام اور ماموم کے درمیان فاصلہ نہ ہو 378
چہارم: ماموم جماعت کی نیت رکھتا ہو 381
پنجم: یہ کہ امام کے رکوع کے مکمل ہونے سے پہلے جماعت میں پہنچ جائے 382

ششم: ماموم امام سے آگے کھڑا نہ ہو 383
ہفتم: ماموم کو امام کی اتباع کرنی ہوگی۔ 384
امام جماعت کے شرائط 386
نماز جماعت کے احکام 388
وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مستحب ہیں 392
وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مکروہ ہیں 394
نماز آیات 394
نماز آیات کے مسائل 394
نماز آیات کا طریقہ 398
نماز عید فطر و عید قربان 400
نماز میں نیابت 404

روزے کے احکام 409
روزے کی نیت 409
روزے کو باطل کرنے والی چیزیں 414
۱۔ کھانا اور پینا 415
۲۔ جماع 417
۳۔ استمناء 418
۴۔ خدا اور سول ص و آئمہ معصومین علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا 420
غبار کا حلق تک پہنچانا 422
سر کو پانی میں ڈبونا 423
۵۔ صبح کی اذان تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت پر باقی رہنا 425
۶۔ حقنہ (انیما) کرنا 431

۷۔ قے کرنا 431
مبطلات روزہ کے احکام 432
جو چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں 434
کفارہ واجب ہونے کا معیار 435
روزے کا کفارہ 435
جہاں صرف روزہ کی قضا واجب ہے 441
قضا روزوں کے احکام 444
مسافر کے روزے کے احکام 449
وہ لوگ کہ جن پر روزہ واجب نہیں ہے 452
چاند ثابت ہونے کے طریقے 453
مکروہ اور حرام روزے 456
مستحب روزے 458
بعض موارد میں مبطلات روزہ سے اجتناب کرنے کا استحباب 459

خمس کے احکام 460

خمس واجب ہونے کے موارد 460
۱۔ کمائی اور دیگر فوائد 460
۲۔ معدن (کان) 472
۳۔ خزانہ (دفینہ) 474
۴۔ مال حلال مخلوط بہ حرام 477
۵۔ وہ جواہرات جو سمندر اور اس جیسی چیزوں سے حاصل ہوں 479
۶۔ جنگی غنیمت 481
۷۔ ذمی کافر جو مسلمان سے زمین خریدے 483

خمس کا مصرف 483

زکات کے احکام 488

وہ اموال کہ جن میں زکات واجب ہے 488

زکات واجب ہونے کے شرائط 489

گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات 491

سونے اور چاندی کی زکٰوۃ 500

اونٹ، گائے، بھیڑ کی زکات 504

زکات کا مصرف 509

ان اشخاص کے شرائط جو زکات لینے کے حقدار ہیں 514

زکٰوۃ کی نیت 518

زکات کے متفرق مسائل 519

زکات فطرہ 526

زکات فطرہ کے احکام 526

زکات فطرہ کے مصارف 532

فطرہ کے متفرق مسائل 534

حج کے احکام 537

خرید وفروخت کے احکام 542

خرید وفروخت کے مستحبات 542

مکروہ معاملات 543

حرام اور باطل معاملات 543

بیچنے والے اور خریدار کے شرائط 551

جنس اور اس کے عوض کے شرائط 554
خرید و فروخت کا صیغہ 556
پھلوں کی خرید و فروخت 556
نقد اور ادھار کے احکام 557
معاملہ سلف اور اس کے شرائط 559
سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا 562
سودا فسخ کئے جانے کی صورتیں 563
متفرق مسائل 568
شراکت کے احکام 570
صلح کے احکام 575
اجارہ (کرائے) کے احکام 579
مؤجر، مستاجر اور اجیر کے شرائط 579
: کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادہ یا کام لینے اور اجیر بننے کی شرائط 584
کرائے کے متفرق مسائل 587
جعالہ کے احکام 596
مزارعہ کے احکام 599
مساقات کے احکام 603
مجوروں کے احکام 607
وکالت کے احکام 609

قرض کے احکام 613
حوالہ دینے کے احکام 618
رھن (گروی) کے احکام 621
ضامن ہونے کے احکام 624
کفالت کے احکام 628
ودیعہ (امانت) کے احکام 631
عاریہ کے احکام 636
نکاح (شادی) کے احکام 641
عقد نکاح کے احکام 641
دائمی نکاح پڑھنے کا طریقہ 643
عارضی نکاح (متعہ) پڑھنے کا طریقہ 643
نکاح کے شرائط 644
وہ عیوب جن کی وجہ سے نکاح کو فسخ کیا جاسکتا ہے 647
وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے 649
دائمی نکاح کے احکام 658
عارضی نکاح (متعہ) 661
نگاہ کے احکام 663
نکاح کے مختلف مسائل 666
دودھ پلانے کے احکام 671
دودھ پلانے سے محرم بننے کی شرائط 675

دودھ پلانے کے آداب 680
دودھ پلانے کے مختلف مسائل 681

طلاق کے احکام 685
طلاق کی عدّت 688
اس عورت کی عدت جس کا شوہر مر گیا ہو 690
طلاق بائن اور طلاق رجعی 691
رجوع کرنے کے احکام 692
طلاق خلع 694
طلاق مبارات 695
طلاق کے مختلف مسائل 696

غصب کے احکام 699

گم شدہ مال ملنے کے احکام 705

حیوانات کے ذبح اور شکار کرنے کے احکام 711
حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ 713
حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط 713
اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ 715
حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات 716
حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات 716
ہتھیار سے شکار کرنے کے احکام 717
شکاری کتے سے شکار کرنے کے احکام 719
مچھلی کے شکار کے احکام 721

ٹڈی کے شکار کے احکام 723

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام 724
کھانا کھانے کے آداب 728
وہ چیزیں جن کی کھانا کھاتے وقت مذمت کی گئی ہے 729
پانی پینے کے آداب 729
وہ باتیں جو پانی پیتے وقت مذموم ہیں 730

نذر (منت) اور عہد کے احکام 731

قسم کھانے کے احکام 739

وقف کے احکام 742

وصیت کے احکام 748

وراثت کے احکام 758
تمہید 758
پہلے طبقے کی وراثت 762
دوسرے طبقے کی وراثت 767
تیسرے طبقے کی وراثت 773
میاں بیوی کی وراثت 780
وراثت کے متفرقہ مسائل 783

حدود کے احکام 786

دیت کے احکام 791